مع اضافہ ابن خلدون کی عظمت اور علمائے یورپ

آسان بامحاورہ جدید ترجمہ اضافۂ عنوانات اور حواشی کے ساتھ

تاریخ ابنِ خلدون

تصنیف: علامہ عبدالرحمٰن ابنِ خلدون

روئے زمین کے تمام خطوں سے متعلق مختلف النوع مباحث، نشو و ارتقاء، عمرانیات، تہذیب و تمدن، سلطنت و ریاست، برّی و بحری تسخیر کائنات، معاشیات، اور دنیا کے تمام بنیادی علوم کی تاریخ وحقائق اور دیگر بے شمار تحقیقات پر مشتمل کتاب

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

تاریخ ابن خلدون

تاریخ ابنِ خلدون

تصنیف: علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون

قبل از اسلام

نوح وعیسیٰ علیہما السلام کے درمیانی حالات کا ذکر، انبیائے بنی اسرائیل و بادشاہان کا ذکر اور انکے شجرہائے نسب، قدیم اقوام کی تفصیلی تاریخ و وضاحت

عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت، عیسائیت کی سیر حاصل تاریخ، عیسائیوں کے مختلف فرقے، اس زمانے کے ایرانی بادشاہوں کا ذکر، اہل یونان کی تاریخ، عظیم قدیم سلطنت روم کا عروج و زوال، بیت المقدس تخریب و تعمیر کا ذکر اور قدیم عرب اقوام کا ذکر

اردو ترجمہ: علامہ حکیم احمد حسین الہ آبادی

عنوانات، تسہیل، اضافہ حواشی

مولانا ثناء اللہ محمود صاحب

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی واستاد اسلامیہ کالج کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : دسمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 354 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿......ملنے کے پتے......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
B[illegible]TON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

تاریخ ابن خلدون

جلد دوم ۔ حصہ اوّل، دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد علی الائه و نصلی علی انبیائه و علی اله و احبائه

تاریخ ابن خلدون

انسانوں کا نسب:...... یہ بات علماء نسب کے اتفاق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ابوالبشر (انسانوں کے والد) حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور انہی کی اولاد کی نسل سے حضرت نوح علیہ السلام تک تعمیر عالم اور زمین آباد ہوتی رہی اور ضرورت وقت کے تقاضے کے لحاظ سے انبیاء مثلاً شیث علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور بادشاہ آتے رہے۔ جب لوگوں میں بت پرستی، شرک، کفر اور الحاد حد سے زیادہ بڑھ گیا تو حضرت نوح علیہ السلام کی دعا **رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا** (سورۂ نوح) ترجمہ۔ (اے پروردگار زمین پر کسی کافر کے گھر کو مت چھوڑ) سے عالم غیر طوفان آیا اور سوائے اہل کشتی کے کوئی جاندار اس جانکاہ سے زندہ نہیں بچا۔ چونکہ کشتی والوں نے نہ تو اپنے بعد کوئی اولاد چھوڑی نہ ان کے توالد و تناسل کا سلسلہ چلا۔ نتیجۃً تمام دنیا والے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور حضرت نوح تمام عالم کے ابوالبشر ثانی ہیں۔ ان کا نسب توریت اور ماہرین انساب کے اتفاق سے نوح ابن لامک (یا لمک) ابن متوشلخ ابن خنوخ یا اخنخ یا خنخ) ابن یرد (یا بیرو) ابن مہلائل (یا ماہلائل) ابن قائن (یا قینین) ❶۔ ابن نوش ابن شیث ابن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے شیث کے معنی اللہ کے عطیہ کے ہیں ❷۔

ابن اسحاق لکھتا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام خنوخ تھا لیکن دوسرے ماہرین انساب اس کے مخالف ہیں۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام وہی ہیں جو فن حکمت میں "ہرمس" حکیم کے نام سے مشہور ہیں۔ (اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صابی قوم، صابی بن لامک یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے بھائی کی اولاد میں سے ہیں۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ صابی کا جدامجد متوشلخ ہے) واللہ اعلم) ان ناموں میں اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ اہل عرب نے ان ناموں کو اہل توریت سے لیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اہل توریت کے مخارج حروف اور اہل عرب کے مخارج حروف میں بہت بڑا فرق ہے۔

طوفان نوح:...... فارس کے "زند" پڑھنے والے اور ہند کے "وید" جاننے والے طوفان کے واقعے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ طوفان صرف بابل میں آیا تھا۔ حالانکہ آسمانی کتب اس طوفان عالمگیر کی پورے طور سے گواہی دے رہے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کے صرف تین بیٹوں سام، حام، یافث سے دنیا کی تمام قومیں پیدا ہوئیں، یافث بڑے، حام چھوٹے، سام منجھلے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد:...... طبری نے باب احادیث مرفوعہ میں ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ سام ابوالعرب (عرب کا جدامجد) اور یافث ابوالروم (روم والوں کا جدامجد) حام ابوالحبش والزنج (حبشی اور افریقی نسل کا جدامجد) ہے۔ اور بعض میں یوں مذکور ہے کہ سام عرب اور فارس اور روم اور یافث ترک صقالیہ اور یاجوج ماجوج کا اور "حام" قبطی، سوڈانی، بربر وغیرہ کا جدا امجد ہے۔ اسی طرح ابن مسیّب اور وہب ابن منبہ سے روایت کی جاتی ہے۔

بہرحال اگر یہ احادیث صحیح مان لی جائیں تو یہ نسب کا اجمالی بیان ہے۔ محققین انساب نے جو انساب کی شاخیں ذکر کی ہیں ان کے لیئے کوئی صحیح

---

❶...... ثعلبی کی عرائس المجالس ص ۲۶، تاریخ طبری اور مروج الذہب میں قینن کی بجائے "قینان" تحریر ہے۔

❷...... تاریخ کامل ابن اثیر جلد: اص: ۵۸) پر شیث کا مطلب ھبۃ اللہ (اللہ کا تحفہ) تحریر ہے۔

نقل ہونی چاہئے۔ طبری نے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا کنعان ❶ ہے، جسے عرب یام کہتے ہیں۔ وہ طوفان میں ہلاک ہوا اور دوسرا بیٹا عابر طوفان سے پہلے انتقال کر چکا تھا۔ ہشام نے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا اور تھا جس کا نام بوناطر تھا۔

جس بات پر تمام علماء تاریخ نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ توالد و تناسل انہی تین بیٹوں حام، سام، یافث سے چلا اور یہی ابوالبشر ثانی نوح علی نبینا علیہ الصلوٰۃ السلام کے بعد سارے عالم کے مورث اعلیٰ ہیں۔

سام بن نوح کی اولاد و نسل: ...... سام بن نوح کی اولاد میں سے عرب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔ ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ ان کے پانچ بیٹے ارفخشد، لاوذ، ارم، اشوذ اور غلیم تھے۔ گو اولاد ِلاوذ ابن سام کا توریت میں کچھ ذکر نہیں ہے لیکن ابن اسحاق نے لکھا ہے لاوذ سے طسم، عملیق، جرجان، فارس نامی چار بیٹے پیدا ہوئے۔ عملیق سے جاسم کا گروہ ہے جن میں سے فراعنہ مصر، کنعانین، برابرہ شام بنی لف، بنی ہزال، بنی مطر، بنی ارزق، بدیل، راحل، ظفار ہیں۔ ارم بن سام کے چھ بیٹے عبیل، عبد ضخم، عوض کاثر، ماش (یا مشیخ) اور حول نامی تھے۔ عاد بن عوض سرزمین احقاف میں حضر موت کے گرد و نواح میں رہتا تھا۔ کاثر کی اولاد سے ثمود، جدلیس، جرموق ہیں۔ ثمود کا مسکن شام و حجاز کے درمیان مقام حجر تھا۔ طبری روایت کرتا ہے کہ عاد، ثمود عبیل، طسم، جدلیس، امیم، عملیق کو اللہ تعالیٰ نے زبان عربی سکھائی تھی۔ یہی لوگ عرب عاربہ کہلاتے تھے۔ اور کبھی یقطن کو بھی عرب عاربہ شمار کیا جاتا تھا۔ اور عرب عاربہ کو عرب بادیہ بھی کہتے تھے لیکن ان کا وجود اب کہیں نہیں پایا جاتا دوسب سے سب ختم ہو گئے۔

ہشام ابن محمد ❷ کا یہ خیال ہے کہ نبطی، نبط بن ماش بن ارم کی اولاد سے اور ''سریان'' بنی سریان بن نبط سے ہیں۔ سریان'' بنی سریان بن نبط سے ہیں۔

اشوذ بن سام اور ارفخشد بن سام: ...... اشوذ بن سام کے چار بیٹے ایران، نبط، جرموق، باسل ہیں۔ ایران سے فارس، کرد اور خرز۔ نبط سے نبیط اور سریان۔ جزموق سے جرامقہ اور اہل موصل۔ باسل سے اہل دیلم اور اہل جبال ہیں۔ (ابن سعید نے اسی طرح روایت کیا ہے) غلیم بن سام کے بیٹے فارس اور لاوذ ہیں۔ اور لاوذ کے تین بیٹے طسم، امیم، عملاق مشہور ہیں۔

ارفخشد بن سام یہ وہی بزرگ ہیں جسے دنیا میں یہ شرف حاصل ہوا کہ اس کی نسل میں انبیاء کرام اور رسل عظام پیدا ہوئے۔ اس کے خاندان میں جس طرح نبوت کا سلسلہ نسلاً بعد نسل چلتا نظر آتا ہے اسی طرح سلطنت نے بھی اس کا ساتھ دیا اس کی پشت سے شالخ اور شالخ کی پشت سے عابر پیدا ہوا۔ عابر کے دو بیٹے تھے ایک فالغ اور دوسرا یقطن۔ محققین انساب کے نزدیک اسی کو قحطان کہتے ہیں کیونکہ عرب نے لفظ ''یقطن'' کو عربی کر کے قحطان بنا لیا ہے۔ فالغ سے ابراہیم اور ان کی نسلیں ہیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔ اور یقطن سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں توریت میں ان میں سے تین مراواد، معربیہ، مضاض کا ذکر ہے حالانکہ جرم، حضور، سالف، حضر موت، بیارا ج، اوزال، وقلا، عوثال، افیماتیل، ابوفیر، جوبلا، یوفاف اسی یقطن ابن سام کی نسل سے ہیں، حضور اور سالف اہل سلفات کے مورث اعلیٰ ہیں اور سبا یمن وحمیر و تبابعہ کے ابو قیر ہندو سندھ کا جد اعلیٰ ہے (شجرہ نسب بنی سام)۔

یافث کی اولاد: ...... یافث ابن نوح کی اولاد میں سے باتفاق انساب اہالیان ترک، چین، صقالیہ ترک، یاجوج ماجوج ہیں۔ اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں کچھ اختلاف ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جائے گا۔ یافث کے سات بیٹے کومر، یاوان، ماغوغ، قطوبال، ماشخ، ماذاتے، طیراش تھے۔ جیسا کہ توریت میں ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ اسرائیلیات کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ''توعزما ابن ترک ابن کومر'' اشبان ابن ترک'' سے

---

❶ ..... کنعان کا ذکر توریت میں یونہی آیا ہے اور قرآن میں اس کا نام تو نہیں آیا ہے لیکن اس کے واقعات جو نوح کے ساتھ پیش آئے تھے وہ مذکور ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہی کنعان ہے کیونکہ کنعان کے علاوہ نوح کا کوئی بیٹا غرق طوفان نہیں ہوا اور یہ ان کا صلبی بیٹا تھا۔ قرآن میں اس پر ابن کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے اور عرب ''ابن'' صلبی بیٹے کو کہتے ہیں نہ کہ ربیب کو۔

❷ ..... ہشام بن محمد بن سائب الکلبی مؤرخ، علم الانساب کا ماہر، مصنف کتاب الجمہرۃ فی النسب۔ بہت بڑے حافظ اور علامہ تھے۔ البتہ ان کی مروی احادیث قبول نہیں کی جاتیں۔ کیونکہ ان کا میلان رفض کی طرف تھا۔ ۲۰۴ میں وفات پائی۔ دیکھیں شذرات الذہب (جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۳)۔

صقالیہ اور'' ریفات ابن ترک سے فرانسیسی ہیں۔ ترک کی تمام شاخیں کومر کی اولاد سے ہیں۔ علامہ ابن سعید ترک کو عامور ابن سویل ابن یافث کی طرف منسوب کرتا ہے۔ حالانکہ'' عامور اور کومر'' دو شخص نہیں ہیں کومر کو عامور بھی کہا کرتے تھے۔ ہمارے خیال میں پھر بھی ان دونوں روایتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ علامہ ابن سعید کی تحریر صاف طور سے گواہی دے رہی ہے کہ عامور یافث کا پوتا ہے اور توریت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ کومر یافث کا بیٹا ہے۔ (واللہ اعلم، اللہ ہی حقیقت کو بہتر جانتا ہے)۔

کومر ابن یافث سے ترک پیدا ہوا اور ترک کے اجناس سے غور، خزر، قفچاق، (یا خفشاخ) یمک، علان جس کو آز بھی کہتے تھے شرکس (یا چرکس)، طغرغر (جس کو تتر بھی کہتے ہیں اور ارس طمغاج میں رہتے تھے) خطا، الغز، تو غرما، اشبان، ربعاث، صیاطلہ نامی قومیں ہیں)

شجرۂ نسب بنی سام

طغزغز وغیرہ:......طغزغز تا تاریوں کا اور سلجوقیوں کا اور ہیاطلہ خلجیوں کا اور ریفات فرنج کا اور ترکمان کا مورث اعلیٰ ہے۔لیکن بعض علماءنسب کی تحریروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکمان اور اولاد توغرما سے "بین یاوان ابن یافث" کے (جس کو یونان بھی کہتے ہیں) چار بیٹے داؤد بن الیشا، کیتم، ترشیش پیدا ہوئے،کیتم کو علماءنسب ابوالروم (روم کا باپ) اور ترشیش کو اہل طرطوس کا مورث اعلیٰ بتلاتے ہیں۔اور ماغوغ ابن یافث کے بارے میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ یاجوج اسی کی اولاد میں سے ہیں۔اہروشیوش ❶ مؤرخ روم نے قوط اور یطین کو بھی ماغوغ کی اولاد شمار کیا ہے قطوبال ابن یافث کی اولاد نے بھی خوب نسلی ترقیاں کیں اس کی نسل مشرق میں اہل چین اور مغرب میں المان (جرمن) والے ہیں۔بعض لوگوں نے افریقہ میں بربریوں اور فرنج کو بھی قطوبال ہی کی نسل سے شمار کیا ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اہل اندلس بھی اسی کی نسل سے اور ان سے پرانے ہیں۔

ماشخ ابن یافث کی طرف اہل خراسان کیا جاتا ہے۔اور ماذائے ابن یافث سے صرف ایک بیٹا ویلم جسے عبرانی زبان میں مایان کہتے ہیں پیدا ہوا اور طیراش ابن یافث سے ایک بیٹا فارس پیدا ہوا۔اسرائیلین کے خیال میں طیراش کی اولاد خراسان میں دولت وحکومت کی مالک تھی لیکن اب ان کے قبضہ اقتدار سے حکومت کی باگ ڈور ختم ہوگئی۔

شجرۂ نسب بنی یافث

---

❶......اس کا پورا نام باولوس یا رسیوس' ہے۔قدلیس یا غسطین کے شاگردوں میں سے ایک ہے۔پانچویں صدی عیسوی میں وفات پائی۔دیکھیں۔"منھجیۃ البحث التاریخی' علامہ طالبی صفحہ نمبر ۶۱

حام کی اولاد:......حام ابن نوح کی اولاد میں سے سوڈان، ہند، سند، قبط، کنعان ہیں۔ لیکن آخری دو میں اختلاف ہے جیسا کہ توریت میں ہے ان کے چار بیٹے مصر (یا مصرائم) کنعان، کوش، قوط تھے۔

مصر ابن حام کے سات بیٹوں میں سے لہابیم، بفتوحیم لودیم کا کچھ حال نہ تو کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے اور نہ ان کا کچھ ذکر توریت میں ہے۔ باقی رہے کسلوجیم، فتروسیم، کفتورع، عفامیم یہ سب اسکندریہ اور اطراف اسکندریہ میں آباد و سکونت پذیر ہوئے۔ کنعان ابن حام کے بارہ بیٹے مشہور اور کتب تواریخ میں مذکورہ ہیں (۱) صیدون، اطراف صیدا میں اس کی نسل پھیلی (۲) ایموری (۳) کرساش (ان دونوں کی اولادیں شام میں رہتی تھیں لیکن یوشیع کے غلبہ کے بعد اس کی اولاد افریقہ کی طرف چلی گئیں۔ (۴) بیوسا، یہ بیت المقدس میں رہا اور یہیں اس کی نسل پھیلی داؤد کے غلبہ کے بعد اس کی اولاد افریقہ اور مغرب کی طرف بھاگ گئی۔ ظاہر قیاس یہ گواہی دیتا ہے کہ بربرین ان ہی مفرورین کی اولادیں سے ہیں۔ گو محققین علماء نسب نے ان کو مازیغ ابن کنعان کی اولاد سے بتایا ہے ممکن ہے کہ مازیغ ان ہی لوگوں میں سے ہو۔ (۵) مازیغ (۶) عوج ابن عناق یا عنق اسی کی نسل کا مشہور بادشاہ ہے۔ (۷) عرفان (۸) اروادی (۹) خوئی ان لوگوں نے اپنی قیام گاہ نابلس کو قرار دیا (۱۰) سبا (یہ طرابلس میں رہا) (۱۱) ضماری (اس نے حمص کو جائے سکونت بنایا (۱۲) حما (اس کی قیام گاہ انطا کیہ تھا) کوش بن حام کے پانچ بیٹوں سفنا، سبا جویلا (یہی اہل برقہ کا مورث اعلیٰ ہے) رعماء، سفخا کا ذکر توریت میں بھی ہے لیکن ہشام ابن محمد کی روایت گواہی دیتی ہے کہ ثمود کوش ابن حام کا چھوٹا بیٹا تھا۔

قبط بن قوط:......قوط ابن حام سے ایک لڑکا قبط پیدا ہوا اور یہی بعض علماء نسب قبطیوں کے خیال میں قبطیوں کا جد اعلیٰ ہے، سوڈانیوں اور حبشیوں کے بارے میں طبری کی روایت کافی طور سے گواہی دے رہی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی جنس اور ایک ہی نخل کی شاخ یعنی حام ابن نوح کی اولاد ہیں۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ کنعان ابن حام کا ایک بیٹا ان بارہ بیٹوں کے علاوہ کوش نامی تھا۔ جس کی اولاد میں نمرود پیدا ہوا تھا۔

شجرۂ نسب بنی حام
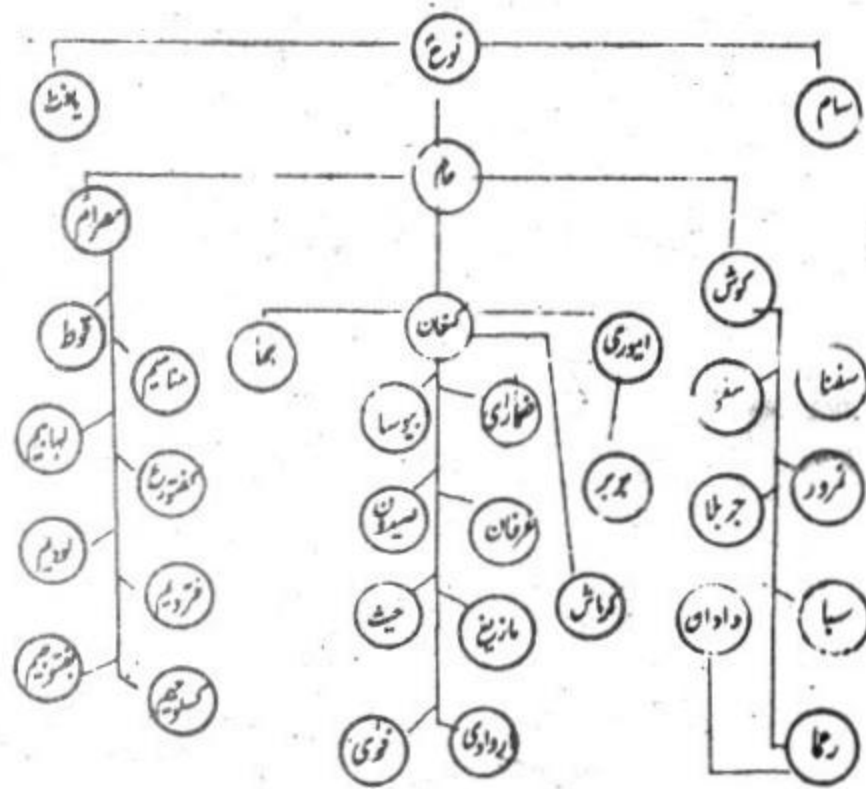
نوح علیہ السلام کا حلیہ:......مؤرخ علامہ ابن خلدون نے شاید شہرت کی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام کے حالات تحریر نہیں کیے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ شائقین فن تاریخ جنہیں زمانے نے اپنے اسلاف کے حالات سے واقفیت پیدا کرنے کی مہلت نہیں دی وہ اس سے محروم رہ جائیں۔ اس لیے ہم حضرت نوح علیہ السلام کے ان حالات سے جو کہ مشہور و معروف ہیں۔ اعراض کر کے ضروری باتیں تحریر کرنا چاہتے ہیں، عجب نہیں کہ ہمارے شوق رکھنے والے ناظرین اپنا کچھ عزیز و قیمتی وقت ان حالات کو دیکھنے میں بھی خرچ کریں۔ سب سے پہلے نوح علیہ السلام کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام

کے بعد وہ نبوت سے سرفراز کئے گئے۔ یہ پہلے نبی ہیں کہ ان کی شریعت نے حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کیا۔ ان کی دُعا سے کفار وملحدین عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ سب سے پہلے آپ ہی نے نماز کے اوقات حکم خداوندی کے مطابق مقرر فرمائے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا چہرہ نرم اور سر بڑا طول کی جانب مائل تھا آنکھیں بڑی بڑی، بازوؤں پر گوشت پنڈلیاں پتلی، رانیں موٹی تھیں، ماشاء اللہ جیسی آپ کی داڑھی بڑی تھی ویسے ہی قد وقامت بھی موزوں تھا مزاج میں غصہ تھا پچاس برس کی عمر میں نبی بنے۔ نو سو پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے لیکن بدنصیب قوم نے گمراہی، کفر والحاد کو نہ چھوڑا۔

طوفان نوح علیہ السلام:...... آخر الذکر آپ کی بددعا ہے جس وقت آپ کی عمر چھ سو برس سے متجاوز ہو کر دوسرے مہینے کے سترہ دن کی ہوگئی تھی ایک عالمگیر طوفان آیا جس سے کفار ہلاک ہوئے اور مؤمنین نے نجات پائی۔

طوفان کے واقعات کو ہم شہرت کی وجہ سے ذکر نہیں کر رہے ہاں البتہ اتنا لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ پانی کا یہ طوفان ایک سو پچاس دن تک رہا۔ دسویں رجب کو کشتی جس پر حضرت نوح علیہ السلام اپنے اہل وعیال اور چالیس آدمیوں کے ساتھ سوار تھے، جبل جودی (جودی کے پہاڑ) پر جو کہ سرزمین جزیرہ میں ہے رک گئی اور دسویں محرم کو کشتی سے اُتر کر قریہ قردوی میں رہائش پذیر ہوئے اس کا نام سوق ثمانین رکھا اس وجہ سے کہ اس وقت دو قریہ انہی اسی گھروں نے آباد کیا گیا تھا جو اس وقت تک اسی نام سے مشہور ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی درمیانی مدت:...... الغرض کشتی سے اتر کر قیام پذیر ہونے کے بعد آپ نے اور اہل کشتی نے حکم خداوندی کے مطابق قربانی کی اور جب رمضان کا مہینہ آیا تو آپ نے روزے رکھے اور طوفان کے بعد تین سو پچاس سال تک زندہ رہے اس حساب سے آپ کی عمر پورے ایک ہزار سال کی ہوئی جیسا کہ کلام مجید فرقان حمید کی اس آیت کریمہ فلبث فیھم الف سنة الا خمسین عاما (العنکبوت) (نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ایک ہزار سال رہے پچاس برس علاوہ۔ یعنی نو سو پچاس برس نبوت کے بعد اور پچاس برس نبوت سے پہلے) سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت سے غرق ارض (یعنی طوفان) تک دو ہزار دو سو بیالیس سال بنتے ہیں (واللہ اعلم)۔

ترجمہ ابن خلدون کا اسلوب:...... یہ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ہم محض لفظی ترجمہ نہیں کریں گے اور نہ ہی اختلافات سے کچھ بحث کریں گے لیکن کسی تاریخی واقعے کو ترک بھی نہیں کریں گے اکثر مقامات پر ہم اپنے مشہور مؤرخ ابن خلدون کی عبارت کی پابندی بھی نہیں کریں گے۔ لیکن اس سے مطلب اور عبارت بے ربط نہیں ہوگی، جس سے فن تاریخ کے قدر دانوں کی دلچسپی میں کمی واقع ہو۔ اب ہم ان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے جن کا نفس تاریخ سے کچھ تعلق نہیں اور نہ اس آپ کو دلچسپی ہوسکتی ہے عرب (جو کہ ہم لوگوں کے آباؤ اجداد کا اصلی مسکن ہے۔ جس کے نام پر ہر مسلمان جان فدا کرنے کے لیئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور جہاں ہمارے ہادی برحق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے) کے حالات اسی طرح تحریر کریں گے جس طرح ہمارے مشہور مؤرخ نے اس کتاب میں اس کے تمام حالات کا نقشہ کھینچا ہے۔

عرب کے حالات

عرب کا حدود اربعہ:...... عرب[1] کے حدود اربعہ (چاروں حدیں) جہاں کہ بنی سام، بنی حام، سے لڑ بھڑ کر بابل سے آنے والے ہیں۔ یوں بیان کی جاتی ہے کہ اس جزیرہ نما عرب کو مغرب کی طرف سے آبنائے باب المندب و بحر احمر (جس کے دوسری طرف افریقہ ہے) اور پورب اور خلیج فارس اور اتر سے فلسطین و ملک شام اور دکھن سے بحر عرب گھیرے ہوئے ہے۔

عربوں کے چار طبقے:...... یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عرب کو چار طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے گروہ کو عرب عاربہ کہتے ہیں۔ بمعنی

---

[1] ...... پہلے یہ ملک بوسیلہ خاکنائے سوئز گوشہ شمال و مغرب میں براعظم افریقہ سے ملا ہوا تھا لیکن نہر سوئز کے کھد جانے کی وجہ سے یہ اس سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ لمبائی اس کی سترہ سو میل اور رقبہ دس لاکھ مربع میل ہے۔ اب باشندوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بتائی جاتی ہے جس سے فی مربع میل بارہ آدمیوں کی آبادکاری ہوئی۔

ساختہ فی عروبیۃ کما بقال لیل أليل صوم صائم او بمعنی الفاعلة للعروبية والمبتدعة لها (یعنی اس گروہ کو عرب عاربہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس گروہ پر عرب عاربہ کا اطلاق ہوا کہ یہی گروہ عربیت کا بنانے والا اور موجد ہے)۔ اور کبھی اس گروہ کو عرب بادیہ (بمعنی ہالکہ) سے بھی یاد کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی ان کی نسل کا باقی نہیں رہا۔

عرب کی وجہ تسمیہ:...... اب باقی رہی یہ بات کہ عرب کو عرب کیوں کہتے ہیں۔ اگر عرب کے بجائے اس کا کوئی دوسرا نام رکھتے تو کیا حرج تھا۔ اس کی وجہ علامہ نیز دوسرے مؤرخین نے یہ ظاہر کی ہے کہ یہ لوگ اپنے معاصرین میں بیان، فصاحت و بلاغت، کلام، اور عمدہ گفتگو میں مشہور عالم تھے اور ظاہراً قیاس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نکتہ یہ وجہ ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوا۔

عرب عاربہ کا تعارف:...... بہر یہ گروہ جس کو عرب عاربہ کہتے ہیں، ان کی بہت سی شاخیں ہیں۔ ان میں سے عبیل، جدیس، عبد ضخم، عاد اولی، ثمود، عمالقہ، طسم، امیم، جرہم، حضر موت ہیں۔ یہ اور عرب عاربہ سے جو لوگ بھی ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ سب کے سب لاوذ ابن سام ابن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔

اس گروہ نے اپنے رہنے کے لیے نہ تو مکان بنائے تھے اور نہ بارہ مہینے کسی ایک مقام پر قیام کیا تھا۔ اگر آج ان کا مصلحت وقت کے تقاضے سے کسی صاف میدان میں قیام ہے تو کل بکریوں، اونٹوں، کے خیال سے ہرے بھرے میدانوں میں ہوگا۔ کھانے پینے کے بھی زیادہ محتاج نہ تھے کہ خواہ مخواہ رزق کی تلاش میں گھومتے پھرتے۔ وہ ہمیشہ اونٹوں، بکریوں کے دودھ اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرتے تھے۔ کبھی جنگلی میووں اور صحرائی پھلوں سے بھی اپنے وسیع دستر خوان کو زینت دیتے تھے۔ غرضیکہ مصلحت وقت اور ان کی ضرورتوں نے انہیں اقلیم ثالث میں بحر محیط کے درمیان مگر ب سے اقصائے یمن تک اور مشرق میں حدود ہند تک رکھا اس گروہ میں بھی حسب ضرورت اور اللہ کی مرضی سے انبیاء کرام مبعوث ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم آئندہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

عرب مستعربہ کا تعارف:...... دوسرا گروہ عرب مستعربہ کہلاتا ہے۔ یہ گروہ جیسا کہ عرب عاربہ سے نسبتاً قریب ہے۔ ویسا ہی زمانے کے اعتبار سے بھی اسے اس سے قرب حاصل ہے۔ اس گروہ نے بھی بہت ترقی کی۔ دولت، حکومت، عزت نے بھی مدتوں اس گروہ کا ساتھ دیا۔ حمیر اور کہلان اسی گروہ کے مشہور خاندانوں سے ہیں۔ یہی وہ گروہ ہے جس نے عرب کے پہلے طبقہ (یعنی عاربہ) پر غالب آ کر ان کی حکومت اور دولت کا نام صفحہ ہستی سے ایسا مٹا دیا کہ حشر تک نام کے سوا ان کا نشان کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے گا۔

قبیلہ جرہم کا تعارف:...... جرہم ❶ اسی دوسرے طبقے میں شمار کیا جاتا ہے جس میں آنے والے طبقۂ ثالث کے مورث اعلیٰ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پرورش پائی تھی اور انہی سے عربی زبان سیکھی تھی اور انہی حجازیوں کی طرف مبعوث بھی ہوئے۔ ان کا مسکن اور ٹھکانہ سرزمین یمن تھا۔ یمن حدود جزیرہ نما عرب سے باہر نہیں ہے۔ بلکہ اسی جزیرہ نما کا یہ بھی ٹکڑا اور حجاز کی جنوب میں ہے۔ یہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو تبع ❷ کہتے تھے۔ کلام ربانی میں بھی اس قوم کا ذکر آیا ہے۔ قحطان وغیرہ اور تمام وہ لوگ جو کہ عرب تابعہ میں سے ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں سب کے سب عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔

---

❶...... جرہم جو کہ عرب عاربہ کی نسل سے تھا وہ زمانہ عاد اولی میں تھا۔ اور یہ جرہم قحطان ابن عابر کا بیٹا ہے۔ علماء نسب نے اسے یمن کے عربوں سے شمار کیا ہے۔ یعرب ابن قحطان نے اسے گورنر حجاز مقرر کیا تھا۔

❷...... تبع، تا پر پیش، با پر تشدید اور زبر۔ کلام مجید کے چھبیسویں پارہ سورۂ قاف کے پہلے رکوع کی اس آیت میں مذکور ہے۔ کذبت قبلهم قوم نوح واصحب الرس و ثمود و عاد فرعون واخوان لوط، واصحب الايكة وقوم تبع كل كذب الرسل فحق وعيد (سورۂ ق: ۱۲ تا ۱۴) یعنی تمہاری قوم سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھٹلا چکی نوح کی قوم نوح کو، اور اہل رس اپنے نبی (حنظلہ بن صفوان یا کسی اور نبی کو) اور ثمود صالح کو، عاد ہودؑ کو اور فرعون موسیٰ کو اور لوط کے بھائی یعنی قوم لوط لوطؑ کو اور اہل ایکہ یعنی بن کے رہنے والے شعیبؑ کو اور تبع کی قوم اور تبع کو ان سب نے جھٹلایا یا رسولوں کو جیسا کہ جھٹلایا تم کو تمہاری قوم قریش نے۔ چنانچہ واجب ہوا ان پر نزول عذاب مفسرین رحمہم اللہ نے تحریر کیا ہے کہ تبع یمن میں ایک بادشاہ حمیری تھا جس کا نام اسعد بن ملکی کرب تھا اور اس کی کنیت ابو کرب تھی۔ یہ ایمان لایا اور اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا لیکن قوم نے اس کو بھی جھٹلایا۔

عرب تابعہ کا تعارف:...... تیسرے طبقہ کا نام عرب تابعہ ہے اس کے مورث اعلیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام نہ تو جزیرہ نما عرب کے رہنے والے تھے اور نہ ان کی زبان عربی تھی۔ ان کو ان کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم اور سارہ علیہا السلام کی خواہش پر مکہ مقام حجر میں چھوڑ آئے تھے۔ آپ نے بنی جرہم میں (جس کا ذکر اجمالاً عرب مستعربہ میں ہو چکا ہے) پرورش پائی۔ آپ نے انہی سے عربی زبان سیکھی۔ اسی خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اسی سرزمین میں آپ کی آئندہ نسلوں نے نمایاں ترقی کی۔ یہ تیسرا طبقہ جس کا نسب میں فالخ ابن عامر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام سے تعلق ہے کیونکہ طبقہ ثانیہ والے یعنی عرب مستعربہ سے زمانہ نسب کے اعتبار سے بہت ہی قریب ہے۔ کیونکہ طبقہ ثانیہ والے یعنی عرب مستعربہ سے زمانہ نسب کے اعتبار سے بہت ہی قریب ہے۔ کیونکہ طبقہ ثانیہ والے عابر ابن شالخ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور طبقہ ثالثہ والے فالخ ابن عابر ابن شالخ کی نسل میں سے ہیں۔

عرب مستعجمہ:...... چوتھا طبقہ جو کہ درحقیقت طبقہ ثالثہ کی اولاد اور نسل میں سے ہے، عرب مستعجمہ کہلاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ جب اسلام کی عالمگیر روشنی نے عرب کو شرک والحاد کی تاریکی سے نکال کر ایک نئے طرز کی دولت وحکومت کی بنیاد ڈالی اور اس طبقہ رابعہ کی ترقی کرنے والی نسلوں نے مشرق و مغرب تک پھیل کر اپنی کامیابی کے جھنڈے بڑے بڑے شاندار ممالک کے بلند میناروں پر اڑائے اور عجمیوں کی مخالطت اور میل جول نے ان کی زبان کو جو اصلی مادری زبان کے قائم مقام ہو گئی تھی ایسا کچھ متغیر و تبدیل کر دیا کہ بظاہر بالکل مخالف ہو گئی، اس وقت اس چوتھے طبقے کو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو عرب مستعجمہ سے تعبیر کیا گیا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ عرب علی العموم اب تک ہر اس شخص کو جو کہ جزیرہ عرب کا رہنے والا نہ ہو عجمی کہتے ہیں۔ اور عرب تاریخی حالات کے اعتبار سے چار طبقوں میں تقسیم ہیں ورنہ زبان کے اعتبار سے عرب کے دو ہی طبقے مشہور ہیں ایک عرب عاربہ دوسرا عرب مستعربہ۔

ترتیب کتاب:...... پہلے ہم طبقہ اولیٰ یعنی عرب عاربہ کے نسب اور ان کی دولت وحکومت کے حالات بیان کریں گے اس کے بعد طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ بنی حمیر بن سبا کے انساب اور ان کے بادشاہوں (تبابعہ) کی حکومت و دولت کا تذکرہ لکھ کر ان کے معاصرین، سریانیوں بابل کے حکمرانوں سریانیین وملوک موصل ونینوی وقبط ملوک مصر و بنی اسرائیل، صابئہ، فارس، دولت یونان واسکندریہ، رومی قیصروں کے حالات وانساب لکھیں گے، سب سے پہلے قضاعہ کے انساب اور ان کی حکومت جو کہ آل نعمان کی حیرہ عراق میں تھی۔ اور ان کے مخالفین کندہ کے حکمرانوں بنی مجر آکل للرارہ کی شام میں، بنی جفنہ کی بلقاء میں اور اوس خزرج کی مدینہ منورہ میں تھیں لکھیں گے۔ اس کے بعد بنو عدنان انساب اور ان کی حکومت کا حال جو مکہ میں قریش کو نبوت وہجرت کی وجہ سے مرحمت فرمائی ہے۔ اتنا لکھنے کے بعد خلفاء اربعہ کے حالات اور ان کے زمانے میں ارتداد وفتوحات وفتن کے تذکرے تحریر کریں گے۔

پھر خلفائے اسلام بنی امیہ، عباسیہ، علویہ، پھر دولت عبیدہ اسماعیلیہ کا جو کہ قیروان ومصر میں تھی۔ پھر حکومت قرامطہ کا جو کہ بحرین میں تھی۔ پھر طبرستان، دیلم کے دعات کا علویہ کی اس حکومت کا بیان ہوگا جو کہ حجاز میں تھی۔ پھر ان بنو امیہ کے بارے میں لکھیں گے۔ جو اندلس میں بنو عباس کے مخالف تھے۔ پھر متبدین دعوت عباسیہ یعنی ابن اغلب کا جو کہ افریقہ میں تھے اور بنی حمدان کا جو کہ شام میں تھے۔ اور بنی مقلد کا جو کہ موصل میں تھے۔ اور بنی صالح بن کلاب کا جو کہ حلب میں تھے۔ اور بنی مروان کا جو کہ دیار بکر میں تھے۔ اور بنی اسد کا جو کہ حلہ میں تھے۔ اور بنی زیاد کا جو کہ یمن میں تھے۔ اور بنی ہود کا جو کہ اندلس میں تھے۔ تذکرہ کریں گے۔

یہ سب لکھنے کے بعد ہم قائمین دعوت عبدیہ یعنی صلیحیون کے جو کہ یمن میں تھے اور بنی ابی الحسن کلبی کے حالات جو کہ صقلیہ اور اطراف مغرب میں تھے۔ لکھ کر ان لوگوں کے حالات لکھیں گے جو دولت عباسیہ کی دعوت عجم میں دے رہے تھے یعنی بنی طولون مصر میں اور بنی طغج و بنی صفار فارس و سجستان میں اور بنی سامان ماوراء النہر اور بنی سبکتگین غزنہ وخراسان میں اور گوریہ غزنہ و ہند میں اور کرد بنی حسنویہ خراسان میں، ان سب کے حالات لکھیں گے اسکے بعد ان دو اسلامی حکومتوں کا حال تحریر کریں گے جو مملکت عرب کے بعد بڑی سلطنتوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ یعنی ویلم سے بنی بویہ اور ترک سے سلجوقیہ، ملوک سلجوقیہ کے متبعین "بنی طغتگین" شام میں اور "قطلمش" بلاد روم میں اور "بنی خوارزم شاہ" بلاد عجم اور ماوراء النہر میں اور "بنی سقمان"

خلاط اور آرمینیہ میں اور ''ارتق'' ماردین میں ''بنی زنگی'' شام میں اور ''بنی ایوب'' مصر میں تھے۔

پھر ان ترک کے حالات لکھیں جائیں گے جو ان ممالک کے وارث بنے اور انہوں نے حکومت اسلام خلافت عباسیہ سے لی۔ پھر ان کے اسلام میں داخل ہونے کی کیفیت بیان کی جائے گی۔ پھر ''بنی ہلاکو'' عراق میں اور ''بنوذوشیخان'' شمال میں اور ''بنی ارتنا'' بلاد روم میں اور بنی ہلاکو کے بعد ''بنی شیخ حسن'' بغداد میں اور ''بنی مظفر'' اصفہان وشیراز وکرمان میں اور بنی ارتنا کے بعد ''ملوک بنی عثمان'' ترکمان سے بلاد روم وغیرہ میں ہیں۔ اس کے بعد طبقہ رابعہ یعنی عرب مستعجمہ کے حالات لکھیں گے۔ جن کی دولت وحکومت کچھ مشرق ومغرب میں تھی۔ اب کے حالات لکھنے کے بعد ہم ''بربر'' کا تذکرہ کریں گے۔ جن کی حکومت مغرب میں تھی اور وہیں ان کی حکومت ودولت کی فہرست بھی لکھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

عرب عاربہ کی اصل:......نوح علیہ السلام کے بعد عرب کا یہ گروہ سب سے زیادہ قومی اور عظیم الشان اور مقدم تسلیم کیا جاتا تھا۔ لیکن ان کا زمانہ اس قدر بعید گزرا ہے کہ ان کے حالات وواقعات سے مکمل طور پر اطمینان نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ طبری کی کتاب ''یاقوتیہ'' اور کسائی کی کتاب ''البدر'' سے عرب عاربہ کے حالات پورے پورے معلوم ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان دونوں بزرگوں نے نہ تو تاریخ کے پیرائے میں لکھا ہے اور نہ روایات کی صحت کا کوئی خاص اہتمام کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بھی قطع نظر کرلیں تو صرف ایک توریت باقی رہتی ہے۔ اس میں بھی اگرچہ عرب کے اس گروہ کا کہیں ذکرو تذکرہ نہیں ہے لیکن چونکہ بنی اسرائیل کا زمانہ عرب عاربہ کے زمانہ سے بہت قریب تھا اس لیے بنی اسرائیل اور علماء توریت کی روایتوں کو ہم قابل اطمینان واعتبار سمجھ کر اس گروہ کی کیفیات معاشرت حکومت اور اختلافات کے حالات کو ان لوگوں سے نقل کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اپنا پرانا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا تھا۔ اور اسی کو ہم معتبر سمجھتے ہیں۔

عرب عاربہ کی سکونت:......عرب عاربہ جزیرہ نما عرب کے رہنے والے نہیں تھے۔ اور نہ ان کے آباؤ اجداد کا یہ مسکن وٹھکانہ تھا۔ یہ لوگ سرزمین بابل میں رہتے تھے۔ معلوم نہیں کہ کب سے اور کیوں؟ بنی سام اور بنی حام کی کچھ ناچاقی ہوئی اور تھوڑی بہت لڑائیاں بھی ہوئیں چنانچہ سام بابل سے جزیرۃ العرب آگئے۔ اور یہیں ان لوگوں نے رہائش اختیار کرلی۔ اس گروہ میں ہر قبیلے اور فرقے کے الگ الگ بادشاہ یا امیر ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان پر بنی یعرب بن قحطان غالب آگئے اور جس طرح دنیاوی انتظام کے لیے ان میں امیر یا بادشاہ یکے بعد دیگرے بنتے رہے۔ اسی طرح دین و آخرت کی اصلاح کے لیے انبیاء علیہم السلام بھی مبعوث ہوتے رہے۔

قوم عاد ❶......سب سے پہلے عرب کا جو بادشاہ بنا وہ عاد ❷ ابن ارم ابن سام تھا اس کی قوم سرزمین احقاف میں ❸ یمن، اور عمان اور حضرموت کے درمیان رہتی تھی، اس کی ایک ہزار بیویاں تھیں اور چار ہزار بیٹے تھے۔ بارہ سو سال عمر پائی۔ بیہقی روایت کرتا ہے کہ اس کی عمر صرف تین سو برس تھی۔ عاد ابن عوص کے بعد اس کے تین بیٹے شداد، شدید، ارم یکے بعد دیگرے سلطنت وحکومت کرتے رہے۔ مسعودی کا بھی یہی خیال ہے کہ شداد عاد کے بعد بادشاہ بنا اور اس نے ممالک شام، ہند اور عراق کو فتح کیا تھا۔

باغ ارم ❹:......علامہ زمخشری اسی شداد ابن عاد کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ اس نے صحرا عدن میں شہر ارم بنوایا تھا جس میں سونے چاندی کی

---

❶......قبیلہ عاد کا ذکر قرآن کریم کے علاوہ کسی اور کتاب میں نہیں۔ عاد ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ مشہور ہے کہ یہ عربی نام ہے سیبویہ کا کہنا ہے کہ عجمی ہے۔ دیکھیں قصص الانبیاء مصنف عبدالواہاب نجار۔ ❷......مسعودی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں سب سے پہلے عوض ابن ارم نے تین سو سال تک حکومت کی تھی اس کے بعد اس کا بیٹا عاد تخت نشین ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔ ❸......قوم عاد کی رہائش گاہیں تھی۔ حضرموت کے شمال میں واقع ہے، جہاں ربع الخالی کے نام سے مشہور اور وسیع ریگستان ہے۔ اس کے مشرق میں عمان ہے اور ان کے علاقے جہاں تھے وہاں آجکل صحرا ہے جہاں کوئی انسان نہیں بستا اور کسی یورپی محقق اور دوسرے سیاحوں نے بھی ان شہروں کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔ قصص الانبیاء ۱۷ عبدالوہاب نجار۔ ❹......ہمارا حافظہ اور محدود علم اگر صحیح بتلا رہا ہے تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں امام المفسرین قدوۃ المحققین قاضی ناصر الدین ابوالخیر شیرازی بیضاوی کا خیال اسی کے قریب قریب ہے انہوں نے اپنی تفسیر موسومہ انوار التنزیل واسرار التادیل میں صاف طور سے لکھ دیا ہے کہ یہ آیہ کریمہ الم تر کیف فعل ربك بعادن ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد (الفجر ۶ تا ۸) ارم سے اولاد یا قبیلہ ارم عاد کا عطف بیان ہے بہ تقدیر مضاف یعنی سبط ارم) اس تفسیر کے مطابق اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ آیا تو نے دیکھا نہیں کہ کیا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ جو کہ سبط (اولاد) ارم سے تھا۔ گو انوار التنزیل ہی میں ارم والا مشہور قصہ یہی مذکور ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

انٹیں اور یاقوت اور زبرجد کے دروازے تھے اور اس کا قصہ اس طرح بیان کیا کہ شداد بن عاد سے ایک دن اس زمانے کے نبی نے جنت کی تعریف کر کے کہا کہ اگر تو بت پرستی چھوڑ کر حق پرستی اختیار کرے گا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تجھے جنت دے گا۔ شداد نے کہا کہ میں خود ایسی جنت بنا سکتا ہوں، مجھے تیرے اللہ کی جنت کی ضرورت نہیں" شداد نے یہ کہہ کر صحرائے عدن میں شہر ارم بنایا۔ علامہ ابن سعید نے بیہقی سے روایت کی ہے کہ باغ ارم کا بانی ارم بن شداد ابن عاد اکبر ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ صحرائے عدن میں نہ تو کوئی شہر ہے اور نہ ارم نام کا کوئی باغ ہے یہ سب بے اصل اور خرافات قصے ہیں اور ضعیف مفسرین کی من مانی اور دل بلاؤ باتیں ہیں اور ارم جو کہ قول باری ارم ذات انعماد (سورئہ فجر) میں مذکور ہے اس سے قبیلہ مراد ہے نہ کہ شہر اور باغ۔

علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ عوص کی حکومت تین سو سال تک رہی، اس کے بعد عاد ابن عوص حکمران بنا اور جیرون ابن سعد بن عاد انہیں میں سے ایک بادشاہ تھا جس نے شہر دمشق کو تخت و تاراج کیا اور سنگ مرمر اور قیمتی پتھروں سے ایک مکان بنوایا تھا جس کا نام اس نے ارم رکھا تھا۔ دمشق کے دروازوں پر اس کا اب تک وجود پایا جاتا ہے، اس کو باب جبرون کہتے ہیں، کتاب الاغانی کے صوت اول کے کسی شعر میں اس کا ذکر آ گیا ہے مؤرخ ابن عسا کر نے بھی تاریخ دمشق میں جبرون کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جبرون کا ایک بھائی یزید تھا جس کے نام سے شہر یزید مشہور ہوئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ باب جبرون سلیمان علیہ السلام کے غلاموں میں سے ایک کے نام پر بنی اسرائیل میں موسوم ہوا تھا جو کہ ان کے زمانہ حکومت میں خاص کارندہ تھا۔

شداد بن بداد:...... علامہ ابن سعید نے قبطیوں کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ شداد بن بداد بن ہشد اد بن عاد نے قبطیوں سے خوب لڑائیاں کیں اور ان کے مقبوضہ علاقوں میں مصر، اسکندریہ وغیرہ کو لے لیا اور وہیں ایک شہر ادن نامی آباد کیا جس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے، پھر جب وہ انہی لڑائیوں میں مارا گیا تو قبطیوں نے اپنے بھائی بربریوں اور سوڈانیوں کو جمع کر کے عرب کو مصر سے نکال دیا اور مصر کو بدستور اپنے مقبوضات میں شامل رکھا۔

حضرت ہود علیہ السلام ❶:...... کچھ عرصہ بعد شامت اعمال سے جب اس گروہ کے عروج نے ان سے منہ پھیرنا چاہا تو ان میں بت پرستی پھیلنے لگی، رفتہ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے)...... لیکن علامہ مفسر نے قیل کہہ کر اس قصہ کو بیان کیا ہے جو کہ ضعیف قول پر دلالت کرتا ہے اور علامہ جلال الدین محمد ابن احمد علی شافعی کی تفسیر سے بھی یہی سمجھ میں آ رہا ہے کہ آیت کریمہ مذکور میں ارم سے مراد اولاد ارم ہے چنانچہ لم یخلق مثلها فی البلاد (فجر ۸) کی تفسیر میں فی بطشهم و قوتهم تحریر کرتے ہیں، اگر علامہ موصوف کے خیال میں یہ بات پیدا ہوگئی ہوتی کہ ارم سے مقصود جنت ارم ہے تو ہرگز ہرگز فی بطشهم و قوتهم نہ تحریر کرتے کیونکہ بطش (غصہ) اور قوت کی صفتیں انسان میں ہوتی ہیں کہ باغ یا شہر میں الحاصل ان دونوں تفسیروں سے ارم (مصنوعی جنت) کا تو کچھ پتہ نہ چلا۔

باقی رہا کلام جاہلیت وہاں کہیں کہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ شعرائے جاہلیت تشبیہا کا نہ ارمی کہا کرتے تھے جس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ارم کوئی ایسا شخص یا قبیلہ تھا جس سے عظمت و ہیبت وقوت میں تشبیہ دی جاتی ہے۔ مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ ابن اثیر نے تاریخ کامل میں اس پر کچھ بحث نہیں کی اور اس میں طبری ناپید ہے۔

اب اس مقام پر ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ اگر کسی واقع کو مؤرخین نے ذکر کیا ہو تو وہ جھوٹا سمجھا جائے، ممکن ہے شداد ابن عاد یا کسی اور نے جنت بنائی ہو اور کافی زمانہ گزرنے کی وجہ سے مورخین تک اس کا تذکرہ نہ پہنچا ہو۔ اس سوال کا ہم صرف اتنا جواب دینا کافی سمجھتے ہیں کہ اس آیت سے جس پر ارم کے قصے کی بنیاد رکھی گئی ہے جنت کا بنانا ثابت نہیں ہوتا اور نہ اس آیت سے سمجھا جا سکتا ہے کہ ارم سے وہی ارم مقصود ہے جس کا قصہ عوام میں مشہور ہو رہا ہے، باقی رہا اس کا وجود۔ اس سے ہم انکار نہیں کرتے لیکن ارم بمعنی جنت کلام عرب میں اس وقت ہماری نظر سے نہیں گزرا (مترجم)

(حاشیہ صفحہ ہذا)...... ❶ حضرت ہود علیہ السلام آدم علیہ السلام کے بہت ہی مشابہ تھے سر پر بکثرت گھونگریالے بال تھے حسین بلند قامت تھے، ہمیشہ تجارت کرتے تھے یہ معلوم نہیں کہ کس سن میں جناب موصوف کو نبوت عطا کی گئی، لیکن ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ خلجان، اور لقمان، بن عاد یا ابن صدا ابن عاد کے عہد حکومت میں ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تھے جو کہ تیرہ قبیلے تھے اور ان کے ممالک بہت سرسبز شاداب آباد تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام پچاس برس تک وعظ کرتے رہے مگر وہ قوم یہی کہتی رہی ما جئتنا ببينة وما نحن بتاركي الهتنا عن قولك وما نحن لك بمؤمنين (ہود: ۵۳) (ترجمہ تم ہمارے پاس کوئی دلیل تو لائے نہیں ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو نہ چھوڑیں گے اور نہ تم پر ایمان لائیں گے) قوم لقمان تو ہود پر ایمان لائی اور خلجان کی قوم بدستور الحاد پر قائم رہی اور کہنے لگی ان نقول الا اعتراك بعض الهتنا بسوء (ہود ۵۴) (ہم یہ کہتے ہیں کہ تم کو ہمارے بعض خداؤں نے جن کی تم پرستش نہیں کرتے دیوانہ کر دیا ہے) ہود نے جب ان کے کفر و الحاد کو حد سے متجاوز ہوتے دیکھا تو مجبوراً جناب باری میں دعا کی چنانچہ تین برس تک ایک قطرہ پانی نہیں برسا سارے چشمے خشک ہو گئے بھیڑ بکریاں اور تمام چوپائے مر گئے قحط نے سب کا حال پتلا کر دیا۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

رفتہ بت پرستی اتنی عام ہوئی کہ جو شخص لکڑی اور پتھروں کے بتوں کی پرستش کرنے لگا۔ معبود حقیقی کو بالکل بھلا دیا، اپنی قوت اور توانائی پر ایسے نازاں

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے)......اس کے باوجود ہود اس کہنے پر استغفر واربکم ثم توبو آالیہ یرسل السماء علیکم مد راراً ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم (ہود ۵۲) (ترجمہ، اپنے خدائے برحق سے معافی مانگو اور اس سے رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے پانی برسائے گا اور تمہاری قوتوں کو توانائی دے گا، مگر بدنصیب قوم نے کچھ خیال نہ کیا نہ بت پرستی سے باز آئی، یہ عجیب قدرتی شے ہے کہ ابتدائے آفرینش سے جو لوگ زمین حجاز میں رہتے تھے جب ان میں سے کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی تو وہ سرزمین مکہ میں جاتا تھا، دعا کرتا، قربانی کرتا، اللہ جل شانہ اس کی حاجت برلاتا، حالانکہ اس وقت تک نہ تو حرم شریف ہی کا کچھ وجود تھا☆ ورنہ یہ لوگ ایمان والوں میں سے تھے چنانچہ قوم عاد نے اپنی قوم کے چند لوگوں کو وفد کے طور پر جن میں نعیم ابن ہزال ابن ہزریل ابن عبیل ابن صدا ابن عاد اور علقمہ ابن الخسر ی اور مرثد بن سعد اور لقمان بن لقیم، ان میں سے دو مسلمان اور باقی سب کافر اور بت پرست تھے، مکہ کی طرف روانہ کیا تیسرے دن یہ لوگ مکہ پہنچ گئے اور معاویہ بن بکر کے مکان پر مقیم ہوئے، معاویہ بن بکر انہی کی قیم کا تھا اس نے مہمانداری کے خیال سے کہا کہ تین دن ٹھہر کر آرام کرو، جب سفر کی تکان دور ہو جائے اس وقت اطمینان کے ساتھ دل کی حاضری کے ساتھ دُعا کرنا چانچہ ان لوگس نے شامت اعمال سے اسے قبول کر لیا۔ اتفاقاً کچھ ایسا ہوا کہ یہ لوگ دعوت رقص، اور مے نوشی میں ایسے ڈوبے کہ اپنی پیاسی اور قحط زدہ قوم کو بھلا دیا تین دن کے بجائے مہینوں گزر گئے۔ معاویہ بن بکر نے جب ان لوگوں کو عیش وعشرت میں اتنا منہمک دیکھا تو یہ سمجھ لیا کہ یہ جس کام کے لئے آئے تھے انہوں نے بالکل بھلا دیا ہے۔☆☆ اپنی لونڈیوں کو چند ایسے اشعار سکھائے جس سے یہ لوگ ہوشیار ہوئے اور اپنی گفلت اور خود فراموشی پر نادم ہو گئے مرثد بن سعد نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بھائیو مناسب یہ ہے کہ واپس چلو اور حضرت ہود پر ایمان لاؤ تا کہ تم اور تمہاری قوم تختی اور مصیبت سے نجات پائے۔ مرثد کے ساتھیوں نے یہ سمجھا کہ یہ کافر (یعنی مومن) ہو گیا ہے۔ ہمیں گمراہ کر رہا ہے اس لئے مرثد سے علیحدہ ہو کر دُعا کرنے لگے، تین گھڑی کے بعد بادل کے تین ٹکڑے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوئے اور اور یہ آواز آئی کہ ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو، وفد نے یہ سمجھا کہ سفید بادل تو یقینی پانی سے خالی ہے، سرخ بادال کا حال کچھ معلوم نہیں، باقی رہا سیاہ اس میں پانی کا ہونا ضروری ہے، اس خیال سے ان لوگوں نے سیاہ بادل کی خواہش کی اور ہنستے ہوئے مرثد کے پاس آئے اور کہا لو وہ دیکھو کالا بادل خدا نے ہماری دُعا سے بھیج دیا ہے اب قحط اور خشک سالی ختم ہو جائے گی۔ یہ بادل جس وقت قوم عاد کے قریب پہنچا تو حضرت ہودؑ تو سمجھ گئے کہ یہ عذاب الٰہی ہے اور قوم عاد یہ سمجھی کہ یہ بادل پانی سے بھرا ہے خوشی کوشی اس کی طرف دوڑی ۔ ہودؑ نے ان لوگوں سے کہابل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیھا عذاب الیم (احقاف ۲۴) (بلکہ جس طرف تم جلدی جلدی جارہے ہو اس میں ہوا ہے اور وہی عذاب کا رنج دینے والا ہے) قوم عاد نے پہلے حضرت ہود کے اس قول کو بالکل لایعنی سمجھا لیکن جب مسلسل ہوا کے جھونکے آرہے تو یہ کہنے لگے قاعدہ یہی ہے کہ آندھی پہلے آتی ہے اس کے پیچھے پانی آتا ہے۔ حضرت ہود یہ سمجھے کہ یا قوم شاید اب اپنے افعال سے توبہ کر لے اور خدائے واحد پر ایمان لے آئے لیکن جناب موصوف کا یہ خیال ہی خیال تھا، ان کے دلوں پر تو مہریں لگا دیں گئیں تھی، آنکھوں پر پردے پڑے تھے، کیسے وہ دیکھتے اور سمجھتے چنانچہ ہوا نے سب کو زمین پر ایسے اُٹھا اُٹھا کر پٹخنیاں دیں کہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ ٹوٹ کر خاک اور برباد ہو گئیں۔ جیسا کہ کلام ربانی کی آیت کریمہ وفی عاد اذ ارسلنا علیھم الریح العقیم ماتذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم (الذاریات، ۴۱، ۴۲) (اور قوم عاد جب کہ ہم نے بھیجی ان پر بے فائدہ ہوا کہ نہ چھوڑتی تھی کوئی چیز جس پر کہ یہ گزرتی۔ مگر یہ کہ کر ڈالتی تھی چورا چورا) سے مستفاد ہوتا ہے اس بادصرصر نے جو کہ عذاب الٰہی کا ایک نمونہ تھی سات رات آٹھ دن میں عاد جیسی عظیم الشاد قوم کو نیست و نابود کر دیا۔ سوائے حضرت ہودؑ کے اور ان لوگوں کے جو کہ ان پر ایمان لائے تھے۔ کوئی بھی زندہ نہ بچا۔ یہ وحشت افزا خبر جس وقت مکہ پہنچی، مرثد نے اپنے ساتھیوں سے ایمان لانے کے لیے کہا لیکن شامتی ساتھیوں نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو قوم کی ہلاکت کے بعد یہ زندگی کس کام آئے گی۔ یہ جملہ ابھی پورا نہ ہونے پایا تھا کہ ہوا کے ایک سخت جھونکے نے ان لوگوں کو بھی پہاڑ سے نیچے پھینک دیا۔

☆......احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی اس وقت فرشتوں نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی اس کے بعد آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تجدید کی اور یہ بھی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس مقام پر آج کعبہ ہے اسی مقام کی مٹی سے آدم کا پتلا تیار کیا گیا اور میدان عرفات میں حوا سے آپ کی ملاقات ہوئی اور جس طرح مشرکین مکہ جفر کے باوجود خانہ کعبہ کی عزت کرتے تھے اسی طرح سابقہ لوگوں کا حال تھا۔

☆☆......وہ اشعار جو معاویہ بن بکر کی لونڈیوں نے مجلس میں گائے تھے ان میں سے چار اشعار یہ ہیں:

الا یا قیل ویحک قم فھینم   لعلی اللہ یضحنا غماما

فیسقی ارض عاد ان عادا   قد امسوا الا یبینون الکلام

وان الوحش ارض جھارا   ولا یختی لعادی سھاما

وانکم لعندنا فیما اشتھیتم   نھارکم ولیلکم تماما

(اے قیل تجھ پر تف ہو، ٹھہر نرمی سے باتیں کر شیاد پانی برسائے تا کہ زمین عاد سیراب ہو، کیونکہ عاد خشک سالی کی وجہ سے ایسے ہو گئے ہیں کہ بات تک نہیں کر سکتے وحشی جانور بے تکلف ان کے پاس چلے جاتے ہیں اور عادیوں کے تیر سے نہیں ڈرتے اور تیم یہاں عیش وآرام میں دن رات گزار رہے ہو)۔

ہوئے کہ سمجھانے سے بھی سمجھنے کی اُمید ان سے کم کی جاتی تھی، اللہ جل شانہ نے انہی میں حضرت ہود ابن عبداللہ بن رباح بن خلود بن عاد کو نبوت عطا فرمائی بعض علماء نسب نے حضرت ہود علیہ السلام کا سلسلۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام عابر کے بیٹے تھے اور عابر شالخ کے اور شالخ ارفخشذ ابن سام کے بیٹے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنے اس گروہ میں جو کہ ان پر ایمان لایا تھا پچاس سال تک اور رہے۔ ان کے بعد صالح علیہ السلام کے زمانہ تک کوئی نبی نہیں بنا۔ طبری کی بعض روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے ڈیڑھ سو سال کی عمر پائی۔ اس طرح کہ پچاس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی اور پچاس سال تک وعظ و پند کرتے رہے اور اس کے بعد پچاس سال زندہ رہے۔

عاد کے اس گروہ نافرجام کے بعد دولات وحکومت بنی لقمان میں رہی۔ ہزار سال یا اس سے زیادہ حضرت لقمان علیہ السلام کی آئندہ نسلوں نے حکومت کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ غصب وظلم سے کشتیوں کا لینے وال بدد بن بدو بن خلجان بن عاد بن رقیم بن عابرین عاد اکبر تھا۔ انتہی۔

یعرب بن قحطان:......ایک مدت تک یہی قوم مستقل حکومت وسلطنت پر تخت نشین رہی۔ پھر ان پر یعرب بن قحطان غالب آ گیا۔ اور یہ قوم حضر موت کے پہاڑوں میں چلی گئی۔ اور ان کا زمانہ ختم ہو گیا۔ صاحب زجار نے لکھا ہے کہ ان کا بادشاہ عاد بن وقیم بن عاد اکبر وہی ہے جو یعرب بن قحطان سے لڑا تھا۔ وہ کافر تھا۔ چاند کی عبادت کرتا تھا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا لیکن یہ روایت بعید از قیاس ہے کیونکہ حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کے آخری زمانے یا ابتداء عہد حکومت میں مبعوث ہوئے تھے۔ اور یعرب قوم عاد کے زمانہ حکومت ختم ہونے کے وقت غالب آیا تھا۔ عبدالعزیز جرجانی نے لکھا ہے کہ قوم عاد کے یعمر بن شداد وعبداللہ بن معد یکرب بن شمد بن شداد ابن عاد وحنا بن میاد بن شمد بن شداد اور ان کے علاوہ اور بادشاہ بھی تھے۔ جو فنا ہو گئے۔

یثرب کا بانی:......عبیل، عاد بن ارم بن سام کا (جیسا کہ کلبی نے لکھا ہے) عوس بن ارم کا بھائی تھا۔ جیسا کہ طبری نے لکھا ہے اور یہ مقام جحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں جو کہ آج کل میقات احرام ہے رہتا تھا۔ اس کا بہت بڑا خاندان تھا۔ اس کے بیٹے اسی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ یہ عرب عاربہ کے ایک قبیلہ کا مورث اعلیٰ تھا۔ اس قبیلہ کو بھی سیلاب نے تباہ اور نیست و نابود کر دیا تھا۔ اور جس نے یثرب کو آباد کیا تھا۔ وہ انہی میں سے تھا جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ یثرب بن بائلہ بن مہابل بن عبل بن عوس تھا۔ اور علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ یثرب کو آباد کرنے والا قوم عمالیق میں سے یثرب ابن مہلائل بن عوس بن عملیق تھا۔

عبد ضخم کا تعارف:......عبد ضخم ❶ سرزمین طائف میں رہتے تھے۔ یہ بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔ جو کہ کفر والحاد میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کی عمریں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ قوت اور جسامت میں بے مثال تھے۔ سب سے پہلے جس نے عربی خط لکھا وہ یہی عبد ضخم ابن ارم ابن سام تھا۔

حضرت صالح علیہ السلام:......ثمود ابن کاثر (یا جاثر) ابن ارم مقام حجر اور وادی القریٰ میں حجاز وشام کے درمیان رہتا تھا۔ یہ بھی عرب عاربہ کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا مورث اعلیٰ (جد امجد) ہے۔ اس کا قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے ❷ حضرت صالح اسی گروہ کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

---

❶......اس قوم میں زیادہ تر جن بتوں کی جھوٹی خدائی پھیلی تھی اور عام طور سے انہی کی پرستش کھلم کھلا ہو رہی تھی۔ ان میں ایک نام ضر تھا۔ دوسرے کا ضمور کہتے تھے، تیسرا الہبیہ کے نام سے مشہور تھا۔ سبحان ربك العزة عما یصفون☆ (الصفت: ۱۸۰)۔ ❷......حضرت صالح علیہ السلام نہایت حلیم نکسر المزاج تھے۔ آپ کا رنگ سرخ سفیدی کی طرف مائل، بال سیدھے اور باریک، بالکل سادہ نہ تھے۔ بلکہ ہلکا سا ابھرا پن ظاہر ہوتا تھا۔ ہمیشہ ننگے پاؤں رہتے تھے۔ مکان کبھی نہیں بنوایا عمر بھر مسجد میں ہی رہے اور وہیں رات کو آرام فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ سن شعور کو پہنچے اور خلعت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور اپنی قوم کو غیر اللہ کی پرستش سے ممانعت کرنے لگے اور توحید اور اللہ کی عبادت کی طرف رہنمائی کرنی چاہی تو عوام کا کیا ذکر خواص بھی کہنے لگے: وانـنا لفی شك مماتدعوننا الیه مریب (ہود: ۶۲) اور بہ تحقیق ہم کو شک ہے جس چیز کا تم دعویٰ کرتے ہو۔ ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں (بتوں) کی پرستش نہیں چھوڑیں گے) ایک زمانہ تک وعظ پند کرتے رہے لیکن سوائے رابعہ جندع بن عمرو اور چند آدمیوں کے جو اسی قوم کے تھے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ سب کے سب بدستور اپنے کفر والحاد پر قائم رہے۔ اور پھر باتفاق یہ کہنے لگے اگر تم نبی برحق ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ حضرت صالح نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ قوم ثمود نے کہا ''فی الحال اس پہاڑ سے ایک ناقہ (اونٹنی) پیدا ہو اور اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی ہو جس کے بال سرخ ہوں تا کہ ہم لوگ اس کا دودھ استعمال میں لایا کریں''

(باقی آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ گزشتہ صفحہ سے آگے...... حضرت صالح علیہ السلام کی دُعا کی تو اسی وقت پہاڑ سے آواز آئی۔ اس کے بعد ایک پتھر کا ٹکڑا درمیان سے پھٹ گیا اور اونٹنی نکل آئی۔ بدنصیب تباہ ہونے والی قوم نے فوراً کہنا شروع کر دیا کہ پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا بالکل خلاف عقل ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نہیں بلکہ بہت بڑے جادوگر ہیں۔ کفار آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ اونٹنی دوبارہ بولی اور بچہ کے ساتھ چرنے لگی، ملحدین یہ تعجب خیز معاملہ دیکھ کر کہنے لگے کہ حضرت صالح علیہ السلام کا اس سے زیادہ کیا جادو ہوسکتا ہے۔ کہ اونٹنی کو پہاڑ سے پیدا کیا اور پھر اس کا بچہ چرنے بھی لگا۔ حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے (نعوذ باللہ) ان لوگوں کی یا باتیں ابھی ختم ہونے نہ پائی تھیں کہ اونٹنی بچہ کے ساتھ اس چشمہ پر آئی جو ملحدین کے قبضہ میں تھا اور سارا پانی پی گئی۔ اس دن تو یہ لوگ خاموش رہے۔ مگر دوسرے دن حضرت صالح علیہ السلام سے اس کی شکایت کی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دن اس چشمہ سے تم پانی پیا کرو۔ دوسرے دن یہ اونٹنی پیئے گی۔ لیکن دیکھا کبھی بھول کر بھی اس اونٹنی کو مارنے کا خیال نہ کرنا جب تک یہ اونٹنی تمہارے درمیان رہے گی۔ تم لوگ عذاب الٰہی سے محفوظ رہو گے لیکن بحکم ''ابن آدم حریص علیٰ مامنع'' (ابن آدم کو جس چیز کی ممانعت ہوتی ہے اس کا حریص ہوتا ہے۔) عام طور پر ممنوع چیزوں کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کتب تواریخ کی ورق گردانی کی جائے یا کچھ غور وفکر سے کام لیا جائے تو بیسیوں ہی کیا سینکڑوں اس کی مثالیں نظر آئیں گے۔ ہمارے ابوالبشر آدم علیہ السلام کو گیہوں یا کسی اور دانے کے کھانے کی ممانعت کی گئی تھی۔ قابل سے کہا گیا کہ ہابیل کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا کہ: لا تقصص رؤ یاك علیٰ اخوتك (یوسف ۵۰) اپنے خواب کا حال اپنے بھائیوں سے نہ کہنا) اور یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے کہا گیا، انی اخاف أن یا کله الذئب (یوسف ۱۴) (میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس (یوسف کو) بھیڑیا نہ کھا جائے) لیکن ان لوگوں نے جس کی ممانعت کی گئی تھی وہی کام کیا۔ اسی طرح قوم ثمود نے بھی اپنے نبی صالح علیہ السلام کے فرمانے پر خیال نہ کیا اور اونٹنی کو قتل کرنے پر تل گئے۔ اس وجہ سے کہ صالح علیہ السلام نے ایک زمانہ میں پیشن گوئی کی تھی کہ تم میں سے ایک شخص اس اونٹنی کو قتل کرے گا۔ اور یہی نزول عذاب کا سبب ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ اس کا نام بتائیے تاکہ اس سے پہلے وہ اونٹنی کو قتل کرے ہم اسے مار ڈالیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا ابھی وہ پیدا نہیں ہوا۔ مگر اس کا چہرہ سرخ ہوگا اور آنکھیں بلی کی طرح ہوں گی۔

سب نے یہ سنتے ہی اس وقت تو اس بات پر اتفاق کر لیا کہ جو لڑ کا اس حلیہ کا پیدا ہوگا اسے ماردیں گے پھر نولڑکے یکے بعد دیگرے مار دیئے گئے لیکن آپس میں سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔ بعض یہ کہنے لگے کہ صالح کی بات بالکل لایعنی ہے ان کے کہنے پر عمل نہ کرو اور بعضوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ صالح علیہ السلام تمہاری قوم کا دشمن ہے۔ وہ اسی بہانے سے نسل کی ترقی روکنا چاہتا ہے۔ غرض ہر ایک اپنی سمجھ کے موافق طرح کے خیالات ظاہر کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ لڑکا جس کے بارے میں حضرت صالح علیہ السلام نے پیشن گوئی کی تھی پیدا ہو گیا مگر قوم ثمود نے اس لڑکے کو قتل نہ کیا۔ کچھ عرصے بعد وہ لڑکا جس وقت سن شعور کو پہنچا تو ان نو آدمیوں کی جن کے لڑکے مارے گئے تھے آنکھیں چلتے پھرتے اس لڑکے پر پڑتیں تھی۔ تو یہی کہنے لگتے تھے کہ اگر ہمارے لڑکوں کو حضرت صالح علیہ السلام قتل نہ کراتے تو آج وہ اس سے بھی بڑے ہوتے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ہمارے ساتھ بڑی دشمنی کی اس نے ہماری نسل کی ترقی کی ریڑھ ماردی رفتہ رفتہ اس سرگوشی کا یہ اثر پیدا ہوا کہ ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کرنے کی آپس میں سازش کر لی اور آپس میں عہد و پیمان کر کے بہانے سے گھر سے نکلے اور شہر کے بار ایک پہاڑ کے درہ میں اس غرض سے چھپ گئے کہ جس وقت رات کو حضرت صالح علیہ السلام شہر میں آنے لگیں تو فوراً قتل کر دیں گے۔ مثل ہے کہ چاہ کن را چاہ در پیش۔ اللہ جل شانہ، نے ان پر پہاڑ پر سے ایسا پتھر گرا دیا کہ سب کے سب دب کر مر گئے۔ جیسا کہ کلام ربانی کی اس آیت کریمہ فانظر کیف کان عاقبة مکرھم انا دمرناھم وقومھم اجمعین (النمل:۵۱) (دیکھا ان کے مکروفریب کا کیا نتیجہ ہوا ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا) سے معلوم ہوتا ہے۔

چند دن کے بعد دو چار آدمی اس راستے سے ہو کر گزرے اور ان لوگوں کو مردہ ایک پتھر کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر شہر کی طرف واپس گئے اور اپنی قوم سے یہ ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ سب متحد ہو کر صالح علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تم نے پہلے ان بیچاروں کے بیٹوں کو قتل کرایا اور اس کے بعد ان کو بھی زندہ نہ دیکھ سکے اور شہر کے باہر لے جا کر مار ڈالا۔ یہ سب واقعات اس اونٹنی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ ہم اسے اب زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت صالح نے بہت سمجھایا لیکن ان لوگوں نے کچھ خیال نہ کیا۔

آخر کار اسی بلی جیسے نوجوان نے جس کے بارے میں حضرت صالح علیہ السلام نے پیشن گوئی کی تھی اونٹنی کو مارنے کا بیڑا اُٹھالیا۔ اور چشمہ کے قریب تلوار کھینچ کر اونٹنی کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اونٹنی اپنے بچے کے ساتھ جیسے ہی چشمہ کے قریب آئی اس نے دوڑ کر ایسا وار کیا کہ اونٹنی کا پاؤں کٹ گیا۔ اونٹنی تو اس جگہ تڑپنے لگی اور بچہ جان بچا کر اس پہاڑ پر بھاگ گیا جہاں سے اونٹنی بچہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔

حضرت صالح علیہ السلام یہ واقعہ سن کر شہر سے باہر آئے اور قوم ثمود کو عذاب نازل ہونے سے آگاہ کیا۔ بعض لوگ تو اپنے اسی خیال میں مست رہے لیکن اکثر گھبرا کر گلوخلاصی کی تدبیریں پوچھنے لگے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ جاؤ دیکھو اگر وہ بچہ ہی تم کو مل جائے تو عجب نہیں کہ عذاب قہر الٰہی سے بچ جاؤ۔ لوگ یہ سنتے ہی پہاڑ کی طرف دوڑ پڑے ادھر بچہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور تین آوازیں دے کر غائب ہو گیا، اس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تین دن تک تم لوگ دنیا میں مزید رہو گے چوتھے دن عذاب الٰہی نازل ہوگا اور ان تین دنوں میں تمہارے چہروں پر یہ تغیرات ظاہر ہوں گے کہ پہلے دن تم لوگوں کا چہرہ پیلا ہو جائے گا۔ دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن کالا ہو جائے گا۔ پھر چوتھے دن تم عذاب خداوندی میں گرفتار ہو جاؤ گے اور تم میں سے کوئی شخص سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لا چکے ہیں اس عذاب سے زندہ نہیں بچے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ کلام مجید میں مذکور ہے فلما جاء أمرنا نجینا صالحاً والذین امنوا معه برحمة منا (ہود:٦٦) (جب آیا ہمارا عذاب تو بچا لیا ہم نے صالح علیہ السلام اور ان لوگوں کو جو کہ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے) اس عذاب الٰہی سے کوئی کافر نہ بچا مگر ایک شخص جس کی کنیت ابورغال تھی۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

شجرۂ نسب قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام
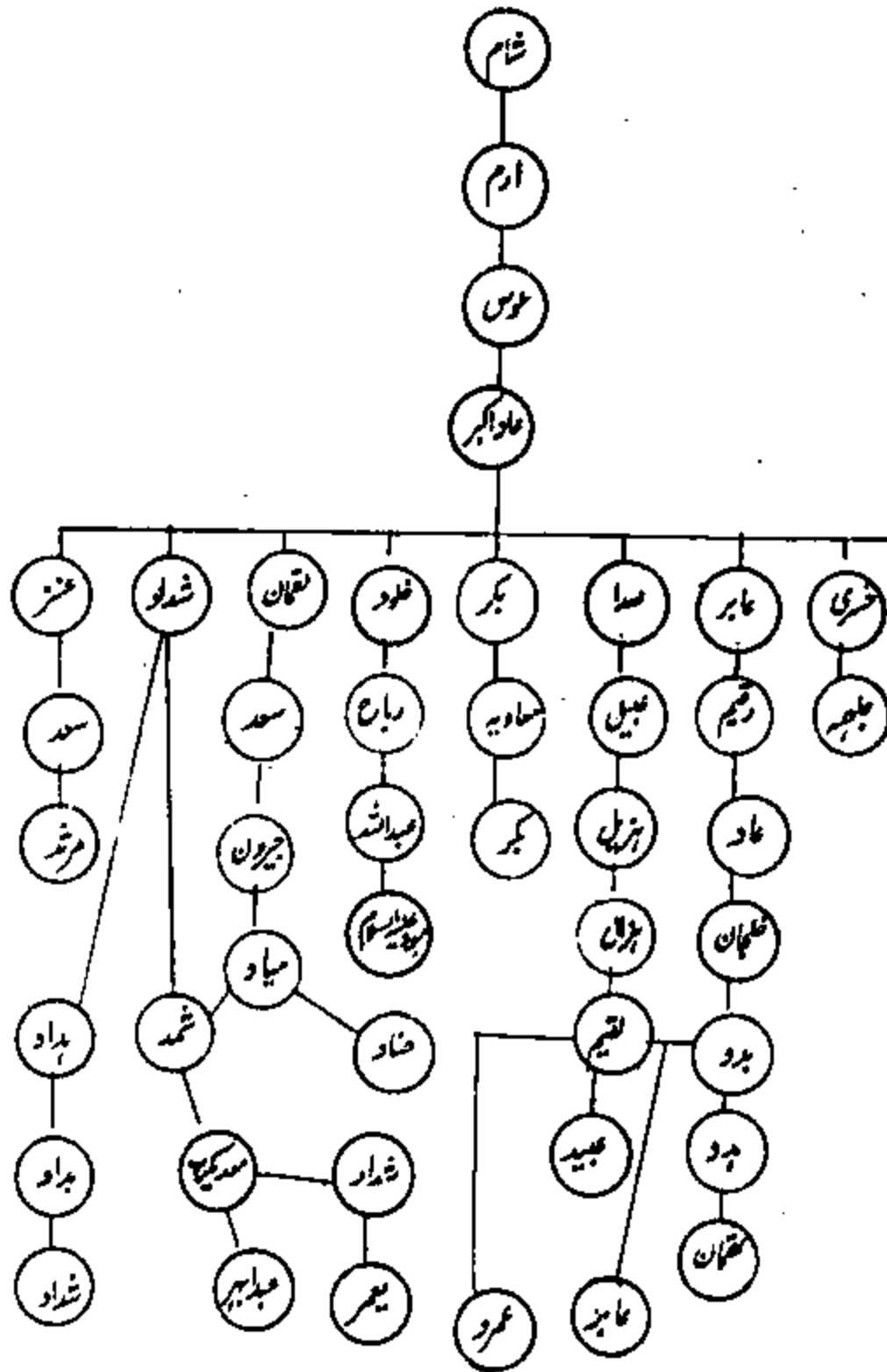
(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے).....اس وقت وہ حرم شریف میں تھا جس وقت یہ خبر اس کے کانوں تک پہنچی فوراً وہ بھی مر گیا اس قوم نے ایک ہزار سات سو شہر آباد کئے تھے۔ اور ہر شہر سر سبزی شادابی میں اپنی مثال آپ تھا۔ یہ سب اسی عذاب وقہر کی نذر ہو گئے نہ کوئی شہر بچا اور نہ کوئی گاؤں۔

اس واقعہ کے بعد حضرت صالح علیہ السلام ملک شام کی طرف چلے گئے اور فلسطین میں مقیم ہو گئے۔ پھر مکہ واپس آئے اور یہیں انتقال فرمایا۔ تیس سال تک وعظ و پند کرتے رہے، پچاسی سال کی عمر پائی۔ بدھ کے دن اُونٹنی ماری گئی اور اتوار کے دن قوم ثمود ہلاک ہو گئی۔

اونٹنی کے قتل کے اسباب بھی مختلف بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مؤرخین یہ تحریر کرتے ہیں کہ قدار بن سالف ایک دن کسی مجلس میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اتفاق سے وہ اونٹنی کے پینے کا دن تھا ان لوگوں کو مجبوری سے خالی شراب پینا پڑی اسی وجہ سے جھلا کر آپس میں مشورہ کر کے اونٹنی کے قتل پر تیار ہو گئے اور بعض ارباب تاریخ نے یہ بیان کیا ہے کہ قوم ثمود میں دو عورتیں ایک قطام دوسری قبال نامی تھی قطام پر قدار عاشق تھا اور قبال پر مصدع عاشق ہو گیا۔ لیکن قطام اور قبال دونوں کو اپنے اپنے عاشقوں سے کچھ دلچسپی نہیں تھی۔ قدار اور مصدع نے اپنی اپنی معشوقہ سے ملنے کی تمنا ئیں کیں چونکہ ان دونوں کو ملنا نہیں تھا اس لیئے ناممکن سمجھ کر یہ کہہ دیا کہ اگر تم دونوں کو ہم سے ملنا منظور ہے تو اونٹنی کو قتل کر دو۔ قدار اور مصدع یہ سنتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی قوم کی ہلاکت کا باعث بن گئے۔

چونکہ یہ لوگ بھی اپنے معاصرین کی طرح طویل القامت (لمبے قد) اور بڑی عمر والے تھے۔ پہاڑوں ❶ میں بڑے بڑے عالیشان مکانات بنا کر رہا کرتے تھے۔ اٹھارہ مربع میل میں یہ قوم آباد تھی۔ دولت، ثروت، قوت، حکمت سب کچھ تھا۔ لیکن پانی کی ایسی کمی تھی کہ وادی القریٰ میں سوائے ایک چشمہ کے اور دوسرا کوئی چشمہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اس قوم میں جس نے خود ''بادشاہ'' کے لقب سے مشہور کیا وہ عابر بن ارم ابن ثمود تھا۔ اس نے اپنی قوم میں دو صدیوں تک مسلسل حکومت کی۔ اس کے بعد جندعہ ابن عمرو ابن دبیل ابن ارم بن ثمود بادشاہ بنا اور تین سو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اسی کے عہد حکومت میں حضرت صالح ابن عبیل ابن 'سف ابن شالخ ابن عبیل ابن کاثر ابن ثمود ❷ مبعوث ہوئے تھے۔

شاہان قوم ثمود:...... قوم ثمود کے مشہور بادشاہوں میں دوبان بن یمنع بھی تھا۔ اس نے اپنی حکومت کو اسکندریہ تک بڑھالیا تھا۔ بلکہ یوں کہنا شاید نازیبانہ ہوگا کہ دوبان نے اسکندریہ ہی کو اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ اور موہب بن مر بن رجب اور اس کا بھائی ہوبیل بن مرہ کو ثمودیوں کے اولوالعزم بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ''اصحاب الرس'' جن کے نبی حنظلہ بن صفوان تھے وہ اسی قوم میں سے ہیں، بالکل غلط اور ناقابل اعتبار ہے کیونکہ ''اصحاب الرس'' حضور کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بنی قانع ابن عابر کے حالات میں بیان کریں گے۔ علیٰ ہذا بعض علماء نسب نے قوم ثقیف کو اسی ثمود کی بقیہ نسلوں میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ یہ قول محض بے اصل ہے۔ حجاج بن یوسف ❸ کے سامنے جب یہ تذکرہ آجاتا تھا تو وہ اس کو جھٹلاتا تھا اور اکثر اوقات عزمن قال '' وثمود فما ابقی '' (النجم:۵۱) (بڑا ہی محترم ہے وہ جس نے کہا ہے کہ ثمود باقی نہیں رہے۔ اور نہ کسی عرب عاربہ کے حالات سے واقف ہیں۔ بظاہر اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ توریت میں انہی لوگوں کا تذکرہ ہے جو کہ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان جو موسیٰ علیہ السلام کے نسب میں واقع ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت آدم علیہ السلام کے نسب میں موجود نہیں۔

بنی جدیس ❹ کا تعارف:...... جدیس کے بارے میں جس طرح ابن کلبی کی روایت اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ یہ ارم ابن سام کا بیٹا تھا اور یمامہ میں رہتا تھا اور ثمود ابن کاثر کے بھائیوں میں شمار کیا جاتا ہے اسی طرح طسم کے بارے میں اس کا بینا بتارہا ہے کہ یہ لاوذ ابن سام کی اولاد میں سے تھا اور بحرین میں سکونت پزیر تھا لیکن طبری کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں (جدیس اور طسم) لاوذ ابن سام کی نسل میں سے ہیں اور یہ دونوں یمامہ میں رہتے تھے۔ طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بن بسند صحیح ابن اسحاق اور نیز علمائے عرب کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونوں یمامہ میں رہتے تھے۔ طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بسند صحیح ابن اسحاق اور نیز علمائے عرب کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونوں یمامہ میں رہتے تھے یمامہ بہت سرسبز و شاداب شہروں میں شمار کیا جاتا تھا۔

بنی طسم کا قتل عام:...... بنی طسم میں ایک بادشاہ عشوم نامی تھا اور اسی کو عملوق بھی کہتے تھے وہ بنی جدیس کو بہت ذلیل سمجھتا تھا۔ پھوٹی آنکھوں بھی عزت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا۔ اس کے ظلم اور تشدد کی کوئی انتہا نہ تھی اس نے ان کو اتنا زیادہ ذلیل و خوار کر رکھا تھا بنی جدیس کی کوئی کنواری عورت اپنے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی تھی جب تک عملوق اس سے خلوت نہیں کر لیتا تھا ❺ ایک مدت تک یہی دستور جاری رہا کچھ عرصہ بعد عفیرہ

---

❶...... مروج الذہب میں مسعودی نے لکھا ہے کہ ان کی بوسیدہ ہڈیاں اور آثار شام سے آنے والے راستوں میں اب بھی باقی ہیں۔ یورپی مستشرقین میں قوم ثمود کی اصل کے بارے میں اختلاف ہوا ہے دیکھیں قصص الانبیاء مصنف عبدالوہاب نجار ص ۷۹۔

❷...... ثعلبی نے اپنی کتاب عرائز المجالس صفحہ ۵۸ پر۔ صالح علیہ السلام کا نسب اس طرح تحریر کیا ہے۔ صالح علیہ السلام ابن عبید بن آسف بن ماسح بن حاثر بن ثمود اور قصص الانبیاء صفحہ ۷۸ میں عبدالوہاب نجار نے نسب اس طرح تحریر کیا ہے۔ صالح علیہ السلام ابن عبید بن آسف بن ماشخ بن عبید بن حاذر بن ثمود۔

❸...... حجاج بن یوسف کا تذکرہ اس لیے آگیا ہے کہ وہ خود بھی قوم ثقیف سے تعلق رکھتا تھا۔ (مصحح)

❹...... مروج الذہب (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۷۳) پر لکھا ہے جدیس اور طسم لاوذ بن ارم کے بیٹے تھے جبکہ کامل بن اثیر (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۲۹) پر طسم بن لوذ بن ازہر بن سام بن نوح تحریر ہے اور ابن حزم کی جمہرۃ انساب العرب صفحہ ۴۶۲ پر طسم بن لائعس بن ارم تحریر ہے۔

❺...... یعنی اس کے ساتھ زنانہ کر لیتا تھا۔

بنت غفار بن جدلیس ❶ کی شادی ہوئی عملوق نے اپنے دستور ❷ کے مطابق عمل درآمد کیا۔

اس کا بھائی اسود بن غفار ❸ اس بات سے بہت جھلایا اور جیس کے سرداروں کو ایک خاص مجلس میں جمع کر کے کہنے لگا تم لوگوں کو کچھ شرف نہیں آتی کہ اتنی ذلت ورسوائی کتے بھی پسند نہیں کریں گے، تم میرا کہنا مانو آؤ میں تمہیں اس ذلت سے نکال کر عزت کے خوشنما باغ کی سیر کراؤں حاضرین نے کہا اس کی کیا صورت ہوگی۔ اسود نے کہا کہ شاہ عملوق کی اس کی قوم سمیت دعوت کرو اور جب وہ لوگ کھانے میں مصروف ہوں تو ان کو نیست ونابود کردو۔ چنانچہ سب نے اس بات پر اتفاق کرلیا اور جب عملوق اپنی قوم کے ساتھ کھانے میں مصروف ہو گیا تو اسود نے حملہ کر کے عملوق کو قتل کر دیا اور باقی دوسروں کو بنی جدلیس کے سرداروں نے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

رباح بن مرہ کا بنی جدلیس پر حملہ:...... بنی طسم میں سے صرف رباح بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح اس واقع سے بچ کر حسان بن تبع کے پاس پہنچ گیا اس نے انتہائی خوشی کے ساتھ استقبال کیا اور اس کی مدد کی غرض سے فوج کو لے کر یمامہ کی طرف روانہ ہوا راستے میں رباح بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن یمامہ نامی بنی جدلیس میں بیاہی ہے اس سے زیادہ دور تک دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا وہ تین مرحلہ دور سے بھی سوار کو دیکھ لیتی ہے مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں تم لوگوں کو وہ دیکھ نہ لے اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہر شخص ایک درخت کاٹ کر اپنے اپنے ہاتھوں میں لے کر یمامہ کی طرف چل دیئے، لیکن اس کے باوجود یمامہ نے دیکھ لیا اور بنی جدلیس سے کہنے لگی دیکھو تمہاری طرف حمیری آرہے ہیں، میں دیکھ رہی ہوں کہ بہت سے آدمی اپنے اپنے ہاتھوں میں درخت لئے ہوئے اس درخت کے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

بنی جدلیس کی تباہی:...... بنی جدلیس نے اس بات کو خلاف عقل سمجھ کر نہ تو اپنی حفاظت کا کچھ انتظام کیا اور نہ ہی مقابلے کی کوئی تیاری کی۔ اس کے دوسرے دن صبح کو حسان ابن تبع اپنے لشکر کے ساتھ بنی جدلیس کے سر پر پہنچ گیا اور بہت سخت خون ریزی کے بعد ان کو نیست نابود کر دیا اور ان کے قلعوں اور مکانات کو بھی ویران کر دیا، بنی جدلیس سے اکیلا اسود بن غفار طے کے پہاڑوں کی طرف بھاگ کر چلا گیا لڑائی کے ختم ہونے کے بعد ''تبع'' نے یمامہ کو بلوا کر اس کی آنکھیں نکلوا دیں ❹ اس شہر کا نام پہلے ''جو'' تھا اس واقعہ کے بعد یمامہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ طبری نے دوسرے مؤرخین سے روایت کیا ہے کہ جس تبع نے بنی جدلیس سے مقابلہ کیا تھا وہ حسان کا باپ یعنی تبان اسعد ابو کرب بن ملکی کرب تھا ہم اس کے حالات یمن کے حاکموں کے سلسلہ میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور بعضوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حسان بن تبع نے بنی حمیر کے ساتھ یمامہ روانہ ہوا تو اس نے مقدمۃ الجیش کا افسر عبد کلال بن منوب بن حجر بن ذی رعین کو مقرر کیا تھا۔ رباح ابن مرح نے اپنی بہن کا قصہ اسی عبد کلال سے بیان کیا تھا اور اس کی بہن کا اصلی نام زرقا تھا، اسی کو عنزہ اور یمامہ بھی کہا کرتے تھے۔

---

❶...... ابن اثیر کی الکامل میں غفاری کی بجائے عبا د تحریر ہے۔

❷...... ابن اثیر کی الکامل (جلد نمبر ا صفحہ ۲۳۰) پر لکھا ہے کہ جب عفیر و بنت غفار کی شادی ہوئی تو عملوق نے اس کو اپنے پاس بلوایا اور اس کو بے آبرو کر کے چھوڑ دیا چنانچہ وہ خون آلودہ حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئی اس کے کپڑے آگے پیچھے سے پھٹے ہوئے تھے اور حالت انتہائی خراب تھی اور وہ یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

لا احد اذل من جدلیس اھکذا یفعل بالعروس

یرضی ھذا یا قوم بعل حر اھدی وقد اعطی وسیق المھر

ترجمہ: قبیلہ جدلیس سے زیادہ حقیر اور ذلیل کوئی نہیں ہے، بھلا دلہنوں کے ساتھ اس طرح بھی کوئی کرتا ہے؟

❸...... عفیر ہ بنت غفار کا بھائی اسود بن غفار قوم کا سردار تھا اس کی بات مانی جاتی تھی۔ دیکھیں (ابن اثیر جلد نمبر ا صفحہ ۲۳۱)۔

❹...... (صفحہ نمبر ۵۷) ☆ دیکھیں معجم البلدان۔ اس واقعہ کا ذکر حیات الحیوان میں بھی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ یمامہ کی آنکھیں نکلوا کر دیکھا گیا تو اس میں ''اثمد'' نامی سرمہ بھرا ہوا تھا یعنی یمامہ اثمد نامی سرمہ کثرت سے استعمال کرتی تھی۔ (مصحح جدید)۔

حضرت صالح اور قوم ثمود کا شجرۂ نسب
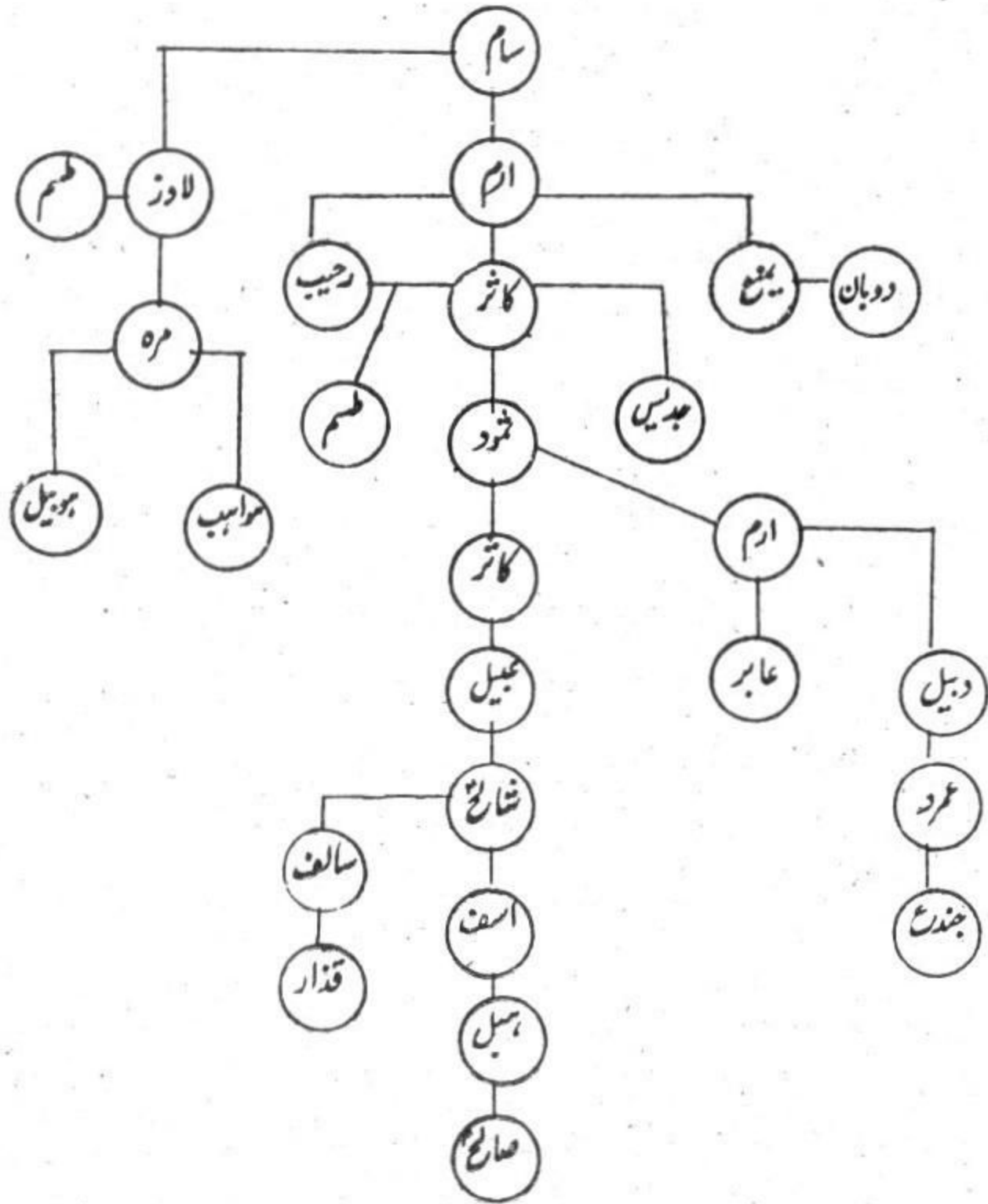
عمالقہ کے حالات وواقعات

عمالقہ کا نسب:...... عمالقہ عملیق بن لاوذ کی اولاد میں سے ہیں۔ بلند قامتی اور جسامت میں ان لوگوں کا مثالوں میں ذکر کیا جاتا ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ عمالقہ کا باپ ہے، اس کے قبائل مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مشرق وعمان و بحرین وحجاز کے رہنے والے اور مصر میں فراعنہ و شام میں جبابرہ جن کو کنعانین کہتے ہیں، انہی میں سے ہیں، بحرین وعمان اور مدینہ میں جو لوگ اس قوم کے رہتے ہیں ان کے جدامجد کو جاسم کہتے تھے ، بنی جاسم میں سے مدینے میں بنی لف ، بنی سعد بن ہزال، بنی طہ، بنی ارزق اور نجد میں انہی میں سے بدیل، راحل، غفار۔ اور حجاز میں بنی ارقم اسی قوم میں سے شمار کئے جاتے ہیں، یہ نجد میں رہتے تھے، اور ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا، اور طائف میں بنی عبد ضخم ابن عاد اا اولیٰ رہتا تھا۔

بنی اسرائیل کی فتوحات:...... علامہ ابن سعید کہتے ہیں میں نے دار الخلافہ بغداد کے کتب خانہ میں تاریخ کی کتابیں دیکھیں جن سے یہ بات

معلوم ہوتی ہے کہ عمالقہ کا مقام تہامہ (ارض حجاز) میں قیام رہا۔ اس وقت سے جبکہ یہ بنی حام کے ہاتھوں تنگ آ کر بابل سے یہاں آ گئے تھے، یہاں تک کہ اسماعیل علیہ السلام سرزمین حجاز میں تشریف لائے اور اس قوم کے وہ لوگ جن کی قسمت میں دولت ایمان تھی حضرت اسماعیل علیہ السلام پر ایمان لائے اور حکومت و دولت کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ یہاں تک کہ سمیدع بن لاوذ بن عملیق بادشاہ بنا اور اسی کے زمانے میں قبیلہ جرہم نے جو کہ قحطان کے قبیلے سے تھے عمالقہ کو حرم سے نکال دیا۔ ان لوگوں میں سے بنی عبیل بن مہایل بن حوص بن عملیق مدینے میں جا کر بس گئے اور سرزمین ایلہ میں ابن ہوم بن عملیق قیام پذیر ہوئے اور یہاں کی حکومت اسی کی اولاد میں رہی۔ یہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو "سمیدع" کہتے تھے، آخری سمیدع ابن ہومر تھا، جسے حضرت یوشع علیہ السلام نے قتل کیا تھا، جبکہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ممالک شام پر حملہ کیا تھا۔ عمالقہ پر حضرت یوشع علیہ السلام غالب آ گئے اور اریحا❶ پر قبضہ کر لیا جو کہ بیت المقدس کے قریب ہے اس کے بعد بنی اسرائیل نے ممالک حجاز پر حملہ کر کے اسے بھی عمالقہ سے چھین لیا۔ یثرب اور اس کے نواح وغیرہ کے علاقوں اور خیبر وغیرہ پر قبضہ کر لیا، بنو قریظہ و بنی نضیر و بنی قینقاع کے اور حجاز کے یہودی انہی لوگوں میں سے ہیں۔

عمالقہ کا مصر پر قبضہ: ...... اس کے بعد ان کی حکومت دولت روم میں بنی اور اذینہ ابن السمیدع شام کے علاقوں اور جزیرہ کا حکمران تھا۔ اس کے بعد حسان ابن اذینہ اور حسان ابن اذینہ کے بعد زباء اور عمرو ابن ابن طرف یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ عمرو ابن طرف اور جذیمۃ الابرش کی بہت عرصے تک جنگ ہوتی رہی آخر کار جذیمۃ الابرش کامیاب ہوا اور عمرو ابن طرف کو گرفتار کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا، انہی عمالقہ میں سے جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں عمالقہ مصر بھی ہیں، مصر پر عمالقہ اس وقت قابض ہوئے جبکہ کسی قبطی بادشاہ نے عمالقہ کے کسی بادشاہ سے (جو کہ ان دونوں شام میں رہتا تھا اور اس کا نام ولید بن دومع تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ثوران ابن اراشہ بن فاوان بن عمرو بن عملق تھا) کسی کام میں مدد کی درخواست کی اور وہ مدد کے لئے مصر آ کر مقیم ہو گیا اور قبط کو مصر سے نکال دیا۔

عمالقہ کا زوال: ...... جرجانی کہتا تھا کہ عمالقہ اسی وقت سے مصر کے مالک بنے، بیان کیا جاتا ہے کہ انہی میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرعون بنا ان ابن اشل ابن عبید ابن عوج ابن عملیق اور حضرت یوسف علیہ السلام کا فرعون ریان ابن ولید ابن ثوران اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ولید ابن مصعب بن ابی اہوان بن ہوان بھی تھے بعض کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن سلواس ابن فاران تھا اور عمالقہ میں سے جو کہ ریان ابن ولید کے بعد تخت نشین ہوا وہ طاشم ابن معدان تھا۔ (جرجانی کا کلام ختم ہوا)

اور اہل اثر ولید بن مصعب کے بارے میں جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون مصر تھا یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نجار تھا، خاندان سلطنت میں سے نہ تھا، رفتہ رفتہ فرعون مصر کے جان نثار دستے کا سردار بن گیا، اس کے بعد خوبی قسمت یا انقلاب زمانہ سے خاندان سلطنت پر غالب آ گیا اور اسی نے خاندان عمالقہ کا خاتمہ کر دیا لیکن جب اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا اور دریائے نیل میں ڈوب گیا تو ملک پھر سے قبطیوں کے قبضے میں آ گیا اور اہل ملک نے خاندان سلطنت سے دلوکہ کو حاکم مقرر کیا جیسا کہ ہم آئندہ قبط کے حالات میں بیان کریں گے۔

عمالقہ شام: ...... لیکن بنی اسرائیل، عمالقہ حجاز سے واقف نہیں ہیں، البتہ عمالقہ شام کے بارے میں ان کا یہ بیان ہے کہ عملاق ابن الیفا ابن عیصو (یا عیصاب یا عیص) حضرت اسحاق ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور فراعنہ مصر بھی انہی میں سے ہیں اور جن کنعانیوں کا طبری نے عمالقہ میں ذکر کیا ہے وہ اسرائیل کے نزدیک کنعان ابن حکام کی اولاد میں سے تھے اور حضرت یوشع بن نون کے زمانے میں ان کے ہاتھ سے حکومت چھین لی تھی، ان واقعات سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ زناتہ مغرب بھی انہی عمالقہ میں سے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

آل امیم کا تعارف: ...... امیم وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے پتھروں کے ٹکڑوں سے مکان بنوایا تھا اور اس کی چھت لکڑیوں سے تیار کروائی

---

❶ ...... الف کے زبر۔ راء کی زیر پھر یا ہے پھر حاء بغیر نقطے کے اور بعض حضرات نے نقطے کے ساتھ بھی روایت کیا ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے یہ شام کے ساتھ سرزمین اردن کا زیریں علاقہ تھا اور جباروں کا مسکن تھا، اس کے اور بیت المقدس کے درمیان گھڑسوار کے لئے ایک دن کا فاصلہ ہے جو کہ انتہائی دشوار گزار پہاڑوں کے درمیان سے گزرتا ہے اس کا نام اریحا، اریحا بن مالک بن ارفخشذ بن سام بن نوحؑ کے نام پر رکھا گیا۔ (معجم البلدان)

تھی، یہ عملاق بن لاوذ کا نسبی بھائی ہے اور فارس میں رہتا تھا، اسی وجہ سے فارس کے بعد علماء نسب یہ سمجھتے تھے کہ اہل فارس امیم کی اولاد ہیں اور کیو مرث جو منتہائے سلسلہ نسب ہے وہ امیم ابن لاوذ کا بیٹا ہے مگر یہ قول بالکل نا قابل اعتبار اور غیر صحیح ہے اور انہی کی نسل سے دیار ابن امیم بھی تھا جس نے یمامہ اور شحر کے درمیانی علاقہ میں قیام کیا اس کی نسل کو بادصرصر نے ہلاک کر دیا تھا، واللہ اعلم۔

شجرۂ نسب قوم عمالقہ

حضرت شعیب علیہ السلام ❶:......حضرت شعیب علیہ السلام سب کے اعتبار سے عرب بائدہ بنی ارفخشد سے تعلق رکھتے ہیں ان کے مشہور قبائل جرہم، حضور، حضر موت اور سلف تھے۔ حضور دیار رس میں رہتے اور اہل کفر اور بت پرست تھے، ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام بن ذی مہرع کی طرف مبعوث ہوئے، مگران لوگوں نے اپنی شامت اعمال سے جھٹلایا، ان پر ایمان نہ لائے، انجام یہ ہوا کہ دوسرے گروہوں کی طرح یہ بھی ہلاک ہو گئے۔

❶......(مترجم) حضرت شعیب کا نام تیرون تھا ضیعون بن عنقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم کے صاحبزادے تھے۔ بعض مؤرخین نے حضرت شعیب علیہ السلام کے والد کا نام میکیل لکھا ہے جو کہ مدین بن ابراہیم کی اولاد میں سے تھا اور بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان لوگوں میں سے کسی کی اولاد میں سے ہیں۔ جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے، اور ان کے ساتھ سرزمین شام کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ علامہ ابن اثیر تاریخ کامل میں تحریر کرتے ہیں کہ شعیب علیہ السلام کی والدہ لوط بن ہاران بن تارح کی بیٹی تھیں، اس روایت کے اعتبار سے حضرت شعیب علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے آگے چل کر ایک مقام پر صراحۃً حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں دھوا بن نویل بن رعویل بن عیا بن مدین (وہ یوبی حضرت شعیب علیہ السلام نویل بن رعویل بن عیا بن مدین کے صاحبزادے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جرہم کی ولایت حجاز:...... جرہم یمن میں رہتا تھا۔ اس کی زبان عربی تھی۔ یعرب ابن قحطان کا جس وقت دردورہ ہوا اس وقت جرہم تو حجاز کا گورنر مقرر کیا گیا اور عاد بن قحطان شہر وغیرہ کا حاکم بنا اور عمان کی ولایت یقطن بن قحطان کے سپرد کی گئی۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ پہلے بنی جرہم اور ان کے بعد قطور بن کر بن عملاق کی اولاد قحط کی وجہ سے یمن سے مکہ یکے بعد دیگرآ گئے تھے اور یہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام مکہ آئے اور انہیں نبوت مرحمت فرمائی گئی۔ چنانچہ بنی جرہم آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ کے بعد وہ بیت اللہ کے متولی رہے۔ یہاں تک کہ ان پر بنی خزاعہ غالب آ گئے اس کے بعد بنی جرہم مکہ سے نکل کر یمن آ گئے اور یہیں ان کا خاتمہ ہوا۔

عمر والاشنب اور اس کے بعد کے حکمران:...... حضر موت والے زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے عرب عاربہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ عرب بائدہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی نسلیں آئندہ گروہ میں پائی جاتی ہین اس گروہ میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی بنیاد ڈالی جس کا ذکر آج تک صفحہ تاریخ میں موجود ہے وہ عمر والاشنب بن ربیعہ بن یرام بن حضر موت تھا۔ اس نے کافی عرصے تک حکومت کی اور اپنے مقبوضہ ممالک کی حدود بڑھائیں۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نمر الازج تخت حکومت پر بیٹھا، عمالقہ سے ایک زمانہ دراز تک لڑتا رہا، وہ سو سال تک بادشہ رہا۔ اس کے بعد

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے)...... تھے تحریر کیا ہے۔

خطیب الانبیاء:...... حضرت شعیب علیہ السلام نہایت حاضر جواب لطیفہ گو اور حق باتوں کو کہنے میں بالکل بے جھجک انسان تھے کسی کو آپ کے علاوہ نابینائی کے باوجود نبوت نہیں دی گئی، چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان کی قوم کا یہ فقرہ" وانا لنرك فينا ضعيفا (ہود ۹۱) (ہم بے شک تجھ کو اپنے میں ضعیف یعنی بے بصر دیکھتے ہیں) حکایۃً کلام پاک میں ذکر کیا گیا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شعیبؑ کا ذکر کرتے وقت ان کے بلیغ وفصیح ہونے کی وجہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے ذالك خطيب الانبياء (یعنی یہ نبیوں کے خطیب ہیں) تاریخ کتب کی ورق گردانی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضر شعیبؑ اہل مدین اور اصحاب ایکہ اور اہل رس کی طرف مبعوث ہوئے تھے، پہلے دو یعنی اہل مدین اور اصحاب ایکہ کا ذکر کلام مجید میں صراحت کے ساتھ آ گیا ہے کہ آپ ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

اصحاب الرس:...... اصحاب الرس ان کا ذکر قرآن مجید میں تو ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ ہاں تاریخی کتابوں کو دیکھنے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے تھے، چنانچہ خود علامہ ابن خلدون نے اپنی معتبر تاریخ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ وبعث اليهم نبى منهم اسمه شعيب (اور بھیجا ان کی طرف یعنی اہل رس کی طرف ایک نبی جن کا نام شعیب علیہ السلام تھا اور وہ انہی میں سے تھے)۔

اہل مدین اور اصحاب ایکہ کی خرابی:...... اہل مدین اور اصحاب ایکہ بددیانتی کی طرف زیادہ مائل تھے، وہ دو ترازو اور دو قسم کے باٹ رکھتے تھے، لینے کے وقت زیادہ لیتے اور دیتے وقت کم دیتے تھے، اس کے علاوہ بت پرستی بھی کرتے تھے، راستوں پر بیٹھے رہتے تھے، لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آنے جانے سے روکتے تھے اور جو لوگ ایمان لے آتے انہیں تنگ کرتے تھے جب ان لوگوں کی شرارت کے باوجود حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آئے اور یہ دھمکی دی لنخرجنك يشعيب والذين امنو معك من قريتنا او لتعدن فى ملتنا (الاعراف ۸۸) بے شک ہم تم کو اے شعیب ان لوگوں سمیت جو کہ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہوئے ہیں، اپنے گاؤں سے نکال دیں گے، یا تو تم ہمارے مذہب میں دوبارہ لوٹ آؤ)۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو دھمکیاں:...... مگر حضرت شعیب علیہ السلام ان کی اس دھمکی کا کچھ خیال نہ کر کے برابر وعظ ونصیحت کرتے رہے، چنانچہ مجبور ہو کر ان لوگوں نے یہ کہنا اور اس طرح ڈرانا شروع کر دیا ولولا رحطك لرجمناك (ہود ۹۱) (اگر تمہارے اعزہ واقارب زیادہ نہ ہوتے تو تجھ کو ہم سنگسار کر دیتے) وما علينا بعزيز (اور تو ہم پر غالب نہیں یا تو ہم سے بزرگ نہیں) اس بحث وتکرار اور بت پرستی وکفر کا انجام یہ نکلا کہ اللہ جل شانہ نے اس قوم پر عذاب یوم الذلۃ نازل فرمایا جس سے حضرت شعیبؑ اور ان لوگوں کے علاوہ جو آپ پر ایمان لائے تھے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکا۔

آگ کا عذاب:...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ آیۃ کریمہ فاخذ هم عذاب يوم الظلة کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے گرمی اور تمازت اتنی زیادہ بڑھا دی کہ سب کہ سب اپنے اپنے گھروں میں سے گھبرا کر باہر نکل آئے چنانچہ دو ڈھائی میل کے فاصلے پر ایک بادل دکھائی دیا۔ دو چار آدمی دوڑ کر اس کی طرف گئے، جب اس بادل کی وجہ سے آفتاب کی تمازت سے ان کی نجات ملی اور خنکی محسوس ہونے لگی تو ان لوگوں نے اپنی قوم کو بھی بلا لیا اور ساری قوم اس بادل کے نیچے آ کر جمع ہو گئی تو اللہ جل شانہ نے اس بادل سے ان پر آگ برسا دی، جس سے سب کے سب وہیں جل کر خاک ہو گئے اور اہل مدین (جو کہ مدین بن ابراہیمؑ کی اولاد میں سے تھے) ان پر بت پرستی اور بددیانتی کی وجہ سے اللہ جل شانہ نے رجفہ (زلزلہ) کا عذاب نازل کیا تھا۔ جس سے عام مؤمنین اور حضرت شعیب علیہ السلام کے علاوہ سب کے سب ہلاک ہو گئے اور اہل رس بت پرستی کرتے تھے۔ کفر والحاد میں ڈوبے ہوئے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے کافی عرصے تک انہیں سمجھایا، آنے والے عذاب سے ڈرایا، لیکن چونکہ ان کی قسمت میں ہلاکت لکھی تھی اس لیئے حضرت شعیب علیہ السلام کے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان کو بھی اس طرح ہلاک وتباہ کر دیا جس طرح سے پہلا گروہ برباد کر دیا گیا تھا۔

بادشاہ بنا اور ایک سوتیس سال تک حکمران رہا۔ چونکہ اس کی زندگی ہی اس کے بھائیوں اور بیٹوں کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے اس کے بعد مرثد ذو مردان بن کریب بادشاہ بنا اور ایک سو چالیس سال تک حکومت کرتا رہا۔ یہ پہلے مقام مآراب میں رہتا تھا پھر حضرموت آ گیا تھا۔ اس کے بعد علقمہ ذوقیان بن مرثد ذی مردان تیس سال تک اور ذوعیل بن ذی قیعان دس سال تک یکے بعد دیگر حکومت کرتے رہے۔

ذوعیل بن ذوعیل حاکم حضرت موت:...... ذوعیل بن ذوقیعان حضرموت چھوڑ کر ضعاء چلا گیا تھا۔ وہاں سے اس نے فغفور چین پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ذوعیل بن ذوعبل حضرموت کا حکمران بنا۔ یمن کے حکمران بنا۔ یمن کے حکمران میں سے یہ پہلا شخص ہے جو رومیوں سے لڑا۔ اسی نے یمن میں ریشم اور دیبا رائج کیا تھا۔ اس کے بعد بدعات بن ذوعیل نے چار سال حکومت کی۔ اس نے کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کی اور نہ اسے کبھی ملک کی توسیع کا خیال پیدا ہوا۔

حماد بن بدعیل کا فارس پر حملہ:......اس کے بعد بدعیل بن بدعات تخت پر بیٹھا۔ یہ ایک قلعہ بنوا کر اور چند عمارتین نامکمل چھوڑ کر مر گیا۔ حماد بن بدعیل نے اس کے بعد اسی سال تک حکومت کی۔ اس نے فارس پر سابوذ والا کتاف کے عہد حکومت میں حملہ کیا اور اسے ایسا پامال کیا کہ بہت عرصے تک حماد کی زیادتیوں کے آثار فارس کے کھنڈرات میں نمایاں رہے۔ اس کے بعد یشرح ذوالملک وثار بن حزیمہ بن بن منعم اور یشرح بن حذیمہ بن منعم اور نمر بن یشرح اس بعد ساجن ''معروف بہ نمر'' یکے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے حکومت کرتے رہے اور ساجن کے دور حکومت میں حبشہ یمن پر غالب آ گئے تھے۔

بنی جرہم کے متعلق روایت:...... جرہم کے بارے مین علامہ ابن سعید کی روایت یہ گواہی دے رہی ہے کہ جرہم کا ایک گروہ قوم عاد کے زمانہ میں گزرا ہے جسے علماء نسب عرب عاربہ میں شمار کرتے ہیں اور یہ جرم جو یمن میں رہتا اور قحطان ابن عابر کا بیٹا تھا۔ اسے یعرب بن قحطان نے اپنے زمانہ حکومت میں حجاز کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد یالیل اس کا بیٹا، اس کے بعد عبد المدان بن جرہم اور نفیلہ بن عبد المدان اور عبد المسیح ابن نفیلہ اور مضاضا بن عبد المسیح اور حرث یکے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے حجاز کے حاکم بنتے رہے۔ ان لوگوں کے بعد جرہم بن عبد یالیل، اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو ابن الحرث، اس کے بعد بشیر ابن الحرث (اسکا بھائی) اور مضاض بن عمرو بن مضاض کے حاکم بنے، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو کہ عرب کے تیسرے گروہ کے جد امجد ہیں، جرہم ثانی میں نشو نما پائی تھی اور انہی کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اسی قبیلہ میں آپ کی شادی ہوئی تھی۔

آل سبا کا تعارف:...... اولاد سبا گزشتہ قبائل کی طرح فنا نہیں ہوئی اور ان کی یادگار نسلیں اب بھی پائی جاتی ہیں۔ اور وہی دوسرے طبقہ کی بولتی چالتی تصویریں ہیں۔ کسی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کے بارے میں دریافت کیا تھا کہ وہ مرد تھا کہ عورت یا کسی زمین کے ٹکڑے کا نام تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سبا ایک شخص تھا۔ جس کے دس بیٹے تھے ان میں سے چھ یعنی (۱) مذحج (۲) کندہ (۳) ازد (۴) اشعر (۵) (انمار) (۶) حمیر یمن میں سکونت پذیر رہے اور چار (۱) لخم (۲) جذام (۳) عاملہ (۴) غسان شام میں مقیم ہوئے۔

تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

قحطان اور عربی زبان:...... اس سے پہلے ہم تحریر کر چکے ہیں کہ قحطان سے پہلے زمانہ نوح تک اس گروہ کے آباؤ اجداد عربی لغت سے واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ جیسا کہ خود قحطان نے جو عرب کے دوسرے طبقہ کا جدامجد ہے۔ پچھلے گروہ سے عربی سیکھی اور رفتہ رفتہ وہی عربی لگت اس کی آئندہ نسلوں کی مادری زبان کے قائم مقام مانی گئی۔ اسی طرح اس کا بھائی فالغ ابن عابر اور اس کہ اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور تک عجمی زبان بولتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا زمانہ آیا نے۔ جو عرب کے تیسرے طبقہ کے جد اکبر قرار دیئے جاتے ہیں اور انہوں نے جرہم سے عربی زبان کی تعلیم پائی اور وہی بنی اسماعیل کی مادری زبان سمجھی گئی۔ اقتضائے مقام اور مناسبت کلام کے خیال سے عرب کے اس تیسرے طبقہ کا بھی نسب اسی مقام پر بیان کیے دیتے ہیں۔ تا کہ پچھلے اور اگلے گروہوں میں ایک انتظامی سلسلہ ہو جائے اور انساب عالم کا پورا پورا احاطہ ہو جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب:...... ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے آباؤ اجداد عجمی تھے اور عجمی زبان بولتے تھے۔ چونکہ دنیا میں آپ کا نسب مکمل طریقے سے محفوظ رہا اور بعض مؤرخین کے خیال کے مطابق بنی آدم کی آئندہ نسلیں آپ کی اولاد و نسل میں سے شمار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے اسلاف عرب کے اس طبقہ کے ہم عصر بھی تھے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا نسب اور ان کی اولاد کے حالات کتاب کی شرط ملحوظ رکھتے ہوئے تحریر کیے جائیں۔ لہٰذا ہم سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسبی سلسلہ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ضروری امور کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخبار و حالات لکھیں گے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نسب:...... اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور یہ آزر کے (جسے تارح یا تارخ)❶ کہتے ہیں اور آزر ایک بت کا نام تھا جس کے نام سے یہ ملقب ہوئے۔ ابن ناحور بن ساروخ (یا شورخ یا ساروغ یا اشرغ) بن ارگو ابن فالغ (یا فالخ) بن عامر (یا عنبر) بن شالخ (یا شلیخ) بن ارفخشذ ❷ بن سام بن نوح علیہ السلام کے صاحبزارے ہیں۔ علامہ ابو محمد کا یہ بیان ہے کہ میں نے یہ نسب توریت میں دیکھا ہے۔ ہو بہو ایسا ہی پایا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ بجائے ساروخ (اشرغ) کے شاروغ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ طبری لکھتا ہے کہ شالخ اور ارفخشذ کے درمیان ایک پشت اور گذاری ہے جس کا نام قینن تھا۔ توریت میں اس کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ یہ جادوگر تھا۔ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ابن حزم کہتا ہے کہ فالغ اور عابر کے درمیان بھی ایک نام چھوٹ گیا ہے۔ جو ملک صیدق کے نام سے مشہور تھا۔ اور وہ عابر کا بیٹا اور فالگ کا والد تھا۔ (واللہ اعلم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے متعلق دلچسپ روایت:...... توریت میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام ترپن سال کے تھے۔ کیونکہ ارفخشذ سام کی صلب سے طوفان کے دو سال بعد پیدا ہوئے اور جب ارفخشذ کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو شالخ پیدا ہوا۔ شالخ کی عمر تیس سال کی تھی کہ عابر پیدا ہوا اور پینتالیسویں سال کی عمر میں عابر سے فالغ اور فالگ کی عمر تیس سال کی تھی جب ارغو اور گو میں تارح پیدا ہوا اور جس وقت تارح کی عمر پچھتر سال کی ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس حساب سے طوفان کے زمانے سے ولایت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو ستانوے سال بنتے ہیں۔ اور نوح علیہ السلام طوفان ❸ کے بعد تین سو پچاس سال تک زندہ رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام بنی آدم کے جوان کے بعد پیدا ہوئے ہیں جد اعلیٰ ہیں اس اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح و آدم علیہم السلام کے بعد تیسرے جد اعلیٰ قرار پائے۔

شہر بابل کی تعمیر:...... علامہ ابن سعید نے کتاب البدر سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے حام ابن نوح کی اولاد میں سب سے پہلے بادشاہت کی اور حکومت و سلطنت کی بنیاد ڈالی وہ کنعان بن کوش ابن حام بن نوح تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ کنعان کس وجہ سے کس زمانہ میں اپنی جائے ولادت شام سے زمین کے اس حصہ کی طرف آ گیا تھا۔ جس کو اب سرزمین ''بابل'' کہتے ہیں۔ اور پھر ایک شہر اٹھارہ کوس مربع میں بابل کے نام سے آباد کیا۔ اس کے بعد نمرود نامی اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ یہ بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ بنا۔ اس نے اکثر معمورات عالم پر قبضہ کر لیا۔ اس کی عمر دوسروں سے زیادہ ہوئی۔ بنی حام حضرت سے یہ پہلا شخص ہے کہ جس نے دین صابیہ اختیار کر لیا تھا، اسی کی دیکھا دیکھی تھوڑے دن بعد اولاد سام بھی اس مذہب کی طرف مائل ہو گئی تھی۔

عابر بن شالخ اور نمرود کی جنگ:...... سام ابن نوح علیہ السلام دجلہ کے مشرقی جانب مقیم ہو گیا، یہ اپنے والد کا جانشین اور وصی تھا۔ اس کے بعد ارفخشذ ابن سام اس کی املاک کا وارث بنا۔ ارفخشذ ''روشن چراغ'' کو کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑا عابد، پرہیزگار اور متقی شخص تھا۔ اس کے بعد شالخ ابن

---

❶ ...... عرائس المجالس صفحہ ۶۲ پر تارخ تحریر ہے۔ ❷ ...... عبدالوہاب نجار کی قصص الانبیاء صفحہ ۹۳ پر ارفکشاذ تحریر ہے۔ ❸ ...... طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مبارک چھ سو سال تھی اور اس کے بعد ساڑھے تین سو سال زندہ رہے۔ اس حساب سے آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ساڑھے نو سو سال ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی بتایا گیا ہے۔ (ولقد ارسلنا نوحا الیٰ قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما فاخذھم الطوفان وھم ظالمون) (سورۃ عنکبوت آیت ۱۴)

ارفخشذ اس کا جانشین بنا۔ اور ایک مدت دراز تک زندہ رہا۔ اس کے بعد عابر ابن شالخ اس کی قائم مقامی پر مقرر ہوا۔ اسی نے کلدانیوں کو لے کر نمرود سے مقابلہ کیا تھا۔ لیکن نمرود اس پر غالب آ گیا۔ اور اسے کوثا سے نکال دیا، عابر ان لوگوں کے ہمراہ جو اس کے ساتھ تھے مجدل کی طرف جو فرات اور دجلہ کے درمیان واقع ہے چلا گیا۔

آل عابر بن شالخ:...... عابر عبرانیوں کا جد امجد ہے اس کی صولت و حکومت مجدل میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد فالگ ابن عابر اس کا وارث اور جانشین بنا۔ یہ وہی ہے جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد پر ملک تقسیم کیا تھا۔ اسی کے زمانے میں نمرود نے بابل میں ایک بڑا محل بنوایا تھا جس کا ذکر قرآن کریم میں آ گیا ہے۔ فو کے بعد اکثر مؤرخین کے خیال میں اس کا بیٹا ملکان جانشین بنا۔ اسی کے زمانہ میں نبطی اور جرامقہ اس خاندان پر گالب آئے اور مجدل میں اپنے رعب و صولت کا سکہ چلایا۔ ملکان اسی حالت میں ایک بیٹا اتیا نامی (اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں) چھوڑ کر انتقال کر گیا۔ باقی رہا ارغو ابن فالغ وہ اس واقعہ کے بعد کلواذا کی طرف چلا گیا اور وہیں اس نے اپنے سچے دین کو خبر سے ناحور اور ناحور سے تارح پیدا ہوا۔ تارح ابن ناحور ہی کو آزر کہتے تھے۔ نمرود جرامقہ کے حکمرانوں میں سے ہے۔ اس کا نام ہاصد تھا۔ اور کوش ابن حام کا بیٹا تھا۔ (ابن سعید کا کلام ختم ہوا جاتا ہے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش:...... تارح جسے آزر بھی کہتے ہیں۔ توریت کے مطابق اس کے تین بیٹے ابراہیم، ناحور، ہاران تھے۔ ہاران اپنے والد کی حیات ہی میں اپنا ایک بیٹا (حضرت لوط علیہ السلام) چھوڑ کر مر گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں۔ مؤرخین حضرت ابراہیم کے مولد (جائے پیدائش) میں اختلاف کرتے ہیں۔ طبری کہتا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اطراف کوثا [1] (سرزمین سود) میں پیدا ہوئے۔ اور عامہ سلف اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نمرود بن کنعان ابن کوش بن سام کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جب کہ کنعان (جمع کاہن) بتلا رہے تھے کہ ایک ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے جو دین شاہی کا مخالف ہوگا اور بتوں کو توڑ ڈالے گا۔ نمرود نے یہ سن کر پیدا ہونے والے لڑکوں کے قتل کا حکم دے دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش:...... آپ کی والدہ نے ایک گڑھے میں جا کر وضع حمل کیا۔ جب آپ بڑے ہوئے اور عنفوان شباب کو پہنچے اور ستاروں کو دیکھا تو ان سے ذات باری کو سمجھا اور نبوت حاصل کی تو آپ اپنے والد کے پاس آئے اور اسے توحید کی طرف بلایا۔ اس نے انکار کر دیا اس کے بعد آپ نے بتوں کو توڑ دیا، اس جرم میں آپ کو نمرود کے سامنے پکڑ کر لایا گیا اور اس کے حکم سے آگ میں ڈالے گئے۔ [2] اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ٹھنڈا کر دیا کہ جس سے ان کو بالکل اذیت نہیں پہنچی جیسا کہ قرآن میں موجود ہے۔ نمرود نے یہ عجیب واقعہ دیکھ کر قربانی کرنے کے لئے کہا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا، جب تک تو ایمان [3] نہ لائے گا نمرود نے کہا کہ مجھ سے یہی ایک کام نہیں ہو سکتا۔

(مترجم)۔ اکثر مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نے اپنی زوجہ سے وضع حمل کے بارے میں معلوم کیا تھا۔ اور انہوں نے بڑی بے پروائی سے کہہ دیا تھا کہ "ہاں میرا بیٹا پیدا ہوا تھا لیکن اسی وقت مر گیا" آزر کو کیونکہ بیوی پر زیادہ اعتماد تھا اس لئے اس واقع کی اس نے زیادہ تفتیش نہیں کی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں معلوم تھا لیکن اس نے نمرود کے خوف اس اس واقع کو چھپایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تک گڑے میں رہے اس وقت تک آپ کی والدہ اکثر آپ کو دیکھنے جایا کرتیں اور دودھ پلا کر آ جایا کرتیں تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے ایک مہینے میں نشو و نما پاتے ہیں۔

تھوڑے دنوں میں آپ جوانی کے قریب پہنچ گئے اور اپنے والد آزر کے ہمراہ شام کے وقت گڑھے سے نکل کر اس ویرانے سے گھر کے

---

[1] ...... دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ثعلبی کی عرائس المجالس صفحہ نمبر ۶۳ پر۔ [2] ...... قرآن کریم میں یہ واقعہ دیکھنے کے لئے دیکھیں سورۃ انبیاء آیت نمبر ۶۱ سے ۷۲۔

[3] ...... یعنی جب تک اپنے سابقہ دین (بت پرستی) چھوڑ کر ایمان نہ لائے گا اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی قربانی قبول نہیں کریں گے۔

لئے روانہ ہوئے، راستے میں جو جانور ملتا تھا اس کا آپ پوچھتے اور آزر کہہ دیا کرتا تھا یہ بکری ہے وہ اونٹ ہے اور یہ گائے ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سن کر دل میں کہتے تھے کہ ان مخلوقات کا کوئی رب (پرورش کرنے والا) ضرور ہے۔ جب رات ہوئی اور آسمان کی طرف آپ نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک ستارہ ❶ نظر آیا آپ بے ساختہ کہہ اُٹھے ھـذا ربـی (یہ میرا رب ہے) جب وہ نظروں سے غائب ہو گیا تو آپ فرمانے لگے لا احب الأفلین (میں چھپ جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا) پھر تھوڑی دیر بعد چاند کا نور نظر آیا اور اسے ستارے سے زیادہ روشن دیکھا تو پھر بول اُٹھے هذا ربی (الانعام ۷۷) جب وہ بھی غائب ہو گیا تو فرمانے لگے لئن لم يهدني ربي لأ كونن من القوم الضالين (الانعام ۷۸) یعنی اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہیں کرتا تو بے شک میں بھی گمراہ قوموں میں شامل ہو جاتا) غرضیکہ یہ پہلی رات جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آبادی میں گزری تھی گذر گئی اور صبح کو آفتاب کی تیز روشنی نظر آئی تو آفتاب دیکھ کر کہا هذا ربي هذا اكبر (الانعام ۷۹) جب شام ہوئی اور آفتاب بھی گم ہو گیا تو آپ کے ذہن مبارک میں یہ خیال گذرا جو بدلنے والی چیز ہے وہ یقیناً نئی پیدا ہونے والی ہے اور جو خود پیدا ہو وہ ہرگز خدا ہونے کے قابل نہیں ہوگا۔
اس کے علاوہ یہ سب چیزیں ظاہر و غائب ہوتی رہتیں ہیں تو یقیناً ان کے ظاہر اور غائب کرنے والا کوئی اور ہوگا وہی پرستش کے قابل اور خدائی کے لائق ہوگا، اسی لئے آپ نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا يقوم انی بری ء مما تشر كون (الانعام ۷۹) (اے قوم میں بے زار ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو) انی وجهت وجهي للذی فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشر كين (الانعام ۸۰) (میں نے ان سب کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس کی طرف رخ کیا جس نے مجھے و آسمان کو پیدا کیا ایک طرف کا ہو کر اور میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہیں)۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ستارے، چاند اور سورج کو دیکھ کر بار بار "ھـذا ربـی" کہنا اور اس سے گریز کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپ اپنے خالق کو نہ جانتے تھے یا کہ مشکوک حالت میں تھے۔ جیسا کہ ہمارے اس دعوے کی گواہی کلام پاک کی یہ آیت کریمہ دے رہی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اِبْرَاهِيْمَ رشده من قبل و كنابه عالمين (الانبیاء ۵۱) (بے شک ہم نے ابراہیم کو دیا علم و فہم، اس سے پہلے کہ وہ بالغ ہوتے اور ہم اس بات کو جانتے تھے کہ وہ اس کا اہل ہے۔
ہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب آپ کو علم و فہم پہلے سے عطا کر دیا تھا تو پھر کیا وجہ تھی کہ آپ ستارے، چاند اور سورج کو دیکھ کر بار بار ھـذا ربـی کہہ رہے تھے لیکن ساتویں پارہ کی اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے یہ شبہ پیدا نہیں ہو سکتا و کـذلك نـری ابـراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين (الانعام ۷۶) اور اسی طرح ہم دکھانے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلطنت آسمانوں اور زمینوں کی تا کہ اس کو یقین ہو جائے) یعنی خطرات بشریہ دور ہو کر اس کو یقین ہو جائے کہ اللہ جل شانہ واحد اور خالق ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرصے تک اپنے اس خیال کو کسی پر ظاہر نہیں کیا اور مسلسل جب آزر بت بنا کر فروخت کرنے کے لئے دیتا تھا بلا تامل بازار میں بتوں کو بیچنے کے لئے لے جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے من يشتری مالا يضره ولا ينفعه کون شخص ایسی چیز کو خریدے گا جو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع) لوگ یہ سن کر بڑے حیران ہوتے تھے اور ان کے پاس نہیں جاتے اور نہ ان سے بتوں کو خریدتے تھے۔ جب شام ہوتی تو آپ نہر کی طرف جاتے اور بتوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر پانی میں ڈبوتے اور تنزیہ طور پر اشربی اشربی (پی لے پی لے) کہتے تھے۔
آہستہ آہستہ لوگوں میں یہ باتیں مشہور ہو گئیں کچھ زمانہ تو اس طرح گزر گیا کہ لوگ ان کی باتوں کو ان کے بھولے پن اور کھیل کود پر محمول کرتے لیکن جب ان کو خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا گیا اور علانیہ توحید اور اللہ کی عبادت اور اس کے سچے دین کی تعلیم و دعوت دینے لگے تو اس وقت لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے اور آپس میں اکثر جلسوں میں ان کے خلاف مشورے کرنے لگے، سب سے پہلے

❶ ..... علامہ ابن اثیر تحریر کرتے ہیں کہ وہ ستارہ مشتری تھا۔

جس کو ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے سچے دین کی طرف بلایا وہ آپ کا والد آزر تھا لیکن اس کی قسمت میں دولت ایمان نہیں تھا چنانچہ اس نے آپ کے کہنے پر توجہ نہیں دی۔

اللہ جل شانہ نے ان سوالات و جوابات کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیاں ہوئے تھے سترہویں پارہ سورۃ انبیاء میں اس طرح بیان فرمایا ہے اذ قال لأبیہ و قومہ ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (الانبیاء۵۲) (جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر کو اور اپنی قوم یا نمبرود بن کنعان اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کیا صورتیں ہیں جن سے تم لگے بیٹھے ہو) قالوا وجدنا آباء نالھا عابدین (الانبیاء۵۳) ان لوگوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعتراض کا جواب تو نہ دیا جا سکا لہٰذا اب وہ کھل کر کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو انہیں پوجتے پایا اسی وجہ سے ہم بھی انہیں پوجتے ہیں قال لقد کنتم انتم و اباؤکم فی ضلل مبین (الانبیاء۵۴) (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ان کا لغو جواب سن کر فرمایا کہ جب تم لوگ ان بتوں کو ان کی دیکھا دیکھی پوجتے ہو تو بیشک تم اور تمہارے آباؤ اجداد کھلم کھلا گمراہی میں ہو) قالو أجئتنا بالحق ام انت اللاعبینا (الانبیاء۵۵) (اور ان بت پرستوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس کہنے سے کہ "تم اور تمہارے آبائع اجداد" کھلم کھلا گمراہی میں تھے" یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید مذاق میں نہ کہہ رہے ہوں چنانچہ اس خطرہ کو ان لوگوں نے ظاہر کر دیا اور گھبرا کر کہنے لگے تم ہمارے پاس یہ سچی بات لے کر آئے ہو یا مذاق میں کہہ رہے ہو) قال بل ربکم السمٰوات و الارض الذی فطر ھن و انا علیٰ ذالکم من الشھدین (الانبیاء۵۶) (ابراہیم علیہ السلام چونکہ تعلیم و ہدایت کے لئے آئے تھے اس لئے ان لوگوں کے اس خیال کو آپ نے مذاق میں نہیں کہا اس طرح دور فرمایا کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ خدا نہیں ہیں بلکہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اور میں اسی بات کا قائل ہوں)۔

خداؤں کی عظمت دکھانے کا پروگرام:......ان کی تقریر کے بعد ظاہر ہے وہ لوگ خاموش تو ضرور ہو گئے لیکن ادھر ان لوگوں کو یہ فکر ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے خداؤں (بتوں) کی عظمت دکھانی چاہیئے تا کہ اس کے خیالات اور خدشات دور ہو جائیں اور ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ ان بتوں کی بے کسی اور بے بسی اندھوں پر ثابت کر دینی چاہیے تا کہ یہ خدا کو بھولے ہوئے گمراہ اپنے بے ہودہ خیالات سے باز آ جائیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروگرام:...... چنانچہ جب ان لوگوں کی عید❶ کا دن آیا تو یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے ابراہیم "تم ہمارے خداؤں (بتوں) کو بڑا ذلیل کہا کرتے ہو، چلو آج ہم تمہیں اپنے خداؤں (بتوں) کا جاہ جلال دکھاتے ہیں مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لاگوں کو " انی سقیم " (میں بیمار ہوں) کہہ کے ٹال دیا اور جب یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ناامید ہو کر جا رہے تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دبی زبان سے فرمایا و تاللّٰہ لا کیدن اصنامکم بعد ان تولو امد برین (الانبیاء۵۷) (اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا جبکہ تم پیٹھ پھیر کر جا چکو گے) ان جملوں کو ایک دو آدمیوں نے ان میں سے سن بھی لیا تھا۔

بتوں کو توڑ ڈالنا:......ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد بت خانہ مین گئے، بہت بڑی زینت اور آرائش نظر آئی، ایک بہت بڑا بت ہیروں کے تخت پر رکھا ہوا تھا اور اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بت مناسب طریقے سے رکھے ہوئے تھے اور سب کے سامنے عمدہ عمدہ کھانے چنے ہوئے تھے پہلے تو آپ علیہ السلام نے ان بتون سے طنزیہ طور پر فرمایا الا تأکلون (الصّٰفّٰت ۹۱) (تم لوگ کیوں نہیں کھا رہے) جب اس کا جواب کچھ نہ ملا تو پھر دوبارہ آپ نے کہا مالکم لا تنطقون (الصّٰفّٰت ۹۲) (تم کو کیا ہو گیا ہے تم بولتے نہیں ہو) جب اس کا بھی کچھ جواب نہیں ملا تو آپ ان بتوں کو توڑنے میں مصروف ہو گئے جیسا کہ یہ آیت کریمہ فراغ علیھم ضرباً بالیمین (الصّٰفّٰت ۹۳) (پھر متوجہ ہوا ان پر داہنے ہاتھ سے (یا پوری

---

❶......سال میں ایک دن یہ لوگ بتوں کو نہلاتے تھے اور اچھے کپڑے پہنا کر ان کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھتے تھے اور تکلف کا لباس پہن کر عیدگاہ میں جاتے تھے اور جب لوٹ کر آتے تو بتوں کو سجدہ کر کے کھانے کو تبرکاً کھاتے تھے۔

قوت سے) سے مفہوم ہوتا ہے چنانچہ اس بت خانہ میں جتنے بت تھے، بڑے بت کے علاوہ ان سب کو توڑ دیا اور اس کے کاندھے پر اپنا تیشہ رکھ کر واپس آ گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام:.......جس وقت وہ لوگ عیدگاہ سے واپس آئے تو بتوں کو اس خراب حالت میں دیکھ کر کہنے لگے کہ من فعل بالهتنا انه لمن الظالمين (الانبیاء۵۱) (جس نے یہ کام ہمارے بتوں کے ساتھ کیا ہے بے شک وہ ظالموں میں سے ہے) ایک نے ان میں سے کہا کل ذکر ہے کہ ایک جوان جسے لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان کی برائیاں کر رہا تھا ممکن ہے کہ یہ کام اسی کا ہو چنانچہ لوگوں نے اس واقعہ سے نمرود کو مطلع کیا۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بغیر کسی حجت و دلیل کے اچانک گرفتار کر لیا معیوب سمجھ کر کہا، اچھا اسے ہمارے سامنے لاؤ، شاید کچھ آدمی اس کی گواہی دے سکیں۔''

نمرود کے ہاں پیشی:....... یہ سنتے ہی سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں نمرود کے دربار میں گرفتار کر لائے نمرود نے ان سے پوچھا، ءَ انت فعلت هذا بالهتنا يا ابراهيم (الانبیاء۶۲) اے ابراہیم: کیا تو نے ہمارے خداؤں (بتوں) کے ساتھ یہ کام کیا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے جواب میں صریحاً انکار نہیں فرمایا بلکہ اشارہ فرمایا بل فعلهم كبيرهم هذا فاسئلوهم ان كانو اينطقون (الانبیاء۶۳) بلکہ یہ کام ان کے اس بڑے نے کیا۔ ہے سوان سے پوچھ لو، اگر وہ بول سکیں تو حضرت علیہ السلام ابراہیم کے ان الفاظ کی وجہ سے بعض لوگوں کے چہروں پر فکر و تشویش کے آثار کسی حد تک نمایاں ہو گئے اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے انكم انتم الظالمون (الانبیاء۶۴) (بے شک تم ہی بے انصاف ہو)۔

پھر چند لمحوں بعد چونکہ شیطان نے ان کی عقل کی آنکھوں پر ناحق شناسی کے پردے ڈال دیئے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا لقد علمت ماهؤلاء ينطقون (الانبیاء۶۵) (بے شک تجھ کو معلوم ہے کہ یہ بولتے نہیں) اسی وجہ سے ان بتوں سے پوچھنے کے لئے کہہ رہے ہو، دیکھو ابراہیم سچ سچ بتادو کہ یہ کس کا کام ہے، ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کی یہ جہالت آمیز تقریر سن کر فرمایا أفتعبدون من دون الله مالا ينفعكم شينا و لا يضركم اف لكم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون (الانبیاء۶۷) (کیا پھر تم اللہ کے سوا کسی اور ایسے کو پوجتے ہو جو کہ تم کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، تف ہے تم پر اور اس پر جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم نہیں سمجھ سکتے ہو؟)۔

نمرود کا مناظرہ:......پھر نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا'' کیا تم نے اپنے اس رب کو دیکھا ہے جس کی عبادت کرتے ہو؟ اور وہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو؟''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ربی الذی يحی ويميت (البقرۃ:۲۵۸) (میرا وہ رب ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے) نمرود کے کہا کہ یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور نمرود نے ان دو افراد کو طلب کیا جو واجب القتل ہو چکے تھے ان دونوں میں سے ایک کے قتل کا حکم دے دیا اور دوسرے کا جرم معاف کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متوجہ ہو کر بولا'' ابراہیم! تم نے دیکھا میں نے کیسے ایک کو مارا اور ایک کو زندہ کر دیا، اس اعتبار سے میں بھی مارنے اور زندہ کرنے والا ہوں، تمہارے رب میں مجھ سے زائد کوئی صفت نہیں ہے، وہ بات بتاؤ جو تمہارے رب میں ہو اور مجھ میں نہ ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسکت دلیل:...... چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان الله يأتي بالشمس من المشرق فات بها من المغرب (البقرۃ۲۵۸) (بے شک اللہ تعالیٰ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے لہٰذا تو مغرب سے اس کو نکال کر دکھا۔ نمرود سے اس سوال کا کچھ جواب نہ بن پڑا اور اپنا منہ لے کے خاموش ہو گیا اور اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے دربار سے اُٹھ کر چلے گئے تب انلوگوں میں مشورہ ہونے لگا۔ بعضوں نے قتل ❶ کرنے کا مشورہ دیا اور کسی نے شہر بدر کرنے کی طرف اشارہ کیا اور اکثر لوگ اس رائے سے متفق ہو گئے کہ جناب ابراہیم کو جلا دیا

❶..... بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیزن نامی ایک شخص کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل پر مقرر کیا گیا تھا لیکن ہیزن جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل کے لئے روانہ ہوا تو حکم الٰہی سے زمین میں دھنس گیا واللہ اعلم۔

جائے چنانچہ نمرود نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا اور لکڑیاں جمع کیے جانے کا حکم صادر کر دیا۔

آگ روشن کرنے کی تیاری:...... ہمارے ناقص خیال میں نمرود کی سلطنت میں شاید ایسا کوئی شخص نہ تھا جس نے کم وبیش اس حکم کی تعمیل نہ کی ہو۔ اس لئے تھوڑے وقت میں بے انتہا لکڑیاں جمع ہو گئیں۔ اور آگ جلائی گئی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں رکھ کر اس آگ میں جسے ایک دنیا کے بت پرستوں نے روشن کیا تھا ڈالا گیا اس وقت عجیب کیفیت تھی سوائے ثقلین (یعنی انسان اور جنات) کے تمام عالم زبان حال سے کہہ رہا تھا۔ اگر حضرت ابراہیم کو آج جلا دیا گیا تو کوئی شخص دنیا میں تیرا نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تو اگر ہم کو اجازت دے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔ جناب باری سے حکم ہوا۔ ان استغاث بشي منكم فلتنصروه وان لم يدع غيري فانا له (اگر وہ تم میں سے کسی سے مدد چاہے تو تمہیں اجازت ہے اس کی مدد کرو، اور اگر اس نے میرے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا تو ہم تو اس کی مدد کے لیے موجود ہی ہیں۔) اس اجازت کے بعد بعض نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اما الیك حاجة (کیا تمہیں کچھ ضرورت ہے) لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف یہی جواب دیا امّا الیك فلا (ہاں ہے مگر تجھ سے نہیں) یہ ایک ایسا جواب دیا تھا۔ جو درحقیقت لاجواب اور ان کی شان کے موافق تھا۔ پوری کائنات سوائے انسان جنات کے یہ تماشا حسرت و افسوس کی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں:...... جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کے ڈھیر کے قریب پہنچے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الواھد في السماءِ وانت الواحد في الأرض حسبي الله و نعمَ الوكيل (اے خدا تو اکیلا ہے آسمان میں اور تو اکیلا ہے زمین میں کافی ہے مجھ کو اللہ اور وہ بہت اچھا حمایتی ہے)۔ ابھی آگ کے شعلوں کا آپ کے مبارک بدن پر اثر بھی نہ پہنچنے پایا تھا کہ ینار کونی برداو سلاماً علی ابراھیم (الانبیاء ۶۹) (اے آگ سرد ہو جا۔ اور سلامتی بن جا ابراہیم کے لئے) کے خطاب نے اس آگ کو گلزار بنا دیا اللہ جل جلالہ، عم نوالہ، سلاماً کا لفظ برداً کے بعد فرماتا تو ابراہیم کو سردی کی شدت سے روحانی تکلیف پہنچتی اور وہی روح کی جدائی کا باعث بن جاتی اور اسی طرح اگر یہ حکم باری مطلق چھوڑ دیا جاتا اور "علی ابراہیم" کے ساتھ قید نہ لگائی جاتی تو یقیناً دنیا بھر کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی اور آج آگ کا کہیں نام ونشان نہ ملتا۔ واللہ اعلم۔

نمرود کے دماغ میں بہت عرصے تک خیال یقینی صورت اختیار کئے رہا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کام تمام کر دیا ہوگا۔ لیکن ایک روز اتفاق اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور اس نے اسی وقت اپنی قوم کو بلا کر کہا، مجھ کو شبہ سا ہو گیا ہے کہ ابراہیم زندہ ہے، اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے لیے ایک ایسی اونچی عمارت بناؤ کہ جس سے میں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ سکوں۔

نمرود کی حیرانی:...... نمرود کی زبان سے یہ فقرہ تمام ہونے بھی نہ پایا تھا کہ لوگ دوڑ پڑے اور عمارت بنانے میں مصروف ہو گئے، زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ وہ عمارت بن کر تیار ہو گئی اور نمرود اس عمارت پر چڑھ کر آگ کی طرف دیکھنے لگا اسے اس مرتبہ پہلے سے زیادہ تعجب اس وجہ سے ہوا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت وشکل کا آدمی بیٹھا ہوا دیکھا تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم میں دیکھتا رہا۔ اس سے صبر نہ ہو سکا تو چلا کر کہنے لگا۔ "اے ابراہیم تیرا خدا بہت ہی بڑا ہے، اس کی قدرت وعزت اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے، کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اس آگ سے تو صحیح وسالم نکل آئے؟"۔ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ "ہاں ممکن ہے جس خدا نے مجھے یہاں صحیح وسالم رکھا۔ اس کی قوت ومدد سے میں باہر آ سکتا ہوں"۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ کر اٹھے اور بہت اطمینان سے خراماں خراماں آگ کے ڈھیر سے باہر آ گئے، نمرود نے پوچھا کہ اے ابراہیم علیہ السلام! تمہارے پاس تمہارا ہی ہم شکل کون شخص بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ "ملک الظل" تھا، اللہ جل شانہ نے اسے میرے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ وہ مجھ سے باتیں کرے تا کہ تنہائی کی تکلیف مجھے نہ پہنچے۔ (مترجم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت:...... اس واقعہ کے بعد نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا، میں اس چیز کے بدلے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، تمہارے رب کے لیے قربانی کرنا چاہتا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ جب تک تو اس ذات واحد پر ایمان نہ لائے گا، اللہ جل

شانہٗ تیری کسی عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ نمرود نے کہا'' میں ایک یہی کام تو نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ میری شان کے خلاف ہے، اس کے بعد اس نے چار ہزار گایوں کی قربانی کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی، اس کے بعد اللہ جل شانہٗ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ اب آپ اپنے والد تارح اور ناحور بن تارح اور ان کی بیوی ملکا بنت ہاران (تارح کے بھائی) اور حضرت لوط بن ہاران ❶ اور سارۃ زوجہ ابراہیم علیہ السلام کے ہمراہ کلدانیین کی سرزمین سے ہجرت کر کے حران ❷ چلے گئے۔

حضرت سارۃ: ......لوگوں نے کہا ہے کہ سارۃ ملکا بنت ہاران کی بہن تھیں۔ اور بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ شاہ حران کی بیٹی تھیں۔ جب دین ابراہیمی قبول کرنے کی وجہ سے ان کی قوم نے ان پر طعنہ زنی کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے اس شرط پر نکاح کر لیا کہ ان کو کوئی کسی قسم کی تکلیف نہ دے گا۔ لیکن توریت میں ہے کہ حضرت سارۃ سرزمین کلدانیین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ حران آئیں اور یہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کا نکاح ہوا۔ علامہ سہیلی نے لکھا کہ حضرت سارۃ ہاران ابن ناحور کی بیٹی تھیں۔ جو ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔ اور جس ہاران کے حضرت لوط علیہ السلام بیٹے ہیں وہ تارح ابن ناحور کا لڑکا ہے اور حران میں قیام کے دوران تارح (آزر) کا دو سو پچاس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مصر میں آمد: ......اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے کنعان کی طرف ہجرت کی (جہاں پر ان کی نسل کی ترقی کی ابتداء ہوئی اور یہی وہ سرزمین تھی کہ جس کو دینے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا) پچھتر برس کی عمر میں آپ نے وہاں آ کر قیام کیا۔ جہاں اب بیت المقدس ہے۔ پھر تھوڑے دن بعد جب کنعان میں قحط پڑا تو آپ اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر چلے گئے۔

حضرت سارۃ کی گرفتاری اور رہائی: ......اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر میں ایسے مقام پر سکونت پذیر ہوئے تھے جہاں آپ کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ لیکن حضرت سارۃ کا حسن و جمال کچھ ایسا معمولی تو تھا نہیں۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر فرعون مصر کو پہنچی، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طلب کر کے حضرت سارۃ کے بارے میں پوچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خیال سے شاید مجھ کو قتل کر کے سارۃ کو زبردستی نہ لے لے یہ کہہ دیا کہ میری بہن ہے لیکن فرعون نے اس پر توجہ نہیں دی اور حضرت سارۃ کو اپنے آدمیوں سے اپنی خلوت خاص میں گرفتار کر کے منگوالیا۔ جب اس نے ایک بار یا بروایت مؤرخین تین بار حضرت سارۃ کا رخ کیا تو اس کے ہاتھ ہر مرتبہ خشک ہو گئے۔ یا کہ اس پر صرعی (مرگی والی) کیفیت طاری ہو گئی اور ہر مرتبہ سارۃ کی دُعا سے اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ تب چوتھی یا دوسری بار اس نے سارۃ سے اپنی اس بے جا دلیری کی معافی مانگی اور ہاجرہ ❸ آپ کی نذر کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیج دیا۔

---

❶......سورۂ عنکبوت آیت نمبر ۲۶ میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا فآمن له لوط وقال انى مهاجر الى ربى انه هو العزيز الحكيم ترجمہ: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور فرمایا کہ میں بھی اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جانے والوں میں سے ہوں۔ بے شک بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔ ❷......طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے یہی شہر آباد کیا گیا تھا۔ قدیم شہروں میں اسے شمار کیا جاتا ہے۔ ❸......ہاجرۃ اسماعیل کی والدہ کا نام عبرانی زبان میں ''باغار'' ہے۔ رقیون بادشاہ مصر کی بیٹی تھیں۔ یہ رقیون شہر بابل کا رہنے والا تھا جو افلاس اور تنگ دستی کی وجہ سے بابل چھوڑ کر مصر آ گیا تھا۔ اور اپنی ذاتی لیاقت، اور دانشمندی سے ارا کین سلطنت میں داخل ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ مصر کا بادشاہ بن بیٹھا تھا۔ سب سے پہلے جس کا لقب فرعون ہوا اور یہی شخص ہے۔ اسی کے عہد حکومت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین سے قحط کی وجہ سے اپنے اہل بیت سمیت آ گئے تھے۔ (سفر الیشار میں ایسا ہی لکھا ہے)۔

عام طور سے اکثر لوگ بغیر سمجھے بوجھے کہا کرتے ہیں ''ہاجرہ'' باندی تھیں، لیکن وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ باغار ور قیون دونوں الفاظ عبرانی کے ہیں۔ اور عجب نہیں کہ یہ اسی قبیلہ سے ہو جس کے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ گو اس کی گواہی کافی نہیں مل سکتی اور بظاہر زمانہ قحط میں شاید اسی خیال سے کہ بادشاہ مصر آپ کی قوم و ملک کا باشندہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصر جانے کا ارادہ کیا ہو جیسا کہ اکثر ہر شخص کو ایسے مواقع پر اس قسم کے خیالات پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

مفسرین توریت نے ہاجرۃ کو بادشاہ مصر کی بیٹی تحریر کیا ہے چنانچہ ربی شلومو اسحاق نامی مفسر توریت مقدس کتاب پیدائش کے سولہویں باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے جس کا اُردو ترجمہ یہ ہے۔ وہ فرعون کی بیٹی تھی۔ جب دیکھا ان کرامات کو جو حضرت سارۃ سے واقع ہوئیں تب کہا بہتر ہے کہ میری بیٹی ان کی خادمہ بن کر ان کے گھر میں رہے اس سے کہ دوسرے گھر میں ملکہ بن کر رہے۔ اس کے علاوہ اس زمانہ کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت میں لونڈی اور غلام دو طرح کے ہوتے تھے۔ ایک تو خریدنے سے ''مقنف کسف'' کہتے ہیں۔ دوسرے جنگ سے اور وہ ''شیبوث حرب'' کہلاتے تھے۔ تیسری صورت یہ تھی کہ ان کی اولاد لونڈی غلام کہے جانے تھے۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

حضرت ہاجرہؓ: ......طبری نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے حضرت سارہؓ کا ارادہ کیا تھا۔ وہ سنان بن علوان (ضحاک کا بھائی) تھا۔ ظاہر یہ ہے کہ سنان قبط کے بادشاہوں میں سے ہے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل بیت کے ساتھ شام میں کنعان کی طرف چلے گئے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے حضرت سارہؓ کا رخ کیا تھا اور جس کے ہاتھ خشک ہو گئے تھے یا دومرگی میں مبتلا ہو گیا تھا وہ شاہ اردن ہے اور اس نے صحیح ہونے کے بعد حضرت ہاجرہؓ کو آپ کی خدمت کے لیے آ کو دے کر رخصت کیا جو کسی قبطی بادشاہ کی لونڈی تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کنعان میں آمد: ......حضرت ابراہیم مصر سے نکل کر اپنے متعلقین کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور مقام حیرون میں (جس کو اب مقام خلیل کہتے ہیں) پہنچ کر قیام کیا۔ یہ وہی مقام ہے جس کو صابئہ ہیکل مشتری اور زہرہ کہتے ہیں۔ اور متبرک سمجھ کر عود وغیرہ جلاتے ہیں۔ عبرانیوں نے اسی کا نام ایلیا (اللہ کا گھر) رکھا۔

حضرت لوط علیہ السلام کی علیحدگی: ......حضرت لوط علیہ السلام یہاں تک تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہے لیکن اب یہ مال مویشیوں کی کثرت اور سبزہ زاروں کی قلت کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر فلسطین کی طرف جانے والے ہیں۔ اگر چہ ہمارے مؤرخ نے ان کی سرگذشت اسی مقام پر تحریر کی ہے لیکن ہم ان کا حال مستقل طور پر آئندہ لکھیں گے۔ اس موقع پر اس دلچسپی کو جو کہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حال سے پیدا ہو رہی ہے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش: ......مصر سے واپسی کے بعد دسویں سال حضرت سارہؓ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ سے نکاح کرنے کی اجازت دی۔ اس خیال سے کہ شاید اللہ جل شانہ انہی سے کوئی بیٹا مرحمت فرما دے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹا کی دُعا فرمائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور حضرت سارہؓ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی وہ بیٹا ہونے سے نا اُمید ہو چکی تھیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہؓ سے نکاح کیا تو آپ کی چھیاسی برس کی عمر میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ بطن ہاجرہ سے پیدا ہوئے، جناب باری سے یہ وحی نازل ہوئی کہ اس بیٹے کی بارہ اولادیں ہوں گی۔ اور ہر ایک بڑے سلسلہ کا رئیس ہوگا، حضرت سارہ[1] کے بعد غیرت نے اس بات پر مجبور کیا کہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہاجرہؓ کو نکالنے کا دباؤ ڈالا۔

---

[1] ......کامل ابن اثیر میں لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیدائش کے بعد سارہؓ کو بہت بڑا صدمہ ہوا۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کے بطن سے اسحاق علیہ السلام کو پیدا کیا۔ جب یہ دونوں بھائی کچھ بڑے ہوئے تو آپس میں کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی جس کی وجہ سے حضرت سارہؓ نے غصہ میں آ کر ان دونوں ماں بیٹوں کا نکالنے کا دباؤ ڈالا اور یہ کہا کہ ان کو کسی شہرہ آباد قریہ میں نہ ٹھہرانا اللہ جل شانہ نے مکہ کی طرف لے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) جو در حقیقت تیسری قسم نہیں ہے بلکہ انہی پہلی دونوں قسموں میں یہ داخل ہے ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں ہوئی پھر ان کو لونڈی کہنا زیادتی نہیں ہے تو کیا ہے؟

اب رہی یہ بات کہ سارہؓ نے ان کو لونڈی کیوں کہا، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جب دو عورتیں علی الخصوص دو سوکنوں میں تکرار ہوتی ہے تو جس کی زبان زیادہ چلتی ہے وہ دوسری کو حقارت سے کیا کچھ نہیں کہتی ہے لیکن اس کہنے سے وہ حقیقت وہی نہیں ہو جاتی جو دوسری کہتی ہے اور اگر در حقیقت حضرت ہاجرہ لونڈی ہوتیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام لونڈی زادہ ہوتے تو سارہؓ ان دونوں ماں بیٹے کو نکال دینے کا یعنی طلاق دینے کی درخواست نہ کرتیں۔ کیونکہ ان کی شریعت میں لونڈی اور لونڈی زادہ کو بیوی اور بیوی کے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث نہیں ملتی تھی سوائے اس کے کہ اس کا والد اپنی زندگی میں کچھ دے گیا ہو اور اسی طرح مطلقہ بیوی اور اُس کے بیٹے کو میراث نہیں ملتی تھی۔ لہٰذا حضرت ہاجرہؓ لونڈی ہوتیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام لونڈی زادہ ہوتے تو اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد حضرت سارہؓ حضرت ہاجرہؓ سے اتنا برہم نہ ہوتیں۔ یہ فطری بات ہے۔ کہ آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ املاک ابراہیم علیہ السلام کے مالک اسحاق کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے ان کو نکال دینے کی درخواست کی تھی۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو اس میں کچھ تذبذب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ سارہؓ نے ہاجرہؓ کو لونڈی کہا تھا حکایۃً فرمایا اور تسلی دی کہ "اس لونڈی اور بچے کی طرف سے رنج مت کر تو ان کو نکال دے میں اس لونڈی کے بچے سے ایک قوم پیدا کروں گا، لہٰذا کتاب مقدس اور اس کی تفسیروں سے ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت نہیں ہوتا (جیسا کہ بیان ہوا)۔

حضرت ہاجرہؑ کی مکہ روانگی:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سخت تردد کا سامنا تھا مگر اللہ جل شانہ نے تسلی دی اور ارشاد فرمایا کہ سارہؑ کی اس بارے میں اطاعت کرو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہؑ کے کہنے سے ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک خچر پر سوار کر کے پیچھے سے سارا اور روانہ ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرزمین مکہ مقام زمزم میں ٹھہرا کر واپس آ گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رخصت کے وقت پر ہاجرہؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا "من امرك ان تتركنا بارض ليس فيها زرع ولا ماء" کس نے حکم دیا ہے کہ تم ہم کو ایسی زمین میں چھوڑ جاؤ جہاں نہ کوئی درخت ہے اور نہ پانی ہے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا "ربی امرنی" (میرے خدا نے یہ حکم دیا ہے) اس پر ہاجرہ نے جواب دیا "فانه لن يضيعنا (وہ بے شک ہم کو ضائع نہیں کرے گا) اور خاموش ہو کر بیٹھ گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واپسی کے وقت بشریت کے تقاضے یا الفت پدری سے مضطرب ہو کر یہ دعا کی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون (اے رب میں نے اپنی ایک اولاد کو ایسے میدان میں بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہے تیرے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ قائم رکھیں نماز لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل رکھ اور ان کو روزی دے میووں سے شاید کہ وہ شکر کریں اللہ جل شانہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

حضرت ہاجرہؑ کی پریشانی:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل یہ دونوں ماں بیٹے تنہا رہ گئے ایک دن رات تک پانی دن وہ پانی ختم ہو گیا جو روانگی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ہمراہ لائے تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیاس کی شدت نے بے تاب کر دیا حضرت ہاجرہ بیتاب پریشان کبھی تو پانی کی تلاش میں کوہ صفا پر چڑھ جاتی تھیں جب وہاں پانی کا کچھ نشان نہ ملتا تھا تو اسی پریشانی کی حالت میں مروہ کی چوٹی پر پہنچ جاتی تھیں یہاں تک کہ سات ❶ مرتبہ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی چوٹیوں پر گئیں اور آ گئیں آٹھویں بار شروع ہونے نہ پایا تھا کہ اپنے شیر خوار بچے کی رونے کی آواز سن کر دوڑ آئیں اور گئیں آٹھویں بار شروع ہونے نہ پایا تھا کہ اپنے شیر خوار بچے کی رونے کی آواز سن کر دوڑ آئیں اسماعیل علیہ السلام اس وقت رو رہے تھے اور زمین پر پاؤں مار رہے تھے جس سے اللہ کی عنایت سے چشمہ زمزم ابل پڑا۔

چشمہ زمزم:...... سدی سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ہاجرہؑ مقام حجر میں چھوڑ گئیں تھیں اور ان کے لئے ایک چھپر سا بنا دیا تھا جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حضرت ہاجرہؑ کے بعد چشمہ کھول دیا تھا انہوں نے ہی جا کر ہاجرہ کو اس سے آگاہ کیا اور یہ بتایا کہ اسی چشمے سے اللہ کے مہمان سیراب ہوں گے اور تھوڑے دنوں کے بعد اس لڑکے کا باپ آئے گا اور دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کا گھر بنائیں گے پھر تھوڑے دنوں کے بعد ایک قافلہ یمن کے اہل بیت اس طرف سے گزرے۔ نشیبی مکہ میں قیام کیا جب چڑیوں کو اڑتے ہوئے دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے "اس وادی میں تو پانی نہیں ہے چڑیاں کیوں اڑ رہی ہیں چند لوگ اس جستجو میں چل پڑے تو مقام حجر پہنچ کر ایک عورت اور ایک بچہ اور چشمہ دیکھا اور وہیں سب نے قیام کر دیا، واللہ اعلم۔ الغرض حضرت ہاجرہؑ نے دوڑ کر اپنے بچے کو چپ کرا دیا اور اس ابلتے ہوئے پانی کے چاروں طرف منڈیر سی بنا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات تذکرہ فرماتے تھے یرحمها الله لو ترکتها کانت علینا ساحته (اللہ ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ اس چشمے کو اسی حال پر چھوڑ دیتیں تو وہ ایک چشمہ جاری ہو جاتا)۔

بنی جرہم کی آمد:...... پھر بنی جرہم جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس غیر آباد اور بنجر سرزمین میں حیران و پریشان پھر رہے تھے پرندوں کو اڑتے دیکھ کر اس طرف آئے جہاں پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں بنی جرہم نے پہلے تو چشمے کو تعجب بھری نگاہوں سے دیکھا اس کے بعد ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ کی اجازت سے اس جگہ قیام کر لیا اور ظاہراً یہی گروہ فی الحال ان کی تنہائی دور کرنے کا باعث بنا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس گروہ میں پرورش پائی جوان ہوئے اور انہی لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔ ان لوگوں نے اپنے خاندان میں سے ایک لڑکی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا۔ پھر ہاجرہؑ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان کو مقام حجر میں دفن فرما دیا۔

ولادت اسحاق کی بشارت:...... جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو مکہ پہنچا کر شام کو واپس ہوئے اور بیت المقدس میں مقیم ہو گئے اہل

---

❶ ..... ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حج اور عمرے کے دوران صفا اور مروہ کے درمیان جو سعی کی جاتی ہے اس کی اصل یہی ہے۔

موتفکہ" جہاں کہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر چلے گئے تھے' عیاشی اور گناہوں کے ارتکاب میں حد سے بڑھ گئے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو سمجھایا اللہ کی طرف بلایا مگر ان لوگوں نے جھٹلانا شروع کر دیا تب ان کو ہلاک کرنے کو اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو بھیجا اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہو کر گزرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی دعوت کی اور تعظیم وخدمت کے واقعات پیش آئے جیسا کہ قرآن ❶ پاک میں مذکور ہے۔

حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو اس وقت دی تھی جبکہ ان کی عمر سو سال ❷ کی ہو چکی تھی اور حضرت سارہ نوے برس ❸ کی تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بہو کے لئے فیصلہ:..... حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ بنانے کا حکم دیا اس سے پہلے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پندرہ سال کے ہو چکے تھے تو حضرت ہاجرہ کا انتقال ہو گیا تھا تجہیز وتکفین کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دل مکہ سے اچاٹ گیا اور انہوں نے شام جانے کا ارادہ کر لیا لیکن بنو جرہم نے آپس میں مشورہ کر کے ان کو اس ارادے سے روکا اور ان کا نکاح عمارہ بنت سعید بن اسامہ بن اکیل سے خاندان عمالقہ میں کر دیا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت سارہؓ سے دستور کے مطابق اجازت لے کر مکہ آئے اس وقت حضرت ہاجرہ انتقال کر چکی تھیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے صرف عمارہ بنت سعید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی گھر میں موجود تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عمارہ سے یہی چند باتیں معلوم کیں "تم کون ہو' اسماعیل علیہ السلام کہاں گئے ہاجرہ کا کب انتقال ہوا" عمارہ نے کچھ ایسی ترش روئی سے جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی بداخلاقی سے پریشان ہو گئے اور روانگی کے وقت کہہ گئے" اسماعیل علیہ السلام آئے تو کہہ دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ تبدیل کر دو ❹ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد جس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار گاہ سے واپس آئے اور عمارہ نے تمام واقعہ بیان اور ظاہر کیا کہ اس بزرگ شخص نے یہ کہا تھا کہ "تم اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دو" اسماعیل نے عمارہ سے کہا کہ وہ میرے والد تھے اور مجھے ہدایت کر گئے ہیں کہ میں تمہیں طلاق دے دوں اس لئے اب میں تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دوسرا نکاح:..... عمارہ کی طلاق کے بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے سیدہ بنت مضاض بن عمرو جرا سے نکاح کیا۔ ایک عرصہ کے بعد پھر ابراہیم علیہ السلام تیسری مرتبہ سارہؓ سے اجازت لے کر اسمٰعیل علیہ السلام کو دیکھنے کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اتفاق سے اس دن بھی موجود نہ تھے۔ سید بنت مضاج نے احترام سے استقبال کیا پانی گرم کر کے وضو کرایا اور دودھ گوشت جو اس وقت موجود تھا خوشی سے پیش کیا اور کہا کہ یہاں گیہوں وغیرہ پیدا نہیں ہوتے اس لئے ہم لوگ بھی دودھ اور شکاری گوشت کھا کر گزارا کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور دعائے برکت کی،

---

❶..... قرآن شریف کے پارہ ۱۲ سورۃ ہود میں اس طرح مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتوں کو بھیجا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے ہو کر گزرے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی دعوت کی ایک عمدہ موٹا دنبہ ذبح کیا دستر خوان پر بیٹھے تو ان لوگوں نے ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا حضرت ابراہیم کو اس سے خوف ہوا اس وجہ سے کہ اس زمانے کا دستور تھا کہ جس سے دشمنی کرنی مقصود ہوتی اس کا کھانا نہ کھاتے تھے فرشتوں نے ان کو ہانف دیکھ کر کہا "تم نہ ڈرو ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور قوم لوط پر جا رہے ہیں، حضرت سارہ کھڑی ہوئی تھیں ہنس پڑیں تب فرشتوں نے ولادت اسحٰق اور بعد اسحٰق کے یعقوب علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی۔ حضرت سارہ کا سن اس وقت نوے برس کا ہو چکا تھا اس لئے انتہائی تعجب یا جوش مسرت اور حیرت سے بول اٹھیں قالت یویلتی أألد وانا عجوز وھذا بعلی شیخاً ان ھذا لشی عجیب (سورۃ ۷۲)(کیا مجھ سے لڑکا پیدا ہوگا حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہو گیا ہے بے شک یہ ایک بات تعجب کی ہے) جبرائیل یا کسی اور فرشتے نے جواب دیا اتعجبین من امر اللہ (سورۃ ہود ۷۳) (کیا تو اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہے) اور دوسرے مقام پر اس جواب ملائکہ نے کہا کذالک قال ربک (سورۃ مریم ۲) (اسی طرح تیرے رب نے کہا ہے) پھر ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر اس شبہ واستعجاب کو جو کہ سارہ کو پیدا ہو گیا تھا اس قول سے بشرنٰک بالحق فلا تکن من القنطین (الحجر ۵۵) ہم نے تجھ کو سچی بشارت دی ہے تو خدا کے فضل سے مایوس نہ ہو اس کے بعد ملائکہ اہل موتفکہ کے پاس چلے گئے۔ ❷..... ابن اثیر کی کامل (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۸) پر ہے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ ❸..... ابن اثیر (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۸) پر حضرت سارہ علیہا السلام کی عمر ستر سال تحریر ہے۔ ❹..... تفصیل کے لئے دیکھیں عبدالوہاب نجار کی قصص الانبیاء صفحہ نمبر ۱۳۷۔ ۱۳۹

سیدہ نے بہت روکا لیکن وہ کب رک سکتے تھے۔ بی بی سارہ نے ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی تھی بہر حال سیدہ سے رخصت ہو کر شام کی طرف روانہ ہو گئے اور روانگی کے وقت فرما گئے تمہارا شوہر آئے تو میرا اسلام کہنا اور کہہ دینا کہ اب تمہارے مکان کی چوکھٹ اچھی ہے میں نے پسند کیا اور اب اس کو کبھی تبدیل نہ کرنا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جس وقت شکار کھیل کر واپس آئے تو سیدہ نے انتہائی تعظیم سے ابراہیم علیہ السلام کا نام بتلایا اور تمام ماجرا لفظ بہ لفظ ان کو بتا دیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ❶ نے سن کر فرمایا ''وہ میرے باپ تھے مجھے ہدایت کر گئے ہیں کہ میں تمہیں اپنے سے کبھی جدا نہ کروں۔

کعبہ کی تعمیر:...... ان واقعات کے بعد انہیں خانہ کعبہ بنانے کا حکم ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام شام سے جبرائیل کے ساتھ مکہ آئے دونوں باپ بیٹوں یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا کہ کسی اچھے پتھر کا ٹکڑا لاؤ تا کہ مقام رکن پر رکھ دوں جس سے لوگوں کے لیئے فرق باقی رہے، علماء کہتے ہیں کہ ابوقبیس پہاڑ نے آواز دی کہ ''میرے پاس تمہاری امانت رکھی ہے یہ لے لو'' بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حجر اسود کا پتہ بتایا تھا غرض جو کچھ ہوا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہ پتھر اُٹھا لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ❷ نے اسے اُٹھا کر مقام رکن پر رکھ دیا۔ یہی حجر اسود ہے۔ جس کا طواب

❶ ...... آپ لوگوں کو جہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے والد کے کہنے سے اپنی بی بی کو طلاق دی وہاں یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام صاحب وحی نہ تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر اور صاحب وحی تھے ممکن ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ وحی یا بذریعہ الہام والقا اس کی بدولت کہ گئی ہو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے محض اس خیال سے کہ صاحب وحی و پیغمبر کا ارشاد ہے تعمیل کیا ہو بہر کیف جو کچھ ہوا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ضرور اس میں پہل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

❷ ...... علامہ ارزق فاضل ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو نو گز بلند بنایا تھا سامنے کے دروازے سے حجر اسود سے رکن شامی تک اس کا طول بتیس گز تھا چوڑائی میزاب کی طرف سے رکن شامی سے رکن غربی تک جس کو اب رکن عراقی کہتے ہیں بائیس گز کی تھی پشت کی جانب اس کی لمبائی رکن غربی سے رکن یمانی تک بیس گز تھی دروازہ اس کا بالکل زمین سے ملا ہوا تھا پٹے اور باز نہیں لگائے تھے اس مکان کے اندر جاتے ہوئے دائیں جانب ایک کنواں بنا دیا تھا اس غرض سے کہ بیت اللہ کے تحائف جو اطراف و جوانب سے آئیں اس میں رکھے جائیں، اس پیمائش کے مطابق جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ ہم خانہ کعبہ کا نقشہ اس مقام پر بنا دیتے ہیں جس سے اس کی وضع قطع بخوبی سمجھ میں آجائے گی۔

نقشہ بیت اللہ
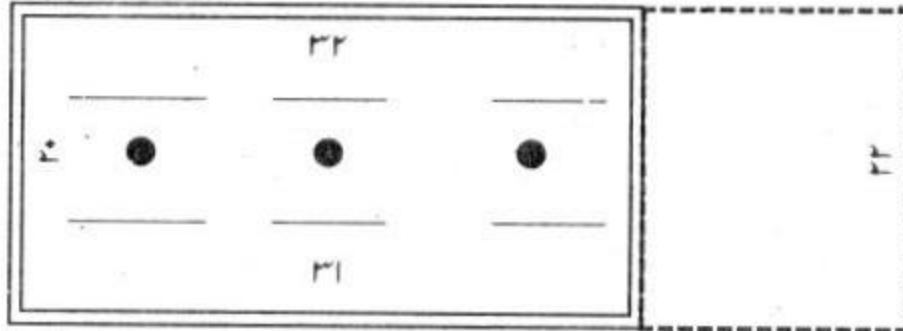
دائیں طرف کا حصہ جو نقطوں سے گھرا ہوا ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں کعبہ میں داخل تھا۔ لیکن قریش نے تعمیر کے وقت اس کو چھوڑ دیا تھا۔ اور کعبہ کے اندر جو چھ نقطہ مستطیل ہیں وہ لکڑی کے ستون ہیں جو قریش نے قائم کئے تھے یہ اب نہیں ہیں جو تین نقطہ بڑے ہیں وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بنائے ہوئے ستون ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی جرہم بیت اللہ کے متولی بنے ان کے زمانہ میں ایک پہاڑی نالہ آیا اور کعبہ میں پانی چڑھ گیا کعبہ منہدم ہو گیا تب بنی جرہم نے اسی بنیاد پر کعبہ بنایا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تیار کیا تھا اس کے بعد جب عمالقہ نے بنی جرہم مغلوب کر دیا۔ اور خانہ کعبہ کے مختار بن گئے تو غالباً سیلاب ہی کی وجہ سے پھر انہوں نے خانہ کعبہ بنایا۔ یہ عمالقہ، عمالقہ اولی نہیں ہیں جو عرب البائدہ میں تھے۔ اور ان کی طرف تعمیر کعبہ کی نسبت کرنا نہایت نادانی ہے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے بعض مؤرخین نے غلطی سے لکھ دیا تھا کہ بنی جرہم سے پہلے عمالیق نے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حالانکہ یہ روایت بالکل بے اصل ہے اور یہ تعمیر غالباً سن عیسوی سے ایک صدی پہلے واقع ہوئی تھی پھر ان کے بعد قصی ابن کلاب نے کچھ بنایا غالباً اس کی تعمیر کی وجہ بھی سیلاب ہی ہوگی۔ یہ تعمیر جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ آنحضرت علیہ السلام کی ولادت سے دو سو سال پہلے ہوئی ہے کیونکہ قصی آنحضرت کی چھٹی پشت میں پڑتا ہے اس نے ستون قائم کر کے کعبہ مسقف (چھت دار) بنایا تھا اس کے بعد قریش نے کعبہ تعمیر کیا اس وقت آنحضرت علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے۔ اور پتھر ڈھونے میں آپ شریک تھے۔ لیکن انہوں نے کعبہ کو پہلے سے دگنا بلند کیا اور چھ ہاتھ ایک بالشت کی کرسی بھی دے دی۔ اور اس پر دروازہ قائم کیا تا کہ سیلاب کا پانی اندر نہ جانے پائے اور شاید لکڑی کی کمی کی وجہ سے حجر اسود کی طرف چھ ہاتھ ایک بالشت زمین چھوڑ دی اور اس طرف عرض میں ایک جدید بنیاد کھود کر دیوار چن لی۔ پھر اسلام میں سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی تعمیر اس طرح کی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی لیکن انہوں نے ایک نیا دروازہ جانب غرب قائم کیا۔ اور بلندی قریش کی بلندی سے بھی بڑھا دی۔ یعنی ستائیس ہاتھ کر دی اور تین ستون چھت پاٹنے کے لیے بنائے پھر ان کے بعد حجاج بن یوسف نے کعبہ بنایا جیسا کہ کتب تواریخ میں ان دونوں کے بنانے اور ان کے اسباب و واقعات مذکور ہیں۔

کے وقت بوسہ لیا جاتا ہے بیت اللہ بن جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے مطابق مکہ مکرمہ کے نورانی پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھ گئے۔ اور بلند آواز سے فرمایا: یاایھا الناس ان اللّٰہ قد بنی لکم بیتا و دعا کم الی حجه فاجیبوہ (اے لوگو بے شک اللہ نے تمہارے لئے گھر بنا دیا ہے اور تم کو اس کے حج اور زیارت کے لئے بلایا ہے لہٰذا تم لوگ آ جاؤ) اس کے بعد یہ دونوں بزرگ ان لوگوں سمیت جو آپ پر ایمان لا چکے تھے۔ مقامات منیٰ و عرفات کی طرف گئے اور قربانی کی۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام شام کی طرف چلے گئے۔ اور جب تک زندہ رہے ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت و حج کے لئے آتے رہے۔

حکم قربانی ❶: ...... خانہ کعبہ بنانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ خواب جو کہ درحقیقت وحی تھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ہوا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیل کی اور جنت سے اس کا فدیہ ❷ آیا اور وہ بیٹا اللہ کے فضل سے بچ گیا جیسا کہ کلام پاک کی واضح ایات سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ وہ کون تھے؟ بعض کا خیال یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ''ذبیح اللہ'' تھے۔ اور بعض کا گمان یہ ہے کہ حضرت اسحاق کو ذبح کرنے کا حکم آیا تھا۔ یہ اختلاف صرف علما کرام تک محدود نہیں رہا بلکہ صحابہ عظام اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس میں شریک ہیں۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر الشعبی، مجاہد، حسن محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ اس وجہ سے کی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انا ابن الذبیحتین ❸ (میں بیٹا ہوں دو ذبیحوں کا) فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ان کے دعوے کو پورے طور سے ثابت

---

❶ ...... اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک جب یہ بات واضح ہو گئی کہ ذبح کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے کوئی شیطانی وسوسہ نہیں ہے تو آپ نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا کہ رسی اور تیر لے کر ہمارے ساتھ چلو اس پہاڑی کی طرف چلغوزہ کی لکڑیاں کاٹ لائیں اسمٰعیل علیہ السلام یہ سنتے ہی رسی اور تیر لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ شیطان کو یہ فکر لگ گئی کہ کسی طرح ان میں سے کسی کو اس راستے سے پھیر دینا چاہیئے اور اس خیال سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس ایک بوڑھے آدمی کی شکل بنا کر آیا اور کہنے لگا تم جانتے ہو کہ تمہارے والد تمہیں کہاں اور کس لیے لے جا رہے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا ''ہاں اس پہاڑی پر لکڑی کاٹنے کے لیے ہمیں لے جا رہے ہیں''۔ شیطان نے افسوس اور حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھ کر کہا، واللہ تم بھی کتنے بھولے ہو۔ ارے صاحب زادے یہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پوچھا وہ مجھے کیوں ذبح کرنے کے لیے لے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میرے لئے ان سے زیادہ کوئی اور شفیق ہو نہیں سکتا'' شیطان نے کہا ''ابراہیم'' کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے انتہائی بے پرواہی سے فرمایا ''اگر ایسی بات ہے تو مجھے بسر و چشم منظور ہے'' شیطان یہ سن کر خاموش ہو گیا پھر اس کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا ''کیوں بڑے میاں تم کس خیال میں ہو بھلا خدا کو کیا غرض ہے کہ وہ بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے کہے تم اس خیال کو چھوڑ دو اور ناحق اس بچے کی جان نہ لو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''ملعون تو مجھ کو بہکانے آیا ہے چل دور ہو یہ باتیں کسی نادان کو سمجھانا۔ شیطان تو یہ باتیں سن کر ناکام واپس ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کچھ دور آگے چل کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا ☆ یبنی انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری (الصّٰفّٰت: ۱۰۲) ☆ (اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھ کو خدا راہ میں ذبح کر رہا ہوں اس میں تمہاری کیا رائے ہے)۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی چونکہ خلعت نبوت سے سرفراز ہونے والے تھے بے تامل فرمانے لگے یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شآء اللّٰہ من الصبرین (الصّٰفّٰت: ۱۰۲)۔ (ابا جان جس کام پر تم مامور کیے گئے ہو وہ کرو مجھ کو انشاء اللہ صابر پائیں گے۔)

دونوں باپ بیٹے یہی باتیں آپس میں کرتے ہوئے جس وقت منیٰ میں اس مقام پر جہاں اب قربانیاں کی جاتی ہیں پہنچے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری لے کر ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے گذارش کی ''مناسب یہ ہے کہ آپ میرے چہرے کو زمین کی طرف کر دیجئے اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیجئے دامن سمیٹ لیجئے، میرے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی نظر ذبح کرتے وقت میرے چہرے پر پڑ جائے اور آپ کو محبت آ جائے اور یہ بات ثواب میں کمی یا رب کے حکم کی تعمیل میں تاخیر کا باعث بن جائے۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور ☆ نعم العون انت یابنی علی امر اللّٰہ. (اے میرے بیٹے تو بہت ہی اچھا مددگار ہے خدا کی تعمیل ارشاد میں) کہہ کر ایسا ہی کیا جیسا کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے عرض کیا تھا۔ جس وقت اللہ کے یہ دونوں برگزیدہ بندے اپنے سچے خدا کا حکم بجا لانے پر تیار ہو گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا کر چھری کو گدی پر پھیرا اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے چھری کو الٹ دیا اور اللہ تعالیٰ نے پکار کر کہا ''تم نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اس کی پوری پوری تعمیل کی یہ ذبیحہ (دنبہ) تمہارے بیٹے کا فدیہ ہے۔ اس کو بجائے اپنے بیٹے کے ذبح کرو تم دونوں اپنے اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہ دنبہ اس واقعہ سے چالیس سال پہلے سے جنت میں چر رہا تھا۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔ ❷ ...... وفدینٰه بذبح عظیم (سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر ۱۰۷)

❸ ...... پہلے ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ السلام ہیں جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اور دوسرے ذبیح اللہ، عبداللہ قرار پائے جو آپ کے والد تھے۔

نہیں کر سکتی ہے کیونکہ مجازاً فخر و مباہات کے وقت عام طور سے لوگ چچا کو بھی والد کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور نیز ان کی یہ بھی قابل قبول نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فبشرنها باسحق ومن ورآء اسحق یعقوب (ھود:۷۱) (چنانچہ ہم نے اس کو یعنی سارۃ کو اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری دی)۔ اگر ذبیح اللہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہی کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہونے کے منافی ہے اس لئے کہ بشارت کی وجہ وہی علم الٰہی ہے جو پہلے سے ذبح صادر ہوا تھا یہ حکم آئندہ یعقوب کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت کے کوئی معنی پیدا نہیں ہوتے کیونکہ شروع ہونے میں حکم ذبح صادر ہوا تھا یہ حکم آئندہ یعقوب کے پیدا ہونے کے منافی ہے اس لیئے کہ بشارت کی وجہ وہی علم الٰہی ہے جو پہلے سے ذبح نہ ہونے کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور یہ مان لیا تھا کہ یہ حکم محض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کے لیے صادر کیا گیا ہے۔

حضرت اسحاق کے ذبیح اللہ ہونے کے قائل بڑے بڑے صحابہ کرام قائل ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ، زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ، جناب مسروق، جناب سعید بن جبیر، جناب زہری، جناب مکحول، جناب سدی اور حضرت سدی اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی گواہیاں ملتی ہیں۔ کہ حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ ''ذبیح اللہ ہیں۔ کیوں کہ قرآن کی نص سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس کی بشارت دی گئی وہی ذبیح ہو اور بشارت سوائے اسحاق کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کسی اور بیٹے کے حق میں واقع نہیں ہوئی جیسا کہ ہمارے اس دعویٰ کی شہادت آیت کریمہ فبشرنه بغلم حليم (الصّٰفّٰت:۱۰۱) (چنانچہ بشارت دی ہم نے اس کو ایک حلم بیٹے کی) دے رہی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں اس دعا کی قبولیت کی خبر دے رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ سے کی تھی۔ قارئین یہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب ماجرا حضرت ہاجرۃ سے پہلے کا ہے، کیونکہ ہجرت کے بعد حضرت ہاجرۃ مصر میں سارۃ کو دی گئیں اور مصر سے واپسی کے دس سال بعد حضرت ہاجرۃ کو سارۃ نے ابراہیم علیہ السلام کو دیا، اس صورت میں بشارت ابن سارۃ یعنی حضرت اسحاق علیہ السلام ہوں گے نہ کہ اسمٰعیل علیہ السلام اور وہی اس دلیل کی بناء پر ''ذبیح اللہ'' ہوں گے باقی رہی یہ بات کہ فرشتوں نے جس وقت کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہاں مہمان تھے اور وہ قوم لوط کو ہلاک کرنے جارہے تھے حضرت سارۃ کو بیٹا پیدا ہونے کی بشارت دی تھی یہ اسی پہلی بشارت کی تجدید ہے جو کہ ہجرت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ ❷ (کلام طبری ختم ہوا)

حضرت سارۃ کی وفات:...... ان واقعات کے بعد ایک سو ستائیس سال کی عمر میں بی بی سارۃ کا جیرون نامی گاؤں بنی جیب علاقے کنعان میں

---

❷ ...... علماء کا اس بارے میں سخت اختلاف ہے کہ کس کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مختلف آراء کے لئے دیکھئے علامہ طبری کی الرسل والملوک (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۳۵)، ابن کثیر کی البدایۃ والنھایۃ (جلد نمبر ا صفحہ ۔۔۔)، علامہ قرطبی کی (جلد نمبر ۱۵)، علامہ قرطبی کی (جلد نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۹۹)، مسعودی کی مروج الذہب (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۳)، کامل ابن اثیر (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۹۳، ۹۴)، عبدالوہاب نجاری کی قصص الانبیاء (صفحہ نمبر ۱۳۲)، ثعلبی کی عرائس المجالس (صفحہ نمبر ۸۰، ۸۳)، قرآن پاک اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مؤید قوی رائے یہی معلوم ہوتی ہے کہ ذبح کا واقعہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔

تحقیق ذبیح:...... قارئین کے ذہن میں یہ خدشہ ضرور گزرا ہوگا کہ ذبیح اللہ ''اسحاق'' ہیں نہ کہ حضرت اسمٰعیل جیسا کہ مؤرخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا طرز بیان گواہی دے رہا ہے حالانکہ مشہور بات یہ ہے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اور وہی مقام منیٰ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ذبح ہونے کے لئے گئے تھے۔ بے شک یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآن مجید کی نص صریح سے اگر اسمٰعیل علیہ السلام کا ''ذبیح اللہ'' ہونا ثابت نہیں ہو سکتا تو اشارۃ النص سے ضرور ثابت ہو جائے گا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ نص صریح سے دونوں بزرگوں میں سے بالتخصیص ایک کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا، باقی رہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے جہاں تک ثابت ہوتا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہی ذبیح اللہ ہیں۔ سو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ علامہ فاضل مؤرخ حدیث'' انسا ابن الذبيحتين کے جواب میں کیوں یہ جواب دے رہے ہیں۔ کہ لوگ عام طور سے فخر و مباہات کے وقت چچا کو بھی باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر فرمایا انا سيد ولد ادم ولا فخر (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں ہے) آپ لوگ یہ تو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اولاً جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ کو عام لوگوں میں شامل کرنا ہی جادۂ اعتدال سے منحرف ہونا ہے۔ ثانیاً جو شخص اولاد آدم کی سرداری کو بھی ''فخر'' نہ سمجھے وہ چچا کو کس طرح فخریہ طور پر باپ کہہ سکتا ہے۔ دوسری دلیل جس میں طبری کی طرح علامہ نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت ان کو ذبح کرنے کا حکم واقعی نہیں ہے بلکہ جانچ اور امتحان کا ہے اس لحاظ سے یہ حکم بشارت یعقوب علیہ السلام کے منافی نہیں ہو سکتا اور علامہ طبری نے اپنے دعویٰ پر یہ گواہی پیش کی ہے کہ بیٹا پیدا ہونے کی بشارت حضرت ہاجرۃ سے پہلے دی گئی تھی۔ اس لیے بشارت ابن سارۃ کی ہوگی۔ نہ کہ حضرت ہاجرۃ کی اور چونکہ علم الٰہی میں یہ بات مخفی تھی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔ صرف امتحان کے طور پر حکم دیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے یعقوب علیہ السلام کی بشارت بھی صحیح ہو جائے گی۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ علم الٰہی میں یہ بات مخفی تھی کہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

انتقال ہوگیا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عفرون بن صحر سے زمین کا ایک ٹکڑا باوجود یکہ وہ بلا معاوضہ دینے پر راضی تھا۔چار سو مثقال چاندی دے کر خریدا اوراس میں حضرت سارہؓ کو دفن کیا۔اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قطورا (یا قطورا) ❶ بنت یقطن کنعانہ سے نکاح فرمایا حسب توریت اس کے بطن سے چھ بیٹے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشبق ،شوخ ❷ توریت میں لکھا ہے کہ یقشان کے دو بیٹے سبا اور وذان پیدا ہوئے اور وذان سے اشور، لطوشیم اور لائم پیدا ہوئے اور مدین کے پانچ بیٹے عیفا، عیفین ،حنوخ ،افیداع اور الزاعا پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد:...... علامہ سہیلی کا یہ خیال ہے کہ ان بیٹوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک چوتھی بیوی حجین یا حجون بنت اہیب سے پانچ اور بیٹے ا کیسان ۲ فروخ ۳، اسیم ۴ نوطانا اور ۵ نافس پیدا ہوئے تھے۔علامہ طبری بنی قنطورا کا ذکر کرتے ہوئے۔یقشان کو لکھ کر تحریر کرتے ہیں اور باقی سب اولاد ابراہیم علیہ السلام کی بی بی رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں کی تعداد اس بنا پر تیرہ بنتی ہے۔حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جو سب بیٹوں میں سب سے بڑے تھے بی بی ہاجرہؓ سے اور حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت سارہؓ سے اور چھ قنطورا سے جیسا کہ توریت میں ہے اور پانچ بیٹے بروایت سہیلی حجین اور بخیال طبری رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ❸:...... چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحٰق علیہ السلام سے اس بات کا وعدہ لے رکھا تھا کہ کنعانیوں میں وہ

---

❶ ..... مروج الذہب جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۳ پر قنطورا تحریر ہے۔❷ ..... کامل ابن اثیر (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۰) پر یہ نام اس طرح ہیں (۱) نفشان (۲) مران (۳) مدیان (۴) مدن (۵) نشق (۶) سرح، اور کامل کے مطابق توراۃ میں بھی ان کے اسماء گرامی اسی طرح تحریر کیے گئے ہیں جبکہ طبری کی الرسل والملوک (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۹) پر یہ نام اس طرح ہیں (۱) یقسان (۲) ذمران (۳) مدیان (۴) یسبق (۵) سوج (۶) یسرہ۔اور مسعودی کی بروج الذہب (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۳) میں یہ نام اس طرح ہیں (۱) نفس (۲) مدن (۳) مدین (۴) سنان (۵) مرق (۱) سرح۔جبکہ ابن قتیبہ کی المعارف صفحہ نمبر ۶ پر لکھا ہے کہ قنطورا کے چار بیٹے ہوئے۔❸ مناسب تو یہی تھا کہ جہاں شروع شروع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر آیا تھا وہیں ہم جناب ابراہیم علیہ السلام کے وہ حالات جنھیں ہمارے مؤرخ نے طوالت کے خیال سے ترک کر دیا ہے لکھ دیتے لیکن اس مقام پر تحریر کرنا نامناسب نہیں شروع کو آخر سے نسبت ہوتی ہے ایک مشہور قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اولعزم انبیاء میں سے ہیں ان پر بیس صحیفے نازل ہوئے تھے سب سے پہلے آپ ہی نے مہمانداری کی رسم نکالی آپ ہی نے سب سے پہلے ننانوے برس کی عمر میں ختنہ کرایا اور پانی سے استنجا کیا مسواک کی اور ناک کو پانی سے صاف کیا۔مصافحہ اور معانقہ کے بھی آپ ہی موجد ہیں، پاجامہ بھی آپ ہی نے بالہام ربانی سب سے پہلے بنایا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایمان کی حفاظت کی اور اطاعت حق تعالیٰ کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کی۔سبائکہ الذہب اور کامل ابن اثیر میں آپ کی عمر دو سو سال لکھی ہے۔آپ کی وفات کا قصہ مؤخر الذکر فاضل نے اس طرح بیان کیا ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ بغیر میری خواہش کے میری روح قبض نہ کی جائے۔اس لئے جب اللہ کی مرضی یہ ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کی جائے تو اللہ جل شانہ نے ملک الموت کو ایک بوڑھے جس کے قویٰ مسلوب تھے کی صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وقت لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بوڑھے (ملک الموت) کو بھی دستر خوان پر بٹھایا۔ضعف اور ناتوانی نے اس بوڑھے کو اتنا مجبور کر دیا تھا جس لقمہ کو اٹھا کر وہ منہ میں رکھنے کا ارادہ کرتا تھا وہ پہلے آنکھ تک پہنچ جاتا تھا پھر وہاں سے چھٹ کر کان میں داخل ہو جاتا تھا۔اس کے بعد منہ تک بڑی مشکل سے پہنچتا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ ماجرا دیکھ کر سخت حیران ہوئے اور اس سے اس کا سبب معلوم کیا تو اس بوڑھے نے کہا کہ میرے بڑھاپے نے یہ حال کر رکھا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بوڑھے سے اس کی عمر معلوم کی تو اس بوڑھے نے اپنے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو برس زیادہ بتایا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا، اللہ اکبر میرے اور اس کی عمر میں صرف دو سال کا فرق ہے۔دو برس کی بڑھائی میں اس کا یہ حال ہو رہا ہے۔" غالباً دو سال بعد میری بھی یہ کیفیت ہوگی" تھوڑی دیر کے بعد سکت کے بعد یہ دعا کی اللھم اقبضنی الیك (اے اللہ مجھ کو اپنی طرف کھینچ لے) وہ بوڑھا (ملک الموت) اٹھا اور اس نے روح قبض کر لی (فیہ، ما فیہ، فتدبر)۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے)... حضرت ابراہیم علیہ السلام سرزمین شام سے مصر جائیں گے اور واقعات پیش آئیں گے۔اور ہاجرہؓ کو سارہؓ لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں گی اور دس سال کے بعد بی بی ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیدیں گی اور ان کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوں گے اور وہی "ذبیح اللہ" ہوں گے اس صورت میں پہلی بشارت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت سے متعلق ہوگی اور دوسری حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ساتھ اور "ذبیح اللہ" پہلی بشارت والا ہوگا تا کہ دوسری بشارت والا۔اس کے علاوہ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ پارہ سورۃ الصّٰفّٰت) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ابتدائی حالات بیان کرتے ہوئے بتوں کو توڑنے اور آگ میں ڈالے جانے کا حال کیا ہے اس کے بعد یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کے وقت بیٹے کی دعا مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا تھا چنانچہ ہجرت کے ایک مدت کے بعد وہ بیٹا پیدا ہوا اور جب وہ بڑا ہوا تو اس کے ذبح کا حکم صادر ہوا جب یہ دونوں باپ بیٹے تعمیل ارشاد الٰہی کے لئے تیار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ بھیج کر اس لڑکے کو بچا لیا ان واقعات کے بعد صریحاً حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی جیسا کہ کلام پاک کی آیت کریمہ گواہی دیتی ہے کہ وبشرنہ باسحق نبیا من الصالحین (الصّٰفّٰت ۱۱۲) (اور ہم نے خوشخبری دی اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق کی جو کہ نبی ہوگا نیک بختوں میں) کیا اس طرز بیان سے کسی کو مجال کلام رہ جاتا ہے؟ یہ بات نہایت قرین قیاس ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پہلے بیٹے کے ذبح پر حکم الٰہی کے مطابق تیار ہو گئے اور امتحان میں پورے اتر گئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے فدیہ بھیج کر ان کو بچا لیا اور انتہائی عنایت اور الطاف سے ایک اور بیٹے کی ولادت کی بشارت دی۔

شادی نہیں کریں گے اس لئے مقام حران میں جو آپ کی پہلی ہجرت گاہ تھی اور جہاں آپ کے قبیلہ ''رقوم'' کے لوگ رہتے تھے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو لے کر آئے اور ''رفقا'' بنت بتوئل بن ناحور بن آزر سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کا نکاح کر دیا۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام اس وقت چالیس سال کے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیصو جڑواں پیدا ہو گئے تھے اس کے بعد ایک سو پچھتر سال کی عمر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سرزمین میں انتقال ہوا ❶ سارہ بی بی کے پاس اسی زمین کے حصے میں دفن کئے گئے اب اسی مقام کو خلیل کہتے ہیں اللہ جل شانہ نے ان کی آئندہ نسلوں کو نبوت اور کتاب سے آخر زمانہ تک سرفراز فرمایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وفات:...... حضرت اسماعیل علیہ السلام ❷ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال سے پہلے مکہ میں رہتے تھے ویسا ہی انتقال کے بعد بھی مکہ میں رہے اور انہی بنی جرہم میں نشوونما پا کر ان کی اور نیز ان اعمالقہ کی طرف جو اطراف مکہ میں رہتے تھے اور اہل یمن کی طرف مبعوث ہوئے ان میں سے کچھ لوگ تو ایمان لے آئے اور بعض بدستور کفر و الحاد کے راستے پر رہے انتقال کے وقت جیسا کہ توریت میں مذکر ہے کہ آپ بنی جرہم میں بارہ بیٹے بنایوت ❸ (جس کو عرب ناب یا نابت کہتے ہیں) ۲ قیذار ۳ اودبیل ۴، بسام ۵، مشمع ۶، ذوماء ۷، مسا ۸، حراہ ۹، قیما ۱۰، یطور ۱۱، نافس ۱۲، قدما ۱۲ چھوڑ گئے ❹۔ ابن اسحٰق کی روایت گواہی دیتی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوئی اور اپنی والدہ ہاجرہ ❺ کے پاس میزاب رحمت اور حجر اسود ❻ کے درمیان دفن کئے گئے۔ توریت میں ان کی عمر ایک سو سینتیس سال لکھی ہے اور لکھا ہے کہ ان کی اولاد ''جویلہ'' سے شور قبالہ مصر تک اچور کی جانب آباد ہو گئی تھی اور اہل تعریت کی نزدیک ''جویلہ'' سے جنوب برقہ اور شور سے ارض حجاز اور اثور سے ''بلاد موصل و جزیرہ'' مراد ہے۔

بنی اسماعیل علیہ السلام:...... حضرت اسماعیل کے بعد نابت بن اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کا متولی بنا اور مکہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مقیم رہا۔ یہاں تک کہ ان کی نسل میں اتنی زیادہ ترقی ہوئی کہ مکہ میں سما سکے اور حجاز کے اطراف اور جوانب میں پھیل گئے۔ عدنان کی شاخوں کے بارے میں علماء کا یہ خیال ہے کہ نابت ابن اسماعیل علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں اگرچہ بعض علماء نے اس قول سے اختلاف بھی کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ عدنانی عرب سارے قیذار بن اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حالانکہ علماء نسب نے سوائے نابت کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کسی اور بیٹے کی اولاد کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ اکثر علماء کا خیال یہ بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی حضرت اسماعیل کے کسی اور بیٹے کی اولاد کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ اکثر علماء کا خیال یہ بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کسی اولاد کی نسل میں سے ہیں اس لحاظ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام سارے عرب کے (جو ان کے بعد ظہور میں آئے) مورث اعلیٰ اور جد امجد ہیں واللہ اعلم۔

تذکرہ حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام کا ابتدائی حال:...... حضرت اسحٰق فلسطین میں مقیم رہے اور بڑی عمر پائی اخیر عمر میں آپ نابینا ہو گئے تھے۔ چونکہ

---

❶ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے لیکن اصحاح میں آیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال تکوین کے پچیسویں سفر میں فلسطین کے علاقے خلیل میں ہوا۔ ❷...... اسماعیل اور اسمعین دونوں روایت مروی ہیں یہ عجمی نام ہے اس کے معنی اللہ کا فرمابردار ہیں آپ ہی کی طرف نور نبوت منتقل ہوا۔ ❸...... السیرۃ النبویۃ لابن ہشام (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴) پر لکھا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ نابت حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ ❹ ابن ہشام کی سیرت النبویۃ میں لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔ نابت، قیذر، اذبل، مبشا، مسمعا، ماشی، دما، آزر، طیما، یطور، نبشم، قیذما گ ان کی والدہ رعلہ بنت مضاض بن عمرو جرہمی تھیں۔ ❺ ''ہاجرہ'' عربی میں ان کا نام ''ہاجرہ'' یا آجر لیا جاتا ہے صحیح تلفظ ''ھاجرہ'' نہیں۔ اور آجر عرب لوگ ''ھا'' کو الف سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ جسے ھراق الماء کو ''اراق الماء'' بھی کہا جاتا ہے۔ دیکھئے ابن ہشام صفحہ نمبر ۶)۔ ❻ اصل کتاب میں مدفن ''مقام حجر'' لکھا ہے جو کہ ''حطیم'' کہلاتا ہے، اور یہ وہ جگہ ہے جو بنیاد ابراہیمی میں شامل تھی مگر قریش نے اسے ''فنڈز'' کی کمی کی بنا پر چھوڑ دیا تھا اور اس جگہ دیوار کھینچ دی تھی اسی وجہ سے اس کا نام ''حجر'' پڑ گیا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنیاد ابراہیمی پر اسے بنا دیا تھا مگر حجاج بن یوسف نے اسے گرا کر دوبارہ قریش کی طرح بنا دیا۔

آپ علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام کے لئے برکت ❶ کی دعا کی تھی اس وجہ سے عیصو ناراض ہوکر یعقوب کے قتل کے پیچھے پڑ گئے۔ رفقاء بنت بنویل نے یعقوب علیہ السلام کو اس سے آگاہ کر کے حران چلے جانے کی رائے دی۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام رات کو گھر سے نکل کر حران کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور شام سے صبح تک سفر کرتے جب صبح ہو جاتی تھی تو ٹھہر جاتے تھے اسی لئے اللہ جل شانہ نے ان کو اسرائیل کے لقب سے یاد فرمایا آہستہ آہستہ تھوڑے دنوں کے بعد اپنے ماموں ''لابان بن تبویل'' کے پاس پہنچ کر مقیم ہو گئے۔ الابن تبویل نے اپنی بڑی بیٹی ''لیا'' کا نکاح حضرت یعقوب علیہ السلام سے کر دیا اور خدمت کے لئے زلفہ کو دیا اس کے بعد چھوٹی بیٹی ''راحیل'' کو ❷ اپنے بھانجے یعقوب علیہ السلام کے نکاح میں دیا اور جہیز میں ''بلہا'' انھیں دی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد:......سب سے پہلے ''لیا'' سے روبیل اس کے بعد شمعون پھر لادی اس کے بعد ''یہودا'' ❸ کے بعد دیگرے پیدا ہوئے چونکہ راحیل کی اس وقت تک کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تھی اس وجہ سے اس نے اپنی بلہا خادمہ یعقوب علیہ السلام کو ہبہ کر دی جس کے بطن سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے لیا نے بھی یہ دیکھ کر اپنی زلفہ خادمہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو دے دی کچھ عرصے کے بعد اس کے بطن سے کاؤ اور آشر پیدا ہوئے اس کے بعد پھر لیا کے بطن سے یساکر اور زبولون کی پیدائش ہوئی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹے پورے ہو چکے تھے کہ راحیل نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دُعا کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول کر لی اور ان کے بطن سے یوسف علیہ السلام صدیق پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب، علیہ السلام کی کنعان واپسی:......حضرت یعقوب علیہ السلام بیس سال تک حران میں رہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم پر کنعان کی طرف روانہ ہو گئے اگرچہ لابان (یعقوب کا ماموں) اس ارادے کا مخالف تھا چنانچہ واپس لانے کی غرض سے دو ایک منزل تک حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ ساتھ آیا۔ لیکن جب اس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ناچار بھیڑ بکیر اں کا ایک غلہ دے کر حران کی طرف واپس چلا گیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ ''عیصو'' کے شہر کے قریب پہنچے ''عیصو'' ان دنوں جبل یسعین جو کہ سرزمین کرک اور شوبک میں واقع ہے رہتا تھا، عیصو نے بھیڑ بکریوں کا گلہ دیکھ کر چرواہوں سے پوچھا کہ ''یہ بھیڑ بکریاں کس کی ہیں'' چرواہوں کو کیونکہ پہلے ہی سے سکھا دیا گیا تھا چنانچہ ایک زبان ہو کر بول اُٹھے ''یہ بکریاں یعقوب نامی عیصو چرواہے کی ہیں'' عیصو یہ سن کر خاموش ہو کر چلا گیا اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے کچھ بکریاں اور کچھ بھیڑ عیصو کے پاس ہدیہ بھیجیں جس سے عیصو کا دل حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف سے صاف ہو گیا۔

حضرت اسحٰق ❹ علیہ السلام کی وفات:......اسی زمین میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بذریعہ وحی مطلع کیا کہ ''آج سے تمہارا نام اسرائیل ہو گا'' اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ارشالیم (یروشلم بیت المقدس) پہنچ کر ایک کھیت خریدا اور یہیں سکونت اختیار کر لی۔ اس مقام پر حضرت راحیل کا زچہ خانے میں ہی انتقال ہو گیا اور بیت اللحم میں دفن کی گئیں۔ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام قریہ جبرون میں اپنے والد حضرت اسحٰق کے پاس آ گئے اور یہیں مقیم رہے یہاں تک کہ حضرت اسحٰق کا ایک سو اسی سال کی عمر میں انتقال ہو گیا اور اپنے والد حضرت ابراہیم کی قبر کے پاس دفن کئے گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام ❺:......حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے باپ کے قائم مقام بن گئے اور ان کے سارے بیٹے ان کے پاس رہے یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السلام بڑے ہو گئے اور کواب کا حال بیان کیا پھر بائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لئے گئے جہاں بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا اور

---

❶......اس کا تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ حضرت اسحٰق نے نابینا ہونے کے بعد ایک روز عیصو سے کہا کہ اگر آج تم مجھ کو شکار کا گوشت کھلاؤ تو میں تمہارے حق میں وہ دُعا کروں جو میرے والد نے میرے حق میں کی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ان کی ماں نے کہا ''بیٹا تم اپنی بکری ذبح کر کے کباب بناؤ اور اپنے والد کے سامنے رکھ کر ان سے اپنے حق میں دُعائے برکت لے لو'' حضرت یعقوب'' تم سے سبقت لے گیا لیکن میں تیرے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ تمہاری نسل کی اتنی زیادہ ترقی ہو کہ وہ ریت کے ذروں سے بھی زیادہ سمجھی جائے گی چنانچہ عیصو اسی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام سے ناراض ہو گئے اور ان کے قتل کی فکر لگ گئے حضرت اسحٰق کو عیصو سے زیادہ محبت تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے ان کی والدہ رفقاء بنت تبویل کو۔ ❷ ممکن ہے کہ اس زمانے کی شریعت میں بیک وقت دو بہنوں سے نکاح جائز ہو۔ ❸ ابن اثیر میں ہے دو مزید اولادیں زبالون اور الشجر نامی پیدا ہوئے اسی کو ابن خلدون نے بعد میں یساخر اور زبولون نام لیا ہے۔ ❹......علامہ ابوالحسن علی ابن ابوالکرم محمد شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری صاحب تاریخ کامل کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کا وفات کے وقت ایک سو ساٹھ برس کا سن مبارک تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس وقت ایک سو پینتالیس سال کے تھے واللہ اعلم۔ ❺......حضرت یوسف علیہ السلام کا مکمل واقعہ کامل ابن اثیر صفحہ نمبر ۱۰۹ پر اور عرائس المجالس للثعلبی (صفحہ نمبر ۹۵ تا صفحہ نمبر ۱۲۵) پر اور قصص الانبیاء (ابن کثیر) میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسافروں نے نکال کر عربوں کے ہاتھ بیس مثقال پر فروخت کر دیا پھر عربوں سے عزیز مصر نے خرید لیا۔ ابن اسحق نے لکھا ہے کہ عزیز مصر کا نام طفیر بن رحیب تھا ❶ اور فرعون مصر ان دنوں عمالقہ میں سے ریان بن ولید بن دومغ تھا۔ الغرض حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کے یہاں پرورش پائی پھر زلیخا کے ساتھ چند واقعات پیش آنے قید میں رہے اور پھر قیدیوں کے خواب کی تعبیر بیان کی پھر بادشاہ مصر نے ان کو قحط کے خوف سے زمانہ قحط میں خزائن و زراعت کا منتظم بنایا اور ملکی انتظامات سارے ان کے سپرد کر دیئے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت تیس سال کی ہو چکی تھی، بعض کہتے ہیں کہ اطفیر کی معزولی کے بعد اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے انتقال کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام وزارت کے متولی بنے اور زلیخا سے نکاح کر لیا اور اس کی ساری املاک کے مالک بن گئے یہی امور ان کے سب بھائیوں اور والد کے ساتھ ایک جا ہونے کے ظاہری اسباب ہیں کیونکہ جب کنعان میں قحط پڑا تو ان کے بعض بھائی غلہ وجنس لینے کے لئے مصر آئے یوسف نے ان کی قیمت انہیں واپس کر دی تھی اور تمام بھائیوں کو بلوایا تھا، اور یہی ان کے تمام بھائیوں اور باپ کے جمع ہونے کا سبب بنا اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب: ..... حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر بارہ سال کی ہو چکی تھی کہ آپ نے ایک رات کو یہ خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے ❷ سورج اور چاند ان کو سجدہ کر رہے ہیں صبح ہوتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے عالی قدر والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے خوب بیان کیا، حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر تو بیان کر دی لیکن اس کے ساتھ یہ بھی تاکید فرما دی ''دیکھو خبردار اس کواب کو اپنے بھائیوں سے مت کہنا ورنہ وہ لوگ حسد کی وجہ سے تمہیں ہلاک کرنے کا حیلہ ڈھونڈیں گے'' پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا و كذالك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل الاحاديث ويتم نعمته عليك (یوسف ۶) (یعنی جیسا کہ اللہ جل شانہ نے تجھ کو اس خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ نبوت اور اہم امور کے انتظام کے لیے تجھے ممتاز اور مختص کرے گا اور تجھ کو احادیث کی تاویل یعنی خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور پوری کرے گا اپنی نعمت تجھ پر یعنی دینی اور دنیاوی دونعمتوں کو ملا دے گا۔

گھر کی بیدی: ..... حضرت یعقوب علیہ السلام تو یہ سمجھے تھے کہ یہ باتیں اکیلے میں ہو رہی ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کو منع کر دیا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی سوتیلی والدہ ''لیا'' یہ باتیں سن رہی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے چراگاہ سے واپس ہونے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں سے ماجرا بیان کر دیا۔ ان لوگوں نے سن کر کہا ''یوسف نے آفتاب سے والدہ کو تعبیر کیا ہے اور چاند سے تجھے مراد لیا ہے اور ستاروں سے ہمارے سوا کس کو مراد لے گا؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابن راحیل ہم پر اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتا ہے، افسوس ہے کہ ہم سے زیادہ ہمارے والد حضرت یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کو پیار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچے کسی کام کے نہیں ہیں۔ اور ہم طاقت ور اور تن آور ہیں بے شک ہمارے والد غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔

یوسف علیہ السلام کے قتل کا مشورہ: ..... مناسب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کر ڈالو یا ایسی زمین میں اسے چھوڑ آؤ کہ والد سے وہ بالکل علیحدہ ہو جائے اس کے بعد ہم سب والد کے نزدیک محبوب ہو جائیں گے۔

''یہودا'' نے جو سب بھائیوں میں عقلاً وفضلاً بڑا تھا، کہا کہ یوسف کو قتل مت کرو کیونکہ قتل گناہ کبیرہ ہے بہتر ہوگا کہ اسے کسی اندھے کنوئیں میں لے جا کر ڈال دو۔ راہ گیر اسے نکال کر لے جائیں گے'' سب نے اس رائے کو پسند کیا اور آپس میں معاہدہ کر کے دس کے دس بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے یا بانا مالك لا تامنا علی یوسف وانا له لنصحون (یوسف:۱۱)۔ (ابا جان آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ یوسف علیہ السلام پر ہمارا بھروسا نہیں فرماتے۔ حالانکہ ہم اس کے محافظ ہیں) ارسله معنا غدا یرتع ویلعب وانا له لحفظون (یوسف:۱۲) (یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا کی طرف بھیج دیں وہ چرائے گا اور کھیلے گا اور اس وقت ہم اس کے نگران رہیں گے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کو خواب: ..... حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی چالاکیاں سمجھ کر بولے، انی لیحزننی ان تذھبو ابه واخاف ان یاکله

---

❶ ..... ابن اثیر میں اس کا نام قطفیر لکھا ہے اور ایک قول کے مطابق ''اطفیر'' ہے۔ ❷ ..... وہ گیارہ ستارے جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا، جریان، الطارق، الذیال، قابس، عمدان، الفلیق، المصبح، الفرغ وثاب، ذوالکتفین تھے۔

الذئب وانتم عنه غفلون (یوسف:۱۳) مجھ کو یہ خیال رنج دے رہا ہے کہ تم اس کو لے جاؤ اور مجھ کو خوف ہے کہ شاید تمہاری غفلت میں اس کو بھیڑیا کھا جائے) حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ جواب اس بناء پر دیا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ گیا حضرت یوسف علیہ السلام ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہیں اور ان کو دس بھیڑیوں نے گھیر لیا ہے اور عنقریب اسے کھانا چاہتے ہیں۔ پھر انہی میں سے ایک بھیڑیئے نے یوسف علیہ السلام کی حمایت کی۔ زمین شق ہو گئی اور حضرت یوسف علیہ السلام اس میں سما گئے پھر تین دن بعد آپ زمین سے نکلے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی:...... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جس وقت اپنے والد کا جواب مذکورہ سنا تو ایک زبان ہو کر بول اُٹھے یہ عجیب بات ہے کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم قوی اور توانا ہوں اگر ایسا پیش آ جائے تو ہم سے بڑھ کر اور کون بے حمیت ہو سکتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس جواب سے اطمینان ہو گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی عمر کے تقاضے کی وجہ سے جانے پر اصرار کیا۔ ناچار یعقوب علیہ السلام نے اجازت دیدی۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے کر سنسان میدان میں پہنچے سب نے آستین چڑھا چڑھا کر مارنا شروع کر دیا جب ایک ان میں سے آپ پر حملہ کرتا تھا تو دوسرے سے پناہ مانگتے تھے۔ اور جب وہ مارنا شروع کرتا تھا تو تیسرے سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ آپ قریب المرگ کر دیا۔ اس وقت ''یہودا'' نے کہا'' تم نے تو عہد کیا تھا کہ کسی کو تکلیف نہ دیں گے اور نہ ماریں گے اب یہ کیا کر رہے ہو اپنی اس حرکت سے باز آؤ'' سب نے مارنے سے ہاتھ روک لیا اور کنوئیں پر لے جا کر آپ کی قمیض اتاری، بازو باندھے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اخوتاه ردوا علی قمیص اتواری به فی الجب (اے بھائیو میرا قمیض مجھ کو دے دو تا کہ اس کنوئیں میں میں پہنے رہوں) بھائیوں نے کہا چاند سورج اور گیارہ ستاروں کو بلا وہی تجھے چھپائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں:...... حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا بھائی میں نے کچھ نہیں دیکھا مجھ کو معاف کر دو لیکن انہوں نے ایک بھی نہ سنی اور کنوئیں میں آپ کو رسی باندھ کر دور تک تو آہستہ آہستہ اُتارا جب نصف کے قریب رہ گیا تو رسی چھوڑ دی۔ قدرت الٰہی کے ایک ٹکڑا پتھر کا اوپر نکلا ہوا تھا جس پر یوسف علیہ السلام پہنچ کر ٹھہر گئے اور ظاہراً یہی سبب ان کے بچنے کا بنا۔

بھائیوں کا مزید ظلم:...... پھر بھائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں گرانے سے پہلے نیم جان ہو گئے تھے اور اب تو اس کی روح ضرور فنا ہو گئی ہو گی۔ اور اس خیال کی تصدیق کے لیے یوسف علیہ السلام کو آواز دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سمجھ کر کہ شاید اب بھائیوں کو میرے حال پر رحم آ گیا ہے مجھ کو اس تکلیف سے نجات دیں گے اور کنوئیں سے نکال لیں گے جواب دے دیا۔ مگر نامہربان بھائیوں نے پھر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن یہودا نے انہیں اس فعل سے روکا اور ایک سکوت کے عالم میں سب کے سب واپس چلے گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور برادران یوسف علیہ السلام:...... ادھر تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بکریوں کے گلہ کی طرف واپس ہوئے ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی'' کہ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ تو ان کو ان کے کرتوتوں کی خبر دے گا اور تیرا ایسا مرتبہ بڑھ جائے کہ تجھے نہیں پہچانیں گے کہ تو یوسف علیہ السلام ہے''۔ ادھر یوسف علیہ السلام کے بھائی بکریوں کے گلہ کے پاس آئے اور ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون سے حضرت یوسف علیہ السلام کے پیراہن کو رنگا اور تقریباً عشاء کے وقت روتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے، یـا بـانـا انا ذهبنا نستبق وتركنا يوسف عندمتا عنا فا كله الذئب وما أنت بمؤمن لنا ولو كنا صدقين (یوسف:۱۷) (اے ہمارے باپ ہم آگے نکل گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کپڑوں کے پاس چھوڑ گئے بھیڑیے نے اس کو کھا لیا ہم بالکل سچ ہیں گے لیکن آپ کو یقین نہیں آئے گا)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ سن کر سکتہ سا ہو گیا تھوڑی دیر بعد اپنے غمگین دل کو سنبھال کر فرمایا'' یہ ایسا واقعہ نہیں ہوا بلکہ تم نے یہ کام اپنی طبیعت سے کیا ہے میں صبر کرتا ہوں صبر کا بڑا درجہ ہوتا ہے اچھا لاؤ اس کی قمیض مجھ کو دکھلاؤ''۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جس وقت قمیض دکھلائی حضرت یوسف علیہ السلام نے غور سے دیکھ کر فرمایا تاللہ ما رایت ذئباً احلیم من هذا اکل ابنی ولم یشق قمیصه (خدا کی قسم میں نے اس بھیڑیے جیسا کسی کو بردبار نہیں دیکھا کہ اس نے میرے بیٹے کو تو کھا لیا اور اس کی قمیض کو نہیں پھاڑا) اور چیخ مار کر بیہوش ہو کر گر پڑے تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو بہت روئے اور قمیض کو

بار بار اُٹھا کر دیکھتے تھے اور آنکھوں سے لگا سونگھتے تھے۔

قافلہ والے اور حضرت یوسف علیہ السلام:...... تین روز تک حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں رہے اس دوران ایک فرشتہ اا کر باز و کھال دیئے چوتھے دن عرب کا ایک قافلہ مصر جارہا تھا وہ اتفاقاً اس کنوئیں کے قریب پہنچ کر ٹھہرا اور دو آدمیوں کو جن میں سے ایک کا نام مالک بن زعر اور دوسرے کا نام بشریٰ تھا۔ پانی لینے بھیجا مالک بن زعر نے پانی کھینچنے کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ڈول اور رسی کو پکڑ کر کنوئیں سے باہر نکل آئے جس وقت مالک بن زعر کی آنکھ حضرت یوسف علیہ السلام پر پڑی پہلے کچھ جھجکا پھر سنبھل کر چلا اُٹھا یٰبشریٰ هذا غلم (یوسف:۱۹) اے بشریٰ یہ تو ایک لڑکا ہے)

''یا بشریٰ هذا غلم'' کا مطلب:...... علماء تاریخ نے بشریٰ کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کا تو یہ خیال ہے کہ بشریٰ مالک بن زعر کے ساتھی کا نام تھا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے اور اکثر یہ فرماتے ہیں کہ بشریٰ سے مقصود کوئی شخص نہیں ہے اور نہ مالک ابن زعر کے ساتھی کا نام بشریٰ تھا، آیت کریمہ میں ''بشریٰ'' کے معنی بشارت یعنی خوشخبری کے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بیچنے والے بھائی:...... الغرض مالک اور ''بشریٰ'' حضرت یوسف کو امیر قافلہ کے پاس لائے قافلہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ کہ اس دوران یہودا پہنچ گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو امیر قافلہ کے پاس دیکھ کر اپنے بھائیوں کو اس ماجرے سے آگاہ کیا چنانچہ سگے بھائی امیر قافلہ کے پاس آئے اور کہنے لگے ''یہ تو ہمارا غلام ہے یہ تم لوگوں کو کہاں سے ملا؟ چار دن ہوئے یہ بھاگ گیا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ڈر کے مارے کچھ نہ بولے اور ان لوگوں نے امیر قافلہ کے ہاتھ ان کو بیس یا بائیس یا چالیس دُرہم کے عوض فروخت کر دیا۔ اور دام کھرے کر کے واپس چلے دیئے۔

مصر کے بازار میں فروخت:...... حضرت یوسف علیہ السلام قافلہ کے ساتھ ساتھ مصر پہنچ گئے۔ مالک بن زعر بن ابن عیفا بن مدین جس نے آپ کو آپ کے بھائیوں سے خریدا تھا۔ نہلا دھلا اچھے کپڑے پہنا کر فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں پیش کر دیا۔ اطفیر بن رحیب یا قوطفیر نے جو فرعون مصر کا وزیر ''عزیز مصر'' کے لقب سے مشہور تھا خرید لیا۔ اور اپنے مکان پر لا کر اپنی بیوی زلیخا یا راحیل سے کہا اکرمی مثوٰه عسى ان ينفعنا او نتخذه ولداً (اس کو آرام و عزت سے رکھو شاید آئندہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

مصر کا حاکم:...... ان دونوں مصر کی فرعونیت عمالقہ کے خاندان میں تھی ریان بن ولید و مع مصر کا فرعون تھا علامہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ یہ فرعون مصر'' حضرت یوسف علیہ السلام پر جب کہ انہیں نبوت عطا ہوئی تھی ایمان لے آیا تھا اور آپ کی زندگی میں انتقال بھی کر گیا اور اس کے بعد قابوس بن مصعب مصر کا فرعون بنا اور یہ باوجود ایمان کی دعوت کے حضرت یوسف پر ایمان نہیں لایا بعضے لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ قابوس ہی حضرت موسیٰ کے زمانے میں فرعون مصر تھا اور اس کی چار سو سال کی عمر ہوئی تھی اس دلیل کے بعد اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے ولقد جاء كم يوسف من قبل بالبينت (المؤمن ۳۴) (بے شک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف دلائل لے کر آئے) اس بنا پر اگر یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ایک نہ ہوگا تو اس آیت کے معنی درست نہ ہوں گے میرے نزدیک ان کا یہ خیال ان کی نافہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن پاک میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اولاد کو ان کے آباؤ اجداد کے حال سے مخاطب کیا ہے۔ واللہ اعلم)

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا:...... حضرت یوسف علیہ السلام جس وقت جوانی کی عمر کو پہنچے اور ابھی آپ کی عمر تیس سال سے زیادہ نہیں ہوئی تھی اور علم خلعت و نبوت سے سرفراز نہیں کئے گئے تھے زلیخا آپ پر مائل ہو گئیں اور ایک دن خلوت میں بلا کر اپنا خیال ظاہر کیا یوسف نے فرمایا قال معاذ الله انه ربي (یوسف ۲۲) (خدا سے پناہ مانگتا ہوں بے شک وہ تیرا شوہر میرا مربی ہے) انه لا يفلح الظالمون (یوسف ۲۳) (بیشک اللہ ظالموں کو یعنی خیانت کرنے والوں کو فلاح نہیں دیتا) زلیخا نے چونکہ دروازے پہلے سے ہی بند کرا دیئے تھے اس لئے مطمئن ہو کر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی جب بھی کہتی تھی یا یوسف ما احسن شعرك (اے یوسف تمہارے کتنے اچھے بال ہیں) اور حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے تھے هو اول ينتشر من

جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے میلے ہوں گے)اور کبھی کہتی تھی یا یوسف ما احسن شعرك (اے یوسف تمہارے کتنے اچھے بال ہیں)اور حضرت یوسف فرماتے تھے هو اول ینتشر من جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے میلے ہوں گے)اور کبھی کہتیں تھیں یا یوسف ما احسن عینك (اے یوسف علیہ السلام تیری آنکھیں کتنی اچھی ہیں)اور آپ علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ هی اول سائل من جسدی (یہی میرے جسم سے سب سے پہلے بہہ جائیں گی) زلیخا اس قسم کی چھیڑ چھاڑ کرتی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد یوسف علیہ السلام کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایاں ہوا لیکن فضل الٰہی شامل حال تھا لہٰذا آپ علیہ السلام پاک وصاف بچ گئے۔

میلان یوسف کا مطلب:...... ہمارے اس بیان سے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایاں ہوا ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے (العیاذ باللہ) حضرت یوسف علیہ السلام بھی زلیخا کے ساتھ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ لیکن جبرائیل کی وجہ سے یا کسی اور ذریعہ سے بچ گئے۔ کیونکہ کلام ربانی کا طرز بیان اس کے خلاف گواہی دے رہا ہے حضرت یوسف ہرگز ہرگز زلیخا کی طرح آمادہ وتیار نہیں ہوئے تھے اور نہ انہوں نے آزار بندگی کی گرہوں کو کھولنا شروع کیا تھا جیسا کہ بعض مؤرخین نے غلطی سے لکھ دیا ہے اور نہ پاجامہ کھولنے پر تیار ہوئے تھے اور نہ زلیخا نے مفت خانہ اس لئے بنوایا تھا اور نہ اس مکان میں کوئی بت رکھا ہوا تھا جس پر زلیخا نے شرم وحجاب کی وجہ سے چادر ڈال دی تھی اور نہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں کسی کام کے کرنے کا خیال گذرا تھا۔

ہاں یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے ایک قسم کا خیال پیدا ہو گیا تھا جسے آپ میل طبع سے تعبیر کیجئے اور چاہے قصد وارادہ سے تفسیر کیجئے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قصد اختیاری (یعنی عزم) نہ تھا بلکہ اس خیال کے ساتھ ان کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی اپنا رنگ جمانا چاہتا تھا اور دونوں میں رسہ کشی ہو رہی تھی اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ بالکل اس سے پاک رہے یہ لوگوں کی ایسی من گھڑت کہانیاں ہیں جن سے سلب ایمان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

علماء تفسیر نے وهم بها کے معنی قصد بہا (یعنی انہوں نے بھی اس کا قصد کیا) تحریر کیا ہے عزم بہا نہیں لکھا ہے کیونکہ قصد اور عزم میں بہت بڑا فرق ہے، عزم کا دل سے تعلق ہے اس کا درجہ قصد سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے اور قصد دل کے امور سے نہیں ہے اس کے علاوہ آیت کریمہ ولقد همت به وهم بها لولا ان رابرهان ربه (یوسف ۲۴) سے یہ معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ بے شک اس نے زلیخا نے قصد کیا اور یوسف بھی اسی کا قصد کرتے لیکن انہوں نے اپنے رب کا برہان دیکھ لیا لہٰذا اس سے باز رہے۔

برھان کیا چیز تھی؟:...... برہان کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیال ظاہر کئے جاتے ہیں بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام صدیق نے یعقوب علیہ السلام کو دانت میں انگلی دبائے افسوس کرتے ہوئے دیکھا اور بعضوں کا خیال ہے کہ یوسف صدیق نے نہیں دیکھا تھا بلکہ ایک غیبی آواز سنی کہ یا یوسف تزنی وانت نبی (اے یوسف تو زنا کے کے لئے تیار ہونا چاہتا ہے حالانکہ تو نبی ہے) اور کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں یوسف صدیق آیۃ لا تقربوا الزنی انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (بنی اسرائیل ۳۲) لکھی ہوئی دیوار پر دیکھ کر اس قصد غیر اختیاری سے باز رہے۔

ہماری رائے ہے کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے یہ نہ دیکھا تھا نہ وہ دیکھا تھا اگر چہ تقدیر الٰہی سے ایسے اسباب کا ظاہراً پیدا ہو جانا کچھ بعید نہیں ہے لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خیال میں زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے جو ایک وسوسہ پیدا ہو رہا تھا اور ان کا وہ نورانی دل جو آئندہ نور نبوت سے معمور ہونے والا تھا اس کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا تائید غیبی والہام الٰہی سے اس میں کامیاب ہو گئے ایک سیدھی بات کو ایسے پیرائے سے ظاہر کرنا جس کو سمجھنے میں ظاہر بینوں کو تردد ہو۔ دور اندیش عقل جائز نہیں رکھتی۔

زلیخا سے بچنے کی کوشش:...... الغرض یوسف صدیق علیہ السلام نے اپنے دامن عصمت کو زلیخا کی خواہشات کے ہاتھوں پاک وصاف بچا کر بھاگے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پکڑنے کی کوشش کی اور اس تگ ودو میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کا پچھلا دامن پھٹ گیا اتفاق سے جب دروازہ کھلا تو اطفیر (زلیخا کا شوہر) زلیخا کے چچازاد بھائی سے کھڑا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ زلیخ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر جھینپ سے گئے حضرت یوسف علیہ السلام

صدیق دل میں سوچ رہے تھے اور ابھی بات منہ سے نہ نکلنے پائی تھی کہ زلیخا بول اُٹھی ماجزآء من اراد باھلك سوء الا ان یسجن او عذاب الیم (یوسف:۲۵) (کیا سزا ہے اس شخص کی ہے جو تیرے اہل کی رسوائی کو چاہے۔ ہر سوائے اس کے کہ وہ قید اور عذاب میں مبتلا کر دیا جائے) حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا ھی راودتنی عن نفسی (یوسف:۲۶) (اس نے خود مجھ کو معصیت کی طرف بلایا تھا)۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کی گواہی: ......عزیز مصر یوسف علیہ السلام اور زلیخا کی باتیں سن کر خاموش ہو گیا زلیخا کے اسی چچازاد بھائی نے کہا'' اس میں سکوت و تامل کس بات کا ہے ان دونوں کی سچائی کی تحقیق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یوسف علیہ السلام کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو زلیخا کا دعویٰ سچ اور قابل تسلیم ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر قمیض کا پچھلا دامن پھٹ گیا ہو تا وہ جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام کا دعویٰ سچا ہے'' تحقیق و معائنہ سے حضرت یوسف علیہ السلام صدیق سچے ٹھہرے اور زلیخا شرما گئیں۔ عزیز مصر نے یوسف کو راز چھپانے کی ہدایت کی اور زلیخا سے استغفار کرنے کو کہا۔

گواہی کس نے دی؟: ......اس موقع پر بھی دلچسپی کے لیے گیا ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام کی گواہی ایک شیر خوار بچہ نے دی تھی لطف یہ ہے کہ اس بے اصل واقعہ پر آیت کریمہ وشھد شاھد من اھلھا (یوسف:۲۶) سے استدلال کی جاتا ہے اس آیت سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زلیخا کے خاندان میں سے کسی نے گواہی دی اس سے نہ تو بچہ سمجھ میں آتا ہے اور نہ بوڑھا پھر اس پر ایک حدیث بھی نقل کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچہ ان شیر کوار بچوں میں سے ایک تھا جو شیر خوارگی کی حالت میں بحکم الٰہی بولے تھے۔ گو قدرت خداوندی سے یہ بات بعید نہیں ہے لیکن اصل واقعہ وہی ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

زلیخا اور دوسری عورتیں: ......رفتہ رفتہ جب زلیخا کا عشق اور راز افشاء ہوا تو عورتوں ❶ نے طعنہ زنی شروع کر دی۔ چند دنوں تو زلیخا ان کے طعن کا خاموشی سے جواب دیتی رہی جب ان کی چھیڑ چھاڑ حد سے بڑھ گئی۔ تو ایک روز ان مصری عورتوں کی دعوت کی کھانا کھانے کے بعد کچھ خربوزے، ترنج، سیب، امرود وغیرہ منگوائے، عورتیں چھریوں سے ترنج اور سیب چھیلنے اور کاٹنے لگیں۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام صدیق خوش نما لباس پہنے ہوئے زلیخا کے کہنے سے ان کی طرف سے ہو کر گزرے وہ عورتیں جمال یوسفی علیہ السلام کو دیکھ کر ایسی کھو گئیں کہ ترنج اور سیب کے بجائے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بے تابانہ ایک زبان ہو کر بولیں۔

حاش اللّٰہ ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملك كريم (یوسف:۳۱) (حاشا اللہ یہ انسان نہیں ہے بلکہ یہ فرشتہ نیک خصلت ہے) تب زلیخا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا فذلك الذی لمتننی فيه (یوسف:۳۲) (یہ وہی ہے جس کے لیے تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں)۔

حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں: ......اس واقعہ کے بعد زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے پھر دوبارہ اپنی خواہش پوری کرنے کی التجا کی اور یہ دھمکی دی کہ ''اگر ہمارے حکم کی تعمیل نہیں کرو گے تو تمہیں قید خانہ میں بھیج کر سخت ذلیل و رسوا کر دوں گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں جانے کو اس فعل قبیح پر ترجیح دی۔ اور اللہ تعالیٰ سے انسانی تقاضوں کے مطابق گزارش کی والا تصرف عنی کید ھن اصب الیھن واکن من الجھلین (یوسف:۳۳) (اے پروردگار عالم اگر ان عورتوں کے مکر سے مجھ کو محفوظ نہیں رکھے گا تو میں عجب نہیں کہ ان کی طرف مائل ہو جاؤں اور ناحق جاہلوں میں خود کو داخل کر دوں اس وجہ سے کہ میں بشریت کی وجہ سے اپنی ذات پر بھروسہ نہیں کر سکتا)۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول کر لی اور ان سے بچانے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام صدیق کو قید خانہ میں بھیج دیا گیا۔ تھوڑے دن بعد اسی قید خانہ میں فرعون مصر کے دو ملازم (ایک خانساماں اور دوسرا ساقی) خود بادشاہ کی زہر خورانی کے جرم میں پکڑ جیل میں آئے۔

دو قیدیوں کے جھوٹے خواب: ......حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں رہتے تھے۔ کبھی نماز پڑھنے میں مصروف رہتے تھے اور کسی وقت قیدیوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی قیدیوں کے خوابوں کی تعبیریں بتا دیا کرتے تھے۔ جس وقت ساقی

❶ ......مفسرین تحریر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ان پانچ عورتوں نے طعنہ زنی شروع کی تھی ایک تو حاجب کی بیوی تھی دوسری کوتوال کی تیسری خانساماں کی چوتھی آبداری پانچویں سیسالار کی بیوی تھی۔ واللہ اعلم۔

اور خانساماں قید خانہ میں داخل ہوئے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام صدیق نے اوصاف سے واقف ہو کر آپ میں ان کا امتحان لینے کے لئے یہ مشورہ کیا کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام سے جھوٹے خواب بیان کر کے تعبیر معلوم کرنی چاہیئے۔ چنانچہ پہلے ساقی نے کہا ''آج میں نے خواب دیکھا کہ میں شراب بنا رہا ہوں'' اس کے بعد خانساماں نے کہا ''میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیوں کا خوان ہے اور پرند اس کو کھا رہے ہیں''۔

جھوٹے خواب کی سچی تعبیر:...... حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے ساقی کی خواب کی تعبیر یہ بتلائی کہ ساقی تو اپنی ملازمت پر بحال کر دیا جائے گا۔ اور خانساماں جس نے روٹیوں کا خوان اپنے سر پر رکھا ہوا اور پرندوں کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس کو پھانسی ہو جائے گی۔ ان دونوں نے جس وقت یہ تعبیر سنی تو معذرت کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم نے جھوٹے خواب بیان کیے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا جس بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ خواہ وہ سچ ہو یا جھوٹ یہی حکم ہوا ہے۔ اتفاق سے تفتیش و تحقیق حال کے بعد یہی کچھ ہوا کہ ساقی کو اس کی ملازمت پر بحال کیا گیا۔ اور خانساماں کو پھانسی دے دی گئی۔

جیل میں زیادہ وقت رہنے کی وجہ:...... رہائی سے پہلے یوسف صدیق نے ساقی سے کہا تھا کہ جس وقت تم بحال ہو جاؤ تو اپنے ولی نعمت سے میرا ذکر خیر ضرور کرنا لیکن اللہ کی مرضی اس وقت اس کے خلاف تھی لہٰذا ساقی اپنا وعدہ بھول گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اسے خیال تک نہ رہا۔

مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مقام پر یہ نکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف صدیق قید خانہ میں زیادہ مدت تک اس وجہ سے رہے کہ آپ نے مسبب حقیقی کو بھلا کر ظاہری سبب کو وسیلہ نجات بنا لیا تھا ورنہ یہ کب ممکن تھا کہ زلیخا انہیں قید کانہ میں بھیج کر ایسا بھول جاتی کہ سات سال تک یہ قید خانہ میں ہی رہتے اور ساقی بھی انہیں فراموش کر دیتا، اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے اس خیال پر جوان سے بشریت کے تقاضے سے ظاہر ہو گیا تھا۔ تنبیہ کرنی مقصود تھی اس لئے زلیخا اور ساقی دونوں بھول گئے اور یہ سات سال تک قید کانہ ہی میں رہے۔

فرعون کا خواب:...... آٹھواں سال جب شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے وہ سب پیدا کیا کہ جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ اور نہ ان کے خیال میں گزرا ہوگا۔ اور وہ یہ تھا کہ فرعون مصر نے ایک رات یہ خواب دیکھا کہ ''سات موٹی گائیں ایک نہر سے نکلیں پھر ان کے بعد ہی سات دوسری گائیں دبلی پتلی اسی نہر سے آئیں اور ان پہلی موٹی تازی گائیوں کو کھا گئیں۔ اور یہ بھی دیکھا کہ گندم کے سات خوشہ سرسبز جن میں دانے بھرے ہوئے تھے ان پر سات سوکھ خوشہ جوان پر نمایاں ہوئے تھے غالب آ گئے''

خواب کی تعبیر:...... صبح ہوتے ہی حکماء اور نجومیوں سے تعبیر معلوم کی گئی وہ یہ نہ کہہ سکے کہ ہم اس کی تعبیر سے واقف نہیں ہیں۔ بلکہ یک زبان ہو کر بولے **وما نحن بتأويل الأحلام بعلمين** (۴۴) (اور ہم لوگ جھوٹے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے) یہ رویاء صادقہ (سچے خواب) نہیں ہیں بلکہ خیالات فاسدہ ہیں جو حالت بیداری میں انسان کے دماغ میں جمع ہو جاتے ہیں پھر وہی سونے کی حالت میں خواب دکھلائی دیتے ہیں مگر فرعون مصر کو اس جواب سے تشفی نہ ہوئی اس کے چہرے پر جیسا کہ اس سے پہلے تردد کے آثار نمایاں تھے۔ ویسا ہی اس غیر شافی جواب کے بعد ظاہر رہے۔

تعبیر بزبان یوسف علیہ السلام:...... ساقی کو اس وقت حضرت یوسف صدیق یاد آ گئے وہ فرعون مصر کی اجازت سے قید خانہ میں آیا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر بتائی ''کہ سات سال تک حسب دستور تم لوگ کاشتکاری کرو گے فصل اچھی ہوگی، پیدائش غلہ کی زیادہ ہوگی یہ تعبیر تو سات موٹی گائیوں کی ہے پھر اس کے بعد سات سال قحط کے ایسے سخت اور دشوار گزرا آئیں گے جس میں تم لوگ اپنا یہ ذخیرہ کھا جاؤ گے۔ یہ تعبیر ان سات گائیوں کی ہے جو دبلی پتلی تھیں جنہوں نے ان سات موٹی گایوں کو کھا لیا تھا پھر ان سالوں کے بعد ایسے سال آئیں گے جن سے تم لوگ فائدہ اُٹھاؤ گے۔ ساقی خواب کی تعبیر سن کر واپس فرعون مصر کے پاس آیا اور تعبیر بیان کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی تحقیق کی درخواست:...... فرعون مصر اپنے خواب کی تعبیر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کا ایسا مشتاق ہوا کہ اسی وقت ساقی کو حضرت یوسف علیہ السلام کو بلانے کو بھیج دیا، حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے کہا **ارجع الى ربك فسئله مابال النسوة التي قطعن ايديهن، انّ ربي بكيدهن عليم** (یوسف: ۵۰) (تو اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ مجھ کو کس جرم میں قید کی سزا دی گئی) کیا حال ہے

(کیا بیان ہے) ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے میرا پروردگار ان کے مکر کو خوب جانتا ہے کہ میں اس تہمت سے بری ہوں جس کے مواخذے میں مصیبت میں گرفتار ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت:...... ساقی نے حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ پیغام فرعون مصر سے جا کر کہہ دیا اس نے اسی وقت عزیز مصر کی عورتوں کو بلوا کر کہا اس واقعہ کی حقیقت پوچھ کر ان عورتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا حاش للّٰہ ما علمنا علیه من سوء (یوسف:۵۱) حاشاللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی کسی برائی سے اس وقت تک ہم آگاہ نہیں ہوئے) فرعون مصر نے زلیخا کی طرف دیکھا تو زلیخا دبی زبان سے بولیں انا راودته عن نفسه و انه لمن الصدقین (یوسف:۵۱) (میں از خود یوسف کی خواہش کی تھی اور بیشک وہ واقعی سچا ہے)۔

حضرت یوسف علیہ السلام ''شاہی رکن'':...... اب فرعون نے ساقی کو بھیج کر قید خانہ سے حضرت یوسف علیہ السلام صدیق کو بلوایا اور عزیز مصر سے یوسف علیہ السلام کو خرید کر آزاد کر دیا جیسا کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے وقال الملك ائتونی به استخلصه لنفسی (یوسف:۵۴) (اور فرعون نے کہا کہ اس کو (یعنی یوسف) کو میرے پاس لاؤ تا کہ اس کو میں اپنے لیے خلاص (آزاد) کروں، الغرض حضرت یوسف علیہ السلام صدیق فرعون مصر کے امین و معتمد بنا دیئے گئے اور آنے والے سات سالہ قحط کا انتظام آپ کے سپرد کر دیا گیا۔

انتظامات و عقد زلیخا:...... حضرت یوسف علیہ السلام صدیق ہر قسم کا غلہ خریدتے اور اسے صاف کیے بغیر رکھوا دیتے تھے پھر دو سال کے بعد عزیز مصر کا انتقال ہو گیا فرعون نے اس کی جگہ یوسف علیہ السلام کو مقرر کر کے زلیخا سے ان کا نکاح کر دیا بعض لوگوں نے اس موقع پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ ''زلیخا اس وقت بوڑھی ہو گئی تھیں خدا تعالیٰ نے نکاح کے بعد پھر جوان بنا دیا'' یہ بات اگرچہ بلحاظ تقدیر الٰہی ممکن الوقع ہے لیکن اصلی واقعہ کو چھپا کر نئی بات بتا دینا خلاف عقل ہے اصل بات یہ ہے کہ عزیز مصر عنین تھا۔ اس لیے حضرت یوسف علیہ السلام سے نکاح کے وقت زلیخا دوشیزہ تھیں اور یہی معنی جوان ہو جانے کے ہیں جیسا کہ کتب تواریخ ہمارے اس دعویٰ کی گواہی دے رہی ہیں، واللہ اعلم۔

زمانہ قحط کی ابتداء:...... الغرض فراخی اور پیداوار کے سال گزر گئے اور دوسرے سات سال قحط کے آگئے پہلا سال جوں توں کر کے گزر گیا دوسرا سال سارا عالم قحط سے مرنے لگا لوگ جوق در جوق مصر گلہ لینے آنے لگے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بھی مصر میں غلہ لینے کے لیے آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا کیونکہ ان کی حالت میں زمانہ نے کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آمد:...... وہ لوگ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچانے کیونکہ زمانہ کی رفتار نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بظاہر یوسف علیہ السلام نہ رکھا تھا نہ تو ان کا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل تھی بلکہ ایک دوسری حالت پیدا ہو گئی تھی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے ان کا حال پوچھا پہلے تو انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں بتلائیں۔ لیکن جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے حالات کو جھٹلایا تو انہوں نے اس طرح بیان کیا ''اے عزیز مصر! دراصل ہم اپنے والد کے بارہ بیٹے تھے ایک دن اپنے اس بھائی کو بھی چراگاہ لے گئے جس کو ہمارے والد زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ اتفاق سے اس کو بھیڑیئے نے کھالیا شمعون آ گئے کچھ اور کہنے کو تھا۔ کہ حضرت یوسف نے فوراً پوچھا فالی من سکن ابو کم بعده (پھر اس کے بعد تمہارے باپ کو تسکین کس سے ہوئی) شمعون نے کہا الی اخ لنا اصغر منه (جو اس سے ہمارا چھوٹا بھائی ہے)۔

حضرت یوسف علیہ السلام یہ سن کر کچھ دیر تک خاموش رہے اسکے بعد سر اُٹھا کر بولے ''آئندہ جب تم ہمارے پاس آؤ تو اسے اپنے ساتھ لانا ورنہ تم کو یہاں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔'' شمعون نے کہا شاید ہمارے والد اس کی جدائی کو گوارا نہ کریں اس لیے ہم حتمی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ''اچھا بہتر ہو گا کہ تم میں سے کوئی ہمارے پاس رہ جائے اس پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے خاموش ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام نے واپسی کے وقت ان کی قیمتیں بھی انہی کے اسباب میں رکھا دیں اس خیال سے کہ ان کی امانت داری اور دیانت یہ پونجی واپس کرنے پر ضرور مجبور کرے گی اور یہی دوبارہ ان کے آنے کا سبب بن جائے گا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے:...... چنانچہ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو

عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) کی تعریف کی اور کہا کہ عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) نے کہا ہے کہ "اگر تم اپنے بھائی کو آئندہ اپنے ساتھ نہیں لاؤ گے جسے تمہارے والد زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو پھر یہاں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم اس کی اسی طرح حفاظت کرو گے جیسا کہ اس سے پہلے بھائی یوسف علیہ السلام کی حفاظت کی تھی برادران یوسف علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے جب اسباب کھولا اور اس میں دی جانے والی رقم رکھی ہوئی دیکھی تو سب کے سب بول اُٹھے یا بانا ما نبغی، ھذا بضاعتنا ردت الینا ونمیر اھلنا ونحفظ اخانا ونزداد کیل بعیر، ذالک کیل یسیر (یوسف: ۶۵) یعنی عزیز مصر نے ہماری بہت بڑی وقعت ع عزت کی اس نے کتنی بڑی یہ رعایت کی کہ ہماری پونجی واپس کر دی آپ ہمارے ساتھ بھائی کو بھیجئے تا کہ اور غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں۔

بنیامین حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس:......مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے کہنے کا خیال نہیں کیا لیکن جب انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہنے سے عہد و پیمان کیا تو انہوں نے بنیامین کو شمعون وغیرہ کے ساتھ کر دیا اور چلتے وقت یہ وصیت کر دی کہ تم سب کے سب ایک ہی دروازے سے شہر میں داخل مت ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔ چنانچہ یہ گیارہ بھائی مختلف دروازوں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان لیا۔ اور ان سب کو بہت خوشی اور کشادہ پیشانی سے ٹھہرایا۔ کھانے کے وقت دو دو بھائی ایک دستر خوان پر بٹھلائے گئے جب بنیامین تنہا رہ گئے اور ان کی آنکھوں میں اس خیال سے آنسو بھر آئے کہ اگر میرا بھائی یوسف علیہ السلام آج زندہ ہوتا تو مجھے وہ اپنے ساتھ بٹھاتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں آبدیدہ دیکھ کر اپنے ساتھ بٹھا لیا اور کہا میں تمہارا بھائی ہوں"۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا اظہار یوسفی:......راتوں کو باتوں ہی باتوں میں حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کر سکتے ہو کہ میں تمہارے اس بھائی کو جو غائب ہو گیا ہے قائم مقام بن جاؤں۔ بنیامین نے جواب دیا کہ واقعی آپ سے بڑھ کر بھائی اور کیا سلوک کر سکتا ہے لیکن فرق صرف یہ ہے کہ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت راحیل سے پیدا نہیں ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کا دل پہلے ہی سے بھرا ہوا تھا بنیامین کی زبان سے یہ الفاظ سن کر رونے لگے انہیں گلے لگا کر بتا دیا کہ میں ہی یوسف ہوں لیکن بھائیوں کو یہ بات مت بتانا۔

بنیامین کو روکنے کا طریقہ:......صبح کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام جب اپنے نامہربان بھائیوں کو غلہ دینے لگے تو پیمانہ (جس سے غلہ ناپ کر دے رہے تھے) بنیامین کے سامان میں رکھا دیا❶ تھوڑی دیر کے بعد یہ لوگ رخصت ہو کر چل دیئے تو ایک منادی نے آواز دی تم لوگ ٹھہر جاؤ تم لوگ چور ہو، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ نہ چور ہیں اور نہ فساد کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں خدام نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو کیا سزا؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ جس کے سامان میں پیمانہ پایا جائے اسی کو چوری کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے حضرت یوسف علیہ السلام نے تفتیش شروع کی اور یکے بعد دیگرے تلاشی دینے لگے رفتہ رفتہ بنیامین کی باری آئی انہی کے سامان میں سقایا (پیمانہ یا پانی پینے کا برتن نکل آیا اور پھر انہی کو روک لیا گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے بہت شور غل مچایا کہ بنیامین کی جگہ ان میں سے کسی کو روک لیا جائے لیکن یوسف علیہ السلام نے ایک بھی نہیں مانی بنیامین کو تو اس بہانے سے روک لیا گیا اور شمعون یہ کہہ کر مصر میں ٹھہر گیا کہ کیا تم بھول گئے جو کہ اپنے والد سے عہد کر کے آئے تھے میں تو یہاں سے اس وقت تک حرکت نہیں کروں گا جب تک میرے والد مجھے حکم نہ دیں یا اللہ حکم دے دے تم لوگ جاؤ اور سارہ قصہ بیان کر دو۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم میں اضافہ:......حضرت یعقوب علیہ السلام کے باقی بیٹے جس وقت مصر سے لوٹ کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے اور یہ ماجرا بیان کیا چنانچہ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے غمگین قلب پر جو اثر ہوا ہوگا اس کا اندازہ قارئین بخوبی کر سکتے ہیں اس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ البتہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے غم زدہ دل کو تسلی دینے کے لیے جو الفاظ ادا فرمائے وہ یہ ہیں عسی اللہ یاتینی بہ جمیعا انہ ھو العلیم الحکیم (یوسف ۸۳) (شاید اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے بے شک وہ دانا اور حکمت والا ہے)

❶.....بعض مؤرخین کا خیال یہ ہے کہ بنیامین کو جب معلوم ہوا کہ عزیز مصر میرا بھائی یوسف ہے اور اس نے واپسی سے انکار کر دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو روکنے کی یہ تدبیر کی اور بنیامین اس بات سے واقف تھے۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی اسی رنج اور صدمہ سے ختم ہوگئی اور کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اُٹھنا بیٹھنا مشکل گزرنے لگا اکثر آپ حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے روتے تھے دوسرے بیٹے تسلی اور تشفی دینے کے بجائے کہتے تھے خدا کی قسم تم حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ اس وقت تک نہیں چھوڑو گے جب تک تم ہلاکت کے قریب نہیں پہنچ جاؤ گے یا جان بحق تسلیم نہ ہوں گے اور حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی باتوں کا یہ جواب دیتے تھے کہ ''میں اپنا رنج وغم اللہ ہی سے کہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے کچھ عرصہ کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے پھر اپنے بیٹوں کو دوبارہ مصر کی جانب روانہ کیا حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جنہیں قحط اور فاقہ نے ناکارہ کر دیا تھا مصر میں پہنچتے ہی عزیز مصر (یوسف) سے کہنے لگے یا یھا العزیز مسنا واھلنا الضر (یوسف ۸۸) (اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو قحط وفاقہ نے تباہ کر دیا ہے) وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ (یوسف ۸۸) (درہم بہت ہی ❶ کم سرمایہ لے کر آئے ہیں) فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللّٰہ یجزی المتصدقین (یوسف ۸۸) (ہم کو پھر پیمانہ صدقہ کر دو اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والے کو جزائے خیر دیتا ہے) حضرت یوسف ❷ کا دل یہ سن کر بھر آیا اور آنکھیں نم ہوگئیں بیتابانہ فرمانے لگے ھل علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ (یوسف ۸۹) (کیا تم جانتے ہو (یعنی کیا تم کو یاد ہے) کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا) اذانتم جاھلون (یوسف ۸۹) (اب تم اس سے جاہل ہو یعنی آگاہ نہیں ہو) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے غور سے دیکھا تو پہچان گئے (کیا واقعی تم ہی یوسف ہو) حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہاں میں ہی یوسف علیہ السلام ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے تم لوگ اپنے دل میں کچھ خیال مت کرو اللہ تعالیٰ خطاؤں سے درگزر کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی جو کچھ واقع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ اس کے احسانات کا ایک نمونہ ہے میں اس بلند مرتبے تک پہنچ گیا ہوں۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر بلاوا:......حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو یہ سننے سے بڑی ندامت ہوئی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی تسلی اور تشفی سے ان کے خیالات دور ہوگئے اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے نامہربان بھائیوں سے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور خاندان کی کیفیت پوچھی اور روانگی کے وقت غلہ دیا اور اپنے بزرگ والد کے لئے اپنی قمیض دی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی ہمارے بزرگ والد کے چہرے پر ڈال دینا ان کی بینائی دوبارہ واپس آجائے گی اور تم لوگ کنعان سے اہل وعیال کے سمیت مصر چلے آؤ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کی خوشبو:......ادھر تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے قافلے کے ساتھ مصر سے روانہ ہوئے ادھر کنعان میں جو مصر سے بارہ سو کوس کے فاصلے پر تھا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کی خوشبو حضرت یعقوب علیہ السلام کے دماغ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچ گئی، چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے جو اس وقت موجود تھے فرمایا انی لا جد ریح یوسف (یوسف ۹۴) مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ لولا ان تفندون (یوسف ۹۴) (اگر تم لوگ رفتہ اور بدحواس مجھ کو نہ کہو) ان بیٹوں نے جواب دیا تاللّٰہ انک لفی ضلالک القدیم (یوسف ۹۵) (خدا کی قسم تم اپنے اسی خیال کے پابند رہے ہو)۔

چالیس برس کا عرصہ گزرا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا تھا اب اس کی ہڈیوں کا بھی نشان ڈھونڈنے سے نہ ملے گا اور آپ آج کہتے ہیں کہ اس ہوا سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہوگئے

حضرت یعقوب علیہ السلام کو بشارت یوسفی:......تھوڑے دن کے بعد وہ قافلہ کنعان میں داخل ہوگیا اور یہودا ❸ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض لئے ہوئے اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا، پیغام بری کا حق ادا کیا حضرت یعقوب علیہ السلام پھولے نہ سمائے ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں سارا رنج وغم

---

❶......بعض مورخین کا خیال ہے کہ برادران یوسف علیہ السلام اس مرتبہ چند کھوٹے درہم لائے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس مرتبہ نقدی تو کچھ لے کر نہ آئے تھے بلکہ کچھ تھوڑا سا سامان لے کر آئے تھے۔ ❷ بعض علماء تاریخ یہ بیان کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کا دل اس واقعہ پر نرم نہیں ہوا تھا بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا خط دیکھ کر رو پڑے تھے اور خود کو ظاہر کر دیا ہم مضمون کی طوالت کے باعث اس خط کو نقل نہیں کرنا چاہتے۔ ناظرین معاف فرمائیں۔ ❸......مؤرخین کا بیان ہے کہ چونکہ پیراہن خون آلودہ ہی چراگاہ سے لایا تھا اور اسی نے یہ بری خبر حضرت یعقوب علیہ السلام کے کانوں تک پہنچائی تھی اسی وجہ سے وہ خوشی کے موقع پر بھی خود ہی پیراہن لے کر یعقوب علیہ السلام کے پاس گیا۔ اسی کو قرآن مجید میں ''بشیر'' سے یاد فرمایا ہے کسی دوسرے کا نام نہ تھا۔

آن واحد میں ایسا دور ہو گیا گویا تھا ہی نہیں۔ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے مخاطب ہو کر کہا الم اقل لکم انی اعلم من اللّٰہ مالا تعلمون (یوسف ۹۶) (کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے) ابھی کل کا ذکر ہے کہ تم لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور کھلم کھلا آفتاب پر خاک ڈال کر کہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا، بیٹوں کو یہ سن کر بہت بڑی ندامت ہوئی انہوں نے شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں۔ معافی مانگی اور استغفار کی درخواست کی۔ اس کے بعد آپ نے یہودا سے پوچھا کیف ترکت یوسف (تو نے کس حال پر یوسف کو چھوڑا) یہودا نے کہا کہ اس کو مصر کی حکومت کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں' یعقوب علیہ السلام نے جھنجھلا کر کہا ما صنع بالملك على اى دين تركته (مجھ کو شاہی سے کیا غرض اس کو کس مذہب پر چھوڑ آیا ہے) یہودا نے عرض کی علی الاسلام (مذہب اسلام کا پابند چھوڑ آیا ہوں) حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ کے حضور میں سجدہ شکر کر کے کہا۔ والان تمت النعمة (اب نعمت الٰہی پوری ہوئی) کہ دینی اور دنیاوی نعمتیں خاطر خواہ مل گئیں۔

بنی اسرائیل کی مصر آمد:...... حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹے سامان سفر مہیا کر کے منزل کو کوچ کرتے ہوئے مصر کے قریب پہنچ گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام عمائدین مصر کے ساتھ استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے حضرت یعقوب علیہ السلام شاہی جلوس دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے یہودا سے پوچھا، کیا یہ فرعون مصر ہے؟ یہودا نے کہا کہ نہیں یہ آپ کا بیٹا یوسف علیہ السلام ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے آگے بڑھ کر کہا السلام علیك یا مذهب الاحزان (اے رنج والم کو دور کرنے والے تجھ پر خدا کی رحمت ہو) حضرت یوسف علیہ السلام جواب دے کر اپنے والد سے لپٹ گئے اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے سب سے خطاب کر کے کہا کہ ادخلوا مصر انشاء اللّٰہ امنین (یوسف ۹۹) (تم لوگ مصر میں چلو انشاء اللہ قحط اور بھوک سے محفوظ رہو گے اور اپنے والد اور والدہ کو عزت و تکریم کے ساتھ ٹھہرایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر:...... حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام چونکہ عزیز مصر تھے سلام اور تکریم کے لئے سجدہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے شکر یہ ادا کر کے کہا یا ابت هذا تاویل رئو یای من قبل (یوسف ۱۰۰) (ابا جان یہ تاویل (تعبیر) اس خواب کی ہے جس کو میں نے اس سے قبل دیکھا تھا) حضرت یعقوب علیہ السلام اس کی تصدیق کر کے گذشتہ واقعات معلوم کرنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام نے ادب سے گذارش کی (یا بتی لاتسالنی ماصنع اخونی ولکن اسالنی عن صنع الله بی۔ (اے میرے باپ اس بات کو مت پوچھو جو کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا بلکہ اس بات کو پوچھیئے جو خدا نے میرے ساتھ کیا) یہ کہہ کر کنویں سے نکلنے اور مصر میں صر میں آنے اور عزیز مصر کے عہدے پر پہنچنے کے حالات تفصیلاً یکے بعد دیگرے ترتیب وار ان کو سنا دئے۔

جدائی کا زمانہ کتنا ہے؟:...... حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی جدائی کے زمانہ کو اگرچہ بعض مؤرخین نے اسی سال تحریر کیا ہے اور اس طرح سے حساب کا اندازہ کیا ہے کہ سترہ برس کی عمر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا گیا اور ستانوے برس کی عمر میں اسی برس کے بعد اپنے والد سے ملے اس کے بعد تیس سال اور زندہ رہ کر ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ جدائی کو اُٹھارہ سال میں محدود کیا ہے بعضے مؤرخین کے خیال یہ گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں سترہ برس کی عمر میں داخل ہوئے اور تیرہ سال کے بعد فرعون مصر کے وزیر بنے اور بائیس سال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے اہل وعیال کے ساتھ مصر میں سترہ سال زندہ رہے لیکن محققین علماء تاریخ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب دیکھنے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر میں آنے کے زمانہ کی مدت چالیس سال بتاتے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات:...... منزلیں طے کرنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام بلبیس کے قریب پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام یہ سن کر بعض علماء تاریخ کے مطابق فرعون مصر کے ساتھ اپنے والد کے استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے اور سرزمین بلبیس میں اپنے بھائیوں کو رہنے اور لطف اندوز ہونے کی غرض سے دے دی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ ان سترہ آدمیوں کے علاوہ جو آپ کے خاندان کے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام ابن برجا بن زبرج بن رعویل بن عیصو بھی تھے یہ سب کے سب مصر مقام بلبیس میں مقیم ہو گئے اسی واقعہ کے سترہ سال کے بعد ایک سو چالیس سال کی عمر

میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہوا حضرت یوسف علیہ السلام فرعون مصر کی اجازت سے روساء مصر کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تابوت (جنازہ) مصر سے لے کر روانہ ہوئے، راستے میں کنعانیوں سے کچھ بحث وتکرار ہوئی لیکن مکمل خیریت سے سرزمین شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مدفن میں لے جا کر دفن کر دیا اس کے بعد مصر میں واپس آ گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات: ..... حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادگان مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس قیام پذیر رہے یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، آپ کی نعش کو ایک تابوت میں رکھ کر بند کیا گیا، اور اسے دریائے نیل کے کسی حصے میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے وفات کے وقت وصیت کی تھی کہ جس وقت بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے ساتھ روانہ ہوں۔ اس وقت آپ کا تابوت بھی نکال کر ساتھ لے جائیں۔ اور وہیں اسے لے جا کر دفن کریں۔ چنانچہ یہ وصیت مسلسل محفوظ چلی آئی۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے تابوت نکال کر لے گئے،

حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد، اسباط سے آپ کے بھائی اور بیٹے فراعنہ مصر کے سایہ عاطفت میں باقی رہ گئے رفتہ رفتہ ان کی نسلی ترقی اس حد تک پہنچ گئی کہ دولت مصر کے ارا کین نے ان کی کثرت سے ڈر کر انہیں دبانا اور ان سے خدمتی کام لینا شروع کر دیا۔

بنی یعقوب علیہ السلام یا بنی اسرائیل: ..... علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تھے ستر آدمی تھے۔ لیکن جب حضرت موسیٰ کے ساتھ دو برس کے بعد مصر سے نکلے اور ان کو ''تیہ'' میں شمار کیا گیا تو صرف ان لوگوں کی تعداد جو مسلح ہو سکتے تھے۔ چھ لاکھ یا اس سے کچھ زائد تھی۔ ہم نے اس کے بارے میں مقدمۃ الکتاب میں بحث کی ہے اس مقام پر اس قصہ کو چھیڑ کر طول نہیں دینا چاہتے توریت میں اس تعداد کے یقینی آنے سے یہ تعداد متحقق و متعین ہو سکتی کیونکہ مبالغہ کی جگہ میں کثرت کا اظہار مقصود ہوتا ہے نہ کہ تعداد کا شمار حقیقی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت سے بیٹے تھے۔ لیکن ان میں سے مشہور دو میں ایک افرائیم دوسرے منشی اور یہ دونوں اسباط میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یعقوب کا زمانہ پایا تھا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں اپنی اولاد شمار فرمایا تھا۔ اور ان کے حق میں دعائے برکت کی تھی۔

حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں کس عہدے پر رہے؟: ..... بعض مؤرخین جنہیں تحقیق سے سروکار نہیں ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام آخر کار مصر کے بادشاہ بن گئے تھے۔ لطف یہ ہے کہ اس کی تائید میں بعض کمزور مفسرین حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں رب قد اتیتنی من الملک (یوسف:۱۰۱) (اے رب تو نے مجھے ملک دیا ہے)۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز پر قبضہ کر لیتا ہے گو وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو وہ استیلاء وغلبہ کے اعتبار سے ملک کہلاتا ہے مکان، گھوڑے خادم کے قابضین کو بھی ملک سے تعبیر کرتے ہیں اس کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ کہ ملک اور قدرت کا لحاظ نہ ہو اگر چہ وہ ایک ہی شاخ اور ایک ہی کے لئے ہو گیا اس کو بھی بادشاہ کہیں گے؟ عرب کا یہ دستور بہت پرانا چلا آرہا ہے کہ اہل قریٰ (گاؤں والوں) اور اہل مدائن (شہر والوں) کے رئیسوں کو ملوک (بادشاہ کہا کرتے ہیں اس زمانہ میں تم وزیر مصر کے بارے میں کیا خیال کر سکتے ہو کہ عرب کے سادہ لوح آدمی انہیں بادشاہ کیسے نہیں کہیں گے خلافت عباسیہ میں اطراف بلاد کے عمال کو ملوک کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ استدلال کافی نہیں دوسرے دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، وکذلک مکنا لیوسف فی الارض (یوسف:۵۶) لیکن یہ آیت بھی اس کے انتظام کے نگران بنے تھے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم (یوسف:۵۵) اس لیے قصہ کے انداز سے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرعون کی حکومت کے ناظم تھے نہ کہ جیسا لفظ ملک سے جو کہ اس کی دعا میں ہے بادشاہ بن گئے تھے۔ ہم اس دلیل سے جو کہ قرائن سے ثابت ہو گئی ہو ایسے متوہمات اور موضوع قصوں کی طرف مائل نہیں ہو سکتے اور توریت میں صاف لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نہ تو بادشاہ بنے تھے اور نہ مصر کے مالک بنے تھے۔ اور یہ طبعی امر ہے کہ شوکت وتصرف کے لحاظ سے جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی آئے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اظہار اجلال کے لئے ملک کا لفظ کہہ دیا ہو جیسا کہ مقدمۃ الکتاب میں لکھ چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

آل عیصو بن اسحاق:...... عیصو ابن اسحاق یسعین کے پہاڑوں (بنی جویٰ قبائل کنعان) میں مقیم ہوا جو جبال شرات کے نام سے مشہور اور تبوک و فلسطین کے درمیان واقع ہے اور جس کو ان دنوں کرک اور شوبک کے علاقے کہتے ہیں تو ریت کے مطابق ان کی نسلی شاخوں سے بنولوطان، بنو شوبال، بنوصمقون، بنوعنا، بنوذیشیوق، بنویصد اور بنو دیسان کی سات شاخیں اور بنو دیشون میں اشبان موجود تھے۔ عیصو نے پہلے ضا بن یسعین (بنی جویٰ) کی بیٹی اہلیقاما سے نکاح کیا اس کے بعد عاذ ابنت ایلول اور یاسمنت بنت اسماعیل سے نکاح کیا۔ عاذ کے بطن سے الیفاذ عیصو کا بیٹا پیدا ہوا۔ اس کے بعد بطن یاسمنت بنت اسماعیل علیہ السلام سے رعویل اور بطن اہلیقاما سے یعوش، یعلام اور قورح بیٹے پیدا ہوئے۔

بڑے بیٹے الیفار کے چھ بیٹے پیدا ہوئے ((۱) یتمال (۲) اومار (۳) صفو (۴) کنتام (۵) قتال (۶) عمالق یہ چھٹا بیٹا سریہ کے بطن سے ہے جس کا نام تمناع تھا۔ اور رعویل بن عیصو کے چار بیٹے (۱) ناحتہ (۲) زید (۳) شتماء (۵) مراپیدا ہوئے۔

توریت میں لکھا ہے کہ عیصو کا نام اردم تھا اسی وجہ سے بنی عیصو کو بنی اردم کہتے ہیں۔ بعض اسرائیلی مؤرخوں کا خیال ہے کہ اور دم اس پہاڑ کا نام ہے جہاں عیصو آ کر مقیم ہوا تھا اور اردم عبرانی زبان میں جبل احمر کو کہتے ہیں۔ جہاں نباتات کا نام ونشان نہ پایا جاتا ہو اسی اردم کے لفظ نے بعض مؤرخین کو اس مغالطہ میں ڈال رکھا ہے کہ روم کے بادشاہ (قیصر) عیصو کی اولاد میں سے ہیں طبری کہتا ہے کہ روم اور فارس رعویل ابن یاسمنت کی اولاد سے ہیں طبری کہتا ہے کہ روم اور فارس رعویل ابن یاسمنت کی اولاد سے ہیں لیکن یہ تمام روایتیں صحت اور سچائی سے بہت دور ہیں۔ میرے نزدیک روم، رومس بانی رومہ کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں نہ کہ اردم (عیصو) کی جانب۔

بنی عیصو کا زوال:...... الغرض بنوعیصو نے سرزمین یسعین میں اتنی نمایاں ترقی کی کہ تھوڑے دن میں بنی جویٰ (کنعانی) اور بنی مدین پر ان کے علاقوں میں ایلہ تک غالب آ گئے اور ان میں تمدن اور معاشرت کی بو آ گئی۔ اور بادشاہ اور امیر بھی بنے ان میں سے فانع بن ساغور اور اس کے بعد یودب بن زیدح تھا۔ پھر اس کے بعد ہداد بن مداد بنا۔ جس نے بنومدین کو ان کے علاقوں سے نکالا تھا۔ ہداد کے بعد بنوعیصو میں نسلاً بعد نسل حکومت و دولت چلی آئی اور یکے بعد دیگرے بادشاہ بنتے رہے یہاں تک کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے شام پر فوج کشی کی اور اریشا کو فتح کر لیا اور تمام بنوعیصو سے سلطنت و حکومت چھین لی۔ اس واقعہ کے بعد بخت نصر نے بیت المقدس پر قبضہ کے وقت انہیں پامال کیا۔ چنانچہ ان میں بعض یونان اور بعض افریقہ چلے گئے عمالق بن الیفاذ کی نسل سے اسرائیل کے مطابق شام کے عمالقہ ہیں لیکن عرب کے ماہرین اس نسب سے اختلاف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عالقہ شام عملاق بن لاوذ کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔

آل مدین بن ابراہیم علیہ السلام:...... مدین ابن ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کیا اللہ جل شانہ نے ان کی نسل میں ایسی برکت عنایت فرمائی کہ شام کے بڑے بڑے قبائل انہی کی نسل اور لواحقین ہیں۔ اس کے پانچ بیٹے (۱) عیفا (۲) عیفن (۳) حنوخ (۴) ابنداع (۵) الزاعا تھے۔ اور اطراف شام میں بحیرہ قوم لوط علیہ السلام اور حجاز کے قریب سرزمین معاون میں رہتے تھے اور سرزمین کے یہی لوگ مالک تھے۔ کچھ عرصے کے بعد جب بت پرستی اور خیانت کی طرف مائل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہی میں حضرت شعیب علیہ السلام ❶ بن نویل بن رعویل ابن عیا بن مدین کو نبی بنا کر بھیجا۔ علامہ سہیلی کہتے ہیں۔ کہ یہ اہل مدین محضرین جندل بن یعصب بن مدین کی اولاد ہیں اور شعیب علیہ السلام ان کے نسبی بھائی ہیں اور ان میں بہت سے بادشاہ گزرے ہیں جو کلام ابجد سے موسوم تھے۔ (وفیہ نظر) ❷ ابن حبیب کتاب البدء میں حضرت شعیب علیہ السلام ہیں جن کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام ہجرت کر کے گئے تھے۔ اور جن کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح ہوا تھا۔ اور جن سے آداب کتاب نبوت کی آپ نے تعلیم لی تھی۔ جس کا تفصیلی بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرے میں آئے گا۔ انشاء اللہ۔

علامہ ضمیری کہتے ہیں کہ جس سے حضرت موسیٰ نے مزدوری کرنے کا ٹھیکہ لیا تھا۔ اور جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح کیا تھا۔ وہ بشیر بن رعویل ہیں۔ اور توریت میں آیا ہے کہ ان کا نام بشیر تھا۔ اور رعویل ان کا والد یا چچا تھا۔ جو عقد نکاح کا متولی تھا اور وکیل بنا تھا۔ اور اسی مدین سے شام میں بنی اسرائیل لڑے تھے اور انہیں مغلوب کر کے ان کی حکومت چھین لی تھی۔

---

❶..... ابن اثیر صفحہ نمبر ۱۱۹ پر ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا نام یثرون بن ضیغون بن عنقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام ہے۔ ❷..... اس میں اختلاف اور بہت سی باتیں ہیں۔

تذکرہ حضرت لوط علیہ السلام: ......حضرت لوط علیہ السلام ہاران (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) کے صاحبزادے تھے اور قوم کی ہلاکت کے بعد فلسطین میں اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئے تھے۔ پھر یہیں ان کی وفات ہوئی۔

تحقیق کے مطابق ان دنوں مؤتفکہ میں سدوم کے پانچ بڑے گاؤں تھے اور وہ سب خلاف وضع فطرت (لواطت) کے مرتکب تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں خوب سمجھایا لیکن ان میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ چنانچہ سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے۔ الا ماشاء اللّٰہ (مگر یہ کہ جس کو اللہ نے چاہا)۔

مترجم: حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے حالات علامہ ابن خلدون نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں اور ہم حسب وعدہ اب تحریر کرتے ہیں اہل مؤتفکہ جب معصیت اور بت پرستی میں بے حد منہمک ہو گئے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کے وعظ ونصیحت سے متاثر نہ ہوئے بلکہ وقتاً فوقتاً حضرت لوط علیہ السلام کو سخت نازیبا کلامات سے یاد کرنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی بدعا سے اس ناعاقبت اندیش قوم کو ہلاک کرنے کے لیے چار فرشتے بھیجے۔ یہ فرشتے انسانی شکل میں مؤتفکہ جاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں مہمان بنے جب دسترخوان پر بیٹھے تو ان فرشتوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کی طرف سے ایک خاص قسم کا خیال پیدا ہوا جسے ان فرشتوں نے جو آدمیوں کی شکل میں دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنی اس بات سے دور کر دیا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط (ہود:۷۰) (آپ کچھ خوف نہ کریں ہم سب قوم لوط علیہ السلام کی طرف بھیجے گئے ہیں)۔

اس بعد ملائکہ نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت دی۔ حضرت سارہ علیہا السلام کو یہ سن کر تعجب ہوا کیونکہ اس وقت ان کی عمر اسی برس سے زیادہ ہو چکی تھی۔ فرشتوں نے کہا ''تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اس قوم میں جسے ہلاک کرنے کے لیے یہ فرشتے جا رہے ہیں حضرت لوط علیہ السلام بھی ہیں۔ اس وقت ملائکہ نے کہا نحن اعلم بمن فیھا لننجینه و اهله (عنکبوت:۳۲) (ہم جانتے ہیں جو اس میں رہتے ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور ان کے اہل خانہ کو نجات دیں گے) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے رخصت ہو کر مؤتفکہ پہنچ کر حضرت لوط علیہ السلام کے مکان پر مقیم ہو گئے۔

فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں: ......حضرت لوط علیہ السلام ان مہمانوں (فرشتوں) کے آنے سے بہت خوش ہوئے لیکن جب اہل مؤتفکہ کی بدافعالیوں کا خیال آیا تو دل ہی دل میں سوچنے لگے ابھی سوچ ہی رہے تھے۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام کہ بی بی نے لوگوں کو آگاہ کر دیا چنانچہ ان میں سے دس آدمی حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے اور ان مہمانوں کو مانگا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے پہلے تو ان کو نصائح سے سمجھانا چاہا لیکن جب وہ سمجھتے نظر نہ آئے تو مجبوراً فرمایا قال یقوم ھؤلآء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللّٰہ و لا تخزون فی ضیفی، الیس منکم رجل الرشید (یہ لڑکیاں تمہارے لیے حلال ہیں۔ (یعنی اپنے نکاح میں لاؤ) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان مہمانوں کے لیے مجھ کو رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے) یہ دس افراد حضرت لوط علیہ السلام کا یہ پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس آئے انہوں نے ان کو واپس لوٹا دیا اور یہ پیغام بھیجا لقد علمت مالنا فی بنتك من حق، و انك لتعلم ما نرید (ھود:۷۹) (آپ بیشک اس بات کو جانتے ہیں کہ ہم کو تمہاری لڑکیوں میں کوئی رغبت نہیں ہے اور آپ ہمارے ارادوں کو خوب جانتے ہیں کہ ہم کو عورتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے)۔ بہتر یہ ہے کہ ان مہمانوں کو تم اپنے مکان میں نہ ٹھہرنے دو یا انہیں ہمارے حوالے کر دو۔

لوطی اندھے ہو گئے: ......حضرت لوط علیہ السلام یہ پیغام سن کر سخت کش مکش میں پڑ گئے نہ انہیں اپنے گھر سے نکال سکتے تھے۔ اور نہ ان کو ان کے حوالے کر سکتے تھے۔ اسی تذبذب میں تھے کہ ان دسوں میں سے کسی نے ان مہمانوں (فرشتوں) کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور زبردستی لے جانا چاہا مگر اللہ جل شانہ کے حکم سے وہ سب اندھے ہو گئے اور اپنا سا منہ لے کر اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ ظاہر کیا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان جادوگر ہیں انہوں نے ہمیں اندھا کر دیا ہے۔

قوم یہ سن کر غصہ کے مارے آپے سے باہر ہو گئی اسی وقت حضرت لوط علیہ السلام سے کہلوایا کہ ''اگر تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ آج ہی رات کو ہمارے شہر سے نہیں جاؤ گے تو صبح ہم آ کر تمہارے تمام اہل بیت کو اندھا کر دیں گے۔ تم نے آج تک جو کچھ کیا اچھا کیا اب تم نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ جادوگروں کو اپنے گھروں میں ٹھہراتے ہو اور ہماری قوم کو نقصان پہنچا رہے ہو۔

قوم لوط علیہ السلام پر عذاب: ......حضرت لوط علیہ السلام یہ سن کر بہت ڈرے تب فرشتوں نے کہا انا رسل ربك لن یصلوا الیك (ہود:۸۱) (ہم لوگ تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے) یعنی تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے " جئنك بما کانوا فیه یمترون (الحجر: ۶۳) (ہم تیرے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ان سے مقابلہ کریں) ان پر عذاب وقہر الٰہی لے کر آئے ہیں۔ فاسر باهلك بقطع من الليل واتبع ادبارهم (الحجر:۶۵) لہٰذا (اپنے اہل وعیال کو جب تھوڑی سی رات گزر جائیے تو روانہ کر دو اور ان کے بعد تم بھی چلے جاؤ) ہم صبح ہوتے ہی ان کو عذاب الٰہی میں مبتلا کر دیں گے ان کو اتنی مہلت بھی نہیں دیں گے کہ وہ صبح اُٹھ کر تمہارے مکان تک آئیں حضرت لوط علیہ السلام یہ سن کر مطمئن ہو گئے اور وقت کے منتظر رہے۔ جس وقت رات کا ایک حصہ گزر گیا تب اپنے اہل وعیال کے ساتھ مؤتفکہ کو خیر باد کہہ کر شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور ان کی اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے فلمّا جآء امرنا جعلنا عالیها سافلها (ہود:۷۲) (چنانچہ جب کہ عذاب آ گیا تو ہم نے اس کے اوپر کے حصے کو اس کا نچلہ حصہ بنا دیا (یعنی الٹ دیا) یہ واقعہ تو ان پر گزرا جو شہر مؤتفکہ میں تھے باقی رہے وہ لوگ جو کسی ضروری کام سے شہر سے باہر قریب قریب کے دیہاتوں میں یا اپنے باغات میں گئے ہوئے تھے ان پر بھی آسمان سے سنگ باری ہوئی جس سے وہ بھی زندہ نہ بچ سکے۔

حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل وعیال اور مؤمنین کے ساتھ جا رہے تھے اور ان کی بیوی جو در پردہ ملحدوں سے ملی ہوئی تھی مڑ مڑ کر دیکھتی تھی۔ اللہ کے حکم سے آسمان سے اس پر بھی ایک ایسا پتھر گرا کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکی اور وہیں اس کی روح پرواز کر گئی، کما قال الله عز وجل لا یلتفت منکم احد الا امراتك، انه مصیبها ما اصابهم (ہود ۸۱) جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے تم میں وے کوئی مؤتفکہ کی طرف پیچھے نہیں دیکھے گا سوائے تیری عورت کے اور بے شک اس پر وہی (عذاب) نازل ہوگا جس میں اہل مؤتفکہ گرفتار ہوئے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام ایک دن اور ایک رات کی مسافت طے کرنے کے بعد اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سرزمین فلسطین پہنچ گئے اور وہیں اپنی وفات تک مقیم رہے آپ کے مزاج میں بے انتہا سادگی تھی بردبار تھے، گندمی رنگ اور موزوں قد تھا، آنکھیں چمکدار اور بڑی بڑی تھیں، بدن پر گوشت نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم تھا۔ (مترجم)

حضرت لوط علیہ السلام کی آل اولاد: ......توریت کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام کے دو بیٹے عمون اور "موآئی" تھے۔ ان کی دو نسلوں میں اللہ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ شام کے اکثر قبائل انہی کی شاخیں ہیں۔ آخر کار ان کی آئندہ نسلوں نے سرزمین فلسطین چھوڑ کر بلقاء کے آس پاس سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور بنی اسرائیل سے یہ اکثر مقابلہ کرتے رہتے تھے۔ جسے ہم بنی اسرائیل کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ انہی میں سے بلعام بن باعور بن بر سیوم بن برسیم بن "موآئی" مشہور زاہد تھا۔ جس کا قصہ اور اس کی وہ دعا جو شاہ کنعان اور بنی اسرائیل کی لڑائی کے زمانہ میں شاہ کنعان کے کہنے سے کی تھی، توریت میں مزکور ہے اور جسے ہم انشاء اللہ آئندہ اس کے موقع پر تحریر کریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ناحور کی اولاد: ...... ناحور بن آزر (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بابل سے ہجرت کر کے حران آئے اور حران سے ارض مقدسہ (بیت المقدس) آ گئے اور وہیں مقیم رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی ملکا (حضرت سارہ کی بہن) بھی تھیں۔ توریت کی تصریح کے مطابق ملکا کے بطن سے ان کے آٹھ بیٹے تھے (۱) عوص (۲) بوص (۳) قمویل (یہ ابوالارمن ہے) (۴) کاس (اسکی نسل سے کسدانین ہیں جن میں سے بخت نصر اور بابل کے حکمران تھے) (۵) خذو (۶) بلداس (۷) ثبویل اس کے علاوہ پطن اودماد سے جو ناحور کی حرم تھی چار بیٹے (۱) طالح (۲) کاحم (۳) تاحش (۴) ماغی ہیں۔ یہ سب ناحور (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی) کے بیٹے ہیں جن کا ذکر توریت میں بھی آ گیا ہے لیکن اس میں اب صرف ارمن قمویل بن ناحور برادر ابراہیم علیہ السلام بن آزر کی اولاد ممالک آرمینیہ میں قسطنطنیہ کے مشرق میں مذہب عیسائیت پر موجود ہے اور باقی اور زمانہ درہم برہم ہو گیا اور دولت وحکومت بھی ختم ہو گئی۔ والله یرث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین، (اور اللہ زمین کا اور ان چیزوں کا وارث ہے جو زمین پر ہیں اور وہی خیر الوارثین ہے)۔

یہاں تک عرب کے طبقہ اولیٰ اور ان کے معاصرین کے حالات ہم نے تحریر کیے تھے۔ اب ہم عرب کے طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ کے انساب

واحوال کی طرف آتے ہیں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ الکفیل بالاعانتہ

عرب مستعربہ اور بادشاہان تبابعہ

عرب مستعربہ کی وجہ تسمیہ:...... عرب کے اس طبقہ کو اس نام سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ تمام الفاظ اور لغات عربیہ ان میں عرب کے طبقہ اولے سے منقول ہو کر آئے ہیں گویا اب ترقی کے راستے پر پہنچ گئے تھے جس منزل پر آباؤ اجداد ان کے نہ تھے اور چونکہ عرب کا طبقہ اولیٰ ان کی بہ نسبت بہت پہلے گذر اتھا۔ اس لحاظ سے عربی زبان ان کی اصلی زبان مانی گئی آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عرب کا یہ گروہ دو قسم پر مشتمل ہے ایک یمنہ دوسرا سبائیہ بنی اسرائیل کے علماء نسب عرب کے اس طبقہ کو ''سبا کی طرف منسوب کرتے ہیں جو کوش بن کنعان کی اولاد میں سے تھا لیکن عرب کے ماہرین نسب اس سے اختلاف کرتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو عرب کے اہل انساب بیان کرر ہے ہیں کہ عرب کے اس طبقہ کا مورث اعلیٰ قحطان ہے اور سباء یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے۔

قحطان کے متعلق مختلف آراء:...... قحطان کے نسب میں علماء کا بہت اختلاف ہے بعض تو یہ کہتے ہیں کہ وہ عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام کا بیٹا ہے اور فالغ والقیطن کا بھائی تھا لیکن توریت میں اس کا کچھ ذکر نہیں ہاں فالغ اور لقیطن کا ذکر آ گیا ہے اور بعض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قحطان لقیطن کی عربی ہے عرب عجمی الفاظ کو آگے پیچھے اور تبدیل کر کے اس کو عربی بنا لیتے ہیں اور کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ''قحطان'' یمن بن قیذار کا بیٹا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قحطان حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں اور ان سب روایتوں میں صحیح یہ ہے کہ ''قحطان'' یمن بن قیذار کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق ہمشیع بن یمن بن قیذار کا بیٹا ہے اور اسی کے نام سے ''یمن'' کا نام یمن پڑا۔ ابن ہشام کہتا ہے کہ یعرب بن قحطان کو یمن بھی کہتے تھے اور اسی کے نام سے ''یمن کا ملک مشہور ہوا اس اعتبار سے کہ قحطان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے سارے اہل عرب بنی اسماعیل علیہ السلام ہوئے کیونکہ عدنان اور قحطان ''عرب'' کی تمام نسلی شاخوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ [1]

عرب کے بنو اسماعیل ہونے کے دلائل:...... بعض وہ علماء جو قحطان کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے شمار کرتے ہیں اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں کہ جو آپ نے رماۃ انصار کو مخاطب کر کے فرمایا تھا (ارموا یا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا) (اے بنی اسماعیل تیر پھینکو کیونکہ تمہارا باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی تیر انداز تھا) اور انصار ''سبا'' کی اولاد میں سے ہیں جو قحطان کا بیٹا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے یہ فرمایا تھا کہ جو لوگ اسلم (قبیلہ افصی اور خزاعہ بن حارثہ) کے بھائی میں سے ایمان لائے تھے اس بنا پہ کہ ان کا سلسلہ نسبت ''سبا'' تک پہنچتا ہے سہیلی کہتے ہیں کہ اس سے اس کی تردید نہیں ہو سکتی کیونکہ سارے عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارموا یا بنی اسماعیل بنو اسلم سے ارشاد فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور خزاعہ سے مقصود وہ قبیلہ ہے جو معد بن الیاس بن مضر سے تھا اور وہ نہ تو ''سبا'' سے تھا اور نہ قحطان سے (کما ہو الصحیح فی نسبہم)۔

بنو قحطان اور عرب عاربہ میں چشمک:...... لوگوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ قحطان کا توریت میں کچھ ذکر نہیں ہے اس بنا پر وہ عابر کی اولاد میں سے نہیں ہیں اس لئے لازماً ثابت ہوا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں لیکن یہ قول نا قابل التفات اور نا قابل قبول ہے کیونکہ قحطان لقیطن کی ''عربی'' ہے اور یہی صحیح ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں ہے کہ قحطان تمام یمنی قبائل کا ''جد امجد اعلیٰ'' ہے بہر کیف ''بنو قحطان'' عرب عاربہ کے ہم زمانہ تھے آپس میں کبھی کبھی دونوں میں لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی گو یہ سلطنت کے مرتبے سے منزلوں دور تھے اور ہمیشہ خانہ بدوش اور صحرا نشین رہے لیکن نہایت کم مدت میں انہوں نے ایسی ترقی کی کہ ان لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی دولت اور حکومت میں با اثر ہو گئے۔

---

[1] ..... تاریخ العرب القدیم والعصر الجاہلی'' میں لکھا ہے کہ اس تقسیم کے علاوہ عرب کی اور بھی تقسیمیں ہیں۔ ان کے مطابق ''عرب عاربہ'' عرب بائدہ کا نام ہے اور ان لوگوں کا جو قحطان کی نسل کے بقیہ لوگ ہیں، اور تیسری تقسیم یوں ہے کہ قحطان کے ماتحی کو ''عرب متعربہ'' بھی کہا جاتا ہے، اسی طرح عدنان کے ماتحی کو بھی ''مستعربہ'' کہتے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قحطان کی نسل عدنان کی نسل سے عربیت میں زیادہ خالص ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ اصلی عرب قحطان کی نسل ہے۔

ملکا
ہاران
سارہ
تانخ
ارغو
ساروغ
ناحور
تارخ
ارمن
تموئیل
عذرو
کاس
بلداس
بلداف
یثوبل
بوص
عوص
طالح
ناحور
تامش
کاخم
موالی
لوطؑ
عمون
ہاران
یبرخ
شوخ
ابراہیمؑ
زمران
مدان
اسحاقؑ
ماغی
میقین
حنوخ
مدین
نابت
اشبق
معا
نقشان
یعقوبؑ
ایذاع
عیفا
اسمعیلؑ
دلوان
عیصو
الداعا
فورح
تیراہ
قیما
ذوما
سبا
نیسکت
نطور
مشمع
لاسیم
افرائیم
افیداع
منشی
نافس
بسام
اسورخ
رعویل
یعوش
ادبئیل
الیفا
قدما
قیذار
وان
عمالق
بنیامین
روبیل
نفتالی
شمعون
ادمار
لاوی
قتال
اشر
کنتام
یہودا
کاد
صفو
تمال
زبولون
یساخر

یعرب بن قحطان:......''یعرب بن قحطان'' ان کے مشہور اور عظیم الشان بادشاہوں میں سے تھا بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے بادشاہوں کے تحیۃ (سلام) کے لئے مخصوص الفاظ مقرر کئے اس کے بعد یشجب (اس کا بیٹا) جسے بعض لوگ یمن بھی کہتے تھے تخت نشین ہوا اس کے زمانہ حکومت میں باوجود یکہ خانہ جنگیوں میں وقت بہت ضائع ہوا لیکن تب بھی اس کی ملکی فتوحات اور اس کی آبادی بڑھتی گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبد شمس اور بعض کہتے ہیں کہ عابر بادشاہ بنا جو سبا کے نام سے بھی مشہور ہے اس نے شہر سبا آباد کیا اور بعض مؤرخین کے مطابق اس نے اقلیم مصر میں شہر عین شمس آباد کیا اور اپنے بیٹے بابلیوں کو اس کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد بہت سے بیٹے تھے ان میں سے حمیر اور کہلان زیادہ مشہور ہیں جو یمن کے دو بڑے قبیلوں کے مورث اعلیٰ اور صاحب عزت اور حکومت وسلطنت کے مالک تھے اور کہلان کے بارے میں حمیر زیادہ مشہور ہے اور اس کی اولاد عظیم الشان اور ذی عزت شمار کی جاتی ہے اور اس قبیلے سے ہی بادشاہان تبابعہ ہیں۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔

حمیر بن سبا:......سبا کے بعد حمیر ملک وتخت کا مالک بنا۔ اس کو عرنج بھی کہتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے سونے کا تاج بنوایا تھا اس نے پچاس سال حکومت کی۔ سہیلی کہتے ہیں کہ اس کے چھ بیٹے وائل ۱، زید ۲، عامر ۳ عوف ۴ سعد ۵ مالک ۶ تھے۔ ابومحمد بن حزم کہتا ہے کہ اس کے آٹھ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں ہمسیع، مالک، زید، وائل، مشروح، معدیکرب، اوس، اومرہ۔ سہیلی کہتے ہیں کہ حمیر کی تین سو سال کی عمر ہوئی تھی۔

وائل بن حمیر سکسک بن وائل:......اس کے بعد وائل بن حمیر بادشاہ بنا اور اس کا بھائی مالک بن حمیر عمان پر قابض ہو گیا اور دونوں میں مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں علامہ ابن سعید کہتے ہیں کہ حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بادشاہ بنا اس کے بعد وائل بن حمیر اس کے بعد سکسک بن وائل نے یکے بعد دیگرے حکومت کی اور مالک بن حمیر کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا قضاعہ عمان پر قابض ہوا سکسک بن وائل بن وائل اور قضاعہ بن مالک میں معرکہ آرائیاں ہوئیں، نتیجہ یہ ہوا کہ سکسک نے قضاعہ کو ناکامی کے ساتھ عمان سے نکال دیا۔

یعضر بن سکسک:......سکسک کے بعد سکسک تخت نشین ہوا اور پھر اس کی اور مالک بن الھاف بن قضاعہ کی لڑائی ہوئی اور مدتوں یہ آگ مشتعل رہی اور اسی دوران یعضر اپنے بیٹے نعمان کو جسے کہ معافر کہتے ہیں حالت حمل میں چھوڑ کر مر گیا۔ ماران بن عوف بن حمیر جسے ذی ریاشھی کہتے ہیں بحرین کا حاکم تھا اس نے مالک بن الحاف بن قضاعہ سے مقابلہ کیا۔

نعمان بن یعضر:......جب نعمان سن شعور کو پہنچا تو اس نے تمام کاروبار سلطنت اپنے قبضے میں لے لیا اور ذی ریاش کو قید کر دیا۔ نعمان نے بہت بڑی عمر پائی حکومت بھی اچھی کی انتظام ملکی بھی قابل تعریف تھا اس کے بعد اصحم بن معاذ بادشاہ اسی کے زمانے سے بنی حمیر کے حالات دگرگوں ہونے شروع ہو گئے اور تھوڑے ہی دن میں طوائف الملو کی شروع ہو گئی حتیٰ کہ رائش اور ابناء رائش (تبابعہ) میں دولت وحکومت نے قیام اختیار کیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

بنی کہلان اور بنی حمیر میں لڑائیاں:......بیان کیا جاتا ہے کہ بنی کہلان ہمیشہ حمیر سے ملکی لڑائیاں لڑتے رہے اور ان میں سے جبار بن غالب بن کہلان اور قحطان کی شاخوں میں سے نجران بن زید بن یعرب بن قحطان۔ اس کے بعد ہمسیع بن حمیر سے ابین زہیر بن الغوث بن ابین بن ہمسیع اور عبد شمس بن واصل بن المغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر بن ابین بن ہمسیع بن حمیر پھر شداد بن ملطاط بن عمر بن ذی ہرم بن صفوان بن عبد شمس، اس کے بھائی لقمان پھر اس کے بعد ذوشداد، ہداد، اور مدثر اور ان کے بعد اس کا بیٹا صعب (بیان کیا جاتا ہے کہ یہی ذوالقرنین تھا) اس کے بعد اس کا بھائی حرث بن ذوشدجس کو رائش بھی کہتے ہیں بادشاہ بنا یہی بنی حمیر کی طوائف الملو کی کا خاتم اور بادشاہان تبابعہ کا جد امجد ہے اور بنو ہمسیع ان عبد شمس سے حمیر بن حسان بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس نے بھی باداشاہت کی۔

حسان بن عمرو کے متعلق ایک روایت:......علامہ ابوالمنذر ہشام بن کلبی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں کہ میں نے اسے پرانے نسخہ سے جو قاضی محدث ابوالقاسم بن عبدالرحمن بن جبیش کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا نقل کیا ہے کہ علامہ کلبی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جو بنی حمیر کے قبیلہ ذی کلاع سے تھا وہ کہتا ہے کہ ''قیس یمن'' میں ایک مقام پر پہنچا جہاں ظاہر ایک عمارت نہایت مختصر سی بنی ہوئی تھی اور اس کا اندرونی حصہ بہت وسیع تھا اس

مکان کے مغرب کے دالان میں ایک تخت رکھا ہوا تھا اس پر ایک مردہ پڑا ہوا تھا اس کے سر پر تاج تھا اس میں ایک قیمتی یاقوت سرخ لگا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک گرز تھا اور اس کے سامنے ایک لوح تھی جس پر عبارت ذیل کندہ تھی۔ (بسم اللّٰہ رب حمیر ان ھسان بن عمرو والقیل مات فی زمان ھید دما ھید وھلك فیھا اثنا عشر الف قبیل فکنت اخرھم قبیلا فابتنیتذا شیعین لیجیرنی من الموت فاھلکتی) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو حمیر کا رب ہے میں ہوں ھسان بن عمرو القیل زمانہ ہید وماہید میں انتقال کیا اسی زمانہ میں بارہ ہزار قبیلہ ہلاک ہوئے تھے میں ان کا آخری قبیلہ تھا میں نے ذوشعبین بنوایا تھا تا کہ مجھ کو موت کی موت سے نجات ملے لیکن انجام یہ ہوا کہ اس نے مجھے ہلاک کر دیا)۔

بادشاہان تبابعہ:......علماء نسب کے اتفاق سے یہ بادشاہ عبد شمس بن وائل بن الغوث کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا نسبی سلسلہ حمیر تک اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں ان کا دارالحکومت ضعاء اور مارب میں تھا ملکہ بلقیس اسی قوم اور قبیلے کی بادشاہ تھی اس نے دو پہاڑوں کے درمیان میں ایک دیوار بنوادی تھی جس سے چشموں اور تمام بارش کا پانی سمٹ کر ایک ہی جگہ پر کار رہتا تھا موقع محل سے کھڑکیاں رکھیں تھیں ضرورت کے مطابق اس سے وقتاً فوقتاً اہل شہر پانی لیتے تھے اور اسی کا نام ''عرم'' تھا جعدی کہتا ہے۔

من سبا الحاضرین مارب انه ☆ اذیبتون من دون سیله العرما

بعض مؤرخین نے اس کی بنیاد حمیر یمن کے مورث وجد اعلیٰ کی طرف کی ہے اعشی کہتا ہے،

ففی ❶ ذلك للتموسی اسوة ☆ ادب عظی علیه العرم
رفاه بناه لهم حمیر ☆ اذا جاء من رامه لم یرم ❷

اور بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ اسے لقمان ❸ اکبر ابن عاد نے بنوایا تھا۔ جیسا کہ علامہ مسعودی نے کہا ہے کہ اس نے اسے ایک فرسخ مربع بنایا تھا۔ اور تیس شاخیں رکھی تھیں۔ اور اکثر یہ کہتے ہیں کہ اور قرین قیاس اور قریب الی الصواب یہی ہے کہ اس بند کی سبا ابن یشجب نے بنیاد ڈالی تھی اور اس نے اس میں بڑی ضائع صرف کی تھی۔ لیکن اس سد کی تکمیل سے قبل وہ خود مر گیا۔ اس کے بعد حمیری بادشاہوں نے اس کو مکمل کیا اور ہم اس قول کی تائید اس وجہ سے کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی عظیم الشان یادگاریں اور مستحکم تعمیرات ایک شخص مکمل نہیں کر سکتا جیسا کہ ہم نے کتاب الاوّل (یعنی مقدمہ تاریخ) میں بیان کیا ہے۔

سیلاب سے تباہی:......ان دنوں یہ علاقے آباد سرسبز علاقوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ اس میں دورویہ عمارتیں سنگیں اور خوش نما بنی ہوئی تھیں اس کو لوگ جنت سے تعبیر کرتے تھے۔ جس وقت اس قوم نے گمراہی اور بے دینی میں انہماک پیدا کیا اللہ جل شانہ نے گھونس ❹ کو ایسی قوت دی کہ اس

---

❶......یہ شعر نابغہ جعدی کے دیوان میں صفحہ نمبر ۱۳۴ پر جمھرۃ اللغۃ صفحہ نمبر ۳۷۷ پر ہے اور لسان العرب میں ''عرم'' کی تشریح میں موجود ہے ترجمہ۔ سبا حاضرین سے ''مارب'' بھی ہے جب کہ وہ سیلاب روکنے کے لئے عرم نامی بند بنا رہے تھے۔ ❷......اس واقعہ میں عبرت پکڑنے والے کے لئے عبرت ہے، مارب پر ''عرم'' اچھا گیا جسے حمیر نے بنایا تھا جب وہ (سیلاب) آیا تو جس نے اس کا ارادہ کیا نہ کر سکا۔ ❸......اس بارے میں ڈاکٹر نبیہ عاقل نے، تاریخ عرب قدیم اور دور جاہلیت میں لکھا ہے کہ ہمدانی مسعودی اصفہانی اور یاقوت وغیرہ نے اس کی نسبت لقمان بن عاد کی طرف کی ہے جو محض ایک کاغذی شخصیت ہے اس کا حقیقی تاریخ وجود کوئی نہیں۔ ❹......قرآن مجید کے بائیسویں پارہ سورہ سبا میں اس قوم کا قصہ اس طرح پر مذکور ہے لقد کان لسبا فی مسکنهم ایه، جنتن عن یمین وشمال، کلو امن رزق ربکم واشکروا له، بلدة طیبة ورب غفور فارسلنا علیهم سیل العرم وبدلتهم بجنتیهم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشی ء من سدر قلیل ذلك جزینهم بما کفروا، وهل نجزیٰ الا الکفور (السبا: ۱۵ تا ۱۷) (بے شک قوم سبا کے لیے ان کے وطن میں ایک نشانی تھی۔ دو باغ دائیں بائیں تھے۔ (کہا گیا تھا) اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا شکر یہ ادا کرو شہر عمدہ پاکیزہ ہے اور رب معاف کرنے والا ہے۔ (اگر بھول میں تم سے کوئی لغزش ہوگی، چنانچہ انہوں نے نافرمانی کی یعنی شکر کے بجائے کفران نعمت پر کمربستہ ہو گئے) اس لئے ہم نے ان پر بند کا پانی چھوڑ دیا اور ان کے دو باغوں کے بدلے دوسرے دو باغ دیئے۔ جن میں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور کچھ بیریں تھی یہ ہم نے ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں) اگر چہ اس آیت کریمہ سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس بند میں گھونس نے سوراخ کر دیا تھا۔ یا کسی اور ذریعہ سے وہ بند ٹوٹ گیا تھا۔ جو باعث عذاب وقہر الٰہی ہوا لیکن یہ بات ضرور ثابت ہو رہی ہے کہ اس بند کے ٹوٹنے کی وجہ سے وہ شہر خراب اور باغات ویران ہوئے ممکن ہے کہ وہ بند گھونس کے کھودنے سے ہی ٹوٹا ہو جیسا کہ مؤرخین تحریر کر رہے ہیں۔ ہمیں اس امکان عقلی کو تسلیم کر لینے میں جب وہ کلام اللہ کے مخالف نہ ہو کچھ عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قوم سبا سے مراد یہی بادشاہان تبابعہ حمیری کہلاتی ہیں۔ جناب باری نے ان ان کے مورث وجد اکبر کی طرف اس آیت میں منسوب کر دیا ہے''

نے اس بند میں جو پانی روکے ہوئے تھا سوراخ کر دیا جس کی وجہ سے تمام شہر اور باغات غرق ہو گئے اور ان کے دو باغات جو سرسبزی و شادابی میں جنت کے ہم پلہ تھے بنجر اور شورزمین سے بدل دیئے گئے (جیسا کہ قرآن میں اس کا بیان آ گیا ہے)

ملوک تبابعہ متواتر اور مختلف زمانوں میں گزرے ہیں جن کا شمار کسی حد تک غیر ممکن سا نظر آ رہا ہے۔ کبھی یہ بادشاہ حدود یمن سے نکل کر عراق اور ہند اور سرزمین مغرب کی طرف بڑھ جاتے تھے اور کامیابی اور فتح نصیبی کا سکہ عالم میں بٹھا دیتے تھے۔ اور کبھی یمن ہی کی سرزمین پر اکتفا کرتے تھے۔ جیسا کی ان کی مختلف اور پریشان حالتیں اور غیر مرکزی صورت پائی جاتی تھی ویسے ہی ان کے نام نقل کرنے میں بھی غلطیاں ہو گئی ہیں۔ اور بہت سے بادشاہوں کے نام متحد ہونے کی وجہ سے زمانہ ادھر ادھر ہو گیا ہے۔ لیکن ہم حتی الامکان نہایت غور و فکر سے وہی حالات تحریر کریں گے جن پر عملاً اعتماد ہو سکتا ہے۔ (واللہ المستعان)

تبابعہ کی وجہ تسمیہ:...... سہیلی کہتا ہے کہ تبع کے معنی ہیں ''الملک المتبع'' اور صاحب محکم کہتا ہے کہ تبابعہ بادشاہان یمن کو کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو تبع کہیں گے۔ کیونکہ ملک یمن ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہیں۔ جب ایک بادشاہ مر جاتا تو دوسرا جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا۔ وہ سیرت اور عادت میں اپنے پہلے والے کے تابع ہوتے تھے۔ اور تبابعہ میں ایک سبب، محض ارادۂ نسب کے خیال سے زیادہ کر دی ہے زمخشری کہتا ہے کہ بادشاہان یمن کو تبابعہ اس وقت تک نہیں کہتے جب تم وہ یمن، شجر اور حضر موت کا بادشاہ نہیں بن جاتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ تبع کہلائے جانے کی ایک شرط بھی تھی کہ بنی حشم بن شمس اس کے تابع بن جائیں اور جس میں ان دونوں صفتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی تو وہ ملک (بادشاہ) کہلاتا تھا نہ تبع۔

حرث رائش:...... باتفاق مورخین بادشاہان تبابعہ میں سے سب سے پہلے حرث۔ رائش نے حکومت کی، رائش اسے اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے عام طور سے انعام واکرام کو عام کر رکھا تھا۔ علماء نسب نے اس کے نسب میں اختلاف کیا ہے باوجود یکہ انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ یہ (حرث رائش) وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر بن ایمن بن ہمیسع بن حمیر کی اولاد میں سے ہے۔

ابرہہ ذوالمنار کا تعارف:...... حرث رائش نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایک سو پچیس برس حکومت کی یہ تبع کے نام سے مشہور سہیلی کے مطابق خدا پرست تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابراہی ذوالمنار ایک سو اسی سال بادشاہ رہا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ابن ہشام کا یہ قول ہی کہ ابراہہ ذوالمنار صعب بن ذو مداثر بن ملطاط کا بیٹا ہے اس کو ذوالمنار اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے ایک مینار بنوایا تھا جس سے راستے کا پتہ چلتا تھا۔

افریقش بن ابراہہ کا تعارف:...... اس کے بعد افریقش طب ابرہہ تخت نشین ہوا اور اس نے ایک سو ساٹھ سال تک حکومت کی ابن حزم لکھتے ہیں۔ کہ افریقش قیس بن صفی کا بیٹا اور حرث رائش کا بھائی تھا۔ اور یہ وہی ہے جو قبائل عرب کو ساتھ لے کر افریقہ پر حملہ آور ہوا تھا اور اسی کے نام سے افریقہ موسوم ہوا ہے۔ اور بربروں کو بھی اس نے کنعان سے نکال کر افریقہ پہنچا دیا تھا اور جب کہ حضرت یشع علیہ السلام غالب آئے تھے تو ان کے بادشاہ جرجیر کو بھی قتل کر ڈالا تھا۔

بربر کی وجہ تسمیہ:...... مشہور یوں ہے کہ اہل بربر کو اس نے ''بربر'' کے نام سے مشہور کیا ہے ''بربرۃ'' لغت عرب میں ''بے معنی آوازوں کے مل جانے کو'' کہتے ہیں۔ افریقش عربی نژاد ہونے کی وجہ سے جس وقت اس نے ملک مغرب کو فتح کیا ان کی گفتگو کو نہ سمجھ سکا اور بیساختہ ما اکثر بربرتھم بول اٹھا اسی دن سے اس قبیلے کو بربری اور براہ کہنے لگے۔ جنگ افریقہ سے واپسی کے وقت وہ قبائل حمیر میں سے صنہاجہ اور کتامہ کو وہیں چھوڑ آیا اور اس وقت تک انہی کی اولاد وہاں موجود ہے وہ ہرگز بربریوں میں سے نہیں ہیں جیسا کہ طبری و جرجانی و مسعودی و ابن کلبی و سہیلی اور تمام نسابین نے کہا ہے۔

عبد ابرہہ کا تعارف:...... پھر افریقش کے بعد اس کا بھائی عبد ابن ابرہہ تخت نشین ہوا اور پچیس سال تک حکومت کرتا رہا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اور کچھ زمانہ ان سے پہلے تھا۔ اس نے بھی ممالک مغرب پر چڑھائی کی تھی۔ کیکاؤس بن کنعان بادشاہ فارس نے اس کے ملک پر حملہ کیا۔ چنانچہ دونوں میں خوب لڑائی ہوئی پھر آخر کار کیکاؤس کو ذوالاذعار نے گرفتار کر لیا ایک مدت کے بعد اس کے وزیر رستم نے پورے لشکر فارس کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور کئی لڑائیوں کے بعد کیکاؤس کو قید سے چھڑا لایا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بادشاہان فارس کے تذکرے میں بیان کریں گے

طبری کہتا ہے کہ ذوالا دغار کا نام عمرو ابن ابرہہ ذی المنار بن حرث رائش بن قیس بن صیفی بن سبا اصغر ہے اور ابن ہشام کے مطابق ذوالا دغار کو بلکہ بلقیس نے زہر دے دیا تھا۔ ذوالا دغار کے بعد کے ہدہاد بن شرجیل بن عمرو بن ذوالا دغار تخت حکومت پر بیٹھا، ہد ہاد کو "ذوالصرح" بھی کہتے تھے یہ چھ یا دس برس تک حکومت کرتا رہا۔

ملکہ بلقیس:...... اس کے بعد اس کی بیٹی بلکہ بلقیس تخت حکومت پر جانشین ہوئی۔ سات سال تک اس کی حکومت رہی اس کے بعد یمن پر حضرت سلیمان علیہ السلام غالب آ گئے تھے۔ طبری تحریر کرتا ہے کہ بلقیس کا نام یلقمہ تھا اور یشرح [1] بن حرث بن قیس کی بیٹی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو معزول کر دیا تھا۔ اور اس نے سدو بن زرعہ بن سبا سے اپنا نکاح کیا تھا، اس کا تخت نہایت قیمتی اور تیس مربع گز تھا اور یہ بہت سمجھ دار خاتون تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا یمن پر تسلط:...... اس کے بعد اہل یمن چوبیس سال تک حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے کے ماتحت رہے اس کے بعد ان کے ناشر بن عمرو ذوالا دغار بادشاہ بنا اس کو ناشر النعم بھی کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد ناشر بن عمرو بن یعفر جس کو یاسر انعم بھی کہتے ہیں یمن کا بادشاہ بنا اہل یمن کا یہ خیال ہے کہ اس نے اہل مغرب پر حملہ کیا تھا۔ اور وادی رمل تک جہاں کہ کوئی نہیں جا سکتا پہنچ گیا تھا۔ پھر آگے ریت کی کثرت کی وجہ سے نہیں بڑھ سکا لیکن اس کے بعض ساتھی وادی رمل عبور کر گئے اور پھر واپس نہ آ سکے "یاسر انعم" نے اس وادی کے کنارے ایک بت تانبے کا بنوا کر رکھوا دیا تھا اور اس کے سینہ پر جلی خط سے مندرجہ ذیل عبارت کندہ کرا دی تھی: **هذا الصم لياسر النعم الحميری ليس وراء ه مذهب فلا يتكلف احد ذلك فيعطف.** (یہ بت یاسر انعم کا ہے جس کے آگے کوئی راستہ نہیں ہے اس لیے کوئی آگے جانے کی تکلیف نہ کرے ورنہ ہلاک ہو جائے گا)۔

سمرقند کی وجہ تسمیہ:...... اس کے بعد شمر مرعش (اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا کیا جاتا ہے کہ اس نے عراق، فارس، خراسان کے اکثر علاقہ کو فتح کیا اور دریائے جیحون سے گزر کر شہر صغد کو ویران کر کے اس کے قریب ایک دوسرا شہر آباد کیا۔ عجمی اس شہر کو ویران کرنے سے شمر کند (شمر نے خراب کیا) کہنے لگے جسے عرب نے "عربی" کر کے سمرقند کر دیا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ قباد (بادشاہ فارس) سے لڑا تھا اور اسے قید کر لایا تھا بہر کیف شمر مرعش ایک سو ساٹھ سال تک تخت حکومت پر رہا۔

شمر عش کا تعارف:...... سہیلی کی تحریر گواہی دیتی ہے کہ شمر مرعش جس کی طرف سمرقند کا قصہ منسوب کیا جاتا ہے وہ شمر بن مالک تھا اور مالک وہی ہے جس کو املوک بھی کہتے ہیں۔ اور یہ شمر یا ثر النعم کا بیٹا ہے۔ لیکن سہیلی کی یہ غلطی ہے اس وجہ سے کہ مؤرخین نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ املوک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور شمر ذوالا دغار کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں تھا۔ واللہ اعلم۔

تبان بن اسعد کا تعارف:...... شمر مرعش کے بعد تبابعہ میں سے "تبع الاقرن" جس کا نام زید تھا بادشاہ بنا۔ سہیلی کہتا ہے کہ یہ شمر مرعش کا بیٹا تھا اور طبری کا یہ بیان ہے کہ عمرو ذوالا دغار اس کا باپ تھا۔ اس نے ترپن سال تک اور بروایت مسعودی تریسٹھ سال تک حکمرانی کی اس کے بعد اس کا بیٹا ملکیکرب بادشاہ بنا یہ بڑا بزدل تھا لڑائی سے جان چراتا تھا نہ تو اس نے کسی ملک پر حملہ کیا اور نہ کسی سے لڑنے پر آمادہ ہوا یہاں تک کہ مر گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا تبان بن اسعد ابوکرب تخت نشین ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب سے آخری تبع ہوا اور یہ بادشاہان تبابعہ میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ مشہور ہے۔

حیرہ کی وجہ تسمیہ:...... یہ یمن سے ملک گیری کے ارادے سے چلا اور مقام حیرہ میں پہنچ کر راستہ بھول جانے سے اس کا لشکر پریشان ہو گیا۔ اسی مناسبت سے اس مقام کا نام حیرہ رکھا چنانچہ یہ وہاں چند قبائل از دلخم، جذام، عاملہ، قضاعہ کو چھوڑ کر آگے بڑھا۔ ان لوگوں نے اس مقام پر ڈیرے ڈال دیئے۔ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنا کر قیام کر دیا۔ پھر کچھ لوگ قبائل طیرہ، کلب، سکون، دایاد اور حرث بن کعب کے ان سے پاس آ کر ان میں مل گئے۔

---

[1] ...... ابن اثیر میں اس کا نام یثرح اور طبری میں "یشرح" لکھا ہے (صفحہ نمبر ۱۵۹)

تبان اسعد کی فتوحات:......اس کے بعد تبان اسعد، انبار سے ہوتا ہوا موصل پہنچا اور وہاں سے نکل کر آذر بائیجان والوں سے اپنی قوت ومردانگی کی داد لیتا ہوا ترکوں پر حملہ آور ہوا اور انہیں شکست دے کر مال غنیمت اور قیدیوں کو لے کر یمن کی طرف واپس چلا گیا۔ اطراف وجانب کے بادشاہ اس کی طاقت سے ڈر گئے چنانچہ ملوک ہند نے صلح کر لی۔ اس کے بعد تبان اسعد نے اپنے ایک بیٹے حسان کو صغد کی طرف اور دوسرے بیٹے یعفر کو روم کی طرف اور اپنے بھتیجے شمر ذی الجناح کو فارس کی جانب فوجیں دے کر روانہ کیا۔ شمر نے کیقباد شاہ فارس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور سمرقند پر قبضہ کر کے چین کی طرف بڑھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اس کا بھائی حسان اس طرف پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ دونوں نے مل کر قتل وغارت کا بازار گرم کر دیا اور بے شمار مال وغنیمت لے کر اپنے باپ کے پاس واپس آ گئے پھر تبان اسعد نے اپنے بیٹے یعفر کو قسطنطنیہ کی طرف روانہ کیا چنانچہ بادشاہ قسطنطنیہ نے خراج دے کر صلح کر لی اس کے بعد یعفر نے روم پہنچ کر محاصرہ کر لیا محاصرہ کے دوران اس کے لشکر میں طاعون پھوٹ پڑا رومیوں نے موقع پا کر حملے شروع کر دیئے جب یعفر کی فوج اکثر حصہ برباد ہو گیا تو اس وقت وہ مجبور ہو کر باقی ماندہ فوج لے کر یمن کی طرف لوٹ گیا۔

تبان اسعد کے یہودی بننے کا واقعہ:......ابن اسحاق کہتا ہے کہ بادشاہان تبابعہ میں سے جو تبع مشرق کی طرف بڑھا تھا وہ تبان اسعد ابوکرب بن ملیکر یب بن زید الاقران ابن عمرو ذو الا دغار تھا اور تبان اسعد کا نام حسان بن تبع تھا اور اسی نے علماء تاریخ کے مطابق سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اس کا متولی بنایا اور کعبہ پر دروازہ لگایا، چابی مقرر کی۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ پھر یہ یہودی بن گیا اور اس کی یہودیت کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت تبان اسعد یمن سے نکل کر حدود مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا تو یثرب سے ہو کر گذرا اور اس پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے کو چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ اہل یثرب نے آپس میں مشورہ کر کے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا، ان دونوں بنی نجار کا ایک مشہور شخص ''عمرو بن طلہ'' ان کا رئیس وسردار تھا۔ تبان اسعد کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بہت غصہ ہوا اور اسی وقت لڑائی اور پیش قدمی موقوف کر کے یثرب کی طرف متوجہ ہو گیا اور دو دن کا راستہ ایک دن میں طے کرتا ہوا یثرب کے قریب پہنچا اور یثرب کا محاصرہ کر لیا سارے قبیلے نے متحد ہو کر مقابلہ کیا۔

نبی کریم ﷺ کی خبر بزبان یہود:......جنگ کے دوران یہود بنی قریظہ کے ''دو بڑے عالم'' تبان اسعد کے پاس آئے اور اس سے کہا تو اپنے اس فعل سے باز آ جا کیونکہ تو اپنے اس خیال کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا اور نہ یثرب کسی صورت سے خراب اور ویران ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ نبی آخر زمان ﷺ کی قریش میں پیدا ہوگا جائے ہجرت ہے اور یہیں وہ آ کر قیام پذیر ہوں گے تبان اسعد ان باتوں سے اتنا زیادہ متاثر ہوا کہ اس نے لڑائی بند کر دی اور دین یہودیت قبول کر لیا اور انہیں اپنے ساتھ لے کر مکہ روانہ ہو گیا۔

تبان اسعد کی مکہ میں آمد:......جس وقت مکہ کے قریب پہنچا غالباً ایک منزل باقی رہتی تھی کہ بنی ہذیل کے چند آدمی اس کے پاس آئے اور اس کو کعبہ کے مال وجواہرات اور خزائن کی لالچ میں مبتلا کرنا چاہا لیکن ان دونوں عالموں نے اس کو اس کام سے روک دیا اور اس پر یہ ظاہر کیا کہ بنی ہذیل تیرے قتل کی فکر میں ہیں چنانچہ تبان اسعد نے یہ سنتے ہی انہیں قتل کر دیا اور خود ان دونوں عالموں کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہو گیا ان علماء نے جو اس کے ساتھ تھے اس کو طواف کرنے کی ہدایت کی چنانچہ تبان اسعد نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اس متولی مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ حائضہ اور نفساء (حیض اور نفاس والی عورتیں) اس کے قریب نہ آنے پائیں پھر خانہ کعبہ کا دروازہ قائم کیا اور چابی مقرر کی۔

تبان اسعد کی یمن واپسی:......اس کے بعد تبان یمن کی طرف روانہ ہوا یمن میں اس کی ساری قوم بت پرست تھی اور وہ یہودیت کی اطلاع پا کر فیصلہ کرنے پر تیار ہو گئی چنانچہ اس زمانے کے دستور کے مطابق آگ روشن کی گئی اور بنی حمیر اپنے بتوں کو لے کر اور یہود کے دونوں عالم توریت کو گلے میں لٹکا کر آگ میں داخل ہو گئے چنانچہ حمیریوں کو آگ نے جلا دیا اور یہ دونوں عالم جن کی نورانی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا صحیح وسالم نکل آئے اس واقعہ سے بنی حمیر بھی یہودی ہو گئے اور ان میں یہودیت نہایت تھوڑے دنوں میں اتنی پھیل گئی کہ گویا یہی ان کا اصلی مذہب تھا۔

تبان اسعد کے اشعار:......علامہ مسعودی اس ربع کے حالات میں تحریر کرتے ہیں کہ سعد ابوکرب نے فتوحات میں بڑی ناموری پیدا کی اس نے عجمی ممالک پر بزور بازو قبضہ کر لیا تھا۔ سرزمین عراق میں قباد سے جنگ لڑی اور اس کو شکست دی یہ قباد، قباد بن فیروز نہیں ہے۔ بلکہ ملوک الطوائف

میں سے تھا اس کے بعد ابوکرب عراق وشام وحجاز پر قابض ہوگیا، اسی بات کو کودتبع ابوکرب کہہ رہا ہے۔

اذا حسنا جیادنا من دماء ☆ ثم سرنا بها میسراً بعیداً

واسحبنا بالخیل خیل قباد ☆ وابن اقلید جاء نا مصفوراً

وکسونا البیت الذی حرم اللہ ☆ سلامنصل او بروداً

واقمنا من الشهر عشراً ☆ وجعلنا لبابه اقلیداً

جب ہم نے دشمنوں کا خون اپنے گھوڑوں کو پلا دیا پھر ہم ان پر دور دراز تک سوار کر گئے اور مباح کر دیا ہم نے اپنے سواروں کے لئے قباد کے سواروں کے لئے قباد کے سواروں کا خون اور ابن اقلید ہمارے پاس آیا بندھا ہوا اور کپڑا پہنایا ہم نے اس مکان کو جس کی اللہ نے عزت کی ہے ڈھکی ہوئی تہہ بہ تہہ چادریں اور ہم وہاں دس مہینے تک ٹھہرے اور اس کے دروازے کی کنجی ہم نے بنادی۔

تبان اسعد کا قتل:......اس کی قبیلے کندہ سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ بالآخر حجر بن عمرو بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ (قبیلہ کہلان کا بادشاہ) کامیاب ہوا اور ابوکرب یمن واپس آ گیا بنی حمیر نے یہ سمجھ کر کہ یہ بزدلی کی وجہ سے بھاگ کر آیا ہے اس کو قتل کر دیا اس کا زمانہ حکومت تین سو سال تک رہا۔

ربعیہ بن نصر کا خواب:......ابن اسحاق کی روایت کے مطابق ابوکرب کے بعد ربعیہ بن نصر بن حرث بن نمارہ بن لخم (جزام کا بھائی) یمن کا بادشاہ بنا طبری ابن اسحاق کی روایت سے بعض اہل علم کے حوالے سے تحریر کرتا ہے کہ اس نے ایک خوفناک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر کے لئے دو کاہنوں کو بنی ایاد اور غسان سے بلوایا جو اس زمانے میں فن کہانت ونجوم میں بے مثال تھے ان میں سے ایک کا نام "شق ابوصعب" شکر بن وہب بن اموال بن یزود بن قیس بن عبقر بن ایاد اور دوسرے کا نام "سطیح ربیع بن مسعود بن مازن بن ذیب بن عدی بن مازن بن غسان" تھا ان کاہنوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ ربعیہ اور قحطان کے ستر برس کے بعد اہل حبشہ یمن کے بادشاہ بن جائیں گے اس کے بعد "ابن ذی یزن عدن" سے خروج کرے گا اور انہیں یمن سے نکال دے گا اور کود یمن کا بادشاہ بن جائے گا (اس کے بعد قریش سے غالب بن طہر کے خاندان میں نبوت آ جائے گی)[1] ربعیہ کے دل میں یہ باتیں ایسی جاگزین ہوئیں کہ اس نے فوراً اپنے اہل وعیال کو عراق کی طرف روانہ کر دیا اور "سابور بن خردارز" شاہ فارس کو سفارشی خط لکھ دیا چنانچہ اس نے اس کی اولاد کو مقام حیرۃ بھی ٹھہرایا اسی کے خاندان سے نعمان نامی شخص حیرہ کا بادشاہ بنا۔ جس کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا گیا نعمان بن منذر بن عدی بن ربعیہ بن نصر۔

حسان بن تبان کا قتل:......ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ربعیہ بن نصر کے بعد مملکت یمن کا مالک حسان بن تبان اسعد ابوکرب بنا اور بادشاہان تبابعہ کی طرح جہانگیری کے خیال سے اہل یمن کو لے کے نکلا لیکن بنی حمیر اور یمن کے قبائل کو اسکا ساتھ پسند نہیں آیا چنانچہ وہ واپسی پر تل گئے اس کے بھائی عمرو سے کہا کہ "تو اپنے بھائی کو قتل کر دے ہم تجھے بادشاہ بنا ئیں گے چنانچہ عمرو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہو گیا ذورعین نے بنی حمیر کی اس رائے سے اختلاف کیا اور عمرو کو بھی اس کام سے روکا لیکن اس کے دماغ میں بادشاہی کی بوسمائی ہوئی تھی اس کے کہنے کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ تب "ذورعین" نے یہ دو شعر ایک کاغذ پر لکھ کر بطور امانت اس کے پاس رکھ دیئے۔

الامن یشتری سهر ابنوم ☆ وہ کون شخص ہے جو بیداری کو خواب کے بدلے فروخت کرتا ہے

سعید من یبیت قریر عین ☆ نیک بخت وہ ہے جو ٹھنڈی آنکھیں سوئے

فامنا حمیر غلرت وخانت ☆ چونکہ حمیر نے غداری کی اور خیانت کی

فمعذرۃ الاالہ لذی عین ☆ لہٰذا ذور عین کا اللہ حافظ ہے

---

[1]......صحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) دیکھئے سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر (۱۸) کامل ابن اثیر صفحہ نمبر (۲۷۱)۔

عمرو بن تبان کا انجام:...... جس وقت عمرو اپنے بھائی کو قتل کر کے حمیر کے ساتھ یمن کی طرف واپس ہوا تو بیداری نے اس کی نیند و بالکل اُڑا دی۔ طبیبوں اور نجومیوں سے بے خوابی کی شکایت کی ان سب نے اتفاق سے یہ کہا کہ "جو شخص اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اس پر بے خوابی مسلط کی جاتی ہے" عمرو یہ سن کر بہت غصہ ہوا اور پھر جو شخص یہ کہتا کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے اس کو فوراً قتل کر دیتا تھا ایک روز اس کے ذہن میں ذو رعین کا خیال گزرا فوراً طلب کر لیا لیکن ذو رعین کے ان دو شعروں نے بچا لیا جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور عمرو کو موثبان بھی کہتے تھے طبری اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا اس لئے اس کو "موثبان" بھی کہتے ہیں اور ابن قتیبہ لکھتا ہے کہ جنگ کی کمی اور اکثر نرم بستر پر پڑے رہنے کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا بحر حال اس کو اپنی حکومت کے تریسٹھ سال کے بعد انتقال ہوا۔

یمن پر عبد کلال کا قبضہ:...... جرجانی اور طبری لکھتے ہیں کہ اس کے بعد بادشاہان حمیر کا نظام درہم برہم ہو گیا حسان تبع کے بیٹے چھوٹے تھے جن میں ملک داری کی قابلیت نہیں تھی اور جو بڑا بیٹا تھا وہ پاگل ہو گیا تھا اسی وجہ سے تبابعہ کے ملک پر عبد کلال غالب آ کر چورانوے سال تک حکومت کرتا رہا، یہ دین عیسوی کا پابند تھا پھر حسان کا بیٹا ہوش وحواس میں آیا اور تبابعہ کی حکومت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے لی اور جرجانی کے مطابق اس نے بہتر سال حکومت کی۔ یہی تبع اصغر "لڑائیوں اور واقعات والا" ہے۔

اس کے بعد مدثر بن عبد کلال اس کا مادر زادی بھائی تخت نشین ہوا یہ اکتالیس سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد ولدی بن مدثر سینتیس برس تک پھر ابرہہ بن الصباح بن لہیعۃ بن شیبہ بن مدثر اور قیلف بن معدیکرب بن یعلق بن ذی اصبح الحرث بن مالک (ذو رعین کا بھائی) اور کعب (چھوٹے سبا کا باپ) یکے بعد دیگرے ترتیب وار حکمران رہے۔

لختیعہ کا قتل:...... جرجانی لکھتا ہے کہ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ ابرہہ بن الصباح صرف تہامہ کا حکمران تھا اس کے بعد عمرو بن تبع بن ملکیکرب ستاون سال تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد لختیعہ بادشاہ بنا یہ خاندان شاہی کا نہیں تھا اس کے جبر وظلم کی کوئی حد نہیں تھی اس نے حمیر کے نیک اور اچھے اچھے آدمیوں کو چن چن کر قتل کر دیا اور خاندان سلطنت کو نیست ونابود کر دیا ستائیس برس تک اسی حالت وکیفیت سے حکومت کرتا رہا حتیٰ کہ "ذونواس زرعہ تبع بن تبان اسعد ابوکرب، لختیعہ پر ٹوٹ پڑا۔ اور اس کو قتل کر کے خود شاہ یمن بن گیا ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ جس وقت حسان کو قتل کیا گیا یہ بچہ تھا جب یہ جوان ہوا تو اس نے لختیعہ کو تنہائی میں جب وہ ایک برے فعل کا مرتکب ہو رہا تھا قتل کر دیا۔ اور بنی حمیر قبائل یمن کو اس حال سے آگاہ کیا ان لوگوں نے متفق ہو کر اسے یمن کے تخت حکومت پر بٹھا دیا۔ اس کی تخت نشینی سے تبابعہ کی حکومت گویا از سر نو قائم ہو گئی، یہ یوسف کے نام سے مشہور تھا ابن اسحاق کے مطابق اڑسٹھ سال تک یہ حکومت کرتا رہا" ذونواس" کے بعد کے واقعات یہ ہیں۔

زرعہ تبع بن تبان:...... باتفاق مؤرخین" ذونواس" تبان بن اسعد کا بیٹا ہے اور اس کا نام زرعہ ہے۔ جب یہ اپنے آبائی ممالک پر قابض ہوا تو "یوسف کے نام سے پکارا جانے لگا یہ یہودی تھا اور اس نے اکثر قبائل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا اہمیشہ یہودیت پھیلانے کی کوشش کرتا قوموں میں عیسائیوں کا ہی زور تھا۔

اہل نجران کا قبول عیسائیت:...... اہل نجران سارے کے سارے عیسائی تھے اور عیسائی مذہب کی اشاعت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ میمون نامی ایک شخص جو اصحاب حوارئین حضرت عیسیٰ کا پیروکار تھا ایک دوسرے آدمی کے ساتھ جس کا نام "صالح" تھا شام سے یہودیوں کے خوف سے نکل کھڑا ہوا راستے میں راہگیروں نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا اور نجران لا کر فروخت کر دیا اہل نجران ان دنوں میں ایک درخت کی عبادت کرتے تھے۔ عیدوں میں اسے کپڑے پہنچاتے تھے اور اس کے سامنے کھانے رکھتے تھے یہ دونوں غریب جس وقت نجران پہنچے اور اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے لگے تو اہل نجران جدید طرز عبادت دیکھ کر سخت حیران ہوئے اور اپنے رئیس عبداللہ بن الشامر سے بیان کیا اس نے انہیں بلوا کر ان کا مذہب پوچھا تو میمون نے کہا کہ میرا مذہب عیسائی ہے جس میں شرک کی ممانعت ہے تم لوگ کی پرستش کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اسے منع فرمایا ہے عبداللہ نے کہا کہ اگر ہمارا یہ مذہب باطل ہے اور اس درخت کی پرستش شرک ہے اور تمہارا مذہب سچا ہے تو تم دُعا کرو کہ یہ درخت خشک ہو جائے ہم تمہارا دین بے

تاثل قبول کرلیں گے میموں نے دعا کی تو مشیت الٰہی سے وہ درخت خشک ہو گیا چنانچہ اہل نجران یہ واقعہ دیکھ کر فوراً عیسائی بن گئے۔

ذونواس کا نجران پر حملہ:...... ابن اسحاق نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ میمون نجران ایک گاؤں میں آ کر ٹھہرا تھا اور اسی طرف سے آل نجران کے لڑکے ایک ساحر کے پاس جادو سیکھنے جاتے تھے ان لڑکوں میں عبداللہ بن الثامر بھی تھا یہ اکثر میموں کے پاس بیٹھ جاتا تھا۔ اور اس کی باتیں بڑی غور سے سنتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے دل میں اس کی باتیں اثر کر گئیں اور یہ عیسائی بن گیا۔ شاہ نجران یہ دیکھ کر اس کے قتل کی فکر میں لگ گیا لیکن وہ اپنے اس ارادے میں ناکام رہا اور چند دن کے بعد مر گیا۔ جب عبداللہ نجران کا حکمران بنا تو ساریا اہل نجران عیسائی بن گئے اور یہی مذہب ان میں پھیل گیا۔ اہل نجران ایک عرصے تک عیسائیت پر قائم رہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان میں طرح طرح کی بدعتیں پیدا ہو گئیں۔ ''ذونواس'' نے انہیں دین یہودیت کی تعلیم دی مگر ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا تب ذونواس نے اہل یمن کو لے کر ان پر حملہ کر دیا ابن اسحاق کے مطابق بیس ہزار سے کچھ زائد آدمیوں کو قتل [1] کر کے جلا دیا صرف ایک شخص ''سبا'' بچ گیا جسے ''دوس ثعلبا'' کہتے تھے یہ اپنے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان طے کرتا ہوا نکل گیا۔ اور ''ذونواس'' کے سپاہی اس کا تعاقب نہ کر سکے۔

حبشہ کے حکمران

ذونواس کا نجران پر حملہ:...... ہشام ابن محمد کلبی کا ذونواس اور اہل نجران کی لڑائی کا یہ سبب بیان کیا جاتا ہے کہ ''نجران میں ایک یہودی رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے اہل نجران مذہبی اختلاف کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھتے تھے ایک دن اس کی ایک عیسائی سے جو اس کے پڑوس میں رہتا تھا تکرار ہو گئی کیونکہ عیسائیوں کو اس سے کچھ خلش پہلے سے چلی آ رہی تھی، یہ ایک نیا بہانہ ہاتھ آ جانے کی وجہ سے اس کے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا، وہ غریب و مظلوم یہودی گرتا پڑتا ''ذونواس'' کے پاس یمن پہنچا اور اپنا ماجرا بیان کیا چنانچہ ''ذونواس یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور اسی وقت نجران پر فوج کشی کر دی۔ اہل نجران ایک تو اس کے مقابلے میں کمزور تھے اور دوسرے غافل بھی تھے اس لئے ان میں سے سوائے ''دوس ذوثعلبان'' کے اور کوئی زندہ نہ بچا'' دوس ثعلبان'' نجران سے نکل کر قیصر روم کے دربار پہنچ گیا۔ اور ''ذونواس'' کے مظالم اور زیادتیاں بیان کیں اور انجیل کے اوراق جلے پھٹے دکھائے چنانچہ قیصر روم کو اس کا یہ ڈمل بہت ناگوار گزرا اس نے اسی وقت نجاشی حاکم حبشہ کو اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا اور امداد کی سفارش کی۔

نجاشی کا یمن پر حملہ:...... چنانچہ نجاشی ستر ہزار حبشیوں کو لے کر یمن کی طرف بڑھا بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ ''دوس ثعلبان'' پہلے نجاشی کے پاس گیا تھا اور نجاشی نے جنگی جہازوں کی کمی کی وجہ سے ''قیصر'' کے پاس جلی پھٹی ہوئی انجیل بھیجی تھی۔ جب ''قیصر روم'' نے کشتیاں بھیجیں تو نجاشی نے لشکر حبشہ کو ''ارباط'' کی ماتحتی میں یمن کی طرف یمنیوں کے قتل و غارت اور قید کی قسم لے کر روانہ کر دیا ''ارباط'' [2] کے ساتھ اس مہم میں ''ابرہۃ الاشرم'' بھی تھا جو حبشیوں کا ایک مشہور جرنل تھا۔ ''ارباط'' اور ''ابرہہ'' کے جنگی جہاز نہایت تھوڑی مدت میں یمن کے ساحل پر لنگر انداز ہو گئے چونکہ ''ذونواس'' کو اس کا علم نہ تھا اور وہ غافل بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے حبشیوں کو دریا سے خشکی پر اترنے میں کوئی وقت پیش نہیں آئی۔ ورنہ خواہ مخواہ کچھ وقت ضرور اٹھانی پڑتی۔

ذونواس کا خاتمہ:...... الغرض جس وقت ذونواس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو کف افسوس ملنے لگا لیکن پھر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ جتنے یمن کے قبائل نے اس کا ساتھ دینا پسند کیا انہیں اپنے ہمراہ لے کر لشکر حبشہ کا مقابلہ کیا اور میدان جنگ میں زیادہ سے زیادہ دو پہر تک یمن والوں کو ساتھ لے کر لڑتا رہا۔ دو پہر کے بعد جب لڑائی کا رنگ بدلتا نظر آیا اور اس نے سمجھ لیا کہ چند لمحوں کے بعد ضرور گرفتار ہو جاؤں گا اس وقت اس نے خواری کی گرفتاری سے موت کو زیادہ اچھا سمجھ کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا موج کے تھپیڑوں نے نہایت جلدی سے حمیر کے اس آخری بادشاہ کو دریا کی تہہ میں پہنچا دیا۔ ''ارباط'' کامیابی کے ساتھ یمن میں داخل ہو گیا اور یمنیوں کو جہاں تک ممکن ہوا ذلیل خوار، گرفتار، اور قتل کر کے نجاشی کو لڑائی کے آخری نتیجہ کی

[1]...... اسی ذونواس اور اس کے لشکر کے ظلم کے بارے میں قرآن کریم میں سورۃ ''البروج'' میں تذکرہ آیا ہے۔ دیکھئے سیرت ابن ہشام (صفحہ نمبر ۳۵)۔ [2]...... ابن ہشام صفحہ نمبر ۳۶ پر ''ارباط'' لکھتا ہے۔

اطلاع دی اور یمن کے کچھ تحائف بھیجے اور خود یمن میں ہی مقیم ہو گیا۔

ابرہہ کا یمن پر قبضہ:...... ہشام بن محمد کلبی کی روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ''نجاشی'' کے پاس جس وقت قیصر نے کشتیاں بھیجیں اس وقت اس نے ''ابرہہ'' کو امیر لشکر بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔ جس وقت ''ابرہہ'' صنعاء میں پہنچا تو ''ذونواس'' منہ چھپا کر بھاگا اور دریا میں ڈوب کر جان دے دی۔ ''ابراہہ'' بلا مقابلہ یمن پر قابض ہو گیا۔ لیکن اس نے خلاف عہد نجاشی کو تحائف نہیں بھیجے اس لئے نجاشی نے دوبارہ ''ارباط'' کو ایک بڑے طاقتور لشکر کا افسر بنا کر ''ابراہہ'' کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جس وقت ''ارباط'' ساحل یمن پر پہنچا ''ابرہہ'' نے ارباط سے ساز باز کی کوشش کی لیکن جب اس میں اس کو ناکامی ہوتی نظر آئی تو ناچار مقابلہ پر آیا اور دھوکے سے اس نے ''ارباط'' کو قتل کر دیا چنانچہ نجاشی اس واقعہ سے بہت برہم ہوا اور اس نے اس کے قتل کی قسم کھائی۔ لیکن ''ابرہہ'' نے اسے اپنی خوشامد سے راضی کر لیا۔

ارباط کا قتل:...... اور فاضل ابن اسحق کا یہ خیال ہے کہ یمن میں سب سے پہلے ارباط آیا تھا اور ابرہہ اس کی ماتحتی میں تھا۔ یمن کی فتح کے بعد ''ابرہہ'' اور ''ارباط'' کی کچھ تکرار ہو گئی دونوں میں سخت لڑائی ہوئی بالآخر ''ارباط'' مارا گیا۔ نجاشی کو ''ابراہہ'' کا یہ فعل ناگوار گزرا لیکن ''ابرہہ'' نے اس کو راضی کر لیا اور یمن کا حاکم بنا رہا۔ واللہ اعلم۔

ابرہہ کا ظلم تشدد:...... ''ابراہہ'' نے یمن پر مسلط ہونے کے بعد حمیریوں کو ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا۔ ان کے سرداروں اور امیروں کی تحقیر کرنے لگا ''ریحانہ بنت علقمہ بن زید بن کہلان'' کو اس کے شوہر ''ابی مروہ بن ذی یزن'' سے ناجائز دباؤ ڈال کر اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ریحانہ کے بطن سے ابومرہ کا ایک بیٹا معدیکرب پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد ''ابرہہ'' کا ایک بیٹا مسروق اور ایک بیٹی ''بسباسہ'' نامی پیدا ہوئی۔

بنی حمیر کی تذلیل واہانت:...... ابرہہ اور اس کا غلام ''عدودۃ'' اطراف یمن کے اکثر علاقوں کا حاکم تھا دونوں ایک دوسرے سے بدافعالیوں میں بڑھ چڑھ کر تھے دنیا کا کوئی ایسا ناجائز فعل نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ بنی حمیر جتنے اس سے پہلے معزز تھے اس سے بدرجہا زیادہ اس زمانے میں ذلیل و خوار رہے تھے انہوں نے ان کی عورتوں کو اپنے لئے مباح کر رکھا تھا اور مردوں سے غلامی کا کام لیتے تھے۔ بنی حمیر یا خثعم کے ایک شخص نے اسے موقع پا کر قتل کر ڈالا چنانچہ ابرہہ نے اس کا خون مباح کر دیا۔

ابرہہ کا کلیسا:...... کچھ عرصہ بعد ''ابرہہ'' نے اس شکریے میں کہ یمن کی حکومت اسے مستقل حاصل ہو گئی تھی۔ صنعاء میں ایک کلیسا ❶ بنوایا جس میں قیمتی پتھروں کی صنعتکاری کرائی اور شیشہ اور دیگر آلات سے خواب سجایا۔ نجاشی اور قیصر روم کو اس کی اطلاع دی اور یہ تحریر کیا کہ میرا مقصود یہ ہے عرب کے اطراف میں کارندوں کو روانہ کر دیا۔ جس وقت یہ داعی مبلغ بنی کنعانہ کے شہر (مکہ) میں پہنچا عرفہ بن عیاض ❷ نے اسے ایک ایسا تیر مارا کہ اس نے دوبارہ دم تک نہ لیا اس کا دوسرا ساتھی بڑی مشکل سے گرتا پڑتا ''ابرہہ'' کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ ''ابرہہ'' کو یہ ناگوار گزرا اور اتنا زیادہ ناراض ہوا کہ اسی وقت ایک جرار اور بڑا لشکر لے کر ہاتھیوں کے ساتھ مکہ کی طرف اس مقصد سے روانہ ہوا کہ کعبہ کو منہدم کر دے اور بنی کنعانہ (قریش) کو قتل کر دے۔

اصحاب فیل کا واقعہ:...... جس وقت ''ابرہہ'' سرزمین یمن سے نکل کر ''حجاز'' پہنچا۔ ''ذونفر حمیری'' دو ہزار عربوں کو لے کر اس کے مقابلہ پر آیا اگرچہ ''ذونفر حمیری'' کو شکست ہوئی اور ابرہہ نے اسے گرفتار کر لیا اور راہبری کے لئے اپنے ساتھ رکھا۔ ابن اسحق تحریر کرتا ہے کہ طائف میں داخل ہونے کے بعد مسعود بن معتب بنی ثقیف کو لے کر ''ابرہہ'' کے پاس آیا اس کی اطاعت قبول کر لی بنی ثقیف نے ابورغال نامی شخص کو رہبری کی غرض سے اس کے ساتھ بھیج دیا اس نے ''ابرہہ'' کو طائف اور مکہ کے درمیان مغمس ❸ میں ٹھہرایا جو مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر ہے پھر ابورغال اسی مقام پر انتقال ہو گیا بعد میں عرب نے اس کی قبر کو سنگسار کیا۔ جریر کہتا ہے:

---

❶...... اس کلیسا کا نام اس نے ''قلیس'' (قاف کے پیش اور لام کے زبر کے ساتھ) رکھا تھا۔ ابن خلدون کے دیگر نسخوں میں اس کا نام بھی لکھا ہے (ثناء اللہ محمود) ❷...... لکھا ہے کہ یہ بنی فقیم کا سردار تھا ابن ھشام اور اثیر میں بنی فقیم کا ایک چرواہا لکھا ہے۔ ❸...... ''مغمس'' دوسرے میم کے زبر یا زیر کے ساتھ طائف کے راستے میں ایک گاؤں ہے جو کہ مکہ سے چند فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

اذا مات الفرزدق فارجموه ☆ جب فرزوق مرجائے تو اس کو سنگسار کر دینا جیسا
کما ترمون قبر ابی رغال ☆ کہ ہم ابورغال کی قبر پر پتھر برساتے ہیں

ابرہہ کا پیغام:...... اس کے بعد ابرہہ نے سواروں کا ایک دستہ اسود بن مقصود حبشی کی ماتحتی میں مکہ کی طرف روانہ کیا اس غرض سے کہ بار برداری کے لئیے اونٹ اور کچھ آدمی اسباب وغیرہ اُٹھانے اور لادنے کی غرض سے پکڑ کر لائیں چنانچہ اسود بن ''مقصود'' مکہ کے قریب گیا اور اہل مکہ کے کچھ مویشی اونٹ عبدالمطلب (جد نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے تھے پکڑ کر لے آیا عبدالمطلب ان دنوں قریش کے سردار اور مکہ کے بااثر افراد میں تھے ان کا ارادہ لڑائی کا ہوا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اس کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو خاموش ہو گئے چنانچہ ابرہہ نے دوسرے دن حناط حمیری کو مکہ کی طرف روانہ کیا تا کہ اہل مکہ کو اس کے ارادے سے آگاہ کرے اور اگر اہل مکہ کعبہ کو گرانے میں کچھ چوں و چرا کریں تو لڑائی پر تیار ہو جائیں۔

عبدالمطلب کا ابرہہ سے مطالبہ:...... عبدالمطلب نے یہ پیغام سن کر جواب دیا'' واللّٰہ ما نرید حربہ وھذا بیت اللّٰہ فان یمنعہ فھو بیتہ وان تخلی عنہ فما نحن من دافع'' ❶ پھر قریش کے چند سرداروں کو لے کر ابرہہ کے پاس گئے اور ذونفر حمیری سے ملاقات کی'' جسے ابرہہ'' نے قید کر رکھا تھا'' ذونفر نے'' ''فیل بان'' کے ذریعے سے'' ابرہہ'' کو عبدالمطلب کے آنے کی اطلاع کرا دی۔ چنانچہ'' ابرہہ'' نے ان کا پرتپاک استقبال کیا، تخت سے اتر کر ان کے ساتھ فرش پر بیٹھا گفتگو کے دوران عبدالمطلب نے اپنے اونٹوں کی رہائی کی سفارش کی تو'' ابرہہ نے حیران ہو کر کہا'' بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبہ کے بارے میں تم مجھ سے کچھ التجا نہیں کر رہے؟ یہ تو تمہارا اور تمہارے آباء واجداد کا مذہبی گھر ہے اور اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو، عبدالمطلب نے جواب دیا کہ انا رب الابل وللبیت رب سیمنعہ (میں اونٹوں کا مالک ہوں اونٹوں کو مانگتا ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود روکے گا) ابرہہ نے یہ سن کر تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد بلا تامل عبدالمطلب کو ان کے اونٹ واپس کر دیئے۔

عبدالمطلب کی پیش کش:...... علامہ طبری تحریر کرتا ہے کہ اکثر مؤرخین کا خیال یہ ہے کہ عبدالمطلب کے ساتھ'' عمرو بن لعابہ بن عدی بن رمل ❷ کنعانہ کا سردار اور'' خویلد ابن واثلہ'' بنی ہذیل کا سردار گئے تھے اور'' ابرہہ سے یہ درخواست کی تھی کہ'' تہامہ کی تہائی آمدنی خراج میں دی جائے گی بشرطیکہ کعبہ کو گرایا نہ جائے۔ لیکن جب'' ابرہہ'' نے اس سے انکار کر دیا تو عبدالمطلب اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ گئے اور قریش اور تمام اہل مکہ کو ہدایت کی کہ مکہ چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے جائیں اور خود روانگی کے وقت خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت ان کے پاس قریش کے چند منتخب افراد موجود تھے اور سب گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے اور عبدالمطلب یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

لاھم ان العبد یمنع ☆ اے خدا بیشک بندہ اس کو روکتا ہے جو اس کے محل میں آتا ہے
حلہ فامنع حلالك ❸ ☆ لہٰذا تو ہی روک اس کو جو تیرے مکان پر آیا ہے
لا یغلبن صلیبھم ان کی صلیب اور ان کا غصہ کبھی تیرے
ومحالھم ابدا محالك غصہ پر ہرگز غالب نہیں آ سکے گا اور اپنے اہل کی آج
وانصر علی الصلیب اہل صلیب اور اس کے
وعابدیہ الیوم لك پرستش کرنے والوں کیخلاف مدد کر۔

ابابیلوں کی آمد:...... اس کے بعد عبدالمطلب اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑ پر چڑھ گئے اور'' ابرہہ کعبہ گرانے کی غرض سے مکہ کی طرف بڑھا اللہ جل شانہ نے ان پر چڑیوں کا ایک غول دریا کی جانب سے بھیجا جو اس ناہنجار لشکر پر پتھر برسانے لگا جس پر وہ پتھر پڑتا تھا وہ اسی جگہ رہ جاتا تھا اور مقام

❶ ..... خدا کی قسم ہم اس سے لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ یہ اللہ کا گھر ہے اگر وہ (خدا) اس کو روکے تو یہ اس کا گھر ہے اور اگر وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرے تو ہم اس کو دور نہیں کر سکتے۔

❷ ..... ابن ہشام صفحہ نمبر ۵۰ پر یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدئل لکھا ہے اور چونکہ مصنف نے دوسرا نام لکھا ہے اسے ہم علمی امانت ہونے کی وجہ سے بدل نہیں رہے۔

❸ ..... اصل دیوان میں'' حلالک'' ہے اور بعض نسخوں میں'' رحالک'' تھا جسے بدل دیا گیا۔

حجر میں اس کے جسموں پر چیچک کے دانے بھی نکل آئے جس سے اکثر ہلاک ہو گئے ''ابرہہ'' کے بدن پر بھی چند دانے نکل آئے جس کی وجہ سے اس کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر یکے بعد دیگرے گر گئے۔ لشکریوں کا جب یہ حال ہوا تو ہاتھیوں کو آگے کیا جو ہاتھی آگے بڑھایا جاتا وہ آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے جاتا آخر کاران ہاتھیوں کے جسموں پر بھی چیچک کی طرح دانے نکل آئے اور وہ سب مر گئے۔ تب اللہ جل شانہ نے ایک سیلاب بھیجا جوان سب کو دریا میں بہا کر لے گیا۔

یمن کی حبشی حکومت کا خاتمہ:...... ابرہہ کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بھی بنی حمیر اور قبائل یمن کی ذلت میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں کو زبردستی گھر میں ڈال لیا اور ان کے بیٹوں کو غلامی میں رکھ لیا۔ یکسوم کے مرنے کے بعد اس کا بھائی ''مسروق'' تخت نشین ہوا اس نے یکسوم سے بھی بڑھ کر زیادتیاں شروع کر دیں اور اپنے بزرگوں سے زیادہ ظلم وستم میں بڑھتا نظر آیا تو ''سیف بن ذی یزن'' نے خروج کیا اور کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس گیا اور وہاں سے لشکر لے کر یمن آیا اور ''مسروق'' کو قتل کر کے حبشیوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس وقت تک حبشیوں کے چار افراد نے یمن میں بہتر سال حکومت کی ''پہلا ارباط۔ دوسرا ابرہہ۔ تیسرا یکسوم بن ابرہہ تھا۔ اور چوتھا مسروق بن ابرہہ''

ابابیل:...... (مترجم) ہم اس سے پہلے سیف بن ذی یزن کے نسب پر گفتگو کریں یا کسریٰ فارس اس کے جانے کی تفصیلی کیفیت تحریر کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر ابابیل کے قصے کو چھیڑ کر اس پر سے وہ پردے اُٹھا دیں جس نے ایک زمانہ کو غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے ہمارا اصلی مقصود یہ ہے کہ دلچسپی کے ساتھ واقعات کی تحقیق بھی ہوتی جائے۔ ہم عام مترجموں اور مؤرخوں کی طرح بے پر کی نہیں اُڑانا چاہتے، آیئے ذرا گہری نظروں سے ''طیراً ابابیل'' کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

متقدمین مؤرخین اور علماء تفسیر نے اس واقعہ میں ذرا بھر بھی اختلاف نہیں کیا اور وہ بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اصحاب فیل پر چڑیوں کا ایک غول بھیجا تھا جنہوں نے ان پر سنگ باری کی تھی' صاحب جامع البیان فی تفسیر القرآن'' اس قصہ کو سورۃ فیل کی تفسیر میں یوں تحریر کرتے ہیں۔

فلما وصلوا قرب مكة تهيا والدخول ارسل الله طيرا من البحر امثال الخطاطيف مع كل في منقاره ورجليه ثلثة احجار اصغر من حمصة

چنانچہ لشکر ''ابرہہ'' مکہ کے قریب پہنچا اور مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کی جانب سے چمگادڑوں کی طرح چڑیاں بھیجیں ہر ایک کے پاس ان کی چونچ اور دونوں پنجوں میں تین تین کنکریاں تھیں جو چنے سے چھوٹی تھیں وہ ان پر کنکریاں پھینک (مار) رہی تھیں۔

اور تفسیر ''تبصیر الرحمٰن'' میں اس طرح مذکور ہے کہ:

(وارسل عليهم طيراً) يعني طيراً كثيرةً متفرقة يتبع بعضها خرجت من شاطيء البحر سوداء او خضراء او صفراء في منقار كل طير حجر وفي رجليه حجران (ابابيل) اى جماعة متفرقة في الطرق او هر بوا متفرقين فجعل لهم اضعف اسلحه (ترميهم بحجارة) اكبر من العدسة واصغر من الحمصه

اصحاب فیل پر بہت سی چڑیاں متفرق بھیجیں جو ایک دوسرے کے پیچھے تھیں اور دریا کی جانب سے نکلی تھیں سیاہ رنگ کے یا زرد رنگ یا سبز رنگ کی تھیں ہر چڑیا کی چونچ میں ایک کنکری تھی اور دونوں پاؤں میں دو کنکریاں تھیں (ترمیہم بحجارۃ) مارتی تھیں وہ ان کو کنکریوں سے جو مسور سے بڑے اور چنوں سے چھوٹے تھے۔

ان دونوں تفسیروں کے علاوہ دوسری تفاسیر ''بیضاوی و مدارک'' و ''تفسیر کبیر'' وغیرہ بھی بلند آواز سے کہہ رہی ہیں کہ سورۃ فیل میں ''حجارۃ'' کے معنی کنکری اور ''طیر'' کے معنی چڑیا کے ہیں اور اصحاب فیل پر فی الواقع چڑیوں نے سنگ باری کی تھی ''طیر'' کے معنی بلا اور ''حجارۃ'' کے معنی بیماری نہیں ہیں جیسا کہ آج کل بعض وہ لوگ جن کے دماغ میں مغربیت کی بدبو دار ہوا سما رہی ہے قائل ہو رہے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ محال عقلی اور عادی کے واقع

ہونے کے بعد قائل ہی نہیں ہوتے اسی لیئے بعض معجزات کا انکار اور بعض کی تاویل کرتے ہیں حالانکہ عاتاً محال یا عقلی واقع ہونے کا کسی حالت میں قائل نہ ہونا قدرت باری کا انکار کرتا ہے قطع نظر اس کے کہ معجزہ نام ہی اس کا ہے کہ جس کے کرنے سے عام انسان عاجز ہوں اور اس کو خدا کا ایک بندہ (نبی یا رسول) کر دکھادے۔

اگر عام فیل (ہاتھیوں والے سال) میں ہمارے نبی آخر زمان ﷺ یا اور کوئی اور نبی موجود ہوتا تو ہم بلا تکلف تحریر کر دیتے کہ یہ ان کا معجزہ تھا لیکن اس بات کے نہ ہونے پر ہم یہ تحریر کرنے پر بھی باز نہیں رہ سکتے کہ یہ ارہاصات (یعنی جناب رسالتمآب ﷺ کی نبوت کی علامات میں سے تھا جسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فیل میں ذکر فرمایا ہے تا کہ منکرین رسالت کو عبرت ہو کہ اللہ کے گھر کی ہتک حرمت سے ''ابرہہ'' پر یہ قہر الٰہی نازل ہوا تھا اور اگر اس کے دین اور نبی کی ''ہتک حرمت'' کی جائے گی تو جو عذاب نازل نہ ہو وہ کم ہے اس کی برکت سے ''خدائے علیم'' نے یہ غیبی مدد بھیجی تھی کا ی اس واقعہ کا اعتراف نہ کرنے والوں کے لئے اب بھی انکار کا مقام باقی ہے؟

ہمارے اس دعویٰ کو گواہی صاحب تفسیر خازن ان الفاظ سے دے رہے ہیں اور ہمارے خیال کی پوری تائید کر رہے ہیں وہ تحریر کرتے ہیں ''اصحاب فیل کا قصہ اللہ تعالیٰ کی قدرت علم وحکمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ عقلاً محال ہے کہ دریا کی جانب سے چڑیاں آئیں جو کنکریاں لئے ہوئے ہوں اور وہ مخصوص لوگوں کو ماریں اور یہ بہت بڑی دلیل ہمارے نبی ﷺ کی عزت کی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے محض ان کی مدد کے لئے جن کو اس نے برگزیدہ کر لیا ہے اور وہ محمد ﷺ ہیں جو اس کی توحید کی طرف کو بلاتے ہیں۔ ''ابرہہ'' کی ہلاکت کی بھی یہی دلیل ہے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا۔ ہے اور اس میں قریش کی مدد تھی کیونکہ وہ اس وقت کفار تھے ان کے پاس کتاب نہ تھی مگر حبشہ اہل کتاب تھے ہر ذی شعور پر یہ بات مخفی نہیں رہے گی کہ مقصود اس سے حضرت محمد ﷺ کی مدد نصرت تھی تو گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ہی کیا جو کچھ کیا اصحاب فیل کے ساتھ تیری تعظیم اور تیری تشریف آوری کی غرض سے اور جب میں نے تیرے آنے سے پہلے تیری مدد کی ہے اب کیسے تیرے ظہور کے بعد تجھ کو چھوڑ دوں گا یعنی مدد نہیں کروں گا؟

واقعی اس واقعہ سے یہ چند باتیں ظاہر ہوئیں جو رسالتمآب ﷺ کی شرافت وعظمت پر دلالت کرتیں ہیں (۱) ہاتھیوں کا مکہ کی جانب رخ نہ کرنا اور جب وہ دوسرے ممالک کی طرف پھیر دئے جاتے تھے تو بے تکلف دوڑتے تھے اور مکہ کی طرف بجائے چلنے کے بیٹھ جاتے تھے (۲) پرندوں کا دریا کی طرف سے آنا جو ظاہراً پرندوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہے اور پھر اس واقعہ کے بعد وہ پرندے دکھائی بھی نہ دیئے (۳) ان کنکریوں کی جگہ معلوم نہیں ہے (۴) کنکریوں میں یہ تاثیر قوی تھی کہ جس کو وہ لگتی تھی وہ زندہ نہیں بچتا تھا۔

مؤرخین اس واقعہ کو تحریر کرتے ہوئے دو باتیں تحریر کرتے ہیں ایک یہ کہ پہلے ابرہہ کے لشکر پر پرندوں کا ایک غول آیا تھا جو ان پر سنگ باری کرتا تھا دوسرے یہ کہ ان کے جسموں پر چیچک کے دانے نکل آئے تھے اور آخری صورت کا آج کل کے نئی روشنی کے مقلد مغربی تعلیم کا پابند بھی اعتراف کرتے ہیں اور یہ بات ان کی بے بصیرتی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ''ابرہہ'' کے لشکر پر پتھر مقام مغمس میں برسے تھے اور چیچک کے دانے'' مقام حجر'' میں نکلے تھے یہ دونوں واقعے دو مختلف جگہوں پر واقعہ ہوئے تھے نہ کہ ایک ہی جگہ پر۔

البتہ تفسیر کشاف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کنکریوں کی تاثیر یہ تھی کہ جس کے بدن پر وہ پڑتی تھیں اس کے بدن پر چیچک کے دانے پیدا ہو جاتے تھے اور وہی ہلاکت کا باعث بنتے تھے چنانچہ اس روایت کی گواہی میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔ **عن عکرمۃ من االبتۃ جدرۃ** (عکرمہ سے مروی ہے کہ جس شخص پر وہ کنکریاں پڑتیں تھیں وہ مجدور یعنی چیچک والا ہو جاتا لیکن اس گواہی سے بھی نئی روشنی والوں کا کام نہ چلا کیونکہ اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حبشیوں کے بدن پر خود بخود چیچک کے دانے نکل آئے تھے بلکہ اس سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ان کنکریوں کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر وہ پڑتی تھیں وہ چیچک زدہ ہو جاتا تھا گویا کہ ''یہ انکار'' کے رنگ میں ''اقرار'' ہے۔

اس کے علاوہ ''علماء تفسیر وتواریخ'' نے واقعہ فیل میں اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اصحاب فیل پر چڑیوں کے ذریعے کنکریاں ماری گئیں۔ جاہلیت کے شعراء بھی اپنے اپنے قصیدوں میں اس کا ذکر کرتے رہے ہیں جو اس واقعہ میں موجود تھے اگر مضمون کی طوالت کا خیال ہم کو مجبور نہ کرتا تو ہم ضرور تمام شعراء کے کلام فرداً فرداً اس موقع پر گواہی کے طور پر پیش کرتے اس لئے کہ یہی عرب کی تاریخ کا ماخذ ہے تاہم مدعا کے ثبوت اور دشمن کی

زبان بندی کے لئے صرف عبدالمطلب (رسول اکرم ﷺ کے دادا) کے چند اشعار تحریر کرتے ہیں جو اس واقعہ میں موجود تھے۔

صرمت ومالك لا تصرم
وراسك من كبر اشيم فما
فمالك من خلة ضرعم
فدع عنك وذكر ليال الوصائل
فانك من ذكره احلم
وعدانه قوافي ذات الصواب
بجيش اتاك بنه الاثرم
ارادو ابه وحص بيت الاله
ليترك بنيانه يهدم
فردهم اللّٰه عن هدمه
واعيا هم الفيل لا يقدم
بطير ابابيل ترميهم
كبان منا قيرها المعندم

میں قطع تعلق ہو گیا اور تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو منقطع نہیں ہوا۔
اور سر تیرا بڑھاپے سے ابلق ہو گیا ہے اور جوانی کے بعد۔
تجھ پر بڑھاپا ظاہر ہو گیا
تو تو عشق اور دوستی سے کیا گمان رکھتا ہے
وصل کی راتوں کا ذکر سے واقف ہے
کیونکہ تو اس کے ذکر سے واقف ہے
اور ان اشعار کو پڑھ جو کہ سچے ہوں
اور جس میں اس لشکر کا ذکر ہو جس کو ابرہہ لے کر آیا تھا
اس کے ذریعے سے خانہ خدا کو گرانا چاہا تھا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گرانے سے روک دیا
اور ان کے ہاتھیوں کو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑھ سکے
چڑیوں کی ایک جماعت کے ذریعے جو ان کو مار رہی تھی
گویا کہ ان کی چونچ دم الاخوین ہے۔

ہمیں یہ بھی بخوبی یاد ہے کہ ابوطالب نے بھی اپنے قصیدے میں اس کا ذکر کیا ہے جسے انہوں نے بازار عکاظ میں پڑھا تھا جس وقت کفار نے جناب رسالتمآب ﷺ کی ایذارسانی کا آپس میں عہد و پیمان کر لیا تھا جس طرح آج کل بعض لوگوں نے اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اس واقعہ کا بالکل انکار کر دیا ہے اسی طرح عوام الناس یہ سمجھ رہے ہیں کہ جن پرندوں نے اصحاب فیل پر سنگ باری کی تھی وہ یہی "ابابیل" ہیں حالانکہ آیت کریمہ میں

ابابیل کے معنیٰ گروہ کے ہیں نہ کہ مخصوص پرندے کے۔

سیف بن ذی یزن کا تعارف:...... ''سیف بن ذی یزن'' یمن کا رہنے والا تھا اسی سرزمین پر اس کے آباؤ اجداد حکومت کرتے تھے، یہ عافر بن اسلم بن زید بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کا بیٹا ہے۔ افسوس ایک وہ زمانہ تھا کہ حمیری بادشاہوں کا جن کی نسل سے ''سیف بن ذی یزن'' ہے۔ لوگ روب سے نام تک نہ لے سکتے تھے اور ایک یہ زمانہ آ گا ی تھا کہ ان کی آخری نسلیں تخت حکومت پر بیٹھنے کے بجائے ذلیت کی خاک چوکڑی مارے بیٹھی تھیں۔ عجیب کسمپرسی کی حالت ہے نہ کوئی یار ہے نہ کوئی مددگار ہے! انیس ہے تو ذلت اور رسوائی ہے! مونس ہے تو بے کسی اور بے نوائی ہے۔ ''ابرہہ'' اور اس کے لشکر کے ہاتھوں یہ خاندان سلطنت برباد ہو گیا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہا ''سیف بن ذی یزن'' معلوم نہیں کس طرح اسی سرزمین پر چلتا پھرتا نظر آ رہا ہے باجود کہ تباہ وخراب حال ہو گیا ہے لیکن اپنے آباؤ اجداد کے گرے پڑے کھنڈرات کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا اس کے آباؤ اجداد اور کاندانی جاہ وجلال کو دیکھنے والے جو دو چار باقی رہ گئے تھے وہ اس کو عبرت اور افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کی بے کسی اور کسمپرسی کو دیکھ کر ان کا دل بھر آتا ہے لیکن حبشیوں کے خوف سے کوئی اس کی ہمدردی بھی نہیں کر سکتا۔ (مترجم)

سیف بن ذی یزن اور کسریٰ:...... اگر سیف بن ذی یزن مسکینی اور ذلت میں رہنا پسند کرتا تو وہ بھی یمن چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا لیکن غضب یہ ہوا کہ ''ابرہہ'' نے اس کی بیوی ریحانہ کو زبردستی گھر میں دال لیا تھا اسی وجہ سے ''سیف ابن ذی یزن'' یمن سے نکل کر پہلے قیصر روم کے پاس گیا اور یہ ماجرا بیان کر کے مدد طلب کی جب اس نے اتحاد مذہبی کی وجہ سے مدد دینے سے انکار کر دیا تو کسریٰ فارس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نعمان بن منذر (حاکم حیرہ) کے پاس گیا اور اس سے اپنی سرگزشت بیان کی نعمان بن منذر نہایت رحم دل اور خدا ترس تھا اس نے فوراً اپنے دامن رحمت سے اس کے آنسو پونچھے اور اپنے ساتھ کسریٰ کے دربار میں لے گیا اور حبشیوں کے ظلم کی شکایت کی اور سیف بن ذی یزن کی ذلت ورسوائی کا حال عرض کر کے مدد کی درکواست کی۔ کسریٰ نے کہا کہ یمن ہمارے ملک سے بہت دور دراز راستے پر ہے اس کے علاوہ عرب کی سرزمین میں بکریوں اور اونٹوں کے سوا اور کیا ہے؟ ہمیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ہمیں یمن کی تسخیر کی ضرورت نہیں۔ کسریٰ نے یہ کہہ کر سیف بن ذی یزن کو ایک خلعت اور اشرفیوں کا توڑا دیا۔

کسریٰ کا انکار اور سیف کی غیرت:...... سیف بن ذی یزن نے دربار سے نکل کر اشرفیوں کے توڑے کو پھینک دیا لوگوں نے اسے لوٹ لیا کسریٰ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یزن کو بلا کر اعتراضاً اس کا سبب دریافت کیا اس نے کمال ادب سے جواب دیا کہ مجھے ان اشرفیوں کی ضرورت نہیں ہے جو میرے ملک میں سونے چاندی کے پہاڑ ہیں میں اس غرض سے نہیں تھا بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے آپ حبشیوں کے ظلم سے بچالیں گے'' کسریٰ نے یہ سن کر تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد اعیان دولت سے مشورہ کیا سب نے باتفاق یہ مشورہ دیا کہ جو قیدی قید خانہ میں واجب القتل ہیں وہ اس مہم پر روانہ کئے جائیں اگر وہ مارے گئے تو شاہی حکم یہی تھا اور اگر وہ کامیاب ہو گئے تو بے محنت ومشقت ایک ملک ممالک محروسہ میں شامل ہو جائے گا'' کسریٰ نے اس رائے کو پسند کیا اور وہرز دیلمی کو (جو ایک شریف النفس امیر کبیر تھا) آٹھ سو قیدیوں اور چار سو سپاہیوں کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا۔

کسریٰ کی فوج کشی کی دوسری روایت:...... مسعودی اور ہشام بن محمد اور سہیلی کا یہ خیال ہے کہ ''سیف بن ذی یزن'' نے کسریٰ سے مدد کی درخواست کی تھی اور کسریٰ نے وعدہ کیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرتا قیصر روم سے لڑائی میں مصروف ہو گیا یہاں تک کہ ''سیف بن ذی یزن'' امداد کی انتظار میں آنکھیں لگائے اس جہان سے راہی ملک عدم ہو گیا جب معدی کرب نے ہاتھ پاؤں نکالے اور جوان ہوا تو اس کی ماں ''ریحانہ'' نے ایک دن اسے تمام حالات بتا دیئے معدی کرب اسی وقت ماں سے رخصت ہو کر فارس روانہ ہو گیا اس مدد کی درخواست کا خواستگار ہوا جس کا وعدہ اس کے باپ سے کیا گیا تھا چنانچہ کسریٰ نے اسے اشرفیاں دیں اس نے باہر نکل کر پھینک دیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔

وہرز دیلمی اور مسروق بن ابرہہ کی جنگ:...... الغرض وہرز دیلمی ''سیف بن ذی یزن'' کے ساتھ جنگی جہازوں کا بیڑا ساتھ لئے ہوئے

ساحل پہنچ گیا ادھر مسروق کی بربادی کے دن قریب آ گئے تھے وہ آنے والے دن سے بے خبر قوت وملک کے نشے میں پڑا ہوا تھا وہرز نے سیف سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ سیف نے جواب دیا کہ یہ تلوار ہے اور میں ہوں اس کا قبضہ میرے ہاتھ سے نہ چھوٹے گا نہ میں تمہارا ساتھ دے دوں۔ وہرز دیلمی نے کہا "الصحت" اس کے بعد ایرانی فوجیں دوسرے دن خشکی پر اتریں اور مرتب ہو کر آگے بڑھیں مسروق بن ابرہہ ایک لاکھ حبشیوں کو لے کر مقابلہ پر آیا اور لڑائی شروع ہو گئی مسروق نے بہت کوشش کی کہ لشکر مخالف کو منتشر کر کے ساحل تک راستہ صاف کر لے لیکن فارس کے تیر اندازوں کے تیر سے کوئی چیز نہ بچ سکی اس کا لشکر جب ایک قدم بھی آگے بڑھنے کوشش کرتا تو ایرانی تیر اندازوں کے حملوں سے دس قدم پیچھے ہٹ جاتا تھا۔

مسروق اور حبشیوں کا خاتمہ:...... جنگ کے دوران وہرز نے سیف سے مسروق کے بارے میں پوچھا سیف نے اشارہ سے مسروق دکھایا یہ اس وقت ہاتھی پر سوار تھا اس کے بعد مسروق ہاتھی سے اُتر کر ایک خچر پر سوار ہو گیا وہرز دیلمی اس کی اس لغو حرکت سے بہت ہنسا اور فال لیتے ہوئے کہنے لگا رکب بنت الحمار ذل وذل ملکہ (مسروق گدھے کی بچی ❶ پر سوار ہو کر خود بھی ذلیل ہوا اور اس کا ملک بھی ذلیل ہو گیا۔ پھر وہرز دیلمی نے ترکش سے تیر نکال کر کمان سے جوڑ کر ایسا نشانہ مارا کہ مسروق کا کود توڑ کر دماغ سے ہوتا ہوا نکل گیا مسروق زخم کھا کر زمین پر گرا لشکر حبشہ بھاگ گیا۔ چاروں طرف سے کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا حبشیوں کو بھاگتے ہوئے جگہ نہیں مل رہی تھی دس دس پندرہ حبشیوں کو ایک یمنی فارسی سپاہی گرفتار کر لیتا تھا اور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالتا تھا۔ ایک ہفتہ کے اندر یمن کی سرزمین حبشیوں سے ایسی پاک صاف ہو گئی گویا ان کا وہاں وجود بھی نہ تھا۔

وہرز دیلمی ❷ نے کسریٰ کو اس کامیابی کی اطلاع دی اور حکم کے مطابق سیف کو یمن کے تخت حکومت پر بٹھایا اور اپنا ایک نائب یمن میں چھوڑ کر کسریٰ کے پاس واپس چلا گیا۔

سیف بن ذی یزن کا برین کا خراج تحسین:...... سیف بن ذی یزن اس خداداد کامیابی کے بعد یمن پر مستقل حکومت کرنے لگا اور مقررہ سالانہ خراج کسریٰ کو بھیجتا رہا عرب کے نامی گرامی شعراء نے اسے مبارک بادی قصیدے لکھے۔ امراء وعظماء قریش اس سے ملنے آئے۔ اور اس غیبی امداد پر اسے مبارکباد دی اس میں قریش کے مشہور سردار عبدالمطلب (جد رسول ﷺ) بھی تھے سیف بن ذی یزن نے ان کی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھایا اور انتہائی عزت وانہیں رخصت کیا۔

باذان گورنر یمن:...... طبری لکھتا ہے کہ وہرز کے مرنے کے بعد کسریٰ نے یمن پر اس کے بیٹے مرزبان کو گورنر بنایا پھر جب مرزبان مر گیا تو اس کے پوتے خسرو بن تیجان بن مرزبان کو مقرر کیا کچھ عرصے بعد کسی وجہ سے شاہی عتاب نازل ہوا اور اسے گرفتار کر کے دربار شاہی میں بھیج دیا گیا اور اس کی جگہ باذان یمن کی گورنری پر مقرر ہوا اور یہی نبی کریم ﷺ کی بعثت تک یمن کا گورنر رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ مبعوث ہو گئے اور باذان مسلمان ہو گیا اور یمن میں اسلام پھیلنے لگا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

چونکہ ہم عرب کے طبقہ اولیٰ وثانیہ کے حالات وواقعات لکھنے سے فراغت حاصل کر چکے ہیں لہٰذا ہم شرط کتاب کے مطابق ان معاصرین کے حالات تحریر کریں گے جن کا تعلق عجم کے بادشاہوں سے ہے تاکہ ساری دنیا کے حالات تحریر میں آ جائیں اور اہل عرب ہر طرح سے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں وہ لوگ عرب کے طبقہ اولیٰ اور ثانیہ کے ہم عصر تھے وہ نبط سریانی، اہل بابل پھر جرامقہ، اہل موصل پھر بنو اسرائیل، فارس اور یونان اور روم تھے، ہم ان میں ہر ایک کا تذکرہ مختصر طور پر پیش کریں گے۔

بابل، موصل ونینویٰ کے حکمران

کنعان بن کوش بن حام:...... اس سے پہلے یہ بات بیان کر دی گئی تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کنعان بن کوش بن حام تخت حکمرانی پر رونق افروز ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا نمرود بادشاہ بنا اور یہ صابیہ مذہب کا مقلد بن گیا تھا اور سام کی اولاد خالص موحد تھی اور اس توحید کے پابند تھے جو ان سے

❶ ...... عرب والے "بنت الحمار" استعارہ کے طور پر خچر کو کہتے ہیں۔ ❷ ...... اصل نام "وھرز" ہے دیکھئے سیرت ابن ھشام (صفحہ نمبر ۶۲)

پہلے کلدانیوں میں رائج تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ کلدانیوں کے معنی ''موحدین'' کے ہیں۔ توریت میں نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور کنعان بن کوش کا کوئی تذکرہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

واقعہ بلبلہ: ...... ابن سعید کہتا ہے کہ عابر بن شالخ بن ارفخشذ حملہ کر کے آس پاس کے علاقوں پر قابض ہو گیا اور کوش جزیرہ وموصول کی طرف چلا گیا اور وہیں اس نے ایک شہر ''مجدل'' نام سے آباد کیا اور مرتے دم تک یہیں مقیم رہا اس کے بعد اس کا بیٹا فالغ اس کا وارث وقائم مقام بنا اور نمرود اور اس کی قوم پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بلبلہ آیا۔ ''بلبلہ'' ایک مشہور واقعہ ہے اس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے لیکن ہم اس کے معنی نہیں سمجھ سکتے اور یہ کہنا کہ تمام بنی آدم کی زبان ایک تھی وہ سب کے سب رات کو سوئے اور صبح کو اٹھے تو ان کی زبانیں مختلف ہو گئیں یہ بالکل خلاف قیاس اور عادتاً بعید بات ہے مگر یہ کہ اسے ہم معجزات انبیاء میں سے شمار کریں تو اس وقت یہ معجزہ میں داخل ہو جائے گا حالانکہ اس کی روایت کسی نے نہیں کی ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس معجزے اور زبانوں کے مختلف بن جانے کو تقدیر الٰہی کا ایک نمونہ اور اس کی کبریائی کا کرشمہ تصور کر لیں اور اس کے علاوہ بلبلہ کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔

موصل بن جرموق کا بابل پر قبضہ: ...... ابن سعید کا بیان ہے کہ سوریان بن نبیط نے فالغ کو بابل کی حکومت پر مقرر کیا تھا لیکن اس نے عہد توڑ دیا اور اس سے لڑا اور جب فالغ مر گیا اور اس کا بیٹا ''ملکان'' حکمران بنا تو ''سوریان'' نے جزیرہ لے لیا اور بنی عابر (ملکان) کو جزیرہ سے نکال کر جزیرہ کی حکومت اپنے بھانجے موصول بن جرموق کو دے دی۔ ملکان اپنے اہل وعیال سمیت پہاڑ پر چلا گیا اور وہیں اس نے سکونت اختیار کر لی۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اسی کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد موصل اپنے ماموں ''سوریان بن نبیط'' سے باغی ہو کر بابل کا مستقل حاکم بن گیا اسی کے زمانے سے ایک حکومت ''جرامقہ'' کے نام سے قائم ہو گئی اور بادشاہان جرامقہ بادشاہان نبیط سے علیحدہ ہو گئے۔

سنجارا اور نینویٰ کی تعمیر: ...... موصل کے بعد اس کا بیٹا راتق تخت حکومت پر بیٹھا یہ ''بنی نبیط'' سے اکثر لڑتا رہا۔ اس کے بعد ''تور بن راتق'' نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اس کے بعد ''نینویٰ بن اثور'' بادشاہ بنا اس نے ''موصل'' کے مقابلہ میں اپنے نام کا ایک شہر آباد کیا پھر اس کی اولاد میں سے ''سنجاریف بن اثور بن نینویٰ بن اثور'' حکمران بنا۔ اس نے شہر ''سنجارا'' آباد کیا اور بنی اسرائیل سے جنگ کی اسے یہود نے بیت المقدس میں پھانسی پر چڑھا دیا تھا۔

زان بن ساطرون: ...... بیہقی روایت کرتا ہے کہ ''سنجاریف'' کے قتل کے بعد اس کا بھائی ''ساطرون'' جزیرہ کا بادشاہ بنا اس نے ''سنجار'' کے میدان میں ''نہر ترتار'' کے کنارے ایک شہر حفر آباد کیا اس کے بعد ازاں بن ساطرون تخت حکومت پہ بیٹھا صابیہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے حضرت یونس علیہ السلام بن معتی اسی کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

زان بن ساطرون کا قتل: ...... حضرت یونس علیہ السلام بن متیٰ جرامقہ میں سے بنیامین بن اسرائیل کی اولاد میں سے ہیں۔ ''زان بن ساطرون'' آپ پر ایمان لایا۔ پھر اس کے بعد جب ''بخت نصر'' نے بابل پر حملہ کیا تو اسے پھر دین ''صابیہ'' کی دعوت دی اور جزیرہ اور بابل کی حکومت پر اسے برقرار رکھنے کا وعدہ کیا ''زان'' نے بخت نصر'' کی دعوت قبول کر لی اور جزیرہ پر قابض رہا۔ پھر جب ارتاق فارس کے سپہ سالار نے نے جزیرہ پر چڑھائی کی اور اس نے کامیابی کے بعد ''دین مجوسی'' قبول کر لینے کی شرط پر جزیرہ ''بابل'' پر قابض رہنے کا وعدہ کر لیا اور بہمن ''شاہ فارس'' کو لکھ بھیجا۔ ''بہمن'' نے ارتاق کو لکھا کہ یہ شخص ناقابل اعتبار ہے اور یہ دینوں کے ساتھ مذاق کرتا ہے اسی وجہ سے اسے زندہ رکھنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ چنانچہ ارتاق نے بہمن کا یہ حکم پاتے ہی ''ازان'' کو قتل کر دیا تیرہ سو سال کے بعد جزیرہ ''جرامقہ'' کے ہاتھوں سے چھن گیا اور فارس کے بادشاہ اس پر قابض ہو گئے۔

سنجاریف: ...... اسرائیلین کا خیال یہ ہے کہ ''سنجاریف'' نینویٰ کے حکمرانوں میں سے ہے اور وہ سب موصل بن اشوذ بن سام کی اولاد میں سے ہیں اس سے پہلے ''موصل'' میں انہی میں سے ''فول'' ''تلفات''، بلناس وغیرہ بادشاہات کر چکے تھے۔ انہی لوگوں نے ''اسباط عشرہ'' کے مشہور شہر ''شورون'' (جس کو ''سامرہ'' کہتے ہیں) لے لیا تھا اور اسباط کو ''شورومؔ'' (سامرہ) سے نکال کر اصفہان کے اطراف کی طرف جلاوطن کر دیا اور اہل کومہ

(کوفہ) کو "شموردن" میں آباد کیا اللہ جل شانہ نے وہاں اتنے زیادہ درندے پیدا کر دیئے کہ جس طرف نظر کی جاتی تھی دس پانچ آدمی زخمی اور مردہ دکھائی دیتے تھے چنانچہ لوگوں نے "سنجاریف" سے اس کی شکایت کی اور اس سے پوچھا کہ "شورون" کس ستارے کے حصے میں ہے؟ تاکہ صابیہ کے طریقے سے اس "ستارہ" کی روحانیت اتاری جائے۔

سنجاریف کی بیت المقدس پر چڑھائی:...... سنجاریف نے اس کے بجائے دو یہودی کاہنوں کو بھیج دیا انہوں نے اہل شوردن کو دین یہودیت کی تعلیم دی اور "سنجاریف" نے "شورون" پر قابض ہونے کے بعد "بیت المقدس" پر چڑھائی کر دی اور لشکر بڑا ہونے پر مغرور ہو کر بنی اسرائیل سے کہا کہ تمہارا رب کہاں ہے جو تم کو میرے ہاتھ سے نجات دے؟

سنجاریف کا خاتمہ:...... بنی اسرائیل کا بادشاہ یہ سن کر اپنے زمانے کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دُعا کی درخواست کی چنانچہ ان کی دُعا سے "سنجاریف" کے لشکر پر ایسا وبال آیا اور وہ ایسی آسمانی آفت میں گرفتار ہو گیا کہ صبح کو اس کے ایک لاکھ پچاسی ہزار سپاہی مردہ پائے گئے۔ مجبوراً "سنجاریف" "نینویٰ" واپس آ گیا اور اپنے بیٹوں کے ہاتھوں مارا گیا اس وقت کہ وہ اپنے معبود ستاروں کو سجدہ کر رہا تھا۔ "سنجاریف" کے قتل کے بعد "ایسر حدون [1] ابن سنجاریف" "نینویٰ" کا بادشاہ بنا اس کے بعد بخت نصر ان پر غالب آ گیا جیسا کہ ہم آئندہ اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

بادشاہان بابل کی نسل:...... بابل کے حکمران نسلاً نبط ہیں اور وہ "نبط اشوذ بن سام" کی اولاد سے ہیں۔ مسعودی ابن کو نبط بن ماش بن ارم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ یہ بابل میں رہتے تھے ان میں سے پہلے شوریان بن نبط نے بادشاہت کی۔ مسعودی کہتا ہے کہ اسے "فانع" نے بابل کی حکومت پر مقرر کیا تھا فانع کے انتقال کے بعد اس نے بدعت صابیہ ظاہر کی اور اسی مذہب کا پابند بن گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا تخت حکومت پر بیٹھا اُدر اس نے مذہب کو خوب پھیلایا اس کے بعد اس کا بیٹا کوش بادشاہ بنا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور جس نے آذر (سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والدہ) کو بلا کر بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا تھا کیونکہ ارغو بن فانع اپنے باپ کے انتقال کے بعد کوثی چلا گیا اور "نماردن" کے ساتھ مذہب صابیہ اختیار کر لیا یہی مذہب اس کے خاندان میں نسلاً بعد نسل ناحور تک سلسلہ چلا آیا عاجر بن کوش نے ہاجر کو بت کدے کا داروغہ مقرر کیا اور ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے ان کے صحیح حالات ہم اوپر لکھ کر آ چکے ہیں۔

بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ:...... الغرض بابل میں نمازدہ (نمرودوں) کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بخت نصر انہی میں سے تھا جیسا کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ جرامقہ (اہل نینویٰ) نے بابل پر فوج کشی کی چنانچہ "سنجاریف" اس پر قابض ہو گیا اس نے اپنے امراء میں سے بخت نصر کو اس کا گورنر کر دیا پھر کچھ عرصہ کے بعد بیت المقدس کے رہنے والوں نے عہد توڑ دیا تب بخت نصر نے بنی اسرائیل سے بیت المقدس میں جنگ کی اور پھر محاصرے، گرفتاری اور قتل عام کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کر دیا اور ان کی مسجد کو ویران کر دیا۔

ایرانیوں کا بابل پر تسلط:...... پھر جب بخت نصر مر گیا تو اس کا بیٹا نشبت نصر بادشاہ بنا اس کے بعد منبفیر حاکم بنا اس کی اور ارتاق مرزبان کسریٰ کی لڑائی ہوئی ارتاق نے اسے مار ڈالا اور بابل اور اس کے آس پاس کا حاکم بن گیا اس کے بعد نبیط اور جرامقہ دولت فارس کی رعیت میں شمار کئے جانے لگے اور نمرودوں کی بابل سے حکومت ختم ہو گئی ابن سعید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اس کو داہر دولت فارس کے مؤرخ سے نقل کیا ہے۔

سریانیین کون ہیں؟:...... علامہ ابن سعید نے سریانیین اور نبیط کو ایک ہی حکومت قرار دیا ہے، لیکن مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ دو حکومتیں تھیں سریانیین کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ طوفان کے بعد دنیا میں سب سے پہلے سریانیین نے بادشاہت کی۔ ایک صدی یا اس سے کچھ زیادہ زمانہ میں ان کے نو بادشاہوں کے نام عجمی ناموں میں تحریر کئے ہیں جنہیں ہم قابل اعتماد اور صحیح نہ ہونے کے باعث تحریر نہیں کرنا چاہتے ہاں شوشان کے بارے میں وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور یہی شخص تاج کا موجد تھا اور چوتھے بادشاہ نے قلعے بنوائے، شہر آباد کئے، اس کے زمانے میں ہند کا بادشاہ "ریبل تھا" اور اس نے مغرب کے اکثر حکمرانوں کی سلطنت چھین لیں اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا آٹھویں کا نام ماروت بتایا ہے اور

[1]...... ڈاکٹر نعیم فرخ نے "تاریخ قدیم" میں اس کا نام "اسار حدون" لکھا ہے۔

اپنی بات کے آخر میں ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ موصل اور بابل کے حاکم تھے بادشاہان یمن ان سے اکثر مغلوب اور کبھی غالب رہتے تھے نویں کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ وہ غیر مستقل مزاج تھا اس کی طبیعت میں تلون حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اس کے بھائی نے سلطنت تقسیم کر لی تھی"۔ غرض اس طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے خمر (شراب) کھینچی وہ فلاں شخص تھا جس نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا وہ فلاں تھا جو سب سے پہلا بادشاہ بنا۔ وہ فلاح تھا و غیـر ذلك حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس باتیں ہیں اور حقیقت سے منزلوں دور ہیں اصل بات یہ ہے کہ چونکہ سریانئین خلقت میں سب سے مقدم ہیں اسی لئے تمام پرانی چیزیں مثلاً انگشت، جادو خط وغیرہ ان کی جانب منسوب کر دیئے جاتے ہیں، واللہ اعلم۔

نبط کا تعارف:...... نبط کے بارے میں مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ "بابل" سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا پہلا بادشاہ "نمرود جبار" تھا یہ ماش بن ارم بن سام" کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس نے "بابل" میں محل بنوایا تھا اور کوفہ کی نہر کھدوائی اور ایک دوسری جگہ پر اسی نمرود کو "کوش بن حام" کی طرف منسوب کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ دونوں نمرود ایک تھے یا کہ دو۔ پھر نمرود کے بعد چودہ سو سال کے اندر چھیالیس بادشاہوں کے نام بھی ناموں میں تحریر کرتا ہے جن کو ہم صحیح نہ ہونے کی وجہ سے نقل نہیں کرنا چاہتے لیکن "الموفی" میں نو صدی کے اندر بیس بادشاہوں کے نام تحریر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ نویں صدی میں بابل کے حکمران اہل فارس سے لڑے پھر چودھویں صدی میں بیان کرتا ہے کہ اس صدی میں "سنجاریف" بادشاہ تھا یہی بنی اسرائیل سے لڑا تھا اور انہیں بیت المقدس میں گھیر رکھا تھا اور اسی نے ان سے جزیہ لیا تھا اور اس کا سب سے آخری بادشاہ "دارنیوش" تھا جو دارا کے لقب سے مشہور تھا جسے سکندر نے قتل کیا جبکہ اس نے بابل پر قبضہ کر لیا تھا اس نے اپنے اس سلسلہ کلام اور بابل کے حکمرانوں کے بیان میں خلیل علیہ السلام کے نمرود کا کچھ ذکر نہیں کیا حالانکہ نمرودوں کی سکونت بابل بیان کی ہے۔ واللہ اعلم۔

نمرود کے متعلق طبری کا بیان:...... طبری کہتا ہے کہ "نمرود بن کوش بن کنعان بن حام" حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا پہلے یہ لوگ "عاد ارم" سے مشہور تھے جب وہ قبیلہ ہلاک ہو گیا تو "ثمود ارم" کہے جانے لگے جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو "نمرود ارم" کے نام سے مشہور ہو گئے اور جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو تمام اولاد ارم کو "ارمان" کہنے لگے یہ سب کے سب نبط ہیں اور یہ توحید پرست تھے اور بابل میں رہتے تھے یہاں تک کہ "نمرود" بادشاہ بنا اور اس نے بت پرستی سکھائی (طبری کی بات ختم ہوئی)۔

شہر بابل ❶:...... ہروشیوش مؤرخ روم کہتا ہے کہ جس شخص نے اہل بابل کو بت پرستی کی طرف مائل کیا وہ "نمرود الجسیم" تھا اور بابل چوکور شکل میں آباد کیا گیا تھا اس کی شہر پناہ اسی میل کی تھی اس کی دیواریں دو سو گز بلند تھیں اور پچاس گز چوڑی تھیں اور اینٹ اور چونے سے بنائی گئی تھیں شہر پناہ کے سو دروازے تھے جن میں تانبے کے دروازے لگے ہوئے تھے اس کے اوپر محافظوں کے رہنے کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیوں کا فصیلوں اور دیواروں لگے ہوئے تھے اس کے اوپر محافظوں کے رہنے کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیوں کا فصیلوں اور دیواروں پر پہرہ رہتا تھا شہر پناہ کے باہر خندق تھی اور خندق کے باہر ایک گہری نہر تھی اس شہر پناہ کو ملک بیرش (کسریٰ اول) بادشاہ فارس نے اس وقت مسمار کیا جب اس نے بابل پر قبضہ کیا (ہروشیوش کی بات ختم ہوئی)۔ ان لوگوں کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ❷ نمرود بابل کے ہر بادشاہ کا لقبی نام تھا اسی لئے انساب مختلفہ میں کبھی سام کی طرف اور کبھی حام کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

نمرود کے متعلق دوسری روایت:...... بعض مؤرخین یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا نمرود نمرود بن کنعان بن سنجاریف بن نمرود والا کبر تھا اور "بخت نصر" اس کی نسل سے ہے" اور یہ ابن ابرزاد بن سنجاریف بن نمرود" ہے اور "بادشاہان کیانی" (رس والے) نے بابل پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا تھا، لیکن پھر اسے بحال رکھا اور کچھ خراج مقرر کر لیا تھا اور بنی ساسان میں کسریٰ نے شہر بابل ویران کیا تھا اور اسرائیلیین اپنے انبیاء حضرت

---

❶...... "بابل" سے مراد "باب ایلو" معنی خدا کا دروازہ یا دربان ہے موجودہ بغداد کے جنوب میں فرات کے بائیں جانب واقع تھا اور اب انیسویں صدی میں بابل کا کوئی سیاسی کردار یا کوئی علاقائی وزن نہیں ہے کسی زمانے میں سیاسی سرگرمیاں اور تجارتی روابط کا مرکز تھا۔ تفصیل کے لئے "تاریخ قدیم" از ڈاکٹر نعیم فرح اور معجم البلدان کا مطالعہ کریں۔

❷...... جس طرح مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے۔

دانیال علیہ السلام اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب سے نقل کرتے ہیں کہ ''بخت نصر'' کاسد بن حادر کی نسل سے ہیں اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھائی ہے۔ بنو کاسد بادشاہان بابل میں شمار کیے جاتے ہیں اور انہیں کیدانین بھی کہتے ہیں انہیں میں سے ''بخت نصر'' بھی تھا جو اکثر معمورات پر قابض ہو گیا تھا اور بنی اسرائیل کو مغلوب کر کے ان کی حکومت چھین لی تھی اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا اس کی حکومت مصر سے آگے بڑھ گئی تھی۔ پینتالیس سال تک یہ حکومت کرتا رہا اس کے بعد اس کا بیٹا اوبل مردود بن بخت نصر تیئس سال تک حکومت کی کرسی پر بیٹھا رہا۔ اس کے بعد 'مبلبیصر بن اوبل مردو تین سال تک حکمران رہا اسی کے آخری زمانہ میں دارا (شاہ فارس) اور اس کے داماد ''کورش'' نے بابل پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا بعض اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ ''بخت نصر'' بادشاہان بابل ''کسدیم'' کی اولاد میں سے ہیں اور ''کسدیم'' عیلام بن سام (اشوذ کے بھائی) کی نسل سے ہیں اور ''اشوذ'' سے بادشاہان موصل ہیں (موصل اور بابل کے بادشاہوں کا بیان ختم ہوا۔ اور ان کے واقعات اور اسباب کے بارے میں یہ آخری بحث تھی۔

بابل اور موصل کے حکمرانوں کا مذہب:...... ملوک بابل وموصول ستاروں کی پرستش کرتے تھے اور اس کی روحانیت طلسم اور جادو کے ذریعے اتارتے تھے اور اسی طریقہ کا نام صابیہ ہے طلسمات اور جادو میں ان کو بڑا دخل تھا ستاروں کی حرکات اور آثار کے خوب ماہر تھے کبھی اس دعویٰ پر آیت وما انزل علی الملکین (البقرۃ:۱۰۲) (لام کے زبر کے ساتھ) گواہی پیش کی جاتی ہے کہ ہاروت ❶ وماروت سریانیین کے بادشاہ تھے کیونکہ پہلے بادشاہان بابل ہیں اور مشہور قراءت کے اعتبار سے (ہاروت وماروت) فرشتے تھے اس صورت میں اس فتنہ کی بابل کے ساتھ تخصیص یہ ظاہر کرتی ہے کہ بابل والے سحر وطلسمات میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ مہارت رکھتے تھے اور ان کے دلائل کے علاوہ جو ان کی نجومیت اور ساحریت پر پیش کیے جا سکتے ہیں یہ ہیں کہ ہم نے یہ علوم (نجوم وسحر) اہل مصر سے حاصل کیے ہیں اور اہل مصر ان کے ہمسائے تھے بادشاہان مصر کو بھی اس فن کی طرف خاص توجہ تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے جادوگر جمع کیے گئے تھے۔ صعید مصر برابی اخمیم ❷ میں اب تک جادو کے آثار اس دعویٰ کی گواہی دے رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قبطی کے حکمران

قبطی گروہ:...... اس گروہ کی پیدائش بھی بہت پرانی ہے اور اس کی حکومت کا زمانہ کافی لمبا گزرا ہے انہوں نے اپنی رہائش کے لئے مصر اور اس کے اردگرد علاقے کو پسند کیا تھا یہ ابتدائے عالم سے وہیں رہے اور اسی مقام پر ان کی دولت وحکومت رہی یہاں تک کہ اسلام کی روشنی نے ان کی چمک دمک کو ماند کر کے ان کی دولت وحکومت کا خاتمہ کر دیا۔

قبطیوں کے سیاسی حالات:...... کبھی یہ اپنے ہم عصر (عمالقہ، فرس اور روم) سے جب کہ یہ مردود بن جاتے تھے تو مغلوب بھی ہو جاتے تھے اور کبھی یہ ان پر غالب آ جاتے تھے اور ان کے ممالک سے انہیں نکال دیتے تھے یہاں تک کہ مملکت اسلام نے ان کے ہاتھوں سے دولت وحکومت چھین لی۔ پرانی کتابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل مصر اپنے ہر بادشاہ کو ''فرعون'' کہتے تھے کچھ زمانے کے بعد زبان تبدیل ہو جانے کی وجہ سے یہ نام بے معنی رہ گیا۔

قبطیوں کی نسل:...... مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ لوگ حام بن نوح کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں مگر مسعودی انہیں ''بنصر بن حام'' کی نسل میں سے بتاتا ہے حالانکہ توریت میں بنصر بن حام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ ''مصرایم''، کوش، کنعان، اور قوط کا تذکرہ آیا ہے۔ علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ قبطی کنعان بن حام'' کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ قبطی مصر کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں اور مصر ''نبیط'' یا ''قبط بن نبیط'' کا بیٹا تھا اور ''نبیط کوش بن کنعان بن حام'' کی اولاد میں سے ہیں۔ ہروشیوش بیان کرتا ہے کہ قبطی قبط بن لائق بن مصر کی اولاد میں سے شمار کیے جاتے ہیں اور اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ یہ قوط بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور بعض مؤرخین کے نزدیک یہ کفتوریم بن قبطائین کی نسل سے ہیں اور قبطائین کے معنی ''قبط'' کے ہیں۔

---

❶ ہاروت وماروت کے واقعہ میں اختلاف ہے بعض نے ان کو فرشتہ لکھا ہے اور بعض نے ان کو بابل کا بادشاہ کہتے ہیں۔ ❷ ...... ''برابی اخمیم'' 'برابی' اہرام مصر ہیں ان کے یقینی کے بارے میں اختلاف ہے۔ جہاں تک کہ ملک داوکس نے حافظ الجو زہنوائی تھی ''اخمیم صعید مصر کا شہر ہے جہاں آج بھی یہ اہرام توجہ کا مرکز ہیں (معجم البلدان)۔

بابل، موصل اور نینوی کے بادشاہوں کا شجرۂ نسب
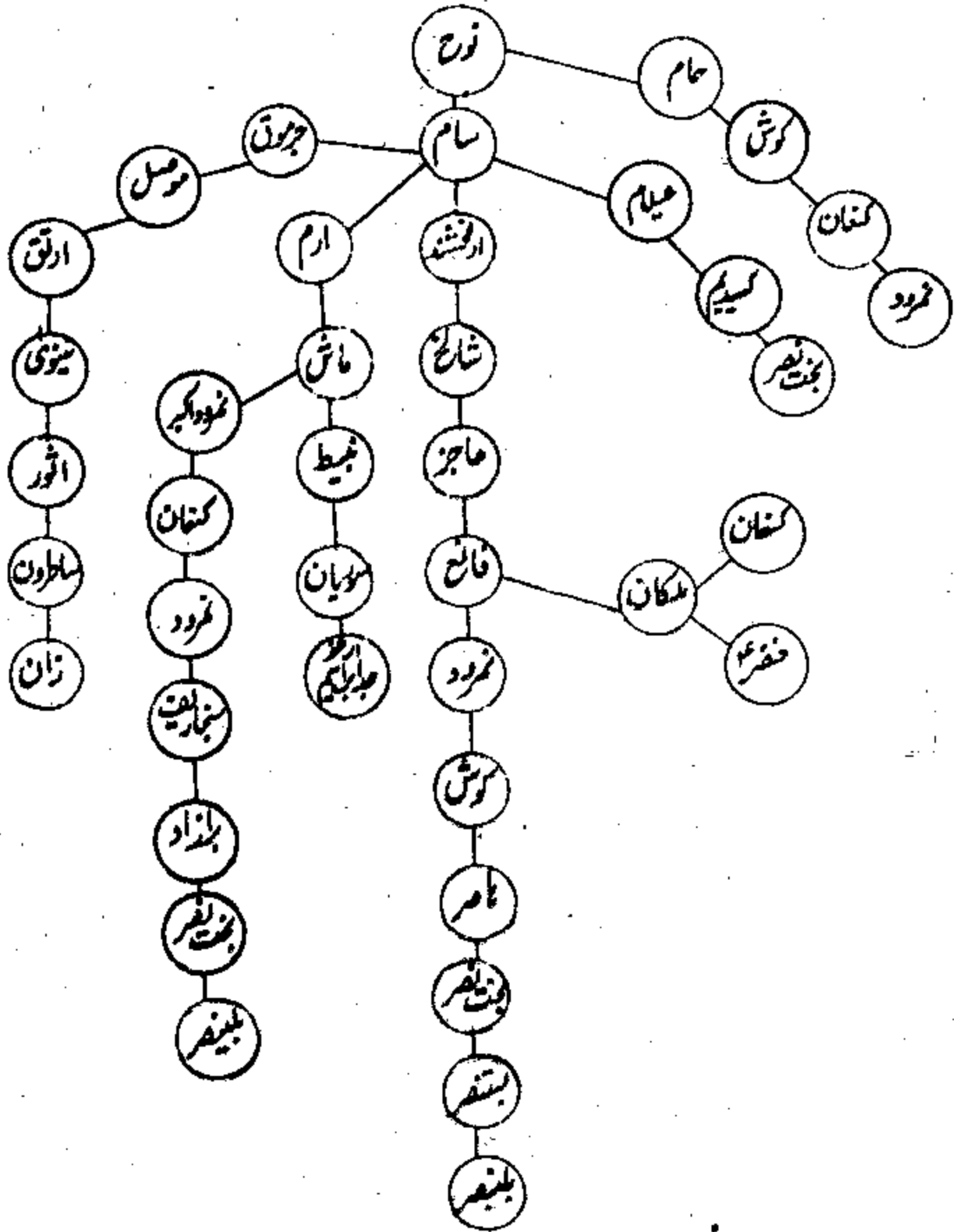
مصر بن بنصر کا تعارف:...... مسعودی کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ''بنصر بن حام'' کو نمرود بن کنعان کے ''دورحکومت میں مصر کی حکومت وسرداری کے لئے منتخب کیا گیا تھا چنانچہ اس نے وہیں سکونت اختیار کی انتقال کے وقت مصر کی حکومت کی اپنے بیٹے مصر کے حق میں وصیت کردی اس نے اپنے دائرہ حکومت کو اسوان، یمن عریش، اہلیہ، فرسیسہ تک بڑھالیا پھر اسی کی طرف یہ سرزمین منسوب کی گئی اور مصر کے نام سے مشہور ہوگئی اس کے چاروں جانب یعنی جنوب میں نوبہ، مشرق میں شام، اور شمال میں، بحر زقاق اور مغرب میں برقہ اور نیل ہیں مصر نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔

ابوالاقباط بن مصر:...... اس کی زندگی میں ہی اس کے بیٹے جوان ہوگئے تھے اس نے ملک وحکومت کی وصیت اپنے بڑے بیٹے قبط کے حق میں کی

قبط بن مصر بھی طویل العمر ہوا یہی ''ابوالاقباط'' (قبطیوں کا باپ) ہے اس کے بعد ''اشمون بن مصر'' اس کے بعد ''صاتم'' پھر اس کے بعد ''اتریب'' یکے بعد دیگرے بادشاہ بنے ''اتریب'' کے بعد دوسرے لوگوں کے نام عجمی ناموں میں تحریر کیے ہیں جنہیں ہم عجمیت کی وجہ سے تحریر میں نہیں لا سکتے۔''اتریب کے بعد چھ کا ذکر تحریر کرتا ہے''۔ چنانچہ مصر بن حام کی اولاد بہت زیادہ ہوئی اور اس کی نسلیں متعدد شاخوں میں پھیل گئیں اور جب ان پر عورتیں حکومت کرنے لگیں تو عمالقہ میں سے شام کے بادشاہ ولید بن دومہ نے ان پر حملہ کیا اور ان کی خود مختاری چھین کر انہیں اپنا ''جزیہ گزار'' اور مطیع بنالیا۔

شداد بن مداد کی مصر پر فوج کشی:...... علامہ ابن سعید اہل مشرق کی کتابوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ مصر کے بعد اس کا بیٹا قبط بادشاہ بنا اس کے زمانہ حکومت میں شداد بن مداد بن شداد بن حاد نے ملک مصر پر فوج کشی کی اور نتیجی مصر پر قبضہ کر لیا جب قبط لڑائی کے دوران مارا گیا تو اس کا بھائی ''اتریب'' تخت حکومت پر بیٹھا اس نے قوم کی گئی ہوئی حکومت کو پھر جمع کیا بربر سوڈان کی مدد سے عرب کو مصر سے نکال کر شام کی طرف واپس کر دیا، ''اتریب'' نے بہت اچھی حکومت کی اس نے اپنے زمانہ حکومت میں دو شہر آباد کئے ایک تو اپنے نام کا اور دوسرا شہر ''عین شمس'' اس کے بعد بودشیر بن قبط مصر کا بادشاہ بنا اس کی تحریک سے ہر مصری جبل القمر کی طرف گیا اور اس نے ''احات'' وغیرہ آباد کئے اس کے بعد ''عدیم بن بودشیر'' اس کے بعد ''سدات بن عدیم'' پھر اس کا بیٹا ہندوش بن شدات'' (اس نے شہر ''عین شمس) کو از سرنو آباد کیا اسے سحر طلسمات میں بہت غلو تھا) پھر مقلا دشمن مقناوس عبدالبقر مرقیس یکے بعد دیگرے مذکورہ ترتیب سے بادشاہ بنے مرقیس اس سلسلہ کا آخری بادشاہ تھا۔

اشمون بن قبط:...... اس کے زمانے میں اشمون بن قبط (اس کے چچا) نے حملہ کر کے مصر کی حکومت اپنے قبضے میں لے لی اور ایک شہر ''اشمون'' نامی آباد کیا اس کے بعد ''ابن اشمون'' پھر ''صا بن قبط'' (یہ اشاد کا چچا تھا اس نے بھی ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا) تدارس (یہ بہت بڑا حکیم تھا اس نے ہیکل زہرہ بنایا جسے بخت نصر نے مسمار کیا) پھر ''مالیق بن تدارس'' تخت حکومت پر بیٹھا مالیق اس خاندان میں ایک ایسا بادشاہ تھا جو صابیہ دین چھوڑ کر موحد ہو گیا۔ پھر بربر اور اندلس کی طرف بڑھا اور فرنج (فرانس) سے لڑا اس کے بعد اس کا بیٹا حربیا بن مالیق بادشاہ بنا اس نے اپنی بدقسمتی سے صابیہ مذہب اختیار کر لیا اور بلاد ہند و سودان پر چڑھائی کی۔

حکیم الملوک کلکی بن حربیا:...... اس کے بعد کلکی بن حربیا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اسکو قبطی لگ حکیم ''الملوک'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں اس نے ''ہیکل زحل بنایا'' تھا پھر اپنے بھائی مالیا بن حربیا کو ولی بنا کر لہو لعب میں مصروف ہو گیا۔

پہلا فرعون:...... اسے اس کے بیٹے ''خرطیش'' نے حالت غفلت میں قتل کر دیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا یہ بہت بڑا سفاک و بے رحم اور قاتل و ظالم انسان تھا۔ اسے حضرت موسیٰ کا فرعن کہتے تھے اور اس کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ یہی سب سے پہلا فرعون ہے۔

ملکہ حوریا بنت خرطیش:...... جب اس نے اپنے رشتہ داروں پر دست درازی شروع کی تو اس کی بیٹی ''حوریا'' نے اسے زہر دے کر قتل کر دیا اور خو قبطیوں کی ملکہ بن گئی ''ابراحس'' کے جو اس کے چچا اتریب کی اولاد میں سے تھا وہ مخالف اٹھ کھڑا ہوا فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر ''ابراحس'' شام کی طرف بھاگ کر چلا گیا پھر کنعانیوں کی مدد سے سپہ سالار ''جیرون'' کو اپنے ساتھ لے کر مصر پر چڑھائی کر دی۔

حوریا کی چالاکی اور جیرون:...... چنانچہ جس وقت وہ مصر کے قریب پہنچا کے پاس آئی جیرون اسے دیکھ کر فریفتہ ہو گا حوریا نے کہا ''میں اس شرط پر تجھے اپنا شوہر کا اعزاز دے سکتی ہوں کہ تو ''ابراحس'' کو قتل کر دے اور اسکندریا کو بنا دے'' چونکہ جیرون کے نرم دل پر اس کا عشق غالب آچکا اور وہ اس پر فریفتہ ہو چکا تھا لہذا اس نے اس کی دونوں شرطیں قبول کر لیں اور دونوں کو کسی فتنہ فساد کے بغیر تکمیل تک پہنچا دیا لیکن ''حوریا'' نے جیرون زہر دے دیا اور مستقل طور پر حکومت کرنے لگی اس نے منار ہا سکندریہ بنوایا اور اپنے زندگی ہی میں اپنی چچازاد بہن ولیقہ کو ولی عہد بنا دیا۔

عمالقہ کا مصر پر قبضہ:...... جب حوریا کا انتقال ہو گیا اور ولیقہ تخت حکومت پر بیٹھی تو ''اتریب'' کی اولاد میں سے ''ایمین'' نامی ایک شخص نکلا اور ''ابراحس'' کے خون کا بدلہ لینے پر تیار ہو گیا اور اسی غرض سے عمالقہ کے بادشاہ ''ولید بن دومہ'' سے جا کر ملا۔ اور اس سے مدد مانگی'' ولید ابن دو

""ایمین" کے ساتھ مصر کی طرف بڑھا اور نہایت کم مدت میں اس پر قبضہ کر لیا اسی کے زمانے میں قبطیوں کے ہاتھ سے مصر کی حکومت ختم ہوگئی اور عمالقہ اس پر قابض ہو گئے۔

اطفیر عزیز مصر:...... "ولید ابن دومع" عیش وعشرت میں زیادہ منہمک رہتا تھا اطفیر اس کا وزیر سارا کاروبار حکومت اور انتظام سنبھالتا تھا، یہ عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا اور اس کی قائم مقامی حضرت یوسف علیہ السلام صدیقی نے کی اور وحی والہام کے ذریعے قحط اور خزانوں کا انتظام سنبھالا "ولید بن دومع" کے بعد "دارم بن ریان" بادشاہ بنا اسے قبط "ویموص" کہتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی وزارت:...... حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی بھی وزارت کی تھی اسی کے زمانے میں آپ علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ حضرت یوسف صدیقی کے انتقال کے بعد اس کا نظام بالکل درہم برہم ہوگیا تھا کج خلقی، ظلم، اور ہزارہ برائیوں کا بانی بن گیا اور آخر کار نیل میں ڈوب کر مر گیا۔

معدانوس بن دارم:...... اس کے بعد اس کا بیٹا "معدانوس دارم" تخت حکومت پر بیٹھا۔ اور اس نے "رہبانیت" کی بنیاد ڈالی اس کے بعد اس کا بیٹا "کاشم" تخت نشین ہوا اس نے بنی اسرائیل پر ظلم وستم کئے اسی کے وقت سے بنی اسرائیل کا شمار پیتی ...موں میں ہونے لگا اس کو اس کے دربان نے قتل کر دیا اور اس کی جگہ پر اس کے بیٹے "لاطیش" کو تخت نشین کیا۔

لہوب کی حکومت:...... لاطیش تخت حکومت پر بیٹھتے ہی لہولعب میں مشغول ہوگیا اراکین سلطنت اسے تخت سے اتار کر "تدارس" کی نسل سے ایک دوسرے شخص "لہوب" (لاہب) کو حکومت بٹھایا۔ یہ بہت بڑا جابر انسان تھا قبط کا یہ خیال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہے اور اہل اثر کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ "ولید بن مصعب تھا" اور یہ نجار تھا۔ رفتہ رفتہ جان نثاروں کی فوج میں بھرتی ہوگیا۔ پھر ترقی کر کے وزارت تک پہنچا اور وزارت سے بادشاہت کے مرتبے پہنچ گیا لیکن یہ بات بعید قیاس ہے کہ ہم کتاب الاول (مقدمہ تاریخ) میں لکھ چکے ہیں۔

ملکہ "ولوکہ" اور حائط العجوز:...... مسعودی کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون قبطیوں میں سے تھا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد قبطیوں پر بادشاہان شام کا خوف غالب ہوگیا انھوں نے "ولوکہ" نامی ایک عورت کو شاہی خاندان میں سے اپنا بادشاہ بنایا جس نے مصر پر ایک دیوار کھینچی جو "حائط العجوز" کے نام سے مشہور ہے "ولوکہ" کے بعد مسعودی نے آٹھ بادشاہوں کے نام عجمی ناموں سے لکھے ہیں اور آٹھویں کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ "فرعون الاعرج" ہے اس کے سایہ امن میں اس وقت بنی اسرائیل آئے تھے جب کہ "بخت نصر" نے ان پر حملہ کر دیا تھا، چنانچہ بخت نصر میں داخل ہوا اور اس کو قتل کر کے صابی مذہب کے بت خانوں کو منہدم کر کے آتش کدہ بنوایا۔

ولوکہ کا طلسمی گھر:...... مسعودی کہتا ہے کہ عبدالحکیم روایت کرتا ہے کہ اس بڑھیا "ولوکہ" نے ترورہ نامی جادوگرنی کو بلوایا اور اس کے ذریعے منف د شہر کے وسط میں ایک طلسمی گھر بنوایا تھا جس میں انسانوں اور جانوروں کی تصویریں بنائیں چنانچہ جو حادثات ان تصویروں پر واقع ہوتے تھے وہ اثر بعینہ انسانوں یا حیوانوں پر پڑتا تھا اس طرح اہل مصر اپنے ہر مخالف کے شر وفساد سے محفوظ رہتے تھے اس نے بیس سال حکومت کی۔

فرعون الاعرج کی حکومت:...... اس کے بعد "اورکون بطلوس" نامی ایک لڑکے کو تخت نشین کیا گیا اس کے بعد "یز دیس بن اورکون بطلوس" پھر نقراس" اس کے بعد "مرنیا بن مرمینوس" پھر اس کے بعد "استمارس بن مرینا" یکے بعد دیگرے بادشاہ بنے استمارس کے زمانہ میں سلطنت بہت کمزور ہوگئی تھی اکثر جگہوں میں بلوہ اور بغاوتیں آئے دن ہوتی رہتی تھیں۔ خاص مصر میں چند سپاہیوں نے بعض امراء کی سازش سے بلوہ کیا اور "استمارس" کو قتل کر کے بلوطیس بن مناکیل" اور اس کے بعد برکت بن مناکیل" یکے بعد دیگرے تخت حکومت کے مالک رہے۔" برکت بن مناکیل نے ایک سو بیس سال حکومت کی اسی کو فرعون الاعرج کہتے ہیں اسی نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اہل قدس کو اپنا تختہ مشق بنایا تھا اس کا ابتدائی زمانہ جتنا امن و عدل کے اعتبار سے قابل تعریف تھا ویسا ہی آخری زمانہ ظلم اور تعدی کے لحاظ سے لائق نفرت ہے۔

بخت نصر کا اسرائیل پر ظلم وستم:...... ابن عبدالحکم کہتا ہے کہ اس کے بعد "مرنیوس بن برکت" تخت حکومت پر بیٹھا اس کے بعد "فرقون بن

مرینوس" بادشاہ بنا اور اس نے ساٹھ سال حکومت کی اس کے بعد "نقاس بن مرینوس" بادشاہ بنا۔ "نقاش" کے زمانے میں دلوکہ کا وہ طلسمی گھر جس کا اوپر ذکر ہو چکا منہدم ہونے کے قریب ہو گیا۔ کیونکہ "دلوکہ" کے بعد پھر کسی شخص میں ایسی صلاحیت باقی نہ رہی تھی جو اسے وقتاً فوقتاً درست کراتا رہتا پھر نقاش کے بعد تو قومس بن نقاس بادشاہ بنا اور ایک مدت تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد "بخت نصر" نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ اور بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ظلم وستم کئے چنانچہ بنی اسرائیل بیت المقدس سے بھاگ کر قومس کے پاس چلے گئے اور قومس نے انہیں پناہ دے دی۔

بخت نصر کا مصر پر حملہ: ...... "بخت نصر" نے قومس کو پناہ دینے سے روکا "لیکن جب" قومس" نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا تو بخت نصر مصر کی طرف بڑھا اور پہلے ہی حملہ میں قومس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور مصر کو لوٹ لیا چنانچہ چالیس سال تک مصر ویران پڑا رہا اس کے بعد "ارمیا" نے مصر میں سکونت اختیار کی اور اہل مصر پھر آباد کئے گئے اس کے بعد" وروم ساری دنیا پر غالب آگئے اور پھر روم اور اہل مصر میں لڑائیاں ہوئیں چنانچہ اہل مصر نے خراج دینا منظور کر لیا اور فارس اور اہل روم نے مصر کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

مقوقس: ...... ایک طویل عرصے تک فارس اور روم کے نواب مصر پر حکومت کرتے رہے جب اسکندر یونانی کا مصر پر قبضہ ہوا تو اس نے اسکندریہ اور آثار قدیمہ کو از سر نو بنوایا اس کے بعد بادشاہان روم مصر اور شام کے حکمرانوں پر غالب آئے اور مصر کی حکومت اپنی طرف سے قبط کو دی۔ یہاں تک کہ اسلام کا جھنڈا کامیابی کے ساتھ اُڑتا نظر آیا۔ ان دنوں اسکندریہ اور مصر میں قبطیوں کا آخری فرمانروا "مقوقس" حکومت کر رہا تھا۔ اس کا نام علامہ سہیلی کے مطابق "جریج بن مینا تھا"۔ اور جیسا کہ سہیلی نے نقل کیا ہے جناب رسالتمآب ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو "نامہ مبارک" دے کر اس کے پاس روانہ فرمایا تھا یہ اسلام قبول کرنے پر مائل ہو گیا اور رسول ﷺ کی خدمت میں چند چیزیں تحفہ روانہ کیں جن کا "اہل سیرت" نے ذکر کیا ہے ان میں ایک "خچر" بھی تھا جس پر رسول کریم ﷺ اکثر سوار ہوا کرتے تھے جس کا نام "دلدل" رکھا گیا تھا۔ اور ایک گدھا بھی تھا جو "یعفور" کے نام سے مشہور تھا اور "حضرت ماریہ قبطیہ" والدہ جناب ابراہیم ابن رسول ﷺ اور ان کی بہن "شیریں" بھی تھیں جناب رسول ﷺ نے "شیریں" کو حسان بن ثابت کو مرحمت فرمایا۔ اس کے علاوہ شیشے کے چند پیالے تھے جو اکثر رسول مقبول ﷺ کے استعمال میں رہتے تھے اور مصری شہد جو عسل الطیب کے نام سے مشہور ہے بھیجا تھا۔

مقوقس کی معزولی: ...... بیان کیا جاتا ہے کہ "ہرقل روم" کو جب مقوقس کے ان تحائف کی اطلاع ملی تو اس نے مقوقس پر مسلمان ہونے کا الزام لگا کر ریاست مصر سے معزول کر دیا۔

اہل مصر کے لئے رسول ﷺ کی وصیت: ...... امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ [1] (بے شک رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو اور یقیناً تم مصر کو فتح کرو گے تو اہل مصر کے ساتھ نیکی کرنا کیونکہ ان کو ہم سے ذمہ اور رشتہ ہے یا صہر (دامادی) کا رشتہ ہے علامہ ابن اسحق زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے کہا کہ وہ کون سا رشتہ ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے تو امام زہری نے جواب دیا کہ حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہی میں سے تھیں۔ اور محدثین "صہر" کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ حضرت ماریہ قبطیہ ابراہیم ابن رسول ﷺ کی والدہ انہیں میں سے تھیں۔ جنہیں مقوقس نے جناب رسول ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

مصر پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قبضہ: ...... طبری کہتا ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے جس وقت مصر پر قبضہ کیا تو لوگوں نے جناب رسول کریم ﷺ کی وصیت سے آگاہ کیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "یہ ایسا نسب ہے کہ جس کے حق کی نگہداشت سوائے نبی کے اور کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ دور کا نسب ہے اور اہل مصر نے حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کوئی لونڈی نہیں تھی بلکہ خاندان سلطنت سے تھیں وہ ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی ملکہ تھیں ہماری اور اہل عین شمس کی لڑائیاں ہوئیں "عین شمس والے ہم پر

---

[1] ...... صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲ مسند احمد صفحہ نمبر ۲۷۱۔

غالب آ گئے چنانچہ ان کے بادشاہ نے ہمارے شاہی محل کو لوٹ لیا اور بادشاہ کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا انہیں عورتوں میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام بھی تھیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے باپ کو دے گئیں۔

مقوقس کی بحالی:...... الغرض جس وقت مصر اور اسکندریہ کی فتح مکمل ہوئی اور قیصر روم نے قسطنطنیہ جا کر جان بچائی تو مقوقس اور باقی قبط ان شرائط اور صلح پر راضی ہو گئے جنہیں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے طے کیا تھا اور جزیہ کا دینا قبول کر لیا جو ان پر قائم کیا گیا تھا اسی لئے مقوقس کو اس کی قوم کی سرداری پر بحال ہو قائم رکھا گیا وہ اپنے ہر کام میں مسلمانوں سے مشورے کیا کرتا تھا۔ کبھی وہ اسکندریہ میں رہتا تھا اور کبھی منف (اعمال مصر) میں جا کر مقیم ہو جاتا تھا۔

قبطیوں کا زوال:...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ''مقام فسطاط'' پر اپنا خیمہ نصب کرایا تھا اور اسی جگہ سے مصر کا محاصرہ کیا تھا۔ مسلمانوں نے اسی مقام پر سکونت اختیار کر لی۔ اور اس شہر کو چھوڑ دیا جہاں ''مقوقس'' رہتا تھا۔ چنانچہ وہ شہر ویران اور خراب ہو گیا اور ان کی آخری نسلیں اب تک باقی ہیں جنہیں اسلام کے حاکم اپنے مالی اور انتظامی محکموں میں ملازم رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ تو سلطان وقت کے نزدیک ان کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اور سب سے بڑا رتبہ مصر میں ''وزارت'' کا ہے ان کے عوام الناس اسی عیسائی مذہب پر ہیں جس پر پہلے تھے اور ان کی اکثر قوم اطراف صعید اور مصر کے آس پاس میں حرفت و صناعت کا کام کرتی ہے (واللہ غالب علیٰ امرہ)

شہر عین شمس کا حال:...... عبدالرحمٰن بن شماسہ کی روایت ہے کہ جو اس نے شیوخ مصر سے نقل کی ہے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ''شہر عین شمس'' ہیکل کا شمس تھا اور اسی میں بنیاد دیوار ستون اور لہو لہب کی چیزیں اتنی زیادہ تھیں کہ کسی پرانے شہر میں نہیں ہیں۔ شہر منف ❶ ہمیشہ بادشاہوں اور سلاطین مصر کا دارالحکومت رہا فراعنہ مصر سے پہلے کے بادشاہ بھی وہیں رہا کرتے تھے اور فراعنہ مصر کے بعد بھی اسی شہر کو دارالحکومت ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ یہاں تک کہ ''بخت نصر'' نے اسے ویران اور مسمار کر دیا جیسا کہ ''قومس بن نقاس'' کے عہد حکومت کے ضمن میں ہم تحریر کر چکے ہیں فرعون شہر ''منف'' میں رہتا تھا اسی شہر کی شہر پناہ کے ستر دروازے تھے اس کی شہر پناہ لوہے کی تھی۔ اس میں چار نہریں تھیں جو ''فرعون'' کے تخت کے نیچے جاری تھیں۔ ابو القاسم بن خرداز ❷ کتاب ''المسالک والممالک'' میں تحریر کرتا ہے کہ شہر منف کی لمبائی بارہ میل تھی مصر کا خراج اٹھارہ کروڑ ''دینار فرعونی'' تھا۔ دینار فرعونی تین مثقال کا ہوتا ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا

مصر کی وجہ تسمیہ:...... مصر کو مصر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسی شہر میں ''مصر بن بیصر بن حام'' نے سکونت اختیار کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھا حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں دعائے برکت کی تھی چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا مقبول کر لی اور برکت عطا فرمائی۔ مصر کی لمبائی میں برقہ سے ایلہ تک اور عرضاً ''اسوان'' سے رشید تک ہے پہلے اس کے تمام باشندے صابیہ مذہب رکھتے تھے اس کے بعد بادشاہان روم نے اس پر قبضہ کر لیا تو ''قسطنطین'' نے انہیں عیسائیت کی طرف مائل کر لیا انہوں نے اپنے پڑوسی جلالقہ صقالبہ و برجان، روس، قبطہ، حبشہ، اور نوبہ کو عیسائیت کی تعلیم دی پھر جب مذہب اسلام کا آفتاب دنیا میں طلوع ہوا تو انہیں اپنے نور ایمان سے منور کر کے اسلام کی راہ دکھائی۔

---

❶ ...صفحہ نمبر ۱۶۱) ☆ عبداللہ بن حکم نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کے بعد مصر میں سب سے پہلے ''بیصر بن حام'' رہائش پزیر ہوئے اور وہاں ''شہر منف'' میں ٹھہرے یہی پہلا شہر ہے جو طوفان کے بعد تعمیر کیا گیا تھا۔ فرعون مصر کے شہر کا نام ''لغت قبط'' میں ''مافہ'' تھا عربی میں اسے منف کہہ دیا گیا۔ معجم البلدان۔

❷ ......صفحہ نمبر ۱۶۲) ☆ ابن خرداز بہ ابوالقاسم عبیداللہ بن احمد بن خرداز بہ کراسانی ہیں تاریخ ادب کے عالم ہیں، انکی مشہور تصانیف میں ''المسالک والممالک'' اور ''الندماء والجلساء'' ہیں صفحہ نمبر ۳۰۰ھ میں وفات ہوئی معجم المؤلفین (صفحہ نمبر ۲۳۶)۔

بادشاہان قبط کا شجرۂ نسب

اس کے زمانہ میں عمالقہ مصر پر غالب آگئے

ملوک مصر از عمالقہ جنہوں نے مصر کو قبطیوں سے لے لیا۔ لاطش، کاشم، صدانوس، رائم
لنبان۔ ولید ودمع۔ ثوران۔ اراشہ۔ فاران۔ محمد دمیق

تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

بنی اسرائیل مصر میں: ...... اس سے پہلے ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام ابن اسحٰق اپنے اسباط کے ساتھ مصر میں سکونت پزیر ہو گئے تھے۔ توریت میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ان کو "اسرائیل" کے نام سے یاد فرمایا تھا۔ ایل کے معنی بندے کے ہیں۔ اور اس طرح اللہ جل شانہ کا صفاتی نام ❶ ہے چونکہ عجمی زبان میں مضاف ہمیشہ بعد میں ہوتا ہے اس لئے ایک کلمہ آخر میں ہے اور مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال ایک سو ستاسی برس کی عمر میں مصر میں ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے آپ کی وصیت کے مطابق بادشاہ مصر کی اجازت سے فلسطین میں آپ کو اپنے آبائی مقبرہ میں لا کر دفن کیا۔ تجہیز و تکفین کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام مصر واپس چلے گئے۔ اور وہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ ایک سو بیس سال کی عمر میں آپ علیہ السلام کا بھی انتقال ہو گیا آپ کو مصر میں دفن کیا گیا۔ آپ نے انتقال کے وقت وصیت کی تھی کہ جب بنی اسرائیل مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نکل کر روانہ ہوں تو اپنے ساتھ آپ کا تابوت بھی لے لیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد اسباط نے مصر میں سکونت اختیار کی۔ تھوڑے دنوں میں ان کی نسلی ترقی اتنی زیادہ ہو گئی کہ قبطی ان کو حسد کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

بنی اسرائیل پر فرعون کا عتاب: ...... توریت میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ فراعنہ مصر میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد تخت نشین ہوا اور وہ بنی اسرائیل کی قدر و منزلت سے ناواقف تھا۔ وہ نہ ان کو پہچانتا تھا اور نہ ان کے آباؤ اجداد سے واقف تھا اس نے ان کا خون مباح کر دیا اور ان سے

❶ لہٰذا "اسرائیل" کا معنی "عبداللہ" یعنی اللہ کا بندہ" ہوا۔

خدمت کا کام لینے لگا۔ اس کے بعد ''کاہنوں'' نے اسے بتایا کہ عنقریب بنی اسرائیل میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے جو تمہارے ملک کا مالک اور تمہاری بربادی کا باعث بن جائے گا اس طرح اور جو کچھ انہیں اس واقع کے متعلق معلوم تھا اسے بتایا چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسل ختم کرنے کا بیڑا اُٹھالیا۔ مردوں کو عورتوں سے علیحدہ کر دیا اور لڑکوں کو قتل کرنے لگا اس حالت میں ایک زمانہ گزر گیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام: ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام عمران ابن قاہت بن لاوی بن یعقوب کے صاحبزادے تھے ان کی والدہ کا نام یوحاند ❶ تھا جو لاوی کی بیٹی اور عمران کی پھوپھی ❷ ۔ واہت بن لاوی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ مصر آئے تھے اور عمران بن قاہت مصر میں پیدا ہوا۔ عمران کی تہتر سال کی عمر میں ہارون علیہ السلام اور اسی سال کی عمر میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یوحاند (والدہ موسیٰ علیہ السلام) نے خدا کے الہام پر حضرت موسیٰ [illegible] کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا ❸ میں بہا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دور سے کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں اتفاق سے فرعون کی بیٹی اپنے غواصوں کے ساتھ دریا کی طرف آئی تھی۔ اس نے صندوق کو دریا سے نکلوایا۔ جب صندوق کھولا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت دکھائی دی اس کو آپ کی صورت دیکھ کر رحم آ گیا پھر اسے آپ کے دودھ پلانے کی فکر ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ❹ کی بہن نے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں ایک دودھ پلانے والی کو لا دوں فرعون کی لڑکی نے یہ منظور کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن فوراً گئیں اور اپنی والدہ کو بلا لائیں۔ فرعون کی لڑکی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ ''یوحاند'' کے سپرد کر دیا۔ جب دودھ پلانے کی مدت پوری ہو گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی لڑکی کے پاس لائے گئے تو اس نے ان کا نام موسیٰ علیہ السلام ❺ رکھا اور خود ان کی پرورش کرنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چونکہ فرعون کے گھر میں پرورش پائی تھی اور یہ بات پوری طرح مشہور تھی کہ فرعون کی بیوی آسیہ یا اس کی لڑکی نے آپ کو گود لیا تھا اس لئے اہل مصر آپ کا بہت لحاظ کرتے تھے لوگوں کے دلوں میں آپ کا بہت رعب وادب تھا اور اسی تعلق سے قبطی آپ کے ماموں تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری: ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہونے کے بعد ❻ ایک دن دیکھا کہ ایک عبرانی (بنی اسرائیل) کو ایک مصری (قبطی شخص) مار رہا ہے آپ نے مصری کو اس فعل سے روکا۔ مگر اس نے آپ کا کچھ خیال نہیں کیا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا گیا اور آپ نے اسے ایک تمانچہ مارا کہ وہ مر گیا دوسرے دن پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا مگر یہ کہ اس واقعہ میں دونوں بنی اسرائیل تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غالب شخص کو ڈانٹ کر روکنا چاہا نے اس نے کہا) اترید ان تقتلنی کما قتلت نفساً (القصص ۱۹) (کیا تو یہ چاہتا ہے مجھ کو قتل کر ڈالے جیسا کہ کل ایک شخص کو مار

---

❶ طبری کہتا ہے کہ مادر موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ کو تین دن دودھ پلا کر چوتھے دن صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالا تھا اور مفسرین علماء اخبار کہتے ہیں کہ تین مہینے دودھ پلا کر چوتھے مہینے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اچھے کپڑے پہنا کر صندوق میں چھوڑ چڑھا ہوا تھا۔ صندوق بنانے والا حزبیل نامی ایک شخص فرعون کی قوم سے تھا مگر صاحب ایمان تھا۔ ❷ اس قصے کو مؤرخین نے اس طرح بیان کیا ہے اور یہی کلام مجید کے نص صریح سے مطابقت رکھتا ہے کہ جب تابوت موسیٰ علیہ السلام کو آسیہ زوجہ فرعون یا فرعون کی بیٹی نے دریا سے نکلوایا۔ اور فرعون سے التجا کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا۔ تب ان کو ان کی رضاعت کی فکر ہوئی جو عورت دودھ پلانے والی آئی تھی اس کا دودھ موسیٰ نہیں پیتے تھے یہاں تک کہ دوپہر کا وقت آ گیا آسیہ یا فرعون کی بیٹی کو اس بات کا خیال گزرا کہ بھوک کی شدت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال نہ ہو جائے اس وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئی جب موسیٰ کی بہن کو اس بات سے آگاہی ہوئی تو تب انہوں نے لونڈیوں سے کہا کہ ھل ادلکم علی اھل بیت یکفلونہ لکم وھم لہ ناصحون (القصص ۱۲) کیا تم کو ایسے گھر والے نہ بتلاؤں جو اس کی کفالت منظور کر لیں اور وہ اس کا خیال بھی کریں گے، لونڈیوں نے یہ سن کر فرعون کی بیٹی سے کہا اس نے اپنے ملازمین کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ساتھ بھیج دیا اور وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بلا لائے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ ❸ ...... موسیٰ کو عبرانی میں ''موشا'' کہتے ہیں اس کے معنی ''آب و درخت'' چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پانی اور درختوں میں پائے گئے تھے اسی وجہ سے ان کا نام موشا رکھا گیا اور ''تازی'' زبان میں موسیٰ کہنے لگے۔ ❹ ...... توریت اصحاح ثانی آیت نمبر ۲۰ پر ان کا نام ''یوکابد'' لکھا ہے معارف ابن قتیبہ صفحہ نمبر ۲۰ پر ''اباخثہ'' لکھا ہے۔ ❺ ...... صفحہ نمبر ۱۶۵) ☆ اس زمانے میں پھوپھی سے نکاح جائز تھا بعض لوگوں نے اس بات کا انکار کیا ہے لیکن انکار کی دلیل بھی انہی کے ذمہ ہے ان کی بات بلا دلیل ہے۔ ❻ ...... صفحہ نمبر ۱۶۶) ☆ اس واقعہ سے پہلے جس وقت موسیٰ بچے تھے یہ حکایت کی جاتی ہے کہ ایک دم فرعون اپنے محل سرا میں آیا۔ آسیہ نے ان کو فرعون کی گود میں دے دیا اور کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے فرعون نے کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے میں مصری ہوں یہ عبرانی لڑکا ہے۔ ابھی حضرت آسیہ اور فرعون میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ موسیٰ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر ایک چپت رسید کی فرعون اس حرکت سے برہم ہو کر کہنے لگا کہ یہی بنی اسرائیل کا وہ لڑکا ہے۔ میں اسی کو ڈھونڈ رہا تھا میں اس کو ضرور مار ڈالوں گا حضرت آسیہ نے کہا کہ اس نے یہ حرکت نادانی سے کی ہے دانستہ اس نے یہ فعل نہیں کیا اگر یہ جان بوجھ کر اس فعل کا مرتکب ہوتا تو یقیناً سزا کا مستحق تھا فرعون نے اس خیال کی تکذیب کی تب آسیہ نے آزمائش کی غرض سے دو پلیٹیں ایک میں یاقوت سرخ اور دوسری میں آگ منگوا کر موسیٰ کے سامنے رکھ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی آگ اُٹھا کر منہ میں رکھ لی چنانچہ فرعون کو اس سے یقین ہو گیا کہ موسیٰ نے جان بوجھ کر وہ حرکت نہیں کی اور اس خیال کے پیدا ہو جانے سے وہ اس کی ایذا سے محفوظ ہو گئے۔

دیا) موسیٰ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی خبر فرعون تک پہنچ گئی چنانچہ اس نے آپ کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں: ...... موسیٰ اس واقعہ کی اطلاع پا کر مدین کی طرف چلے گئے اس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی مدین کے قریب پہنچ کر ایک چشمہ پر دو لڑکیوں کو (پریشان) دیکھا چنانچہ آنے ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا ان دونوں لڑکیوں نے اپنے والد کو اس سے مطلع کیا تو ان کے والد نے ان میں ایک کا نکاح موسیٰ کے ساتھ کر دیا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے اکثر مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ لڑکیوں کے والد حضرت شعیب بن نوفل بن عیقا بن مدین علیہ السلام تھے اور طبری کہتا ہے کہ جس شخص نے موسیٰ کا نکاح اپنی بیٹی سے کیا تھا وہ رعویل (جو مدین کے ایک عالم تھے) ان کا نام ہتیر تھا اور حضرت حسن بصری کا یہ بیان ہے کہ حضرت شعیب بنی مدین کے سردار تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ دین: ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خسر حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس قیام کیا اور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ اسی برس کی عمر میں وحی نازل ہوئی اور آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام پر وحی تراسی برس کی عمر میں نازل ہوئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا کہ وہ بنی اسرائیل کو قبطی حکومت اور فرعون کے مظالم سے نجات دلا کر ارض مقدس کی طرف لے جائیں جس کو انہیں دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسحٰق اور یعقوب علیہ السلام سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام فرعون کی اتباع کی پھر فرعون سے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے لئے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزہ کے لئے عصا دکھایا مگر فرعون نے ان جھٹلایا اور جادوگروں کو جمع کر لیا پھر سن جادوگر موسیٰ پر ایمان لے آئے جیسا کہ قرآن میں صراحتاً مذکور ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں: ...... (مترجم) اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین پہنچے اور ایک چشمہ پر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ لوگ گروہ کے گروہ آتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر چلے جاتے ہیں ان کے علاوہ عورتیں کچھ فاصلے پر کھڑی ہیں اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر نہیں چلے جائیں گے اس وقت تک ہم اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلا سکیں گی ان کا بچا ہوا پانی ہم اپنے مویشیوں کو پلاتے ہیں۔ ہمارا باپ ضعیف بوڑھا ہے اس سے کچھ کام نہیں ہو سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اعانت: ...... موسیٰ کو ان کی بے کسی پر رحم آیا اور کنوئیں کے منہ سے وہ پتھر اٹھا کر ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا جسے کئی آدمی مل کر اٹھایا کرتے تھے چنانچہ لڑکیوں نے جا کر اپنے والدہ کو یہ واقعہ بیان کیا اور ان میں سے ایک اپنے والد کے کہنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ''چلو تم کو ہمارے والد پانی پلانے کی اجرت دینے کے لئے بلا رہے ہیں۔ موسیٰ یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ جب ہوا اسے اس کا کپڑا اڑنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے چلو اور راستہ بتاتی جاؤ میں تمہارے آگے چلتا ہوں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں ملازمت: ...... الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام شعیب کے پاس پہنچے اور تمام ماجرا انہیں سنایا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ **لاتخف نجوت من القوم الظالمین** (القصص ۲۵) اس کے بعد اسی لڑکی نے اپنے والد حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ ''اے ابا جان اس کو اس کام کی اچھی مزدوری دینا یہ بڑا طاقت ور، امانت دار ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ تو نے اس کی قوت کا اندازہ تو اس کے پتھر اٹھا لینے سے کر لیا مگر اس کے امانت دار ہونے کا تجھے کیسے یقین ہوا؟ چنانچہ لڑکی نے اس کے جواب میں راستہ میں ساتھ آنے کا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میرا یہ ارادہ ہے کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں اس مہر کے بدلے آٹھ سال میرے ہاں مزدوری کرو اور اگر دس سال پورے کرو گے تو زیادہ مناسب ہوگا میں تم پر زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح: ...... چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس شرط پر راضی ہو گئے جب شام ہوئی تو کھانا سامنے لایا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانے سے انکار کر دیا اور یہ فرمایا کہ ہم ایسے اہل بیت سے ہیں کہ آخرت کے اعمال پر اجرت نہیں لیتے حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ اس کی مزدوری نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی عادت میں داخل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کا نکاح اپنی بیٹی صفورا سے کر دیا جس نے پانی پلانے کا ماجرہ بیان کیا تھا اور موسیٰ کو اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

عصائے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ:...... حضرت شعیب علیہ السلام نے صفورا سے کہا کہ مویشیوں کو ہانکنے کے لئے ایک لکڑی لا دو چنانچہ صفورا ایک لکڑی اُٹھا لائیں جسے ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر رکھ گیا تھا مگر حضرت شعیب علیہ السلام نے اسے لوٹا دیا مگر صفورا جب بھی لکڑی لاتی تھیں۔ آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام میں یہ عصا لینے کے لئے بحث ہوگئی اور اس بات پر قضیہ ختم ہوا کہ پہلے جو شخص ملے اس کا فیصلہ قابل قبول ہو حکم الٰہی سے وہی فرشتہ دوبارہ بصورت آدمی آیا اور اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے زمین پر ڈال دو جو شخص تم دونوں میں سے اٹھالے گا وہی اسے لے گا دونوں بزرگ اس فیصلے پر راضی ہو گئے پہلے حضرت شعیب علیہ السلام نے لکڑی کو اُٹھانا چاہا لیکن مجبور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اٹھانے کا فیصلہ کیا تو اٹھالیا، دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں مزدوری کرتے رہے گیارہواں سال سردی کے موسم میں اپنی بی بی کے ساتھ حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہو کر مصر روانہ ہو گئے پانچ دن کا راستہ طے کر کے جب ''طور سینا'' کے قریب پہنچے تو رات تاریک ہونے کی وجہ سے راستہ بھول گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چقمق سے آگ جلانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے لہٰذا پریشان ہو کر خاموش ہو گئے جب ایک حصہ رات کا گزر گیا تو طور سینا پر کچھ روشنی نظر آئی جسے یہ لوگ سمجھ کر اپنی بی بی سے بولے تو یہیں بیٹھی رہو میں اس طرف جاتا ہوں شاید وہاں آگ مل جائے یا راستہ کا پتہ چل جائے۔

اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہہ کر طور سینا کی طرف بڑھے جتنا حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے قریب جاتے تھے اتنا ہی آگ دور ہو جاتی تھی۔ موسیٰ کو اس واقعہ سے سخت حیرت ہوئی کیونکہ آگ دھویں کے بغیر جتنی تیز اور روشن ہو رہی تھی اتنا ہی درخت سرسبز اور ہرا بھرا نظر آ رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ سوچ سمجھ کر جھجکے اور جھجک کر واپس ہو گئے مگر انی انا اللّٰه رب العالمین (القصص ۳۰) اس کی آواز سن کر ٹھہر گئے تھوڑی دیر تک بے ہوشی کے عالم میں رہے جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اخلع نعلیك انك بالو ادالمقدس طویٰ (تو اپنے جوتے اتار دے بے شک تم پاک زمین میں ہو)،

نبوت کا عطیہ:...... علماء تفسیر جوتے اتارنے کی وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جوتیاں مردے گدھے کی تھیں لیکن وہ تاویل ہی تاویل ہے اصل یہ ہے کہ شرافت و تعظیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تھا بحر کیف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی جوتا اتار دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے اصول ❶ توحید کی تعلیم دی اور شریعت ❷ کے احکام بیان فرمائے اس کے بعد نبوت عطا فرمائی نبوت کے ثبوت کے لئے معجزے دینے کی ضرورت ہوئی تو یوں ارشاد فرمایا و ما تلك بیمینك یا موسیٰ (طہٰ ۱۷) (تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ھی عصای (یہ میرا عصا ہے) اتو کؤ علیها و اھش بها علیٰ غنمی ولی فیها مارب اخری (طہٰ ۱۸) میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کے لئے اس درخت کی پتیاں توڑتا ہوں اور اس سے میرے بہت سے اور کام بھی ہیں)

ایک علمی نکتہ:...... علماء تفسیر اس مقام پر ایک دلچسپ لطیفہ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے؟ اتنا بڑا جواب دیا کہ ''میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، بکریوں کے لئے پتے توڑتا ہوں اور جب اتنے کہنے سے تسکین نہ ہوئی تو کہا کہ اس سے میرے اور بہت سے کام ہیں دو وجہ سے دیا ایک تو اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کا شرف دیر تک حاصل رہے دوسرے یہ کہ شاید بشریت کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ جوتا تو پہلے ہی اتروا دیا گیا ہے کہیں یہ لکڑی بھی ہاتھ سے پھینک دینے کا حکم نہ ہو جائے حالانکہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب سن کر بھی فرمایا القها یموسیٰ (طہٰ ۱۹) (اے موسیٰ اسے پھینک دے)۔

معجزات کا عطیہ:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی بحکم باری عصا زمین پر پھینکا ویسے ہی وہ ایک اژدھے کی صورت میں پھنکاریاں مارتا ہوا نظر

---

❶...... اصول توحید یہ ہیں کہ خدا کا کسی کو شریک نہ کرنا نہ اس کی ذات میں اور نہ اس کی صفات میں چنانچہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ☆انني انا اللّٰه لا اله الا انا (بے شک میں اللہ ہوں سارے عالم کا پروردگار) ارشاد کیا ہے۔

❷...... شریعت کی تکمیل یوں فرمائی کہ پہلے عبودیت کا ذکر کیا ہے اس کے بعد عبودیت کے لازم یعنی اطاعت کی تعلیم پھر اعتقاد کو درست کیا جیسا کہ آیت فاعبد انی اقم الصلوة لذکری (میری عبادت کرو اور نماز قائم کرو میرے ذکر کے لئے الساعة اتیته (بے شک قیامت آنے والی ہے) سے مستفادہ مفہوم ہوتا ہے۔

آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈرے اور پیچھے ہٹے چنانچہ حکم ہوا کہ "کچھ خوف مت کرو اسے ہاتھ تو لگاؤ ہم تیرا سے پہلی ہی حالت میں لے آئیں گے" موسیٰ نے یہ سن کر اژدھے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کی گردن پکڑ لی وہ پھر عصا بن گیا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو جیب میں چھپا کر نکالو وہ روشن و سفید ہو جائے گا کسی بیماری سے نہیں بلکہ کرامت و معجزے سے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس حکم کی تکمیل سے فارغ ہو چکے اور یہ دونوں معجزے (یعنی عصا کا اژدھا بن جانا اور "ید بیضا" مرحمت ہو گئے تو ارشاد ہوا: فذٰنِكَ بُرهانٰن من ربك الٰى فرعون وملا ئه انهم كانو قوما فسقين (القصص ۳۲) یہ تیرے رب کی دو دلیلیں و علامتیں ہیں فرعون اور اس کے گروہ کی طرف بے شک وہ لوگ قوم فاسق ہیں)۔ موسیٰ نے گزارش کی انی قتلت منهم نفسا فاخاف ان يقتلون (القصص ۳۳) اے اللہ میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار دیا تھا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ کو نہ مار ڈالیں)۔ اس وجہ سے میرے بھائی ہارون کو بھیج دے وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ التجا منظور فرمالی اور ان کو بھی نبوت مرحمت فرمادیا اور بنظر تسلی و تسکین ارشاد فرمایا ونجعل لكما سلطاناً (القصص ۳۵) (ہم تم دونوں کو غلبہ و قوت مرحمت کریں گے) فلا يصلون باياتنا (چنانچہ وہ لوگ یعنی فرعون اور اس کی قوم تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے ہماری نشانیوں کے ساتھ) (تم اور تمہارے اتباع کرنے والے ان پر غالب ہو جائیں گے) (القصص ۳۵)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی ہر طرح سے تسکین کر لی اور ہر صورت سے آپ کو اطمینان حاصل ہو گیا تو آپ طور سینا سے واپس آئے اور اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ منازل طے کرتے کے بعد رات کے وقت مصر پہنچے اپنے گھر میں ٹھہرے مگر نہ تو گھر والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچان سکے اور نہ موسیٰ نے ان کو پہچانا۔ صبح کے وقت کھانے پر حضرت ہارون نے آپ کا نام و نشان پوچھا تو معلوم ہوا کہ مدتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اپنی سرگزشت سنائی۔ ❶

طور سینا سے واپسی کی ایک روایت ..... بعض مؤرخین تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر سات دن تک رہے ان کے زمانہ عدم موجودگی میں چند چرواہے مدین کے طور کی طرف آئے اور آپ کی بیوی کو ان کے والد حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سے واپس آنے کے بعد تنہا مصر روانہ ہوئے پھر فرعون کے غرق ہونے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے آپ کی بیوی کو آپ کے پاس پہنچایا اکثر علماء تاریخ اپنی اپنی تصنیفات میں یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر پہنچنے سے پہلے حضرت ہارون پر وحی نازل ہو چکی تھی اور انہیں حکم مل گیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف آرہے ہیں اور تم ان کے ساتھ فرعون مصر کے پاس پیغام رسالت کے لئے جانا چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام مصر کے باہر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے اور جب موسیٰ نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو حضرت ہارون علیہ السلام نے اس قول کی تصدیق کی اور اس حکم کی تعمیل پر تیار ہو گئے اور رات ہی کو فرعون کے دروازے پر جا کر دستک دے دی تھی۔ واللہ اعلم۔

فرعون کے دربار میں حاضری بروایت دیگر: ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی سال کی عمر میں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو تراسی سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی تھی پہلے ان دونوں بزرگوں نے بنی اسرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا جب وہ ایمان لے آئے اور آپ کے متبع ہو گئے تو فرعون کے پاس گئے۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ دو برس تک یہ دونوں بھائی فرعون کے مکان تک آتے جاتے رہے مگر اندر داخل نہ ہونے پاتے تھے اتفاق سے ایک دن فرعون کے دربار میں ایک مسخرہ بیٹھا ہوا تھا وہ باتوں کے دوران جب کہ فرعون اپنی بڑائی کو بیان کر رہا تھا بول اٹھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم کو اس کی خبر بھی نہیں کہ تمہارے دروازے پر ایک مدت سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا ہے فرعون یہ سن کر سخت برہم ہو گیا اور اس نے ان کو دربار میں بلوایا جس وقت یہ دونوں بھائی دربار میں پہنچے تو مسخرے نے یہ دیکھ کر کہا اے لوگو ایک پھول اور کھل گیا، میں تو ایک ہی شخص سمجھا تھا یہ تو دو نکلے۔

---

❶ ..... اس واقعہ کو عجیب نہیں سمجھنا چاہیے کہ گھر میں ٹھہر بھی گئے اور گھر والے پہچانے بھی نہیں گزشتہ زمانہ میں اجنبی مسافر بھی مہمان بن کر گھروں میں ٹھہر جایا کرتے تھے اور پھر اسی طرح بعد میں تعارف ہوتا تھا چنانچہ یہ واقعہ بھی ایسے ہی پیش آیا (ثناء اللہ محمود)۔

موسیٰ و ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں: ....الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام ہارون نے فرعون کے پاس پہنچ کر کہا انا رسول رَبّ العالمین ان ارسل معنا اسرائیل (الشعراء ۱۶۔۱۷) ہم پروردگار بھیجے ہوئے ہیں یہ پیغام ہے کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو) فرعون نے موسیٰ کو زبان کی لکنت سے پہچان لیا اور حقارت سے سوالیہ لہجہ میں بولا الم نربك فینا ولیدا (الشعراء ۱۸) (کیا تیری لڑکپن سے ہمارے یہاں نہیں رہے) وفعللت فعلتك التی فعلت وانت من الکفرین (الشعراء ۱۹) اور کیا تم چند سال ہمارے یہاں نہیں رہے) وفعلت فعلت التی فعلت وانت من الکفرین (الشعراء ۱۹) اور کیا تو نے وہ کام کیا تو نے اور اب اس کے انکار کرنے والوں سے ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا فعلتھا اذا وانا من الضالین (الشعراء ۲۰) (ہاں میں نے اس وقت وہ کام کیا تھا اور میں ناواقفوں میں سے تھا)۔ ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین (الشعراء ۲۱) لیکن تمہارے خوف سے بھاگ گیا تھا چنانچہ میرے رب نے مجھ کو سمجھ عطا کی اور مجھ کو پیغمبر بنادیا) فرعون کو یہ سن کر تعجب ہوا کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا اس لئے اس نے پھر استفسار کیا وما رب العالمین (الشعراء ۲۳) (رب العالمین کی ماہیت کیا ہے؟) موسیٰ نے فرمایا قال رب السموات والارض وما بینھما ان کنتم موقنین (الشعراء ۲۴) (وہ رب ہے آسمان اور زمین کا جو چیز کو ان کے درمیان اگر تم یقین کرنے والے ہو) فرعون کو اس بات سے اور زیادہ تعجب ہوا اور اس نے اپنے ہم نشینوں سے مخاطب ہو کر کہا الا تستمعون (الشعراء ۲۵) (کیا نہیں سنتے تم) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی حیرانی دور کرنے کی غرض سے یا یہ کہ فرعون کے مصاحبین کے سوال کے جواب میں کہ اے موسیٰ جس کی طرف تم بلا رہے ہو وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا ربکم ورب ابآئکم الاولین (الشعراء ۲۶) (وہ تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا خدا ہے) فرعون نے درباریوں سے کہا قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون (الشعراء ۲۷) بے شک یہ پیغمبر تمہارا جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی ناسمجھی سے جھلا کر بولے رب المشرق والمغرب وما بینھما ان کنتم تعقلون (الشعراء ۲۸) وہ مشرق و مغرب کا پروردگار ہے اور اس چیز کا بھی جو ان کے درمیان میں ہے اگر تم کچھ سمجھو)۔

معجزات کا ظہور: ......فرعون کو یہ سن کر غصہ آ گیا اور اس نے طیش میں آ کر کہا لئن اتخذت الھا غیری لا جعلنك من المسجونین (الشعراء ۲۹) (اگر میرے سوا کسی اور کو خدا بنائے گا تو واقعی میں تجھے قید کردوں گا) تو حضرت موسیٰ نے فرمایا اگر میں اپنے اس دعویٰ کی دلیل میں کوئی روشن معجزہ پیش کروں تو؟ فرعون نے کہا فات بہ ان کنت من الصدقین (الشعراء ۳۱) (اگر تجھ کو سچائی کا دعویٰ ہے تو وہ دکھا) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ ❶ اسی گز کا اژدھا بن گیا اور اپنے ہاتھ کو بغل میں سے کھینچ لیا فوراً ید بیضا ظاہر ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو پیشکش: ......اس کے بعد فرعون کے کہنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اژدھے کو پکڑ لیا وہ پھر عصا بن گیا اور ہاتھ کو بغل کی طرف لے گئے وہ بھی اصلی حالت پر آ گیا چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں سختی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف یہ وحی نازل فرمائی کہ فرعون سے سختی و درشتی سے باتیں نہ کرو بلکہ نرمی سے ہمکلام ہو شاید اس پر ہمارا کچھ خوف غالب ہو اور وہ راہ راست پر آ جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس دوبارہ گئے اور اس کو سمجھانے لگے۔ اگر تو یہ چاہے گا کہ تیری جوانی کا دور لوٹ آئے تو میں تجھ کو از سر نو جوان کردوں گا اور اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تیری بادشاہت کبھی نہ چھینی جائے گی اور تو جب اس دنیا سے آخرت کی طرف جائے گا تو نہایت وسیع اور عمدہ جنت پائے گا لیکن ان سب کے ساتھ شرط یہ ہے کہ تو خدائے برحق پر ایمان لے آ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دے"۔

ہامان کی بکواس: ......فرعون یہ سن کر کچھ راضی سا ہو گیا اور اس نے اپنے وزیر ہامان کو بلوایا ہامان اس سے بھی زیادہ کفر و زندقہ میں پڑا ہوا تھا اس نے آتے ہی یہ باتیں سن کر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے "آج تک تو خدائی کر رہا تھا لوگ تیری عبادت کرتے تھے اور آج تو موسیٰ کے کہنے سے اس کے خیالی خدا کی عبادت کرے گا بندگی کر کے اس کے بندوں میں شامل ہو گا۔ فرعون اس گفتگو کو سن کر اپنے خیال پر نادم ہو گیا اور ہامان نے خضاب بنا کر فرعون کے بال کالے کر دیئے اور اس طرح سے اسکی جوانی کی خواہش پوری کر دی۔

---

❶ بعض مؤرخین نے تحریر کیا ہے کہ اس اژدھے کا منہ اتنا بڑا تھا کہ ایک جبڑا اس کا زمین پر تھا اور دوسرا جبڑا فرعون کے کنگرۂ محل پر اس اژدھے کو دیکھنے سے ایسا خوف غالب ہوا کہ اس کا پاخانہ نکل گیا اور تقریباً بیس دن تک اس کو دست آتے رہے۔

سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا:...... فرعون پہلا شخص ہے کہ جس نے اپنے بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگا فرعون کو ہامان کی باتوں سے اطمنان ہوگیا مگر ساتھ ہی اسے یہ خیال آیا کہ کہیں میرے مصاحبین موسیٰ کے جھانسے میں نہ آ جائیں اس وجہ سے اس نے اپنے درباریوں سے خطاب کر کے کہا ان ھذا لسحر علیم (الشعرء ۳۴) (بے شک یہ دانا جادوگر ہے) یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فما ذا تامرون (الشعراء ۳۵) (یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے دین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے) کیا کہتے ہو؟ درباریوں نے یہ رائے دی وابعث فی المدائن حشرین (الشعراء ۳۶) (اس کو اس کے بھائی کو لیت و لعل میں ڈال دو اور جادوگروں کے شہر میں آدمیوں کو بھیج دے یاتوک بکل سحار علیم (الشعرء ۳۷) تاکہ تیرے پاس ہر دانہ جادوگر لے آئیں) فرعون نے درباریوں کی یہ رائے پسند کی اور ایک معینہ و مقررہ مدت میں تحقیق وروایت کے مطابق ستر یا بہتر اور دوسری کے مطابق پندرہ ہزار یا بیس ہزار جادوگروں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون کو بلوایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا "حیف ہے تم لوگ خدا کا کچھ خوف نہیں کرتے اور مصنوعی تماشہ لے کر آئے ہو"۔

جادوگروں پر فتح:...... جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہایت حکارت کی نظر سے دیکھ کر آپ کی باتوں کا جواب تک نہیں دیا اور فرعون سے کہنے لگے ان لنا لا جرًان کنا نحن الغلبین (الشعرء ۴۱) (ہم کو کیا اجرت ملے گی اگر ہم ان پر غالب آ گئے) چنانچہ فرعون نے کہا کہ نعم وانکم اذا لمن المقربین (الشعراء ۴۲) ہاں بے شک تم اس وقت مقربوں میں سے بن جاؤ گے یعنی میں تم کو اپنی مصاحبت کی عزت دوں گا) جادوگر یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور تیاریاں کرنے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ جو کچھ کرتب دکھانے والے ہو دکھاؤ۔ ساحروں نے بعزۃ فرعون انا لنحن الغلبون (الشعراء ۴۴) (فرعون کے اقبال سے بے شک ہم ہی غالب ہوں گے) کہہ کر اپنی لاٹھیاں رسیاں زمین پر ڈال دیں جو عام آدمیوں کی نظر میں اژدھے اور سانپ نظر آنے لگیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے الہام سے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا وہ ان سب سے اتنا بڑا اژدھا بن گیا کہ ان سب کو نگل گیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے مبارک ہاتھ میں لے لیا وہ پھر عصا بن گیا۔

جادوگروں کا ایمان لانا:...... مؤرخین لکھتے ہیں کہ فرعون کے ساحروں کا استاد ایک اندھا جادوگر تھا اس سے اس کے ساتھیوں نے یہ ماجرا بیان کیا اس نے بے ساختہ کہہ دیا کہ یہ جادو نہیں ہے اور بے اختیار سجدہ میں گر پڑا اس کے شاگردوں نے بھی اس کی اتباع کی اور سب یک زبان ہو کر کہنے لگے امنا برب العلمین رب موسیٰ و ھرون (الشعرء ۴۸) ہم ایمان لائے پروردگار عالم پر جو پروردگار حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون کا ہے) فرعون یہ واقعہ دیکھ کر جھلا گیا اور غصہ سے کہنے لگا تم لوگ میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لے آئے یہ تمہارا بڑا استاد ہے اسی نے تم کو جادو سکھلایا ہے تم اپنی اس خود رائی کا ذائقہ چکھو گے میں پہلے تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا اس کے بعد تم سب پھانسی دے دوں گا، جادوگروں نے کہا کہ ہم کو اس کی پروا نہیں تیری اس دھمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہیں پھریں گے ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے گا اس وجہ سے کہ ہم پہلے ایمان لائے ہیں فرعون کو ان کی باتوں سے اور زیادہ غصہ آیا اور اس نے دوسرے وقت ان بیچاروں کو پھانسی دے دی۔

یہ خدا کی شان کبریائی تھی کہ وہ جادوگر شروع میں تو کافر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے آئے تھے فرعون سے انعام اکرام کے طلبگار تھے اور دوسرے وقت شہدا میں شامل ہو گئے اور کوئی عمل کئے بغیر سیدھے جنت میں چلے گئے۔

حزقیل کا تعارف:...... عام مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ "حزقیل" کو بھی اسی دن ساحروں کے ساتھ قتل کیا گیا اس نے ان کو اعلانیہ ایمان لاتے ہوئے دیکھ کر ایمان ظاہر کر دیا تھا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ اس واقعہ سے پہلے اپنا ایمان ظاہر کر چکا تھا مگر سولی اس کو ان کے ساتھ دی گئی۔ حزقیل کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی اس کو فرعون کی قوم سے بتاتا ہے اور کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ یہ "نجار تھا" اسی نے تابوت بنایا تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بند کر کے نیل میں ڈالے گئے تھے۔

ماشطہ اور آسیہ پر تشدد اور شہادت:...... اسکے بعد ایک دوسرا واقعہ جگر گزار ہوا کہ پہلے "ماشطہ" نامی عورت کو اس کے بیٹے کے ساتھ تنور میں ڈال دیا اس لئے کہ اس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا اس کے بعد اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر تشدد کیا کہ ان کو بھی انتقال ہو گیا انہوں نے حالت تشدد میں

اللہ تعالیٰ سے دعا کی رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة و نجنی من القوم الضالین (التحریم ا) (اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھ کو فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دے اور نجات دے مجھ کو قوم ظالم سے) اللہ جل شانہ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی اور ان کو آنکھوں سے پردہ اُٹھادیا بی بی آسیہ جنت کو دیکھ کر مسکرائی فرعون نے کہا کہ دیکھو اس پر تشدد کیا جارہا ہے اور یہ ہنس رہی ہے مگر حضرت آسیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور صبر وشکر کرتی ہوئی اسی عذاب وتشدد کے دوران انتقال کر گئیں۔

فرعون کا برج زمین بوس:......ان واقعات کے بعد عام طور سے لوگوں پر فرعون کا رعب غالب آ گیا مگر تاہم حقانیت کیوجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف مائل ہوتے جارہے تھے فرعون نے عام لوگوں کا خیال منتشر کرنے کی غرض سے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ مجھے یہ گمان ہورہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام العیاذ باللہ جھوٹا ہے تم میرے لئے ایک بلند اور اونچا محل بنواؤ تاکہ اس پر چڑھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو دیکھوں" ہامان نے سات سال کے عرصے میں پکی اینٹوں اور چونے سے ایک گھر یا برج بنوایا فرعون کو اس پر چڑھنے کی نوبت تک نہیں اور اللہ جل شانہ کے حکم سے اس کی دیواریں شق ہوگئیں اور وہ (برج) گھر گر پڑا۔ فرعون کو اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے اور اس کے ظلم کی شکایتیں کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام یہی فرماتے تھے استعینوا باللّٰہ و اصبروا ان العاقبة للمتقین (اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو بے شک آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم:......ان واقعات کے بعد فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلانے اور بنی اسرائیل کو تکلیف دینے میں زیادہ توجہ کی۔ کوئی وقیقہ ان کو ستانے کا نہ چھوڑا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون اور اس کی قوم کو دس ❶ مشکلات یکے بعد دیگرے پیش آئیں جو سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دور ہوتی گئیں یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل سمیت مصر سے ہجرت کا حکم ہوگیا۔

ہجرت کے وقت بنی اسرائیل کو ہدایت:......توریت میں لکھا ہے کہ روانگی کے وقت بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہر خاندان والے بکرے یا دنبے کی قربانی کریں اگر کسی میں اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے ہمسائے کے ساتھ شریک ہوجائے اطراف (ہاتھ پاؤں) اور سر کے علاوہ اور باقی گوشت کھالیں یعنی ان کی ہڈی نہ توڑیں علامت کی غرض سے چلتے وقت اس کا خون دروازوں پر لگادیں گھر کے باہر کوئی چیز نہ چھوڑیں اور روانگی کے دن اور اس کے بعد سات دن تک نان فطیر کھائیں اور فصل ربیع کے چوتھے دن مصر سے ارض مقدسہ کی طرف رات کے وقت لاٹھیاں ہاتھوں میں لے کر بوڑھے جوان اور بچے حسب ترتیب نکلیں اور کچھ رات کا کھانا بچ جائے اسے جلادیں۔

عید الفصیح:......یہ دن ان کے اور ان کی آئندہ نسلوں کیلئے عید کا دن مقرر کیا گیا اسی کو وہ لوگ عید الفصیح کہتے ہیں توریت میں بھی مذکور ہے کہ اسی رات بنی اسرائیل نے غصہ دلانے کی غرض سے قبطیوں کی دوشیزہ لڑکیوں کو قتل کر ڈالا اور ان کے مویشیوں اور چوپایوں کو ہلاک کردیا۔

بنی اسرائیل کی ہجرت:......بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ قبطیوں سے قیمتی قیمتی زیورات ادھار لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور

---

❶......علامہ ابن اثیر نے اس میں سے چھ کا ذکر کیا ہے (۱) طوفان آیا تو مدتوں پانی برستا رہا تمام چیزیں پانی میں غرق ہوگئیں جب فرعونی زیادہ پریشان ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا کہ اگر یہ عذاب ہم سے اُٹھالیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور وہ عذاب ختم ہوگیا مگر یہ ایمان نہ لائے (۲) ٹڈیاں آئیں اس وقت بھی فرعونی یہی چال چلے (۳) جنگلی چوہے اتنے زیادہ پیدا ہوگئے کہ تمام کھیتوں اور غلے کے انباروں کو برباد کردیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی گئی اور یہ عذاب ان کے سروں سے ختم ہوگیا مگر وہ ایمان نہ لائے (۴) مینڈکوں کا عذاب آیا وہ اپنے کفر پر بدستور قائم رہے۔ (۵) ان پر عذاب نازل ہوا کہ فرعونیوں کا پانی خون بن گیا ایک ہی گھڑے سے فرعونی اور بنی اسرائیل پانی پیتے تھے۔ بنی اسرائیل پانی پیتے تھے اور فرعونی خون پیتے تھے یہ عذاب سات دن تک رہا۔ آٹھویں دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اس سے بھی نجات ملی لیکن کافر کے کافر رہے (۶) ان واقعات کے بعد گھوڑے اور جواہرات اور غلہ کے علاوہ تمام چیزیں مسخ ہوگئیں جب اس مرتبہ بھی فرعونیوں نے آپ علیہ السلام کو دھوکا دیا تو آپ کو شاق گزرا تو حکم ہجرت کا نازل ہوگیا۔ علامہ طبری نے ان چھ کا ذکر کر کے عصا اور ید بیضا اور قحط کا ذکر کیا ہے اس حساب سے نو ہوئے اس کے باوجود دسویں عذاب کا پتہ نہ چلا۔ (مترجم) مگر ہوسکتا ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہو جس نے نو کے بجائے دس لکھ دیا۔ خود قرآن کریم میں نو نشانیوں کا ذکر کرآیا ہے (ثناء اللہ محمود)

رات کے وقت اپنے مال واسباب اور مویشیوں کے ساتھ مصر سے نکل پڑے اور حضرت یوسف علیہ السلام صدیق کا تابوت نکال کر ساتھ لے لیا جیسا کہ انتقال کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے وصیت کی تھی۔

فرعون کا تعاقب اور ہلاکت:...... بنی اسرائیل کی تعداد اس وقت چھ لاکھ ❶ یا کچھ زیادہ بیان کی جاتی ہے یہ سب دریا کے کنارے پہنچ گئے تھے کہ فرعون کو یہ خبر ملی تو اس نے فوراً مصر کے گردونواح کے شہروں سے کچھ فوجیں جمع کر لیں اور ان کے تعاقب میں روانہ ہو گیا جس وقت بنی اسرائیل دریائے نیل کے ساحل پر کوہ طور کے سامنے پہنچے۔ فرعون ❷ بھی اپنا لشکر لئے ہوئے پہنچ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا دریا پر مارا چنانچہ دریا پھٹ گیا اور سات راستے ظاہر ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ اس سے گذر گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت ان کے تعاقب میں آگے بڑھا مگر آدھے دریا تک پہنچا ہو گا کہ موج کے تھپیڑوں نے اسے اس کی فوج سمیت ہلاک کر دیا۔

بنی اسرائیل کا دامن کوہ طور میں قیام:...... بنی اسرائیل دریا عبور کر کے دامن طور میں مقیم ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تسبیح میں مصروف ہو گئے وہ تسبیح یہ تھی **نسبح الرب البھی الذی قَھَرَ الجنود ونبذ فرسانھا فی البحر المنبع المحمود** حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کی بہن مریم بھی بنی اسرائیل کی عورتوں میں **سبحان الرب القھار الذی قھر الخیول رکبانھا والقاھا فی البحر** ترتیل کے ساتھ پڑھ رہی تھیں۔

احکام عشرہ کا نزول:...... اس کے بعد موسیٰ کوہ طور پر مناجات کرنے کے لئے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور معجزات مرحمت فرمائے الواح (تختیاں) نازل کیں بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ وہ تختیاں تھیں جن میں دس کلمات (احکامات) تھے (یعنی (۱) کلمہ توحید۔ (۲) ہفتہ کے دن کچھ کام نہ کرنا (۳) والدین کے ساتھ نیکی (۴) قتل۔ (۵) زنا (۶) چوری اور (۷) جھوٹی گواہی سے بچنا۔ (۸) اپنے پڑوسی کے گھر اور (۹) عورت اور اس کے مال کی طرف بری نگاہوں سے نہ دیکھنا۔

احکام عشرہ کے نزول کے متعلق روایت:...... الوداح کے نزول کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جس وقت دریا عبور کر کے طور سینا کے قریب مقیم ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر چلے گئے اللہ جل شانہ سے باتیں کیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اس انعام کہ "فرعون سے ان کو نجات ملی ہے" اس طرح سے شکر ادا کریں کہ تین دن تک برابر غسل کریں اور کپڑے دھوئیں۔ تیسرے دن طور کے اردگرد جمع ہوں بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کی کوہ طور پر اچانک ایک ابر چھا گیا جس میں بجلی کی چمک اور کڑک تھی بنی اسرائیل یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر جہاں پر تھے وہیں کھڑے رہ گئے۔ اس کے بعد کوہ طور کو دھویں نے ڈھانپ لیا اور اس کے درمیان میں ایک نور کا ستون تھا اس کے بعد ایک عظیم الرزہ محسوس ہوا جس سے کوہ طور کا ہر پتھر کانپ اُٹھا اور بجلی کی کڑک اور زیادہ سنی جانے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل وصیتیں اور احکام شرعیہ سننے کے لئے قریب آئیں مگر بنی اسرائیل خوف کے مارے آگے نہ بڑھ سکے۔ تب یہ حکم صادر ہوا کہ حضرت ہارون حاضر ہوں اور علماء بنی اسرائیل ان کے قریب کھڑے رہیں چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی اللہ جل شانہ نے ان پر الواح نازل فرمائیں ❸ چالیس راتیں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔

---

❶ عید الفصیح عیسائیوں کی عید کا نام ہے صحیح یہ ہے کہ وہ اس کو عید الفطر بھی کہتے ہیں (کذا قالہ العطار)۔ ❷..... علامہ ابن اثیر بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار بیان کرتا ہے کہ حضرت ہارون مقدمہ میں سے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ساقہ کے ساتھ تھے مؤرخ طبری کہتا ہے کہ نکلتے وقت موسیٰ کے ساتھ چھ لاکھ تیس ہزار سوار اور بیس ہزار پیدل تھے ان کے علاوہ عورتیں اور بچے تھے جن کی تعداد کچھ ظاہر نہیں کی۔ نویں رات کو ہفتہ کے دن مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نکلے اور اس کی صبح کو فرعون کو ان کی روانگی کی اطلاع ملی۔ ❸..... موسیٰ نے مصر سے نکلتے وقت بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ تم کو کتاب اللہ دی جائے گی جس میں تمام احکام درج ہوں گے بعد فرعون کی ہلاکت کے جب بنی اسرائیل طور سینا کے قریب ہو گئے تو موسیٰ سے کتاب اللہ مانگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ پہلے تیس روزے رکھو اور تہارت وصفائی سے رہو جب یہ مدت ختم ہو جائے گی تو تم کو کتاب عطا کر دی جائے گی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلی ذیقعدہ سے روزے رکھے ماہ مذکور ختم ہونے کے بعد جس وقت طور پر جانے لگے روزے کی وجہ سے منہ کی بو پسند نہ آئی آپ نے بیری اور کسی درخت کی ٹہنی توڑ کر مسواک کر لی اللہ جل شانہ نے اسی وقت وحی نازل فرمائی کہ "کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مجھ کو روزہ دار کے منہ کی بد بو مشک کی بو سے زیادہ پسند اور محبوب ہے؟ تم دس روزے اور رکھو اور اس کے بعد کتاب لینے اور گفتگو کرنے کے لئے آؤ" چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذی الحج کے پہلے عشرے کے روزے رکھے اور انہی دس دن میں بنی اسرائیل گئوسالہ پرست ہو گئے یہ اس لئے کہ موسیٰ کی مدت مقررہ تیس دن کی ختم ہو گئی تھی وہ واپس نہیں آئے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے ہوشی: ..... اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا چنانچہ آپ نے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی حکم ہوا کہ تم دیکھ نہیں سکو گے البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی اصلی حالت پر رہ جائے تو شاید تم دیکھ سکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ کی طرف نظر اُٹھانا تھا کہ تجلی باری کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو اپنی جسارت کی معافی چاہی اس کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کو توریت کے بہت سے ''حلت'' کے احکام بتائے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی قائم مقامی: ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت کوہ طور پر جا رہے تھے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں قائم مقام بنا گئے وہ انہیں ہر حکم کی بجا آوری اور ممنوع چیزوں سے بچنے کی تعلیم کرتے تھے بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کے کہنے سے ایک گڑھا کھود کر اس میں آگ روشن کی۔ اور ان زیورات کو جو روانگی کے وقت مصر میں قبطیوں سے ادھار لئے تھے آگ میں ڈال دیا۔ اس لئے کہ وہ زیورات ان پر حرام ہو چکے تھے۔

گئو سالہ بچھڑے کی پوجا: ..... سامری ❶ جادوگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور اس پر کوئی چیز ❷ ڈال دی جو اس کے پاس موجود تھی جس سے وہ عجل یعنی گئو سالہ بن گیا چنانچہ بنی اسرائیل نے اس کی عبادت شروع کر دی۔ حضرت ہارون علیہ السلام اس خیال سے کہ بنی اسرائیل میں اختلاف نہ پیدا ہو جائے خاموش رہے۔ ❸

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی: ..... موسیٰ کوہ طور سے مناجات کر کے واپس آئے تو بنی اسرائیل کو گئو سالہ پرست پایا اور اس کی اطلاع حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر دی گئی تھی آپ بہت برہم ہوئے اور تختیوں کو پھینک دیا۔ حضرت ہارون کے بال پکڑ کر کھینچا حضرت ہارون نے معذرت کی یا بن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی طٰہٰ (یعنی اے میرے سر کے بال نہ کھینچو میں اس بات سے ڈر گیا تھا کہ کہیں تم یہ کہو کہ بنی اسرائیل میں تفرقہ پیدا کر دیا اور میرے حکم کا انتظار نہیں کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر حضرت ہارون علیہ السلام کے بال چھوڑ دیئے اور اس گئو سالہ کو جلا کر دریا میں پھینک دیا۔ ❹

---

❶ سامری کو بعضے ''باجرمیوں'' میں شمار کرتے ہیں اور بعض اسے بنی اسرائیل سے کہتے ہیں۔ ❷ ..... وہ چیز جس کو اثر رسول سے تعبیر کرتے ہیں جبرائیل کے گھوڑے کی مٹی تھی سامری نے یہ مٹی اس دن اُٹھائی تھی جبکہ بنی اسرائیل دریائے نیل عبور کر رہے تھے اور فرعون ان کے تعاقب میں تھا جبرائیل اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کی مدد کے لئے آئے تھے جس طرف یہ جاتے تھے خشک گھاس سبز ہو جاتی تھی سامری نے یہ دیکھ کر ایک مٹھی خاک جبرائیل کے گھوڑے کے قدم کی اٹھالی تھی۔ بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ سامری نے ان زیورات سے تین دن میں گوسالہ بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اس نے کہا تھا کہ ھذا الھکم واله موسیٰ (یہ تمہارا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدا ہے) اس وجہ سے بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے تھے۔ لیکن یہ قول بظاہر قرآنی تفاسیر کے اجماع کے خلاف ہے ایسا نہیں ہے کہ اس نے سونے سے بچھڑا بنا کر کوئی جادوئی چیز بنا دی تھی بلکہ اصل یہ ہے کہ انہی بنی اسرائیل سے دھوکہ کر کے زیورات اینٹھ لئے اور ایک حقیقی اصلی گائے کا بچھڑا لے آیا اور ان کو دھوکہ دیا کہ میں نے سونے سے بنایا ہے تفصیل کے لئے قصص الانبیاء از عبدالوہاب نجار دیکھئے۔

❸ حضرت ہارون نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم لوگ فتنے میں پڑ گئے تمہارا خدا رحمان ہے تم میری اطاعت کرو چنانچہ بعضوں نے ان کی اطاعت کی اور اکثروں نے نافرمانی کی۔ ❹ ..... گوسالہ جلانے کے بعد بنی اسرائیل نے خدا کی طرف رجوع کیا اور توبہ کرنے لگے مگر اللہ جل شانہ نے ان کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ یاقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبو الی باریکم فاقتلو انفسکم (یعنی اے قوم بے شک تم نے اپنے آپ پر گوسالہ کی پرستش کر کے ظلم کیا چنانچہ اپنے خدا کی طرف رجوع کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بنی اسرائیل اپنے آپ کو قتل کرنے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون کھڑے ہو کر استغفار کر رہے تھے جب ستر ہزار آدمی قتل ہو چکے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ اور قتل کرنے سے منع فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے باز رہا اور لعنت بھیج کر خاموش ہو گئے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے نیک اور افضل ترین آدمیوں میں سے، ستر آدمیوں کو منتخب کر کے طور سینا کی طرف چلے گئے اس غرض سے کہ وہاں ان لوگوں کو لے جا کر گوسالہ پرستی کی توبہ کرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کریں جب یہ لوگ طور سینا کے قریب پہنچے تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم خدا کا کلام سننا چاہتے ہیں جناب موسیٰ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی اللہ جل شانہ نے ان کی یہ التجا قبول فرمائی اور قریب ہونے کی ہدایت فرمائی تو اس بادل کے ٹکڑے میں چھپ گئے جو خاص طور پر نمایاں ہوا تھا اور یہ سب اس بادل کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا سے ہم کلام ہو کر واپس آئے تو انہوں نے کہا لن نومن لك حتیٰ نری الله جهرة (البقرہ) (تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک بظاہر اللہ کو نہ دیکھ لیں گے) خدا ان کی جسارت سے ناراض ہوا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ جس سے سب مر گئے پھر موسیٰ کی دعا سے سب یکے بعد دیگرے زندہ ہوئے بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ پہلے کا ہے بنی اسرائیل نے اس کے بعد بذریعہ خودکشی توبہ کی واللہ اعلم۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت شعیب علیہ السلام کی آمد:...... موسیٰ اور بنی اسرائیل کے نجات پانے کی خبران کے خسر شعیب علیہ السلام (یا بشیر) کوملی تو وہ مدین سے چل کر اپنی صاحبزادی صفورا (زوجہ حضرت موسیٰ علیہ السلام) اُس کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آئے بنی اسرائیل نے ان کی بہت عزت کی اس کے بعد جب بنی اسرائیل میں آپس میں جھگڑے بڑھتے ہوئے نظر آئے تو بحکم الٰہی آپ نے ہر سو یا پچاس یا دس آدمیوں کا ایک ایک افسر مقرر کیا جوان کے مسائل اور آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتا تھا اور خود اہم و دشوار معاملات حکم فرماتے تھے۔

قبہ عبادت و تابوت شہادت:...... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شمشاد و دیا گیا ''سلوط کی لکڑی اور چوپایوں کی کھالوں اور بھیڑوں کی اون سے عبادت اور وحی کا قبہ بنانے اور اسے ریشم اور سونے چاندی سے مڈھنے کا حکم دیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیلی کیفیت توریت میں مذکور ہے۔

''توریت مقدس میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور سے پہاڑ سے واپسی کے بعد حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ خدا کے لئے شمشاد یا سلوط (شیشم) کی لکڑی کا ایک صندوق بنائیں جس کی لمبائی ڈھائی ہاتھ اور چوڑائی اور اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اندر اور باہر سے اس پر سونے کے پترے چڑھائے جائیں اور اس کے گرد طلائی کلس ہوں اور چار حلقے ڈھلے ہوئے سونے کے دو ایک طرف دو ایک طرف لگائے جائیں اور شمشادی کی لکڑی کے دو چوبیں بنا کر ان پر بھی سونا چڑھایا جائے اور چوبیں صندوق اُٹھانے کے لئے ان حلقوں میں ڈالی جائیں عہد نامہ اسی صندوق میں رکھا جائے (اسی صندوق کو تابوت شہادت کہتے ہیں)۔

ایک قبہ سونے کا ڈھائی ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ لمبا ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا جائے اور دو کروبیوں (فرشتوں) کی صورت بنا کر اس کے دونوں طرف لگا دی جائے اس صورت سے کہ دونوں قروبی آمنے سامنے ہوں ہوں ان کے پروں سے وہ قبہ ڈھکا ہوا ہو اور یہ قبہ اس صندوق (تابوت شہادت) پر رکھا جائے۔ قبہ کو کفار ''سرپوش'' کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں فرشتوں کے سامنے کھڑے ہو کر بات چیت کرتے تھے۔ اور ایک میز اسی درخت کی لکڑی کی دو ہاتھ لمبی ایک ہاتھ چوڑی ڈیڑھ ہاتھ اونچی بنائی جائے اور اس پر بھی سونے کا پانی چڑھا دیا جائے اور اس کے چاروں طرف طلائی کلس اور چار انگل اونچی ٹنکیاں (کٹہرے) لگائے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کے سامنے چار حلقے سونے کے لگا کر ان میں چار چوبیں جس پر سونے کا پانی چڑھا ہو پہنا دی جائیں اور اس کے متعلق برتن، چمچے، سرپوش، پیالے، خالص سونے کے بنا کر اس پر رکھے جائیں اور اسی میز پر ہمیشہ نذر کی روٹیاں رکھی جائیں۔

اور ایک سونے کا شمع دان ''دس باریک کتان'' کے آسمانی، قرمزی، سرخ رنگ کے پردوں کا تیار کیا جائے اور اس میں فرشتوں کی صورتیں بنائی جائیں ہر پردہ کی لمبائی اُٹھائیس ہاتھ اور چوڑائی چار ہاتھ ہو پانچ پانچ پردے ایک دوسرے سے اس طرح جوڑے جائیں کہ ایک طرف ان کے کنارے میں آسمانی رنگ کے پچاس ریشمی تکمے اور اس کے مقابل دوسری طرف پچاس گھنڈیاں لگائی جائیں تا کہ ان کے ملانے سے خیمے کی صورت بن جائے اور خیمہ کے بالائی حصہ (چھت) کے لئے گیارہ پردے بکریوں کے بالوں کے بنائے جائیں جس کی لمبائی تیس ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ پانچ پردے ایک میں اور چھ ایک میں ملا دیئے جائیں چھٹا پردہ خیمہ کے منہ کی طرف رہے ان میں بھی پچاس تکمے اور پچاس گھنڈیاں لگائی جائیں مگر ان کی گھنڈیاں پیتل کی ہوں اور اس پورے خیمے کو ڈھانپنے کے لئے سرخ رنگ کی بکریوں کی کھالوں کا ایک بہت بڑا خیمہ بنایا جائے۔

اور شمشادی کے تختوں سے مسکن کے لئے بیس بیس تختے دس دس ہاتھ لمبے اور ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ چوڑے جن کے چالیس پائے چاندی کے ہوں

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) بہرکیف جب حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لے کر بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہوں نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا ایک مربہ میل کے برابر ان کے سر پر ایک قد آدم کے فاصلے پر معلق کر دیا اور انہیں ان کے سامنے آگ دکھا دی اور پیچھے سے دریا آ گیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا **خذوا ما اتیکم بقوۃ واسمعو** (یعنی جو چیز ہم تم کو دیتے ہیں اس کو مضبوطی سے پکڑلو اور سنو) ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم اس دریا میں ڈبو دیئے جاؤ گے آگے بھاگ نہ سکو گے کیونکہ آگ تم کو جلا دے گی بنی اسرائیل یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور مجبور ہو کر راضی ہو گئے اور سجدے میں گر پڑے مگر کن انکھیوں سے پہاڑ کو دیکھتے رہے چنانچہ یہودیوں میں یہ رسم جاری ہو گئی کہ سال بھر میں ایک مرتبہ ایک رخ سے سجدہ کرتے تھے اس کے بعد بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے چچازاد بھائی کو قتل کر دیا صبح کو قاتل کی تلاش ہونے لگی قاتل کا پتہ نہیں مل رہا تھا اللہ جل شانہ نے گائے کی قربانی کا حکم دیا بنی اسرائیل اس پر سوال کرنے لگے اللہ تعالیٰ ان پر سخت قید لگاتا گیا یہاں تک کہ اس صفت کی گائے ایک ہی ملی اس قیمت پر کے اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے مجبوراً بنی اسرائیل نے اس گائے کو خرید کیا اور اس کو ذبح کر کے کی زبان یا کسی اور عضو سے مقتول کو مارا وہ حکم الٰہی سے زندہ ہو گیا اور یہ بیان کر کے کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے اس کے بعد دوبارہ مر گیا۔

شمال جنوب کی طرف اور مغرب کی جانب چھ تختے اور دونوں کونوں میں دو تختے جن کے نیچے سولہ پائے چاندی کے لگے ہوں رکھے جائیں اور یہ سب تختے سونے کے مڑھے جائیں اور یہ مسکن اسی طرح کھڑا کیا جائے جیسا کہ "طور سیناپر" دکھایا گیا ہے۔

اور ایک اور پردہ "باریک کتان کا" تیار کر لیا جائے جو آسمانی قرمزی اور ارغوانی رنگ کا ہو اور اس پر فرشتوں کی تصویریں بنی ہوں اور شمشاد کے چار ستونوں پر لٹکا دیا جائے جو سونے سے منڈھے ہوں اور ان ستونوں میں سونے کے حلقے ہوں تاکہ پردے کی گھنڈیاں ان میں پرو دی جائیں اور اس کے پیچھے "تابوت شہادت" اور اس پر "قبہ شہادت" (یعنی کفارہ کا سرپوش) رکھا جائے اور میز پردہ کے باہر اور شمع دان میز کے سامنے مسکن کے شمال کی جانب رکھا جائے۔

اور ایک قربان گاہ (مذبح) شمشاد ہی کی لکڑی کا بنایا جائے جس کی لمبائی اور چوڑائی پانچ پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ ہو اور اس کے چاروں کونوں پر سینگ بنا کر پیتل چڑھا دیا جائے اور ایک آتش دان پیتل کا جالی دار بنایا جائے اور اس کی راکھ کے لئے پیتل کی پھاؤڑیاں، پیالے، سیخیں اور انگیٹھیاں بنائی جائیں اور جالی کے چاروں کونوں پر چار حلقے پیتل کے بنا کر قربان گاہ کے اندر لٹکا دیا جائے اور قربان گاہ کے اُٹھانے کے لئے شمشاد کی چوبیں پیتل سے منڈھی ہوئی تیار کی جائیں اور قربان کے آگے ایک صحن ہو جس کی لمبائی سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی پانچ ہاتھ کی ہو صحن باریک کتان کے پردوں سے بنایا جائے جس کے پائے اور میخیں پیتل کی ہوں اور مسکن کے سارے برتن پیتل ہی کے ہوں اس کے لیے بنی اسرائیل کو حکم دے کہ زیتون کا خالص تیل شمع دان کے روشن کرنے کے لئے لائیں اور تابوت شہادت کے پردے کے باہر ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے صبح شام تک قربان گاہ کو آراستہ کریں۔ یہی دستور العمل بنی اسرائیل میں نسلاً بعد نسل جاری و قائم رہے۔ (مترجم)

قبہ عبادت:...... یہ "قبہ عبادت" دی فصل ربیع کے پہلے دن نصب کیا گیا اور اس میں "تابوت شہادت" رکھا گیا توریت میں لکھا ہے کہ "قبہ عبادت" گوسالہ پرستی سے قبل" پہلے موجود تھا اور وہ خانہ کعبہ کی حیثیت رکھتا تھا اسی کی طرف اور اسی میں بنی اسرائیل نمازیں پڑھتے تھے اور اسی کے ذریعے تقرب حاصل کرتے تھے قربان گاہ کی ساری خدمت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت ہارون علیہ السلام کے سپرد کی گئی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میں داخل ہوتے تھے تو بنی اسرائیل اس کے اردگرد کھڑے ہوتے تھے اور ایک بادل کا ٹکڑا اس کے دروازے پر نمودار ہوتا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑتے تھے اللہ جل شانہ اسی بادل کے ٹکڑے سے ہم کلام ہوتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے سامنے خاموش کھڑے رہتے تھے جب کوئی حکم الٰہی صادر ہوتا تھا اس سے بنی اسرائیل کو آگاہ کرتے تھے اور جب کبھی بنی اسرائیل میں کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم بناتے تھے اور اگر یہ فیصلہ نہ کر پاتے تو وہ اسی قبہ و قربان کے پاس آتے اور تابوت کے پاس فرشتوں کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاتے اور مناجات کرتے تھے تب وحی نازل ہوتی اور مقدمات کا فیصلہ ہو جایا کرتا تھا۔

بنی اسرائیل کی شام روانگی:...... بنی اسرائیل شام سے نکل کر "سینا" کے میدان میں گرمی کے موسم کے شروع میں آئے تھے اور تقریباً تین مہینے مقیم رہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبال شام اور بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و یعقوب علیہم السلام سے وعدہ کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روانگی کے وقت بنی اسرائیل کو شمار کیا تو بیس سال کی عمر سے اس عمر تک کہ آدمی جو مسلح ہو سکتے تھے چھ لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ تھے پھر جہاد کے لئے لشکر کو آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ مرتب کر کے ہر قوم کے لئے جگہ مقرر فرما دی "تابوت شہادت" اور قربان گاہ کو قلب میں رکھا اور اس کی خدمت بنی لاوی کو حوالے کر کے جنگ و قتال سے بری کر دیا اور "بریہ فاران" کی طرف بڑھے۔

بنی اسرائیل کی پریشانی:...... فاران کے قریب پہنچ کر بارہ قوموں سے بارہ ❶ آدمیوں کو قوم جبارین کو خبر لانے کے لئے روانہ کیا یہ لوگ جس

---

❶...... بارہ قوموں سے بارہ اشخاص جن کو موسیٰ نے قوم جبارین کے ملک میں جاسوسی کے لئے بھیجا تھا ان کے نام اور قوم یہ تھے بنی روبن، سموع بن ذکور، بنی شمعون، صفت بن حوری، بنی یہودا سے کالب بن یوفنا، بنی اسکار سے اجابن یوسف، بنی وان سے، عمی ایل بن جملی، بنی اشر سے سلور بن میکائل، بنی افرائیم سے یوشع بن نون، بنی بنیامین سے فلسے بن رنو بنوزیون سے جدی ایل بن سودی، بنی منسی سے جدی بن سوسی، بنی نفتالی سے نخی بن وفی، بنی جد سے جیوایل بن ماکی"۔

وقت کنعانیین اور عمالقہ کے شہروں میں پہنچے ان کی عظمت ❶ اور جلال دیکھ کر گھبرا گئے، ناامید اور افسردہ دل ہو کر واپس آئے اور بنی اسرائیل کو ان کی قوت وسطوت سے آگاہ کیا مگر یوشع بن نون بن الیشا بن عمیہون بن بارص بن لعدان بن تاحس بن ثالح بن اراشف ابن رافع بن بریعا بن افرا ہیم بن یوسف علیہ السلام اور کالب بن یوفنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بن یعقوب نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون سے ان کے حالات بیان کئے۔ یہ دونوں وہی لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے انعام خاص سے سرفراز فرمایا تھا۔

بنی اسرائیل کا بیت المقدس جانے سے انکار:...... بنی اسرائیل کنعانیوں اور عمالقہ کی سطوت کی کیفیت سن کر ڈر گئے اور ان سے لڑنے اور ارض مقدس کی طرف جانے سے انکار کر دیا ❷ جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو دوسروں کے ہاتھوں ہلاک نہ کر دے۔ اللہ جل شانہ نے ان کی اس نافرمانی پر سخت ناراضگی ظاہر کی اور ان لوگوں کو کالب اور یوشع کے علاوہ ارض مقدسہ میں داخل ہونا حرام کر دیا۔

بنی اسرائیل پر عتاب الٰہی:...... چنانچہ بنی اسرائیل چالیس سال تک سینا اور فاران کے میدان میں شراۃ پہاڑ سرزمین ساعیر کرک اور شوبک کے درمیان حیران و پریشان پھرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ سے اس کے رحم اور شفقت کا سوال کرتے رہے اور ان کی سختیوں کو خدا سے دعا کر کے دور کرتے رہے انہی ایام میں بنی اسرائیل نے بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے من ❸ (یہ سفید رنگ کے دانے دھنئے کے دانوں کی طرح زمین پر پھیلے ہوئے ملتے تھے) نازل فرمایا بنی اسرائیل اس کو پیس کر اس کی روٹیاں پکا کر کھاتے تھے اس کے بعد ان کو گوشت کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سلویٰ (یہ ایک قسم کے پرندے تھے جو دریا کی جانب سے آتے تھے) اعرصے تک یہ من کی روٹیاں اور سلویٰ کے کباب کھاتے رہے پھر بنی اسرائیل نے پانی مانگا موسیٰ کو پتھر پر عصا مارنے کا حکم ہوا جس سے بارہ چشمے نکل آئے۔

ان واقعات کے بعد قووح الصیبر بن قاہث ❹ (موسیٰ بن عمران بن قاہث کے چچازاد بھائی) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت شروع کر دی

---

❶ ...... علامہ ابن اثیر لکھتا ہے کہ کنعانیوں کے شہر میں جب یہ لوگ پہنچے تو سب سے پہلے عوج بن عنق سے ملاقات ہوئی یہ انہی میں سے تھا وہ ان سب کو بغل میں دبا کر اپنی بیوی کے پاس لے گیا اور کہنے لگا کہ "تو دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہم سے لڑنے کے ارادے سے ہیں حالانکہ میں چاہوں تو ان کو اپنے پاؤں سے روند ڈالوں" اس کی بیوی نے اسے اس فعل سے منع کیا اور یہ کہا کہ انہیں چھوڑ دے تاکہ یہ اپنی قوم میں جا کر یہ واقعہ بیان کریں چنانچہ عوج بن عنق نے انہیں چھوڑ دیا راستے میں ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر یہ واقعہ بنی اسرائیل سے بیان کیا گیا تو وہ بدل جائیں گے اس وجہ سے بنی اسرائیل سے نہ بیان کیا جائے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون سے بیان کیا جائے مگر جس وقت یہ لوگ بنی اسرائیل میں پہنچے تو دس نے عہد توڑ دیا اور ہر شخص سے یہ واقعہ بیان کیا لیکن کالب اور حضرت یوشع علیہ السلام اپنے عہد پر قائم رہے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون سے بیان کیا۔ ❷ ...... اس واقعہ کو جناب باری تعالیٰ یوں قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ جب موسیٰ نے کہا ☆ یا قوم ادخلو الارض المقدسة التی کتب اللّٰہ لکم و لا ترتد و علیٰ ادبارکم فتنقلبوا خسرین (المائدہ ۲۱) (اے میری قوم داخل ہو زمین پاک میں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھا ہے اور نہ پھر جاؤ اپنی پیٹھ پھیر کر ورنہ لوٹو گے نقصان اٹھا کر) قالو یموسیٰ ان فیھا قوماً جبارین و ان لن ندخلھا حتیٰ یخرجو منھا فانا داخلون (المائدۃ ۲۲) (ان لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ اس میں قوم جبارین ہے ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس سے نکلیں گے چنانچہ جب وہ اس میں سے نکل جائیں گے تو ہم ضرور اس میں داخل ہوں گے) قال رجلان من الذین یخافون انعم اللّٰہ علیھما ادخلو الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون (المائدۃ ۲۳) (اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو) قالو یموسیٰ ان تدکلھا ابداماً دامو فیھا فاذھب انت و ربك فقاتلو انا ھھنا و بین القوم الفسقین (المائدۃ ۲۴) (ان لوگوں نے کہا اے موسیٰ، ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں رہیں گے لہٰذا تو جائے اور تیرا رب جائیے اور دونوں لڑیں ہم یہیں بیٹھے ہیں) قال ربی انی لا املك الانفسی و اخی فافرق بیننا و بین الفسقین (المائدۃ ۲۵) (حجرت موسیٰ نے کہا کہ اے رب بے شک میں سوائے اپنی ذلت اور بھائی کے کسی پر اختیار نہیں رکھتا ہوں پس جدائی ڈال دے ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا فانھا محرمةً علیھم اربعین سنة یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفسقین (المائدۃ ۲۶) (بے شک وہ زمین مقدس ان پر چالیس برس کے لئے حرام کر دی گئی ہے وہ سرگرداں زمین میں پھریں گے پس تو نافرمان قوم پر افسوس نہ کر (چھٹا پارہ سورۃ مائدۃ)۔ ❸ من سلویٰ کے اترنے سے پہلے بنی اسرائیل نے دھوپ کی شکایت کی تھی کیونکہ ان کے خیمے پھٹ گئے تھے اور دھوپ سے ان کو نہیں بچا سکتے تھے اللہ جل شانہ نے ان پر سایہ کرنے کے لئے بادل کا ٹکڑا بھیج دیا جیسا کہ آیہ کریمہ ظللنا علیکم و الغمام (البقرۃ ۵۷) (یعنی ہم نے تم پر ابر کا سایہ کر دیا) سے ظاہر ہوتا ہے۔ ❹ قووح بن الصیبر کے ساتھ اس مخالفت میں داتن، ابیرام، اون بن قلت اور ڈھائی سو بنی اسرائیل کے نامی گرامی سردار شریک تھے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم کس وجہ سے خود کو بنی اسرائیل کے تمام سرداروں سے افضل کہتے ہو نہ تم نے ہمیں انگور کے باغ اور سرسبز کھیت میراث میں دیئے نہ ہم کو وہاں لائے جہاں شہد اور دودھ کا دریا بہتا ہو تم ہمیں اس زمین سے نکال لائے جہاں دودھ اور شہد کے دریا بہتے تھے (یعنی مصر سے) تاکہ اس بیابان میں ہم سب کو ہلاک کر دو اس پر طرہ یہ ہے کہ خود کو افضل ہی کہتے ہو (توریت)۔

اوران کی شان کے خلاف نامناسب کلمات کہنے لگا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ اس کے ساتھ مل گیا چنانچہ اللہ جل شانہ کے حکم سے زمین پھٹ گئی اور تمام مخالفین اس میں دھنس گئے اس کے بعد بنی اسرائیل نے دشمنوں کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں روکا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور عمالقہ کے پہاڑوں پر چڑھ گئے فریقین میں لڑائی ہوئی چنانچہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور شکست دے دی حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے استغفار کرتے رہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات:...... پھر ملک ''اروم'' سے ارض مقدسہ میں اسی ملک سے ہوکر جانے کی اجازت طلب کی مگر اس نے راستہ دینے سے انکار کر دیا اور ارح مقدسہ تک نہیں جانے دیا اس کے بعد حضرت ہارون کا ایک سو تیئس سال کی عمر میں مصر سے نکلنے کے چالیسویں سال انتقال ہو گیا بنی اسرائیل کو ان کے انتقال کا سخت صدمہ ہوا کیونکہ حضرت ہارون ان پر بہت عنایت کرتے تھے اور ان سے بہت محبت رکھتے تھے حضرت ہارون کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے ''عیز اران'' ان کے قائم مقام بنے۔ ❶

بنی اسرائیل کے معرکے:...... پھر بنی اسرائیل نے کنعانیوں کے ایک بادشاہ سے جنگ لڑی اور اسے شکست دی اس کا مال واسباب اور جو کچھ ان کے ساتھ تھا لوٹ لیا اور ''سیحون'' بادشاہ عمور (کنعان) سے اس کے ملک سے ہوکر ارض مقدسہ جانے کی اجازت مانگی مگر سیحون نے اس سے انکار کر دیا اور اپنی قوم کو جمع کر کے بنی اسرائیل سے جنگ کی بنی اسرائیل نے اسے بھی شکست دے دی اور اس کے ملک پر حدود بنی عمون تک قبضہ کر لیا اور وہیں جا کر ٹھہر گئے۔ یہ شہر ''بنوموآب'' کے تھے ان پر کسی زمانے میں ''سیحون'' قابض ہو گیا تھا اس کے بعد یہ لوگ کنعان کے ایک بااثر شخص ''عوج بن عنق'' ❷ اور اس کی قوم سے لڑے اس کے بعد اس کی اولاد کو قتل کر دیا اور اس کے ممالک میں سے اردن کے اطراف ''ریحا'' تک خود وارث اور مالک بن گئے ''بنی موآب'' کا بادشاہ ان واقعات کو سن کر بنی اسرائیل سے اتنا خوف زدہ ہو گیا کہ اس نے بنی مدین سے مدد مانگ لی اور انہیں اپنا معین وحامی بنا کر ''بلعام بن باعور'' ❸ سے دعا کی درخواست کی ''بلعام بن باعور'' ایک ''زاھد اور مستجاب الدعوات'' اور خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والا شخص تھا ''بنی عمون وبنی موآب'' کے علاقوں کے درمیان رہتا تھا جس وقت اس نے ''موآب'' کے بادشاہ کے ساتھ بلند اور اونچے مقام پر چڑھ گیا۔ اس نے اس کو بنی اسرائیل کی لشکر گاہ دکھائی اس نے ان کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اُٹھا ''یہ لوگ موصل تک قابض ہو جائیں گے اس کے بعد ایک گروہ روم سے نکلے گا وہ ان پر غالب آ جائے گا'' بادشاہ کو بلعام کی باتوں پر غصہ آیا اور وہ اپنے شہر واپس چلا گیا۔

بنی اسرائیل پر عذاب الٰہی:...... پھر بنی اسرائیل ''موآب'' اور مدین کی عورتوں کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہو گئے۔ تو اللہ جل شانہ نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور ان میں طاعون کی بیماری پیدا کر دی جس سے چوبیس ہزار بنی اسرائیل مر گئے ایک دن ''فنحاص بن عیزار بن ہارون'' ایک بنی اسرائیل کے خیمے میں گھس گئے اس وقت وہ بنی مدین کی ایک عورت کو ساتھ لئے ہوئے سو رہا تھا ''فنحاص'' کو اتنا غصہ آیا کہ برداشت نہ کر سکے اور اس

---

❶ ..... حضرت ہارون کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل یہ رنگ لائے اور یہ کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر سخت رنج وغصہ پیدا ہوا اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی حضرت ہارون کا تابوت زمین وآسمان کے درمیان دکھائی دیا حضرت ہارون خدا کے حکم سے گویا ہوئے کہ مجھ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں مارا میں اپنی موت خود مرا ہوں تب کہیں جا کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان چھوڑی اور ان کی تصدیق کی۔ (ابن اثیر) ❷ ..... عوج بن عوق یا عنق اتنا طویل قامت تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد دس گز تھا اور اتنا ہی ان کا عصا تھا اتنا ہی آپ نے جست لگائی تب کہیں جا کر عوج کی پنڈلیوں پر چوٹ آئی اور وہ گر پڑا اس کی عمر تین ہزار سال بتائی جاتی ہے (ابن اثیر) ❸ ..... بلعام بن باعور حضرت لوط کی اولاد میں سے تھا اس نے پہلے دن بنی اسرائیل پر بددعا کرنے کے لئے استخارہ کیا ممانعت آئی دوسرے دن امراء بنی ''موآب'' کے کہنے پر استخارہ کیا چنانچہ اس نے بنی ''موآب'' کی التجا قبول کرنے سے انکار کر دیا ''بنی موآب'' اس کی بی بی کے پاس گئے اور کچھ دے کر اس کے ذریعے سے بلعام بن باعور کو مجبور کیا چنانچہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلا اس کا گدھا راستے میں تین بار بیٹھ گیا۔ مجبور ہو کر اس نے گدھا چھوڑ دیا اور پیدل ان کی طرف بنی اسرائیل کی لشکر گاہ دیکھنے کے لئے گیا۔ جب بددعا کرنے کا ارادہ کرتا تھا اس کی زبان میں لکنت آ گئی۔ دوبارہ ایسا ہی ہوا تیسری بار اس کی زبان سینہ تک لٹک آئی تب ''بلعام بن باعور'' نے کہا کہ مجھ سے دنیا اور آخرت دونوں گئیں اب سوائے مکاری اور حیلہ کے کچھ کام نہیں چلے گا اس کے بعد اس نے ''بنی موآب'' کو رائے دی کہ وہ اپنی عورتوں کو بنی اسرائیل میں خرید وفروخت کے لئے بھیج دیں اگر ان میں سے ایک نے بھی ان کے ساتھ زنا کر لیا تو کامیابی کی صورت نکل آئے گی ''بلعام'' کی اس رائے کو بادشاہ بنی ''موآب'' نے پسند کر لیا اور اس پر عمل درآمد کیا اس لئے بنی اسرائیل میں زنا پھیل گیا'' اور بلعام بن باعور'' بارگاہ ایزدی سے مردود قرار پایا۔ (ابن اثیر)۔

کے بعد ایک ایسا نیزہ مارا کہ دونوں چھد گئے اس کے بعد بنی اسرائیل سے قہر ہٹ گیا اور طاعون دور ہو گیا۔

بنی اسرائیل کی جنگیں اور کامیابیاں: ...... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیزار (عزیز) بن ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل شمار کرنے کا حکم دیا گیا چالیس سال مدت پوری ہو جانے اور بنی اسرائیل کے اس گروہ کے فنا ہونے کے بعد جس پر ارض مقدسہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا) بنی مدین پر جنہوں نے کہ بنی "موآب" کی مدد کی تھی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو فنحاص بن عیزار کی ماتحتی میں بنی مدین کی طرف روانہ کیا بنی مدین بے جگری سے لڑے اور مسلسل بنی اسرائیل کے حملے کا جواب دیتے رہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کامیاب ہو گئے اور انہوں نے ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا ان عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے اموال کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ پھر بنی مدین اور مدین اور بنی موآب کے ممالک بھی چھین لئے اور انہیں تقسیم کر کے اردن کے کنارے جا کر مقیم ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات: ...... اللہ جل شانہ نے فرمایا "میں نے تم کو اردن سے فرات تک کا مالک بنا دیا جیسا کہ تمہارے آباء اجداد سے وعدہ کیا تھا" اور کسی مصلحت سے بنی اسرائیل کو "عیصو" سے لڑائی کرنے سے منع کر دیا اور ان کی شریعت اور احکام اور وصایا کی تکمیل کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک سو بیس سال ❶ کی عمر میں اپنے جوار رحمت میں بلا لیا اور یوشع سے عہد لیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ارض مقدسہ جائیں اور وہیں قیام

---

❶ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بال گھنگریالے قد اونچا اور غصہ تیز تھا ان کی زبان کے کنارے پر ایک داغ تھا جس کی وجہ سے کچھ لکنت تھی "قارون بن یصہر بن قاہث" آپ ہی کے زمانے میں بلکہ آپ کا چچازاد بھائی تھا یہ بہت دولتمند شخص تھا اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں چالیس خچروں پر لادی جاتی تھیں اس نے کثرت مال وخزانہ کی وجہ سے بغاوت اختیار کر لی لوگوں نے اسے لاکھ سمجھایا مگر اس نے ایک نہ مانی حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور اسے زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی اور یہ فرمایا کہ ہر ہزار دینار میں سے ایک دینار اور اسی طرح ہر ہزار چیز میں سے ایک اسی چیز کی زکوٰۃ نکالنی چاہیے۔ قارون نے جب حساب کیا تو زکوٰۃ کا مال بے حساب بن گیا چنانچہ اس کی مال سے محبت نے زکوٰۃ دینے سے روک دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زنا کی تہمت لگانے کے لئے تیار ہو گیا اور ایک عورت کو تیار کر لیا چنانچہ ایک دن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا تہمت لگانے پر کوڑے پڑیں گے اور زانی کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر شادی شدہ ہو گا تو سنگسار کیا جائے گا قارون یہ سن کر بول اٹھا کہ اگر تم نے ہی ایسا کیا ہو تو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میری بھی یہی سزا ہو گی۔ قارون نے یہ سنتے ہی عورت کو بلا لیا جسے پہلے سے تیار کر رکھا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت سے کہا کہ میں تجھے قسم دلاتا ہوں اس کی جس نے توریت نازل کی کیا میں نے تیرے ساتھ وہی کام کیا ہے جو یہ سب کہہ رہے ہیں؟ اس عورت نے کہا کہ نہیں بلکہ انہوں نے یہ بات کہنے پر مجھے آمادہ کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ نے زمین سے فرمایا خذیھم (یعنی ان کو پکڑ لے) زمین پھٹ گئی اور قارون دھنسنے لگا اور بار بار "اے موسیٰ اے موسیٰ مجھ پر رحم کر" کہتا رہا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کہنے پر خیال نہ فرمایا حتیٰ کے وہ سب کے سب زمین میں دھنس گئے۔ ان عجائبات میں سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں واقع ہوئے تھے اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک یاد فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات تھی۔ مؤرخ ابن خلدون نے شاید شہرت کی وجہ سے اسے ترک کر دیا ہے۔ بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ جس موسیٰ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی وہ یہ موسیٰ بن عمران نہ تھے بلکہ وہ منسا بن یوسف کی اولاد میں سے تھے مگر عام طور پر علماء فقہاء و مفسرین اس کے خلاف بیان فرماتے ہیں اور صاف لفظوں میں لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابن عمران جن پر توریت نازل ہوئی تھی وہی حضرت خضر سے ملے تھے۔

ان کا قصہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے دوران وعظ ایک شخص نے کہا کہ اے کلیم اللہ آپ روئے زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے خدا تعالیٰ نے اسی وقت وحی نازل فرمائی "میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تجھ سے بڑا عالم ہے" حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ سن کر ان سے ملنے کا شوق پیدا ہو گیا اور حسب ہدایت باری حضرت یوشع علیہ السلام کو ہمراہ لے کر خضر سے تعلیم کی غرض سے ملنے کے لئے گئے اور ان کے ساتھ دریا کے راستے روانہ ہوئے پہلا واقعہ یہ پیش آیا کہ خضر نے کشتی سے اترنے کے وقت اس میں سوراخ کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اعتراض کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبراً (الکہف ۷۵) (یعنی کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے معاف کر دیں میں بھول گیا تھا اب ایسا نہ ہو گا اس کے بعد تھوڑی دور چل کر چند بچے کھیلتے نظر آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو مار ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اعتراض کر دیا حضرت خضر نے پھر اس قول کی پھر یاد دہانی کرائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عذر کو اہی کی اور یہ کہا اب اگر پھر میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے سے جدا کر دیجئے گا اس کے بعد آگے بڑھے بھوکے پیاسے گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں نے طلب کرنے کے باوجود ان کو کھانا نہ دیا گاؤں کے باہر نکلے تو سر راہ ایک ٹیڑھی دیوار نظر آئی حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ضبط نہ ہو سکا پھر اعتراض کر دیا تو حضرت خضر نے حسب وعدہ ھذا فراق بینی وبینک (الکہف ۷۸) (یعنی اس وقت مجھ سے اور تجھ سے جدائی ہے) کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہمراہی سے علیحدہ کر دیا اور علیحدگی کے وقت ان تینوں باتوں کا سبب بتایا کہ کشتی توڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ غریب کی تھی وہ لوگ اس کے ذریعے سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پزیر ہوں اور اس شریعت پر جو ان پر فرض کی گئی ہے عمل کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکفین کے بعد سرزمین ''موآب'' کی وادی میں دفن کر دیا گیا ان کی قبر کو آج تک کوئی نہیں جانتا۔

بلعام بن باعور:...... طبری کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی ''عہد افریدوں'' میں بیس سال اور زمانہ حکومت ''منوچہر'' میں ایک سو سال تک رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام ''ریحا'' کی طرف بڑھے اور قوم جبارین کو شکست دی۔ ''بلعام بن باعور'' جباریوں کے ساتھ تھا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے بددعا کی مگر قبول نہ ہوئی اور الٹی قوم جبارین پر لوٹا دی گئی سدی کہتا ہے کہ ''بلعام بن باعور'' جباریوں کے ساتھ تھا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے بددعا کی مگر قبول نہ ہوئی اور الٹی قوم جبارین پر لوٹا دی گئی سدی کہتا ہے کہ ''بلعام بن باعور'' بلقاء کا رہنے والا تھا وہ اسم اعظم جانتا تھا کنعانیوں نے اس سے دُعا کی خواہش کی پہلے تو اس نے انکار کیا مگر جب کنعانیوں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے ان کو التجا قبول کر لی اور بنی اسرائیل کے لئے ''جبل حسان'' پر چڑھ کر بددعا کی اللہ جل شانہ نے اس کی بددعا لوٹا دی تعریت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ''بلعام بن باعور'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں تھا اور انہی کے عہد میں مارا گیا۔

بنی اسرائیل کا شام پر قبضہ:...... سدیٰ ''اریحا'' کی فتح اس طرح لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام تابوت شہادت ہمراہ لے کر بنی اسرائیل کے ساتھ نہر اردن عبور کر کے کنعانیوں سے صف آراء ہوئے لڑائی کے دن آفتاب غروب ہو گیا تھا یوشع کی دعا سے آفتاب ٹھہر گیا کہاں تک کہ کنعانیوں کو شکست ہوئی اس کے بعد وہ ''ریحا'' کا چھ مہینے تک محاصرہ کئے رہے ساتویں مہینے بنی اسرائیل نے ایسا طاقت ور حملہ کیا کہ شہر پناہ ٹوٹ گئی اور بنی اسرائیل شہر میں داخل ہو گئے اور اہل شہر کو گرفتار اور قتل کر دیا اور محلات کو جلا دیا اور آپس میں کنعانیوں کے ممالک کو تقسیم کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی شامی عمالقہ سے جنگ:...... سوانح کی کتب گواہی دے رہی ہیں کہ عمالقہ (جو شام میں تھے' جن سے حضرت یوشع علیہ السلام لڑے اور ان کے سب سے آخری بادشاہ کو قتل کر ڈالا) اس کا نام سمیدع بن ہوبر بن مالک تھا۔ حضرت یوشع علیہ السلام اس سے اور بنی مدین سے انہی کے ممالک میں لڑے تھے۔ اسی واقعہ کی طرف عوف بن سعید الجرہمی اشارہ کرتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ابن ہوبر علقی کا مقام ایلہ میں گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ یہود کے لشکروں نے اس پر حملہ کیا جن کی تعداد اسی ہزار تھی ان میں بعض بے زرہ تھے اور بعض زرہ پہنے ہوئے تھے۔

عمالقہ کا نسب:...... ''عمالقہ'' کے نسب کے بارے میں جتنا علماء نسب کا اختلاف تھا اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور بلا شبہ یہ لوگ عملیق بن لاوذیا عمالق بن الیفاذ بن عیصو' ثانی کی نسل سے ہیں۔ بنی اسرائیل اور علماء عرب کا یہی خیال ہے۔

دوسرے گروہ جو شام میں ان دنوں موجود تھے ان میں سے اکثر بنی کنعان سے تھے جن کا تذکرہ ان سے پہلے ہو چکا ہے اور ان کی شاخوں کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ''بنی ادوم اور بنی موآب'' جو حضرت لوط کی نسل سے ہیں اور تیسرے ان میں سے ''اہل یستعیر اور اہل جبال شرات'' ہیں اور یہ کرک اور شوبک و بلقا کے علاقے ہیں پھر بنی فلسطین ''بنی حام'' میں سے حکمران بنے ان کے بادشاہ کا نام ''جالوت'' تھا اور وہ کنعانیوں میں سے تھا۔ پھر بنی مدین اور عمالقہ کے حکمران بنے۔

چونکہ بنی اسرائیل کو کنعانیوں کے علاوہ ممالک کے دوسرے شہروں کی طرف بڑھنے کی اجازت نہ تھی لہٰذا انہی ممالک پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور اسی کو آپس میں تقسیم کر لیا اور اسی کی ان کو میراث ملی اور غیر کنعانیوں کے ملک میں ان کو سوائے معمولی سے اختیار کے کوئی بات حاصل نہ تھی۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) معاش پیدا کرتے تھے اگر وہ درست رہتی تو بادشاہ اس کو جبراً لے لیتا۔ کیونکہ وہ ہر کشتی کو ظلم و ستم کی وجہ سے گرفتار کر لیتا تھا۔ اور بچے کو مارنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ بت پرست اور بدمعاش بنتا اور اس کے کفر سے ان کو صدمہ پہنچنے کا ہم کو خیال ہوا اس لئے اسے ہم نے مار ڈالا۔ اور دیوار سیدھی اس وجہ سے کر دی گئی کہ اس کے نیچے دو یتیموں کے خزانے تھے اور ان کے ماں باپ نیک کردار لوگ تھے خدا تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ جوانی کے بعد اپنے خزانے خود لے لیں اس وجہ سے اس کو سیدھا کر دیا اس کے بعد خود حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوشع علیہ السلام سمیت مصر واپس آ گئے۔

بنی اسرائیل کا حجاز پر حملہ:...... کتب اخبارین میں تحریر ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنے کے بعد چند لوگوں کو حجاز پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا وہاں عمالقہ کا ایک قبیلہ رہتا تھا جو ''جاسم'' کے نام سے مشہور تھا اور ان کے بادشاہ کا نام ''ارم بن ارقم'' تھا۔ بنی اسرائیل نے اس کو اور اس کی قوم کو زیر کر لیا اور فتح یابی کے بعد شام کی طرف واپس چلے گئے لیکن شام کے بنی اسرائیل نے فاتح گروہ کو شام میں داخل نہ ہونے دیا اور مجبور کر کے حجاز اور یثرب (مدینہ) کے علاقوں کی طرف جنہیں انہوں نے فتح کیا تھا واپس بھیج دیا چنانچہ ان لوگوں نے شام سے واپس ہو کر فتح کی تکمیل کی اور وہیں قیام پذیر ہو گئے انہی کی آخری نسلوں میں سے خیبر و قریظہ کے یہود ہیں۔ لیکن بعض یہودی اس واقعہ کا اعتراف نہیں کرتے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ''طالوت'' کے زمانہ حکومت میں پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم

بنی اسرائیل کی امارت

بنی اسرائیل کی سیاسی حالت:...... حضرت یوشع علیہ السلام کے انتقال اور فتح کی تکمیل کے بعد بنی اسرائیل نے شریعت کی پابندی چھوڑ دی احکامات کو ادا نہ کرتے اور گناہوں کے کام کرنے لگے چنانچہ دیگر قومیں جو سرزمین شام میں رہتی تھیں وہ ہر طرف سے بنی اسرائیل پر حملہ کرنے لگیں بنی اسرائیل کا ان دنوں یہ دستور تھا کہ وہ مشورے سے تمام کام کرتے تھے اور ایک شخص کو اپنی جماعت سے منتخب کر لیتے تھے اور ان کو یہ اختیار ہوتا تھا کہ جب وہ چاہتے کسی دوسرے کو جسے وہ افضل سمجھتے تھے اسے قائم مقام بنا دیتے تھے کبھی کبھی کوئی نبی بھی مبعوث ہو جاتا تھا جو وحی اور الہام کے ذریعے سے ان کے کاموں کو سرانجام دیتا تھا۔ اسی کیفیت اور حالت کے ساتھ بنی اسرائیل نے تین سو سال گزار دیئے مگر ان میں کوئی زبردست بادشاہ پیدا نہ ہوا اطراف و جوانب کے بادشاہ ان کو اپنے ہتھیاروں سے ڈراتے رہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی ''شمویل'' سے التجا کی کہ ان میں ایک ایسا بادشاہ پیدا کیا جائے چنانچہ پہلے ''حضرت طالوت اور اس کے بعد حضرت داؤد پیدا ہوئے اس کے بعد پھر اس کی سلطنت مضبوط ہو گئی اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہو گئے۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ اس زمانہ کو جو حضرت یوشع علیہ السلام اور حضرت طالوت کے درمیان گزرا ہے اس کو ''زمانہ حکام'' اور زمانہ ''شیوخ'' کہتے ہیں ہم ان تمام حکام کو جو اس زمانہ میں گزرے ہیں بالترتیب نہایت صحیح طور سے بیان کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ طبری اور مسعودی نے لکھا ہے کہ ان سے صاحب حماۃ ❶ نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اور ہر شیوش مؤرخ روم نے اپنی کتاب میں اور اس کے مترجمین علماء قرطبہ اور ''قاسم ابن اصبغ'' نے تحریر کیا ہے۔

فتح اریحا:...... یہ مؤرخین باتفاق بیان کرتے ہیں کہ حجرت یوشع ''اریحا'' کی بات کے بعد نابلس کی طرف بڑھے اور اس پر قبضہ کر لیا اور وہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے طابوت کو دفن کیا جسے حضرت صدیق کی وصیت کے مطابق مصر سے روانگی کے وقت اپنے ساتھ لائے تھے طبری کہتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے اریحا کی فتح کے بعد شہر عالی (یہ شہر بھی بادشاہ کنعان کا تھا) پر چڑھائی کی تھی اس کے بادشاہ کو قتل کر کے شہر جلا دیا تھا۔ اور ''حیقون'' (بادشاہ عمان) اور بارق (بادشاہ یروشلم) حضرت یوشع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جزیہ دے کر صلح کر لی۔

شاہان شام کی اطاعت:...... اطراف دمشق سے ''شاہ ارمن'' نے ''حیقون'' پر حملہ کر دیا اس نے حضرت یوشع علیہ السلام سے امداد مانگی۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے اس کی مدد کی اور شاہ ارمن کا حوران تک تعاقب کیا اور اس کو گرفتار کر کے وہیں پھانسی دے دی اس کے بعد شام کے تقریباً اکتیس بادشاہوں نے ان اطاعت قبول کر لی۔ اسی زمانے میں انہوں نے ''قیساریہ'' پر بھی قبضہ کر لیا اور ملک کو بنی اسرائیل میں تقسیم کر دیا۔ ''جبل مقدس'' کالب بن یوقنا کو عطا کیا چنانچہ یہ ''بنی یہودا'' کے ساتھ شہر ''شہر یروشلم'' میں سکونت پذیر ہو گئے اور قبہ عبادت جس میں ''تابوت شہادت'' تھا اور قربان گاہ اور میز اور شمع دان کو ''صحرا'' پر بیت المقدس میں رکھا اور بنی افراہیم کنعانیوں سے جذبہ لیتے تھے۔ اس کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔

---

❶ ..... اسمٰعیل بن ایوب الملک المؤید ''عماد الدین ابو الفداء'' صاحب حماۃ ہیں حماۃ نے حکمران ۷۲۱ھ میں بنے اور اپنی وفات محرم ۷۳۲ھ تک حکمران رہے۔ تقویم البلدان اور ''المختصر فی اخبار البشیر'' ان کی مشہور کتابیں ہیں (معجم المؤلفین صفحہ نمبر ۲۸۲)۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی وفات:...... "سفر الحکام" سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے اپنی حکومت کے اٹھائیسویں سال ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ طبری کہتا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام نے ایک سو چھبیس سال عمر پائی مگر پہلی روایت زیادہ قابل اعتماد اور صحیح ہے۔ پھر طبری کا یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں حضرت یوشع علیہ السلام نے بیس سال منوچہر کے زمانہ میں اور سات سال افراسیاب کے زمانہ میں حکومت کی اور شاہ یمن "شمر بن شمر بن الملوک حمیری"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و بنی طفار کے زمانے میں تھا اس نے عمالقہ کو یمن سے نکال دیا تھا۔

حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد:...... حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد کالب بن یوقنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بنی اسرائیل کے مصلح اور مدبر اور اور فنحاص بن عیزر بن ہارون علیہ السلام بن اسرائیل کی نماز اور قربان گاہ کے متولی بن گئے۔ طبری کہتا ہے کہ کالب کے ساتھ "خرقیل بن یودی" بھی اصلاح و تدبیر کر رہے تھے ان کو "ولد العجوز" (بڑھیا زادہ) بھی کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ ایسی ماں کے بوڑھی اور بانجھ ہونے کے بعد پیدا ہوئے تھے اور "وہب ابن منبہ" سے روایت کی گئی ہے کہ "حزقیل" نے کالب کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی تھی مگر اس کا ذکر "سفر الحکام" میں نہیں آیا ہے۔

غزوہ و عسقلان کی فتح:...... حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد بنی یہودا اور بنی شمعون جمع ہو کر کنعانیوں سے جنگ کرنے کے لئے گئے چنانچہ انہوں نے ان کو قتل کیا۔ ان کے شہروں کو لوٹ لیا ان کے بادشاہ کو ختم کر دیا اس کے بعد غزوہ اور عسقلان کو فتح کر کے ساری پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا مگر "عوز" سے انہوں نے جنگ نہیں کی۔

کوشان شقنائم کا بنی اسرائیل پر تسلط:...... بنیامین کی اولاد کے حصے میں یونانیوں کے ممالک تھے وہ ان سے خراج لیتے تھے رفتہ رفتہ یہ ان میں مل جل گئے اور فرط اختلاط سے یونانیوں کے بتوں کی عبادت کرنے لگے۔ اللہ جل شانہ نے ان پر جزیرہ کے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس کا نام "کوشان شقنائم (یعنی اظلم الظالمین) تھا۔ اس کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیال بیان کئے جاتے ہیں بعض اس کو شاہ ارمن، جزیرہ، حوران اور صیدا کا بادشاہ تحریر کرتے ہیں بعض مؤرخ اس کو بحرین کا حاکم بتاتے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ ارد م کی اولاد میں سے تھا اور طبری کہتا ہے کہ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا۔ بحر کیف "کالب بن یوقنا" کی وفات کے بعد بنی اسرائیل آٹھ سال تک کوشان شقنائم کی ماتحتی میں رہے۔

بنی اسرائیل کی کوشان سے جنگ:...... پھر "عشنیال" بن قناز بن یوقنا (کالب کا بھتیجا) بنی اسرائیل کا پیشوا اور ان کے کاموں کا مدبر بنا اس نے کوشان سے جنگ لڑی اور اسے قتل کر کے بنی اسرائیل کو اس کی غلامی سے نکال لیا۔ "عشنیال" ❶ کا سارا زمانہ لڑائیوں میں صرف ہو گیا کبھی تو وہ بنی موآب سے لڑتے تھے اور کبھی بنی عمون (اسباط لوط) سے صف آرا ہوتے تھے اور کبھی "عمالیق" پر فوج کشی کرتے تھے غرض وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اپنی حکومت کے چالیسویں سال انتقال کر گئے۔

بنی موآب کی بربادی:...... اس کے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بادشاہ بنی موآب کو مسلط کر دیا جس کا نام "عغلون" تھا اٹھارہ سال تک وہ اس کی غلامی میں رہے۔ اللہ پاک کو ان کی بے وطنی پر رحم آ گیا اور ایہوذ بن را کو ❷ جو افراہیم سے بابروایت ابن حزم بنیامین کو نسل سے تھا بنی اسرائیل کا مصلح اور ان کے کاموں کا مدبر بنایا انہوں نے بنی اسرائیل کو "بنی موآب" کی غلامی سے نکالا اور ان کے بادشاہ "عغلون" کے پاس ایک قاصد بنی اسرائیل کی طرف سے کچھ تحفے اور ہدیہ دے کر روانہ کیا قاصد نے تنہائی میں موقع پا کر عغلون ❸ کو ایک نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا اور اس ترتیب سے "عغلون" کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا اس واقعہ کے بعد قاصد افراہیم کے پہاڑوں پر چلا گیا بنی اسرائیل یہ سن کر متحد ہو گئے اور بنی موآب کے شاہی محل پر حملہ کر دیا چنانچہ تقریباً دس ہزار محافظوں کو قتل کر ڈالا اور بنی، موآب کے کاروبار کو زیروزبر کر ڈالا۔ "ایہوذ" اپنی دولت حکمرانی کے اسی سال بعد انتقال کر گیا۔

بنی اسرائیل پر یافین کا غلبہ:...... اس کی جگہ "شمکار نم عنمات (جو کاد کی نسل سے تھا) بنی اسرائیل کا حاکم اور ان کے کاموں کا متولی بنا اور ایک سال حکومت

---

❶ ...... ابن اثیر میں اس کا نام عتنیل اور مروج الذھب میں عینائل بن یوقنا۔ ❷ ...... ابن اثیر میں عجلون اور مروج الذھب میں اعلون لکھا ہے۔ ❸ ...... ابن اثیر میں احوذ اور مروج الذھب صفحہ نمبر ۵۰ شاعان بن احوذ لکھا ہے۔

کر کے مرگیا ادھر بنی اسرائیل بدستور سرکشی وخود رائی پر جمے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کا غرور توڑنے کے لئے بادشاہ کنعان کو ان پر غالب کر دیا جس کا نام یافین ❶ تھا اس نے اپنے سپہ سالار ''سمیرا'' کو بنی اسرائیل کو زیر کرنے کے لئے بھیجا جس نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا اور بیس سال تک ان پر حکومت کرتا رہا۔

دافورہ کاہنہ کا کارنامہ:......اس کے بعد دافورہ ❷ نے نفتالی ❸ اور دوسری روایت کے مطابق افرائیم کی نسل سے تھی بنی اسرائیل کو لے کر کنعانیوں پر حملہ کر دیا اور کنعانیوں کو میدان میں سخت شکست دے کر ان کے سپہ سالار سمیرا کو قتل کر دیا اور بنی اسرائیل کو غلامی کی ذلت سے نکال لیا اور پھر چالیس سال تک اپنے شوہر بابرق بن ابی نوعم ❹ کی مدد سے حکومت کرتی رہی۔ ہردشیوش لکھتا ہے کہ اسی زمانہ میں سب سے پہلا طینیوں کا رومی بادشاہ انطا کیہ میں بنقش بن شطونش گزرا ہے جو روم کے قیصروں کا جدامجد ہے۔

دافورہ اپنی حکومت کے چالیسویں سال انتقال کر گئی اور بنی اسرائیل اس کے بعد دوبارہ کفر والحاد کے مرکز کی طرف لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے ان پر اس مرتبہ ''اہل مدین'' اور عمالقہ کو مسلط کر دیا۔

کدعون بن یواش:......طبری کہتا ہے کہ حضرت لوط کی اولاد جو حجاز میں رہتے تھے وہ ان کو سات سال تک محکوم بنائے رہے اس کے بعد بنی اسرائیل نے منسی بن یوسف کی نسل میں کدعون بن یواش کو منتخب کیا کدعون بن یواش ❺ جس وقت بنی اسرائیل کی اصلاح میں مصروف ہوا اس وقت مدین میں دو بادشاہ تھے ایک کا نام ''رانح'' اور دوسرے کا نام ''صلمناع'' تھا انہوں نے بنی اسرائیل کے خلاف اپنے سپہ سالاروں ''عودیف'' اور ''زدیف'' کی ماتحتی میں فوجیں روانہ کیں۔ بنی اسرائیل کو پہلے ان کا مقابلہ کرنا بہت مشکل اور دشوار لگا مگر کدعون کے استقلال سے بنیا سرائیل اس کے ساتھ نکلے اور بنی مدین کے لشکر کو مار بھگایا اور بے انتہا مال وغنیمت لوٹ لیا۔ کدعون نے چالیس سال کے اندر اپنے سارے دشمنوں کو زیر کر لیا اور بہت بڑے استقلال اور خوش اعتقادی کے ساتھ توریت کے احکام کا پابند رہا۔ اس کے ستر بیٹے تھے اسی کی حکومت کے زمانے میں شہر ''طرطوس'' جرجیس ابن عمید کا مطابق ملطیہ بھی آباد کیا گیا۔

ابوملیخ بن کدعون:......اس کے انتقال کے بعد ''ابوملیخ ابن کدعون'' اس کا قائم مقام بنا اس کی (یعنی ابوملیخ کی ماں بنی شخام بن منسی بن یوسفہل نابلس میں سے تھی اس نے اس کو مال واسباب سے مدد پہنچائی اور بنی ابیب کو نیست نابود کر دیا اس کے بعد ''بنی شخام'' سے عرصے تک لڑائیاں ہوتی رہیں انہی لڑائیوں میں جب کہ یہ کسی قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے تھا شہر پناہ کی فصیل سے ایک عورت نے اس پر پتھر مارا جس سے یہ سخت زخمی ہو گیا اور اپنے خاص مصاحب سے کہا کہ مجھے راتوں رات یہاں سے لے چلو تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ اسے عورت نے مارا ہے چنانچہ یہ اسے لے کر روانہ ہو گیا اور اپنی حکومت کے تیسرے سال اسی زخم کے صدمے سے مر گیا اس کے ''طولاع بن فوا'' جو بساخر کی نسل سے تھا اس کا قائم مقام بنا۔

طولاع ابن فوا سبط:......طبری لکھتا ہے کہ یہ ابوملیخ کا چچازاد بھائی تھا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ (یعنی طولا اس کا ماموں زاد بھائی تھا کیونکہ یہ دوسری نسل سے ہے اور وہ دوسری نسل سے ہے اس نے تئیس سال تک بنی اسرائیل کی اصلاح کی۔ ہردشیوش بیان کرتا ہے کہ اس کے عہد حکومت میں ''شہر طرونیہ'' میں روم کا لاطینی، حکمران ''برماش بنقش'' تھا اس نے تئیس سال حکومت کی اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی:......الغرض اس کے مرنے کے بعد ''یائبرین کلعاذ'' جو منسی بن یوسف کی نسل سے تھا بنی اسرائیل کا حاکم بنا یہ بائیس سال تک حکومت کی کرسی پر رہا اس کے بعد اس کے سارے بیٹے جو تیس کے قریب تھے بنی اسرائیل کے حاکم رہے جب یہ مر گیا تو بنی اسرائیل دوبارہ گمراہ ہو گئے اور بتوں کی پرستش کرنے لگے چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان پر بنی فلسطین اور بنی عمون کو مسلط کر دیا یہ ان کو اٹھارہ سال تک غلام بنائے رہے یہاں تک کہ ''یفتاح'' جو منسی کی نسل سے تھا بنی اسرائیل کا مصلح پیدا ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو گمراہی سے واپس لوٹایا۔

---

❶ ......ابن اثیر میں اس کا نام ''یابین'' لکھا ہے۔ ❷ ......نفتالی، ابن خلدون کے بعض نسخوں میں نفطالی ہے اور ابن اثیر نے نفتالی لکھا ہے۔ ❸ ......دافورہ ''باروق یا بیدوق بن ابو نوعم'' کی بیوی تھی دافورہ اپنے شوہر کو کنعانیوں سے لڑنے کو ترغیب دی رہی تھی اس نے تنہا لڑنے سے انکار کر دیا تب دافورہ نے بنی اسرائیل کو متحد کر کے اپنے شوہر کی معیت میں کنعانیوں پر حملہ کیا اور کامیاب ہوئی۔ ابن اثیر میں اس کا نام ''دبورا'' لکھا ہے۔ ❹ ......ہمارے پاس موجود ابن خلدون مطبوعہ بیروت میں اس کا نام ''بارق'' اور ابن اثیر میں بارق لکھا ہے (ثناء اللہ محمود)۔ ❺ ...... ابن اثیر صفحہ نمبر ۱۵۰ پر جدعون لکھا ہے۔

یفتاح سبط منسی کی کارگذاری:...... اس نے بنو عمون سے کسی بات کی التجا کی مگر جب انہوں نے پوری کرنے سے انکار کردیا تو اس نے بنی اسرائیل کو لے کر بنی عمون پر حملہ کردیا اور ان کے بائیس گاؤں چھین لئے حالانکہ وہ تیس سال سے بادشاہت کررہے تھے پھر افرائیم کی اولاد نے بھی ان لڑائیوں میں کچھ حصہ لیا اور سارے بنی اسرائیل متحد ہو کر اپنے دشمنوں کو زیر کرنے لگے چھ برس تک اس نے بنی اسرائیل میں مصلحانہ زندگی بسر کی اسی کے زمانہ میں ''یونان'' میں بہت بڑا قحط پڑا جس میں لاکھوں آدمی جاں بحق ہوئے۔

ایصان سلمون بن نحشون:...... پھر جب یفتاح مرگیا تو بنی اسرائیل کی تدبیر واصلاح کی باگ دوڑ ایصان کے ہاتھوں میں رکھی گئی جو یہودا کی نسل سے تھا اور بیت ''اللحم'' میں رہتا تھا اس کو مؤرخین حضرت داود علیہ السلام کا دادا نتاتے ہیں۔ ''ایصان سلمون بن نحشون بن عمینا ذاب بن رم بن حصرون بن جارص بن یہودا'' کا سردار تھا اسی زمانہ میں جب کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے نکلے تھے اور نحشون ❶ کا انتقال انہی میدانوں میں ہوا جہاں بنی اسرائیل حیران وسرگرداں پھر رہے تھے۔ اس کا بیٹا سلمون حضرت یوشع علیہ السلام کے ساتھ ''اریحا'' میں داخل ہوا اور ''بیت الحم'' میں ''بیت المقدس'' سے چار میل کے فاصلے پر مقیم ہو گیا ہر دشیوش کہتا ہے کہ ایصان ہی کے زمانے میں سریانوں کا ملک چھن گیا اور قوط اور نبط کے ساتھ لڑائیاں ہوئی تھیں۔ واللہ اعلم۔

بنی فلسطین کا بنی اسرائیل پر حملہ:...... ایصان نے بنی اسرائیل پر سات سال تک حکومت کی اس کے مرنے کے بعد ذبولوں کی نسل سے ''ایلون'' نامی شخص ان کے دینی اور دنیاوی امور کا متولی بنا اور دس سال تک ان کی اصلاح میں لگا رہا جب مر گیا تو عبدون بن بلال افرائیم کی اولاد سے آٹھ برس تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عبد راویت کرتا ہے کہ اس کا نام عکروم بن ہلیان تھا اس کے چالیس بیٹے اور تیس پوتے تھے ہر دشیوش کہتا ہے کہ اس کے زمانہ میں شہر طرونہ لاطینی شاہان روم کا دار السلطنت ویران وخراب کردیا گیا تھا ''عبدون کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل میں پھر دینی پھیل گئی وہ بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ان سے سخت ناراض ہو گیا اور اسی وجہ سے ان کی حکومت چھین لی اور انہیں فلسطین کی رعایا بنادیا۔

حضرت شمسون بن مانوح:...... بنی فلسطین ان کو چالیس سال تک اپنا محکوم بنائے یہاں تک کہ وہ ان کی اولاد میں سے ''شمسون بن مانوح'' نے انہیں چھڑایا شمسون کو شمسون القوی اس کی قوت توانائی کی وجہ سے کہتے تھے اور بعضے اس کو ''شمسون بن مانوح'' نے انہیں چھڑایا شمسون کو شمسون القوی اس کی قوت وتوانائی کی وجہ سے کہتے تھے اور بعضے اس کو ''شمسون الجبار'' بھی کہہ دیتے تھے کیونکہ یہ بہت بڑے رعب والا اس شخص تھا اس نے بنی اسرائیل میں حاکمانہ طرز سے دس بلکہ بیس سال تک زندگی بسر کی اس کی بنی فلسطین کی بہت سی لڑائیاں ہوئی تھیں اس نے ان کا علاقہ فتح اور ان کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا تھا ایک دن بنی فلسطین کے خانہ خدا میں بتوں کو دیکھنے اور ان سے ہمکلام ہونے گیا اور ایک کھمبا سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اتفاق سے وہ کھمبا ٹوٹ گیا اور مکان گر پڑا چنانچہ اسی کے نیچے شمسون چند بنی اسرائیل کے ساتھ دب کر مر گیا اس کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل میں وہ اتحاد باقی نہ رہا ایک نسل نے اپنے میں سے اپنا ایک متولی اور حاکم منتخب کرلیا۔ مگر ''کہونت'' عیزار بن ہارون ہی کی اولاد میں رہی ''کہونت'' قربان گاہ کو قائم رکھنے اور احکام شریعہ کو نافذ کرنے اور ذبح کی شرائط پورا کرنے کو کہتے ہیں۔

میخائل بن راعیل:...... ابن عمید کہتا ہے کہ شمسون کے بعد بنی اسرائیل میں ایک دوسرا حاکم میخائل بن راعیل نامی پیدا ہوا۔ اس نے آٹھ برس تک حکومت کی مگر اس کی حکومت مستقل نہ تھی اس کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں اکثر فتنے برپا ہوتے رہتے تھے انہی فتنوں میں بنیامین کی اولاد کا خاتمہ ہو گیا پھر فتنہ وفساد ختم ہو گیا۔

عالی بیطات بن حاصاب:...... ان دنوں میں ان کا کاہن ''عالی بیطات بن حاصاب بن الیان بن فحاص بن عیزار بن ہارون'' تھا۔ فتنہ ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے اپنے احکام اور لڑائیوں کی تدبیریں اسی سے پوچھتے تھے اس کے دو بیٹے تھے اور یہ دونوں کے دونوں نافرمان اور سرکش تھے اس

---

❶ ابن اثیر (صفحہ نمبر ۱۵۱) پر ''نحسون'' طبری میں ''نحشون اور مروج الذھب میں نحشون لکھا ہے۔

کے عہد حکومت میں بھی بنی فلسطین سے اکثر لڑائیاں ہوتیں رہیں اور ان دونوں بیٹوں کی بدولت بہت سی بدافعالیاں پیدا ہوتی گئیں۔ انبیاء وقت ان کو بہت سمجھاتے رہے مگر انہوں نے اپنی حالت تبدیل نہ کی آخر کار ان کی بدکرداریوں نے یہ براون دکھایا کہ بنی اسرائیل کو بنی فلسطین نے شکست دے دی اور بنی اسرائیل ''تابوت شہادت'' لے کر بھاگے اور بنی فلسطین نے دوسرے راستے سے پہنچ کر ''تابوت شہادت'' ان سے چھین لیا اور عالی بیطات کاہن کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا۔

تابوت شہادت کی کارگذاری:...... ''عالی کاہن'' کو جس وقت ان کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تاسف اور حسرت سے اسی سال اپنی حکومت کے چالیس سال پورے کرنے کے بعد مر گیا۔ بنی فلسطین ''تابوت شہادت'' کے علاوہ بہت سامال غنیمت لے گئے اور تابوت شہادت اپنے دارالخلافت عسقلان پہنچا دیا اور بنی اسرائیل پر جزیہ بھی عائد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے تابوت شہادت اٹھوا کر بنی اسرائیل کی حدود میں رکھوا دیا۔ جو بنی اسرائیل اس کے قریب جاتا تھا وہ مر جاتا تھا یہاں تک کہ حضرت شمویل کی اجازت سے دو شخص اسے اٹھا کر لائے اور اسے ان کی والدہ ام... کے پاس رکھ دیا یہ تابوت ''طالوت'' کی حکومت وسلطنت شروع ہونے تک وہیں رکھا رہا۔

حضرت شمویل علیہ السلام بن کنا کی تولیت:...... بنی فلسطین نے اپنے کامیابی کے ساتویں مہینہ تابوت شہادت واپس کر دیا ''عالی کاہن'' نے اپنی زندگی ہی میں اپنے بیٹے شمویل بن کنا بن یوام بن یاہدین یادبن سوف'' کو قربان گاہ وغیرہ کا کاہن اور متولی بنا دیا۔ سوف ''حاصاب بن الیان'' کا بھائی تھا بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت شمویل فوج کی اولاد میں سے ہیں اور وہ ''قارون بن یصہر بن قاہث بن لاوی'' ہے اور اسے اس کی طرف اس طرح منسوب کیا ہے۔

حضرت شمویل بن القنا:...... شمویل بن القنا بن یروحام بن یہوذ بن یوحا بن القنا بن قارون۔ شمویل بن القنا کی والدہ نے جس وقت یہ حمل میں تھے، یہ نذر کی تھی کہ انہیں مسجد کا خادم بنائے گی تو ''عالی بیطات کاہن کو دے آئیں''۔ عالی کاہن نے ان کی پرورش کی اور اپنے بعد ''کہونت'' کی وصیت کی۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے انہیں نبوت اور ولایت سے بھی سرفراز فرمایا حضرت شمویل بنی اسرائیل میں دس سال تک وعظ اصلاح کرتے رہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ وہ بیس سال ❶ تک حکومت کرتے رہے بنی اسرائیل پر ان کی تعلیم اور نصیحت کا بہت بڑا اثر پڑا اور وہ بت پرستی چھوڑ کر حق پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور نہایت کم مدت میں اپنی پریشان قوت از سر نو جمع کر کے اہل فلسطین سے اپنے گئے ہوئے اور کھوئے ہوئے شہروں کو واپس لے لیا۔ اور اپنی خرابی حالت کو از سر نو درست کیا اس کے بعد حضرت شمویل نے حکومت وولایت کے معاملات اپنے دونوں بیٹوں یوال اور ابیا کے سپرد کر دیئے مگر ان کی بدخصلتی اور بدکرداری کی وجہ سے بنی اسرائیل یکجا ہو کر حضرت شمویل کے پاس گئے اور خواہش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خاندان میں سے ایک بادشاہ پیدا کر دے چنانچہ حضرت شمویل کی دعا سے ''طالوت'' کی ولایت کی وحی نازل ہوئی اور اسی وقت سے بنی اسرائیل کے امراء وحکام ''ملوک'' کے نام سے موسوم ہونے لگے (واللہ معقب الامر بحکمة لارب غیرہ)۔

بنی اسرائیل کے حکمران

بنی اسرائیل کی حضرت شمویل علیہ السلام سے درخواست:...... جب یوال اور ابیا بن شمویل کی بداطواریوں کی وجہ سے بنی اسرائیل نے ان کی سرداری ماننے سے انکار کر دیا اور سب متحد ہو کر حضرت شمویل کی خدمت میں گئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ایک بادشاہ ان میں سے مبعوث کرائیں تاکہ اس کے ساتھ مل کر اپنے دشمنوں سے لڑیں اور وہ ان کی منتشر قوم کو جمع اور متحد کر سکے اور ان سے ذلت ورسوائی کو دور کر سکے تو حضرت شمویل کی دعا سے ❷ وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ''طالوت'' کو ان کے کاموں کا متولی اور حاکم بناتا ہے اور اسے پاک وطاہر بناتا ہے بنی اسرائیل نے اس سے پہلے جب حضرت شمویل علیہ السلام نے طالوت علیہ السلام کی سرداری کا اعلان کیا تھا اس کی سرداری سے انکار کر دیا۔ مگر جس وقت قرعہ ڈالا گیا تو ''طالت'' کے نام پر

❶ ...... صفحہ نمبر ۱۹۸) ☆ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ ایک قول کے مطابق ''چالیس سال'' تک۔ ❷ ...... قرآن کریم میں البقرہ آیت نمبر ۲۴۷ پر تذکرہ آیا ہے۔

قرعہ آیا تب مجبوراً بنی اسرائیل نے ان کی سرداری وحکومت کو تسلیم کرلیا اور ان کو اپنا حاکم اور ولی بنالیا۔

شجرۂ نسب بنی اسرائیل
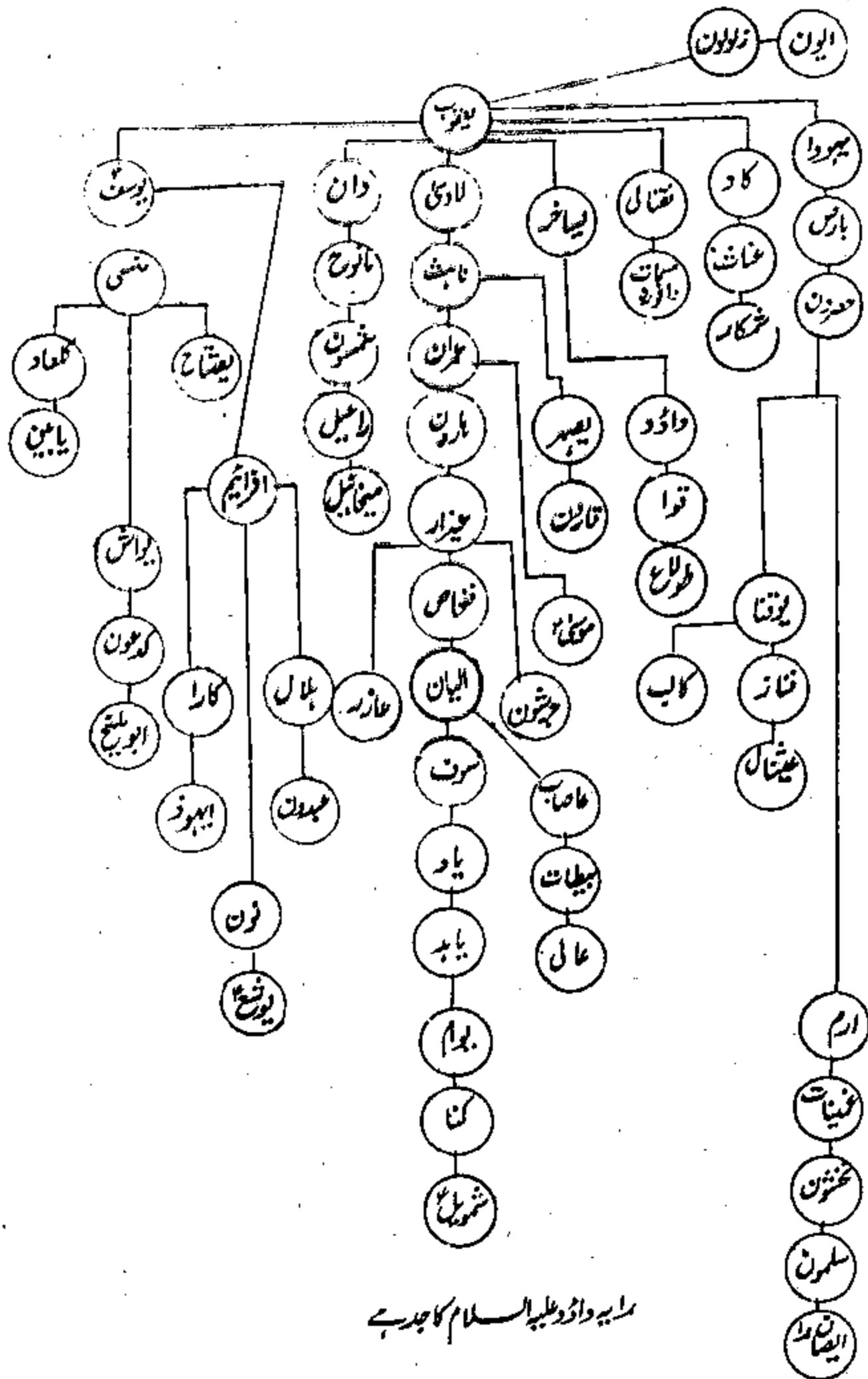
ہ: یہ داؤد علیہ السلام کا جد ہے

حضرت طالوت کا تعارف: ...... طالت نہایت جسیم اور قد آور شخص تھا بنی اسرائیل اسے ''شاول'' کے نام سے یاد کرتے تھے یہ قیس بن افیل ابن صادد ابن نحورت ❶ ابن افنین ابن نیز ااابن افیل اپنے چچا زاد بھائی کو اپنی وزارت کا کام سپرد کیا۔ طالوت کے چار بیٹے ''ایہوناتان'' ۲ملکیشوع'' ۳۔شبہات۔۴،ابنیارات تھے۔

طالوت کی فتوحات: ...... طالوت تخت حکومت پر بیٹھتے ہی تیار ہو گیا اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر ان کے دشمنوں ''بنی فلسطین'' ''بنی عمون، بنی موآب، عمالقہ، مدین، سے جنگ لڑی اور ان سب پر غالب آ گیا۔ بنی اسرائیل کو ان جنگوں میں بہت بڑی کامیابی ملی سب سے پہلے جس نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تھا وہ عمون کا بادشاہ تھا۔ وہ اپنے سرحدی علاقوں سے گذر کر مقام ''بلقاء'' آیا۔ طالوت نے تین لاکھ بنی اسرائیل کا لشکر لے کر بنی فلسطین پر حملہ کیا اور نہایت نیک نامی اور کامیابی کے ساتھ انہیں پسپا کر دیا اس کے بعد بنی اسرائیل کے سارے دشمن متحد ہو کر بنی اسرائیل سے لڑنے کے لئے نکل پڑے۔ طالوت اور حضرت شمویل علیہ السلام ان کے مقابلے پر آئے اور انہیں شکست فاش دی۔

حضرت شمویل علیہ السلام کی طالوت سے علیحدگی: ...... اس کے بعد حضرت شمویل نے طالوت کو عمالقہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ انہیں اور ان کے مویشیوں کو بلا تامل قتل کر ڈالیں چنانچہ طالوت نے ایسے ہی کیا۔ مگر عمالقہ کے بادشاہ ''اعاغ'' کو اس کے التجا کرنے پر چھوڑ دیا اس لئے حضرت شمویل پر وحی نازل ہوئی کہ طالوت کی اس حرکت پر اللہ سخت ناراض ہے اور اس سے اس کی حکومت سلب کر لی حضرت شمویل نے اس وحی سے طالوت کو مطلع کیا اور اس سے ایسی علیحدگی اختیار کر لی پھر اس کے بعد اس سے نہیں ملے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی آمد: ...... پھر حضرت شمویل علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو قدس میں داخل کر کے اپنا نائب بنائیں اور ان کی نشانی بتادی۔ چنانچہ حضرت شمویل ''بیت اللحم'' میں ''بنی یہودا'' کے پاس گئے ایشا اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کی خدمت میں لے کر آیا۔ حضرت شمویل نے انہیں چھوا اور انہیں پاک کیا۔

طالوت کی روحانی قوت جو اسے اللہ کی طرف سے مرحمت ہوئی تھی چھین لی گئی۔ اس کو اس کا سخت صدمہ ہوا اس کے بعد حضرت شمویل علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور جالوت نے بنی فلسطین کو ابھار کر بنی اسرائیل پر حملہ کر دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور ''جالوت'' کی جنگ: ...... ''طالوت بنی اسرائیل کا لشکر لے کر مقابلہ پر آیا جس میں حضرت داؤد علیہ السلام ابن ایشا (جو یہودا کی نسل سے ہیں وہ) بھی تھے، وہ اس زمانہ میں کمسن تھے اپنے والد کی بکریاں چراتے تھے انہیں جنگ کے لئے ہتھیار نہیں دیئے گئے تھے۔ لڑائی کے وقت گوپھن (غلیل) میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ کر مار رہے تھے جو بالکل نشانہ پر لگتے تھے۔

طبری کہتا ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام نے طالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ''جالوت'' کے مارے جانے کی خبر دی تھی اور اس کے قاتل کی نشانی بھی بتادی تھی۔ بنی اسرائیل نے پہلے تو حضرت داؤد علیہ السلام کی کمسنی کی وجہ سے اعتراض کیا مگر جب وہ نشانی حضرت داؤد علیہ السلام میں دیکھی تو انہیں مسلح کر دیا۔ اور لڑائی میں شریک ہو گئے اور اس سے پہلے انہوں نے اپنے گوپھن میں پتھر رکھ لیا تھا جس وقت انہوں جالوت کو دیکھا تو فوراً پتھر کھینچ مارا جالوت اس پتھر سے زخمی ہو کر گرا اور مر گیا چنانچہ ''بنی فلسطین'' کو شکست ہوئی اور بنی اسرائیل کی کامیابی کا ڈنکا بجا گیا۔

طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام: ...... ''طالوت'' نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے مخلصین میں داخل کر لیا اور اپنی بیٹی سے ان کا نکاح کر کے انہیں اپنے اسلحہ خانہ کا انچارج مقرر کر دیا اور اکثر لڑائیوں میں بنی اسرائیل کے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کرتا رہا اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر ایک روایت کے مطابق تیس سال تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ: ...... حضرت داؤد علیہ السلام کے طرز حکومت اور طریقہ عمل سے بنی اسرائیل ان سے محبت سے پیش آنے لگے

۲❶ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ شاول بن قیس بن انمار بن ضرار بن بحرف بن یفتح بن ایش بن بنیامین بن یعقوب بن اسحٰق۔

اور ہر کام میں ان سے رجوع کرنے لگے طالوت اور اس کے بیٹوں کو اس بات سے غیرت آئی چنانچہ اس نے آپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور کئی مرتبہ اس ارادے سے نکلا مگر ناکام رہ جانے کی وجہ سے اپنے بیٹے یہونا تان کو حضرت داؤد علیہ السلام کے قتل پر مقرر کیا لیکن یہونا تان نے ان سے محبت کے باعث یہ کام انجام نہیں دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی فلسطین روانگی:...... حضرت داؤد علیہ السلام اس راز سے واقف ہو کر فلسطین کی طرف چلے گئے۔ کچھ عرصے وہاں ٹھہرے پھر بنی موآب کے شہروں کی سیر کرتے ہوئے ''اطراف بیت المقدس'' میں اپنی قوم یہودا میں آ ملے اور وہیں مقیم ہو گئے اور ان کے ہمراہ بنی فلسطین سے لڑتے رہے یہاں تک کے طالوت کو ان کے بارے میں معلوم ہو گیا اس نے بنی یہودا سے ڈر کر حضرت داؤد علیہ السلام کو نکال دیا چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام بنی فلسطین کی طرف چلے گئے۔

بنی اسرائیل کی شکست:...... اس دوران طالوت کو ''بنی فلسطین سے لڑائی لڑنے کا اتفاق پیش آیا۔ بنی فلسطین نے اسے شکست دے دی چنانچہ طالوت تو لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ آیا اور اس کے بیٹے لڑتے رہے یہاں تک کہ ''یہونا تان'' اور ملکیشوع'' ''تشبہات'' مارے گئے اور بنی اسرائیل کا لشکر شکست کھا کے بھاگ گیا بنی فلسطین نے ان کا تعاقب کیا جب اس نے اپنی زندگی کی کوئی صورت نہ دیکھی تو اس نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ اس کی حکومت کے چالیسویں سال واقع ہوا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی امارت:...... اس واقعہ کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام دوبارہ ''بنی یہودا'' کے پاس گئے انہوں نے ان کو اپنا حاکم اور ہر کام کا ولی بنا لیا۔ یہ (یعنی حضرت داؤد علیہ السلام) ایشا بن عوفد بن ❶ بوغر ❷ (اس کا نام افصان ہے اور اس کا ذکر حکام بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے) ابن سلمون (جو اول زمانہ فتح میں بیت اللحم بن مقیم ہوا تھا) بن نخشون (یہ مصر سے خروج کر وقت بنی یہوذا کا سردار تھا) بن عمینا ذاب بن ارم ❸ بن حصرون بن بارص بن یہوذا کے صاحبزادے ہیں۔

یہودا اور انصاری کی کتابوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب اسی طرح مذکور ہے لیکن ابن حزم اس سے انکار کرتا ہے اس وجہ سے کہ نخشون کا انتقال ''تیہ'' (میدان) میں ہوا تھا اور بیت المقدس میں اس کا بیٹا ''سلمون'' پہنچا تھا اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان باتفاق چھ سو سال کا فیصلہ بیان کیا جاتا ہے اور نخشون اور حضرت داؤد علیہ السلام میں صرف چار پشتوں کا فرق ہے اور جب چھ سو سال چار پشتوں پر تقسیم کر دیئے جائیں گے تو گویا ان میں سے ہر ایک کے ایک ایک سو تیس تیس برس کے بعد بیٹا پیدا ہوا اور یہ بات بعید از قیاس ہے۔

یشوشات بن طالوت کا قتل:...... الغرض جس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کو بنی یہوذا کی حکومت مل گئی آپ ان کے شہر حصرون (قریہ خلیل) میں آ کر سکونت پذیر ہو گئے اور بقیہ قوموں نے متفق ہو کر ''یشوشات بن طالوت'' کو یروشلم کی حکومت حوالے کر دی اور اس کے کاموں کا منتظم اس کے باپ کا وزیر ''افنین'' ❹ کو مقرر کیا گیا۔ اس کی حضرت داؤد علیہ السلام سے دو برس سے زائد دنوں تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ آخر کار آپس میں صلح ہو گئی اور بنی اسرائیل کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سرداری کا یقین ہو گیا چنانچہ انہوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

(کتاب ''اسفار الملوک'' (اسرائیلیات) میں لکھا ہے کہ طالوت کے مرنے کے بعد ایک شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس کی اور اس کی اولاد کی بنی فلسطین کے سامنے ان کی شکست کے دوران موت کی خبر دی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس طالوت کا تاج لے کر آیا اور اس کے قتل کو عمالقہ کی طرف منسوب کر دیا حضرت داؤد علیہ السلام کو اس کے قتل پر بڑا افسوس ہوا اور آپ رونے لگے اس کے بعد آپ بنی یہوذا کے پاس گئے اور پھر یہاں یشوشات بن طالوت حکمران ہوا اور اسے) کچھ عرصے کے بعد اس کے ایک ملازم نے مار ڈالا اور اس کا نام اور سر لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا آپ نے اسے اس کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل کروا دیا اور یشوشات کے قتل پر سخت افسوس ظاہر فرما کر اس کے خاندان کی پوری طور سے

---

❶ ...... بن اثیر میں ''عوید'' لکھا ہے۔ ❷...... ابن اثیر میں ''باعز'' لکھا ہے۔ ❸...... ابن اثیر میں ''رام'' لکھا ہے۔ ❹...... ہمارے پاس موجود ابن خلدون عربی میں اس کا نام ''افنید'' لکھا ہے۔ تصحیح واستدراک ثناء اللہ محمود بنی فلسطین اصل کنعانی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے فلسطین کو آباد کیا تھا۔ اس پر آج کل یہودی قابض ہیں۔

کفالت فرمائی اور اس کی اولاد اور بھائیوں کو اپنی کفالت میں لے لیا اور بنی اسرائیل پر مستقل حکومت کرنے لگے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی فتوحات: ...... پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنی کنعان سے لڑے اور ان پر غالب آئے اس کے بعد فلسطین پر عرصے تک جنگ کرتے رہے ان کے اکثر شہروں کو ان سے چھین لیا اور اس پر سالانہ خراج مقرر کر دیا۔

اس کے بعد ''موآب'' اور ''عمون'' اور اہل روم سے جنگ کی اور انہیں بھی زیر وزبر کر کے ان پر جزیہ قائم کر دیا ان کے آباد شہروں کو ویران کر دیا ''دمشق'' اور ''حلب'' میں آرمینیوں پر جزیہ قائم کیا اور افسروں کو جزیہ وصول کرنے کی غرض سے چاروں طرف روانہ کر دیا انطاکیہ کے بادشاہ نے ہدیئے اور تحفے بھیج کر اطاعت قبول کر لی۔

مسجد کی تعمیر کا ارادہ اور منسوخی: ...... انہی دنوں میں شہر صیہون پر حملہ کر کے تخت و تاراج کر دیا اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

مقام قبا میں ایک مسجد بنانے کا ارادہ کیا بنی اسرائیل تابوت عہد (شہادت) رکھتے تھے اور اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ اللہ جل شانہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بذریعہ وحی اس بات سے آگاہ فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس مسجد کو نہیں بنائیں گے بلکہ ان کا بیٹا اس مسجد کو بنانے کی عزت حاصل کرے گا اور اس کے ملک کا قیام ہوگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور مسجد بنانے سے رک گئے۔

ایشلوم بن داؤد کی سرکشی: ...... ان واقعات کے بعد ان کے بیٹے ''ایشلوم'' نے فتنہ برپا کیا اور اپنے بھائی امون کو قتل کر کے بھاگ گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کے قصاص میں اس کا خون مباح کر دیا اور اپنے آدمیوں میں اس کا اعلان کر دیا وہ چار سال کے بعد دوبارہ واپس آیا اور قوموں کو ابھار کر ان کی معیت میں لڑائی کے لئے نکلا۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان دنوں سرزمین شام میں تھے مگر اس واقعہ سے مطلع ہو کر لڑائی کے لئے واپس آئے اور اس سے لڑ کر شکست دی جنگ کے دوران ہزار کے قریب بنی اسرائیل مارے گئے۔

ایشلوم بن داؤد کا قتل: ...... ایشلوم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے وزیر نے درخت کے پیچھے چھپا دیکھ کر گرفتار کر لیا اور اس کا سر کاٹ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے آیا آپ کو اس کے مارے جانے سے محبت پدری کی وجہ سے سخت صدمہ ہوا اور اتنی زیادہ خون ریزی کے بعد اسباط حضرت داؤد علیہ السلام سے اور حضرت داؤد علیہ السلام اسباط سے راضی ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بنی اسرائیل کو شمار کیا جو بعد میں دس لاکھ نکلے جن میں سے چار لاکھ صرف بنی یہوذا تھے۔ اللہ پاک اس سے ناراض ہوا❶ چنانچہ اس بات سے اس وقت کے انبیاء علیہم السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو آگاہ کیا۔

زبور کا نزول: ...... اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اطمینان سے حکومت کرنے لگے اور ان پر وحی نازل ہوتی رہی اور زبور کی صورتیں اترتی رہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام ''اتار'' اور ''مزامیر'' سے تسبیح کرتے رہے اکثر مزامیر جن کا ذکر تسبیح میں آیا ہے انہی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تابوت شہادت کے سامنے اور مزامیر سے تسبیح کرنے کے لئے ''سبط لاوی'' سے بارہ کاہن مقرر کئے گئے جو ہر گھڑی اس کے سامنے تسبیح کرتے رہتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات: ...... پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی حکومت کے چالیسویں سال اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنایا اور

---

❶ ...... طبری لکھتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس خودرائی پر خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے سزائیں تجویز فرمائی تھیں (۱) تین برس کا قحط (۲) تین مہینے دشمنوں سے زیر رہنا (۳) تین روز تک ناگہاں موت میں گرفتار رہنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ان تینوں سزاؤں میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں حضرت داؤد علیہ السلام نے پچھلی سزا کو پسند کیا تھا جس سے ایک دن میں ستر ہزار بنی اسرائیل مر گئے تب حضرت داؤد علیہ السلام نے گھبرا کر جناب باری میں عرض کیا خدا رائی اور گناہ تو مجھ سے سرزد ہوا ہے بنی اسرائیل کیوں سزا کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں خدایا اس عذاب کا مستحق ہوں تو میں ہوں'' خدا تعالیٰ کا دریائے رحمت حضرت داؤد علیہ السلام کے ان کلمات سے جوش میں آ گیا اور ناگہانی موت کی سزا بنی اسرائیل سے اٹھالی گئی۔

''ماہان'' نبی اور صادق نے انہیں اصطباغ دیا حضرت داؤد علیہ السلام نہیں ❶ بیت المقدس بنانے کی وصیت کر کے انتقال کر گئے اور بیت اللحم میں مدفون ہوئے۔ ان کے زمانہ میں نبیوں میں سے حاجان علیہ السلام (یا نامانع) اور کاد علیہ السلام اور اصاف علیہ السلام تھے اور کاہنوں میں سے ''افیشار بن احلیخ'' کاہن تھا جو 'عالی کاہن' کی اولاد میں سے تھا جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت:...... حضرت داؤد علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام ابن داؤد تخت حکومت پر بیٹھے ان کی اس وقت بائیس سال عمر تھی ان کی حکومت نہایت مستقل طور سے شروع ہوئی تھی یہ تمام گروہوں پر غالب آ گئے تھے۔ شام کے تمام بادشاہوں ''فلسطین'' ''عمون'' ''کنعان'' ''موآب'' ''اردم'' اور ارمن وغیرہ سے جزیہ لیا اور اطراف اور جوانب کے بادشاہوں نے اپنی بیٹیاں حضرت سلیمان علیہ السلام کے عقد میں دے کر انہیں اپنی دامادی میں لے لیا۔ جن لڑکیوں سے آپ نے نکاح کیا ان میں فرعون مصر کی بیٹی بھی تھی ابتداً آپ کا وزیر ''یوآب'' بن نیترا جو حضرت داؤد علیہ السلام کا بھانجا تھا اور ''صوریا'' کے نام سے مشہور ہے اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کی وزارت کی تھی اور ابتدائی زمانہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی وزارت کی لیکن کچھ روز بعد اسے قتل کر کے ''یشوع بن شیداح'' کو اپنا وزیر مقرر کیا۔

بیت المقدس کی تعمیر:...... حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی حکومت کے چوتھے سال سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کر دی۔ یہ تعمیر آپ کے زمانہ آخر تک برابر جاری رہی تھی۔ اپنے آخری زمانہ میں شہر انطاکیہ کو منہدم کر کے شہر ''تدمر'' آباد کیا۔ تعمیر کے دوران بادشاہ 'صور' سے آپ نے کوہ لبنان سے لکڑیاں کاٹنے میں مدد مانگی' کوہ لبنان پر لکڑیاں کاٹنے والوں کے لئے سالانہ بیس ہزار کر (وزن ہے) کھانا اور اتنی ہی شراب جاتی تھی لکڑی کاٹنے والوں کی تعداد ستر ہزار تھی اور پتھر کی کھدان سے پتھر نکالنے والوں کی تعداد 'اسی ہزار' اور اس کو درست کرنے والے 'ستر ہزار' تھے اور ان سے کام لینے والے تین ہزار تین سو افسر تھے۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بنوائی اس کی بلندی ایک سو ہاتھ اور لمبائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی بیس ہاتھ تھی اس کا اندرونی حصہ سونے

---

❶ حضرت داؤد علیہ السلام کا رنگ سرخ، آنکھیں گول پست قد، اور داڑھی کم تھی۔ اللہ جل شانہ نے ان کی سلطنت و نبوت دونوں مرحمت فرمائی تھیں۔ اور ایسی توانائی دی تھیں۔ اور ایسی توانائی دی تھی کہ ان سے کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ ایک خاندان میں نبوت ہوتی تھی تو دوسرے سبط میں حکومت۔ یہاں تک کہ حضرت داؤد علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ نے انہیں نبوت و حکومت دونوں مرحمت فرمائیں۔ یہ صاحب شریعت نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے پابند تھے اسی کی خلق اللہ کو تعلیم دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر زبور نازل فرمائی اس میں خدا تعالیٰ کی ثناء و صفتیں اور نصیحتیں تھیں یہ نہایت خوش گلو تھے ان کے ساتھ پہاڑ، چرند، پرند تسبیح کرتے تھے ان کا ذکر قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر آیا ہے ان کے ہاتھ میں ایسی قوت دی گئی تھی کہ لوہے کو ان کے ہاتھ میں اسقدر نرم کر دیا گیا تھا کہ وہ اس کی زر ہیں بناتے تھے۔ اور انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت سے اپنی بسر کرتے تھے جیسا کہ سورہ سبا میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولقد اتینا داؤد منا فضلا یجبال اوبی معہ والطیر والنالہ الحدید ان اعمل سابغت وقدر فی السرد واعملو صالحا (السبا ۱۰،۱۱) (ہم نے بے شک داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی اے پہاڑ اے جانور واس کے ساتھ تسبیح کرو اور نرم کی اس کے واسطے لوہا تا کہ پوری زر ہیں بنا دے اور اندازہ رکھے ایک دوسرے کے پروں میں اور اچھے عمل کرو بے شک تم جس کو کرتے ہو میں اس کا دیکھنے والا ہوں)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیاں تھیں اور ہزار ہا دربان تھے آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی ایک روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور ایک روز خلوت خاص میں رہتے تھے۔ ان پچھلے دو دنوں کوئی ان کی خدمت میں نہ جا سکتا تھا ایک روز ان کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر دو شخص اتر آئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام انہیں دیکھ کر خائف ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ ڈریئے نہیں ہم سے ایک پر ظلم کیا ہے آپ اس کا فیصلہ کیجئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے مینڈھیاں ہیں اور میری ایک ہی ہے اس نے کہا کہ یہ ایک مجھے بھی دے دے اور باتوں باتوں میں اس نے مجھ پر سختی کی۔'' حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ اس نے بے شک تجھ پر ظلم کیا' اس کے بعد ان کو یہ خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں امتحاناً میرے پاس بھیجا ہے اس وجہ سے جناب موصوف نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور سجدے میں گر پڑے اس واقعہ کا ذکر اللہ پاک نے قرآن شریف کے پارہ تیسویں سورہ ص میں آیا ہے اور وھل اتاك نبؤ الخصم اذ تسوروا المحراب (ص ۲۱) تا آخر ہے عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس آیت میں اوریا کے قصہ کی طرف اشارہ ہے مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ اوریا قصہ محض جھوٹ افترا اور بہتان ہے نبی اور وہ ایک عورت پر فریفتہ ہو کر اس کے شوہر کو لڑائی میں بھیج دے اس غرض سے کہ وہ مارا جائے اور اس کے بعد وہ اس سے شادی کر لے یہ نہایت پست خیال کے آدمیوں کا کام ہے انبیاء کرام کی شان سے یہ نہایت بعید اور دور از قیاس ہے اسی وجہ سے جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا من حدث بحدیث داؤد مایرویہ القصاص جلدتہ مائۃ وستین یعنی جو شخص داؤد کا قصہ بیان کرے گا جس کو قصہ گو بیان کرتے ہیں تو میں اس کو ایک سو ساٹھ درے ماروں گا۔

چاندی کے پتروں سے منڈھا ہوا تھا اور مکان کے دروازے ''صنوبر'' کی لکڑی کے تھے اور ان پر پھول پتیوں کے نقش و نگار کے علاوہ فرشتوں کی تصویریں بھی بنائی گئی تھیں اور یہ سب سونے کے پتھروں سے منڈھے ہوئے تھے اس ہیکل کی تعمیر سات سال میں تکمیل کو پہنچی اور اس کا ایک دروازہ سونے کا بنایا گیا اس کے بعد ایک ''بیت السلاح'' صنوبر کے کھمبوں کی چار صفوں پر بنایا ہر صف میں پندرہ پندرہ کھمبے تھے اور اس میں دو سو ترس (یعنی ڈھال) اور تین سو درقہ (ٹکڑے) سونے کے رکھے، ہر ''ترس'' میں چھ چھ سو اعلیٰ قسم کے ''زمرد'' تھے اور ہر ٹکڑے میں تین تین سو ''یاقوت'' تھے۔

غیضۃ البنان:...... یہ مکان ''غیضۃ البنان'' کے نام سے موسوم کیا گیا اور اپنے بیٹھنے کے لئے ایک منبر بنوایا اور بہت سی کرسیاں تیار کرائیں جو ''ہاتھی دانت'' کی تھیں اور ان پر سونا منڈھا ہوا تھا اس کے بعد اس بنیاد پر ایک مکان فرعون مصر کی بیٹی نے بنوایا جس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے نکاح کرلیا تھا اور شہر ''صور'' کے معروف و مشہور کاریگروں سے اس گھر کے اخراجات کے لئے تانبے کے برتن بنوائے اور مذبح (قربان گاہ) اور مائدہ (میز) بیت المقدس میں سونے کا تیار کرایا اور پانچ منبر ہیکل کی دائیں جانب کے لئے اور پانچ بائیں جانب کے لئے، طلائی سامان اور انگیٹھیوں کے ساتھ بنوائے اور وہ ''نقرئی'' اور ''طلائی برتن'' جو اس مقدس مکان کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام تک بذریعہ وراثت پہنچے تھے اس پاک مکان میں لاکر رکھے اور آپ کے حکم پر اسباط کے سردار اور کاہنین، تابوت عہد شہادت کو مقام صیہون (قریہ داؤد) سے اٹھا لائے اور اسے اس مکان میں فرشتوں کی تصویروں کے بازوؤں کے نیچے مسجد اقصیٰ میں رکھا۔ ''تابوت عہد'' میں دو تختیاں پتھر کی تھیں جنہیں حضرت موسیٰ نے ٹوٹی ہوئی تختیوں کے بدلے میں بنوایا تھا۔ اسباط کے سردار اور کاہن تابوت عہد کے ساتھ قبہ قربان (کفارہ کا سرپوش) اور اس کے برتن بھی مسجد لے آئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی:...... حضرت سلیمان علیہ السلام ایک دن مذبح کے سامنے کھڑے ہوئے اور خوشی میں تقرب الی اللہ کے لئے بائیس ہزار گایوں کی قربانی کی اس کے بعد ہر سال تین مرتبہ قربانی کرتے تھے اور بخور دیتے تھے قربانی اور تحفوں کے علاوہ ہر سال چھ سو چھیاسٹھ ''قنطار'' سونا بیت المقدس پر چڑھاتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کشتیاں سونا چاندی اور قیمتی اسباب ہاتھی مور وغیرہ کے لئے دریائے ہند میں سفر کرتی رہتی تھیں اور مصر سے اچھی نسل کے گھوڑے منگواتے تھے۔ ہر وقت دو ہزار چھ سو گھوڑے لڑائی کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں جن میں سے تین سو ''حرم'' تھیں۔

ملکہ بلقیس کی خبر:...... مؤرخین کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کرنے بھی گئے تھے اور وہاں کچھ دن ٹھہرے بھی تھے اور ہر دن پانچ ہزار دنبیاں پانچ ہزار گائیں بیس ہزار بکریاں قربان کرتے تھے اس کے بعد ملک یمن کی طرف رخ کیا اور اسی دن سرزمین شاء پہنچ گئے۔ ہدہد کو طلب فرمایا۔ ہدہد کو طلب فرمایا۔ ہدہد اس وقت موجود نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ ملکہ بلقیس کی خبر لے کر آیا جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا بیان آگیا ہے۔

ہدہد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی گفتگو:...... (مترجم) سورۂ نمل میں اس طرح مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو طلب فرمایا جب وہ نہ ملا تو آپ نے غصہ سے فرمایا **لأعذبنه عذاباً شديدا و لا ذبحنه اوليا تيني بسلطن مبين** (النمل ۲۱) (بے شک اس کو سخت عذاب دوں گا یا اس کو ذبح کردوں گا اگر اس نے کوئی عذر معقول نہ بیان کیا) جب تھوڑی دیر کے بعد ہدہد آیا تو اس نے عرض کیا کہ میں ایسے مقام کو سیر کی ہے جس کی آپ کو بھی خبر نہیں ہے میں آپ کے پاس ''سبا'' سے ایک سچی خبر لایا ہوں یہ کہہ کر سبا کی تعریف کرنے کے بعد عرض کیا **انی وجدت امراة تملكهم واوتيت من كل شيء ولها عرش عظيم** (النمل ۲۳) (میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس سرزمین کی مالک ہے اس کو ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے) **(وجدتها وقومها يسجدون لشمس من دون الله وزين لهم الشيطن اعمالهم فصدهم عن السبيل فهم لا يهتدون.** (النمل ۲۴) (میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے مزین کردیا ہے چنانچہ ان کو راہ حق سے اس نے باز رکھا وہ راہ نہیں پاتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس:...... حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ سن کر ان کی سورج پرستی پر سخت غصہ آیا پھر یہ خیال آیا کہ شاید ہدہد اپنی غیر حاضری کی وجہ سے یہ قصہ خلاف واقعہ بیان کر رہا ہے آپ نے فرمایا ''دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا غلط بیان کر رہا ہے۔ لے یہ خط ان کے پاس لے جا اور دیکھ کر وہ

کیا جواب دیتے ہیں''۔ ہدہد یہ حکم پاتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر اڑا اور بلقیس کے پاس وہ خط ڈال دی بلقیس نے اس خط کو لے کر پڑھا اور اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر بولی یآ أیها الملأ انی ألقی الی کتب کریم (النمل ۲۹) (اے سردارو میرے پاس ایک بزرگ کا خط لے کر اڑا اور بلقیس کے پاس وہ خط بے شک سلیمان کی جانب سے ہے) وانه بسم الله الرحمن الرحیم الا تعلوا علی واتونی مسلمین (النمل ۳۰۔۳۱) (وہ بے شک شروع ہے اللہ کے نام سے جو بخشش والا مہربان ہے) مضمون اس خط کا ہے کہ) تم مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے پاس مسلمان ہو کر چلے آؤ) بلقیس کے درباریوں نے یہ خط سن کر اپنی توانائی اور قوت جنگ کا اظہار کر کے فیصلہ اس کی رائے پر چھوڑ دیا۔

چونکہ بلقیس ایک ہوشیار اور انجام بین عورت تھی اس نے پہلے تو بادشاہوں کا یہ دستور بیان کیا کہ جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے ویران کر دیتے ہیں اور اس کے باثر اور معزز آدمیوں کو ذلیل کرتے ہیں ایسا ہی یہ بادشاہ بھی کرے گا۔ اس کے بعد اس نے یہ رائے قائم کی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس کچھ تحائف بھیجے جائیں اس کی نیت اور طبیعت کا اندازہ ہو جائے گا درباریوں نے اس رائے سے اتفاق کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں تحائف روانہ کر دیئے۔

مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے تحائف کو واپس کر دیا اور اپنی طاقت اور جلالت کی ایک خوفناک دھمکی دی اس کے بعد اس کو قدرت الٰہی کا نمونہ دکھانے کی غرض سے اہل دربار سے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس تخت کو اٹھا لائے۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس مسلمان ہو کر آئیں ایک جن نے جواب دیا أنا اتیك به قبل ان تقوم من مقامك (النمل ۳۹) (میں اس کو آپ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنے دربار سے اٹھو انی علیه لقوی أمین (النمل ۳۹) (اور میں یقیناً طاقتور اور امانت دار ہوں) حضرت سلیمان علیہ السلام اس کا جواب نہ دینے پائے تھے کہ قال الذی عنده علم من الکتب أنا أتیك به قبل أن یرتد الیك طرفك (النمل ۴۰) (اس شخص نے جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا یعنی (آصف برخیا از فرزندان شمویل) میں اس کو تمہارے پاس چشم زن میں لے آتا ہوں۔ چنانچہ چشم زن میں بلقیس کا تخت آ گیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کسی مصلحت سے اس کا حلیہ بدل دیا جب بلقیس آئیں تو ان سے کہا گیا أهکذا عرشك (النمل ۴۲) کیا اسی طرح کا تمہارا تخت ہے (بلقیس نے کہا کہ گویا وہی ہے) وأوتینا العلم من قبلها وکنا مسلمین (النمل ۴۲) (ہم کو اس آزمائش سے پہلے علم دیا گیا اور ہم آپ کی نبوت پر پہلے سے ایمان لائے ہوئے تھے) اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو توحید کی تعلیم دی اور بت پرستی سے منع فرمادیا اور پھر وہ محل یا دربار خاص میں داخل کی گئیں۔ بلقیس نے شیشے کے فرش کو پانی تصور کر کے پائنچے اٹھائے۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ محل شیشے سے بنایا گیا ہے بلقیس کو اپنی اس ناسمجھی پر ندامت ہوئی۔ کلام مجید کی آیت سے بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح کرنا ثابت نہیں ہوتا اور مورخین اور مفسرین کے اقوال اس نکاح کے بارے میں مختلف ہیں۔ اس واقعہ کے علاوہ یہ تین واقعے (ایک) گھوڑوں کی قربانی کرنے کا (دوسرے) مورچہ کا قصہ (تیسرا) انگوٹھی گم ہونے اور دیو کا آپ کی جگہ پر بیٹھ جانے کے بیان کئے جاتے ہیں جنہیں ہم طوالت کے خیال سے نظر انداز کرتے ہیں۔ کلام مجید میں یہ واقعات مذکور موجود ہیں۔ انتھیٰ کلام المترجم)

ملکہ بلقیس کی اطاعت:...... بلقیس نے آپ کی خدمت میں بہت سے تحفے بھیجے تھے۔ آپ نے ان کو قبول نہیں فرمایا چنانچہ بلقیس نے آپ کی اطاعت قبول کر لی اور آپ کے دین پاک میں داخل ہوگئی اور اپنی حکومت و سلطنت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دین پاک میں داخل ہوگئی اور اپنی حکومت و سلطنت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دین میں داخل ہو کر اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ تب بلقیس نے ''سدو بن زرعہ'' سے نکاح کی خواہش ظاہر کی آپ نے بلقیس کا نکاح اس کر دیا اور اسے اپنی طرف سے ملک یمن کا گورنر مقرر کر کے ''بلقیس کو بدستور'' سبا'' کا حاکم اعلیٰ بنائے رکھا اس کے بعد آپ شام کی طرف واپس آ گئے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور جنات کے ذریعے سے ''سلیمین'' اور ''غمدان'' تعمیر کرائے اور اس کو دیکھنے کے لئے ہر ماہ ایک مرتبہ آپ تشریف لے جاتے تھے اور تین دن تک وہاں ٹھہرے۔ واللہ اعلم۔

یمن پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت:...... علماء بنی اسرائیل حضرت سلیمان علیہ السلام کے حجاز اور یمن جانے سے انکار کرتے ہیں یمن پر قبضہ کرنے

کی یہ صورت ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے یمن پر "ملکہ سبا" سے خط و کتابت کے ذریعے قبضہ حاصل کیا تھا وہ آپ کی خدمت میں یروشلم آئیں تھیں اور ایک سو بیس "قنطار" سونے اور "مروارید" جواہرات اور مشک وغیرہ وتحفہ کے طور پر ارسال کیا تھا آپ نے اسے نہایت عمدہ خلعت عنایت فرمائی تھی اور اس سے حسن سلوک سے پیش آئے تھے اور پھر وہ وہاں سے واپس چلی گئی تھی (ایسا ہی کتاب الانساب میں لکھا ہے جوان کی کتابوں سے ہے)۔

بریعان بن نباط:...... سلیمان علیہ السلام کے اخیر زمانہ حکومت کے آخر میں ہدرور (بادشاہ ارمن) نے دمشق میں اور بادشاہ اردم ہداد نے بغاوت کر دی تھی اور آپ نے بیت المقدس کے تمام علاقوں پر افرائیم کی قوم سے بریعان بن نباط کو حاکم مقرر کر دیا تھا مگر وہ نہایت ظالم و جابر نکلا اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اور اخیا نبی کے توسط سے اس کی تولیت اور حکومت پر غصہ ظاہر فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مطلع ہو کر اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ مگر وہ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر مصر کی طرف بھاگ گیا اور وہاں پہنچ کر فرعون کی بیٹی سے نکاح کر لیا جس سے اس کا بیٹا "ناباط" پیدا ہوا اور یہ مصر میں ہی ٹھہرا رہا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات:...... حضرت سلیمان علیہ السلام کا ان کی حکومت کے چالیسویں سال یا دوسری روایت کے مطابق باون سال کے بعد انتقال ہو گیا۔ چنانچہ اپنے والد حضرت داؤد علیہ السلام کے قریب مدفون کیئے گئے ان کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت میں تفرقہ پیدا ہو گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا شجرۂ نسب
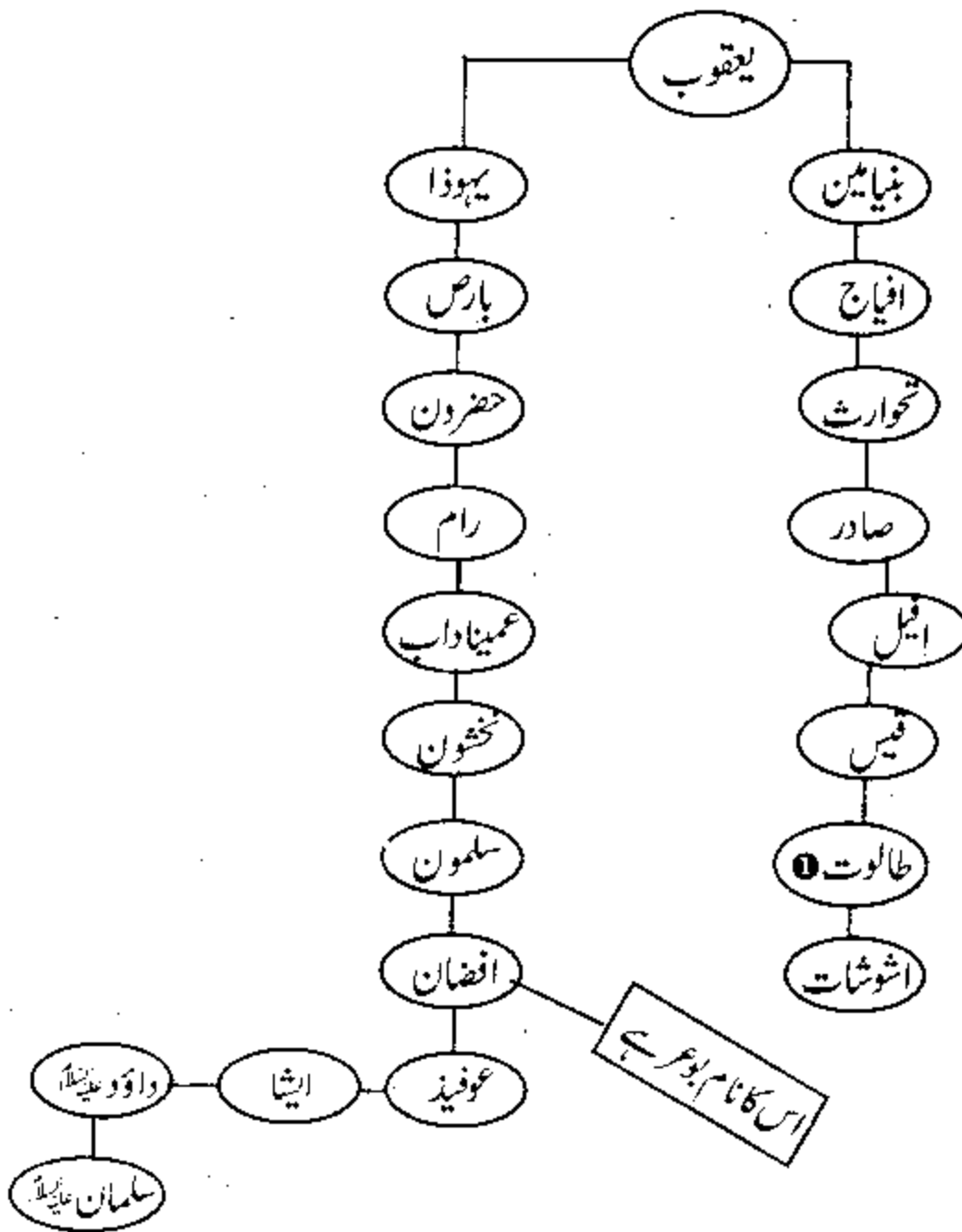
❶ ......اس کا نام شاول ہے یہی بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ ہے۔

بنی اسرائیل کے درمیان بیت المقدس کی تقسیم

رحبعم بن سلیمان علیہ السلام اور ان کے خلاف بغاوت:......حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل نے ان کے صاحبزادے رحبعم کو ان کا جانشین بنایا۔ چنانچہ رحبعم ❶ نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی بیت اللحم وغزوہ وصور وایلہ کی عمارے میں اضافہ کیا اور بنی اسرائیل پر تشدد کرنے لگا۔ بنی اسرائیل نے ان سے ٹیکس میں تخفیف کی درخواست کی مگر اس نے رعایت کرنے کے بجائے ٹیکس بڑھانے کا ارادہ کیا بنی اسرائیل نے ان زیادتیوں سے دل برداشتہ ہو کر عہد شکنی پر مائل ہو گئے اسی زمانہ میں ''یربعم بن نباط'' مصر سے آ گیا چنانچہ تمام بنی اسرائیل نے یہودا اور بنیامین کی اولادوں کے علاوہ اس کی حکومت تسلیم کر لی اور اس کے ساتھ مل کر لڑائی کے لئے نکلے۔ فریقین نے جنگ شروع کی لیکن اس وقت کے کسی نبی کے کہنے سے فریقین جنگ کرنے سے باز آ گئے اور آپس میں صلح کر لی۔

شیشاق کی بیت المقدس پر فوج کشی:......رحبعم کی حکومت کے پانچویں سال شیشاق (بادشاہ مصر) نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ رحبعم لڑائی کے میدان سے بھاگ نکلا شیشاق نے اس کو لوٹا اور ان پر جزیہ مقرر کر دیا کچھ عرصہ کے بعد اسرائیل پھر اس کے مقابلہ کے لئے آئے اور اس کو بیت المقدس سے نکال دیا۔ اس کے بعد بنی داؤد، بنی یہودا اور بنیامین پر بیت المقدس، عسقلان، غزوہ، دمشق، حلب، حمص اور اس کے سرحدی مقامات اور سرزمین حجاز میں حکومت کرنے لگے اور ''اسباط عشرہ'' نے اطراف نابلس فلسطین پر قبضہ حاصل کر لیا اور شام کے مشرق شمال اور فرات و جزیرہ سے متصل شہر شومرون (شمروہ یا سامرہ) میں جا کر مقیم ہو گئے اور اس کو اپنا دارالسلطنت بنا لیا۔ بنی اسرائیل کی حکومت ختم ہونے تک ان میں یہ اختلافات مسلسل قائم رہے اور وہ اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لکھ دیا تھا جیسا کہ ہم اسے آئندہ بیان کریں گے۔

افیاز بن رحبعم کی حکومت:......ان واقعات کے بعد رحبعم اپنی حکومت وسلطنت کے سترہویں سال مر گیا اس کے سبط یہودا اور بنیامین پر بیت المقدس میں اس کا بیٹا حکومت کرنے لگا یہ سیرت میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا۔ نہایت درجہ کا عابد اور روزہ دار تھا اس کا پورا دور حکومت ''یربعم بن انباط'' اور ''بنی اسرائیل'' سے لڑائی لڑنے میں صرف ہو گیا ایک دن بھی فراغت سے بیٹھنے نہیں پایا یہاں تک کہ اپنی حکومت کے تین سال پورے کرنے کے بعد مر گیا اسکے بعد اس کا بیٹا ''اسا'' بن افیاز تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کا زمانہ حکومت کچھ طویل گزرا یہ نہایت نیک طبیعت اور اپنے دادا داؤد کی عادات واخلاق پر تھا اس کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء مبعوث ہوئے اس حکومت کے دوسرے سال ''یربعم بن انباط'' کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ''ناداب'' تخت نشین ہوا مگر تھوڑے ہی دن بعد ''یعیشا بن احیا'' اسے ختم کر کے خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

اسا بن افیاز:......اس کے بعد اس کی ''اسامہ افیاض'' سے لڑائی چھڑ گئی ''اسا'' موقع پا کر شاہ دمشق کو اپنے ہمراہ لے کر ''یعیشا'' پر چڑھ آیا یعیشا ان دنوں یثرب کو آباد کرنے میں مصروف تھا وہ اس اچانک حملہ کا مقابلہ نہ کر سکا اور نہایت بے سروسامانی سے تعمیر کا سامان چھوڑ کر بھاگ گیا ''اسا ابن افیاض'' بادشاہ قدس (بیت المقدس) میں اسباب کو اٹھا لائے اور اس سے قلعے بنوائے اس کے بعد بنی داؤد پر ''زواج (بادشاہ کوش) نے ایک لاکھ افواج کے ساتھ حملہ کیا چنانچہ ''اسا'' نے نہایت جوانمردی سے اور مردانگی سے اس کا مقابلہ کیا اور نہایت سخت شکست دے کر اسے بھگا دیا۔ ''اسا'' اور ''اسباط'' میں سامرہ پر قبضہ کے لئے برابر لڑائیاں ہوتی رہیں اسی کے زمانہ میں سامرہ کو لوٹا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم آگے ذکر کریں گے۔

---

❶......صفحہ نمبر ۲۱۱) ☆ ''رحبعم'' مروج الذھب میں ارحبعم لکھا ہے۔

اسا کا انتقال

یہوشافاط ❶ بن اسا:......اسا اکتالیس سال حکومت کر کے انتقال کر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا یہوشافاط حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔ یہ سیرت میں اپنے باپ سے بہت ملتا تھا اس کے زمانہ میں ''اہل سامرہ'' اور اس کے حکمرانوں کے درمیان صلح رہی۔ اس کے زمانہ میں بادشاہ عمالقہ (یا دوسری روایت میں) اردم نے اس پر حملہ کی کوشش کی اور کچھ فوجیں جمع کر کے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے یہ خبر سن کر اس کا مقابلہ کیا اور نہایت ناکامی سے انہیں پسپا کر کے ان کا مال واسباب لوٹ لیا۔

اردم کی بدعہدی:......اس کے زمانہ حکومت میں انبیاء علیہم السلام میں سے ''حضرت الیاس ❷ بن شویاق'' اور الیسع ❸ بن شویوات علیہ السلام تھے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ ''ایلیا اور نحیا'' اور عبودے'' کی کشتیاں ہند سے قیمتی قیمتی سامان لایا کرتی تھیں ایک مرتبہ مخالف ہوا سے کشتیاں ڈوب گئیں۔ اس نے پچیس سال تک حکومت کی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ''یہورام'' تخت نشین ہوا۔ اردم نے بدعہدی کی اور اپنی قوم میں سے ایک حاکم کو مقرر کر لیا ''یہورام'' نے سن کر ان پر حملہ کیا اور انہیں پریشان، اور قتل اور گرفتار کر کے لوٹ آیا لیکن وہ بدستور اپنی بغاوت پر قائم رہے۔ اسی کے زمانے میں موصل کے بادشاہ اور اسباط کے درمیان جو سامرہ میں تھے لڑائی شروع ہوئی اور ایک لمبے زمانہ تک وہ لڑائیاں جاری رہیں۔

یہورام کی وفات:......ابن عمید کہتا ہے کہ ''موآب'' بنی یہوذا کو دوسو بکریاں کو دوسو بکریاں سالانہ جزیہ دیا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے یہ جزیہ نہیں پہنچایا، ''ملوک قدس'' اور سامرہ متحد ہو کر لڑائی کے لئے نکلے اور سات دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا انہی دنوں جب پانی غائب ہونے کی وجہ سے الیسع نبی نے دعا کی اور وادی جاری ہوگئی تو اہل موآب پانی کی تلاش میں نکلے۔ بنی اسرائیل نے موقع مناسب پا کر ان پر حملہ کر دیا اور نہایت سختی سے قتل وگرفتار کیا یہورام ہی کے زمانہ حکومت مین حضرت ایلیا کو اٹھا لیا گیا اور ان کے اسرار حضرت الیسع کی طرف منتقل ہوگئے اس کے زمانہ میں انبیاء میں سے ''حضرت عبودیا نبی'' بھی تھے پھر اس نے اپنی حکومت کے آٹھویں سال انتقال کیا اور اپنے دادا حضرت داؤد علیہ السلام کے قریب دفن کیا گیا۔

احزیاہو کی جزیرہ موصل پر فوج کشی:......اس کے بعد اس کے بیٹے ''احزیاہو'' نے حکومت اپنے ہاتھ میں لی اس کی ماں غشلیا ❹ بنت عمری، احباب بن عمری کی بہن تھی۔ احزیاہو'' نے تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے ماموں ''احباب'' کا چلن اختیار کیا اور ایک یا دو سال حکومت کی بادشاہ جزیرہ اور موصل پر چڑھائی کی اس لڑائی میں اس کے ماموں ''احباب'' کے بیٹے ''یہورام'' گورنر سامرہ نے بھی اس کا ساتھ دیا چنانچہ یہ دونوں حاکم جزیرہ اور موصل سے لڑ بھڑ کر واپس آئے ''یہوشافاض بن الیشا'' نے جو منسی بن یوسف کی نسل سے تھا اور ''یورام بن احباب'' کے قتل کی فکر میں تھا۔ موقع پا کر ایک ہی وقت میں دونوں کو قتل کر دیا۔

احزیاہو کا خاتمہ:......ابن عمید کہتا ہے کہ ''یورام بن اجاب'' حاکم سامرہ ''احزیاہو'' کے ساتھ مل کر ''اردم'' اور بروایت دیگر ''کلعاد'' سے لڑنے کے لئے گیا تھا اور اسی لڑائی میں یہ دونوں مارے گئے تھے اس کے زمانہ میں انبیاء علیہم السلام میں الیسع اور ''عاموز'' اور ''فختار'' نبی تھے۔

غشلیا بنت عمری کی حکومت:......''احزیاہو'' کے بعد اس کی ماں ''غشلیا بنت عمری'' حکومت کی کرسی پر بیٹھی اس کی حکومت ''قدس'' میں خوب

---

❶......بن اثیر میں ''نسافاط'' ہے ہمارے پاس موجود ابن خلدون عربی میں یہوشافاط اور ترجمہ اکیڈمی کراچی میں ''یہوشاط'' لکھا ہے صحیح ''یہوشافاط'' ہے (ثناء اللہ محمود)۔ ❷......جناب الیاس بن شویاق علیہ السلام حضرت یوشع بن نون کی اولاد میں سے تھے اللہ جل شانہ نے اہل بعلبک کی طرف مبعوث فرمایا وہ لوگ ''بعل'' نامی بت کی عبادت کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں فرمایا اتدعون بعلا و تذرون احسن الخالقین الصّٰفّٰت (کیا تم لوگ ''بعل'' کو پکارتے (یعنی پرستش کرتے) ہو اور چھوڑ دیتے ہو (احسن الخالقین کو) میں ارشاد فرمایا ہے جناب الیاس شریعت موسیٰ کے پابند تھے اور اسی کو تازہ اور لوگوں کو اسی کی تعلیم فرماتے تھے۔ ❸ حضرت الیسع بن شویوات حضرت الیاس علیہ السلام کے شاگرد تھے اور آپ ہی کی دعا سے انہیں نبوت عطا ہوئی تھی۔ ❹......کتاب اسرائیلیات میں اس کا نام ''اضالیا'' لکھا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کی لونڈیوں میں سے تھی۔ اور ابن اثیر میں اس کا نام عزلیت بنت عمرم لکھا ہے۔

ترقی پزیر اور پرزور ہوئی اس نے تمام بنی ''داؤد'' کو مار ڈالا لیکن مشیت الٰہی سے ''یواش'' (احزیا ہو کا رضائی بیٹا) اس کے پنجہ ظلم سے بچ گیا اسے اس کی پھوپھی ''یوشبع بنت یہورام'' نے بیت المقدس کے کسی گوشے میں چھپا رکھا تھا اور اس راز سے اپنے شوہر ''یہودیادع'' کو آگاہ کر دیا جو ان دنوں کاہن اعظم تھا۔ جب یواش کا ساتواں سال پورا ہو گیا اور بنی یہود ''اغثلیا'' کے ناپسندیدہ کاموں سے بیزار ہو کر ''یہودیاع'' کاہن اعظم کے پاس جمع ہوئے اور اس کی حکومت سے بیزاری ظاہر کی۔ ''یہودیادع'' کاہن نے یواش بن احزیا کو ظاہر کر دیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے ساتھ مل کر اس کی نانی ''مغثلیا'' اور ان لوگوں سے جو اس کے ہمراہ لڑے تھے اور انہیں تباہ اور پریشان کر دیا۔

یواش ❶ بن احزیا ہو:...... ''یواش'' یہودیادع کے مشوروں سے نظام حکومت کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد ''یواش'' بت پرستی پر مائل ہو گیا۔ حضرت زکریا ❷ نے منع کیا تو اس نے ان کو شہید کر دیا اس کے زمانہ حکومت میں حضرت الیسع اور حضرت عوفریا'' اور حضرت زکریا نبی تھے۔ ''یہودیادع کاہن یواش'' کی حکومت کے تیئسویں سال انتقال ہو گیا۔ ''یواش'' نے بیت المقدس میں کچھ کام کیا تھا اور اس حکومت کے اڑتیسویں سال حضرت الیسع نے وفات پائی اسی کے زمانہ میں ''شریال'' جو بابل میں ''کسدانیوں'' کا بادشاہ تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ نینویٰ اور موصل نے اور ابن عمید ع کہتا ہے کہ ''بادشاہ شام'' نے بیت المقدس پر حملہ کیا اس نے تمام مال واسباب جو شاہی خزانہ میں اور بیت المقدس میں تھا اسے دے دیا۔ اور اس کی اطاعت قبول کر لی یہاں تک کہ اس کے اراکین دولت اور وزراء نے اسے قتل کر دیا۔

بیت المقدس کی تاراجی:...... اور اس کی جگہ اس کے بیٹے ''امضیا ہو'' تخت نشین کر دیا تھوڑے دنوں کے بعد بنی اسرائیل نے اس سے سرکشی شروع کی اور اپنی ماں کی مدد سے ان پر غالب آ گیا اور باغیوں کو تہ تیغ کر کے ''اردم'' کی طرف بڑھا اور ان پر بھی اسے کامیابی حاصل ہوئی اس نے ان میں سے تقریباً بیس ہزار کو قتل کر دیا اس کے بعد بادشاہ ''اسباط'' نے (جو سامرہ میں تھا) اس پر فوج کشی کی اس نے اس کا مقابلہ کیا لیکن اسے شکست ہو گئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ بادشاہ ''اسباط'' نے اس کی گرفتاری کے بعد ''بیت المقدس'' کا محاصرہ کر لیا اور تقریباً چار سو گز شہر پناہ منہدم کر ڈالی اور شاہی محل کا خزانہ اور ہیکل کا مال واسباب، برتن اور جواہرات لوٹ کر سامرہ واپس گیا اور یہاں پہنچ کر امضیا ہو (بیت المقدس) کے بادشاہ کو رہا کر دیا۔

عزیا ہو کی امارت:...... ''امضیا ہو'' بیت المقدس پہنچ کر شہر پناہ کی منہدم دیواروں کو درست کر کے حکومت کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد بنی داؤد اس کی حکومت سے بیزار ہو گئے اور اس کی حکومت کے ستائیسویں سال اسے قتل کر کے اس کے بیٹے ''عزیا ہو'' کو حکومت کے لئے منتخب کیا اور اس کے زمانہ میں حضرت یونان اور حضرت ناحوم علیہ السلام نبی تھے۔ اور حضرت عاموس کو بھی اس کے عہد حکومت میں نبوت دی گئی تھی۔ عزیا نے ترپن سال تک حکومت کی۔ اس دوران بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

مختلف واقعات:...... ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے پانچویں سال شمسی اعتبار سے سنہ ایجاد کیا گیا اور چھٹے سال موصل سے آرمینیوں کی حکومت ختم ہو گئی اور وہ ملوک بابل کر کے ماتحت ہو گئے اور بائیسویں سال بادشاہ ''بابل'' ''فول'' نامی نے شہر سامرہ پر حملہ کیا اور اس کی حکومت کے تیئسویں سال یونانیوں پر سب سے پہلے ان کے بادشاہ شہر ''انقیاس'' میں حکومت کا رتبہ حاصل کیا اور اسی کے سلطنت کے اکیاون سال کے بعد ''بخت نصر اول'' بابل کا بادشاہ بنا اسی کے دور حکومت میں روم کا پہلا بادشاہ ''فردوس نامی'' بھی تھا اس کے زمانے میں حضرت یوشع علیہ السلام۔ حضرت غوریا علیہ السلام،

---

❶...... ''یواش بن احزیاہ'' عربی نسخے میں ''احزیا'' بحوالہ ابن اثیر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی سب اولادیں ماری گئیں تھیں صرف یہی یواش بن احزیہ بچ گیا تھا۔ ابن اثیر (صفحہ نمبر ۲۱۷ ج ۱)۔ ❷...... حضرت زکریا بن ارن حضرت زکریا بن ارن حضرت داؤد بن سلیمان کی اولاد میں سے تھے۔ ایشاع بنت عمران بن ماثان سے آپ نے نکاح کیا اور بڑھاپے میں جب اولاد ہونے سے ناامید ہو گئے تو حضرت یحییٰ آپ کی دعا سے پیدا ہوئے ان دونوں بزرگوں کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے ''ایشا بنت عمران'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم کی بہن تھیں۔ ہیرودس بادشاہ نے اپنی محبوبہ کی ترغیب سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کر ڈالا اور حضرت زکریا علیہ السلام یہ سن کر اس خوف سے بھاگ گئے اور بیت المقدس کے قریب پہنچ کر ایک باغ میں پہنچے ایک درخت نے بحکم الٰہی آپ کو پکارا جب آپ اس کے قریب گئے تو وہ پھٹ گیا آپ اس میں چھپ گئے انجام کار آپ کی قمیض کا ایک کونہ باہر نکلا رہا۔ بادشاہ ہیرودس کے آدمی آپ کے تعاقب میں آئے ہوئے تھے اور آپ کو ڈھونڈ رہے تھے شیطان نے ان کو اس درخت تک پہنچا دیا جس میں حضرت زکریا چھپے ہوئے تھے۔ اور چادر کا کونہ دکھا کر اپنی بات کو یقین کے درجے پر پہنچایا ان ناعاقبت اندیشوں نے آرے سے درخت کو چیر دیا اور حضرت زکریا شہید ہو گئے۔

حضرت اموص علیہ السلام، حضرت اشیعا علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام[1] تھے اس کے لشکر کی تعداد تین لاکھ بیان کی جاتی ہے۔

عزیا کی وفات:……احکام توریت کی مخالفت کی وجہ سے اس کے ''کاہن نے'' بد دعا دی۔ چنانچہ احزیا ہو عارضہ برص میں مبتلا ہو کر ایک سال تک خانہ نشین رہا اور اس کا بیٹا ''یوآب'' سلطنت کے معاملات دیکھتا رہا۔ ہردیوش مؤرخ روم کہتا ہے کہ اس نے زمانے میں کسدانیوں کے آخری بادشاہ ''شردیال'' بابل میں اپنے سپہ سالا ''ارباط بن المادس'' کے ہاتھ مارا گیا اور ''ارباط'' حکومت بابل پر متمکن ہوا اس کے بعد اس نے بہت سی جنگیں کیں ''قوط'' اور ''اور عرب قضاعیہ'' سے لڑا اور وہاں سے کامیاب ہو کر لوٹا اس کے بعد ''احزیاہو'' اپنی حکومت کے ترپن سال پورے کرنے کے بعد مر گیا۔

یوآب بن عزیاہو:……اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ''یوآب بن عزیاہو'' تخت نشین ہوا۔ یہ نیک اور متقی شخص تھا اس کے زمانے حکومت میں حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت عوف علیہ السلام تھے۔ اسی کے زمانے میں جزیرہ کے حاکم نے ابتداً یہود پر غلبہ حاصل کیا جو ''سریا بانیکین'' کے نام سے معروف تھے اور یوآب اپنی حکومت کے سولہویں سال مر گیا۔

احاز بن یوآب:……پھر اس کا بیٹا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اور اپنے آباء اجداد کے طریقے چھوڑ دیئے اور بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے ارمن موصل کے بادشاہ کی مدد سے ان سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے بن پڑا وہ اسے لوٹ کر واپس چلا گیا اور پھر ''احازان'' کے مقابلہ پر نکلا چنانچہ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی مارے گئے۔ اور ''احاز'' پسپا ہو کر بھاگا۔ ہردشیوش کہتا ہے کہ اس کے زمانہ حکومت میں ''ماربس'' کی حکومت کیرش (بادشاہ فارس) کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت سلطنت اس کی طرف منتقل ہوگئی۔ ابن عمید مسیحی روایت کرتا ہے کہ ''آغاز'' کے زمانہ حکومت میں ''فرنجہ''، یونان کے علاوہ سارے روم پر غالب آگئے تھے اور شہر رومہ کو لوٹ لیا ہردشیوش یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے زمانہ سلطنت میں لاطینین انطاکیہ ''رولس اور پھر مرکہ کا حاکم بنا اور شہر ''رومہ'' آباد کیا۔

خرکیاہو بن احاز:……اس کے بعد سولہ سال حکومت کر کے ''احاز'' مر گیا اور اس کا بیٹا ''خرکیاہو'' تخت نشین ہوا اس نے بت پرستی یک قلم ختم کر دی اور اپنے جد امجد حضرت داؤد علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے لگا۔ بادشاہان بنی یہودا میں اس جیسا کوئی بادشاہ نہیں گزرا۔ بادشاہان موصل دبابلو کو ریش کی مخالف کی اور بنی فلسطین کو فاش شکست دے کر ان کے قصبات کو اجاڑ دیا۔ اس کے اور اس کے باپ کے عہد حکومت میں ''شلیشار'' ''بادشاہ جزیرہ موصل'' نے سامرہ میں اسباط پر حملہ کر کے ان پر جزیہ قائم کیا پھر اسکے زمانے میں ''شلیشار'' ان کی طرف بڑھا اور ان کا ملک چھین لیا۔ پھر اس کی

---

[1] یونس بن متی بنی اسرائیل کے انبیاء مرسلین میں شمار کئے جاتے ہیں جیسا کہ وان یونس لمن المرسلین (الصّٰفّٰت ۳۹) (اور بیشک یونس بھی مرسلین سے) ثابت ہوتا ہے لیکن ان کے لئے کوئی مخصوص کتاب نازل نہیں کی گئی۔ شریعت موسوی کے پابند تھے اور اہل نینویٰ (سرزمین موصل) کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ عرصہ تک یہ وعظ و پند کرتے رہے مگر ان میں سے جب کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجنے کا ارادہ فرمایا جب اس عذاب کے نزول کا وقت آیا تو حضرت یونس رات کے وقت شہر سے باہر چلے گئے صبح ہوتے ہی شہر کے برابر ایک سرخ بادل نمودار ہوا اور اس سے چنگاریاں نکلنے لگیں اہل شہر سے باہر چلے گئے صبح ہوتے ہی شہر کے برابر ایک سرخ بادل نمودار ہوا اور اس سے چنگاریاں نکلنے لگیں اہل شہر نے حضرت یونس کو اس غرض سے تلاش کرنا شروع کیا اگر وہ ملتے تو اہل شہران پر ایمان لاتے، توبہ کرتے لیکن وہ کہاں ملنے والے تھے۔ وہ اس شہر کی سرحد سے غصہ کی وجہ سے باہر جا چکے تھے۔ بادشاہ نے اہل شہر سے کہا اگر حضرت یونس نبی تمہارے درمیان سے چلے گئے ہیں تو کیا ہوا خدا تعالیٰ تم سے دور نہیں گیا۔ چلو شہر کو چھوڑ دو اور میدان میں چل کر توبہ کرو چنانچہ اہل شہر ''بادشاہ'' کے کہنے سے شہر چھوڑ کر میدان میں آگئے اور تین دن تک گریہ زاری کرتے رہے چوتھے دن ان کی دعا قبول کر لی گئی اور یہ عذاب ان سے اٹھا لیا گیا اور اہل شہر اپنے شہر واپس آگئے، حضرت یونس اہل شہر سے بے زار ہو کر رفتہ رفتہ دریا کے کنارے پہنچے اور کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے جب کشتی دریا کے درمیان پہنچی اور کشتی کو مخالف ہوا سے نقصان پہنچا تب ان کو اپنی خطا کا احساس ہوا۔ قصہ مختصر آپ نے خود کو دریا میں ڈال دیا تو کشتی روانہ ہو گئی ادھر آپ کو مچھلی نے نگل لیا اور چالیس دن اس کے پیٹ میں رہے اکتالیسویں دن بحکم الٰہی اس کے پیٹ سے نکلے آپ میں اتنی توانائی بھی نہیں تھی کہ حس و حرکت کرتے یا باہر چلتے چنانچہ چالیس دن تک دریا کے کنارے پڑے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے آپ کو رزق پہنچاتا رہا جب ان میں چلنے پھرنے کی توانائی آگئی تو پھر وہ اسی شہر کی طرف بھیجے گئے۔ جہاں سے آپ غصہ ہو کر چلے گئے تھے۔ وہ لوگ تعداد میں ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ تھے۔ اس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اس مثال کے لئے یہی ایک ''امت'' ہے کہ اس پر عذاب آیا اور وہ اس وقت ایمان لانے اور توبہ کرنے کی وجہ سے بچ گئے ورنہ کسی قوم پر جب بھی کوئی عذاب آیا تو اس وقت ایمان لانے اور توبہ کرنے سے وہ عذاب نہیں اٹھایا گیا۔

حکومت کے چوتھے سال راضین'' بادشاہ دمشق'' نے اس پر حملہ کیا اور بغیر لڑائی کے لوٹ گیا۔

سنجاریف کا محاصرۂ بیت المقدس:......اور چودہویں سال ''سنجاریف'' (بادشاہ موصل) سامرہ کی فتح کے بعد اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے بنی یہودا کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا اور اسے بیت المقدس میں گھیر لیا۔ ''خزکیاہو'' نے تین سو قنطار چاندی اور تین قنطار سونے کے اکثر اور ہیکل اور شاہی محل کا تمام مال ''سنجاریف'' کو دے کر واپس کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ عہد ٹوٹ گیا اور سنجاریف نے دوبارہ بیت المقدس پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ کیا اور اس نے اس رقم معینہ لینے سے انکار کر دیا اور کہلا بھیجا۔ وہ شخص ہے جس کا خدا اسے میرے ہاتھوں سے نجات دے جب تک میں اس کو نجات نہ دوں۔ بنی اسرائیل اس کے کلمات سن کر ڈر گئے اور حضرت شعیا علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی گئی۔

سنجاریف کا خاتمہ:......حضرت شعیا علیہ السلام نے دعا کی تو سنجاریف کے لشکر میں طاعون پھوٹ نکلا ایک ہی رات میں ایک بیس ہزار سپاہی مر گئے۔ چنانچہ سنجاریف مجبور ہو کر نینویٰ اور موصل کی طرف لوٹ گیا اور راستے میں خود اس کے بیٹوں نے اس کو مار ڈالا اور بیت المقدس کی طرف بھاگ گئے۔ تب اس کا بیٹا ''سرمعون'' تخت حکومت پر بیٹھا طبری کہتا ہے کہ بادشاہ بنی اسرائیل نے سنجاریف کو قید کر لیا تھا لیکن حضرت اشعیا نے بالہام خدا اسے چھوڑ دیا۔

منشا بن خزقیاہو:...... پھر خزکیاہو انتیس سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا ''منشا'' تخت حکومت پر بیٹھا یہ نہایت بدکار اور کج خلق شخص تھا۔ اس کے افعال انتہائی ناپسندیدہ تھے۔ وینیا مور میں بھی یہ مذہب کا پابند نہ تھا حضرت اشعیا نے اسے اس کے افعال ناپسندیدہ سے روکنا چاہا۔ لیکن اسے آپ کی ہدایت ورہنمائی ناگوار گزری۔ چنانچہ اس نے حضرت اشعیا کو آرے سے کٹوا دیا اور انہی کے ساتھ صالحین کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے انیسویں سال ''سنجاریف'' صغیر نے مملکت موصل پر قبضہ کر لیا اور ۴۵ھ میں ''بادشاہ یواش'' نے ''بورنطیہ'' آباد کیا جس نے فلسطین میں ترمیم کر کے اسے اپنے نام سے موسوم کیا حکومت کے اکیانویں سال ''سنجاریف'' بادشاہ موصل نے قدس شریف پر فوج کشی کی اور تین سال کے محاصرہ کے بعد حکومت کے چونویں سال اسے فتح کر لیا۔

یوشیا بن امون:......منشا کے بعد اس کا بیٹا ''امون حکومت کی کرسی پر بٹھایا گیا۔ اس کی حالت بالکل اپنے باپ کی سی تھی اس کنے سو سال تک حکومت کی تیسرے سال کے شروع میں اس کے غلاموں نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد ''یہودا نے متفق ہو کر ان غلاموں کو قتل کر کے اس کی جگہ اس کے بیٹے ''یوشیا'' کو بادشاہ بنایا اس نے نہایت سلامت روی کا طریقہ اختیار کیا۔ بتوں کو توڑ ڈالا اور دینی معاملات میں مضبوطی سے کام لینے لگا۔ بتوں کے ''مجاوروں'' کو قتل کر کے ان کے مکانات اور قربان گاہوں کو مسمار کرا دیا جن کو ''یربعام ابن نباط'' نے بنوایا تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں حضرت صقونا، حضرت کلدی اور حضرت ناحوم نبی تھے اس کے دور میں بنی ہارون میں حضرت ''ارمیا بن الحیا'' کو نبوت دی گئی۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو ج ب بابل کی طرف ستر سال کی جلاوطنی کی خبر دی تو ''یوشیا'' نے قبہ قربان اور ''تابوت عہد'' کو ایک گڑھے میں دفن کر دیا جس کا پتہ کسی کو نہ معلوم ہو سکا اس کے دور حکومت میں ''نحوس'' نے بابل چھین لیا۔

فرعون اعرج:......اس کی حکومت کے اکتیسویں سال ''فرعون اعرج'' نے مصر پر قبضہ کر لیا اور حضرت مسیح سے لڑنے کے لئے فرات کی طرف چل دیا۔ ''یوشیا'' بھی اس کے مقابلہ پر آیا اور لڑائی کے میدان میں بتیس سال حکومت کر کے ایک تیر لگنے سے مر گیا۔ جب وہ شکست کھا کر بھاگا جا رہا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا ''یواش'' (جس کو یہویاحاز) بھی کہتے ہیں حکومت کرنے لگا۔ اس نے توریت کے احکام کو بالکل معطل اور بے کار کر دیا اور بدکرداری شروع کر دی۔ فرعون اعرج نے اس پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے مصر واپس آ گیا مصر پہنچ کر یواش کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد فرعون اعرج نے ممالک بنی اسرائیل پر سو قنطار چاندی اور بیس قنطار سونے کا خراج مقرر کیا۔ ''یواش'' کا زمانہ حکومت تین مہینے رہا۔

بخت نصر کا حملہ:......''یواش'' کے بعد بنی اسرائیل نے ''الیاقیم بن یوشا'' کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا یہ نہایت بدطینت اور کافر شخص تھا اور فرعون اعرج کے لئے بنی یہودا سے بہت زیادہ خراج وصول کرتا تھا اس کی حکومت کے ساتویں سال بخت نصر بادشاہ ''بابل'' نے اس پر حملہ کیا اور جزیہ اس

سے چھین لیا پھر بیت المقدس کی طرف بڑھا اور بنی اسرائیل پر جزیہ قائم کیا الیاقیم نے اس کی حکومت تسلیم کر لی اور تین سال تک اس کا مطیع رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ''اردم عمون'' موآب، کسدانیوں کو مسلط کر دیا کچھ عرصہ بعد اس نے کچھ لشکر جمع کر کے بخت نصر سے سرتابی کی وہ اسے گرفتار کر کے بابل کی طرف لے گیا مگر راستے میں الیاقیم اپنی حکومت کے گیارہویں سال مر گیا۔

بنی اسرائیل کی غلامی:...... ''بخت نصر'' نے اس کی جگہ ''یـنـخبـون '' بن الیاقیم کو اپنی طرف سے تخت حکومت پر بٹھایا اس نے تین مہینے حکومت کی پھر کسی وجہ سے بخت ن صر نے اس پر فوج کشی کی اور اس کا محاصرہ کر کے اس کی والدہ اور ارکان مملکت اور رؤساشہر اور تمام بنی اسرائیل کو جو دس ہزار کے قریب تھے قید کر کے بابل کی طرف روانہ کر دیا اور تمام وہ چیزیں جو ہیکل اور شاہی خزانے میں تھیں اور وہ برتن جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کے لئے بنوائے تھے لوٹ لئے اور شہر قدس میں ''فقراء'' اور ''ناتواں'' کے علاوہ کسی کو نہ چھوڑا ''یـنـخبـون '' بن الیاقیم بنی اسرائیل کا بادشاہ بتیس سال تک اس کی قید میں رہا۔

ہیکل کی بربادی:......ابن عمید کہتا ہے کہ ''بخت نصر'' نے قدس شریف پر ''الیاقیم'' کی حکومت کے تیسرے سال حملہ کر کے ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا اور ہیکل کا تمام سامان لوٹ لیا اس وقت ایک ہی وقت میں حضرت دانیال علیہ السلام اور حضرت خانیا اور حضرت عزازیا اور حضرت میصائیل انبیاء تھے الیاقیم کی حکومت کے پانچویں سال بخت نصر اور فرعون اعرج بادشاہ مصر کے درمیان لڑائی ہوئی۔

بخت نصر کی قدس شریف پر فوج کشی:......آٹھویں سال میں ''بخت نصر'' نے قدس شریف پر دوبارہ فوج کشی کی اور اہل قدس پر خراج عائد کر کے الیاقیم کو اپنی طرف سے حکومت کی کرسی پر بٹھایا چنانچہ الیاقیم اس واقعہ کے تیسرے سال مر گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ''یَـخُنیُو '' تخت نشین ہوا اس کے زمانے میں حضرت ارمیا اور یا بن شعیاء وری (حضرت حزکیا) کے والد تھے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو بھی اسی عہد میں نبوت ملی تھی پھر ''یَخُنیُو'' کو بخت نصر بابل لے گیا۔

صدقیاہو پر عتاب:......طبری کہتا ہے ''ہروشیوش'' بھی اس سے اتفاق کرتا ہے کہ بخت نصر نے ''یَـخُـنـیُـو '' ابن الیاقیم کی جگہ اس کے چچا متنا معروف بہ سدقیاہو کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ بدچلن اور نہایت بدسیرت شخص تھا اس نے اپنی حکومت کے نویں سال بخت نصر پر سرکشی کی بخت نصر لشکر لے کر چڑھ آیا۔ اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ کی غرض سے اس کے چاروں طرف دمدمے باندھ دیے تین سال کے محاصرہ کے بعد بنی اسرائیل بیت المقدس سے نکل کر صحرا کی طرف بھاگے کسدانیوں کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا اور مقام اریحا انہیں جا گھیرا اور ان کے بادشاہ ''صدقیا'' کو گرفتار کر لیا اور اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دیں۔ اور اس کے سامنے کے بیٹے کو ذبح کر دیا اور اس کے بعد اس کو بابل لا کر چھوڑ دیا چنانچہ بابل میں ہی اس کا انتقال ہوا اور بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچا کر حجاز چلے گئے۔ اور عرب کے ساتھ وہیں مقیم ہو گئے اس زمانہ میں حضرت ارمیا اور حضرت حبقون اور حضرت باردخ نبی تھے۔

یروشلم کی دوسری تباہی:......اس کامیابی کے بعد بخت نصر نے اپنے سپہ سالار ''نبوزرادون'' کو شہر قدس میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے جسے یہود یروشلم کہتے ہیں اس نے اس شہر کو اجاڑ دیا ہیکل کو ویران کر دیا اور ان ستونوں کو توڑ دیا جو سلیمان علیہ السلام نے مسجد میں نصب کرائے تھے ان میں سے ہر ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تھا شیش محل اور تمام اثار اور شاہی مکانات توڑ دیئے اور مال و اسباب جو کچھ پایا سب اٹھا لے گیا اور کاہن سار یہ اور حبر منشا کو قیدیوں میں داخل کر کے ہیکل کو بابل کا ماتحت بنالیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ صدقیاہو ایک زمانہ تک بابل کے قید خانہ میں رہا پھر جب جاہ فارس بہمن کا کمانڈر ریزداق بابل پر غالب آیا تو اس نے صدقیاہو کو قید سے آزاد کر کے کچھ جاگیر بھی دی۔

فرعون اعرج کا قتل:......مؤرخ حماۃ لکھتا ہے کہ اور مسعودی نے بھی اس قول کی موافقت کی ہے کہ بخت نصر کی کامیابی اور بیت المقدس کی ویرانی کے بعد بنی اسرائیل کے بعض بادشاہ مصر جا کر فرعون اعرج کے پاس پناہ گزین ہوئے۔ بخت نصر نے اس سے بھی بنی اسرائیل کے بادشاہوں کو طلب کیا اس نے ان کو دینے سے انکار کر دیا چنانچہ بخت نصر نے ان پر حملہ کر کے فرعون اعرج کو قتل کر ڈالا اور مصر پر قبضہ کر کے مغرب کے اکثر شہروں کو فتح

کرلیا حضرت ارمیا بنی لادے کی نسل سے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ انہیں بعض لوگ خلقیا کا بیٹا بتاتے ہیں ''صدقیا ہو کے عہد حکومت میں تھے ان کو بخت نصر نے ان کے قید خانہ میں پایا تھا اور اس نے انہیں آزاد کر کے دوسرے قیدیوں کے ساتھ بابل بھیج دیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ''ارمیا'' بنی اسرائیل کی قید میں انتقال کر گئے۔ بخت نصر نے انہیں نہیں پایا اور اسی طرح بخت نصر حضرت دانیال بن حزقیل کو بنی اسرائیل کے ساتھ پکڑ کر بابل لے گیا تھا۔ واللہ اعلم

حضرت ارمیا کی وفات وتدفین:...... ابن عمید کہتا ہے کہ قدس شریف میں ان واقعات کے بعد ''جدلیا بن احان'' باغی کمزور یہود حکومت کرنے لگا۔ اس کی حکومت کے ساتویں مہینے میں اسمٰعیل نامی شخص شاہی خاندان میں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ''جدلیا'' اور ان یہودیوں اور کسدانیوں کو مار ڈالا جو اس کے ساتھ تھے۔ پھر وہ مصر کی طرف بھاگ گیا اور یہیں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ارمیا نبی کو مصر، بابل، صور، صیدا اور عمون کے علاقوں کی نبوت دی گئی اڑتالیس سال کے بعد انہیں اہل حجاز نے شہید کر دیا۔

ان پیشن گویوں میں سے جو حضرت ارمیا نے کی تھیں کہ بخت نصر مصر کی طرف آئے گا اور ہیکل کو خراب اور ویران کرے گا اس کے رہنے والوں کو قتل کر ڈالے گا چنانچہ جب بخت نصر مصر آیا۔ آپ کی لاش کو اسکندریہ لے جا کر دفن کیا اور بعضے بیان کرتے ہیں کہ ارمیا نبی حسب وصیت قدس شریف میں دفن کئے گئے اور خرقیا ہو کو یہود نے بحالت قید قتل کر ڈالا۔

بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی:...... طبری کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد بنی اسرائیل کے جلاوطن لوگ اطراف عراق میں پھیل گئے یہاں تک کہ انہیں بادشاہان فارس نے پھر بیت المقدس کی طرف بھیج دیا تب انہوں نے اسے دوبارہ آباد کیا مسجد بنائی اور اس میں ان کی دو کی دو حکومتیں قائم ہوئیں یہاں تک کہ ''طیطش'' نامی قیصر کے ہاتھوں کی ویرانی کا دوبارہ دور آیا اور جلوہ کبریٰ کا زمانہ آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

اس مقام پر مناسب کلام کے لحاظ سے بخت نصر کا نسب اور جو کچھ اس میں اختلاف ہے، ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

بخت نصر کا نسب:...... بعضے کہتے ہیں کہ بخت نصر ''سنجاریف'' کی نسل سے تھا جس نے اسرائیل سے سامرہ اور قدس شریف میں جنگ کی تھی۔ ہشام بن محمد کلبی بروایت طبری کہتا ہے کہ بخت نصر بن بنوزرادون کو نمرود بن کوش بن حام کی طرف منسوب کرتا ہے جس کا ذکر توریت میں ''اولاد کوش'' کے تحت آچکا ہے اور سنجاریف اور نمرود کے درمیان سولہ پشتیں بتاتا ہے ان میں سے پہلا ''داریوش بن فالغ اور عصا بن نمرود'' غالب گمان ہے یہ نام صحیح نہیں اور عقلاً و روایتاً ان میں تبدیلی کا قوی شبہ ہے اور ان کے صحیح ہونیکا کم یقین ہوسکتا ہے کہا جاتا ہے کہ بخت نصر ''آشوزین سام'' کی نسل سے ہے اگرچہ اس نسب کا ثبوت ہمیں ملا۔ اور شاید یہ پہلے سے صحیح تر ہو کیونکہ ''سنجاریف'' کا نسب جرامقہ میں اور اس کے بعد موصل میں بیان کر دیا گیا ہے اور وہ علماء فارس کے متفقہ قول کے مطابق ہے طبری نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے اس کا اصلی نام ''بختم سہ'' تھا جسے بخت نصر کے نام سے یاد کرتے ہیں ''ہراسپ اور یستاسپ'' اور بہمن (شاہان فارس) کے زمانہ میں اہواز اور روم کے درمیان دجلہ کی غربی جانب کا حاکم تھا اس نے ان شہروں کو جو بابل اور شام سے متصل تھے فتح کیا اس کے بعد قدس شریف گیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور بعضے کہتے ہیں کہ بہمن (شاہ فارس) نے قدس شریف کی طرف اپنا سفیر ان کو اطاعت کا پیغام دینے کے لئے روانہ کیا مگر اہل قدس نے اسے قتل کر دیا چنانچہ بہمن نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جس میں ملوک یاری بن ثابت سے واردوش اور ملوک بنی غلیم بن سام میں سے کیرش بن کیکوس تھے اور ''اخشوارش بن کیرش بن جاماہمن'' جو اس کا رشتہ دار تھا روانہ کیا اور انہی کے ہمراہ بخت نصر بن نبوزرازون بن سنجاریف حاکم موصل بھی تھا ان لوگوں نے بیت المقدس پہنچ کر اسے فتح کر لیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے بخت نصر (حاکم موصل) اس لشکر کے مقدمۃ الجیش کا افسر تھا اور اسی کے ہاتھ میں قدس شریف فتح ہوا۔

بخت نصر کے متعلق بنی اسرائیل کی روایت:...... بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ بخت نصر کسدانیوں میں سے ہے اور وہ ''ناحور بن آزر (تارح) کی اولاد سے ہے ان کی حکومت بابل میں سے تھی اور یہ بخت نصر انہی کی نسل سے ہے اس نے پینتالیس برس حکومت کی اور بیت المقدس اپنی حکومت کے اٹھارویں سال فتح کیا اس کے بعد ''اویل مرماخ'' نے تئیس سال حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا فیلسنصر بن اویل'' تین سال تک

حکومت کرتا رہا پھر اس پر کورش غالب آ گیا یہ وہی کورش ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف دوبارہ بھیج دیا تھا اور بنی اسرائیل نے ان کی حمایت سے بیت المقدس آباد کیا اور از سر نو وہاں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

کورش کے متعلق مختلف روایات:......کورش کے بارے میں جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیجا تھا۔ علماء تاریخ نے اختلاف کیا ہے اور اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ یہ کورش فارس سے ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ ''یستاسپ'' ہے اور خوزستان وغیرہ کا کیقوس (کیکاؤس) اور بجسون بن سیاوش اور لہراسپ وغیرہ (شاہان فارس) کی طرف ایک عظیم الشان بلند حوصلہ گورنر تھا لیکن بادشاہ نہیں تھا بعضے کہتے ہیں کہ کورش اخشوارش بن جاماسپ بن لہراسپ کا بیٹا تھا اور اس کا باپ اخشوارش وہ ہے جسے بہمن نے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا تھا اور جب وہ اسے فتح کر کے واپس آیا تھا تو اسے اطراف ہند اور سندھ کی طرف بھیجا اور جب وہ گھوم پھر کر ابر کی طرف آیا تو اسے بابل کی حکومت دے دی اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں میں سے ابوحادیل الرحا کی بیٹی یعنی مردغائی کی رضاعی بہن سے اپنا عقد کر لیا تھا عیسائیوں کا خیال یہ ہے کہ اس کے پیٹ سے بابل یا ای اور مقام میں اس کا بیٹا کیرش پیدا ہوا۔ مردغائی نے اسے دین یہودیت کی تعلیم دی اور انبیاء وقت حضرت متنیا، حضرت عازریا اور حضرت میثائل اور حضرت عزیز علیہ السلام کی اس نے رفاقت پائی۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر:......حضرت دانیال اس کی حکومت کے منتظم بنے اس کے تمام امور یہی انجام دیتے تھے اور اس کو اس بات کی ہدایت کی کہ شاہی خزائن میں جتنے برتن اور سامان ہوں انہیں ان کے مقامات پر واپس لے جائیں اور قدس شریف کی تعمیر میں مستعدی ظاہر کرے چنانچہ اس نے بیت المقدس کی از سر نو تعمیر شروع کی اور بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیج دیا اور جب ان انبیاء نے بیت المقدس جانے کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کسی مصلحت سے روک دیا۔

کیرش بن کیکو کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک:......اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''کیرش'' کیکے بن غلیم بن سام کا بیٹا ہے جسے ''بہمن'' نے اپنے سپہ سالار ''بخت نصر'' کے ساتھ فتح بیت المقدس کے لئے روانہ کیا تھا اور ''بخت مرس'' کو بہمن نے بابل کا حاکم بنایا تھا اسے بخت مرس کے نام سے مشہور کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد اس کے بیٹے نے تیس سال تک حکومت کی اس کے بعد اس کے بیٹے ''بلتنصر'' نے ایک سال تک حکومت کی۔ پھر بہمن کو اس کے ظلم و ستم کی اطلاع ملی تو اس نے اسے معزول کر دیا اور بابل کی حکومت ''داریوش الماذۃ بن باذا کو دی پھر کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی معزول کر دیا اور کیرش بن کیکو کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور بنی اسرائیل کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے اور ان کے رؤسا کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے اور انہیں ان کے ملک کی طرف لوٹا دینے اور ان پر اس کو حاکم بنانے کی جسے وہ پسند کریں۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی امارت:......چنانچہ بنی اسرائیل نے حضرت دانیال علیہ السلام نبی کو سرداری کے لئے منتخب کیا بعض علماء بنی اسرائیل کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے کہ ''بلتنصر'' بخت نصر کی نسل میں سے اور بابل اور کسدانیوں کا بادشاہ تھا اور دارا (بادشاہ مازی) جسے واریوش بھی کہتے ہیں) اور کورش (یعنی کیرش (شاہ فارس) اس کے مطیع تھے لیکن انہوں نے اس سے سرکشی کی وہ ان کے خلاف اپنا لشکر لے کر چڑھ آیا چنانچہ پہلے تو اسے شکست ہوئی پھر جب اس نے اپنے لشکر کے نامی سرداروں کو لڑائی کے میدان میں روانہ کیا تو اس نے انہیں شکست دے دی اس کے بعد اس کا خادم اسے سوتے میں مار کر ''واریوش'' کے پاس چلا گیا اور پھر ان دونوں نے بابل پر چڑھائی کی اور کسدانیوں کو زیر کر لیا دارا اور اس کی قوم نے ''ماذی'' کو اپنی سکونت کے لئے منتخب کر لیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ ''ویلم'' ہیں جو بابل اور اس کے اطراف میں آئے تھے اور ''کورش'' نے اس سے پہلے بیت المقدس کی مرمت اور مسجد کے برتن واپس کرنے اور جلاوطنان بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف واپس بھیجنے کی نذر کی تھی ''دارا'' کے مر جانے کے بعد کورش، فارس اور ماذی کا بادشاہ بنا اور نہایت عمدگی سے اپنی نذر پوری کی۔ هذا محصل الخلاف في بخت نصر کیرش، واللہ اعلم۔ ☆

یربعام کی بیعت:......ہم اس سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دولت و حکومت کے تذکرہ میں لکھ کر آئے ہیں کہ افرائیم کی اولاد سے ''یربعام بن نباط'' حضرت سلیمان علیہ السلام کی جانب سے یروشلم کے تمام افسروں کا حاکم تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نابلس میں بنی یوسف کے افسروں کا گورنر تھا

چونکہ یہ ظالم اور سرکش تھا اس کی حکومت اور سرداری سے اللہ جل شانہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر ناراضگی ظاہر فرمائی اس لئے یربعام بھاگ کر مصر چلا گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوئی اور آپ کا بیٹا ''رجبعم'' تخت حکومت پر بیٹھا۔ بنی اسرائیل اس کی ناپسندیدہ عادتوں اور نیکیوں کی زیادتی سے ناراض ہو کر اس سے علیحدگی اختیار کرنے پر تیار ہو گئے اور بنی یہودا اور بنیامین کے علاوہ باقی دس قوموں کے لوگ ایک مقام پر جمع ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ انہوں نے یربعام کی بیعت کی اور اسے اپنا حاکم بنا لیا تھا اور اس کے ساتھ مل کر ''رجبعم'' اور ان سے جو اس کے ہمراہ تھے (بنی یہودا اور بنیامین) سے جنگ کی اور انہیں یروشلم میں گھیر لیا پھر فلسطین (بنی یوسف) کی حکومت کا رخ کیا اور شہر نابلس میں اسباط عشرہ پر قابض ہو گئے اور ان کو قدس اور قربان گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

وناذاب بن یربعام:...... ''یربعام'' ایک نااہل، فاسق اور کج خلق شخص تھا اس کی رجبعم بن سلیمان علیہ السلام اور اس کے بیٹے ابیا اور اسا بن ابیا سے مسلسل لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ابیا ان تمام لڑائیوں میں اس پر غالب ہوتا رہا پھر یربعام ابیا کی حکومت کے دوسرے سال اور اپنی حکومت کے تئیسویں سال مر گیا اس کے بعد اس کی جگہ ''اسباط عشرہ'' نے اس کے بیٹے ''یوناذاب'' کو تخت پر بٹھایا یہ بھی ظلم اور بت پرستی اور تمام عادتوں میں اپنے باپ کی طرح تھا۔

اُعشا بن احیا:...... اللہ تعالیٰ نے اس پر ''اُعشا بن احیا'' کو مسلط کر دیا اسے اور اس کے تمام خاندان والوں کو اس کی حکومت کے دوسرے سال قتل کر کے خود اسباط عشر پر حکومت کرنے لگا اور ''اسا بن ابیا'' اہل قدس سے اپنے تمام زمانہ حکومت میں لڑتا رہا۔ ''اسا'' اکثر شاہ دمشق اُعشا کی امداد سے لڑا اور ایک مرتبہ خود شاہ دمشق کو ساتھ لے اس پر حملہ کیا یعیشا ان دنوں یثرب کی آبادکاری اس کی تعمیر میں مصروف تھا چنانچہ ''اُعشا'' اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور تمام مال واسباب چھوڑ کر بھاگ گیا چنانچہ ''اسا'' نے اسے لوٹ لیا اور اس کے سامان سے قلعے بنوائے پھر ''اعشا'' (یعشا) بن احیا چوبیس سال حکومت کر کے مر گیا اور شہر برصا میں دفن کیا گیا۔

ایلیا بن اُعشا کا قتل:...... اس سے پہلے ان کے نبی نے اسے ہلاکت سے ڈرایا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ایلیا اور بروایت دیگر ''ایلہوا'' اسا کی حکومت چھبیسویں سال تخت حکومت پر بیٹھا اور دو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے فلسطین کے بعض شہروں کی تسخیر کے لئے بنی اسرائیل کا لشکر روانہ کیا زمری ''صاحب المرکب'' یا ابن الیاقا نے جو انہی اسباط میں سے تھا ایلیا پر اچانک حملہ کر کے اسے اور اس کے تمام خاندان کو قتل کر دیا اور خود تخت حکومت پر قابض ہو گیا۔

صی بن کسات کا قتل:...... چند دن تک یہی حالت رہی حتیٰ کہ بنی اسرائیل کو جو فلسطین کے محاصرہ پر گئے ہوئے تھے۔ اس واقعہ کی اطلاع ملی چنانچہ وہ اس کی حکومت اور سرداری سے راضی نہ ہوئے اور انہوں نے ''صی بن کسات'' کو اسی کی قوم سے حکومت کے لئے منتخب کیا اور زمری کی طرف لوٹ آئے جس نے ان کے بادشاہ ایلیا کو قتل کر دیا اور اسے چاروں طرف سے گھیر کر شاہی دربار میں لے آئے اور اسے جلانے کے لئے آگ جلائی اور اس واقعہ کے ساتویں دن اسے جلا دیا۔ پھر ''عمری بن ناذاب'' ''صاحب الحربہ'' افرائیم کی نسل سے تھا حکومت کا دعویدار ہوا اور ''صی بن کسات'' کو موقع پا کر قتل کر کے خود حکومت کی کرسی پر استقلال سے قابض ہو گیا۔ یہ واقعات حکومت کے اکتیسویں سال واقع ہوئے۔

بنی اسرائیل میں اختلاف:...... پھر بنی اسرائیل میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ان میں سے بعض نے ''بنیامین بن قتال کو جو ''یساخر'' کی قوم کا تھا اپنا حاکم بنایا اور ''عمری'' سے جنگ لڑ کے یہ ان پر غالب آ گیا۔ یہ شہر ''برصا'' میں رہتا تھا۔ اس نے اپنی حکومت کے چھٹے سال سامریا[1] کو لوٹا اور بارہ سال حکومت کر کے مر گیا اس کو نابلس میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد ''اسباط عشرہ'' کا حاکم اس کا بیٹا ''احاب'' مقرر کیا گیا یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح کفر وعصیان اور بت پرستی کا مذہب رکھتا تھا۔ اس نے ''شاہ صیدا'' کی بیٹی سے شادی کی اور سامرہ میں ایک ہیکل بنوایا اور اس میں ایک بت رکھ کر اسے

[1] ...... سامرہ جبل سمران میں ہے اسے ایک شخص ''سامر'' نے ایک قنطار چاندی کے بدلے خریدا تھا اور اس نے اپنا محل بنوایا اور اس کا نام ''مسبطیہ'' رکھا اور یہ شہر خریدنے والے کی طرف منسوب ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ''سومران'' تھا جسے معرب کر کے اب سامرا کہتے ہیں یہ شہر حکومت ختم ہونے تک ان کے بادشاہوں کا دارالسلطنت رہا۔

سجدہ کرتا تھا۔ اس نے انبیاء کے قتل میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔

حضرت ایلیا کی ناراضگی:.......اس نے ''اریحا'' کو آباد کیا حضرت ایلیا علیہ السلام کی بددعا سے تین سال تک قحط پڑ گیا اور حضرت ایلیا ان سے الگ ہو کر ''بریہ'' چلے گئے اور وہیں مقیم رہے پھر وہاں سے واپس آ کر اور دعا فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسا دیا پھر انہوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا جو ''احاب'' کے ساتھ بت پرستی کرتے تھے۔ (ابن عمید نے ایسے ہی کہا ہے)۔

اسباط عشرہ پر عذاب:......طبری کا خیال یہ ہے کہ جس نبی نے ان کے حق میں بددعا کی تھی وہ حضرت الیاس بن سین (یا یامین) تھے جو الخاص بن عیزار کی نسل سے تھے اور وہ اہل 'بعلبک'' اور احاب اور اس کی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ اس وجہ سے تین سال تک قحط میں مبتلا رہے پہلے انہوں نے اپنے بتوں سے رجوع کیا جب ان سے کام نہ نکلا تو حضرت الیاس کی طرف رخ کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی حضرت الیاس نے دعا کی تو پانی برس گیا لیکن یہ بدستور اپنے کفر اور نافرمانی پر قائم رہے اور ''احاب'' ان پر سختی کرتا رہا چنانچہ حضرت الیاس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگوں کو ہلاکت و تباہی سے آگاہ کیا۔

احاب بن عمری کی حکومت:......حضرت الیاس کے بعد حضرت الیسع بن اخطوب'' کو (جو افرائیم کی نسل سے تھے) نبوت دی گئی۔ ابن عساکر کہتا ہے کہ آپ کا نام ''اسباط بن عدی بن سولیم بن افرائیم'' ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ 'احاب'' کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے الیا نبی پر الیاس بن یفسا کو پاک کر کے وحی نازل فرمائی تھی۔ اور ''نیز اردم'' کو دمشق میں اور ''یاہو'' اور شاہ بن اسرائیل کو قدس شریف میں پاک کرنے پر مامور کیا تھا اس کے بعد سنذاب ''شاہ سوریہ'' نے احاب بن عمری اور اسباط عشرہ پر حملہ کر دیا چنانچہ اسنے سامرہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا اور دو مرتبہ سخت شکست دے کر پسپا کر دیا۔ سنذاب لڑائی کے میدان سے بھاگ کر ایک قلعے میں چھپ گیا جب وہ بھی اسے محاصرین کے ہاتھوں سے پناہ نہ دے سکا تو وہ ایک دن اکیلا ''احاب'' کے پاس آ گیا' 'احاب'' نے اس کا قصور معاف کر دیا اور اسے اس کے ملک کی طرف واپس کر دیا اس وقت کے نبی نے اس کی اس حرکت پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسے اس عذاب سے ڈرایا جو اس کی اولاد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا تھا اس کے بعد ''احاب'' شاہ اسباط' 'یہوشافط (شاہ بنی یہودا) کے ساتھ سوریا کے بادشاہ سے لڑنے کے لئے نکلا۔ اور لڑائی کے دوران ایک پتھر لگنے سے مر گیا اور اسے سامرہ لا کر دفن کیا گیا۔

حضرت عاموص کی شہادت:......''احاب'' نے بائیس سال ابن عمید کے مطابق اٹھارہ سال حکومت کی اس کے بعد اس کے بیٹا اخریا (یا اسیا) کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا۔ یہ نہایت بداطوار اور سرکش انسان تھا اس نے حضرت عاموص نبی کو شہید کیا اور بعل نامی بت کی پرستش شروع کی اور دو سال حکومت کر کے مر گیا۔

متفرق واقعات:......اس کے بعد اس کا بھائی ''یوام'' بادشاہ بنا اس نے ''اسباط عشرہ'' پر بارہ سال تک حکومت کی اس نے پہلے ''بنی موآب'' پر جزیہ نہ دینے کی وجہ سے حملہ کیا چنانچہ سات دن تک ''بنی موآب'' محاصرہ میں رہے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت یسع کی دعا سے وادی جاری ہو گئی۔ ''بنی موآب'' پانی کے خیال سے باہر نکل آئے بنی اسرائیل نے ان کے بے شمار آدمیوں کو قتل کر دیا اس کے بعد 'ہداذ'' (بادشاہ روم) نے ''سامرہ'' کے محاصرے کے لئے لشکر جمع کیا اور اس کا تین سال محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ حضرت الیسع نبی کی دعا سے ناکام ہو کر واپس گیا۔

احزیا ہو بن یہورام کا قتل:......اس حکومت کے بارہویں سال جب بادشاہ جزیرہ اور اردم کی لڑائی کے بعد ''اخریا'' بن یہورام'' بادشاہ بیت المقدس کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ ''یہوشافط بن نیشاء (قوم منشی بن یوسف) نے موقع پا کر اسے اور اخریا (شاہ قدس) کو قتل کر دیا اور خود اسباط پر حکومت کرنے لگا۔

یہوشافط کے ہاتھوں بنی احاب کا قتل:......ابن عمید کہتا ہے کہ ''یوام بن احاب'' شاہ اسباط اخریا (شاہ بیت المقدس) کے ساتھ اردم سے

لڑنے کے لئے گیا تھا اور وہیں دونوں لڑائی میں مارے گئے ''یہوشافظ'' تخت حکومت پر بیٹھتے ہی بنی احاب کے قتل عام میں مصروف ہو گیا اور تقریباً سارے بنی احاب کو قتل کر دیا جیسا کہ اسے حضرت الیسع علیہ السلام نے حکم دیا تھا یہ پینتالیس سال حکومت کر کے مر گیا۔

یواش کا بیت المقدس:..... اس کے بعد اسکا بیٹا ''یواص'' اسباط عشرہ کا بادشاہ بنا اور سترہ سال تک حکومت کرتا رہا اسکے بعد اس کا بیٹا ''یواش'' تخت نشین ہوا اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے امصیا (شاہ قدس) کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور اس کی چار سو ہاتھ لمبی شہر پناہ منہدم کر دی اور ''اہل قدس'' کو گرفتار کر لیا اور عزریا کاہن کی اولاد کو گرفتار کر لیا اور جو کچھ مسجد میں تھا اسے لوٹ کر سامرہ واپس آ گئے کچھ دن کے بعد حضرت الیسع بیمار ہو گئے ''یواش'' ان کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ ''اردم'' کو ہلاک کرے گا اور اس کے خلاف تین بار کامیابی حاصل کرے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا اور یہ تیرہ سال حکومت کر کے مر گیا۔

یربعام بن یواش اور امصیا کی جنگ:..... اس کے بعد اس کا بیٹا ''یربعام'' بادشاہت کرنے لگا یہ انتہائی بدخصلت اور بداطوار شخص تھا اس نے ''امصیا'' بادشاہ یہودا پر حملہ کیا اور بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ اس کے باپ ''یواش'' نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اس نے اس کے بادشاہ امصیا کو شکست دی تھی اور اسے گرفتار کر کے لے آیا تھا جو کچھ خزائن شاہی میں ملا اسے لوٹ لیا تھا اور ''عزریا کاہن'' کو سامرہ میں قید کر دیا تھا۔ پھر اپنی حکومت کے اڑتالیس سال اور ''عزریاہو بن المصیا'' کی گرفتاری کے ستائیسویں سال اس کو آزاد کر دیا تھا۔

زکریا بن یربعام کا قتل:..... ابن عمید کہتا ہے کہ بنی اسرائیل ''سامرہ'' میں گیارہ سال رہے اس کے بعد ''یربعام'' کے بیٹے زکریا کو ''عزیاہو'' کی حکومت کے اڑتیسویں سال تخت حکومت پر بٹھایا اس نے صرف چھ مہینے حکومت کی اس پر قوم ''زبلون'' سے ''مناخیم بن کاد'' نامی ایک شخص نے جو اہل برصامین سے تھا حملہ کیا اور اسے قتل کر کے خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا اس نے بارہ سال تک حکومت کی۔

برصا کی فتح:..... اور ابن عمید کے مطابق اس کی حکومت کا زمانہ زیادہ سے زیادہ دس سال ہے وہ بیان کرتا ہے کہ ''عزیاہو'' ''بادشاہ قدس'' کی حکومت کے انتالیسویں سال اس نے شہر برصا کو بزور طاقت فتح کیا۔

فول کا موصل پر حملہ:..... انہی دنوں میں اس پر ''فول'' بادشاہ نے موصل نے حملہ کیا اور اس پر ایک ہزار قنطار چاندی جزیہ مقرر کر کے واپس آ گیا یہ نہایت بدعادات اور نہایت ظالم شخص تھا اس کے مرنے کے بعد ''فقحیان بن مناخیم'' ''عزیاہو'' شاہ قدس کی حکومت کے چالیسویں سال تخت حکومت پر بیٹھا اور بارہ سال تک بادشاہانہ زندگی بسر کی۔

بارخ بن آصلیا کا قتل:..... اس کے بعد اس کے عمال میں سے ''بارخ بن آصلیا'' اس پر غالب آ گیا یہ بھی اپنے اگلے بادشاہوں کی طرح گمراہ اور بے دین تھا۔ یہ اسباط پر سامرہ میں دس سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانہ حکومت میں ''عزیاہو بن امصیا'' شاہ قدس کا انتقال ہوا اور ''بارخ بن آصلیا'' اپنی بدچلنی اور بت پرستی پر قائم رہا۔ یہاں ''ہوشیع بن ایلیا'' (سبط کاد) نے ''یوآب'' کی حکومت کے تیسرے سال اسے قتل کر دیا اور اسباط نے اس کی جگہ اسے بادشاہت وتخت حکومت پر بٹھایا۔ اس کی حکومت سات سال تک قائم رہی۔ اس کے زمانہ میں اس پر اثور اور موصل کے حاکموں نے حملہ کیا تھا چنانچہ اسباط نے خراج دینا قبول کر لیا تھا۔

ہوشیع کی گرفتاری:..... کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ مصر سے مدد مانگی اور اس کی اطاعت کرنے کی خواہش ظاہر کی جب اس بات کی اطلاع بادشاہ موصل کو ملی تو اس نے اس پر حملہ کر دیا اور تین سال تک محاصرہ کے بعد چوتھے سال سامرہ فتح کر لیا اور اپنی حکومت کے نویں سال ہوشیع کو قید کر لیا اور اسباط کے ساتھ اسے بھی موصل لے آیا پھر اصبہان (اصفہان) کے قصبات میں لاکران کو آباد کیا۔

اہل سامرہ پر عذاب:..... ابن عمید کہتا ہے کہ مؤرخین یہ بیان کرتے ہیں کہ اہل ''سامرہ'' پر اللہ تعالیٰ نے درندوں کو مسلط کر دیا تھا وہ انہیں تنگ کرتے تھے چنانچہ اہل سامرہ نے ''بادشاہ موصل'' کے پاس چند آدمیوں کو ''سامرہ'' کے ستاروں کی چال معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان سے بیان

کیا گیا کہ ''اہل سامرہ'' دین یہودیت قبول کرلیں گے تو درندے نہیں ستائیں گے چنانچہ یہودیوں کے بڑے بڑے کاہن سامرہ روانہ کئے گئے تاکہ انہیں یہودیت کی تعلیم وتلقین کریں'' سامرہ کی یہی اصلیت ہے کہ ان کے اہل ملت کے نزدیک نہ تو ان کے نسب میں ہیں اور نہ ان کے دین میں ہیں۔ (واللّٰہ مالک الامور لارب ولا معبود سواہ)

بنی حشمنائی کی امارت

یوسف بن کریون کی کتاب:...... یہود کے وہ حالات جو ''بخت نصر'' کی جلاوطنی کے بعد بیت المقدس اور اس کے اطراف میں پیدا ہوئے اور ان کے ان دونوں حکومتوں کے حالات جو اس مدت میں قائم تھیں کسی مؤرخ نے تحریر نہیں کئے اور نہ میں نے فن تاریخ کی مہارت اور تلاش کے باوجود تاریخ کی کسی کتاب میں یہ حالات دیکھے۔ البتہ جن دنوں میں مصر تھا اتفاقاً بنی اسرائیل کے ایک فاضل کی ایک تالیف مل گئی جس میں بیت المقدس کے حالات اور بنی اسرائیل کی ان دونوں حکومتوں کا بیان لکھا ہوا تھا۔ جو بخت نصر اول کی ویرانی سے طیطش ثانی کی ویرانی کے درمیان زمانہ جلوت کبریٰ میں قائم ہوئی تھیں۔ مؤلف نے اپنے خیال میں اس زمانہ کے پورے پورے حالات لکھے ہیں اس کا نام ''یوسف بن کریون'' ہے۔

بادشاہانِ اسباطِ عشرہ کا شجرۂ نسب

یعقوب
کاد
دان
یساخر
یوسف
الیاب
الیا
کسات
زمری
ہوشیع
صی
اصلیا
بارخ
اصوتا
فقال
ابیا
بنیامین
یعشو
الیا
منشا
الیشا
یوشافاط
یارم
یعاص
یواش
یربعام
زکریا
نفتالی
باش
شالوم
زبولون
کاد
مناخیم
فقحیا
افرائیم
ناداب
عمری
احاب
حزیا
یوام
بناط
یربعام
یہوناداب

یوسف کی حکومت کا خاتمہ:...... یہ یہودیوں کا مشہور سپہ سالار اور رئیس تھا شہر صولت ❶ کی حکومت اس زمانہ میں اس کے قبضے میں تھی جس وقت روم نے بنی اسرائیل پر قبضہ کیا تھا اور "اسبیانوس" (طیطش کے باپ) نے اس کا اور بیت المقدس کا محاصرہ کر کے صولت کو فتح کر لیا تھا۔ چنانچہ یوسف بھاگ کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر چھپ گیا اور قضا کار "اسبیانوس" ایک روز تن تنہا اس طرف نکل آیا اس نے اس کو گرفتار کر لیا اور پھر اسے احسان کے طور پر چھوڑ بھی دیا۔ اسی طرح اس کے بیٹے طیطش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلاوطن کیا تو اس نے "یوسف" کو عبادت کی غرض سے بیت المقدس میں ہی رہنے دیا۔

بنی حشمنائی و بنی ہیرودس نامی دو حکومتیں:...... یہ تو مؤلف کے حالات تھے اب باقی رہی کتاب میں اس سے بیت المقدس اور "یہود" کے اس عرصے کے حالات اور ان کی دونوں حکومتوں "بنی حشمنائی" اور بنی "ہیرودس" کے تذکرے اور اس زمانے کے نئے امور جیسا کہ میں نے اس تالیف میں دیکھے ہیں۔ اس مقام پر خلاصہ کر کے لکھوں گا۔ کیوں کہ میں نے سوائے اس تالیف کے ان حالات کو کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔ اور ہر قوم اپنے سلف کے حالات دوسروں کے بہ نسبت زیادہ جانتی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی مخالفت وہ نہ کرتا ہو جو اس سے پہلے گزرا ہو جیسا کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا **لا تصدقو اا اهل الكتاب** ☆ (اہل کتاب کی تصدیق مت کرو۔ اور پھر ارشاد فرمایا **و لا تكذبو** ☆ (اور جھٹلاؤ بھی نہیں) باوجود یکہ ان یہود کے حالات انبیاء کے قصوں کی طرف اشارہ ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات بھی نازل ہوئی اس دلیل سے کہ اس کے بعد فرمایا۔ **قو لو ا امنا بالذی انزل الینا و انزل الیکم** (العنکبوت ۴۶) ❷ اور ان واقعات کی دو خبریں جو کسی کی طرف مستند ہوں ان میں سے ایک شخص کی بھی کافی ہو گی جبکہ ان کے صحیح ہونے کا گمان غالب ہو۔ لہٰذا ہم اس خیال سے مناسب سمجھتے ہیں کہ ان حالات کو بنی اسرائیل کے حالات کے ساتھ شامل کر دیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں تا کہ ان کے ابتدائی زمانہ سے آخری زمانہ تک کے حالات کی تکمیل ہو جائے اور میں نے ان کی صداقت اور جھوٹ کا زیادہ احترام نہیں کیا۔

حضرت ارمیا کی پیشن گوئی:...... طبری اور دوسرے آئمہ تاریخ کہتے ہیں کہ حضرت یرمیا (یا حضرت ارمیا) بن خلقیاء جو بنو لاوی میں سے تھے اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے "صدقیاہو" بیت المقدس کے آخری بادشاہ (شاہ بنی یہود) کے زمانہ حکومت میں تھے۔ جب ان لوگوں میں کفر و الحاد پھیلا تو حضرت یرمیا نے انہیں "بخت نصر" کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا۔ بنی اسرائیل نے حضرت ارمیا نبی کو قید کر دیا۔ جب بخت نصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کر کے انہیں دوسرے قیدیوں کے ہمراہ بابل روانہ کر دیا۔ حضرت ارمیا نبی کے ان اقوال میں سے جو انہوں نے بنی اسرائیل سے کہے تھے ایک قول یہ بھی تھا کہ بنی اسرائیل ستر برس کے بعد پھر بیت المقدس بھیج دئے جائیں گے۔ اور اس زمانہ میں بخت نصر اور اس کا بیٹا اور پوتا حکومت کرے گا اور وہ انہیں ہلاک کر ڈالے گا اور کسدانیوں کی حکومت ختم ہو جائے گی حضرت ارمیا نے بنی اسرائیل کو دوسرے الفاظ میں سمجھایا تھا کہ تم لوگ بیت المقدس کے ویران ہونے کے ستر برس کے بعد پھر اس کی طرف واپس بھیجے جاؤ گے۔

حضرت یشعیا علیہ السلام بن امصیا کی بشارت:...... حضرت یشعیا علیہ السلام بن امصیا نے جو ان کے انبیاء میں سے تھے یہ خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل شاہ فارس "کورش" کے زمانہ میں بیت المقدس کی طرف واپس بھیجے گئے جائیں گے۔ چنانچہ کورش نے جب بابل پر قبضہ کیا اور کسدانیوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو اس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس واپس آنے اور مسجد بنانے کی اجازت دے دی اور لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کی ہے چنانچہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کرنا چاہے وہ اس کو بنانے کے لئے جائے گا۔

بنی اسرائیل کی بیت المقدس واپسی:...... چنانچہ بیالیس ہزار بنی اسرائیل اس کام کے لئے روانہ ہو گئے اور ان میں زربابیل بن سالت ہیل بن یوخینا یعنی قدس کا آخری بادشاہ بھی تھا جسے بخت نصر نے قید کر لیا تھا اور حضرت عزیز (نبی) بھی ان کے ہمراہ تھے حضرت عزیز اور اشیوع کے درمیان چھ پشتوں کا فرق بتایا جاتا ہے۔ میں نے ان کے ناموں کی نقل پر اعتماد نہیں کیا اس لئے کہ ان میں ردوبدل کا غالب گمان تھا۔ بہر کیف "کورش" نے مسجد

---

❶...... بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ کمافی التوراۃ اور شاید اس کو اب صفد کہتے ہیں۔ ❷...... اور کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اور تم پر نازل ہوا ہے۔

اقصیٰ کے برتن بھی واپس کر دئے جو کثرت کی وجہ سے بیان نہیں کئے جا سکتے۔ابن عمید کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے پانچ ہزار چار سو طلائی اور نقرئی برتن تھے۔

بنی اسرائیل کی جلاوطنی کی مدت:...... بنی اسرائیل نے بیت المقدس پہنچ کر ''کورش'' کی مدد سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی اور ان کے پرانے دشمن سامرہ کے رہنے والے ان سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے اور ابھی ستر برس کی مدت بھی پوری نہیں ہوئی تھی کیونکہ بیت المقدس کی ویرانی ''بخت نصر'' کی حکومت کے اٹھارویں سال ہوئی ہے۔اور اس کی حکومت پینتالیس سال تھی اور اس کے بیٹے اور پوتے کا عہد حکومت پچیس سال تک رہا۔ اس حساب سے ستر سال میں اٹھارہ سال کم ہوئے جو بیت المقدس کی ویرانی سے پہلے کی حکومت کے گذر چکے تھے۔

اہل سامرہ کی تعمیر بیت المقدس میں مزاحمت:......اہل سامرہ بنی اسرائیل کو ''تعمیر قدس'' سے مسلسل روکتے رہے یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی بقیہ مدت بھی ختم ہوگئی اور ''دارا'' شاہ فارس کی حکومت کا زمانہ آ گیا چنانچہ اہل سامرہ اسکی تعمیر رکوانے کی غرض سے ''دارا'' کے پاس گئے اور دارا کے ارکان حکومت نے عرض کیا کہ ''کورش'' نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت دے دی تھی چنانچہ دارا نے بھی بنی اسرائیل سے کوئی مزاحمت نہیں کی اور بنی اسرائیل نے دارا اول کی حکومت کے دوسرے سال اسکی تعمیر مکمل کر لی۔ان دنوں کے کاہن حضرت عزیز علیہ السلام تھے انہوں نے بیت المقدس آنے کے دوسرے سال توریت کی تجدید کی پھر ''زریا فیل'' مر گیا اس کی جگہ ''یہشیماس'' کو بٹھایا حضرت عزیز کے انتقال کے بعد شمعون الصفا (قوم بنی ہارون) کو ان کا نائب مقرر کیا۔

بلتنصر بن بخت نصر:...... یوسف بن کریون کہتا ہے کہ بخت نسر جب بابل کی طرف واپس گیا تو اس نے ستائیس سال مزید حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا ''بلتنصر'' تین سال تک حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ ''داریوش'' شاہ ماذی (جس کو میں دیلم سمجھتا ہوں) اور کیرش (شاہ فارس) نے اس سے بدعہدی کی چنانچہ ان کی لڑائی ہوئی بالآخر بخت نصر کے لشکر نے ان کو شکست دے دی۔اس نے اس کامیابی کی خوشی میں ایک ''جشن شاہی'' منعقد کیا اور اپنے کمانڈروں کو جمع کر کے بیت المقدس کے ان برتنوں میں انہیں شراب پلائی جنہیں اس کا باپ ہیکل سے اٹھالایا تھا اللہ تعالیٰ اس کے اس کام سے ناراض ہوا اور اس نے اسی وقت اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک غیبی ہاتھ نے دیوار سے نکل کر ''مدانی خط'' میں دیوار پر چند کلمات لکھے وہ کلمات عبرانیہ (احصی'' وزن'' نقد تھے) ''بلتنصر اور حاضرین یہ دیکھ کر سخت پریشان ہو گئے اور حضرت دانیال (نبی) سے انتہائی منت وسماجت کر کے اس کا مطلب پوچھا۔

بلتنصر کا قتل:...... وہب ابن منبہ کہتا ہے کہ حضرت دانیال اکبر کی اولاد میں سے تھے انہوں نے ان کلمات کا مطلب یہ بیان کیا کہ یہ الفاظ تجھے تیرے ملک کے زوال سے ڈراتے ہیں اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری حکومت کے زمانے کو روک دیا اس نے تیرے اعمال کو تول لیا اور تیری قوم سے ملک چھین لینے کا حکم نافذ کر دیا۔حکم الٰہی سے اسی رات بلتنصر مارا گیا۔

کورش کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک:...... اور جیسا کہ ہم نے پہلے تحریر کیا ہے کہ کورش اور اس کی قوم ملک پر مستقل حکمران بن گئی بنی اسرائیل بے وطن واپس کر دئے گئے اور انہیں کسدانیوں کے خلاف کامیابی کے شکریے میں اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے مال ومتاع دے دیا گیا۔ بنی اسرائیل خوشی کے ساتھ بیت المقدس سے روانہ ہو گئے ان کے ساتھ حضرت عزیز علیہ السلام کاہن اور نحمیا اور مردخائی اور قربان گاہ سابقہ حدود کے مطابق بنانا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانیاں کیں اس کے بعد کورش ان کو گیہوں، زیت، بکری، شراب اور تمام وہ چیزیں جن کی انہیں ضرورت تھی بیت المقدس کی مجاورت کے لئے سالانہ دیتا رہا اس اور اس کے علاوہ ان کے ساتھ اور بھی سلوک اور احسانات کرتا رہا اس کے بعد دوسرے بادشاہان فارس اس کی پیروی کرتے رہے۔

وزیر ہامان کی بنی اسرائیل کیساتھ مخاصمت:...... مگر ''اخشویرش'' کے زمانہ حکومت میں ان سب کاموں میں کمی واقع ہوگئی اس کا وزیر ''ہامان'' نامی شخص عمالقہ کی قوم میں سے تھا وہ در پردہ بنی اسرائیل کا مخالف اور دشمن تھا رفتہ رفتہ اس کی خفیہ کوششوں نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ ''اخشویرش'' ان کے قتل پر تل گیا لیکن مردخائی کی سفارش نے بنی اسرائیل کو قتل ہونے سے بچالیا اس نے مردخائی کے کہنے سے بنی اسرائیل کو وہ جس حالت پر تھے اسی

حالت پر رہنے دیا۔

سکندر اور کاہن اعظم:...... یہاں تک کہ "دارا" کے مرنے سے حکومت فارس کا خاتمہ ہو گیا اور ملک فارس پر بنی یونان قابض ہو گئے اور ان میں سے "اسکندریہ بن فیلفوس" حکومت کرنے لگا اس نے اپنے بہادر لشکر سے زمین کو روند ڈالا شاہی ساحل کو فتح کر کے بیت المقدس کی طرف گیا کیونکہ وہ بھی دارا کے ممالک مقبوضہ میں داخل تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے کاہنین اس کے آنے کی خبر سن کر خوفزدہ ہو گئے۔ ایک مرتبہ سکندر عالم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اسے کہہ رہا ہے میں تیری مدد کے لئے آیا ہوں اور اس نے اسے اہل قدس کو تکلیف دینے سے منع کیا اور اسے ان کی خواہشات پوری کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ جب سکندریہ "بیت المقدس" پہنچا اور کاہن اعظم نے اس سے ملاقات کی اس نے کاہن اعظم کی بہت تعظیم وتکریم کی اور اس کے ہمراہ ہیکل میں داخل ہوا جہاں کاہن نے سکندر کے لئے دعا کی برکت کی۔

سکندر کی خواہش:...... پھر سکندر اس طرف مائل ہو گیا اور اس نے کاہن سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مقدس مقام پر اس کی سونے کی تصویر رکھ دی جائے تا کہ اس کا ذکر خیر بھی ہوتا رہے۔ کاہن نے کہا یہ ہمارے مذہب میں ممنوع ہے لیکن تو اپنی ہمت اور سخاوت اور قربان گاہ اور نمازیوں پر خرچ کردہ تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے اور تیری یادگار قائم کرنے کی غرض سے اس سال جتنے بچے بنی اسرائیل کے پیدا ہوں ان سب کے نام تیرے ہی نام پر رکھے جائیں گے سکندر اس بات پر راضی ہو گیا۔

سکندر کی بنی اسرائیل پر نوازشات:...... چنانچہ سکندر نے بے انتہا مال دیا اور کاہن کو نہایت معقول معاوضہ دے کر دارا کی لڑائی کے بارے میں استخارہ کرنے کے لئے کہا کاہن نے کہا کہ جاؤ اللہ تمہارا مددگار ہو گا۔ پھر سکندر نے حضرت دانیال علیہ السلام سے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر کی کہ تو دارا کے خلاف فتح پائے گا اس کے بعد سکندر بیت المقدس سے واپس چلا گیا اور اس کے اطراف وجوانب کو دیکھتا ہوا وہاں سنبلاط "سامری" نے ملا اہل قدس نے اسے نکال دیا تھا۔ سنبلاط نے سکندر کی دعوت کی اور تحفے اور ہدایا دیئے اور طویل برید میں ہیکل بنانے کی اجازت مانگی سکندر نے اسے ہیکل بنانے کی اجازت دے دی اس کے بعد سنبلاط نے ہیکل تیار کر کیا اپنے داماد منشا کو اس کا کاہن مقرر کر دیا۔ یہودیوں کا یہ گمان ہے کہ توریت میں قول باری ☆اجعل البرکته علی جبل کریم سے یہی مراد ہے۔ یہودی اپنی عیدوں میں سے اس نئے ہیکل کی طرف جانے اور اس پر نظریں چڑھانے لگے۔ رفتہ رفتہ وہ عظیم الشان بن گیا۔ اور اہل بیت المقدس اس سے دب گئے یہاں تک کہ "ہر مایوس بن شمعون" یعنی بنی حشمنائی کے پہلے بادشاہ نے اسے ویران کر دیا۔

ہیکل کے اموال کی ضبطی کا منصوبہ:...... اس کے بعد سکندر اپنی حکومت کے بتیس سال پورے کر کے مر گیا اور اس کا ملک اس کے اراکین سلطنت میں تقسیم ہو گیا۔ "سلیاقوس" سکندر کے بعد اس کے اراکین دولت میں سے ایک بارعب وجاہ شخص تھا وہ بھی فقراء اہل قدس کے لئے مال واسباب بھیجتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے یہ خیال آیا کہ ہیکل میں نادر سامان اور جواہرات کے بہت سے ذخیرے ہیں اس نے اس کے لالچ میں ایک سپہ سالار کو جس کا نام "اردوس" تھا بیت المقدس کے مال واسباب اور ذخیرے ضبط کرنے کے لئے روانہ کیا، کاہن خنیان نے اردوس کو اس فعل سے باز رکھنا چاہا اور یہ ظاہر کیا کہ اس میں فارس اور یونان کے بقیہ صدقات ہیں اور وہ چیزیں ہیں جو حال ہی میں "سلیاقوس" نے عطا فرمائی ہیں اردوس "کاہن خنیان" کے کہنے پر متوجہ نہ ہوا اور ہیکل کو لوٹنے پر تیار ہو گیا اہل قدس کی بددعا سے اردوس راستے ہی میں جب وہ ہیکل کو لوٹنے کے لئے آ رہا تھا سر کے درد میں مبتلا ہو گیا چنانچہ کاہن حنینان کی وجہ سے اردوس اس وقت اچھا ہو گیا اور اپنی دلیر پر نادم ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ کے بعد "سلیاقوس" بیت المقدس کی اور زیادہ عزت کرنے لگا اور مقررہ مال واسباب دوگنے بھیجنے لگا۔

توریت کا یونانی ترجمہ:...... ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد توریت کا یونانیوں کے لئے ترجمہ کیا گیا کہا جاتا ہے کہ "تلمائے" نے یونانیوں میاں سے سکندر کے بعد مصر کی حکومت حاصل کی۔ یہ مقدونیہ کا رہنے والا علم دوست، حکمت وکتب الالٰھیہ کا بے حد شائق تھا اس سے یہود کی کتاب "اسفار" کا ذکر کیا گیا تو اسے اس کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ قدس شریف کے کاہنوں کو اس کے بارے لکھا اور ان کو تحائف بھیجے۔ ستر علمائے یہود

اس کام کے لئے منتخب کئے گئے جن میں ''کاہن عاذر'' بھی تھے۔ جب یہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو اس نے ان کی بہت بڑی عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا۔ ہر ایک کیلئے ایک کاتب مقرر کیا جو کچھ وہ ترجمہ کر کے بتاتے تھے یہ کاتب لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ اسفار کا عبرانی زبان سے یونانی زبان میں ترجمہ ہو گیا۔ علمائے یہود نے اس کی تصحیح کی اور اس کو روایت کرنے کی اجازت دی ''تلمائے'' نے اس کے صلہ میں تقریباً ایک لاکھ یہودیوں کو چھوڑ دیا جو مصر میں قید تھے اور ایک سونے کا منبر بنوا کر اس پر سرزمین مصر اور نیل کا منبر بنوا کر اس پر سرزمین مصر اور نیل کا نقشہ بنوایا اور اسے جواہرات سے مرصع کر کے ''قدس شریف'' میں بطور نذر بھیج دیا جو ہیکل میں امتیاز رکھ دیا گیا۔

یہودیوں پر جبر استبداد:...... پھر طلمائی حاکم مصر مر گیا اور ''انطیوخوس'' حاکم مقدونیہ، انطاکیہ، پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد مصر کی حکومت بھی حاصل کر لی اور ملوک طوائف نے ارض عراق میں اس کی اطاعت قبول کی اس لئے اس کی حکومت کی بنیاد مضبوط ہو گئی اور اس کا رعب اور داب بڑھ گیا اس نے لوگوں کو بت پرستی کا حکم دیا اور اپنی شکل کا ایک بت بنوایا۔ مگر یہودیوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا فتنہ پردازوں نے اسے کہہ سن کر اسے یہودیوں کے خلاف ابھار دیا چنانچہ ''انطیوخوس'' یہودیوں پر حملہ آور ہوا اور انہیں قتل اور گرفتار کرنے لگا یہودی پہاڑوں اور بیابانوں کی طرف بھاگ گئے۔ ''انطیوخوس'' ان کی خون ریزی کے بعد واپس گیا اور بیت المقدس میں اپنا ایک نائب فلیلقوس شخص مقرر کر گیا اسے حکم دیا گیا وہ یہودیوں کو بتوں کے سجدہ کرنے اور خنزیر (سور) کھانے اور سنیچر کے اعمال چھوڑنے اور فتنہ ترک کرنے پر مجبور کرے اور جو شخص اس کی مخالفت کرے اسے سزائے موت دی جائے۔ اسنے ایسا ہی کیا بلکہ اس سے زیادہ سختی اختیار کی اور وہ غنڈے جو اس فتنہ کا باعث بنے تھے یہودیوں کی قتل و غارت پر دلیر بن گئے۔ انہوں نے عاذر کاہن کو قتل کر ڈالا جس نے توریت کا یونانی میں ترجمہ کیا تھا جب کہ اس نے بت کے سجدہ اور ان کے نام کی قربانی کھانے سے انکار کیا۔

فلیلقوس کی جنگ:...... جو لوگ پہاڑوں اور صحراؤں کی طرف بھاگ گئے تھے ان میں ''متتیا بن یوحنا'' بن شمعون کا بن اعظم بھی تھا۔ جو حشمنائی بن حونیا بنی نوذاب (نسل ہارون) سے معروف ہے یہ مرد نیک، شجاع، و دلیر تھا اپنی قوم کی تباہی اور بربادی سے غمزدہ ہو کر ایک سنسان، بیابان، میں مقیم تھا۔ جب ''انطیوخوس بیت المقدس سے کوچ کر گیا تو اس نے یہود کو اپنے ٹھکانے سے مطلع کیا اور انہیں یونانیوں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی یہود نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور تیار ہو گئے ''فلیلقوس'' (انطیوخوس کا کمانڈر) یہ خبر پا کر اپنا لشکر لئے ہوئے متتیا کی گرفتاری کے لئے چل پڑا چنانچہ یہود اور انطیوخوس کا مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر مردانگی دکھائی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور فلیلقوس کا مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر مردانگی دکھائی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور فلیلقوس کا لشکر بھاگ گیا۔

یہود بن متتیا اور نیقانور کی جنگ:...... اس دوران متتیا کا انتقال ہو گیا اور یہوذا ابن متتیا حکمران بنا اس نے بھی فلیلقوس کو دوبارہ شکست دے دی۔ انطیوفوس ان دنوں اہل فارس کی لڑائی میں مصروف تھا اس کا شکست حال سن کر اپنے بیٹے ''افطر'' کو اپنا قائم مقام بنا کر اس کی کمک پر اپنی قوم کے ایک سپہ سالار ''لیشاوش'' کو مامور کیا اور انہیں یہودیوں پر فوج کشی کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے تین مشہور جرنیلوں نیقانور، تلمیاس، صردوس، کو یہودیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ اور ان سے یہودیوں کی پامالی اور قتل و غارت کا وعدہ لے لیا اور اطراف دمشق اور حلب کے تمام ''ارمنی'' اور دشمنان یہود فلسطین وغیرہ کے لوگ اس لشکر کے ساتھ مل گئے یہوذا ابن متتیا نے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنی فتح و نصرت کی دعا مانگی اور بیت المقدس کا طواف کیا اور تبرکاً اس پر ہاتھ پھیرے۔ اس کے بعد مقابلہ پر آیا پہلے نیقانور کے لشکر سے مقابلہ ہوا اور پہلے ہی حملہ میں اسے شکست دے دی۔ چنانچہ اس کے لشکریوں کو قتل کر کے اس کا مال و اسباب لوٹ لیا۔

بنی اسرائیل کی فتح:...... پھر دوسرے کمانڈروں ''تلمیاس اور صردوس'' سے لڑا اور انہیں بھی شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اور انطیوخوس کے پہلے سالار ''فلیلقوس'' کو گرفتار کر کے آگ میں جلا دیا۔ اس کے بعد شاہ فارس سے انطیوخوس کے شکست پانے کی خبر آئی اس کے بعد ہی وہ خود بھی مقدونیہ پہنچ گیا اور یہودیوں کی کامیابی سے برہم ہو کر ایک بڑا لشکر مرتب کر کے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا۔ مگر راستے ہی میں ''عارضہ طاعون'' میں مبتلا ہو کر مر گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا اس کے مرنے کے بعد ''تخت نشین ہوا اور اس کا نام اس کے باپ ''انطیوخوس'' کے نام سے موسوم ہوا۔

بیت المقدس کی تطہیر:...... یہوذا ابن متتیا' ان لڑائیوں سے فارغ ہو کر قدس شریف میں واپس آ گیا۔ اور انطیوخوس کی بنوائی ہوئی قربان گاہیں اور بت تڑوا ڈالے اور مسجد کو بتوں کی نجاست سے پاک کیا اور ایک سے دوسرا نیا مذبح قربانی کے لئے بنوایا اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنی نشانی دکھلانے کی غرض سے اسے بغیر آگ روشن کر دے چنانچہ وہ لکڑیاں بغیر آگ کے جلنے لگیں یہ آگ مسلسل دوسری ویرانی کے زمانہ تک روشن رہی۔

عید العساکر:...... اس دن کو یہودیوں نے عید کا دن قرار دیا اور اسے عید العساو کر کے نام سے مشہور کر دیا۔ اس کے بعد "افطر" نے دوبارہ اپنے باپ کی تمنا پوری کرنے کے لئے لیشاوش" کو یہودیوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ یہوذا ابن متتیا نے اسے بھی شکست دے کر پسپا کر دیا۔ لیشاوش' بھاگ کر ایک قلعے میں چھپ گیا۔ یہوذا ابن متتیا نے پہنچ کر محاصرہ کر لیا با آخر لیشاوش نے دب کر اس بات پر مصالحت کر لی کہ آئندہ لیشاوش ابن متتیا سے لڑنے کے لئے نہیں آئے گا۔ اس معاہدہ میں یہواذا کی خواہش پر "افطر" بھی شامل کیا گیا۔ لیشاوش محاصرہ سے نجات پا کر اپنے ملک واپس چلا گیا اور یہوذا ابن متتیا اپنی قوم کی اصلاح میں مصروف ہو گیا۔

رومیوں کا ابتدائی زمانہ:...... ابن کریون کہتا ہے کہ کتیم (روم) کی حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا یہ رومیہ میں رہتے تھے ان کے تمام امور تین سو تئیس رئیسوں کی شوریٰ پر منحصر تھے ان میں سے ایک سردار نشین ہوتا تھا اسے وہ "شیخ" کے لقب سے یاد کرتے تھے وہ ان کے تمام کام انجام دیتا تھا جو غیر قومیں ان پر حملہ کرتی تھیں اس کی رائے سے ان کا مقابلہ کرتے تھے اس پر انہیں بڑا اطمینان تھا اس وقت تک تو ان کی یہی حالت تھی اس سے پہلے وہ یونانیوں پر غالب آ چکے تھے اور ان کے ملک پر قابض ہو گئے تھے اور دریا عبور کر کے افریقہ تک کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔

انطیوخوس افطر کی "یہوذا ابن متتیا" پر فوج کشی:...... غرض کہ متحد ہو کر انطیوخوس افطر اور اس کے چچا زاد" دلیشاوش" شاہان یونان کی یادگار پر حملہ کرنے کی غرض سے انطا کیہ کی طرف بڑھے اور یہوذا شاہ بیت المقدس کو "انطیوخوس" اور یونانیوں کی اطاعت سے علیحدہ ہونے کے لئے لکھا یہوذا نے ان کے لکھنے پر عمل کیا جب اس کی اطلاع "انطیوخوسافطر" کو ہوئی تو یہوذا ابن متتیا کی عہد شکنی سے سخت برہم ہو کر فوج کشی کر دی۔

یہوذا ابن متتیا اور انطیوخوس کی صلح:...... یہواذ ابن متتیا نے نہایت ہوشیاری سے اس کا مقابلہ کیا اور شکست کھانے کے بعد "انطیوخوس افطر" نے صلح کا پیغام بھیجا چنانچہ شرائط صلح یہ قرار پائیں کہ یہوذا ابن متتیا اپنے پرانے عہد پر قائم رہے گا اور "انطیوخوس" جو کچھ سالانہ بیت المقدس کو بطور نذر دیتا رہے گا اور وہ فسادی جو لڑائی کا باعث ہوتے ہیں انہیں قتل کر ڈالے گا چنانچہ شملاوش کو قتل کر دیا گیا اور عہد واقرار از سر نو قائم کیا گیا۔

دمتریاس کا انطا کیہ پر حملہ:...... اس کے بعد اہل رومہ نے اپنے سپہ سالار "دمتریاس بن سلیاقوس" کو ایک جرار فوج کے ساتھ انطا کیہ کی طرف روانہ کیا انطیوخوس افطر نے اس کا مقابلہ کیا مگر اس کی جی توڑ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا اور یہ اور اس کا چچا زاد بھائی "لیشاوش" لڑائی کے میدان میں مارے گئے چنانچہ اہل روم کامیابی کے ساتھ انطا کیہ میں داخل ہو گئے۔

یہوذا اور نیقانور:...... قیموس کاہن ان یہودی فتنہ پردازوں میں سے تھا جو "انطیوخوس" کے پاس رہتا تھا اس نے دمتریاس سپہ سالار روم کو کامیابی کے بعد بیت المقدس کے مال واسباب کی لالچ دلائی اور اس پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اس نے "نیقانور" کو اس کو انجام دینے کی غرض سے روانہ کیا۔ یہوذا ابن متتیا بادشاہ بیت المقدس نہایت پر تپاک کے ساتھ اس سے ملنے آیا۔ اور ہدیا اور تحائف اندازے سے زیادہ پیش کئے چنانچہ نیقانور یہوذا کی ان پسندیدہ کاروائیوں سے بیحد خوش ہوا۔ دونوں نے مراسم اتحاد قائم رکھنے کی قسمیں کھائیں قیموس کاہن نے نیقانور کے پہنچنے سے پہلے دمتریاس کو نیقانور اور یہوذا کی باہمی سازش کی اطلاع دے دی اور بیت المقدس پر قبضہ کرنے کی شیادہ ترغیب دی۔

نیقانور کی شکست اور قتل:...... اس کے بعد دمتریاس نے اپنے سپہ سالار کو ملامت بھرا خط لکھا اور اپنے حکم کی بجا آوری کی سخت تاکید کی اور یہ بھی تحریر کیا کہ یہوذا کو گرفتار کر کے لائے مگر یہوذا کو اس کے جاسوسوں نے اس واقعہ کی اطلاع دے دی تو وہ بیت المقدس چھوڑ کر سامرہ (صبصطیہ) چلا

گیا۔ نیقانور نے اس کا تعاقب کیا مگر یہوذا نے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اور نیقانور کو شکست ہوگئی یہوذا نے لشکر روم کے اکثر حصے کو قتل کر ڈالا اور نیقانور کو گرفتار کر کے بیت المقدس میں ہیکل پر سولی دے دی۔ یہودیوں نے اس دن کو بھی روز عید مقرر کر دیا۔

یہوذا کی شکست اور قتل:...... اس کے بعد دمتریاس نے اپنے سپہ سالار روم نے ایک دوسرے ہوشیار اور ماہر افسر ''یفروس'' کو تیس ہزار فوج دے کر یہودیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا یہوذا کا لشکر لڑائی کے میدان سے اپنے باشاہ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا اور مختلف گھاٹیوں میں جا کر چھپ گیا یہوذا گنتی کے چند آدمیوں کے ساتھ لڑتا ہوا بھاگا، یفروس نے تعاقب کیا اور جنگ کے دوران یہوذا مارا گیا اور اسے اپنے باپ متتیا کے قریب دفن کیا گیا۔

یوناثال اور یعتروس کی جنگ:...... اس کا بھائی یوناثال باقی یہودیوں کو لے کر مضافات اردن کی طرف چلا گیا۔ یعتروس نے اس کا ''مقام برسیع'' میں پہنچ کر محاصرہ کر لیا اور طویل مدت تک کسی قتل وقتال کے بغیر یوناثال کو محاصرہ میں رکھا۔ یوناثال ایک آخری کوشش یا اپنی قسمت کا آخری فیصلہ کرنے کے لئے یہودیوں کے لے کر برسیع سے نکلا لڑائی ہوئی اور بالآخر یعترس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور اس شرط پر کہ یعتروس آئندہ یہودیوں سے لڑنے کے لئے نہیں آئے گا۔ چھوڑ دیا اس کے بعد یوناثال مر گیا اور یہودیوں پر اسکا تیسرا بھائی شمعون حکومت کرنے لگا۔

شمعون کی حکومت اور جنگ:...... شمعون کے حسن انتظام وخوبی سلوک سے اطراف وجوانب کے یہود جمع ہو گئے جس سے اس موجودہ فوج کی قوت اس قدر بڑھ گئی کہ اس نے اپنے سارے دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ جس شخص نے اس پر حملہ کیا اسے پسپا کر دیا۔ دمتریاس سپہ سالار بھی انطاکیہ میں اس کے مقابلہ پر آیا۔ چنانچہ اس نے دمتریاس کو شکست دے دی اور رومی فوج کی ایک کثیر تعداد کو مار ڈالا۔ اس کے بعد روم نے لڑائی کا پھر دوبارہ حوصلہ نہ کیا حتیٰ کہ شمعون کو ''تلمائی'' (شمعون کا بہنوئی) کی طرف بھاگ گیا۔ اس کا اصلی نام ''یوحان'' تھا یہ نہایت بہادر تھا اس نے اس سے پہلے کسی لڑائی میں ایک بہادر ہرقانوس کو مار ڈالا تھا اس وجہ سے قبول کر لی اور اس کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

قلعہ داخون کا محاصرہ:...... ''تلمائی'' بھاگ کر قلعہ داخون میں چھپ گیا ہرقانوس نے اس کا محاصرہ کر لیا ایک روز تلمائی شہر پناہ کی فصیل پر پھر رہا تھا اتفاق سے ہرقانوس کی بہن اور ماں کو قتل کر کے قلعہ داخون سے بھاگ گیا۔

دمتریاس اور ہرقانوس کی صلح:...... ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد سپہ سالار روم دمتریاس بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کا محاصرہ کر کیا یہودیوں نے عید کا زمانہ گزر جانے تک جنگ کی مہلت مانگی۔ چنانچہ متریاس نے اس شرط سے مہلت دی کہ قربانی میں سے اسے بھی کچھ دیا جائے اس کے بعد اس کے دل میں خدا جانے کیا خیال آیا جس سے دمتریاس نے بیت المقدس کے لئے تصویریں بھیجیں اور یہودیوں کو صلح کی درخواست پیش کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آ گیا تھا۔ لہٰذا دمتریاس نے یہودیوں کی درخواست صلح کو قبول کر لیا اور جب ہرقانوس اس سے ملنے کے لئے گیا تو تین سونے کے حقے دمتریاس کو تحفہ دئے اس کے بعد دمتریاس بیت المقدس سے واپس آ کر اپنے دار الحکومت کی درستی وانتظام میں مصروف ہو گیا اس دوران روم اور فارس میں جنگ چھڑ گئی دمتریاس تمام کاموں کو چھوڑ کر لشکر روم لے کر موقع جنگ پر پہنچ گیا مگر ہرقانوس عید کی وجہ سے جنگ پر نہ جاسکا۔

ہرقانوس کا اہل رومہ پر حملہ:...... یہاں تک کہ ''ہرقانوس'' کو دمتریاس کی شکست کی خبر ملی تو ہرقانوس نے موقع مناسب پا کر اپنے دشمن اہل شام پر حملہ کر دیا۔ نابلس اور روم کے قلعے جمع شرات میں تھے فتح کر کے ان پر جزیہ عائد کر دیا اور ان کے ختنے کرا دئے۔ انہیں احکام توریت کی پابندی پر مجبور کیا اور اس ہیکل کو جسے سنبلاط سامری نے اسکندر کی اجازت سے بنایا تھا ویران کر دیا اور اپنی سرحدی بادشاہوں کو زبردستی اپنا مطیع بنا لیا۔

ہرقانوس کی رومی سرداروں سے صلح:...... اس کے بعد اس نے یہودی رہنماؤں کو رومہ کے منتظمین اور اراکین دولت کے پاس روانہ کیا اور تمام چیزوں کو واپس مانگا جنہیں انطیوخوس اور یونان بیت المقدس سے اُٹھا کر لے گئے تھے رومہ کے سرداروں نے ''ہرقانوس'' کے اس فرمان کی تعمیل کی اور خوشی سے معاہدے کی تجدید کی اور اس کو ملک الیہود (بادشاہ یہود) کے مبارک لقب سے مخاطب کیا۔

بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ:...... اس سے پہلے اس کے آباؤ اجداد ''کاہن'' کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا اور عہدہ کہونت کو شاہی اختیارات میں شامل کر لیا۔ یہ حکمران بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ ہے۔

سامرہ کی تسخیر:...... القصہ ''ہرقانوس'' اردم کے قلعون پر قبضہ کر کے شہر سامرہ کی طرف گیا اور اسے بزور تیغ فتح کر کے اس کی شہر پناہ کو ویران کر دیا اور اس کے رہنے والوں کو قتل کر دیا۔

بنی اسرائیل کے فرقے:...... ابن کریون کہتا ہے کہ یہودیوں میں ان دنوں تین فرقے تھے ایک فرقہ فقہا اور اہل قیاس کا تھا جنہیں وہ فروشیم (ربانیین) کہتے تھے دوسرا فرقہ ظاہریہ ہے جو کہ کتاب کے ظاہری الفاظ پر عمل کرتے تھے اور ان کو وہ صدوقیہ (قراء) سے تعبیر کرتے تھے اور تیسرا فرقہ عباد کا تھا جو دنیاوی تعلقات قطع کر کے عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور یہ ''حسید'' کہلاتے تھے۔ ہرقانوس کے آباؤ اجداد فرقہ ربانیین میں سے تھے لیکن اس نے بذاتہ اپنا مذہب ترک کر کے قراء کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔

ہرقانوس کی فرقہ ربانیین سے برہمی:...... مذہب کی تبدیلی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے ایک دن یہودیوں کو ایک خاص مجلس میں جمع کیا اور یہود سے مخاطب ہو کر بولا میں تم سے نصیحت چاہتا ہوں۔ ربانیین کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ حکومت و سلطنت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے اس لئے بعض ان میں سے بول اُٹھے تمہارے لئے یہ نصیحت ہے کہ تم اپنے کو کہونت سے علیحدہ کر کے صرف حکومت کے رتبے پر اکتفا کرو کیونکہ کہونت کی شرائط تم میں پائی جاتی۔ تمہاری ماں انطیوش کے زمانے کی قیدیوں (لونڈیوں) میں سے تھی۔ ہرقانوس نے غصہ ہو کر کہا تم لوگ اپنے حاکم اور والی پر حکومت کرنا چاہتے ہو میں آج سے اس مذہب کو چھوڑتا ہوں۔ ہرقانوس نے یہ کہہ کر مذہب قراء اختیار کر لیا اور فرقہ ربانیین کے ایک بڑے گروہ کو قتل کر ڈالا۔ اسی وجہ سے یہود کے ان دونوں فرقوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا اور ایک لمبے عرصے تک دونوں میں برابر لڑائی ہوتی رہی۔

ارستبلوس بن ہرقانوس کی حکومت:...... ہرقانوس اپنی حکومت و سلطنت کے اکتیس سال پورے کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بڑا بیٹا ''ارستبلوس'' تخت حکومت پر بیٹھا۔ ہرقانوس کے اس کے علاوہ دو بیٹے اور تھے ایک کا نام ''انطیقنوس'' تھا جسے ہرقانوس پیار کرتا تھا اور دوسرے کو اسکندر کہتے تھے۔ ہرقانوس نے ناراض ہو کر اسے ''جبل الخیل'' کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ جب ''ارستبلوس'' نے حکومت کے زینے پر قدم رکھا تو اس اپنے بھائیوں کو اپنے باپ کا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اسکندر اور اس کی ماں کو گرفتار کر لیا چنانچہ انطقنوس نے معافی مانگی تو ارستبلوس نے اسے اپنے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے لڑائیوں میں اسی کے جانے پر اکتفا کیا اور کہونت کا تاج اتار کر شاہی تاج پہن لیا اس کے بعد انطیقنوس نے ان لوگوں پر فوج کشی کی جو سرحدی مقامات پر رہتے تھے اور استبلوس کی فرماں برداری سے نکل گئے تھے۔ چنانچہ ان سب کو طاقت کے زور پر فرمانبرداری کے دائرہ میں کھینچ لیا۔

انطیقانوس بن ہرقانوس کے خلاف سازش:...... اس دوران چند فتنہ پردازوں نے اس کے بھائی استبلوس سے اس کی شکایت کی اور اس کے کانوں کو انطیقنوس کی شکایتوں سے بھر دیا۔ جب انطیقنوس لڑائی سے واپس آیا تو اتفاق سے وہ زمانہ ''عید المظال'' کا تھا۔ اور اس کا بھائی بیماری کی وجہ سے گھر سے باہر نہ آتا تھا۔ انطیقنوس شاہی محل میں جانے سے پہلے کنارہ کر کے ثواب کی غرض سے ''ہیکل'' چلا گیا۔ فتنہ پردازوں نے ارستبلوس سے یہ جڑ دیا کہ انطیقنوس ہیکل میں کہونت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے گیا ہے اور تمہارے قتل کی فکر میں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ تمہارے پاس مسلح آئے ارستبلوس نے یہ سنتے ہی اپنے ہی اپنے جاں نثاروں اور محل کے ملازمین سے یہ تاکید کر دی کہ اگر انطیقنوس مسلح ہو کر آئے تو بلا اجازت واطلاع اس کی گردن مار دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فتنہ پردازوں کو اپنی کوشش میں کامیابی حاصل ہو گئی۔

ارستبلوس کی پشیمانی اور وفات:...... کچھ عرصہ کے بعد ارستبلوس کے سامنے ان فسادیوں کی سازش اور فریب کا پردہ چاک ہو گیا وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوا اور فرط غم سے اپنا سینا اتنا پیٹا کہ اسے ''قذف الدم'' کا عارضہ لاحق ہو گیا اور اسے عارضے میں ایک سال کے بعد مر گیا۔

اسکندر ابن ہرقانوس:...... اس کے بعد یہودیوں نے اس کے بھائی ''اسکندر'' کو قید سے نکالا اور اس کی بیعت کی اور حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور اس کے بعد اس سے ''عکا اور صیدا'' والوں نے بدعہدی کی اور اہل قصبہ قبرص کی طرف بڑھے اسکندر نے عکا پر پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا اس عرصہ میں ملکہ قلوپطرہ اور اس کے بیٹے ظیر و میں مخالفت ہو گئی۔ ظیر دجزیرہ قبرص کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا چنانچہ اہل عکا نے اسے کہلوایا کہ کہ ہم اس پر دوبارہ قبضہ کر لیں گے اگر اسکندر کے محاصرہ سے ہمیں نجات مل گئی۔ چنانچہ ظیر ولوٹ کر اسکندر کے ممالک کی طرف بڑھا اور پھر وہاں سے کوچ کر کے اردن پر حملہ آور ہوا۔

سرحدی امراء کی اطاعت:...... ان واقعات کے دوران "اسکندر" نے صیدا پر حملہ کر دیا اور اسے بزور طاقت فتح کر کے قدس شریف کی طرف واپس آ گیا اور سرحدی امراء نے اس کی اطاعت قبول کر لی چنانچہ اس طرح بغاوت کرنے والوں کا مزاج درست ہو گیا۔

ربانئین کی شورش وسرکوبی:...... اس کے بعد یہود میں پھر از سرنو فتنہ اس طرح برپا ہو گیا کہ "عید المظال" کے دن تمام یہودی مسجد میں جمع ہو کر کھا پی رہے تھے اور اسکندر بھی ان میں موجود تھا۔ کچھ لوگ اس سے کچھ فاصلہ پر تیراندازی کر رہے تھے اتفاق سے ربانئین میں سے کسی کا تیر اسکندر کے قریب آ گرا۔ ربانئین اور قراء میں بحث ہوتے ہوتے جھگڑا ہونے لگا اور یہ جھگڑا اتنا زیادہ بڑھا کہ چھ سال تک فتنہ وفساد ختم نہ ہوا اس فتنہ میں تقریباً پچاس ہزار ربانئین مارے گئے اور اسکندر قراء کا معین ومددگار رہا۔

دمتریاس کے خلاف فتح:...... "ربانئین" میں دمتریاس (انطیوخوس) کے پاس وفد روانہ کیا اور اسے مال واسباب دینے کا وعدہ کیا چنانچہ "دمتریاس" ان کے کہنے میں آ گیا اور ایک لشکر جرار لے کر "نابلس" کی طرف بڑھا اسکندر نے اس کا مقابلہ کیا اور دمتریاس کو شکست دے کر بے شمار سپاہیوں کو مار ڈالا۔ پھر واپس آ کر ربانئین پر حملہ آور ہوا اور ان کے خلاف بھی فتح حاصل کر لی اور تقریباً تین سو "ربانئین" کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

دمتریاس کا قتل:...... اسکندر اس کے بعد دمتریاس کے تعاقب میں روانہ ہو گیا اور اس کے اکثر مقبوضہ علاقوں کو فتح کر لیا۔ دمتریاس یہ سن کر ایک آخری کوشش اور اپنی قسمت آزمائی کی غرض سے لڑائی کے میدان میں آیا لیکن اس کی تازہ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہ پہنچایا بالآخر شکست کھا کر بھاگ گیا چنانچہ اسکندر نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ ربانئین اور دمتریاس سے جنگ کر کے دو تین سال کے بعد بیت المقدس واپس آیا۔

اسکندر کی وفات:...... ان کامیابی کے بعد اس کا رعب وادب اور بڑھ گیا اسے ایک قوت حاصل ہو گئی مگر اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور تین سال تک بیمار رہا۔ بیماری کے دوران اسے بعض قلعوں کے محاصرے کی ضرورت پیش آئی اس لئے کہ ان قلعوں کے حکام نے اس سے سرتابی شروع کر دی تھی۔ لیکن اتفاق سے اسکندر کی موت نے اسے ان قلعوں کو فتح کرنے کی مہلت نہیں دی اور محاصرہ کے دوران وہ مر گیا اور مرتے وقت اپنی بیوی کو یہ نصیحت کر گیا کہ فتح ہونے تک میری موت کا حال چھپایا جائے اور لاش بیت المقدس لے جا کر دفن کر دی جائے۔

ہرقانوس وارستبلوس پسران اسکندر:...... اسکندر کے بعد باغیوں نے عام طور سے اس کے بیٹے کی طرف دل کا میلان ظاہر کیا اور جنہوں نے شروع میں اختلاف کیا انہیں مجلس خاص میں جمع کر کے اپنی رائے سے متفق کر لیا۔ اسکندر کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام ہرقانوس اور چھوٹے کو ارستبلوس کہتے تھے۔ یہ دونوں اسکندر کے مرنے تک چھوٹے چھوٹے تھے یہ بڑے ہوئے تو ہرقانوس تو "کہونت" کے لئے منتخب کیا گیا۔ اور ارستبلوس کو لشکر کی سپہ سالاری دی گئی اور لڑائی کا انتظام سپرد کیا گیا۔

ہرقانوس اورارستبلوس میں اختلاف اور صلح:...... "ربانئین" نے اس کا ساتھ دیا چنانچہ اس نے عظیم الشان بادشاہوں سے خراج لیا اور ان کو اپنا مطیع بنا لیا اس دوران ربانئین اور قراءؔ کے درمیان کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا۔ یہ فتنہ کرنے کی غرض سے ارستبلوس کی ماں بیت المقدس روانہ ہوئی لیکن اس کی موت نے اس کی تمناؤں کا خون کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اسی کے زمانہ میں ہوا۔ الغرض جب اسکندر کے بیٹے ارستبلوس کو جو سپہ سالار لشکر تھا اس کے مرنے کی اطلاع ملی تو وہ قراء کو جمع کر کے ہرقانوس اور ربانئین سے لڑنے کے لئے چل پڑا اور ان کا بیت المقدس میں محاصرہ کر لیا۔ سرداران یہود اور بڑے بڑے کاہن آپس میں صلح کرانے کی کوششیں کرنے لگے انجام کار اس پر صلح ہوئی کہ حکومت وسلطنت کا ارستبلوس مالک رہے گا۔ اور ہرقانوس بدستور کہونت پر قائم رہے گا یہ رائے طے پاتے ہی فتنہ وفساد ختم ہو گیا اور ارستبلوس کی حکومت مستقل ہو گئی۔

انطفتر ابوہیردوس کا تعارف:...... کچھ عرصہ کے بعد ہرقانوس اور ارستبلوس میں "انطفتر ابوہیردوس" کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ انطفتر ابو ہیردوس ان رؤسائے اسرائیل میں سے تھا جو حضرت عزیز علیہ السلام کے ساتھ بابل سے جمع ہو کر آئے تھے۔ اس میں رعب اور ادب اور دلیری کا قدرتی مادہ تھا

اس کے پاس مال اواسباب اور بے شمار مویشی تھے اسکندر نے اسے بلاداردوم (جبال شرات) کا حاکم بنا دیا تھا۔ چنانچہ وہ عرصے بلا داردم کا حاکم رہا وہیں سے اس نے اپنا نکاح کیا جس سے چار بیٹے (فیلو (۱) (۲) ہیردوس (۳) فرودا (۴) یوسف (۵) ایک لڑکی سلومت پیدا ہوئی۔

انطفتر کی معزولی:...... بعضے کہتے ہیں کہ انطفتر بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا بلکہ وہ اہل روم میں سے تھا بنی حشمنائی کے خاندان میں پرورش پائی تھی۔ جب اسکندر مر گیا اور اس کی بیوی اسکندرہ حکومت کرنے لگی تو انطفتر کو جبال شرات کی حکومت سے معزول کر دیا گیا۔ انطفتر جبال شرات سے بیت المقدس چلا گیا اور وہیں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ حکومت ارستبلوس کے ہاتھ میں آ گئی۔

انطفتر کی ریشہ دوانی:...... ہرقانوس اور انطفتر کے درمیان پہلے سے مراسم قائم تھے۔ کچھ زمانہ کے بعد ارستبلوس اپنے بھائی ہرقانوس سے ناراض ہو گیا اس لئے کہ اسے انطفتر کی چالاکیوں اور فریب کا پتہ چل گیا تھا۔ اس نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور خفیہ طور پر ارستبلوس کے کاموں میں رخنہ اندازی کرنے لگا اور لوگوں میں یہ ظاہر کرنے لگا کہ ارستبلوس۔ ہرقانوس اور اس کے ساتھیوں سے کینہ رکھتا ہے اسے حکومت نہیں دینی چاہیے۔ ہرقانوس اس سے بہت زیادہ حکومت اور سرداری کے لائق ہے پھر انطفتر نے ہرقانوس کو یہ جھانسہ دیا کہ ارستبلوس تیرے قتل کی فکر میں ہے۔ چنانچہ جب ہرقانوس کے دماغ میں یہ خیال بیٹھنے لگا تو انطفتر نے اس کے ساتھیوں سے ساز باز کر کے ارستبلوس کی طرف سے اسے مکمل طور پر بدظن کر دیا۔ پھر عرب کے بادشاہ "ہرثمہ" کے پاس جانے کی رائے دی ہرثمہ اور قانوس میں مراسم پہلے سے تھے اس خیال سے ہرقانوس اس کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

ہرقانوس کی ہرثمہ سے مدد کی درخواست:...... غرض دونوں عہد و پیمان کر کے ہرثمہ کے پاس پہنچ گئے "ہرثمہ" کو ارستبلوس سے جنگ کرنے کے لئے ابھار دیا چنانچہ ارستبلوس اور ہرثمہ کی لڑائی ہوئی اور لڑائی کے دوران ارستبلوس کے لشکریوں کا بڑا حصہ ہرقانوس سے مل گیا چنانچہ ارستبلوس میدان جنگ سے بھاگ کر قدس شریف میں چھپ گیا ہرقانوس اور ہرثمہ نے اس کا محاصرہ کر کے لڑائی برابر جاری رکھی۔

ہرقانوس کی عہد شکنی اور اس کا وبال:...... یہاں تک کہ عید الفطر کا زمانہ آ گیا۔ محصورین یہودی لڑائی کی وجہ سے اپنے مذہبی رسوم ادا نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے ہرقانوس کے مصاحبوں کے ذریعے قیمتی تحائف پیش کرنا چاہے۔ جب اس نے اسے منظور کر لیا تو انہوں نے اس سے بدعہدی کی اور بعض لوگوں کو جو ارستبلوس اور اس کے ساتھیوں کے لئے دعا کر رہے تھے قتل کر دیا اس وجہ سے ان میں ایک وبا پھیل گئی جس سے ہزاروں لوگ مر گئے۔

باغیوں کی سرکوبی واطاعت:...... ابن کریون کہتا ہے کہ ارمن و دمشق وحمص اور حلب کے علاقوں میں تھے یہ سب روم کے مطیع تھے انہی دنوں ان سب نے سرکشی کی چنانچہ روم نے اپنے سپہ سالار "فمقیوس" کو ان کی بغاوت رفع کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ "فمقیوس" نے اپنے مقدمۃ الجیش کا افسر "سکانوس" کو مقرر کر کے آگے بڑھنے کا حکم دیا اور ارمن نے گھبرا کر اطاعت قبول کر لی پھر "سکانوس" اور اس کے بعد "فمقیوس" دمشق میں داخل ہو گئے۔ ارستبلوس نے قدس سے اور ہرقانوس نے مقام حصار سے اس پر لشکر کشی کی اور لڑائی چھیڑنے سے پہلے فمقیوس کے پاس مال تحائف روانہ کئے اس نے لینے سے انکار کیا اور ہرثمہ کو بیت المقدس میں داخل ہونے سے روک دیا اور بیت المقدس سے کوچ کر گیا اس کے ساتھ ہرقانوس وانطفتر بھی چلے گئے اور ارستبلوس اور اسکے تحائف بیت المقدس واپس آ گئے۔

فمقیوس اور انطفتر کے درمیان سازش:...... اس کے بعد انطفتر دوبارہ فمقیوس کے پاس مال و تحائف لے کر گیا مگر اس نے اس سے بدعہدی کی مجبور ہو کر انطفتر نے یہ چاپ اختیار کی اور اس سے یہ ظاہر کیا کہ "میں ہرقانوس کا کاہن اعظم بظاہر مطیع رہوں گا تا کہ ارستبلوس کی طاقت کم ہو جائے۔ چنانچہ فمقیوس نے انطفتر کی رائے پسند کی اور کہا کہ میں بظاہر "ارستبلوس" کی موافقت کروں گا لیکن درحقیقت میں بھی موقع اور وقت کا منتظر رہوں گا اور کامیابی کے بعد ہرقانوس کو بیت المقدس کی حکومت دے دوں گا اس مشورہ سے اگلے دن ہرقانوس اور ارستبلوس سپہ سالار فمقیوس کے پاس آئے اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے انطفتر عام لوگوں کو جمع کر کے فمقیوس کے پاس لایا وہ لوگ ارستبلوس کی شکایت کرنے لگے چنانچہ فمقیوس

نے ان لوگوں کی شکایتیں انصاف کے کانوں سے سنیں اور ایک منصفانہ حکم صادر کیا۔

ارستبلوس کی مصالحت کی پیش کش:...... لیکن ارستبلوس کو اس کا حکم شاق گزرا اور اس کی لشکر گاہ سے اٹھ کر چلا گیا اور بیت المقدس پہنچ کر قلعہ بندی کر لی فمقیوس نے اس کا تعاقب کیا پہلے وہ اریحا میں اترا اس کے بعد قدس شریف کی طرف بڑھا چنانچہ ارستبلوس نے فمقیوس سے اس شرط پر صلح کر لی کہ فمقیوس اس کے بھائی ہرقانوس کی مدد نہ کرے اور استبلوس ہیکل کے تمام جواہرات اور اسباب فمقیوس کو دے دے۔

فمقیوس کے افسر کا قتل:...... چنانچہ فمقیوس نے اس شرط کو مان لیا اور اس کی شرط کو تعمیل و تکمیل کی غرض سے اپنے ایک جنگی افسر کو اس کے ساتھ بیت المقدس روانہ کر دیا کاہنوں نے ارستبلوس کو اس فعل سے روکا چنانچہ عام لوگ اس سے ناراض ہو گئے اور فمقیوس کے جنگی افسر اور اس کے بعض ساتھیوں کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو بیت المقدس سے باہر نکال دیا۔

فمقیوس کا ہیکل پر قبضہ:...... فمقیوس کو یہودیوں کی اس حرکت سے ناراضگی پیدا ہوگئی اس نے اسی وقت حملے کا حکم دیا لیکن شہر پناہ کے دروازے بند ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہ ہو سکا اور باہر سے لڑتا رہا ادھر شہر کے اندر ہرقانوس اور ارستبلوس کے گروہوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ جنگ کے دوران ایک یہودی نے شہر کا دروازہ کھول دیا چنانچہ فمقیوس بے خوف وخطر شہر کے اندر داخل ہو گیا اور شاہی محل پر قبضہ کر کے ہیکل کا محاصرہ کر لیا اور آلات حصار کے ذریعے ہیکل کے بعض برجوں کو منہدم کر کے اس پر بھی قبضہ کر لیا۔

فمقیوس کی مراجعت:...... جس وقت فمقیوس میں داخل ہوا لڑائی جاری رہنے کے باوجود کاہنوں کو عبادت کرتے ہوئے پایا اس کے دل پر ایک ہیبت سی طاری ہوگئی چنانچہ ہیکل کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ گیا۔ اس کے مال واسباب اور ذخائر کی طرف ہاتھ تک بھی نہ بڑھایا۔ اور ان پر ہرقانوس اور انطفتر کی نگرانی کے لئے اپنے سپہ سالار ہرقانوس کو بیت المقدس میں چھوڑ آیا جس نے اس سے پہلے دمشق اور بلاد ارمن کو فتح کیا تھا ارستبلوس اور اس کے دو بیٹے زنجیر سے بندھے رومہ کے لئے فمقیوس کے ہمراہ روانہ ہو گئے باقی تیسرا لڑکا سکندر روپوش ہو گیا۔

سکندر کا بیت المقدس کا قبضہ:...... فمقیوس جس وقت سرزمین شام فتح کرتا ہوا اپنے وطن جا رہا تھا۔ اس وقت ہرقانوس اور انطفتر نے عرب پر روم کا مطیع بنانے کے لئے حملہ کر دیا۔ ادھر اسکندر نے میدان کالی دیکھ کر بیت المقدس کا رخ کیا اہل قدس نے اس کا انتہائی خوشی سے خیر مقدم کیا اور اسے اپنا حاکم بنا لیا۔ اسکندر نے حکومت کی کرسی پر بیٹھتے ہی ہیکل کے ان برجوں کو درست کرایا جنہیں فمقیوس نے منہدم کر دیا تھا۔ اس کی حکومت کچھ ایسی دلپسند بن گئی کہ ایک مخلوق اس کی مطیع ہوگئی۔ اس دوران ''ہرقانوس'' اور انطفتر واپس آئے چنانچہ اسکندر نے ان کا قدس شریف سے نکل کر چمکتی ہوئی تلواروں اور نوکدار نیزوں سے استقبال کیا ہرقانوس اور انطفتر کو اس واقعہ میں سخت ناکامی ہوئی۔ چنانچہ اسکندر نے ان کے لشکر پر بہت سختی سے حملہ کر کے انہیں پسپا کر دیا۔

اسکندر کی شکست:...... ہرقانوس اور انطفتر نے ''کیناتوس'' سپہ سالار روم سے مدد مانگی جو فمقیوس کے بعد بلاد ارمن کا ناظم بن کر آیا تھا وہ ان دونوں کو امداد کے لئے بلاد ارمن سے قدس شریف کی طرف آیا۔ مگر اسکندر نے انتہائی مردانگی سے اس کا مقابلہ کیا لیکن مقابلہ سے پہلے اس کے حصے میں شکست لکھی جا چکی تھی اس کی تازہ کوششوں نے اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا وہ میدان جنگ سے شکست اٹھا کر قلعہ ''اسکندرونہ'' میں پناہ گزین ہو گیا۔ ہرقانوس نے قدس شریف پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ ''کیناتوس سپہ سالار روم نے اسکندر کا تعاقب کیا اور قلعہ اسکندرونہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ چنانچہ اسکندر نے مجبور ہو کر امن کی درخواست کی جسے کیناتوس نے فوراً قبول کر لیا۔

ارستبلوس کا فرار اور گرفتاری:...... انہی لڑائیوں کے دوران ارستبلوس اپنے بیٹے انطقوس کے ساتھ قید خانہ سے بھاگ گیا اور ایک گروہ کثیر جمع کر کے کیناتوس کے مقابلہ پر آیا لیکن اس کی قسمت نے مدد نہیں کی اور وہ پہلی ہی لڑائی میں گرفتار ہو گیا۔ کیناتوس نے اسے دوبارہ رومہ کے قید خانہ میں بھیج دیا چنانچہ وہ اسی قید خانہ میں اس زمانہ تک رہا جب تک کہ رومہ پر قیصر کو غلبہ حاصل نہ ہوا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جن دنوں روم کو قیصر کے مقابلے کی ضرورت درپیش تھی اور فمقیوس رومہ کے باہر قیصر کی لڑائی کے لئے لشکر جمع کر رہا تھا۔

ارستبلوس کا خاتمہ:......ارستبلوس دوبارہ قید خانہ سے نکل کھڑا ہوا اس مرتبہ اس کے ہمراہ چند کمانڈر بھی قید خانہ سے نکل آئے تھے ارمن اور یہود پر مقیوس کی اطاعت روک نے کی غرض سے حملہ کیا فمقیوس نے انطفتر کو اس کے مقابلہ اور گرفتاری کے بارے میں خطوط لکھے چنانچہ اس نے یہود کے چند آدمیوں کو ارستبلوس کے پاس روانہ کیا جنہوں نے بلاد ارمن میں چند دن کے بعد موقع پا کر ارستبلوس کو زہر دے دیا۔ اس کے بعد کینانوس کی ترغیب وتحریر سے شیخ (والی رومہ) نے ارستبلوس کے بقیہ بیٹوں کو آزاد کر دیا۔

تلمائی (شاہ مصر) کی معزولی وبحالی:......ابن کریون کہتا ہے کہ انہی دنوں میں اہل مصر نے اپنے بادشاہ تلمائی کی بغاوت کر کے تخت سے اتار دیا اور روم کا خراج بند کر دیا جس کے بعد روم نے مصر پر فوج کشی کر دی اور انطفتر نے تلوار کے زور پر کامیابی حاصل کر کے تلمائی کو دوبارہ حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کی سلطنت کے معاملات کو درست کیا پھر کینانوس بیت المقدس واپس آ گیا اور ہرقانوس کی قدس کی حکومت اور انطفتر کو اس کی وزارت کا عہدہ دے کر رومہ واپس چلا گیا۔

ہیکل کے مال پر عربنوس کا قبضہ:......ابن کریون کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد فارس اور روم میں جھگڑا پیدا ہو گیا روم نے فارس سے جنگ کے لئے ایک کمانڈر عربنوس کو روانہ کیا وہ جس وقت قدس شریف سے ہو کر گزرا اور ہیکل کے ساتھ بھی ایسا معاملہ نہیں کیا چنانچہ عربنوس نے پہلے یہودیوں سے ہیکل کا مال نہ لینے کا وعدہ کیا مگر جس وقت قابو پا گیا فوراً ہیکل کے تمام تحائف اور اسباب اور بادشاہوں کی نذریں اور تمام آلات برتن آلات وغیرہ عمارت کے شروع سے وقتاً فوقتاً آتے رہتے تھے چھین لیے۔

رومی سپہ سالار کسنا کی کی کارگزاری:......اس کے بعد عربنوس جنگ فارس پر چلا گیا فارس نے اسے شکست دے کر تمام وہ چیزیں جو اس نے ہیکل سے لی تھیں چھین لیں اور بلاد ارمن اور دمشق اور حلب اور ان کے اطراف وجوانب پر قابض ہو گئے اس واقعہ کی خبر جس وقت شاہ روم کو ملی کسنا نامی سپہ سالار کو ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ روانہ کیا کسنا ارمن کے مقبوضہ علاقوں سے گزر کر قدس شریف کی طرف گیا۔ وہاں یہودیوں اور ہرقانوس کو یہودیوں اور ہرقانوس اور انطفتر کی لڑائی چھڑی ہوئی تھی کسنانی ہرقانوس اور انطفتر کی مدد کی جب ہرقانوس کو یہودیوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو لشکر فارس سے لڑنے کے لئے بڑھا اور ان کو پہلی ہی جنگ میں شکست دے کر روم کا تابع بنا لیا۔ اور ان کے بائیس بادشاہوں کو جو روم کے باغی تھے دوبارہ روم کا مطیع اور باجگزار بنایا۔ مگر جب کسنا ان کے ملک سے واپس گیا تو انہوں نے دوبارہ بدعہدی کر دی۔

یولیاس قیصر (جولیس سیزر):......ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصروں کا زمانہ شروع ہوا اور یولیاس روم کا حاکم بنا چوں کہ اس کی ماں حالت حمل میں مرگئی تھی اور اسے اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا۔ اس وجہ سے لوگوں نے اسے قیصر کا لقب دیا اور قیصر ان کی زبان میں کاٹنے والے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یولیاس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ ماہ یولیہ میں پیدا ہوا تھا جون کا پانچواں مہینہ تھا۔ اور یولیہ کے معنی پانچویں کے بھی ہیں اس سے پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ روم کی حکومت ایک جمہوری حکومت تھی جس میں تین سو بیس امراء اور ایک شیخ (صدر نشین) کے ذریعے سے حکومت قائم تھی جب قیصر بڑا ہوا اور شیخ صدر نشین نے اس کی شجاعت اور مردانگی کو دوسروں سے بہت زیادہ دیکھا تو وہ اس کو بھی پرانے دستور کے مطابق لشکروں کا سپہ سالار بنا کر غیر ممالک کے خلاف بھیجنے لگا۔ ایک مرتبہ اسے مغرب کی طرف روانہ کیا اس نے بلاد مغرب کو نہایت سہولت اور مردانگی سے فتح کیا اور جب وہاں سے واپس آیا تو اس نے خود کو بادشاہ کے لقب سے مشہور کر دیا۔

قیصر کی فتوحات:......روم کے ممبروں نے قیصر کو یہ خطاب لینے سے منع کیا اور وجہ یہ بیان کی کہ زمانہ حکومت کے شروع سے حکومت جمہوری ہے لہٰذا اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے اس سے پہلے فمقیوس نے بلاد مشرق کو فتح کر کے پا کر رومی ممبروں پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر کے تنہا روم کا بادشاہ بن بیٹھا اور خود کو قیصر کے لقب سے مشہور کر کے فمقیوس پر بھی حملہ کر دیا۔ یہ ان دنوں مصر میں تھا قیصر کو اس کے خلاف فتح ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور مصر سے واپسی کے وقت اس کے اطراف وجوانب میں فمقیوس کے جنگی افسروں کو پھیلا دیکھ کر ان پر بھی حملہ کر دیا اور بلاد ارمن کی طرف سے ہو کر گزرا۔

شاہ دارمن متروات اور انطفتر کی اطاعت:......ارمن میں ان دنوں متروات نامی بادشاہ حکومت کر رہا تھا چنانچہ اس نے قیصر کی اطاعت قبول کر لی اور اس کے حکم سے ارمینوں کو لے کر ہرقانوس سے لڑنے کے لئے چل پڑا۔ ہرقانوس (بادشاہ یہود) نے اس کا عسقلان میں مقابلہ کیا چنانچہ ارمینوں کو شکست ہوئی انطفتر اور یہودیوں کے لشکروں نے کامیابی کے ساتھ مصر پر قبضہ کر لیا۔ جب اس کی خبر قیصر کو ملی تو اس نے انطفتر کو بلوایا۔ انطفتر متروات کے ساتھ قیصر کے دربار میں حاضر ہوا قیصر نے اس کے عذر سن کر بڑے عہدے دینے کا وعدہ کر لیا۔

انطقنوس بن ارستبلوس کا قتل:......اس سے پہلے انطقنوس بن ارستبلوس نے قیصر سے مل کر ہرقانوس کی شکایتیں کی تھیں اور یہ ظاہر کیا تھا کہ ہرقانوس نے اس کے باپ کو اس وقت قتل کیا تھا جب اہل رومہ نے فمقیوس کو لڑائی پر روانہ کیا تھا مگر اسے انطقنوس کی شکایت سے کوئی برہمی پیدا نہیں ہوئی ایک دن ہرقانوس اور انطفتر نے مل کر انطقنوس کو زہر دے دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر نے انطفتر کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے فارس کی جنگ پر بھیج دیا۔

انطفتر کا غیر اعلانیہ قبضہ:......اس جنگ میں انطفتر مختلف حالتوں میں مختلف مقامات پر طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہا۔ مگر تمام مصائب سے بچتا ہوا جب بلاد فارس سے واپس آیا تو قیصر نے ہرقانوس اور انطفتر کو بیت المقدس کی حکومت پر بحال کر کے واپس بھیج دیا۔ ہرقانوس کمزوری کی وجہ سے لڑائیوں کے کام کا نہ رہا۔ اس لئے انطفتر امور سلطنت میں پیش پیش ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بیٹے قیسلو کو بیت المقدس کا ناظم اور دوسرے بیٹے ہیرودس کو جبل الخلیل کا گورنر مقرر کر دیا اور اسی طرح جب کوئی بیٹا انطفتر کے خاندان کا بڑا ہوتا تھا تو اسے شام کی کسی صوبے کی حکومت دے دیتا تھا رفتہ رفتہ ہرقانوس کے تمام علاقوں میں انطفتر کے بیٹے پھیل گئے۔

خرقیا کا قتل اور اس کا مقدمہ:......انہی دنوں ایک سرحدی پہاڑی میں ''خرقیا'' نامی ایک شخص یہودیوں کے ایک گروہ کے ساتھ سکونت پزیر تھا۔ جو وقتاً فوقتاً پا کر ارمن پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ کر لے جاتا تھا۔ جب اس کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو تو ناظم ارمن 'سفیوس'' (قیصر کے چچازاد بھائی) نے ہیرودس جبل الخلیل کے گورنر سے خرقیا کی شکایت کی چنانچہ ہیرودس نے سفیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ اس نے ایک سریہ [1] حرقیا کی گوشمالی کے لئے بھیج دیا۔ اتفاق سے اس شبخون میں خرقیا گرفتار ہو کر قتل کر ڈالا گیا ہیرودس نے سفیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ اس نے ہیرودس کا شکریہ ادا کیا اور تحائف بھیجے مگر بیت المقدس کی اور اسے قصاص کے لئے مجلس حکام میں طلب کیا۔ چنانچہ اس قضیہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں یہودیوں کے ستر شیخ مقدمہ کی سماعت کے لئے جمع ہوئے۔ ہیرودس، مسلح ہو کر تیور چڑھائے ہوئے آیا۔ ہرقانوس ہیرودس کے چڑھے ہوئے تیور دیکھ کر گھبرا گیا اور مقدمہ کی سماعت اور اس کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی مجلس برخواست کر دی۔ چنانچہ یہودی اس سے ناراض ہو گئے اور ہیرودس بلاد ارمن کی طرف چلا گیا۔ 'سفیوس'' نے اسے اپنا خاص آدمی بنا لیا۔

ہرقانوس کا قیصر سے تجدید معاہدہ:......ان واقعات کے بعد'' ہرقانوس'' نے قیصر سے تجدید عہد کی درخواست کی۔ قیصر نے اس کی درخواست قبول کرتے ہوئے یہ حکم صادر کیا کہ اہل ساحل صیدا اور غزہ کے ساحل والے اپنا خراج بیت المقدس روانہ کریں اور یہودیوں کو تمام وہ علاقے واپس کر دیئے جائیں جو اس سے پہلے ان کے قبضے میں فرات اور اطراف اللاذقیہ تک تھے اور جنہیں بنی حشمنائی نے زبردستی دبا لیا تھا وہ بھی انہیں واپس کر دیئے جائیں کیونکہ فمقیوس نے اس معاملہ میں ان پر سخت ظلم کئے تھے۔ یہ عہد نامہ تانبے کے پتروں پر روم اور یونانی زبانوں میں لکھا گیا۔ اور صور (صیدا کی شہر پناہ) کے دروازوں پر لٹکا دیا گیا اور ہرقانوس کی حکومت از سر نو قائم کر دی گئی۔

قیصر کا قتل:......ابن کریون کہتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد قیصر (بادشاہ روم) انطفتر (ہرقانوس کا وزیر) قتل کر دیئے گئے۔ قیصر کے قتل کا یہ واقعہ پیش آیا کہ کیساوس نامی فمقیوس کے ایک کمانڈر نے بحالت غفلت اس پر حملہ کر کے ایک ہی وار سے اسے قتل کر ڈالا اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر لشکر جمع کر کے دریا عبور کیا اور بلاد اشیت کو فتح کرتا ہوا قدس شریف کی طرف بڑھ گیا۔ اہل قدس سے ستر سونے کے حقے طلب کئے انطفتر اور اس کے

---

[1]......سریہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو رات کو مخالف کے لشکر پر شبخون مارتا ہے۔

بیٹوں نے یہود سے لے کر پیش کر دئے پھر کیساوس بیت المقدس سے واپس آ کر مقدونیہ کی طرف چلا گیا۔اور وہیں مقیم ہو گیا۔

انطفتر کا قتل: ......انطفتر کے قتل کا واقعہ یہ ہوا کہ یہود کی خواہش کے مطابق کیساوس واپسی کے وقت اپنا ایک سپہ سالار ''ملیکا'' بیت المقدس میں چھوڑ گیا تھا کچھ عرصہ کے بعد انطفتر اور ملیکا کے درمیان ناچاقی پیدا ہوگئی۔ چنانچہ ملیکا نے موقع پا کر چند یہودیوں کی سازش سے انطفتر کو زہر دے دیا۔ ہیر دوس یہ واقعہ سن کر ہرقانوس کو قتل کرنے بیت المقدس آیا لیکن فیسلو نے اسے اس ارادے سے باز رکھا۔

ملیکا اور کیساوس کا قتل: ......اس دوران کیساوس مقدونیہ سے صور کی طرف چل پڑا ہرقانوس اور ہیر دوس اس سے ملنے کے لئے گئے اس کے سپہ سالار ملیکا نے شکایت کی اور انطفتر کے قتل کے واقعات بیان کئے مگر کیساوس نے ملیکا کے قتل کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ملیکا کا قتل کر ڈالا گیا۔اس کے بعد ''کینانوس'' (قیصر کا بھتیجا) اور اس کا سپہ سالار انطیوس لشکر لے کیساوس سے لڑنے کے نکلے اور مقدونیہ کے قریب جنگ ہوئی چنانچہ کیساوس ناکامی کے ساتھ گرفتار کر کے قتل کر ڈال گیا۔اور کینانوس نے اپنے چچا کی جگہ متمکن ہو کر خود کو اپنے چچا اور ''اوغسطش قیصر کے نام سے مشہور کیا۔

ہرقانوس کی اوغسطش سے معاہدے کی تجدید: ......اس فتح وکامیابی کے ہرقانوس (بادشاہ یہود) نے کینانوس کی خدمت میں کچھ تحائف روانہ کئے جس میں ایک سونے کا ہیرے جڑا تاج بھی تھا اس نے تجدید عہد کی درخواست کی اوران قیدیوں کی آزادی کی اپیل بھی کی۔ جو زمانہ کینانوس سے قید تھے وہ رعایتیں مانگیں جو اس سے پہلے کینانوس کے چچا قیصر نے یہود کو دے رکھی تھیں۔اس کے بعد انطیانوس کو ساتھ لے بلا دارمن دمشق اور حلب کی طرف روانہ ہوا۔

کلبطرہ (کلوپطرہ): ......کلبطرہ ملکہ مصر نے (یہ ایک جادوگرنی تھی) قیصر سے ملاقات کی اور دامن کی درخواست کی۔قیصر نے اسے امن دے کر اپنی زوجیت میں لے لیا۔اسی مقام پر چند لوگوں نے ''ہیر دوس'' اور اس کے بھائی فسیلو کی شکایتیں کیں۔مگر ہرقانوس نے ان کی تردید کی چنانچہ انطیانوس نے شکایتیں کرنے والوں کی گرفتاری کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں میں سے اکثر گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔ ہیر دوس اور اس کے بھائی فسیلو اپنے دارالحکومت واپس آ گئے اور ہیر دوس اپنے باپ کی جگہ سلطنت کا انتظام سنبھالنے لگا۔اس کے بعد انطیانوس نے بلا دفرس پر حملہ کر کے ان کے سرسبز میدانوں میدانوں کو فتح مند گھوڑوں سے روند دیا۔ان کے حکمرانوں کو زیر زبر کر دیا۔اور رومہ تک کا علاقہ فتح کرتا چلا گیا۔

انطقنوس کا بیت المقدس پر حملہ: ......ابن کریون کہتا ہے کہ انہی واقعات کے دوران انطقنوس یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گیا اور یہ درخواست پیش کی کہ اگر اس کے چچا ہرقانوس کی حکومت چھین کر اسے دے دی جائے اور ہیر دوس اور اس کے بھائی فسیلو کو قتل کر دیا جائے تو اس کے بدلے میں کئی سونے کے حقے اور آٹھ سولڑکیاں یہودی رہنماؤں کی خدمت کے لئے پیش کی جائیں گی۔ چنانچہ بادشاہ فارس۔انطقنوس کی اس درخواست پر ایک جرار لشکر لے کر روانہ ہوا اور بلا دارمن کو فتح کر لیا اور جو رومی سپہ سالار ملے ان کو قتل کر دیا اس کے بعد اپنے سپہ سالار کو اہل قدس کے لشکر لے کے ساتھ انطقنوس کی ہمراہی میں بیت المقدس میں نماز ادا کرنے اور ہیکل میں نذر نیاز پہنچانے کے بہانے سے روانہ کیا۔وسط شہر میں پہنچ کر ان لوگوں نے شہر کو لوٹنا اور قتل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ہیر دوس اس ناگہانی حملہ سے گھبرا کر قصر ہرقانوس میں حفاظت کی کی غرض سے گھس گیا اور فسیلو قلعے کو ان کے حملے سے بچاتا رہا۔اگر چہ اس لڑائی کی صورت انطقنوس کے حق میں نتیجہ خیز دکھائی دے رہی تھی لیکن یہودیوں کے تیار ہو جانے کی وجہ سے انطقنوس اور فارسی سپہ سالار کو جان کے لالے پڑ گئے۔

ہرقانوس کا انجام: ......مگر اس موقع پر انطقنوس کا ایک جھانسہ گیا اور وہ یہ تھا کہ وہ لڑائی سے ہاتھ کھینچ کر شاہی محل کے قریب گیا اور ہرقانوس اور ہیر دوس کو فریب دینا شروع کر دیا۔ ہرقانوس اور فسیلو تو اس کے جھانسے میں آ گئے اور اس کے ہمراہ شاہ فارس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑے لیکن ہیر دوس نے اس کی ایک بھی نہیں سنی اور برابر لڑتا رہا۔سپہ سالار فارس اور انطقنوس نے مصلحتاً لڑائی موقوف کر دی اور فسیلو اور ہرقانوس کو لے کر شاہ فارس کی طرف روانہ ہوئے جس وقت بلا دارمن میں شاہ فارس کے پاس پہنچے۔ ہرقانوس اور فیسلو کو گرفتار کر لیا گیا چنانچہ فیسلو تو اسی رات کو مر گیا

اور ہرقانوس زنجیروں سے بندھا ہوا فارس کی طرف روانہ ہو گیا۔ انطقنوس کو ہرقانوس کی اس بے چارگی پر بھی رحم نہیں آیا اور راستے میں ہی اس کے کان کٹوا دئے تا کہ کہونت کے قابل نہ رہے۔ پھر شاہ فارس نے اپنے دارالحکومت پہنچ کر ہرقانوس کو آزاد کر دیا۔ یہاں تک کہ ہیرودوس نے اسے بلا لیا۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔

ہیرودوس کی قیصر روم سے درخواست:...... اس کے بعد شاہ فارس نے اپنے ایک سپہ سالار انطقنوس کے ہمراہ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ہیرودوس اس بات سے مطلع ہو کر اپنے اہل وعیال کو لے کر قلعہ میں اپنے بھائی ''یوسف'' کے پاس چھوڑ کر قدس شریف سے جبل شرات چلا گیا۔ وہاں سے پھرتا ہوا قیصر روم کے پاس جانے کے ارادے سے مصر پہنچا۔ قلبطرہ ملکہ مصر نے اس کی بڑی عزت کی اور اسے ایک کشتی پر سوار کرا کے رومہ کی طرف بھیج دیا۔ ہیرودوس رومہ پہنچ کر ''انطیانوس'' کے ہمراہ ''اوغطش'' قیصر کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ اور شاہ فارس کے حملے اور بیت المقدس کے ناگہانی واقعات سے اسے مطلع کیا۔

ہیرودوس کی بادشاہت کا اعلان:...... چنانچہ اوغطش نے اس کی تسلی دی شاہی تاج پہنچایا اور رومہ میں بڑی سجاوٹ اور دبدبے سے گھمایا آگے آگے نقیب کہتے جاتے تھے۔ اوغطش قیصر نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ اس کے بعد اوغطش نے ایک دربار خاص منعقد کیا اور شیوخ رومہ کے سامنے تانبے کے پتروں پر شاہی فرمان ''ہیرودوس کی بادشاہت کا لکھوایا۔ ہیرودوس کی بادشاہت کا یہی پہلا دن تھا۔

انطقنوس کی مرمت:...... اس کے بعد ''انطیانوس'' لشکر لے کر شاہ فارس کی طرف بڑھا اور انطاکیہ کے قریب پہنچ کر ہیرودوس اس سے علیحدہ ہو کر دریا کے راستے قدس شریف کی طرف ''انطقنوس'' سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا۔ انطقنوس اس کی آمد کی خبر سن کر بیت المقدس سے نکل کر ''جبال شرات'' کی طرف ہیرودوس کے اہل وعیال کو گرفتار کرنے کے لئے بڑھا اور قلعے کا محاصرہ کر لیا اس دوران ہیرودوس نے پہنچ کر انطقنوس سے لڑائی چھیڑ دی۔ اور یوسف موقع پا کر قلعہ کا دروازہ کھول کر نکل آیا اور انطقنوس پر دوسری طرف سے حملہ کر دیا۔ انطقنوس اس غیر متوقع حملے کا جواب نہ دے سکا۔ مجبور ہو کر لڑائی کے میدان سے پسپا ہو کر قدس شریف کی طرف بھاگ گیا۔ مگر راستے میں اس کے لشکر کا بڑا حصہ کام میں آ گیا۔

ہیرودوس اور بیت المقدس کا محاصرہ:...... ہیرودوس نے بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا انطقنوس نے سپہ سالاران لشکر روم سے ساز باز کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد انطیانوس (قیصر کے کمانڈر) کی فارس کے خلاف کامیابی کی خبر آئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے بعد واپس آ رہا ہے اور فرات عبور کر چکا ہے۔ ہیرودوس یہ سن کر اپنے بھائی یوسف کو سیسا (رومی کمانڈر) کے ساتھ بیت المقدس کے محاصرہ کو چھوڑ کر ''انطیانوس'' کے استقبال کے لئے روانہ ہوا۔

انطقنوس کی پسپائی:...... جس وقت ''ہیرودوس'' دمشق پہنچا یہ خبر مشہور ہوئی کہ اس کا بھائی یوسف بیت المقدس کے محاصرہ میں انطقنوس کے سپہ سالار کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور سیسا انطیانوس کا کمانڈر اور لشکر روم پسپا ہو کر دمشق آ رہا ہے۔ ہیرودوس یہ وحشت ناک خبر سن کر لوٹ کھڑا ہوا اور انطقنوس کو پہلی ہی لڑائی میں شکست دے کر میدان جنگ سے بھگا دیا۔ اور بیت المقدس تک ان کا تعاقب کرتا چلا گیا۔

سیسا کا بیت المقدس پر قبضہ:...... ان سب واقعات میں سیسا بھی ہیرودوس کے ہمراہ تھا یہ لوگ ایک عرصہ تک بیت المقدس کا محاصرہ کئے رہے۔ اور بالآخر ایک چند سپاہی شہر پناہ کی دیوار پر کمند ڈال کر چڑھ گئے اور محافظوں کو قتل کر کے دروازہ کھول دیا۔ ہیرودوس اور سیسا نے شہر پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ سیسا نے یہودیوں کے قتل پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ مگر ہیرودوس نے اس فعل سے کہہ کر باز رکھا کہ اگر تم میری قوم کو قتل کر دو گے تو مجھے کس پر حاکم بناؤ گے۔ غرض سیسا یہودیوں کے قتل سے رک گیا اور سارا مال غنیمت یہودیوں کو واپس کر دیا۔ ہیرودوس نے بیت المقدس میں تقرب کی نیت سے سونے کا ایک تاج رکھ دیا اور بہت سا مال نذر کے طور پر دیا۔

بنی حشمنائی کا زوال:...... کامیابی کے بعد سیسا انطقنوس کے پاس روانہ ہو گیا انطیانوس ان دونوں شام سے مصر آ گیا تھا۔ چنانچہ سیسا انطیانوس

سے مصر میں ملا۔ اس کے بعد ہیر دوس بھی آ گیا۔ انطیانوس کی اجازت سے انطقنوس کو قتل کر کے مملکت یہود کا مستقل حکمران بن گیا۔ انطقنوس کے قتل کے بعد بنی حشمنائی کی حکومت ختم ہوگئی۔ (والبقاء اللہ وحدہ)

ہیر دوس کی بادشاہت

ہیر دوس کی قسمت کا ستارہ: ...... ہیر دوس کی اقبال مندی کا ستارہ حقیقت میں اسی وقت عروج پر ہوا جس وقت ہرقانوس پر شاہ فارس نے حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور اسے اہل فارس گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ اور لے جا کر کان کاٹ دیئے اس غرض سے کہ وہ کہونت سے محروم کر دیا جائے چنانچہ یہود نے اس وجہ سے اسے معزول کر دیا لیکن جس وقت ہیر دوس بیت المقدس کا حکمران بنا تو ہرقانوس کو فارس بلا کر نہایت تعظیم او تکریم سے عزت کی کرسی پر بٹھایا۔ ہرقانوس کی بیٹی اسکندرہ اسکندر کے نکاح میں اور اس کی نواسی مریم ہیر دوس کے نکاح میں تھی۔

ہرقانوس کی عرب میں پناہ کی کوشش: ...... کچھ عرصہ کے بعد ان دونوں کو ہیر دوس کی طرف سے بدگمانی پیدا ہوگئی جب رفتہ رفتہ یہ خیال مستحکم ہوگیا کہ ہیر دوس ہرقانوس کے قتل کی فکر میں ہے تو اسکندرہ اور مریم نے ہرکانوس کو اس سے آگاہ کر کے بادشاہ عرب کے پاس جانے اور اس کے پاس جا کر پناہ گزین ہونے کا مشورہ دیا۔ ہرقانوس نے اس رائے سے اتفاق کرنے کے بعد ایک شخص کو خط لکھ کر شاہ عرب کی طرف روانہ کیا اس شخص نے اس دشمنی سے کہ ہرقانوس نے اس کے بھائی کو قتل کیا تھا ہرقانوس کے خط کو ہیر دوس کے سامنے لے جا کر رکھ دیا۔ ہیر دوس نے خط پڑھ کر واپس رکھ دیا اور یہ کہا کہ تم اس خط کو شاہ عرب کے پاس لے جاؤ اور جو کچھ وہ جواب دے اسے میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس شخص نے ہیر دوس کے حکم کی تعمیل کی اور شاہ عرب کا جواب اسے لا کر دے دیا۔ شاہ عرب نے خط میں آدمیوں کو روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور قیام کی جگہ متعین کر دی تھی۔

بنی حشمنائی کا آخری تاجدار: ...... ہیر دوس نے شاہ عرب کے آدمیوں کو اپنے ملازمین کے ذریعے سے گرفتار کر لیا اور بعد کے ستر شیوخ کو ایک مجلس میں جمع کر کے ہرقانوس کا بلوایا اور اس کے سامنے اس کا خط اور شاہ عرب کا جواب پڑھا اور دکھایا۔ ہرقانوس سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ چنانچہ اس پر فرد جرم ثابت ہوگیا اور اس کی پاداش ہیر دوس نے ہرقانوس کو اسی وقت قتل کر دیا۔ اور اس وقت وہ اپنی عمر کے اسی مرحلے طے کر چکا تھا اور اس کی حکومت کو چالیس سال گزر چکے تھے یہی بادشاہ بنی حشمنائی کا آخری بادشاہ تھا۔

اسکندر ابن ارستبلوس: ...... اسکندر ابن ارستبلوس کا ایک بیٹا ارستبلوس نامی نہایت حسین اور خوبصورت تھا وہ اپنی ماں اسکندرہ کی کفالت میں پرورش پا رہا تھا اور اس کی بہن ہیر دوس کے وقد میں تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اسکندر کی ماں اور اس کی بہن کا یہ دلی مقصود تھا کہ اسکندر اپنے نانا ہرقانوس کی جگہ بیت المقدس کا کاہن مقرر کیا جائے۔ لیکن ہیر دوس نے کہونت کو بنی حشمنائی سے منتقل کرنے کے خیال سے عام کاہنوں سے ایک شخص کو کاہن اعظم مقرر کر دیا۔ یہ بات اسکندرہ بنت ہرقانوس اور اس کی بیٹی مریم زوجہ ہیر دوس کو ناگوار گزری چونکہ اسکندرہ اور ملکہ کلوبطرہ میں مراسم اتحاد تھے اسی وجہ سے اسکندرہ کلوبطرہ کے توسط سے اس کے شوہر انطیانوس کی سفارش ہیر دوس کے پاس لائی مگر ہیر دوس نے یہ عذر پیش کیا کہ کاہنین معزول نہیں کئے جاتے۔ اس کے بعد اسکندرہ نے انطیانوس کے سفیر سے ساز باز کر لی اور اسے تحائف و ہدایا دے کر اس بات کا اقرار لے لیا" وہ انطیانوس کے خلاف برانگیختہ کر کے ارستبلوس کو اپنے پاس بلوا لے گا۔

کاہن اعظم اسکندر بن ارستبلوس: ...... چنانچہ جب انطیانوس کا سفیر بیت المقدس سے واپس آیا تو اس نے انطیانوس کے کان بھرنا شروع کر دیئے اور اسے ارستبلوس کے حسن و جمال کا ایسا گرویدہ کر دیا کہ اس نے ہیر دوس سے ارستبلوس مانگ لیا اور نہ بھیجنے کی صورت میں اپنی ناراضگی کی دھمکی دی۔ ہیر دوس اس سے پہلے یہ انتظام کر چکا تھا کہ کاہن اعظم کو معزول کر کے ارستبلوس کو کاہن اعظم بنایا تھا۔ اس لئے پہلے تو یہ معذرت پیش کی کہ کاہن بیت المقدس چھوڑ کر سفر نہیں کر سکتا اور اگر میں اس بات پر راضی ہو جاؤں گا تو یہود اس کی سخت مخالفت کریں گے اس کے بعد انطیانوس کو ارستبلوس کا

خیال ختم ہو گیا پھر اس نے کوئی تحریک نہیں کی۔

اسکندرہ کی گرفتاری ورہائی:......ان واقعات کے بعد ہیرودوس خفیہ طور پر اسکندرہ بنت ہرقانوس کی خفیہ طور پر نگرانی کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد اسکندرہ کا ایک خط ہیرودوس کے ہاتھ لگ گیا جو اس نے ملکہ کلوبطرہ کے نام روانہ کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ''آپ چند کشتیاں چند آدمیوں کے ہمراہ ساحل یافا پر بھیج دیجئے۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ دو تابوتوں میں میت کی شکل میں نکل آؤں گی'' ہیرودوس یہ خط پا کر قبرستان میں ان تابوتوں کا منتظر رہا وہ تابوت اس کے پاس ہو کر گزرے چنانچہ اس نے ان کو گرفتار کر لیا اور پھر اسے معاف کر دیا۔

ارستبلوس کا قتل:......اس کے بعد اسے معلوم ہوا کہ ''ارستبلوس'' نے عیدالمظال کے دن قربان میں جا کر لباس قدس پہنا تھا اس سے عام لوگوں کا میل جول اس کی طرف زیادہ ہو گیا۔ چنانچہ ہیرودوس کو اس سے کشیدگی پیدا ہو گئی اور خفیہ طور پر ارستبلو اسکے قتل کا سوچنے لگا۔ جب ہیرودوس ماہ منیسان میں اریحا گیا تو اپنے ساتھیوں اور مصاحبوں کو وہیں بلوا لیا ان میں ارستبلوس بھی تھا ارستبلوس کو اس وقت تک شاید یہ خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا کہ ہیرودوس میرے قتل کی فکر میں ہے ورنہ وہ ہیرودوس کے ساتھ دریا میں نہانے کے لئے نہیں اترتا اور نہ اسے ہیرودوس کے غلام دریا میں ڈبوتے ہیرودوس بظاہر ارستبلوس کے غرق ہو کر مرنے سے سخت رنجیدہ ہوا بڑے تجسس سے لاشنکلوائی معقول طریقہ سے تجہیز وتکفین کی غرض ارستبلو اس کی موت اس طرح ستر برس کی عمر میں واقع ہوئی۔ اور اسی وقت سے اسکندرہ اور اس کی بیٹی مریم زوجہ ہیرودوس اور ہیرودوس کی ماں بہنوں میں نا چاقی پیدا ہو گئی۔ آپس میں شکوے شکایت کے دروازے کھل گئے۔

انطیانوس اور اوغشطش میں کشیدگی:......ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد انطیانوس نے ہیرودوس کو اوغشطش قیصر کے خلاف ابھار کر عہد شکنی پر تیار کر دیا۔ اور اسے بلوا کر عرب سے لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ اس کے ہمراہ ''انتیادن'' (قلوبطرہ کا کمانڈر) کو روانہ کیا اور اسے ہدایت کر دی کہ میدان جنگ سے جس وقت تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہیرودوس کو تنہا میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گیا تا کہ ہیرودوس کو اس کے مخالفین مار ڈالیں اور اگر یہ بھی بھاگ کھڑا ہو گا تو اس پر شکست کا الزام لگا کر تخت حکومت سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ مگر ہیرودوس ایک سخت اور خون ریز لڑائی کے بعد کامیاب ہو کر بیت المقدس کی طرف واپس آ گیا۔ آس پاس کے سرحدی بادشاہوں نے اس سے صلح کر لی مگر عرب نے اطاعت قبول نہیں کی۔ کچھ عرصہ کے بعد ''ہیرودوس'' پھر عرب سے لڑنے کے لئے گیا اور ان پر برائے نام خراج مقرر کر کے واپس آ گیا۔

انطیانوس کا قتل:......انطیانوس نے جن دنوں میں ہیرودوس کو عرب سے لڑنے کے لئے روانہ کیا تھا انہی دنوں خود رومہ کی طرف چلا گیا تھا اور قیصر سے لڑائی چھیڑ دی تھی بالآ آخری لڑائی میں ''اوغشطش قیصر'' نے انطیانوس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے بعد مصر کی طرف بڑھا۔

ہیرودوس کی قیصر سے معذرت:...... ہیرودوس کو اس پیش قدمی سے سخت خطرہ پیدا ہوا کیونکہ یہ انطیانوس کا مطیع تھا مگر اس کے باوجود ''اوغشطش'' قیصر کی ملازمت حاصل کرنے سے پہلے اپنی ماں اور اپنی بہن کو قلعہ شرات میں اپنے بھائی کے پاس اور اپنی بیوی مریم اور اس کی ماں اسکندرہ کو قلعہ اسکندرونہ میں اپنے بہنوئی یوسف کے پاس بھیج دیا اور اہل صور میں سے ایک شخص جس کا نام ''سوما'' تھا اپنی بیوی کے ساتھ کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ اگر قیصر مجھے قتل کر دے تو تم میری بیوی اور ساس کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا اس کے بعد کچھ تحائف اور ہدایا لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا تو تم میری بیوی اور ساس کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا اس کے بعد کچھ تحائف اور ہدایا لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا اوغشطش اس سے انطیانوس کا ساتھ دینے کی وجہ سے سخت تیش میں تھا چنانچہ جب قیصر کے دربار میں حاضر ہوا تو قیصر نے اسے تیز نگاہوں سے دیکھ کر طیش میں آ گیا اور لپک کر اس کے سر سے تاج اتار لیا، مگر ہیرودوس نے کہا کہ اے قیصر میں انطیانوس کا مطیع ومحب آپ کی عداوت ودشمنی کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ عرب کی لڑائی کی وجہ سے میں نے اس سے مراسم پیدا کر لئے تھے۔ اگر آپ میرا تاج اتار لیں گے تو کوئی مجھے سرفراز نہیں کر سکتا اگر مجھے بحال رکھیں گے تو میں شکر گزار رہوں گا۔

کلوبطرہ (قلوپطرہ) کا قتل:......قیصر اس تقریر سے خوش ہو گیا اور اسے نہایت عزت سے مصر کی مہم پر لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کر دیا اور جب ہیرودوس نے مصر پر قبضہ حاصل کر کے کلوبطرہ کو قتل کر دیا تو قیصر نے ہیرودوس کو وہ تمام ممالک دے دئے جو انطیانوس کے قبضے میں تھے ان

واقعات کے بعد ہیر دوس اپنے دار السلطنت بیت المقدس کی طرف واپس گیا اور قیصر رومہ کی جانب چلا گیا۔

سوماصور اور یوسف کی سازش کا انکشاف:...... ابن کریون کا بیان ہے کہ ہیر دوس کے بیت المقدس میں آنے کے بعد اس کے متعلقین قلعہ اسکندریہ سے اپنے بہنوئی یوسف اور صوماصوری کے ہمراہ بیت المقدس آئے چونکہ انہوں نے ہرقانوس اور ارستبلوس کے قتل کے واقعات ہیر دوس کی بیوی اور ساس سے کہہ دئے تھے اس لئے وہ دونوں صوماصوری کے بعد بے حد ممنون تھے اور وہ اس سے مانوس ہو رہی تھی۔ پھر ہیر دوس کی بہن نے اس کی بیوی مریم پر صوماصوری کے ساتھ الزام لگا دیا لیکن ہیر دوس کو اس بات کا یقین نہ ہوا۔ کیونکہ اولاً دونوں عورتوں سے پہلے سے جھگڑا چلا آ رہا تھا اور ثانیاً ہیر دوس کو اپنی بیوی کی پاکدامنی پر پورا پورا بھروسہ تھا۔

یوسف اور صوماصوری کا قتل:...... کچھ عرصہ کے بعد ہیر دوس کو سوماسوری اور اس کے بہنوئی کی سازش کا پتہ چلا تو اسکا وہ شبہ قوی ہو گیا جو اس کی بیوی کی طرف سے اس کی بہن نے پیدا کرنا چاہا تھا مگر تامل اور غور سے کام لیتا رہا یہاں تک کہ بعض عورتوں نے اس کی بہن کے اشارے سے یہ کہہ دیا کہ مریم تیرے کھانے میں یوسف اور سوما کی سازش سے زہر ملانا چاہتی ہے ہیر دوس نے اس کی خفیہ تحقیقات کی اور اس واقع کو صحیح پا کر اپنے بہنوئی یوسف اور سوما کی سازش سے زہر ملانا چاہتی ہے ہیر دوس نے اس کی خفیہ تحقیقات کی اور اس واقع کو صحیح پا کر اپنے بہنوئی یوسف اور سوماسوری کو اسی دن قتل کر دیا۔

مریم اور اسکندرہ کا خاتمہ:...... ہیر دوس نے پہلے تو چھوڑ دیا مگر کچھ سوچ سمجھ کر اسے بھی قتل کر دیا پھر اپنے کئے پر پشیماں ہوا اس کے بعد اسی قسم کی افواہیں اس کی ساس اسکندرہ کے بارے میں سنی گئیں۔ اس نے اسے بھی قید حیات سے آزاد کر کے دوسرے عالم میں پہنچا دیا اور اردم میں اپنے بہنوئی کی جگہ ایک دوسرے شخص کو مقرر کر دیا جس کا نام کرسوس تھا اور اسی کے ساتھ اپنی بہن کا عقد کر دیا۔

کرسوس کا قتل:...... "کرسوس" اردم پہنچ کر دین موسوی سے منحرف ہو گیا اور اس طریقہ کو ترک کر دیا جس کی تعلیم اسے ہرقانوس نے دی تھی اور اہل روم کو بت پرستی کی طرف مائل کر دیا پھر ہیر دوس کی بہن کو طلاق دے دی ہیر دوس کی بہن اپنے بھائی کے پاس آ گئی ان تمام واقعات سے اسے مطلع کر دیا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ کرسوس کے پاس بنی حشمنائی کے وہ لوگ جمع ہو رہے ہیں جو بارہ سال سے سلطنت اور حکومت کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔ ہیر دوس یہ سن کر سخت غصہ ہو گیا اور اسی وقت اردم کی طرف بڑھا اور وہاں پہنچ کر کرسوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

بنی حشمنائی کے سازشیوں کا قتل:...... بنی حشمنائی ان لوگوں کو دربار میں بلوا کر ان کے لئے سزائے موت تجویز کی جو کرسوس کے پاس ملک و سلطنت کے لئے جمع ہو رہے تھے ان کے علاوہ یہودیوں کے اور بھی چند مشہور سرداروں اور رئیسوں کو قتل کر دیا جو اس کے خلاف کرسوس سے ساز باز کر رہے تھے اس واقعہ کے بعد ہیر دوس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور لوگوں پر اس کا رعب چھا گیا۔

ہیر دوس کے خلاف عوام میں ناراضگی:...... اس کے بعد خود اس میں بھی بے دینی آ گئی۔ وصایا توریت پر سختی سے عمل کرنے لگا۔ بیت المقدس کی شہر پناہ درست کرائی۔ اور ایک گھر بنوا کر اس میں مختلف قسم کے جانور چھوڑ دئے کبھی کبھی ان جانوروں سے لڑنے کے لئے آدمی چھوڑے دیئے جاتے تھے۔ عوام الناس کو اس کا یہ فعل ناگوار گزرا اور اہل حکومت نے اس کے قتل کی فکر کی لیکن ناکام رہے ہیر دوس چونکہ لوگوں کے حالت معلوم کرتا رہتا تھا اور ان کی نگرانی کرتا رہتا تھا اس وجہ سے اس کی ہیبت عوام الناس کی نظروں میں دو چند ہو گئی۔ اس کے دور حکومت میں یہود میں ربانیوں کا دور دورہ تھا اور گروہ عباد (حیسید) کو بھی اس کے کاموں میں داخل تھا اور ان کی مناجیم نامی شخص پیشوائی کر رہا تھا جس نے اس کی لڑکپن میں ہی حکومت وسلطنت کی پیشن گوئی کی تھی اور اس کے قوم کے حق میں دعا کی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بیت المقدس میں قحط:...... اتفاق سے جب ہیر دوس کے زمانہ حکومت میں قحط پیدا ہوا اور مخلوق خدا مہنگا ہی گرانی اور غلہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے بھوکوں مرنے لگی تو اس نے غلے کے ذخیرے کھول دیئے اور تمام اطراف و جوانب میں غلہ پھیلا دیا۔ قیصر نے بھی قحط کا حال سن کر مصر اور رومہ کے اطراف سے بیت المقدس غلہ بھیجنے کا اعلان کر دیا اور دریا کے راستے کشتیاں غلے سے بھری ہوئیں بیت المقدس بھیجنے لگا۔ ہیر دوس کو اس سے بہت تقویت مل گئی اور اس نے قحط کا نہایت معقول انتظام اور بندوبست کیا۔ بوڑھے، یتیم، بچے، بیوہ عورتوں، مساکین، فقراء اور محتاجوں کے لئے روانہ غلہ

پہنچا تا رہا۔ اپنی قوم کے علاوہ دوسرے مذہب کے پچاس ہزار آدمیوں کو روزانہ کھانا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ قحط بالکل ختم ہو گیا اور ساری دنیا میں اس کا ذکر نیک نامی سے ہونے لگا۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر: ..... ابن کریون کہتا ہے کہ جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی اور اس کے غلبہ کو لوگوں نے تسلیم کر لیا تو اس نے بیت المقدس کو اس ہیبت و شکل پر بنانے کا ارادہ کیا جس صورت میں حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے بنوایا تھا کیونکہ جس وقت ''یہود کورش'' کی اجازت سے بیت القدس واپس آئے تھے تو بیت المقدس بنانے کے لئیے ایک مقدار معین کر دی گئی تھی جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حدود تک نہ پہنچی تھی۔ ہیرودس نے تعمیر کرانے سے پہلے آلات واسباب اور کاریگروں کو چھ سال کی مدت میں جمع کیا اور ایک ہزار ''کاہنوں'' کو قدس شریف کے گرد بٹھا دیا تاکہ کوئی اس میں آنے نہ پائے۔ اس کے بعد اس نے بیت المقدس کو منہدم کرا کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق آٹھ سال کے عرصے میں از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا کہ اس کے دل نے چاہا کچھ اضافہ بھی کیا جب بیت المقدس بن کر تیار ہو گیا تو اس نے قربانیاں کیں اور عرصہ تک فقراء اور مساکین کو کھانا کھلاتا رہا۔ یہ زمانہ اس کی حکومت کے بہترین زمانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

اسکندراور ارستبلوس کی ہیرودس سے ناراضگی: ..... ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہیرودس کو اس کی اولاد کے قتل میں مبتلا کیا اس طرح کہ مریم بنت اسکندرہ کے بطن سے اس کے دو بیٹے تھے ایک نام کا اسکندر اور دوسرے کا نام ارستبلوس تھا۔ یہ دونوں بھائی اپنی والدہ کے قتل کے وقت رومہ میں رومی زبان سیکھ رہے تھے جب یہ دونوں روم سے واپس آئے تو اپنی والدہ کے مارے جانے کا حال سنا تو انہیں اپنے باپ ہیرودس سے کینہ پیدا ہو گیا ہیرودس کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام اس کے دادا کے نام ''انطفتر'' کے نام پر رکھا گیا تھا اس کو اس کی ماں ''ارسیس'' ہیرودس کی نظروں میں زیادہ عزیز ہو گئی تو اس کا لڑکا انطفتر قدس شریف آیا اور ہیرودس نے اسے اپنا ولی عہد بنا لیا اس نے مصلحتاً اپنے دونوں بھائیوں سے آمد و رفت اور مراسم مسلسل جاری رکھے اس خیال سے کہ یہ دونوں اپنے والد کو قتل کرنے کی فکر میں تھے۔

اسکندراور ہیرودس کی صلح: ..... کچھ عرصہ کے بعد ہیرودس ان دونوں سے ناراض ہو کر ''اوغسطش قیصر'' کے پاس چل دیا اور اس کے ہمراہ اس کا بیٹا اسکندر بھی تھا۔ دونوں نے ''اوغسطش قیصر'' سے ایک دوسرے کی شکایت کی مگر اس نے آپس میں صلح کرا دی۔ اسلیئے ہیرودس بیت المقدس واپس آ گیا اور اسے تینوں بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور پھر ان کو اور عام آدمیوں کو وصیت کی اور ان سے میل جول نہ رکھنے کا عہد لیا اس خوف سے کہ ان دونوں کی باہمی میل جول کی وجہ سے کوئی بات پیدا نہ ہو۔

انطفتر اس کے باوجود اپنے دونوں بھائیوں سے ملا رہا اور در پردہ ان کی مخالف کاروائی کرتا رہا۔ اس معاملے میں اس کا چچا قدودا اور اس کی پھوپھی ''سلومنت'' بھی شریک تھی اور اس کے باپ سے اس کے دونوں بھائیوں کی اتنی زیادہ شکایت کی کہ اس نے انہیں قید کر دیا۔

قدودا اور سلومنت کی سازش کا انکشاف: ..... جب اس خبر کی اطلاع ''ارسلاش'' (بادشاہ کفتور) کو ملی جس کی بیٹی اسکندر کے عقد میں تھی تو وہ ہیرودس کے پاس آیا اس کو اس کے بھائی قدودا اور بہن سلومنت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیرودس کے سامنے جب یہ واقعات ظاہر ہوئے تو وہ اپنے سے ناراض اور اپنے دونوں بیٹوں ارستبلوس اور اسکندر سے راضی ہو گیا اس کے بعد ''ارسلاش'' اپنے شہر واپس چلا گیا۔

اسکندراور ارستبلوس کا قتل: ..... لیکن انطفتر اپنی کوششوں اور در پردہ ان کی مخالفت میں مصروف رہا اور برابر اپنے باپ کو ان کی طرف سے برانگیختہ کرتا رہا یہاں تک کہ ہیرودس نے دوبارہ اسکندر اور ارستبلوس سے ناراض ہو کر انہیں قید کر دیا اور انطفتر اپنے ہمراہ روپیہ لے گیا۔ اراکین دولت کو انطفتر کا یہ فعل ناگوار گزرا چنانچہ انطفتر نے ان کی بھی شکایت اپنے باپ ہیرودس سے کر دی اور یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے بعض اراکین دولت نے اسکندر سے سازش کر کے مجھے مرانے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کے بدلے اسے بہت سامان واسباب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہیرودس نے اراکین دولت کو اور ان کے خاندان والوں کو اور حجام کو قتل کر دیا اور اس کے بعد اپنے دونوں بیٹوں اسکندر اور ارستبلوس کو گرفتار کر کے ''مصطبہ'' پر پھانسی دے دی۔

اسکندر اور ارستبلوس کی اولاد سے حسن سلوک:...... اسکندر کے دو بیٹے ارسلاڈش کے بطن سے تھے ایک نام ''کو جان'' اور دوسرے کا نام اسکندر تھا اور ارستبلوس کے تین بیٹے اعرباس، ہیردوس اور استر دیلوس تھے۔

ہیردوس نے اپنے بیٹوں کے قتل کے بعد بہت پشیمان ہوا اور ان کی اولاد پر حد سے زیادہ مہربان ہو گیا کہ جان ابن اسکندر کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی سے اور ارستبلوس کی بیٹی کا نکاح انطفتر کے بیٹے سے کر دیا اور اپنے بھائی قدودا اور اس کے بیٹے انطفتر کو ان کی کفالت اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے کی تاکید کر دی۔ لیکن ان دونوں کو ہیردوس کا یہ حکم ناگوار گزرا چنانچہ انہوں نے اس حکم کی پابندی نہیں کی اور موقعہ پا کر ہیردوس کو قتل کرنے کا آپس میں عہد و پیمان کر لیا۔

قدودا کی اسیری و خاتمہ:...... کچھ عرصہ کے بعد ہیردوس نے انطفتر کو اوغشطش قیصر کے پاس بھیج دیا اس کے چلے جانے کے بعد قدوادا کی سازش اور ارادے کا پتہ چل گیا چنانچہ اُس نے قدودا کو اس کے گھر میں قید کر دیا قدودا قید میں بیمار ہو کر مر گیا۔

انطفتر کی سازش کا انکشاف:...... ہیردوس کو اس کے مرنے کے بعد معلوم ہوا کہ ''انطفتر اور قدودا نے ''اریسں'' انفطر کی ماں کے سامنے عہد و پیمان کئے تھے اور انطفتر کے خزانچی کے ذریعے سے اس کے قتل کا پروگرام بنایا تھا۔ ہیردوس نے خزانچی کو طلب کیا اور معلومات کیں تو خزانچی نے سارا حال کہہ دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ تمہارے قتل کے لئے مصر سے زہر منگوایا گیا تھا اور وہ اس وقت قدودا کی بیوی کے پاس موجود ہے۔ قدودا کی بیوی کو بھی گواہی کی غرض سے بلوایا چنانچہ اس نے بھی اس بات کا اقرار کر لیا اور کہا کہ قدودا نے انتقال کے وقت اسے ضائع کرنے کی ہدایت کی تھی۔ میں نے سارا زہر ضائع کر دیا ہے البتہ اس میں سے کچھ زہر باقی ہے۔ چنانچہ ہیردوس نے اس سے یہ زہر لے لیا اور انطفتر کو دوبارہ قیصر سے مانگ لیا راستے میں انطفتر نے بھاگنا چاہا مگر ہیردوس کے ملازمین نے اسے بھاگنے نہیں دیا۔

انطفتر کا قتل:...... انطفتر جس وقت بیت المقدس پہنچا ہیردوس نے اسے ایک مجمع عام میں بلوایا اس جلسہ میں اوغشطش کا سفیر اور اس کا کاتب ''نیقانوس'' بھی موجود تھا یہ انطفتر کی بجائے ہیردوس کے ان دو بیٹوں سے زیادہ محبت رکھتے تھے جو اس سے پہلے قتل ہو چکے تھے انطفتر پر ہیردوس کے قتل کا الزام قائم کیا گیا اور گواہوں اور دلائل سے وہ الزام پایہ ثبوت تک پہنچایا گیا اور باقی زہر کا بعض جانوروں کو کھلا کر تجربہ کیا گیا۔ چنانچہ اس جرم میں انطفتر کو قید کر دیا گیا۔ ہیردوس بیمار ہوا اور خود کو قریب المرگ سمجھ کر اپنے کئے پر پشیمان اور نادم ہوا اور خودکشی پر تیار ہو گیا۔ مگر اس کے ہمنشینوں کے کانوں تک بھی پہنچی۔ انطفتر قید خانہ سے نکلنا چاہتا تھا مگر محافظین نے اسے نکلنے نہیں دیا اور اس کی اطلاع ہیردوس کو کر دی ہیردوس نے اسی وقت اس کے قتل کا حکم دے دیا اس کے قتل کے پانچویں دن ستر سال کی عمر میں پینتیس سال حکومت کر کے خود بھی مر گیا انتقال کے وقت اپنے بیٹے ''ارکلاڈش'' کو اپنا ولی عہد بنا گیا۔

ارکلاڈش کی جانشینی:...... ہیردوس کے مرنے کے بعد اس کا کاتب نیقانوس باہر آیا اور مجمع عام میں وہ عہد نامہ پڑھا جو ہیردوس نے ''ارکلاڈش'' کی ولی عہدی کے بارے میں لکھا تھا۔ ان لوگوں کو ہیردوس کی انگوٹھی دکھائی۔ لوگوں نے ارکلاڈش کے ہاتھ پر بیعت کی اس کے بعد ہیردوس کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا گیا اور نہایت اہتمام سے دفن کر دیا گیا۔

ارکلاڈش کی روم میں طلبی و مراجعت:...... ''ارکلاڈش'' نے تخت پر بیٹھتے ہی قیدیوں کو آزاد کرنا شروع کر دیا جس سے اس کی حکومت مستقل ہو گئی۔ عوام الناس ''ہیردوس'' پر طعن و تشنیع کرنے لگے کچھ عرصے بعد جب ''ارکلاڈش'' انہیں قتل اور تباہ کرنے لگا تو انہوں نے اس کی بھی مخالفت کرنا شروع کر دی۔ قیصر کے پاس اس کی شکایت لے کر گئے۔ قیصر نے ''ارکلادش'' اور اس کے کاتب ''نیقانوس'' کو طلب کر کے ان کی شکایتیں پیش کیں۔ مگر اس نے ان کے دعوے مسترد کر دیئے۔ روم کے سرداروں نے ارکلاڈش کو بحال رکھنے کی رائے دی اس وجہ سے قیصر نے اسے حکومت پر بحال رکھا اور قدس شریف واپس کر دیا۔

ارکلاڈش کی معزولی اور اسیری:...... ارکلاڈش واپسی کے بعد یہودیوں پر بہت سختی سے پیش آنے لگا اور اپنے بھائی اسکندر کی بیوی سے عقد کر لیا حالانکہ اس کے بطن سے اس کی اولاد تھی۔ اسکندر کی بیوی عقد کرتے ہی مر گئی اور یہودیوں نے اس کی شکایت قیصر تک پہنچائی قیصر نے اپنا ایک سپہ

سالار روم سے بیت المقدس روانہ کیا۔ اس سپہ سالار نے قیصر کے حکم کے مطابق ارکلادش کو اس کی حکومت کے ساتویں سال گرفتار کر کے رومہ بھیج دیا۔

انطیفس کے خلاف علمائے یہود کا احتجاج:...... اس کے بعد یہودیوں کا اس کے بھائی ''انطیفس'' کا حاکم بنایا گیا۔ یہ ارکلادش'' سے زیادہ بدخصلت اور شریف تھا اس نے اپنے بھائی ''فیلقوس'' کی بیوی سے عقد کر لیا حالانکہ اس کے بیٹے اس کے بطن سے تھے علماء یہود اور کاہنوں نے اس کی مخالفت کی جن میں یوحنا (یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) بھی تھے جن کو اس نے کچھ لوگوں کے ساتھ قتل کر دیا۔ یہی نصرانیوں کے ہاں معتمد کہلاتے تھے کیونکہ انہوں نے نصاریٰ کے گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اصطباغ (بتپسمہ) دیا تھا۔

''طبریانوس'' کا یہودیوں پر ظلم وتشدد:...... اس کے زمانہ حکومت میں اوغطش قیصر کا انتقال ہوگیا اس کی جگہ طبریانوس تخت حکومت پر بیٹھا۔ یہ نہایت بدمزاج اور کمینہ خصلت تھا اس نے اپنے سپہ سالار ''بعبلاس'' کو سونے کا بت دے کر ''قدس شریف'' بھیجا تا کہ یہودی اس کی پرستش کریں۔ یہودیوں نے اس بت کی پرستش کرنے سے انکار کر دیا اس پر ''بعبلاس'' نے ایک گروہ کو قتل کر دیا۔ چنانچہ یہودی جمع ہوکر اس کے مقابلہ پر آئے اور اسے مار بھگایا۔

انطیفس کی جلاوطنی:..... طبریانوس نے ایک ہزار کے لشکر دوسرے سپہ سالار کے ساتھ روانہ کیا اور انطیفس کو گرفتار کر کے ''طبریانوس'' کے پاس بھیج دیا اس نے انطیفس کو اندلس کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہاں جا کر مر گیا۔

اعریاس بن ارستبلوس کی حکومت:...... اس کے بعد یہودیوں پر اعریا بن ارستبلوس (مقتول) حکومت کرنے لگا۔ اسی کے زمانہ حکومت میں ''طبریانوس'' قیصر مر گیا۔ اور ''نیروش'' حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔ یہ ان سب سے زیادہ شریر تھا جو اس سے پہلے گزر چکے تھے اس نے قربان گاہ اور بت خانہ بنوایا۔ یہودیوں کے علاوہ باقی سب نے اس کے مذبح اور بت خانہ کی پرستش کی۔ ''نیروش'' نے یہود کو زیر وزبر کرنے کے لئے ''افیلوحکیم'' کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ اس نے یہود کو تنگ اور بہت زیادہ مجبور کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران اس کی بدکرداری اور بدافعالی کی وجہ سے اہل دولت نے اچانک نیروش پر حملہ کر کے قتل کر ڈالا اور اس کی لاش کو جنگل میں سر راہ پھینک دیا جسے جنگلی کتوں نے کھا لیا۔

قربان گاہ اور بت خانہ کا انہدام:...... نیروش کے بعد ''قلدیوش'' قیصر رومہ کے تخت حکومت پر بیٹھا اس نے ''افیلوحکیم'' اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ بیت المقدس گئے تھے واپس بلا لیا۔ اور نیروش کے بنائے ہوئے مذبح خانہ کو منہدم کرا دیا اور ''اغریاس'' اپنی حکومت کے تئیسویں سال مر گیا۔

بلاد یہود اور ارمن میں طوائف الملوکی:...... اس کے بعد اس کا بیٹا ''اغریاس'' یہود پر بیس برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانہ میں یہودی علاقوں اور ارمن میں طرح طرح کے فتنے فساد برپا ہوتے رہے رہزنی اور چوری اعلانیہ ہونے لگی۔ وہاں دن دھاڑے شہر میں چلنے والوں کو لوٹ لیا جاتا۔ اور ایک دوسرے کو ذرا ذرا سی بات پر قتل کر ڈالتے تھے۔ شہر کے اکثر باشندے اس خوف سے شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ انہی دنوں میں ''قلدیوس'' مر گیا اور اس کی جگہ ''فیلقوس'' حکومت کرنے لگا۔ فتنہ پردازیوں نے ان یہود کی جو قدس شریف سے نکل آئے تھے شکایت کی کہ یہ رومیوں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس نے بے وطنوں کے قتل کے لئے لشکر روانہ کر دیا جس نے ان کو نہایت ذلیل وخوار کیا اس زمانہ میں ان کا سب سے بڑا کاہن حنانی تھا۔ جس کا نام عازار تھا یہ بھی انہی لوگوں میں شامل تھا۔ جو قدس شریف سے نکل آئے تھے بدمعاشوں کا ایک گروہ اس سے ساز باز کر کے یہودی علاقوں اور ارمن میں شب خون مارنے لگا اور ان کو لوٹ لیتا اور گرفتار کر کے قتل کرنا شروع کر دیتا۔

فیلقوس کے سپہ سالار کا بیت المقدس سے اخراج:...... چنانچہ ارمن نے اس کی شکایت فیلقوس قیصر سے کر دی۔ فیلقوس نے ایک سپہ سالار کو ان کی گرفتاری کے لئے روانہ کر دیا اس نے بجائے ان کو پکڑنے کے بیت المقدس پہنچ کر یہودیوں پر ظلم وستم کرنا شروع کر دیا۔ یہودیوں نے فیلتوس کے سپہ سالار کو بیت المقدس سے نکال دیا اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کو مار ڈالا۔

فیلقوس کے سپہ سالار کی اغریاس سے ملاقات:...... فیلقوس کا سپہ سالار بھاگ کر مصر پہنچا یہاں اس نے اغرباس (بادشاہ یہود) سے ملاقات کی اس وقت وہ رومہ سے واپس آ رہا تھا چنانچہ فیلقوس کے سپہ سالر نے اس سے یہودیوں کی شکایت کی اور اس کی مخالفت کا ارادہ ظاہر کیا۔

اغریاس نے اسے نرمی کے ساتھ اس فعل سے باز رکھنا چاہا یہاں تک کہ یہ خبر قیصر کے کانوں تک پہنچی۔ پھر عازر عنائی نے موقع مناسب دیکھ کران رومیوں پر حملہ کردیا جو اغریاس کے ساتھ آئے تھے اور ان کو چن چن کران کے سپہ سالاروں کے ساتھ قتل کردیا۔

یہودیوں کا قتل عام:...... ان لوگوں کا قتل یہود کے سرکردہ لوگوں کو ناگوار گزرا اس وجہ سے وہ سب کے سب جمع ہوکر "عازار" سے لڑائی کرنے کے خیال سے "اغریاس" کے پاس آئے یہ ان دنوں قدس شریف کے باہر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ان سے تین ہزار جنگ آور سپاہی لڑائی کرنے کے لئے بھیجے۔ "عازار" اور یہودیوں کی لڑائی چھڑ گئی عازار نے ان کو شکست دے کر شہر سے باہر نکال دیا اور شاہی محل کو ویران کر کے اس کا سامان اور خزانہ لوٹ لیا چنانچہ اغریاس اور کاہنین اور علماء اور شیوخ یہود قدس شریف کے باہر پڑے رہ گئے اور جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ "ارمن" نے دمشق اور اس کے اطراف اور قیساریہ میں یہود کو چن چن کر قتل کرڈالا ہے تو یہ ان کے علاقوں کی طرف بڑھے اور اطراف دمشق میں جوارمنی ہاتھ آئے انہیں قتل کرڈالا اس کے بعد "اغریاس" قیصر کے پاس گیا اور اس کو اس واقعہ کی اطلاع دی اس نے اپنے اس سپہ سالار کو "ارمن" کی طرف جانے کا حکم لکھا جو فارس سے لڑائی کرنے کے لئے گیا تھا۔

رومی سپہ سالار اور عازار کی جنگ:...... چنانچہ سپہ سالار روم کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کے بعد ارمن کے علاقوں کی طرف بڑھا اس دوران دوسرا فرمان اس مضمون کا صادر ہوا کہ "ارمن" سے اعراض کر کے "اغریاس" کے ہمراہ قدس شریف کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ جن شہروں سے گزرا ان کو ویران کرتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ عازار سے بھڑ گیا اور عازار کو پہلی لڑائی میں ناکامی ہوگئی اس وجہ سے وہ شکست اٹھا کر قدس شریف چلا گیا اور سپہ سالار روم" اور کستیا" (حاکم قیساریہ) بیت المقدس کے باہر ٹھہرے رہے پھر عازار نے یہودیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کردیا۔ کستیا اور اغریاس لڑائی کے میدان سے ایسے بھاگے کہ انہوں نے قیصر کے پاس پہنچ کر دم لیا۔

قیصر کا یہودی علاقوں پر حملہ:...... اتفاق سے اسی وقت اس کا سپہ سالار اعظم "اسپانوس" بلاد مغرب سے اندلس فتح کرنے کے بعد آیا تھا قیصر نے اسے یہودی علاقوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کردیا اور اسے یہودیوں کو نیست و نابود کرنے اور ان کے قلعوں کو مسمار اور ویران کرنے کا تاکیدی کا حکم دیا۔ چنانچہ اسپانوس" اور اس کا بیٹا شاہ اغریاس (بادشاہ یہود) رومہ سے روانہ ہوئے اور انطاکیہ پہنچ کر اپنے لشکر کی ترتیب میں مصروف ہو گئے۔

یہودیوں کی دفاعی تیاریاں:...... یہود بھی ان کی آمد کی خبر سن کر تیار ہو گئے اور تین گروپ بن کر تین طرف پھیل گئے۔ ان کے ہر گروپ کے ساتھ ایک کاہن تھا۔ عنائی کاہن اعظم دمشق اور اس کے آس پاس رہا اور اس کا بیٹا عازار کاہن بلاد ارم دم میں رملہ تک اور یوسف ابن کریون کاہن طبریہ اور جبل الخلیل اور اس کے اطراف پر متعین کیا گیا اسکے علاوہ جو علاقے حدود مصر تک باقی رہے ان کی حفاظت کے لئے کاہنوں کو مقرر کردیا۔ چنانچہ ہر ایک کاہن نے اپنے قلعوں کی فصلیں درست کر کے لشکر مرتب کر لئے۔

یوسف بن کریون کی کارگزاری:...... سپہ سالار "اسپانوس" انطاکیہ سے نکل کر بلاد ارمن کی طرف بڑھا اور اس طرف سے یوسف بن کریون نے طبریہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا اور اہل طبریہ نے اس کی غیر موجودگی میں روم کی اطاعت قبول کر لی۔ چنانچہ یوسف یہ واقعہ سن کر سخت برہم ہوا اور لڑائی کے میدان سے طبریہ چل دیا اور جتنے رومیوں کو پایا قتل کرڈالا۔ اہل طبریہ نے ڈر کر اس سے معافی مانگی اس کے بعد اہل جبل الخلیل سے بھی یہی حرکت سرزدہ ہوگئی اور اس کی خبر یوسف کو مل گئی۔ یوسف نے ان کیساتھ بھی وہی برتاؤ کئے جو اہل طبریہ کے ساتھ کئے تھے۔ پھر اسپانوس چالیس ہزار رومیوں کو لے کر "عکا" سے یوسف بن کریون سے لڑنے کے لئے آیا۔ اغریاس (بادشاہ یہود) اور ارودم کے علاوہ تمام ارمنی اس کے ہمراہ تھے کیونکہ اردم زمانہ ارقانوس سے یہود کے دوستوں میں سے تھے۔ غرض اسپانوس نے یوسف بن کریون پر طبریہ پہنچ کر حملہ کیا لیکن پہلے ہی حملہ میں خود اس کے پاؤں اکھڑ گئے۔ مجبور ہو کر صلح کی درخواست کردی۔ یوسف بن کریون نے اہل قدس کے مشورہ پر اس کی درخواست کی مقبولیت موقوف رکھی۔

یوسف بن کریون کی گرفتاری اور جان بخشی:...... اس دوران اسپانوس کو ایک خارجی مدد پہنچ گئی اور اسے اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا چنانچہ اس نے دوبارہ قلعہ کے باہر سے لڑائی چھیڑ دی جب یوسف بن کریون کے سپاہیوں کی تعداد کم ہوگئی مجبور ہو کر یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کردیا۔ پچاس دن تک پانی نہ ملا بالآخر تھوڑی سی جماعت کے ساتھ یوسف قلعہ سے باہر نکلا رومیوں نے اس کو روکا اور اسپانوس نے اسے امان دے دی

چنانچہ یوسف اس کی طرف مائل ہونا چاہتا تھا اور اسنبانوس کی قوم یوسف کے قتل کی کوشش میں تھی چنانچہ یوسف نے یہ دیکھ کر ان کی رائے سے اتفاق کیا جب وہ سب کے سب قتل ہو گئے اور ان میں کوئی باقی نہ رہا۔ تب یوسف اسنبانوس کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ یہود نے اسے یوسف کو قتل پر ابھارا لیکن اسنبانوس نے اس سے انکار کر دیا اور اسے آزاد کر دیا اور اعمال طبریہ کو ویران اور اس کے رہنے والوں کو قتل کر کے قیساریہ واپس چلا گیا۔

یوحنا یہودی کی غارت گری: ......ابن کریون کہتا ہے کہ انہی واقعات کے دوران قدس کے یہودیوں میں اس وجہ سے فتنہ فساد پیدا ہو گیا کہ جبل الجلیل کے شہر کوشالہ میں ایک یہودی ''یوحنا'' نامی رہتا تھا اس کے پاس چند اوباش طبیعت یہودی جمع ہو گئے تھے جن کی وجہ سے اس کی رہزنی اور قتل و غارت کی قوت بڑھ گئی۔ جس وقت روم نے کوشالہ پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑا اسی وقت یوحنا قدس شریف آ گیا اس نے ان شہروں کے اوباش طبیعت یہودیوں نے دوستی پیدا کر لی جس کو روم نے فتح کر لیا تھا۔ اس لئے اہل قدس پر بے جا حکومت کرنی شروع کر دی۔ عنائی کاہن اعظم نے اس کی مخالفت کی اور اس کی جگہ دوسرے شخص کو مقرر کرنا چاہا مگر شیوخ یہود نے عنائی کاہن کی رائے سے اختلاف کیا اور یوحناں کو اس کے اختلاف کی وجہ سے یہودیوں کو قتل کرنے کا موقع مل گیا۔

یوحنا کی اردم سے امداد طلبی: ......یہودی جب اس کے ہاتھ سے مارے جانے لگے تو وہ جمع ہو کر عنائی کاہن کے پاس گئے اور اس کے ساتھ مل کر یوحناں سے لڑنے کے لئے نکلے۔ یوحناں نے قدس شریف میں قلعہ بندی کر لی چنانچہ عنائی نے صلح کی درخواست پیش کی مگر یوحناں انکار کر کے اردم سے مدد مانگنے لگا چنانچہ اردم نے بیس ہزار جنگ آور سپاہیوں کو اس کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ عنائی شہر پناہ کی فصیلوں سے حملہ کرنے لگا ایک روز حالت غفلت میں باہر سے اردم کے سپاہی ایک اچانک حملہ کر کے شہر میں گھس گئے اور اندر سے یوحنا جدوجہد کر کے نکل آیا اور اردم کے ساتھ مل کر پانچ ہزار افراد کو قتل کر ڈالا امراء اور اہل دولت کا مال واسباب لوٹ لیا اور ان شہروں پر بھی حملہ کر دیا جو رومیوں کے سایہ امن میں تھے۔

عنائی کاہن کی اسنبانوس سے مدد کی درخواست: ......عنائی نے مجبور ہو کر ''اسنبانوس'' اور اس کے لشکر سے مدد مانگی چنانچہ اس نے قیساریہ سے یوحناں پر حملہ کیا اور آدھے راستے پر پہنچا تو یوحناں بیت المقدس سے نکل کر پہاڑی گھاٹیوں میں چھپ گیا اسنبانوس نے تعاقب کر کے اس کے ساتھیوں میں سے اکثر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

بیت المقدس پر قبضہ اور لوٹ مار: ......ابن کریون کہتا ہے کہ یوحناں کی عدم موجودگی میں شمعون نامی ایک شخص نے بھی چند دن کے لئے شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے پاس چور اور اوباش طبیعت آوارہ گرد قسم کے بیس ہزار جمع ہو گئے۔ مگر اہل روم نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا مگر وہ شکست کھا کر واپس آ گیا اس نے شہر پر ٹھیک ٹھاک قبضہ کر لیا اور لوگوں کے مال واسباب لوٹ لئے اور اس کے بعد بہادری کے جوش میں آ کر اردم سے لڑنے کے لئے گیا مگر اس دوران یوحناں نے پہنچ کر شہر قبضہ کر لیا جب وہاں سے واپس ہو کر آیا تو یوحناں کو شہر میں موجود پایا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے لگاتار حملے شروع کر دیئے مگر یوحناں کو ان لڑائیوں میں کامیابی ہوئی اور ایک بڑی مخلوق کو اس نے قتل کر دیا۔ عوام الناس نے شمعون سے پھر مدد مانگی چنانچہ یہ ان کی خواہش کے موافق مدد کرنے کے لئے گیا مگر ان کے ساتھ اس نے بدعہدی کی اور بدکرداری میں یوحنا سے بھی آگے نکل گیا۔

نئے قیصر ''نطاؤس'' کا قتل: ......ابن کریون روایت کرتا ہے کہ اس کے بعد ''اسنبانوس'' کے کانوں تک یہ خبر پہنچی کہ جب وہ قیساریہ کے مضافات میں تھا ''قیصر روم'' مر گیا اور اس کی جگہ اہل رومہ نے ایک کمزور شخص ''نطاؤس'' کو حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ بطارقہ یہ سن کر سخت برہم ہو گئے اور انہوں نے اسنبانوس کی حکومت پر اتفاق کر لیا چنانچہ اسنبانوس اپنا آدھا لشکر اپنے بیٹے طیطوش کے پاس چھوڑ کر رومہ کی طرف ''نطاؤس'' سے لڑنے کے لئے گیا اور اسے شکست دے کر قتل کر دیا پھر ''اسنبانوس'' اسکندریہ کی جانب گیا اور وہاں سے کشتی پر سوار ہوا اور طیطوش قیساریہ میں ... گیا۔

بیت المقدس میں فساد: ......یہاں تک کہ سردی کا موسم ختم ہو گیا اور قدس کے یہودیوں میں فتنہ وفساد اتنا زیادہ بڑھ گیا کہ گلی کوچوں میں خون بہہ رہا تھا کاہنوں کو مذبح میں قتل کیا گیا تھا جو لوگ تھے وہ مسجد میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے کیونکہ تمام راستوں میں خون جاری تھا اور چھت پر سے لوگ راہ چلتوں کو پتھر مار رہے تھے یہ وہ زمانہ تھا کہ یوحناں کو شمعون کے خلاف کامیابی ہو گئی تھی اور یہ خبیث شخص لوگوں کو تنگ کر رہا تھا۔

طیطوش کا محاصرہ بیت المقدس:...... یہاں تک کہ سردی کا موسم گزر گیا تو طیطوش لشکر روم لے کر حملہ کے ارادے سے بیت المقدس پہنچ کر شہر پناہ کے دروازے پر اپنا خیمہ نصب کرا کر اپنے لشکر کے لئے قیام گاہ تجویز کرنے لگا اور اہل شہر کو صلح کا پیغام دیا مگر اہل شہر اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مگر اس سے لڑنے کے لئے کمین گاہوں میں چھپ کر مقابلہ کیا جس سے طیطوش کا غصہ بے حد بڑھ گیا اور اس نے دوسرے دن شہر کی شرقی جانب جبل زیتون پر جا کر قیام کیا اور لشکر کی ترتیب اور محاصرہ کے آلات حاصل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

یوحنا، طیطوش اور یہودیوں کی لڑائیاں:...... ادھر یہودیوں نے آپس میں اتفاق کر لیا آپس کے جھگڑے دور کر کے اس سے لڑنے کے لئے مگر پسپا ہو کر بھاگے اور پھر واپس آ کر لڑے اور کامیاب ہو گئے اس کے بعد آپس میں دوبارہ ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور باہم لڑنے لگے اس دوران یوحناں نے قدس شریف میں عید الفطر کے دن داخل ہو کر کاہنوں کے ایک گروپ کو قتل کر دیا۔ اور ایک گروپ کو مسجد کے باہر اطیطوش نے موقع مناسب سمجھ کر حملہ کر دیا۔ مگر یہودیوں نے اسے نہایت سختی سے پسپا کر دیا اور اس کے لشکر گاہ کا تعاقب کرتے چلے گئے چنانچہ طیطوش نے صلح کے لئے اپنے سپہ سالار ”نیقانور“ کو یہود کے پاس بھیجا اتفاق سے اس کو ایک ایسا تیر لگا جس سے وہ وہیں گر گیا طیطوش اس مارے جانے سے سخت برہم ہوا اور اس نے لوہے کے چند ایسے برج بنوائے جو شہر پناہ کی فصیلوں کے سامنے تھے اس میں جنگ آور سپاہیوں کی ایک معقول تعداد بٹھا کر لڑائی کے لئے نکلا۔ آخر کار یہودیوں نے ان برجوں پر قبضہ کر کے ان کو توڑ کر جلا دیا اور پھر لڑائی کے میدان میں اس سے لڑنے کے لئے پہنچ گئے۔ یوحناں نے قدس شریف پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ چھ ہزار افراد تھے اور شمعون کے ساتھ دس ہزار یہود اور پانچ ہزار ارد م اور باقی یہود عازر کے لشکر میں تھے۔

طیطوش کا بیت المقدس پر دوبارہ حملہ:...... طیطوش نے دوبارہ حملہ کیا اور اس حملے میں اس نے شہر پناہ کے ایک برج کو توڑ کر اس پر قبضہ کر لیا لیکن یہودیوں نے پھر اس کو درست کر لیا اور لڑائی کا بازار بے حد گرم ہو گیا۔ طیطوش خود لڑتا رہا پھر اس کی تازہ کوششوں نے آلات کے ذریعے سے دوسرا برج منہدم کر دیا مگر یہودیوں نے پھر اسے دوبارہ بنالیا، اور اس کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا اسی حالت سے چار دن گزر گئے اس دوران طیطوش کی مدد کے لئے آس پاس سے لشکر آ گئے چنانچہ یہودیوں نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دیئے چنانچہ طیطوش نے لڑائی بند کر کے ان کو صلح کے لئے بلوایا مگر یہود نے اس سے انکار کر دیا۔

بیت المقدس کا محاصرہ:...... چنانچہ پانچویں دن خود طیطوش آیا اور اس نے یہود کو مخاطب کر کے صلح کی دعوت دی مگر اس کے کہنے کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اتنے میں یوسف بن کریون آ گیا اور اس نے لوگوں کو سمجھایا اور ان کو رومیوں کے امن میں رہنے کی ترغیب دی اور حسن سلوک کا وعدہ کیا چنانچہ طیطوش نے ان کے قیدیوں کو آزاد کر دیا اکثر یہود اس کی طرف مائل ہو گئے لیکن ان کو ان یہودی سرداروں نے روکا جو شہر سے باہر تھے اور وہ ان یہودیوں کو قتل کرنے لگے جو رومیوں سے ملنے نکلتے تھے یہاں تک کہ شہر میں کوئی ان کا مخالف باقی نہ رہا۔ طیطوش نے یہودیوں کی سخت مزاجی سے تنگ آ کر جنگ کے لئے محاصرہ جاری رکھا اور غلہ کی آمد و رفت روک دی جو لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر چرانے کے لئے نکلتے تھے ان کو رومی قتل کر دیتے تھے اور پھانسی دے دیتے تھے آخر کار طیطوش کو ان کی بے کسی پر رحم آ گیا اور اس نے ان کو قتل کرنے سے اپنے سپاہیوں کو روک دیا۔ اس کے بعد اس نے باقی یہودیوں پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا چنانچہ یہودیوں نے نہایت استقلال سے جواب دینا شروع کر دیا۔

کاہنوں کا قتل عام:...... جب یہ لڑائی سخت اور خوفناک نظر آنے لگی اور بھوک حد سے بڑھ گئی تو شنائی کاہن ارد م سے امن کی درخواست کی یہ وہی شخص ہے جس نے شمعون کو یوحنا کے مقابلہ پر کھڑا کیا تھا مگر شمعون نے اسے اور اسکے بیٹوں کو اور کاہنوں کے ایک گروپ کو قتل کر ڈالا۔ ان کے علاوہ علماء اور آئمہ کو تہ تیغ کیا جو روم سے امن مانگتے تھے۔ عازر بن عنائی بھی اس رائے کا مخالف تھا لیکن وہ بیت المقدس سے نہ نکل سکا۔

محصورین کی دردناک حالت:...... اس محاصرے اور غلہ کی کمیابی سے یہ نوبت پہنچ گئی کہ اکثر یہود بھوک کی شدت سے مر گئے اور جانوروں کی کھالیں اور درختوں کے پتے اور مردار کھانے لگے اس پر بھی جب پیٹ کی خواہش ختم نہ ہوئی تو بعض لوگوں نے دوسرے کمزور انسانوں کو کھانا شروع کر دیا اسی زمانے میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو کھا لیا تھا۔ جب اس کی اطلاع یہودی سرداروں کو ملی تو ان کو اس حالت پر رحم آ گیا اور انہوں نے شہر سے

یہود کو نکلنے کی اجازت دے دی اجازت ملنی تھی کہ ایک بڑی تعداد شہر سے نکل گئی اور ان میں سے اکثر کھانا کھاتے ہی مر گئے اور بعضوں نے نکلتے وقت جواہرات اور سونا نگل لیا تھا اس لئے رومی انہیں قتل کر کے ان کا پیٹ پھاڑ کر جواہرات اور سونا نکال رہے تھے۔

طیطوش کا بیت المقدس پر قبضہ:..... طیطوش کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو روک دیا اور شہر پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ کر دیا۔ یہودیوں میں تو اس کی قوت ہی باقی نہیں رہی تھی کہ اس کا مقابلہ کرتے چنانچہ اس نے شہر پناہ کے اس برج کو منہدم کر دیا جس میں یہودی جمع ہو رہے تھے۔ تب یہودی وہاں سے مسجد کی طرف بھاگے قلعہ والوں نے تھوڑی دیر مقابلہ کیا لیکن طیطوش کی قسمت میں اس سے پہلے فتح لکھی جا چکی تھی چنانچہ ان یہودیوں کو بھی شکست ہوگئی اور اس نے شہر پناہ کی دیواروں سے مسجد تک کی عمارتیں منہدم کرا دیں۔ ابن کریون اسی حالت میں ایک اونچی جگہ کھڑا ہوا یہود کو روم کی اطاعت کا حکم دے رہا تھا چنانچہ کاہنوں کی ایک جماعت طیطوش کے پاس آئی اس نے انہیں امان دے دی۔

ہیکل کی تاراجی:..... اس کے بعد باقی یہودی سرداروں نے عوام الناس کو امان لینے سے روکا۔ اس لئے طیطوش نے اسی خون ریزی کے ساتھ صبح کی۔ اور شام ہوتے ہوتے رومیوں نے مسجد پر قبضہ کر لیا یہ لڑائی کچھ دنوں تک جاری رہنے سے شہر پناہ منہدم ہوگئی۔ ہیکل کی دیواریں ٹوٹ گئیں اور رومیوں کے محاصرہ سے اکثر یہودی مر گئے اور بہت سارے بھاگ گئے۔ ہیکل میں رومیوں نے بت رکھے اور دروازوں پر آگ روشن کر دی۔ کاہنوں نے اپنے دین کو یوں خراب ہوتے دیکھ کر آگ میں جل کر جانیں دے دیں شمعون اور یوحنا سیہون کی پہاڑیوں میں جا چھپے۔

طیطوش کی واپسی:..... طیطوش نے انہیں امان دینی چاہی لیکن انہوں نے اس رعایت کو منظور نہ کیا کچھ دن کے بعد راستہ کاٹ کر رات کے وقت بیت المقدس آ گئے اور طیطوش کے کمانڈر کو قتل کر کے اپنے ٹھکانے پر چلے گئے اس کے بعد اس کے تبعین اس سے علیحدہ ہو گئے۔ یوحنا مجبوراً طیطوش کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ طیطوش نے اسے قید کر لیا یوشع کاہن مسجد کا سامان (جس میں وہ شمعدان اور سونے کی میز تھی) لے کر اس کے پاس آیا۔ فخاص (ہیکل کا خزانچی) گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے بیت المقدس کے خزانے کی چابیاں طیطوش کو دے دیں سارا مال واسباب اور خزانہ لے کر قیدیوں کے ہمراہ بیت المقدس سے کوچ کر گیا۔

بیت المقدس کے مقتولین کی تعداد:..... ابن کریون کہتا ہے کہ مناحیم کی روایت کے مطابق (جو مقتولین کے دفن کرانے پر مقرر تھا) اس واقعہ میں ان مقتولین کی تعداد جو دفن کے لئے شہر کے دروازے پر لائے گئے تھے ایک لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو تھی مناحیم کے علاوہ دوسروں کا بیان ہے کہ ان لاشوں کے علاوہ جو گڑھوں میں ڈالیں گئی تھیں یا قلعہ کے باہر پھینکی گئی تھیں مقتولین کی تعداد چھ لاکھ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اس واقعہ میں ایک کروڑ ایک لاکھ افراد قتل کئے گئے اور ایک لاکھ قید کر لئے گئے۔ جنہیں طیطوش راستے میں درندوں کو کھلاتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب قیدی ختم ہو گئے اس واقعہ میں شمعون بھی مارا گیا مگر عزار بن عفان اس عام خون ریزی سے بچ گیا۔ کیونکہ جس وقت شمعون نے متتیا کاہن کو قتل کیا تھا اسی وقت سے یہ بیت المقدس سے نکل گیا تھا۔

یہود کی بادشاہت کا خاتمہ:..... باقی یہود کا یہ حال ہوا کہ جب طیطوش بیت المقدس سے نکل کر کسی گاؤں میں پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا تو اسے یہود کے جمع ہونے کی خبر ملی اس نے ایک لشکر اپنے کمانڈر ''ملیاس'' کے ہمراہ انہیں منتشر کرنے کے لئے بھیج دیا اس نے ایک مدت تک انہیں محاصرہ میں رکھا اس کے بعد وہ رومیوں کی طرف چلا گیا لڑائی ہوئی اور ان میں سے اکثر مارے گئے۔ یوسف ابن کریون اس کے اہل وعیال اس واقعہ میں گم ہو گئے ان کے حالات کا بعد میں بھی کچھ پتہ نہ چلا طیطوش نے اسے اپنے پاس رومہ میں رکھنا چاہا تھا لیکن اس نے نہایت عاجزی سے ارض مقدس میں رہنے کی درخواست کی چنانچہ طیطوش نے اس کی التجا قبول کر لی چنانچہ اسے روانگی کے وقت چھوڑ گیا۔ اسی وقت سے یہود کی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔

الحمدللہ جلد دوم کا

حصہ اول مکمل ھوا

شجرۂ نسب

بنی حشمنائی کے بادشاہوں کا شجرہ

یہ ملوک حشمنائی کا مورث اعلیٰ اور نسل ہارون علیہ السلام سے تھا

یوحنا کاہن اعظم

یوناثال — یتا — شمعون

یہوذا — ہرقانوس

انطنوس — اسکندرہ — ارستبلوس

اسکندرہ — ارستبلوس — انطنوس

انطنوس — اسکندرہ — ارستبلوس

بنی ہیرودس کے بادشاہوں کا شجرہ

یہ ملوک بنی ہیروس کا مورث اعلیٰ اور ہرقانوس اخیری بادشاہ حشمنائی پر قابض ہو گیا تھا

انطفتر

ہیرودس

انطفتر — انطیقس — ارستیلوس — ارکلاوش — اسکندرہ

ہیرودس — عریاس — ارستدلوس

اغریاس

تاریخ ابن خلدون

جلد دوم

حصہ دوم

تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اناجیل ❶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب:......''بنی ماثان'' جو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے وہ بیت المقدس میں کہونت (مجاورت) کر رہے تھے۔ اور ماثان عاذر قابل (رربابل) بن سالات (شیلٹیل) بن یوحنانیا (یکنیاہ) ابن یوشیاہ (باشاہان بنی اسرائیل کا سولہواں بادشاہ) بن امون بن عمون ابن منشا بن حز قیاہ بن احاز (احز) بن یواش (یوتم) اخریاہ (عزیاہ) بن یورام بن یہود یوحنانیا بن یوشیا (سولہواں بادشاہ بنی اسرائیل) بابل کی جلاوطنی کے دنوں میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نسب میں انجیل ❷ متی ❸ سے نقل کیا ہے۔ ''بنی حشمنائی'' کے بعد کاہنوں کی سرداری ''بنی ماثان'' کر رہے تھے۔

کاہن اعظم عمران (حضرت مریم علیہا السلام کے والد):...... چنانچہ ہیردوس کے زمانہ سے پہلے حضرت مریم علیہا السلام کے والد عمران کاہن اعظم تھے۔ ابن اسحاق ''امون'' بن منشا کی طرف منسوب کر کے اس کا نسب یوں بیان کرتا ہے عمران بن ہاشیم بن امون بن منشا، حالانکہ امون اور عمران کے درمیان ایک لمبی مدت ہونے کی وجہ سے صرف ایک پشت کا ہونا ناممکن ہے کیونکہ امون بیت المقدس کی پہلی ویرانی سے کچھ دن پہلے تھا اور ''عمران'' ہیردوس کے دور میں (دوسری ویرانی) کے چند دن بعد گزرا ہے۔ اور ان دونوں میں چار سو سال کا فرق بنتا ہے۔ ابن عساکر نقل کرتا ہے کہ عمران ''زریا قیل'' یخنیا (بنی اسرائیل کے آخری بادشاہ) کا بیٹا ہے جسے بخت نصر نے قید کر لیا تھا اور اس کے بعد اس کے چچا ''صدقیا ہو'' کو حاکم مقرر کیا تھا۔ ابن عساکر نے ''عمران ابن ماثان'' سے زریا قبل تک آٹھ افراد کا عبرانی الفاظ میں نسب نامہ لکھا ہے۔ غالباً یہ نسب نامہ پہلے سے زیادہ صحیح ہے جسے ابن اسحاق نے تحریر کیا ہے۔ بہرکیف عمران (والد مریمؑ) اپنے زمانہ کے کاہن تھے ''حنہ بنت فاقود بن فیل'' ان کے نکاح میں تھیں جو اس زمانہ کی مشہور عابدہ تھیں اور ان کی بہن ایشاع حضرت زکریا علیہ السلام ابن یوحنا کی زوجیت میں تھیں جن کے بطن سے حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

حضرت زکریا علیہ السلام بن یوحنا:...... ابن عساکر نے حضرت زکریا بن یوحنا کو ''یہوشافاط'' (پندرہویں بادشاہ بنی اسرائیل) کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت زکریا بن یوحنا اور ''یہوشافاط'' کے درمیان بارہ پشتیں عرانی الفاظ میں لکھی ہیں اس کے بعد یہ کہا ہے کہ یہی حضرت یحییٰ کے والد محترم ہیں جو بنی اسرائیل کے ایک نبی تھے۔

---

❶...... جیل لفظ انجیل کی جمع ہے اور انجیل لفظ آدین جل یونانی لفظوں کا معرب ہے دراصل یہ ''لفظ ابن'' لاطینی زبان کا تھا اور اس کے معنی پیغمبر کے ہیں اور اس کے شروع میں یونانیوں نے ای یو کا لفظ بڑھا دیا جو دس (انگریزی) کا پرانی کا اہم معنی ہے جس کے معنی اچھا یا خوش کے ہیں انگریزی کے پرانے قاعدوں میں حرف دی ایک شمار کیا جاتا ہے اس لئے یہ تمام لفظ آدین جل پڑھا جائے گا اور اس کی عربی انجیل ہوئی جس کے معنی خوشخبری کے ہوئے چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے نجات کی خوشخبر سنائی اور اس کی راہ دکھائی اس لئے اس کتاب کا نام انجیل ''یعنی خوشخبری'' ہو گیا۔ اب جہاں کہیں یہ لفظ بولا جاتا ہے اس سے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب مراد ہوتی ہے۔

❷...... ''مقدس متی'' نے اس مقام پر تین افراد کے نام نسب نامے میں چھوڑ دیئے ہیں کیونکہ اخریا (غریاہ) امصیا کا بیٹا اور وہ یواش کا بیٹا ہے اور وہ ''احزیا'' کا اور ''احزیا'' یورم کی پشت سے ہے جیسا کہ پہلی کتاب ''اخبار الایام'' میں ہے۔ مسیحی علماء اس اعتراض کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ''مقدس متی'' کو یہی ہدایت ہوئی تھی کہ وہ اس نسب نامے میں سے تین ناموں کو چھوڑ دے لیکن حقیقت بات یہ ہے کہ یہودیوں کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے نسب ناموں میں اور رجسٹروں سے اکثر ناموں کو برائی یا بت پرستی کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے چونکہ یہ تین شخص ''احباب'' کے خاندان سے تھے جن کی نسل کو دو مرتبہ بددعا دی گئی تھی جن کا اثر تین پشتوں تک رہا لہٰذا یہود نے ان تین ناموں کو نہیں لکھا کیونکہ انہوں نے ''یہوذ'' کی کتابوں سے نسب نامہ لیا ہے۔

❸...... ''متی'' جناب مسیح حواریوں میں سے ہیں آپ کا انگریزی نام ''میتو'' لکھا جاتا ہے اور آپ کا عرف ''لیوی'' ہے اور باپ کا نام ''الفی'' ہے ''جلیل'' کے رہنے والے ہیں جو صوبہ کے شال میں ہے۔ بعثت نبی سے پہلے یہودیہ کے ملک میں خراج اصول کرنے پر مقرر تھے اور حضرت مسیح کے اٹھائے جانے کے بعد انجیل کو پھیلانے اور لکھنے میں مصروف ہو گئے اس بات کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ آپ پیدا کہاں ہوئے اور کس طرح انتقال کیا۔

یوسف بن یعقوب بن ماثان:...... "یعقوب بن یوسف نجار" کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ مثان یعنی "متی" "ماثان حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ اور اس کے بیٹے تھے ایک کا نام یعقوب تھا اور دوسرے کو "یواقیم" کہتے تھے "یعقوب بن ماثان" سے "یوسف" پیدا ہوا جو مریم کا منگیتر اور چچازاد بھائی تھا۔ اس کے چار بیٹے۔ یعقوب، یوشا، بیلوت، یہوذا، اور ایک بیٹی مریم تھیسب پہلے "بیت الحم" میں رہتے تھے پھر وہاں سے ناصرہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یوسف نجاری ❶ سیکھی تھی اور اسی سے بسر اوقات کرتے تھے اس وجہ سے "نجار" کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش:...... یواقیم نے "حنہ" یعنی حضرت ایشاع (زوجہ حضرت زکریا علیہ السلام) کی بہن سے عقد کر لیا جب تیس سال تک "حنہ" سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تو "یواقیم" نے جناب باری میں دعا کی۔ چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں اس طرح مریم یواقیم کی بیٹی ہیں اور "یواقیم" ماثان کا بیٹا ہے اور ماثان حضرت سلیمان بن ابن داؤد ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کی نسل سے ہیں اس صورت میں اس اعتراض کا قرآن پاک میں مریم بنت عمران (یعنی مریم بیٹی ہیں عمران کی) ❷ لکھا ہے یہ جواب کافی ہوسکتا ہے کہ "عمران" ہی کو عبرانی زبان میں "یواقیم" کہتے ہیں اور یہ کثیر الوقوع ہے کہ ایک شخص کے دو نام ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی مجاہدت وکفالت:...... طبری روایت کرتا ہے کہ "حنہ" (حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ) حاملہ نہیں ہوتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر میں حاملہ ہوئی تو اپنے بیٹے کو "محرز" کر دوں گی۔ یعنی اسے دنیاوی امور سے آزاد کر کے محض تیری عبادت کے لئے مخصوص کر دوں گی چنانچہ "حنہ" کا وضع حمل ہوا اور حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں۔ تو "حنہ" انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر "مسجد الاقصیٰ" میں احبار و کاہنوں کے حوالے کر دیا۔ کاہنوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو لینے میں اختلاف کیا اور یہ کہا کہ بیت المقدس کی مجاورت "عورت" نہیں کر سکتی۔ تب حضرت زکریا نے انہیں شافی جواب دے کر روکا اس کے بعد ان کی کفالت اور پرورش کے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا جس کا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعے کیا گیا قرعہ میں حضرت زکریا علیہ السلام ❸ کا نام نکلا چنانچہ انہوں نے مریم علیہا السلام مسجد میں حضرت زکریا علیہ السلام کی تعلیم سے عبادت میں مصروف ہو گئیں اور عبادت میں اتنی مستغرق ہوئیں کہ لوگ مثالوں میں ان کا ذکر کرنے لگے۔ عبادات کے دوران حضرت مریم علیہا السلام پر عجائبات اور کرامات بھی ظاہر ہوئے جن کا ذکر کلام پاک میں آ گیا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:...... ایشاع حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی بانجھ تھیں۔ دونوں میاں بیوی بوڑھے ہو چکے تھے اور کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ کے حضور بیٹا ہونے کی دعا کی اور گزارش کی کہ "وہ بیٹا ایسا ہو جو میرا اور آل یعقوب علیہ السلام کا وارث بن سکے" یعنی نبی ہو۔ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت حضرت یحییٰ "ہیرودس" کے زمانہ میں پیدا ہوئے جنگل و بیابان میں رہتے تھے۔ ٹڈی اور شہد ان کی خوراک تھی۔ اونٹ کے بالوں کا آپ کپڑا پہنتے تھے اور چمڑے ❹ کا کمر بند ہوتا تھا۔ چنانچہ یہود نے بیت المقدس کے کاہنوں کا آپ کو سردار مقرر کر دیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت:...... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت عطا فرمائی آپ کے زمانے میں یہودیوں پر "قدس شریف" میں "نطیفس بن ہیرودس" حکومت کر رہا تھا جو اپنے باپ ہیرودس کے نام سے مشہور و معروف تھا۔ یہ نہایت شریف اور فاسق تھا۔ اس نے اپنی بھابی کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور اسے اپنی بیوی بنا لیا۔ حالانکہ اس کی بھاوج صاحب اولاد تھی چونکہ یہ بات یہودیوں کی شریعت میں جائز نہیں تھی اس لئے علماء یہود اور کاہنوں نے جن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی تھے۔ اس کے بعد اس فعل سے نفرت اور بیزاری ظاہر کی۔ مگر "ہیرودس" نے ان سب کو حضرت یحییٰ علیہ السلام سمیت شہید کر دیا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی وفات کب ہوئی؟:...... اس کے علاوہ لوگوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے اور بہت سے اسباب ظاہر کئے ہیں لیکن یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے وقت حضرت زکریا علیہ السلام زندہ تھے یا نہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل کر دیے گئے تو بنی اسرائیل نے حضرت زکریا علیہ السلام کو ڈھونڈنا شروع کر دیا آپ جان کے خوف سے بھاگ کر

---

❶...... "نجاری" بڑھئی کا کام۔ ❷...... التحریم آیت ۱۲ پر لکھا ہے۔ ❸...... ال عمران آیت ۳۷ پر تذکرہ موجود ہے۔ ❹...... ال عمران آیت ۳۷ پر تذکرہ موجود ہے۔

ایک باغ میں پہنچے اور ایک درخت میں چھپ گئے۔ لیکن چادر کا ایک کونہ باہر رہ گیا جس سے لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلا۔لہٰذا انہوں نے آرے سے درخت میں چھپ گئے۔لیکن چادر کا ایک کونہ باہر رہ گیا جس سے لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلا۔لہٰذا انہوں نے آرے سے درخت کو حضرت زکریا علیہ السلام سمیت دو ٹکڑے کر دیا۔اور بعضوں کا بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحیٰی علیہ السلام کی شہادت سے پہلے انتقال فرما چکے تھے جو درخت میں چھپ گئے تھے اور جنہیں یہود نے دو ٹکڑے کر دیا تھا وہ حضرت شعیا علیہ السلام (نبی) ہیں۔اور ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔علماء نے ان کے مدفن کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے۔کوئی کہتا ہے کہ یہ بیت المقدس میں دفن کئے گئے اور یہی صحیح ہے۔ابوعبید سعید ابن مسیّب کی سند سے روایت کرتا ہے کہ ''بخت نصر'' جب دمشق سے آیا اور اس نے حضرت یحیٰی علیہ السلام ابن زکریا علیہ السلام کے خون کو جوش پایا تو اس نے اس خون پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا جس سے اس خون کا جوش رک گیا۔لیکن یہ روایت ❶ نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت یحیٰی علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک ہی زمانہ میں تھے۔اور یہ بات باتفاق ثابت ہو چکی ہے کہ ''بخت نصر'' کے بہت زمانہ بعد میں پیدا ہوئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت:...... اسرائیلیات میں ''یعقوب بن یوسف نجار'' کی تالیف سے معلوم ہوتا ہے کہ ''ہیردوس'' نے حضرت زکریا علیہ السلام کو اس وقت قتل کیا تھا جبکہ مجوسی حضرت ایشوع (عیسیٰ) کو ڈھونڈنے آئے تھے۔ ہیردوس نے حضرت زکریا علیہ السلام سے ان کے بیٹے یوحنا (یحیٰی) کو لے کر ''سفراء'' کی طرف نکل گئی تھی اور اس کے خوف سے وہیں روپوش تھیں چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے لاعلمی ظاہر کی اور یہ کہا کہ وہ اپنی والدہ کے ہمراہ ہیں۔ ہیردوس نے آپ کے اس جواب کو کافی نہ سمجھ کر پہلے تو سختی کی اور اس کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو شہید کر دیا اور کچھ دن کے بعد خود بھی مر گیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت:...... حضرت مریم علیہا السلام مسجد عبادت میں مصروف تھیں کہ اللہ جل شانہ نے انہیں ولایت سے سرفراز فرمایا۔لوگوں نے ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف کیا۔اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نبوت صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ کما قال ابو الحسن الاشعری اور فریقین کے دلائل ان کتابوں میں موجود ہیں۔ان کے ذکر کرنے کی یہ جگہ نہیں ہے۔ بہرکیف فرشتوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو برگزیدگی کی بشارت دی کہ عادت انسانی کے واسطے کے بغیر تیرے ہاں لڑکا ہوگا اور وہ نبی ہوگا۔ حضرت مریم علیہا السلام کو اس سے تعجب ہوا۔تو فرشتوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے کرنے پر قادر ہے۔حضرت مریم علیہا السلام یہ سن کر خاموش ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ایک معجزہ ہے۔

یوسف نجار (حضرت مریم علیہا السلام کا منگیتر):...... ''یعقوب بن یوسف نجار'' اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عمر ابھی آٹھ سال کی بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس سے پہلے ان کی والدہ ''حنہ'' انتقال کر چکی تھیں۔اور یہ بنی اسرائیل کے مذہب میں داخل تھا کہ جب کوئی عورت طریقہ ازدواج کو ناپسند کرتی تھی تو اس پر ہیکل کی مجاورت فرض ہو جاتی تھیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ الہام فرمایا کہ قوم ہارون کو جمع کیا جائے اور حضرت مریم علیہا السلام ان کی طرف لوٹائی جائیں جس کے عصا سے کوئی نشانی ظاہر ہو یہ اس شخص کی زوجہ کے مشابہ ہوں گی۔ لیکن وہ ان سے حسب عادت انسانی تعلق پیدا نہیں کر سکے گا ''یوسف نجار'' بھی اس مجمع میں تھا۔اس کے عصا سے ایک سفید کبوتر نکل کر اس کے سر پر بیٹھ گیا۔حضرت زکریا علیہ السلام نے یوسف سے کہا کہ ''یہ تیری منگیتر ہے چنانچہ تو اس کے ساتھ میاں بیوی کا تعلق پیدا نہ کر سکے گا۔ یوسف یہ سن کر مجبوراً حضرت مریم علیہا السلام کو اپنے ہمراہ لے کر ناصرہ کی طرف چلا گیا حضرت مریم علیہا السلام کی عمر اس وقت بارہ سال کی تھی یہ اپنے منگیتر کے ساتھ ناصرہ میں رہنے لگیں۔ایک دن پانی لانے کے لئے چشمے پر گئیں وہاں پر ایک فرشتہ نے ظاہر ہو کر آپ سے باتیں کیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی جیسا کہ قرآن پاک سے واضح ہے اس کے بعد آپ بلا تعلق بشری حاملہ ہو گئیں اور حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس بیت المقدس گئیں لیکن وہ ان کے پہنچنے سے پہلے انتقال کر

---

❶ ...... یحیٰی کو ''یوخان'' بھی کہتے ہیں یہ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور دنیا کا سامان ان کی نظروں میں بالکل ہیچ تھا تحقیقی قول یہ ہے کہ انہیں لڑکپن میں ہی نبوت مل گئی تھی جیسا کہ آیت کریمہ یحییٰ خذالکتاب بقوۃ اٰتینٰہ الحکم صبیاً سے ظاہر ہوتا ہے۔

چکے تھے۔ اس لئے حضرت مریم علیہا السلام دوبارہ ناصرہ واپس آ گئیں۔ یوسف یہ حمل دیکھ کر سخت حیران ہوا اس نے اپنے منہ کو طمانچوں سے لال کر لیا۔ کیونکہ کاہنوں نے اس سے بشری تعلق پیدا نہ کرنے کی شرط منوالی تھی۔ ❶

حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتہ کی بشارت: ...... حضرت مریم علیہا السلام نے یوسف کو اس واقعہ سے آگاہ کر دیا مگر اس کو ان کے کہنے پر یقین نہیں آیا۔ تب فرشتہ نے خواب میں کہا کہ یہ "حمل روح القدس" سے ہے تو اسے اپنے گھر میں لے لے چنانچہ یوسف خواب سے بیدار ہو کر حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آیا اور تعظیماً اسے سجدہ کیا اور اپنے گھر لے گیا۔ انجیل متیٰ میں یہ واقعہ یوں لکھا ہے کہ جب یوسف ❷ نے حضرت مریم علیہا السلام سے اپنی منگنی کی تو اس نے مریم علیہا السلام کو حاملہ پایا اس سے پہلے کہ وہ اس سے "ہمبستر ہو" "یوسف" نے بدنامی اور رسوائی کے خوف سے اسے چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر خداوند کریم کے فرشتے نے خواب میں آ کر اس سے کہا کہ تو اسے قبول کر لے اور اسے اپنے پاس رکھنے سے مت ڈر کیونکہ جو اس سے پیدا ہونے والا ہے وہ "روح القدس" سے ہے۔ کیونکہ یوسف نیک اور سچا انسان تھا اس نے اس خواب کو سچا یقین کر لیا اور حضرت یسوع علیہ السلام اس کے ہاں پیدا ہو گئے۔ انتہیٰ۔

طبری کہتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اور یوسف ابن یعقوب چچا زاد بہن بھائی تھے۔ یہ دونوں بیت المقدس کی مجاورت کرتے تھے اور دن رات وہیں رہتے تھے۔ قضائے حاجت کے علاوہ اور کسی وقت بیت المقدس سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ جس وقت ان کا پانی ختم ہو جاتا اس وقت قریب ترین جگہوں سے پانی لے جاتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے حضرت مریم علیہا السلام پانی لینے کے لئے آئیں اور یوسف ان سے پیچھے رہ گیا۔ مریم پانی لینے کے لئے ایک گڑھے میں اتریں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی وقت ظاہر ہو کر کہا۔ انـمـا انا رسول ربك لاهب لك غلاماً ذكيا میں بے شک تیرے خدا کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تجھ کو ایک ہونہار بیٹا دوں۔

وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ جبرائیل نے مریم علیہا السلام کے کپڑوں میں پھونک دیا جس کا اثر رحم تک پہنچ گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کا حمل رہ گیا۔ یوسف نجار جو حضرت مریم علیہا السلام کا رشتہ دار تھا اور ان کے ساتھ "جبل صیہون" کی مسجد میں عبادت کر رہا تھا۔ یہ عجیب عمل دیکھ کر گھبرا گیا اور اسے حمل سے سخت حیرانی ہوئی کیونکہ مریم علیہا السلام اس کی نظروں سے کسی وقت غائب نہیں ہوتی تھیں۔ اس نے اس عجوبہ حمل کا سبب دریافت کیا تو مریم علیہا السلام نے قدرت باری کا حوالہ دیا۔ یوسف یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اسی سرگرمی سے مسجد کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس عجوبہ حمل کی اطلاع ایشاع (حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ) کو ہوئی اتفاق سے وہ بھی حاملہ تھیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے بطن مبارک میں تھے۔ ایشاع نے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ جو میرے حمل میں ہے وہ اسے سجدہ کرتا ہے جو مریم علیہا السلام کے پیٹ میں ہے۔ اس کے بعد یہودیوں کے خوف سے حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس سے جانے کا حکم ہوا چنانچہ یوسف انہیں اپنے ہمراہ لے کر مصر کی طرف چلا مگر راستے میں درد زہ اٹھا ❸ اور وضع حمل ہو گیا یوسف انہیں گدھے پر سوار کر کے لایا اور لوگوں سے اس راز کو چھپاتا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح علیہ السلام بارہ سال کے ہو گئے اور ان پر کرامات ظاہر ہونے لگیں اور لوگوں میں یہ واقعات مشہور ہو گئے تب حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر بیت المقدس آئیں یہاں ان سے معجزات ظاہر ہونے لگے بیمار ان کے پاس آتے تھے اور اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ غیب کے حالات پوچھتے تھے۔

---

❶ مقدس متیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام سے بلا واسطہ عادت انسانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کو اپنی انجیل میں یوں تحریر کیا ہے کہ یسوع علیہ السلام کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام "یوسف" سے منسوب ہوئی اس سے پہلے کہ وہ "ہمبستر ہو" "روح القدس" سے حاملہ پائی گئی (پہلا باب آیت ۱۸) میں جو لکھا ہے کہ (اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہو (اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید اعجازی حمل کے بعد حضرت مریم علیہا السلام "یوسف" سے ہمبستر ہوئی ہوں حالانکہ منگنی کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کو مرحمت فرمائی تھی ان کا احترام کیا اور شادی سے باز رہا۔ چنانچہ اسی خیال سے بعض علماء نے اس آیت سے فقرہ (کہ اس سے پہلے کہ وہ ہمبستر ہوں) نسخوں سے قصداً نکال دیا ہے تا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی دوشیزگی ثابت رہے۔ ❷ ...... چونکہ مؤرخ نے مضامین انجیل سے لئے ہیں اس کا اردو ترجمہ مرجبہ اردو انجیل میں نہیں ملتا اگرچہ مضمون موجود ہے۔

❸ ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش "بیت اللحم" میں ہوئی تھی جو بیت المقدس سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ امام بیضاوی نے لکھا ہے کہ یہ زمانہ بڑی سردی کا تھا جبکہ کھجور وغیرہ سوکھی ہوتی ہیں اور معجزہ کے طور پر انہیں کھجوریں دی گئیں۔ قصص الانبیاء (از عبدالوہاب نجار)۔

بیت اللحم کے لڑکوں کا قتل عام:...... طبری سدی کی روایت سے لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے قریب ''مشرقی بیت اللحم'' میں پیدا ہوئے تھے۔ مؤرخ عیسائی ابن عمید کہتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بن زکریا کے تین مہینے کے بعد اور حکومت ہیرودس کے اکتیسویں سال اور اوغشطش قیصر کے حکومت کے ۴۲ ھ میں حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ جب حجرت مریم علیہا السلام یوسف سے منسوب ہوئیں تو وہ حمل کو چھپانے کے لئے بیت ''بیت اللحم'' چلی گئیں۔ اور وہیں آپ کا وضع حمل ہوا۔ اس کے بعد مجوس ❶ کے کچھ لوگ (جن کو بادشاہ فارس) نے بھیجا تھا پوچھتے ہوئے ہیرودس کے پاس آئے کہ بڑا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے ہم اسے سجدہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہیرودس کے سامنے وہ سب باتیں ظاہر کردیں جو کاہنوں اور ماہرین علوم نجوم نے ولادت عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں بتلائی تھیں اور یہ بھی اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ کم وبیش دو سال ہوئے وہ بیت اللحم میں پیدا ہو چکا ہے۔ ''اوغشطش قیصر'' نے جب یہ واقعہ مجوسیوں سے سنا تو اس نے ہیرودس سے پوچھا۔ ہیرودس نے اس وقعہ کی تصدیق کی اور بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کرانا شروع کر دیا۔ یوسف نجار بحکم الٰہی اس سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر مصر چلا گیا تھا اور وہیں بارہ سال تک ٹھہرا رہا اسی دوران حضرت مسیح کی کرامات ظاہر ہوئیں۔ پھر جب ہیرودس مرگیا جو حضرت مسیح کے قتل کی فکر میں تھا تو خدا کے الہام سے یوسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کو لے کر ''ایلیا'' واپس آیا غرض اس طرح خداوند کی پیشن گوئی جو حضرت اشعیا کے معرفت ہوئی تھی میں نے تجھے مصر سے بلایا ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصر روانگی اور واپسی:...... یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب یوسف نجار راز چھپانے کے لئے یروشلم سے نکل کر چلا تو راستے میں دردزہ اٹھا تو ''بیت اللحم'' میں پہنچ کر ایک غار میں وضع حمل ہوا اور بچے کا نام ایشوع رکھا۔ جب یہ دو برس کے ہوئے تو مشرق سے مجوسی آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ''ہیرودس'' نے جناب مسیح علیہ السلام کے خوف سے ''بیت اللحم'' کے لڑکوں کو قتل کروانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے یوسف عیسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی والدہ کو بالہام الٰہی مصر لے کر چلا گیا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے:...... چنانچہ دو برس تک مصر میں رہا جب ''ہردوس'' مرگیا تو فرشتہ نے خواب میں آکر واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ یوسف مصر سے واپس آکر ناصرہ میں ٹھہر گیا اور یہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات مثلاً احیاء موتی (مردوں کا زندہ کرنا) اور کوڑھیوں کا اچھا کرنا اور چڑیوں کو پیدا کرنا ظاہر ہونے لگے۔ اس کے بعد ''یوحناں معتمد (حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام) بیابان سے آئے توبہ کا اعلان کرایا لوگوں کو دین کی طرف بلایا پھر حضرت مسیح علیہ السلام ناصرہ سے آئے اور یوحناں سے اردن کے کنارے ملاقات کی ''یوحناں'' نے انہیں اصطباغ (بتسمہ) دیا وہ اس وقت میں تیس سال کے تھے اس کے بعد جنگلوں کی طرف نکل گئے اور عبادت اور نماز اور رہبانیت میں مصروف ہوگئے اور اپنے ان بارہ تلامذہ کو منتخب کیا (۱) سمعان پطرس (شمعون بیٹر) (۲) اندراوس (اندریاہ) (۳) یعقوب بن زبدی (۴) (۵) یوحنا بن زبدی (۶) فیلیس (فلپ) (۷) بزتو باوس (برتھلمی) (۸) توما (تہوماہ) (۹) متی باجدار (۱۰) یعقوب ابن حلفا (الفی) (۱۱) تداوس (لبی عرف تہدی) (۱۲) سمعان القنانی (شمعون الکنعانی) (۱۳) یہوذا الاسخر یوطی (یہودالیشکر بولی)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات:...... کچھ عرصہ کے بعد ہیرودس ثانی نے حضرت یوحناں (حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام) کو گرفتار کرکے شہید کر دیا اور ان نابلس میں دفن کر دیا گیا۔ اور حضرت مسیح نماز، روزہ، اور تمام قربانیوں کی تعلیم دینے لگے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام کیا۔ جب ان پر انجیل نازل ہوئی اور ان سے خوارق عادات اور معجزات ظاہر ہو چکے تو ان کا ذکر اطراف وجوانب میں پھیل گیا اور اکثر بنی اسرائیل ان کی پیروی کرنے لگے۔

یہودی سرداروں کی مخالفت:...... یہودی سردار جو دنیا کی کثافتوں میں مبتلا ہو کر ''دینی امور'' کو چھوڑ بیٹھے تھے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کرنے کا آپس میں مشورہ کرنے لگے حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو جمع کر کے سب کورات بھر اپنے پاس رکھا اور وعظ کے دوران یہ فرمایا کہ بے شک تم میں

❶...... جس لفظ کا ترجمہ اس مقام پر ''مجوس'' کیا ہے انگریزی ترجے وہاں ''ویز من'' کا لفظ ہے۔ جس کے معنی دانا آدمی کے ہیں اور روی لفظ ''جی'' ہے جس کے معنی ''مجوس'' نکلا ہے مگر حقیقت وہ لوگ جو آئے تھے ''مجوسی'' نہ تھے بلکہ قدیم حکماء کے فرقے سے تھے جو ''حکمت ونجوم ہیت'' میں کامل اور اپنے مذہب میں مقتدا اور پیشوا سمجھے جاتے تھے۔

سے بعض میرا انکار کریں گے۔اس سے پہلے کہ مرغ تین آواز دے تم میں سے ایک شخص مجھے معمولی قیمت پر فروخت کو کھائے گا۔اس کے بعد تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔یہودی چونکہ آپ کی تلاش میں تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری:...... اتفاق سے یہود کو شمعون حواری راستے میں مل گئے چنانچہ یہودیوں نے انہیں گرفتار کر لیا انہوں نے مسیح علیہ السلام کی پیروی سے انکار کیا تو یہودیوں نے انہیں چھوڑ دیا اس کے بعد ''یہوذ الاسخر یوطی'' نے تیس درہم لے کر حضرت مسیح علیہ السلام کا پتہ بتا کر اس مکان تک پہنچا دیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات کو رہتے تھے۔یہودی انہیں گرفتار کر کے ''فلاطش'' (قیصر کے کمانڈر) کے پاس لے گئے اور ایک گروہ کاہنوں اور (مجاوروں) کا بلایا گیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے دین کو برباد کر رہا ہے اور ہمارے اسلاف کو برا کہتا ہے اور حکومت وسلطنت کا دعویدار ہے تم اس کو قتل کر ڈالو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم:...... مگر فلاطش نے یہ سن کر خاموشی اختیار کر لی۔چنانچہ رؤسا یہود چلا کر کہنے لگے ''اگر تو ہماری خواہش کے مطابق الیسوع کو قتل نہیں کریگا تو ہم اس کی اطلاع قیصر کے دربار میں کر دیں گے'' فلاطش'' یہ سن کر گھبرا گیا اور اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پہلے حواریوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہود کو میرے بارے میں شبہ ہوگا۔

مصلوب حضرت عیسیٰ علیہ السلام:...... چنانچہ ایسا ہی ہوا ''یہود'' نے انہیں اپنی دانست میں قتل کر دیا اور سولی دے دی اور سات دن تک سولی پر رکھا۔ حضرت مریم علیہا السلام روتی ہوئی صلیب کے پاس آئیں حضرت عیسیٰ علیہما السلام بھی وہاں آئے اور رونے کی وجہ دریافت کی تو مریم نے کہا کہ مجھے تمہاری حالت پر رونا آرہا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے مجھے اٹھالیا ہے اور مجھے بالکل کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور یہ ایک بات ہے کہ جس میں انہیں شبہ واقعہ ہو گیا ہے آپ میرے حواریوں سے فلاں جگہ پر ملنے کے لئے فرما دیجئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حواریوں کو ہدایت:...... چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مقررہ جگہ پر ملنے کے لئے گئے آپ نے ان سب کو آس پاس کے علاقوں میں تبلیغ احکام الٰہی کے لئے مقرر فرمایا❶۔جیسا کہ اس سے پہلے مقرر کر چکے تھے علماء نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ حواریوں میں سے رومہ کی طرف پطرس کو روانہ کیا اور تابعین میں سے پولس (پولوس) کو ان کے ہمراہ کر دیا اور سودان (حبشہ) اور اس کے مضافات میں ''متی باجدار'' کو اور اندرواس کو بابل میں اور مشرق میں توما کو اور ملک افریقہ کی طرف ''فیلیس'' کو اور افسوس (افسوس (اصحاب کہف) کے شہر اور یروشلم میں ''یوحنا'' کو اور ممالک عرب وحجاز میں ''برتولوماوس'' کو اور سرزمین برقہ و بربر میں شمعون القنانی کو مقرر کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری:...... ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد یہودیوں نے باقی حواریوں کو ستانا شروع کر دیا اور انہیں ایذا پہنچانے لگے۔رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر کے کانوں تک پہنچی۔سپہ سالار فلاطش نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزات اور حالات ان کے ساتھ یہودیوں کی شرارت اور کینہ اور حضرت یوحناں کے قتل کے واقعات لکھ کر بھیجے، قیصر نے فلاطش کو اس فعل سے یہود کو باز رکھنے کی سخت تاکید کی الغرض حواریان مسیح ان علاقوں میں چلے گئے جن کی جانب حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں بھیجا تھا۔چنانچہ بعض لوگوں نے ان کی تصدیق کی اور دین مسیح میں داخل ہو گئے اور بعض نے انہیں جھٹلایا۔یعقوب بن زبدی رومہ گئے مگر ان کو ''غالیوس قیصر'' نے قتل کر دیا۔اور شمعون کو قید کر دیا پھر کچھ عرصہ کے بعد چھوڑ دیا چنانچہ وہ انطاکیہ چلے گئے۔اس کے بعد فلودیش قیصر کے دور میں پھر رومہ میں آئے۔اکثر رومیوں نے ان کی اتباع کر لی اور بعض قیصروں کی بیویاں ان پر ایمان لائیں شمعون کے کہنے سے قدس شریف آئیں اور صلیب کی لکڑی جس پر حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دی گئی تھی مزبلہ سے نکالا اور اسے ریشم وغیرہ میں لپیٹ کر روم لے گئیں۔

انجیل کی تصنیف:...... پطرس اور پولوس جنہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے رومہ کی طرف بھیجا تھا دونوں رومہ جا کر ٹھہرے اور دین عیسوی کی تعلیم دیتے

❶...... میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صرف یہودیوں کو نصیحت کی اور یہودیوں کے سوا اور کسی کو نہیں سمجھایا اور بحالت اپنے شاگردوں کو سوائے یہودیوں کے اور کسی کو نصیحت کرنے کو نہیں فرمایا جیسا کہ آیت ۱۹، ۲۶، باب ۱۵ انجیل متی سے ثابت ہوتا ہے لیکن بعد کو آپ کے حواری اطراف وجوانب میں گئے اور اکثر قوم میں حضرت پر ایمان لائیں۔

رہے وہیں پطرس ❶ نے رومی زبان میں انجیل لکھی اور اسے شاگرد ''مرقس'' کی طرف منسوب کی اور بیت المقدس میں ''متی'' ❷ نے اپنی انجیل عبرانی زبان میں لکھی۔ ''لوقا'' ❸ نے انجیل ''رومہ'' میں لکھ کر اکابر روم کے پاس بھیجی۔ اور یوحنا بن زبدی ❹ نے رومہ میں انجیل لکھی۔

شریعت عیسوی کی تدوین: ...... اس کے بعد حواریوں اور ان کے رسولوں کا ایک جلسہ ۱۰۰ء میں ہوا اور انہوں نے باجماع و اتفاق اپنے دین کے لئے قوانین شرعیہ بنائے اور اسے ''اقلیمطس'' پطرس کے شاگرد کی رائے سے مرتب کیا ان کی پرانی کتابوں میں سے یہ کتابیں ہیں۔ توریت پانچ اسفار۔ کتاب یوشع بن نون۔ کتاب القضاۃ۔ کتاب راعوث۔ کتاب یہوذا۔ اسفار الملوک (چار کتابیں) سفر بنیامین۔ سفر المقباسین (تین کتابیں) کتاب عزیز الامام، کتاب اشیر، کتاب حصہ ہامان، کتاب ایوب صدیق، مزامیر داؤد النبی، کتاب سلیمان ابن داود (پانچ) نبوات الانبیاء الصغار والکبار (سولہ کتابیں) کتاب یشوع بن شارخ اور کتب جدید (یہ ہیں چاروں انجیلیں) کتاب القتالیقون (سات رسائل) کتاب بولس (چودہ رسائل) ابرکسیس (یعنی رسولوں کے قصے جسے اقلیمد کہتے ہیں) آٹھ کتابیں جس میں رسولوں کے احکام نواہی کا ذکر ہے کتاب النصاریٰ الکبار ان بطارقہ کے نام جو مقررہ علاقوں میں دین مسیح علیہ السلام کی تعلیم دے رہے تھے۔ جیسا کہ رومہ میں پطرس حواری تھے۔ جنہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے اس طرف روانہ کیا تھا۔ اور بیت المقدس میں یعقوب نجار اور اسکندریہ میں پطرس کا شاگرد مرقس اور بزنطیہ (قسطنطنیہ) میں اندراس وغیرہ تھے۔

بطریق کا تعارف: ...... اس دین و مذہب کے مالک جو ان کے مراسم مذہبی کو قائم رکھنے والا ہوتا ہے۔ ''بطریق'' کہتے ہیں وہی ان کی ملت کا سردار اور حضرت مسیح علیہ السلام کا خلیفہ مانا جاتا ہے وہی اپنے نائبین اور خلفا کو آس پاس اور ممالک بعیدہ میں دین مسیح کی تبلیغ کے لئے روانہ کرتا اور یہ لوگ

---

❶ ...... ''پطرس حواری'' جن کو انگریزی میں ''سائمین'' کہتے ہیں ٹیسڈا کے رہنے والے تھے سب سے پہلے یہی مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور پھر انہوں نے ہی سب سے پہلے ''مسیح علیہ السلام'' کا انکار کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے آخری وقت میں یروشلم جاتے ہوئے پطرس سے کہا تھا۔ اے شیطان مجھ سے دور ہو جا تو میرے لئے ٹھوکر ہے کیونکہ تو خدا کی نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہے اور پھر فرمایا تھا کہ جو میرا انکار کرے گا میں اس کا اپنے باپ (خدا) کے سامنے انکار کروں گا چنانچہ انہوں نے اس وقت صلیب کے خوف سے یہود کے سامنے حضرت مسیح علیہ السلام کی شاگردی سے تین بار انکار کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی میں پطرس نے زیادتی کی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد سخت مخالفت کی ان کے حکم کے برخلاف ''غیر بنی اسرائیل'' کو ملت مسیح علیہ السلام کی دعوت دی اور یہ بات بتائی کہ مجھے مکاشفہ ہوا ہے ''اور روح القدس'' نے ہدایت کی ہے چنانچہ اسی بنا پر اولاد ''کرنیلیا'' والوں کو عیسائی بنایا (آیت ۷ اباب ۰ ہم اعمال) اور یہ ایسی مخالفت تھی کہ اس سے مختونوں کو حیرت ہوئی کہ غیر مختون پر روح القدس کی عنایت ہوگئی۔ اس دن سے غیر قومیں بھی عیسائی بننے لگیں اور اب تک یہی عمل انجیل کے خلاف عیسائیوں میں جاری ہے اور ان کے بانی یہی پطرس ہیں جب ان کا یہ حال ہے تو ان کی انجیل کا کیا اعتبار رہا۔

❷ ...... متیٰ کی انجیل کے بارے میں اختلاف ہے اکثر متقدمین مسیح علماء کا یہ قول ہے کہ یہ انجیل عبرانی میں لکھی گئی تھی جواب موجود نہیں ہے اور یونانی میں اس کا ترجمہ ہوا ہے۔ متاخرین مسیح علماء کا مختار قول ہے کہ یہ انجیل دراصل عبرانی میں لکھی گئی اور یونانی انجیل ''اصل عبرانی'' کا ترجمہ ہے۔ مگر مترجم کے بارے میں معلوم نہیں کہ کون تھا اور کب اور کہاں اس کا ترجمہ ہوا۔ اس انجیل کی تالیف کے وقت میں بڑا اختلاف ہے اس کی تالیف کا کوئی وقت معلوم نہیں ہوتا بہر کیف یہ سن ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۳، ۴۸، ۶۱، ۶۲، ۶۳ یا ۶۴ عیسوی میں ہوئی۔ فاسٹن جو چوتھی صدی کے آخر میں تھا اور پروفیسر بائز جرمنی کہتا ہے کہ یہ انجیل متیٰ کی تصنیف نہیں اس کے علاوہ باب آیت ۹ (یسوع نے وہاں آگے بڑھ کر متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے کہا کہ میرے پیچھے آجا اور وہ اس کے پیچھے چل دیا خود گواہی دیتی ہے کہ ''متیٰ'' کی تصنیف نہیں ہے۔

❸ ...... (لوقا) 'لوقا' مصنف انجیل ثالث پولوس کا شاگرد ہے ''پولوس مقدس'' کا حال یہ ہے کہ وہ عروج و رفع مسیح تک حضرت عیسیٰ سے بڑی دشمنی رکھتا تھا اور لوگوں کو ان کے خلاف ابھارتا رہتا تھا مگر عروج و رفع مسیح علیہ السلام کے بعد وہ خود پر نزول 'روح القدس'' کا دعویٰ کر کے اور عیسائی بن کر حواریوں سے جا ملا ان بے چاروں نے اس کے شر سے بچنے کے لئے اسے قبول کر لیا یہ شخص اسرائیلی نہ تھا اس نے شریعت موسیٰ علیہ السلام کو بالکل ہی مٹا دیا اور صاف حکم دے دیا کہ اگلا قانون چونکہ کمزور تھا اس لئے اٹھ گیا (آیت ۱۸ اباب خط عبرانیاں) اور پاکوں کے لئے سب کچھ پاک ہے (آیت ۴ اباب چہارم) اور جو ناپاک جانتا ہے اس کے لئے ناپاک ہے چنانچہ جس کے استاد کا یہ حال ہو اس کے شاگردوں کا کیا پوچھنا؟۔

❹ ...... یوحنا بن زبدیٰ'' حواری کا تصنیف انجیل کا زمانہ بھی نہایت مجہول ہے بلکہ آیت ۲۴ باب ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ''یوحنا'' کی تصنیف نہیں ہے ''اسٹاڈلن'' اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ بیشک انجیل یوحنا ''مدرسہ اسکندریہ'' کے کسی طالب علم نے لکھی ہے اور ''ہارنصاحب'' اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''فرقہ الوجین نے'' جو دوسری صدی میں تھا اس انجیل اور یوحنا کی دوسری تصانیف سے انکار کیا ہے ان کے علاوہ عیسائیوں کے جو فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے منکر ہیں وہ سب ان کے منکر ہوں گے اور اس کو محرف بتائیں گے۔ کیونکہ اس میں مسئلہ ''تثلیث'' ہے۔ اور جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے منکر ہیں وہ سب ان کے منکر ہوں گے اور اس کو محرف بتائیں گے۔ کیونکہ اسی میں مسئلہ ''تثلیث'' ہے۔ اور جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چور اور ڈاکو کہا گیا ہے (آیت ۸ اباب ۱۰ انجیل یوحنا) حالانکہ حواریان مسیح علیہ السلام میں سے کوئی شخص اس بات کا قائل نہ تھا۔

اسقف نہیں رہا۔ یہاں تک کہ ''وہدس'' گیارہواں ''اسقف'' اساقفہ اسکندریہ سے مصر آیا۔

بطریق رومہ (پوپ):...... چونکہ ''اساقفہ'' بطریق کو آبا اور قسوس ''اساقفہ'' کو ''ابا'' کہتے ہیں اس وجہ سے نام ''اب'' مشترک سمجھ کر فرق کرنے کے لئے بطریق اسکندریہ کے لئے ''بابا'' (پوپ) کا نام مختص کیا گیا اور وہ اسی نام سے مشہور ہوگیا کچھ عرصہ کے بعد یہ لقب بطریق رومہ کو دیا گیا کیونکہ وہ رسول مسیح علیہ السلام اور بڑے حواری پطرس کا قائم مقام تھا۔ چنانچہ رومہ کا بطریق اس وقت تک اسی لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

پطرس کا قتل:...... پھر ''فلودیش قیصر'' کے مرنے کے بعد ''نیرون قیصر تخت نشین ہوا اس نے پطرس (حواریوں کے سردار) اور پولیس کو قتل کردیا اور پطرس کے بجائے رومہ میں ''ارنوس'' کو مقرر کیا اور ''مرقس'' انجیلی پطرس کا شاگرد جو اسکندریہ میں سات سال سے دین مسیحی کی دعوت دے رہا تھا اسے بھی قتل کرا کے ''حینینا'' کو متعین کر دیا یہی حواریوں کے بعد سب سے پہلا بطریق بنا۔ نیرون ہی کے عہد حکومت میں یہود نے یعقوب نجار اسقف بیت المقدس پر اچانک حملہ کر عہد شکنی کی تھی اور صلیب کو ایک مزبلہ میں دفن کر دیا تھا۔ ہیلانہ (قسطنطین کی ماں) نے اسے نکالا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ''نیرون قیصر'' نے یعقوب نجار کی جگہ اس کے چچازاد بھائی شمعون بن کہافا کو بیت المقدس کا نائب بطریق مقرر کیا اس کے بعد قیصروں میں دین وملت کے اختیار کرنے اور چھوڑنے میں اختلاف پیدا ہوگیا۔

قسطنطین کا قبول عیسائیت:...... یہاں تک ''قسطنطین'' قسطنطنیہ کے بانی کا زمانہ آیا اور اس کی ماں ہیلانہ نے قسطنطین کے ۲۲ ق میں دین مسیحی اختیار کی اور صلیب کی جگہ پر آئی اور اس لکڑی کا معلوم کیا جس پر یہود کے بقول حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہوئے تھے لوگوں نے بتلایا کہ صلیب فلاں جگہ پر دفن ہے۔ وہاں پر ان دنوں شہر بھر کا کوڑا کرکٹ اور مردار جانور پھینکے جاتے ہیں۔ ہیلانہ نے اس لکڑی کو نکلوا کر اسے دھلوایا اور عطریات سے معطر کر کے ریشم اور زردوزی کپڑوں میں لپیٹ کر تبرکاً اسی مقام پر نصب کرا کے ایک کلیسا بھی بنوادیا۔

بنی اسرائیل کی مسجد کا انہدام:...... اس خیال سے کہ یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ہے اور وہی مقام ''آب قمامہ'' کے نام سے مشہور ہے اس نے مسجد بنی اسرائیل کو مسمار کر کے حکم دے دیا کہ ''صحرا'' میں جس پر قبہ بنا ہوا ہے اور جو یہود کا قبلہ ہے شہر کا کوڑا کرکٹ اور مردار جانور پھینکے جائیں چنانچہ ایسے ہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فتح بیت المقدس کے بعد اسے پاک وصاف کرایا۔ مؤرخین نے ولادت مسیح سے صلیب نکالے جانے تک کے وقت کو تین سو اٹھائیس سال بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت میں تثلیث کا آغاز

ایک مدت تک عیسائی اور ان کے ''بطریق'' اور اساقفہ دین مسیحی کے قائم رکھنے پر اسی طرح قائم رہے جیسا کہ حواریوں نے قوانین اور عقائد احکام مذہبی قائم کئے تھے۔ اس کے بعد ان کے عقائد میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور شریعت اور احکام کی پابندی سے بالکل علیحدہ ہو کر ''تثلیث'' کے قائل ہو گئے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری (العیاذ باللہ) ایسے نہ تھے اور اس غلطی کی وجہ حضرت مسیح علیہ السلام کا ظاہری کلام ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے اس کی تاویل نہیں کی اور نہ اس کے معنی سمجھ سکے۔ مثلاً عیسائی گمان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب کے وقت فرمایا تھا کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جارہا ہوں یا یہ فرمایا۔ تھا کہ تم ایسی نیکیاں کرو تا کہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بن جاؤ یہ کہ انجیل میں بحق مسیح ابن الوحید (اکلوتا بیٹا) کہا گیا۔ جس بنا پر شمعون نے حضرت مسیح علیہ السلام کو حقیقتاً اللہ کا بیٹا مان لیا چنانچہ جب کہ ظاہری الفاظ سے یہ بات مان لی گئی تو عیسائیوں نے یہ گمان کر لیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام قدیمی باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور اس کا اتصال مریم علیہا السلام کے ساتھ ایک روح کے ذریعے ہوا ہے جو کہ مسیح کے جسم میں حلول کر گئی تھی۔ چنانچہ جسم اور روح کے مجموعہ کا نام بیٹا ہوا اور وہ ناسوت ''کلی قدیم ازلی'' ہے اور مریم سے ازلی خدا پیدا ہوا قتل اور صلیب جسم پر وارد ہوئے اور ان دونوں کو وہ ''ناسوت'' اور ''لاہوت'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایک مدت تک عیسائی اس عقیدے کا معتقد رہے۔

بدعات کا آغاز❶:...... کچھ عرصہ کے بعد ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ''نصرانیت'' میں طرح طرح کی بدعات ظاہر ہونے لگیں اور ان کے اقوال کفریہ روز بروز بڑھتے گئے ان میں ابن والقیان بہت ہی سخت اور تند مزاج تھا۔ اساقفہ اور بطارقہ اپنے مقلدین سے ان خیالات کو دور کرتے رہے یہاں تک کہ ''یونس شمیصانی'' انطاکیہ کا بطریق قیصر افلادوش کی حکومت کے دور کے بعد ظاہر ہو کر خدائے یکتا کی وحدانیت کا قائل ہوا اس نے کلمہ اور روح کا انکار کیا ایک گروہ نے اس کی پیروی کر لی مگر جب وہ مر گیا تو ''اساقفہ'' نے پھر اپنے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس کے مذہب کو چھوڑ کر اسی تذبذب کی حالت میں قسطنطین ❷ بن قسطنطین کے زمانے تک رہے اس کے عہد حکومت میں ''اسکندروس'' (الگزنڈر) اسکندریہ کا بطریق تھا اور اریوش (ایریس اس گرجے کا ایک عہدے دار (اسقف) تھا وہ اس بات کا قائل تھا کہ بیٹا باپ سے بالکل جدا ہے بلکہ وہ خدا کی مخلوقات میں سے ہے۔ اور حادث ہے اور اس نے ازلی باپ کی سپردگی سے مخلوق کو پیدا کیا ہے اس لئے ازلی باپ پہلے علت اور ازلی ہے اور بیٹا اصلیت اور درجے میں اس سے کمتر اور حادث (نیا پیدا) ہے اور اسی کے ذریعے سے بیٹے نے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔

عیسائی علماء کا پہلا اعتقادی اجلاس:...... اسکندریہ ''دس'' نے اس رائے سے مخالفت کی اور ایک گشتی خط اطراف و جوانب کے ''اساقفہ کو لکھ بھیجا ان لوگوں نے قیصر قسطنطین کو اس کا ذمہ دار مقرر کیا چنانچہ اس کے حکم سے قیصر کے انیسویں سال مطابق ۳۴۵ء میں کونسل منعقد ہوئی دور دراز ممالک سے علماء مسیحی بحث و مناظرہ کے لئے آئے۔ اس کونسل میں ''اریوش'' کی رائے کو رد کر دیا گیا اور اسکندروس کی رائے کو کہ بیٹا (عیسیٰ علیہ السلام) باپ کی اصلیت کے برابر ہے قیصر قسطنطین نے تسلیم کر کے ''اریوس'' کی تکفیر کی اجازت دے دی اور اسے گرجے میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی مجمع میں ''اسکندروس'' کی خواہش کے مطابق ''دو ہزار تین سو چالیس گرجوں کے عہدے داروں کی موجودگی میں ایک محضر لکھا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ سارے عیسائی اس کونسل کے ٹھہرائے ہوئے اعتقاد کے معتقد ہوں۔

ینقیہ (نئیس) میں کونسل کا انعقاد:...... یہ کونسل شہر ینقیہ (نئیس) میں منعقد ہوئی تھی اسی لئے اسے مجمع ''ینقیہ کہتے ہیں اس کونسل کے

---

❶...... عیسائی مؤرخ اس کے قائل ہیں کہ شروع سے عیسائی تثلیث کے قائل چلے آرہے ہیں اور باپ اور بیٹے اور روح القدس تینوں کو خدا مانتے رہے ہیں اور اب تک اس فرقہ کو ''کیتھولک'' کہتے ہیں یعنی ''عام مذہب'' لیکن مسلمان مؤرخ اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ قدما عیسائی خدا کی ''وحدت'' کے قائل تھے تثلیث کا مسئلہ تیسری یا چوتھی صدی میں رواج پزیر ہوا مگر میرے نزدیک پہلی ہی صدی سے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں اختلاف شروع ہوا ہے گو اس کا اثر اس وقت کچھ نہ ہوا کیونکہ ان کی پیدائش اور خلقت ایسی ہی تھی جس سے اختلاف کا ہونا ضروری تھا جو شخص ان کی ظاہری صورت کو دیکھتا تھا وہ یقین کرتا تھا کہ وہ انسان، رسول اللہ اور ابن مریم ہیں اور جو خیال کرتا تھا کہ یہ بغیر ظاہری سبب کے پیدا ہوئے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ یہ اللہ اور ابن اللہ ہیں اگرچہ عیسائی بھی اس کے قائل ہیں کہ پہلی صدی میں ''عیسائیوں'' کا ایک ایسا فرقہ تھا جو مسیح علیہ السلام کو نہ حقیقتاً انسان جانتا تھا بلکہ خدا کا بیٹا یعنی روح اللہ اور پیغمبر رسول اللہ کہتا تھا۔ اسماعیل ابوالفدا نے اس فرقہ کا نام تاریخ میں ''ماناتھ'' لکھا ہے۔ ❷...... شہنشاہ قسطنطین (کانسٹینٹین) چوتھی صدی عیسوی میں گزرا ہے اور اس سے پہلے ہی عیسائیت میں جھگڑے پھیل چکے تھے۔ چنانچہ پہلی صدی میں عیسائیوں کا ایک فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ''الواہیت'' کا قائل نہ تھا۔ بلکہ وہ انہیں خدا کا پیغمبر جانتا تھا اور توریت کے اہم کام کی پابندی کرتا تھا دوسرے فرقے عیسائی مؤرخ کیقول کے مطابق تثلیث کے قائل تھے مگر پہلے فرقے والے اس صدی میں کیا بلکہ دوسری صدی تک گرجے سے علیحدہ نہیں کئے گئے دوسری صدی میں ایک فرقہ قنطارین کے نام سے مشہور ہوا مگر درحقیقت یہ کسی فرقے کا نام نہیں تھا بلکہ جنہیں یونانی عیسائی کہتے تھے انہیں یہودی حقارت سے ''نظارین'' یعنی ناصری یا نصرانی کہتے تھے یہ فرقہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ''روح اللہ اور کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے کا یقین کرتا تھا۔ اور شریعت موسوی کے احکام ایک اعتدالی حالت میں پورے کرتا تھا اسی صدی میں ایک اور فرقہ ''نوائی ٹس'' سمرنا والا کا ایک اور ''سبلیس'' کا پیرو تھا پہلا فرقہ اس بات کا قائل تھا کہ خدا ایک ہے جو پاک کہلاتا ہے وہ ایک آدمی میں عیسیٰ اور بیٹا پکارا جاتا ہے حلول کر گیا ہے دوسرا فرقہ کہتا تھا کہ خدا کی ''الوہیت'' کا ایک حصہ الگ ہو کر انسان یعنی ''خدا کے بیٹے'' میں آملا اور ''روح القدس'' الٰہیت کا ایک ویسا ہی جز ہے تیسری صدی میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا جو ''بلمس'' کی پیروی کرتا تھا اس کا یہ اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا خدا کے سوا کوئی وجود نہ تھا مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ایک روح خود خدا سے نکل ان میں آملی چنانچہ وہ خدا کا ہی ایک جز بن گئی۔ اسی صدی میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ بیٹا'' اور ''روح القدس'' خدا میں اس طرح تھے جیسے انسان میں عقل اور ''قوت محرکہ'' چونکہ عیسیٰ علیہ السلام صرف آدمی پیدا ہوئے تھے مگر ان میں باپ کی دانائی اتر آئی تھی اس سبب سے ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہہ سکیں۔ غرض ہے کہ ان تینوں صدیوں میں ''تثلیث'' کے باب میں کوئی ''تصفیہ'' نہیں ہوا تھا اس سبب سے ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہہ سکیں۔ غرض ہے کہ ان تینوں صدیوں میں ''تثلیث'' کے باب میں کوئی ''تصفیہ'' نہیں ہوا تھا اس لئے چوتھی صدی کے شروع میں بہت جھگڑا اٹھا اور ''الگزنڈر'' بشپ اسکندریہ اور راریس جو اس گرجے کا عہدے دار تھا آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور اسی فیصلے کے لئے ۳۲۵ء میں شہنشاہ کانسٹین ٹین نے مقام نیس واقع ''سمیا'' میں ایک کونسل منعقد کرنے کا حکم دیا۔

صدر انجمن ''اسکندروس بطریق اسکندریہ'' تھا اور ''اساتنس'' بطریق انطاکیہ اور ''فقاریوس'' اسقف بیت المقدس تھے۔ ''سلطوس'' بطریق رومہ خود نہیں آیا تھا اس نے اپنی طرف سے ایک ''قسیس'' کو بھیج دیا تھا۔ قیصر قسطنطین ''اسکندروس'' کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اپنی خوشنودی اس طرح ظاہر کی کہ اسے اپنی ایک ''انگوٹھی'' اور ایک تلوار عطا کر دی۔

کونسل کا متفقہ عقیدہ:...... وہ متفقہ عقیدہ جو اس کونسل میں طے پایا تھا جس کی بدولت ''اریوس'' کو گرجے نہیں بلکہ شہر سے بھی نکال دیا تھا اور جس کو عبدالکریم شہرستانی اپنی کتاب ''الملل والنحل'' میں اور ابن عمید مؤرخ نصاریٰ نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے۔

نؤمن باللّٰه الواحد الاب مالك كل شيء و صانع مايرى وما لا يرى وبالابن الوحيد اليسرع المسيح ابن اللّٰه ذكر الخلائق كلها وليس بمصنوع اله حق جوهر ابيه الذى بيده اتقنت العوالم وكل شيء الذى من اجلنا ومن اجل خلامنا بعث العوالم وكل شئى الذى نزل من السماء والتحبل من روح القدس وولد صلب البتول وصلب ايام فلاطوس ودفن ثم قام في اليوم الثالث وصعدالى السماء وجلس على يمين ابيه وهو مستعد للجمى قارة اخرى بالقضاء بين الاحيا والاموات ونومن بروح الحق الذى من ابيه وبعمودية واحدة الغفران الخطايا والجمالة قدسية جاثليقة والقيام ابداننا بالحيوة الدايمة ابد لا بدين.

ایمان لاتے ہیں لاتے ہیں ہم ایسے اللہ پر جو اکیلا یکتا باپ ہے مالک ہے ہر شے کا اور بنانے والا ہے ان چیزوں کا جو دیکھی جاتیں اور (ایمان لاتے ہیں ہم) اکلوتے بیٹے الیشوع مسیح خدا کے بیٹے پر جو تمام خلائق سے بہتر ہے اور مصنوع نہیں ہے سچا خدا ہے پیدا ہوا ہے اپنے باپ کے جوہر سے جس کے قبضہ میں سارا عالم ہے اور تمام چیزیں ہیں۔ یہ وہ ہے جس نے ہمارے لئے اور ہماری نجات کیلئے دنیا اور ہر چیز کو پیدا کیا۔ وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان سے نزول فرمایا اور مجسم ہوا اور روح القدس سے اور پیدا ہوا مریم بتول کے بطن سے اور زمانہ فلاطوس میں صلیب پر چڑھایا گیا اور دفن کر دیا گیا۔ پھر تیسرے روز اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اور اپنے باپ کے دائیں جانب بیٹھا ہے اور وہ دوبارہ زندوں اور مردوں میں حکم کرنے اور آنے کے لئے تیار ہے اور ایمان لاتے ہیں ایک عمودیہ (صلیب) پر گناہوں کی بخشش کے لئے اور جماعت قدسیہ مسیحہ جاثلیقہ اور (ایمان لاتے ہیں) اپنے بدنوں کے ابدالآباد تک بزریعہ دائم زندگی قائم رہنے پر۔

یہ پہلی کونسل تھی اسے جلسہ نیقیہ کہتے ہیں۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ''حشر اجساد'' کے قائل تھے حالانکہ اب عیسائی اس کے مخالف ہیں اور وہ لوگ باتفاق ''حشر اروح'' کے معتقد ہیں اور اس عقیدہ کو ''امانت'' کے نام سے کرتے ہیں۔ اس عقیدے کے ساتھ شرعی قوانین بھی وضع کئے گئے تھے اور وہ اسے ''ہمایون'' کہتے تھے۔

اساقفہ کے اجتماع کا حکم:...... ''اسکندروس'' بطریق کونسل کے پانچ مہینے بعد مر گیا اور جب ''ہلانہ'' قسطنطین کی ماں نے کلیسے بنوائے اور خود بادشاہ نے اس مذہب کو عزیز سمجھ کر دوبارہ اساقفہ کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ تو ''اشانیوش'' بطریق قسطنطنیہ نے ''صور'' میں ایک کونسل منعقد کی اس کونسل میں ''اثناش'' بطریق اسکندریہ بھی شریک تھا۔ ''اوشانیوش'' بطریق قسطنطنیہ نے ''صور'' میں ایک کونسل منعقد کی اس کونسل میں ''اثناش'' بطریق اسکندریہ بھی شریک تھا۔ ''اوشانیوش'' وہ شخص ہے جسے ''اسکندروس'' نے کلیہ اسکندریہ سے اریوش کے ساتھ علیحدہ کیا تھا اور اس کی وجہ سے ''نیقیہ'' کونسل منعقد ہوئی تھی اور کتاب الامانت لکھی گئی تھی اس وقت اریوش کو اپنی مخالفت کی وجہ سے ''اوشیانوس'' کے ہمراہ کلیسہ سے باہر نکال دیا گیا تھا اور ان دونوں کو ملعون قرار دے دیا گیا تھا۔ لیکن کچھ دن کے بعد ''اوشیانوس'' کے ہمراہ کلیسہ سے باہر نکال دیا گیا تھا اور ان کو ملعون قرار دے دیا گیا تھا۔ لیکن کچھ دن کے بعد ''اوشیانوس'' نے دربار قیصری میں حاضر ہو کر ''اریوش'' اور اس کے عقائد سے برات و بیزاری ظاہر کی قیصر قسطنطین نے اس کی معذرت قبول کر لی اور اسے ''قسطنطنیہ کے'' ''گرجے'' کا بطریق بنا دیا۔

عیسائی علماء کی دوسری کونسل:...... جب یہ دوسری کونسل ''صور'' میں ہوئی اور ان میں ''اوماتیوش'' بھی تھا عقائد میں ''اریوش'' کی تائید کر رہا تھا

''اوشانیوس'' بطریق قسطنطنیہ نے ''اثناش'' بطریق اسکندریہ کو ''اریوش'' کے عقائد پر بحث کرنے کی اجازت دے دی۔ ''ارمانیوش'' نے کہا کہ ''اریوش'' کا یہ خیال نہیں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے دنیا کو پیدا کیا ہے بلکہ وہ اس بات کا قائل ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہیں جس سے وہ بغیر کسی ذریعہ کے پیدا ہوئے جیسا کہ ''انجیل'' میں آیا ہے۔ ''اثناش'' بطریق اسکندریہ نے کہا کہ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا ''مخلوق'' ہے اور وہ بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے اور وہ جب اسطرح پیدا کیا گیا تو باپ نے گویا کسی کو پیدا نہیں کیا اور جب اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا تو وہ اپنے کام میں دوسرے سے مدد کا ''خواں'' ہوا اور خود بخود کسی شئے کا خالق نہ ہوا۔ حالانکہ وہ فی ''حد ذاتہٖ'' خالق ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ اس سے پاک اور بری ہے اور اگر اریوش کا یہ خیال ہے کہ باپ اشیاء کی تکوین کا ارادہ کرتا ہے لیکن تنہا اس کی ''تکوین'' نہیں کرتا ہے تو اس نے بیٹے کا مکمل فعل اور مکمل ٹھہرایا کیونکہ باپ کی صرف مشیت اور خواہش ہوتی ہے اور بیٹا اسے وجود میں لاتا اور پیدا کرتا ہے اس معنی سے بیٹا کامل اور مکمل ٹھہرایا۔ اس معنیٰ سے بیٹے کا فعل کامل اور باپ کا ناقص ہوا اور اس عقیدے کا بطلان یہی ہے۔ اس تقریر سے ''اریوش'' کا عقیدہ باطل ہو گیا لوگ ''ارمانیوش'' کو مارنے لگے۔ لیکن مسیح علیہ السلام کے بھانجے نے اسے بچالیا۔ تاہم اسے گرجے میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

عیسائی علماء کا اختلاف:...... اس واقعہ کے دو سال کے بعد جب ''اوشانیوش'' مر گیا اور ممانعت کے باوجود رفتہ رفتہ ''اریوش'' کے عقائد نے ترقی کی تو اس کے مقلدین قیصر قسطنطین کی خدمت میں جمع ہو گئے اور ''اریوش'' کے عقائد کی خوبیاں بیان کیں اور یہ ظاہر کیا کہ ینقیہ کی کونسل نے ''اریوش'' پر سخت ظلم کیا تھا اور اس پر بے حد زیادتیاں کیں اور راہ حق سے اس کہنے میں اس سے علیحدہ ہو گئے کہ ''باپ جوہریت میں بیٹے کا مساوی ہے'' اس بحث و تقریر سے ''قیصر قسطنطین عقیدہ ''اریوش'' کا پابند ہونا چاہتا تھا۔ لیکن ''کیراش'' (بیت المقدس) کے گرجے کے عہدہ دار نے ایک طوفانی خط لکھا اور ''اریوش'' کے کہنے پر توجہ نہیں کی۔ اس کے بعد ''ملوک قیاصرہ'' مختلف ❶ الحال رہے کبھی کوئی کونسل کی متفقہ ایجاد کی ہوئی رائے کا پابند ہوتا تھا اور کبھی کوئی ''اریوش'' کی رائے پر عمل کرتا تھا اور ان دونوں گروہوں کا غلبہ ایک دوسرے پر قیصر کی طبیعت کے اعتبار سے ہوتا تھا۔ بعض قیصران میں ایسے بھی گزرے ہیں جو اپنے مخالفین کے سخت دشمن ہوتے تھے اور انہیں زبردستی اپنے عقائد پر لانا چاہتے تھے اور ایسے بہت کم قیصر ہوئے ہیں جو ان دونوں گروہوں سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور ان دونوں کو بحالہ اپنے اپنے مذہب پر چھوڑ دیتے تھے۔

کونسل قسطنطنیہ:...... اس کے بعد ۲۵۰ء میں ایک کونسل قسطنطنیہ میں اس مقصد سے منعقد ہوئی کہ ''مقدنیوس'' اور ''سیلوس'' کے اس کلام پر غور کرے کہ مسیح کا جسم بغیر ''ناسوت'' کے ہے اور ''لاہوت'' نے اسے اس سے مستغنی کر دیا ہے۔ اس استدلال سے کہ انجیل میں آیا ہے کلمہ ''گوشت'' ہو گیا اور یہ نہیں کہا گیا کہ کلمہ انسان ہو گیا۔ ان دونوں نے باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے افضل مان لیا اور یہ کہتے ہیں کہ باپ ''قوت'' اور جوہرت میں ''غیر محدود'' ہے اس کونسل نے اس عقیدے کو ''بطلان'' ❷ کا اشتہار کہا اور ''مقدونیوش'' اور ''سیلوس'' کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا اور ''مجمع ینقیہ'' کے منفقہ عقیدہ میں۔ نومن بروح القدس المنقی من الاب''

اور بڑھا کر یہ مشہور کر دیا کہ اب جو عقیدہ میں کچھ گھٹائے یا بڑھائے وہ ملعون سمجھا جائے گا اور گرجے میں داخل نہ ہونے پائے گا۔

مسیح ابن اللہ کا عجیب تصور:...... پھر اس کونسل کے چالیس سال کے بعد ''نسطوریوس'' بطریق قسطنطنیہ کے کلام پر غور کرنے کے لئے ایک اور مجلس منعقد ہوئی۔ ''نسطوریوس'' بطریق قسطنطنیہ کہتا تھا کہ مریم علیہا السلام کے بطن سے خدا نہیں پیدا ہوا بلکہ انسان پیدا ہوا ہے۔ ہاں وہ مشیت میں خدا کے ساتھ متحد ہو گیا ہے، نہ کہ ''ذات'' میں اور وہ درحقیقت خدا نہیں ہے بلکہ خدا نے اسے اپنی جانب سے خدائی عطا فرمائی ہے یہ رائے جو ''نسطوریوس'' نے ظاہر کی وہ دراصل ''نادوس اسقف'' اور ''دیودوس'' اسقف کا عقیدہ تھا ان کے عقائد میں یہ بھی تھا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے جو پیدا ہوا وہ مسیح علیہ السلام ہے اور باپ سے جو پیدا ہوا ہے وہ ''ابن ازلی'' ہے اور ابن ازلی پیدا ہونے والے میں حلول کر گیا۔ لہٰذا عطا و کرامت کے ذریعہ مسیح ابن اللہ کہا گیا اور ان

❶ ...... میں سمجھتا ہوں کہ مؤرخ علامہ نے عیسائیوں کے تفریق و تعداد (فرقوں) کو بلا لحاظ ترتیب سے ذکر کیا ہے کیونکہ پہلی کونسل جسے جلسہ ینقیہ سے تعبیر کرتا ہے وہ چوتھی صدی میں ہوئی تھی اور یہ واقعہ تیسری صدی کا ہے بہرکیف عیسائی مذہب میں جو کچھ تغیرات واقع ہوئے ہیں وہ قابل ملاحظہ ہیں۔ ❷ ''باطل'' ہونے۔

دونوں میں مشیت اور ارادہ کی وجہ سے اتحاد ہوا ہے اس عقیدہ والوں نے گویا اللہ تعالیٰ کے لئے وہ بیٹے قرار دیئے ایک جو ہر ''ازلی'' اور دوسرا مسیح محدث۔

''نسطوریوس'' بطریق کے عقیدہ کی مخالفت: ..... ''نسطوریوس'' کے اس عقیدہ کی خبر کرلس بطریق اسکندریہ کو ملی تو اس نے اکلیمس بطریق رومہ اور یوحنا بطریق انطاکیہ اور یونالوس اسقف یروشلم کو لکھا پھران کے مراسلہ کا جواب دیا اور دیا اور نہ اس نے اپنے قول سے رجوع کیا اس وجہ سے انہوں نے ''شہر افسیس'' میں ''دوسو گرجوں'' کے عہدے داروں کو باطل ٹھہرایا اور ''نسطوریوس'' کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا۔ کیونکہ بطریق انطاکیہ یوحنا کا انتظار اس کونسل نے نہیں کیا تھا اور اس کی عدم موجودگی میں یہ رائے طے کرلی گئی تھی اس وجہ سے اس نے اس کی مخالفت اور ''نسطوریوس'' کے عقیدے کی تائید کرنے لگا کچھ عرصہ کے بعد ''بادونواس'' نے ان سب میں صلح کرادی۔ اور یہ سب ''نسطوریوس'' کی رائے سے متفق ہوگئے۔ لیکن پھر جب مشرقی گرجوں کے عہدے داروں نے اپنے اپنے عقائد لکھ کر اس کے پاس بھیجے تو اس نے انہیں پسند کرلیا اور ''نسطوریوس'' کو صعید (مصر) کی طرف نکال دیا۔ وہ اخمیم میں جا کر ٹھہر گیا اور وہیں سات برس کے بعد مرگیا۔ اس کے عقائد عیسائیوں مشرق اور فارس، عراق، جزیرہ، موصل میں فرات تک پھیل گئے۔

ویسقورس بطریق اسکندریہ کا عقیدہ: ..... گذشتہ کونسل کے بعد شہر ''میں ایک اور جلسہ منعقد ہوا جس میں چھ چونتیس گرجوں کے عہدے دار ان شامل تھے یہ جلسہ اس مقصد سے منعقد ہوا تھا کہ ''ویسقورس'' بطریق اسکندریہ یہ کہتا تھا کہ مسیح علیہ السلام دو جوہروں میں سے ایک جوہر ''مرکب'' ہیں اور ایک ''اقنوم'' (اصل مادہ) کے قائل نہ تھے۔ ویسقورس نے عام علماء کے عقائد سے اختلاف کیا اور ایک روح ہیں جو دو روحوں سے وجود میں آئی ہے حالانکہ اس وقت کے عیسائی رہنما دو ''جوہروں'' اور ''طبیعتوں'' اور دو ''روحوں'' اور ایک اقنوم (اصل۔ مادہ) کے قائل نہ تھے۔ ویسقورس نے عام علماء کے عقائد سے اختلاف کیا اور بعض گرجوں کے عہدے داروں کو اپنے خیالات سے آگاہ کرکے اس کے مخالفین پر لعنت کا فتویٰ دیا۔ ''مرقیان قیصر'' چونکہ عام علماء اور پچھلے جلسوں کے متفقہ عقائد کا پابند تھا اس نے ''ویسقورس'' کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر گرجا کے عہدے داران کے کہنے سے رک گیا اور ان کے اشارے پر ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ''ویسقورس'' کو بلایا گیا اور اس سے مناظرہ شروع ہوگیا مناظرہ کے دوران ملکہ قیصر نے ''ویسقورس'' کو اپنی طرف مخاطب کرنا چاہا چونکہ وہ مناظرہ میں بے حد مصروف تھا اس لئے اس نے اس کا جواب بے التفاتی سے دیا جس سے قیصر کی ملکہ نے برہم ہوکر اسے ایک تمانچہ مار کر نکال دیا اس کے بعد مرقیان قیصر نے اپنے ممالک مقبوضہ میں فرمان بھیج دیا کہ خلقدونیہ کا متفقہ فیصلہ نہایت صحیح اور واجب العمل ہے جو اس کی مخالفت کرے گا وہ واجب القتل سمجھا جائے گا۔

فرقہ یعقوبیہ کی ابتداء: ..... ''ویسقورس'' بڑی ذلت و رسوائی سے جلسہ سے نکل کر ''قدس شریف'' اور سرزمین فلسطین کی طرف چلا گیا۔ جہاں جہاں یہ جاتا تھا لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن چند دن کے بعد اس کی رائے نے شہرت پکڑلی اور اس کے خیالات اتنے مشہور ہوگئے کہ اس کا ایک الگ فرقہ بن گیا اور اہل مصر اور اسکندریہ کے لوگوں نے اس کا مذہب اختیار کرلیا اس کے مذہب والے یعقوبیہ کہلاتے ہیں۔

یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ: ..... ابن عمید کہتا ہے کہ ''ویسقورس'' کے مقلدین کو ''یعقوبیہ'' اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ''ویسقورس'' کا نام یعقوب بھی تھا اور یہ اپنے مقلدین کو لکھا کرتا تھا من المسکین المتقی یعقوب (مسکین اور متقی یعقوب کی طرف سے) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے شاگرد کا نام یعقوب تھا۔ جس کی طرف یہ فرقہ منسوب کیا گیا ہے۔ اور بعض دوسرے یہ لکھتے ہیں کہ ''شادیرش'' یعقوب بطریق انطاکیہ ''ویسقورس'' کی ایجاد کیے ہوئے عقیدہ کو سکھانے کے لئے بھیجا تھا اس لئے اس کے مذہب والے اس کی طرف منسوب کردیئے گئے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت کے تین فرقے: ..... ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کونسل خلقدونیہ کے کلیساؤں اور اس کے عہدے داروں میں علیحدگی ہوگئی اور وہ سب ان تین فرقوں ❶ یعقوبیہ، ملکیہ اور نسطوریہ میں تقسیم ہوگئے۔

❶ علامہ مؤرخ کا یہ قول اور تقسیم ان کے اصول کا لحاظ ہے ورنہ ان تین فرقوں میں بہت اختلافات واقع ہوئے ہیں جس کے دیکھنے اور سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ''علیحدہ'' فرقہ ہے۔ عیسائی مؤرخین کا قاعدہ ہے کہ جو لوگ الوہیت مسیح کے منکر ہیں انہیں ناستک کا لقب دیتے ہیں اور جو لوگ تثلیث کے منکر ہیں انہیں یونانی تیر بن یعنی توحید کے قائل اور جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں ان کو ٹیری ٹی ٹرین کہتے ہیں اور عام عیسائی انہیں لوگوں کو عیسائی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دوسرا فرقہ سچا عیسائی ہے۔

فرقہ ''یعقوبیہ'' جو ''ویسقورس'' کے عقائد کا پابند ہے جسے ہم نے ابھی بیان کیا ہے
فرقہ ''ملکیہ'' وہ گروہ ہے جو کونسل والے لوگ ہیں جو ''نسطوریوس'' کے تابع ہیں اور یہ لوگ اکثر مشرقی ممالک میں ہیں۔
یعقوبیہ اور ملکیہ فرقے دوسرے بادشاہوں کی طبیعت کے میلان اور ان کے کسی مذہب کو اختیار کرنے یا چھوڑنے کے لحاظ سے ایک فرقہ نشونما پاتا اور دوسرا فرقہ پستی میں پہنچ جاتا۔

مسئلہ تناسخ: ...... اس مجلس کے ایک سوتیس یا ایک سوپچیس سال کے بعد قسطنطنیہ میں یوسیطاتوس قیصر کے دور میں اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا کہ اقفسح (ایک گرجے کا عہدےدار) تناسخ کا قائل ہو گیا تھا۔ اور حشر اور نشر کا انکار کرتا تھا۔ اور اس کے علاوہ ''انقرا'' اور ''الربا'' کے گرجے کے اساقفہ اس کے قائل ہو گئے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا جسم مادی تھا۔ تو وہ قابل فنا ہے اور جو شخص فنا ہونے کے قابل ہے تو اس کا قول وفعل بھی ایسا ہی ہے اور ''اقفسح اسقف'' نے کہا کہ مسیح علیہ السلام مردوں میں سے اس مقصد سے اٹھے گا کہ وہ بعث اور قیامت کی تحقیق کرے اور جب بات ثابت ہو گئی تو کوئی اس امر کا کیسے مخالف ہو سکتا ہے اہل مجلس سے اس کا جواب کچھ نہ بن پڑا مجبور ہو کر انہوں نے اس کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا اور اسے مستوجب لعنت قرار دے دیا اور اسے بھی ملعون ٹھہرا دیا جو اس کے عقائد کی پابندی کرے۔ غرض عیسائیوں کے فرقے اصول کے لحاظ سے تین گروہوں میں بٹ گئے۔ واللہ اعلم۔

(مترجم) چونکہ عیسائی مذہب کے اختلافات حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد ہی سے کچھ ایسے پڑ گئے تھے کہ جن سے کوئی اصلی اور سچی بات سمجھ میں نہیں آسکتی تھی اور وہ یہ اختلافات تھے جن کا اثر نجات ابدی اور روحانی زندگی پر پڑتا تھا اور ان اختلافات کا دور ہونا منجانب اللہ ہدایات کے بغیر ناممکن تھا۔ اس لئے ۶۱۳ء میں وہ نبی آخر زمان ظاہر ہوا جس کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا اور جس کی خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی اور جس نے حضرت مریم علیہا السلام کے تمام بہتانوں کو دور اور یہود انصاریٰ کے اختلافات دور کر کے تمام عالم کو منور کیا اور نہایت سچائی سے خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بتایا۔ رب صلی وسلم علی النبی الامی سید المرسلین واله واصحاب اجمعین.

فارس

کیانیہ: ...... اہل فارس دنیا کے قدیم ترین لوگوں میں سے ہیں یہ اپنے زمانے کے لوگوں سے قوت وشوکت میں ثابت آگے تھے ان کی دو نہایت عظیم الشان حکومتیں تھیں۔ ایک کا نام کیانیہ تھا۔ تاریخ کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا ابتدائی زمانہ اور تبابعہ کا ابتدائی زمانہ ایک ہی تھا۔ اور یہ تینوں حکومتیں ایک دوسرے کی ہمعصر تھیں۔ یہ حکومت کیانکہ وہی ہے جس پر اسکندر نے قبضہ کیا تھا۔

ساسانیہ: ...... دوسری سلطنت ''ساسانیہ کسرونیہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ساسانی بادشاہ حکومت روم کے (جو شام میں تھی) ہمعصر تھے اور اسی پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تھا۔ ان دو حکومتوں سے پہلے جو حکومتیں سے پہلے جو حکومتیں تھیں ان کے حالات بالکل مختلف اور ایک دوسرے سے بالکل الٹ ہیں لیکن ہم ان کے وہی حالات بیان کریں گے جو ان میں مشہور ہیں۔

اہل فارس کس کی اولاد ہیں؟: ...... بلا اختلاف علم انساب محققین اسی بات کے قائل ہیں کہ اہل فارس سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا جد امجد جس پر ان کا سلسلہ نسب ختم ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوذ بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اور زمین ایران کو عربی میں عراق کہتے ہیں۔ اور بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ اہل فارس ایران بن ایران بن اشوز اور بعض مؤرخین نسب کے لحاظ سے گنیم بن سام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور توریت میں شاہ اہواز کا تذکرہ بنی غنیم کے ذکر میں آیا ہے اور اہواز فارس میں ہے۔ بعض مورخوں کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوذ بن ارم بن سام اور بعض کی روایات کے مطابق امیم بن لاوذ اور بعض کے بقول حضرت یوسف علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام سے ملتا ہے۔ اس میں بھی بعض یہ فرق بیان کرتے ہیں صرف ساسانیہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ترک نام سے مشہور کئے جاتے ہیں اور ان کا جد امجد منوشہر بن منخشر بن فربیس بن ترک ہے۔ اس ناموں کو مسعودی نے اس طرح نقل کیا ہے کہ اور جیسا کہ دیکھے جاتے ہیں غیر محفوظ اور نا قابل اعتبار ہیں۔

ایران ابن افریدون: ..... بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس، ایران ابن افریدون کی اولاد میں سے ہیں۔ جس کا ذکر آئندہ آئے گا اور اس سے پہلے فارس کے نام سے یاد نہیں کئے جاتے تھے اور پہلا شخص جو فارس کا بادشاہ بنا اس کا نام ایران تھا۔ اس کے بعد اس کی آئندہ نسلیں بادشاہت کرتی رہیں۔ اس کے بعد وہ خراسان کے مالک بنے اور نبط وجرامقہ کی حکومت پر قبضہ کرلیا اور ان کی حکومت مغرب میں اسکندریہ تک اور شمال میں باب الابواب تک وسیع ہوگئی تھی۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایران کی زمین وہی ہے جو ترک کی زمین ہے اور اسرائیلی مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس، طیراس، بن یافث کی اولاد میں سے ہیں اور ان کے نسبی بھائی بنی ماذی ابن یافث ہیں اور یہ سب ایک ہی حکومت تھی۔

علماء فارس کی روایت: ..... علماء فارس اور ان کے علم انساب کے ماہرین ان تمام روایتوں کے مخالف ہیں اور وہ اہل فارس کو منسب کے لحاظ سے کیومرث کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وہ انہیں اپنے سلسلہ نسب کا خاتمہ کہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک کیومرث کے معنی ابن الطین (مٹی کا بیٹا) ہے۔ شروع میں فارس میں رہتے تھے۔ یہ زمین انہی کے نام سے موسوم ہوئی۔ اور اشوز بن سام ان کے نسبی بھائی ہیں جو کہ بیہقی کی روایت کے مطابق۔ ویلم، خزر، نبط اور جرامقہ ہیں۔ اس کے بعد ان کی حکومت اسکندریہ تک بڑھ گئی۔

فارس کے بادشاہوں کے طبقات: ..... اس عظیم الشان گروہ کے باتفاق مؤرخین کے چار طبقے بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) پہلے طبقے کو بیشد ادیہ ❶ (فلیشد ادیہ) (۲) دوسرے کو کیانیہ (۳) تیسرے کو اشکانیہ (اشعانیہ) (۴) چوتھے کو ساسانیہ ❷ کہا جاتا ہے۔ ان کی حکومت کا زمانہ کیومرث (فارس کے بادشاہ) سے فارس کے آخری بادشاہ (یزدگرد) تک ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں مارا گیا۔ دور حکومت چار ہزار دو سو اٹھاسی برس تک رہا۔ جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم جو علی بن حمزہ اصفہانی کی تصنیف ہے سے نقل کیا ہے۔ اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ملکی انتظام کو ترتیب دیا اور اس نے ایک ہزار سال کی عمر پائی۔ مسعودی نے اس نام کو گاف اور یاء کے ساتھ (یعنی کیومرث) لکھا ہے۔ اور سہیلی نے کاف کے بجائے جیم تحریر کیا ہے۔

کیومرث کون ہے؟: ..... تمام علماء فارس کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کیومرث ❸ ہی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کا بیٹا منشا نامی تھا اور منشا کا بیٹا سیامک اور سیامک سے افرادل پیدا ہوا اور سیامک کے افرادل کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں بھی تھیں لیکن کیومرث کی نسل کا سلسلہ صرف افرادل سے چلا اور باقیوں کی اولاد ختم ہوگئی جن کا کچھ پتہ نہیں چلتا افروال بن سیامک کی پشت سے اور شہنک اور پلشید اد (ہوشنگ) پیدا ہوا۔ افرادال کیومرث کے ملک کے وارث بنا اور اس نے ساتوں اقلیموں پر حکومت کی۔

اوشہنک بن عابر: ..... طبری نے ابن کلبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اوشہنک بن عابر ابن شالخ ہے اور پھر وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنک حضرت آدم علیہ السلام کے دو برس کے بعد پیدا ہوا اور نوح علیہ السلام کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ لیکن اس نے اس سے اختلاف کر کے اس بات کا انکار کیا ہے۔ کیونکہ اوشہنک کی شہرت اس غلط واقع کے مخالف ہے۔ اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ اوشہنک پلیشد اد "مہلائیل" اور اس کا باپ "افراوال قینین" بنے اور سیامک انوش اور منشا شیث علیہ السلام کا اور کیومرث حضرت آدم علیہ السلام کا نام ہے۔

کیومرث کے متعلق دوسری روایت: ..... اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ کیومرث کومر بن یافث بن نوح علیہ السلام کو کہتے ہیں یہ نہایت معمر اور بوڑھا تھا اور اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر جبل دماوند (ملک طبرستان) میں آ کر رہنے لگا اور اس کا مالک بن گیا اس کے بعد اس نے فارس پر قبضہ کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ بنا اس نے اپنی زندگی ہی میں بیٹوں کو آس پاس کے علاقوں کی طرف بھیجا چنانچہ انہوں نے بابل پر قبضہ کرلیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گھوڑوں کو سواری کے لئے پسند کیا۔ ان کو آدم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے انہوں نے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اسے اس نام سے پکاریں اہل فارس اس کے بیٹے "ماوائے" کی اولاد میں سے ہیں ابتدائے زمانہ سے اسی کی اولاد کی کیانیہ اور کسرویہ میں حکومت

❶ ..... یہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشد اد کہلاتا تھا اس کے معنی یہ ہیں کہ "پہلے سیرت عدل ہے۔" ❷ ..... ساسانیہ کا اکاسرہ بھی کہتے ہیں۔ اسلام اسی طبقہ پر غالب آیا تھا۔ ❸ ..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو امور دین کا والی مقرر کیا تھا۔ اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تھا۔ واللہ اعلم۔

رہی یہاں تک کہ حکومت فارس کا خاتمہ ہو گیا۔

طہمورث:...... اہل فارس یہ روایت کرتے ہیں کہ اوشہنک ''مہلائل'' کا نام ہے اور اس نے ہند پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد طہمورث ❶ بن انو جہان بن انکہد بن اسکہد بن اوشہنک بادشاہ بنا۔ بعض نے اسکہد کے بدلے غیشد ادلکھ دیا ہے اور درحقیقت یہ تمام عجمی نام ہیں اسی وجہ سے اور اصولاً روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ہم ان کے صحیح کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ طہمورث بابل کا پہلا بادشاہ تھا۔ اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہ اپنی حکومت میں نہایت نیک اور منصف تھا۔ اس کے دور میں بیوراسپ منظر عام پر آیا اور اس نے مذہب ''صابئہ'' کی بنیاد ڈالی۔

جمشید:...... علماء فارس کہتے ہیں کہ طہمورث کے بعد جمشید ❷ تخت نشین ہوا اس کے معنی ہیں شجاع یا شعاع شمس اس کا اصل نام جم بن نوجہان ہے۔ یہ طہمورث کا حقیقی بھائی تھا۔ یہ بھی ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور نہایت نیک سیرت اور انصاف پسند تھا پھر کچھ عرصہ کے بعد ظالم اور جابر ہو گیا اس کی موت سے ایک سال پہلے بیوراسپ نے اس پر حملہ کیا اور گرفتار کر کے آرے سے چیر ڈالا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ جمشید نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اس وجہ سے اس پر پہلے اس کے بھائی استوبر نے حملہ کیا لیکن ناکام رہا۔ تب بیوراسپ اٹھا اور اس نے جمشید کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اور سات سو سال تک حکومت کرتا رہا۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ضحاک:...... طبری کہتا ہے کہ بیوراسپ ❸ ہی کو از ہاک'' کہتے ہیں جس کو عرب ''ضحاک'' کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر ابو نواس شاعر کے اس شعر میں ہے۔

"و کان منا الضحاك ❹ تعبده الجامل و الجن فی محاربها"

طبری کہتے ہیں کہ عجم کا خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا نکاح اپنے خاندان میں سے کسی کے ساتھ کر دیا تھا اسے یمن کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اس سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ یمن والے ضحاک کو نسب یوں بیان کرتے ہیں، ''ضحاک بن علوان بن عبیدہ بن عوتج اس نے اپنے بھائی سنان بن علوان کو مصر کا بادشاہ بنا کر بھیجا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کا فرعون تھا۔

اہل فارس کے نزدیک ضُحاک کا نسب:...... اور اہل فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکھتے ہیں ''بیوراسپ (ضحاک) بن ریتکان بن ویدوشناک بن فارس بن افراوال'' اور بعض مورخ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس نے ہفت قلیم پر بادشاہت کی یہ جادوگر اور کافر تھا۔ اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا تھا۔ یہ اکثر بابل میں رہتا تھا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک جمشید کے بعد بادشاہ بنا یہی ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے اور اہل فارس کا نواں بادشاہ ہے جبل دماوند میں پیدا ہوا تھا۔

افریدون:............ ضحاک نہایت چاق و چوبن اور بہادر تھا جب اس نے ہند پر فوج کشی کی اور خود لڑائی پر گیا تو افریدون نے اس کی غیر موجودگی میں اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کی واپسی کے بعد ضحاک اور افریدون کی لڑائی ہوئی ضحاک کا آخری وقت آ گیا تھا اور وہ ان لڑائیوں میں افریدون کے ہاتھ گرفتار ہو کر جیل دماوند میں قید کر دیا گیا اور اس کی گرفتاری اور فتح کے دن کو عید کا دن مقرر کیا گیا لیکن اہل فارس یہ بیان کرتے ہیں کہ شاہی خاندان جس میں حکومت چلی آ رہی تھی وہ اوشہنک اور جمشید کا تھا اور ضحاک یعنی ''ہوراسپ'' نے ان پر حملہ کیا اور فتح یاب ہوا اس نے بابل آباد کیا اور نبطیوں پر مشتمل اپنی فوج تیار کی اور دنیا والوں پر جادو کے زور سے غالب آیا۔

ضحاک کا قتل:...... اصفہان کا ایک شخص عالی (کابی حداد) نامی اس کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس پر اس نے

---

❶...... طہمورث نہایت نیک مزاد تھا اور یہ اپنے دادا کے نقش قدم پر چلا روزہ رکھنے کا حکم دیا فارسی میں کتاب کی اوامر الٰہی کا پابند تھا چالیس برس کے بعد مر گیا۔ ❷...... جمشید نے کیڑوں سے ریشم نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے نوروز کو عید کا دن ٹھہرایا۔ ❸...... بیوراسپ جمشید کا عامل تھا اس نے اپنے زمانہ حکومت میں ٹیکس، محصول فنی، ملاہی، نکالی، سولی دینا ہاتھ پاؤں کاٹنا اسی کی ایجاد ہے اس نے ہزار برس حکومت کی اس کے زمانہ عہد میں ابراہیم علیہ السلام تھے۔ سواد برغرور اس کا عامل تھا۔ ❹...... ضحاک ہم میں تھا جس کی عبادت اونٹ والے (یعنی سردار اور جن یعنی بدوی) اپنی محرابوں میں کیا کرتے تھے۔

جراب لٹکا کر جھنڈا ❶ بنایا اور لوگوں کو ضحاک کے خلاف ترغیب دے کر اس سے لڑا مگر ضحاک میدان جنگ سے بھاگ گیا پھر اس کی رائے سے بنی جمشید میں سے افریدون کو تخت نشین کیا گیا افریدون نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ضحاک کا پیچھا کیا اور اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ افریدون حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تھا شاید اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ افریدون نوح علیہ السلام تھے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ جسے ہشام بن کلبی نے فارس کے علم وانساب کے ماہرین سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید کی اولاد میں سے تھا ان دونوں میں نو پشتوں کا فرق ہے اس نے دو برس حکومت کی اور ضحاک کی تمام لوٹی ہوئی اور غصب کی ہوئی چیزیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیں۔

سلطنت کی تقسیم:...... افریدون نے اپنی زندگی میں ہی ملک کو اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا بڑے لڑکے (۱) سرم (سلم) کو روم، شام اور مغرب کا علاقہ دیا (۲) طوج (تور) کو ترک اور چین کا علاقہ دیا۔ (۳) ایرج کو عراق، ہند اور حجاز دیا، افریدون کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے مل کر ایرج کو لڑ کر قتل کر دیا اور اس کے ملک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ افریدون اور اس سے اوپر کی دس پشتیں ''اشکیاں'' کے لقب سے یاد کی جاتیں ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے دندان اور اسطور یہ اور ایک بیٹی تھی جس کا نام خورک تھا یہ سب افریدون کے مرنے کے بعد اپنے باپ ایرج کے ساتھ قتل کر دیئے گئے۔

افریدون کا لقب ''کے'':...... اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون نے پانچ سال حکومت کی اور اسی نے قوم ثمود اور رنط کے آثار سواد سے مٹائے اور ابتدا اس نے خود آپ کو ''کے'' کے لقب سے ملقب کیا اور ''کے'' ''افریدون'' کے نام سے مشہور ہوا (کے) کے معنی ہیں۔ تنزیہ (یعنی مخلص اور روحانیت سے متصل شخص)۔ (بعض مؤرخین نے اس کے معنی خوبصورت اور روشن کے بیان کئے ہیں۔ کیونکہ ضحاک کے قتل کے دن سے اسے ایک روشنی ڈھانپے رکھتی تھی اور بعض مؤرخین نے اس کے معنی ''بدلہ پانے والے شخص کے بتائے ہیں)۔ ❷

منوچہر اور افراسیاب:...... چند دن کے بعد منوشہر (منوچہر) بن منشخر بن ایرج نے طاقت حاصل کی یہ افریدون کی نسل میں سے تھا اس کی ماں حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے تھی یہ سن شعور کو پہنچ کر اپنے چچاؤں سے لڑا۔ اور انہیں مار کر اپنے باپ دادا کا بدلہ لیا اور بادشاہ بن بیٹھا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا پھر فارس کو دین ابراہیمی کی طرف مائل کیا اس کے بعد ترکی کے بادشاہ افراسیاب نے اس پر چڑھائی کر دی اور بابل ان سے چھین لیا اور طبرستان تک اس کا تعاقب کرتا چلا گیا۔ جب طبرستان بھی منوچہر) کو پناہ نہ دے سکا تو وہ طبرستان کو چھوڑ کر عراق چلا گیا افراسیاب نے طبرستان پر بھی قبضہ کر لیا۔

افراسیاب کا نسب:...... افراسیاب کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل میں سے ہے۔ جس وقت منوشہر نے طوج (تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اس وقت یہ چھپ کر ترک چلا گیا اور وہیں اس نے نشوونما پائی اور انہی کے ملک سے نکلا اسی وجہ سے افراسیاب کو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کا قول ہے کہ جب منوشہر مر گیا تو افراسیاب بن اشک بن رستم بن ترک نے بابل پر قبضہ کر لیا اور مملکت فارس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

زومر کی بغاوت:...... اس کے بعد زومر (زوایازاب) بن طہمارست (طہماسپ) اور بعض دوسرے مؤرخین کی روایت کے مطابق راسب بن طہمارست نے افراسیاب کے خلاف بغاوت کر دی۔ زومر بن طہمارست سلسلہ نسب کے لحاظ سے نو واسطوں سے منوچہر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طہمارست اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر ترک کے علاقہ چلا گیا اور وہیں اس نے نکاح بھی کر لیا تھا جس سے زومر پیدا ہوا اور جوان ہونے کے بعد افراسیاب کی مخالفت میں اٹھا اور لڑ کر اسے سلطنت فارس سے نکال دیا اور افراسیاب خود ترکستان چلا گیا۔

زومر کی بادشاہت اور عید مہر جان:...... زومر نے اس کامیابی کے دن کو ''عید مہر جان'' کے نام سے مشہور کیا۔ زومر کا فارس پر غلبہ اور قبضہ منو

---

❶ ...... اس جھنڈے کو درفش کادیان کہتے تھے اہل فارس اسکی بہت تعظیم کرتے تھے جنگ قادسیہ میں یہ جھنڈا مسلمانوں نے چھین لیا تھا۔ ❷ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

شہر کے مرنے کے بارہ سال کے بعد ہوا۔ یہ نہایت نیک سیرت اور صلح پسند اور امن پسند شخص تھا۔ اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب کی تباہ کی ہوئی آبادی کو نئے سرے سے رونق دی۔ اس نے مضافات میں نہر زاب نکالی اور اس کے کنارے پر شہر آباد کیا اور نام زوا ہی رکھا ہر طرح کے درخت پھول، پھل دار درخت لگائے طرح طرح کے کھانے ایجاد کئے مال غنیمت کو اہل لشکر پر تقسیم کیا۔

کرشاسب:......کرشاسب ❶ (گرشاپ) طوج بن افریدون کی اولاد سے اور بعض دوسرے مؤرخین کے مطابق منوشہر کی اولاد میں سے ہے اور اس کا نائب تنہا اہل فارس میں سے ایک عظیم الشان شخص گزرا ہے۔ لیکن بادشاہ نہیں بنا اور بادشاہت زومر بن طہمارست کرتا تھا۔ زومر اپنی حکومت کے تیسرے سال مرگیا۔ اسی کے زمانے میں بنی اسرائیل وادی ''تیہ'' سے نکلے تھے۔ اور حضرت یوشع علیہ السلام نے اریحا کو فتح کیا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد فارس کے بادشاہوں کے دوسرے طبقے کی حکومت کا سلسلہ چلا جن کا بادشاہ کیقباد تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقے کی حکومت کا زمانہ دو ہزار چار سو ستر سال تک رہا۔ جیسا کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا اور ان کے بادشاہوں میں اسے صرف انہی نو بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جن کا طبری نے ذکر کیا ہے۔
واللہ وارث الارض ومن علیھا (اللہ تعالیٰ ہی زمین اور زمین پر موجود ہر شے کا مالک ہے)

فارس کے پہلے طبقے کے بادشاہوں کا شجرۂ نسب
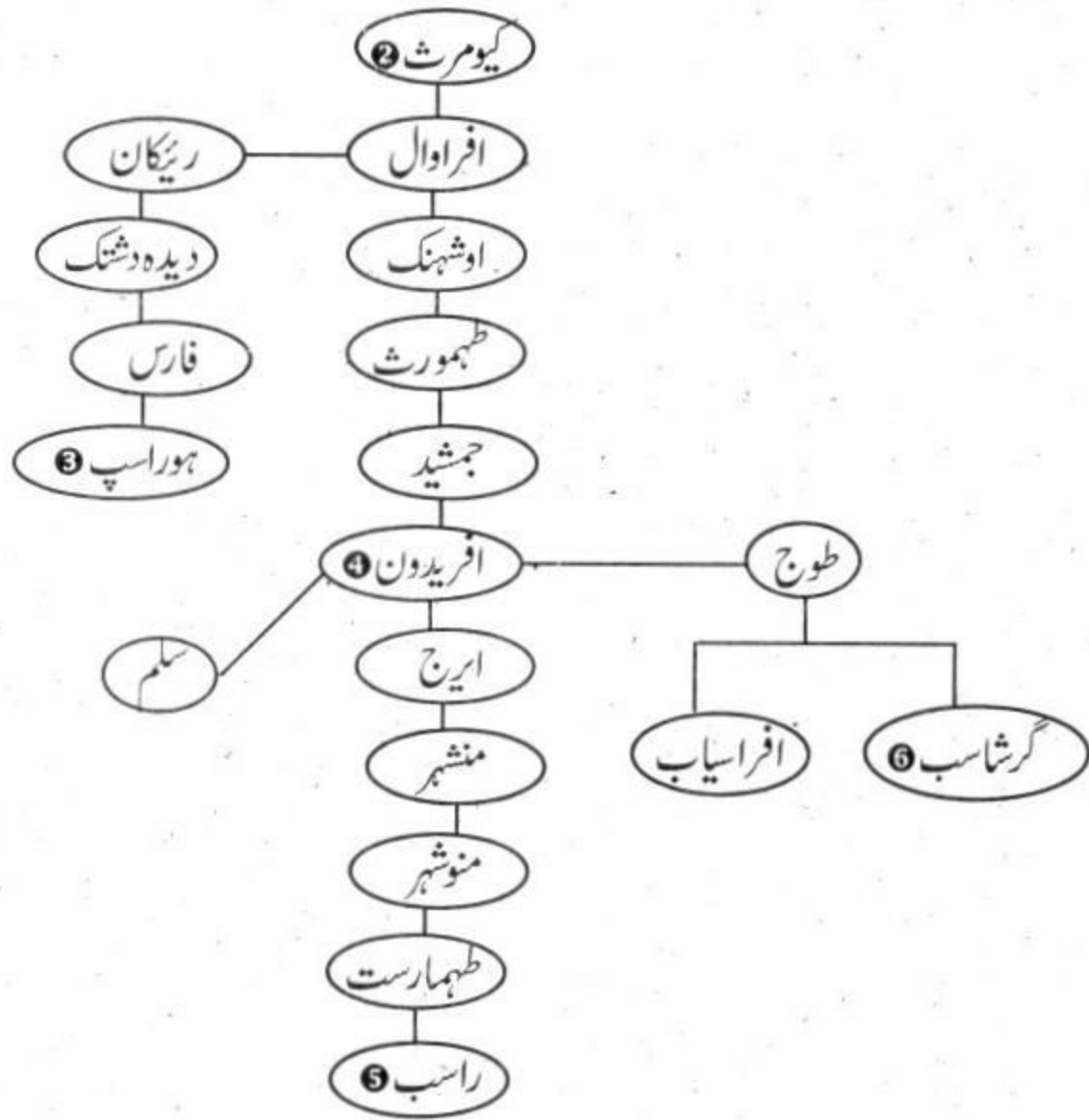
❶......کرشاسب کے بارے میں بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ یہ زد کا نائب تھا اور بابل میں رہتا تھا اس نے بغاوت کر کے اس ملک سے باہر نکالدیا تھا اور بیس برس تک حکم رہا۔ ❷......اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہیں۔ ❸......ہوراسپ کو ضحاک کہتے ہیں جس نے جمشید پر حملہ کیا تھا۔ ❹......سب سے پہلے افریدون کے لقب سے ملقب ہوا۔ ❺......راسب کو زومر بھی کہتے ہیں۔ ❻......بعضوں نے اسے ملوک فارس سے شمار کر کے اسی پر طبقہ فیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہ بادشاہ نہ تھا جیسا کہ علامہ مؤرخ نے بیان کیا ہے۔

فارس کے بادشاہوں کا دوسرا طبقہ

کیقباد:...... فارس کے بادشاہوں کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے ان کے ہر بادشاہ کا نام ''کے'' کے لفظ سے شروع کیا جاتا ہے ان کا پہلا بادشاہ کیقباد ہے جو منوشہر سے چار پشتوں کے فاصلے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس نے ترک سرداروں میں اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے (۱) کے وافیا (۲) کیکاؤس (۳) کے آرش (۴) کے نیہ (۵) کے فاسمن۔ طبری کا قول ہے کہ کیانیہ اور ترکوں میں اکثر جنگیں ہوتی رہیں ان کا پہلا بادشاہ کیقباد نہر بلخ کے قریب جسے جیجون کہتے ہیں رہتا تھا۔ اس نے ترکوں کو فارس کی سرزمین پر آنے سے روکا اور سو سال حکومت کی۔

کیکاؤس:...... اس کے بعد کیکاؤس بن کنیہ بادشاہ بنا اس سے اور افراسیاب ترک کے بادشاہ سے بہت سی جنگیں ہوئیں۔ جس میں اس کا لڑکا سیاخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھا اور عمرذوالاذعار بادشاہ تابعہ سے لڑنے کے لئے اس کے ملک گیا جب عمرذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو آزاد کرالیا۔

رستم اور کیکاؤس:...... طبری کی تحریر یہ گواہی دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوش) کو تعلیم وتربیت کے لئے رستم بن دستان کے حوالے کیا۔ رستم سجستان میں اس کا نائب تھا۔ اس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تربیت دی۔ جب اس کی تعلیم وتربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا اور امتحان میں پورا کامیاب ہوا۔

سیاوخش بن کیکاؤس کا قتل:...... کیکاؤس کی بیوی آبرخ جو افراسیاب کی بیٹی تھی سیاوخش پر عاشق ہو گئی۔ جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس کے سامنے سیاوخش کی چغلی کھائی کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کا قتل نامناسب سمجھ کر کے تھوڑی سی فوج دے کر افراسیاب سے لڑنے کے لئے بھیج دیا تاکہ اس کے ہاتھ سے مارا جائے۔ مگر لڑائی نہ ہوئی صلح ہو گئی۔ کیکاؤس نے یہ خبر سن کر لڑنے کا حکم دیا۔ سیاوخش بدعہدی کو برا سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا۔ اس نے یہ خبر سن کر لڑنے کا حکم دیا۔ سیاوخش بدعہدی کو برا سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا۔ اس نے اپنی بیٹی کی اس سے شادی کر دی۔ جب اس سے حمل ٹھہر گیا تو اس نے جان کے خوف یا ملک کی تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سیاوخش کو قتل کرا دیا اور اپنی بیٹی کا حمل [1] گرانا چاہا لیکن نہ گرسکا اور اس کے بدن سے خسرو پیدا ہوا۔ کیکاؤس نے یہ سن کر اپنی بہو اور پوتے کو اغوا کرا کے اپنے پاس بلا لیا۔

کیکاؤس کی لشکرکشی اور گرفتاری:...... بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ جب کیکاؤس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ملی تو اس نے نامی گرامی سپہ سالاروں کے ساتھ فوجیں روانہ کیں۔ جنہوں نے ترک کو خوب تباہ کیا اور افراسیاب کے بیٹوں کو قتل کیا۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس نے یمن پر چڑھائی کر دی تھی۔ عمرذوالاذعار نے حمیر اور قحطان کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا اور کیکاؤس کو شکست دے کر اسے گرفتار کر کے ایک کنوئیں میں قید کر دیا اور اس کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا۔

کیکاؤس کی رہائی:...... اس کے بعد سجستان سے رستم کیکاؤس کو چھڑانے کے لئے آیا اور ذوالاذعار کو شکست دینے لگا۔ آخر کار رستم نے ذوالاذکار سے کیکاؤس کے واپس لینے پر صلح کر لی۔ چنانچہ رستم کیکاؤس کو یمن سے چھڑا کر بابل واپس لے آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو تمام قوانین اور بادشاہ کی فرمانبرداری سے آزاد کر دیا اور اس کے بیٹھنے کے لئے سونے چاندی کا ایک تخت بنوا کر اپنے تخت کے برابر رکھوایا۔ سجستان اور ابلستان جاگیر میں دیئے۔ یہ ڈیڑھ سو سال حکومت کر کے مر گیا۔

کیخسرو بن سیاوخش:...... کیکاؤس کے بعد طبری اور مسعودی اور بیہقی عام مؤرخین کی روایت کے مطابق اس کا پوتا کیخسرو بن سیاوخش تخت پر بیٹھا۔

---

[1] بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ جب حمل گرانے سے نہیں گرا تو اس نے اپنی بیٹی کو فیروان نامی ایک امیر کے حوالے کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو تو مار ڈالنا۔ لیکن فیروان نے لڑکا پیدا ہونے پر اسے نہیں مارا بلکہ چھپا دیا۔ جب کیکاؤس نے سنا تو اپنی بہو اور بچے کو چرا کر منگا لیا۔

علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ خسرو تین بادشاہوں کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاؤس اس کے بعد اس کا بیٹا ''کے کینہ'' اس کے بعد اس کا لڑکا ''اجوابن'' ''کے کینہ'' کے بعد اس کا چچا سیاوخش بن کیکاؤس بادشاہ بنا پھر ان تینوں کے بعد کیخسرو بن سیاوخش تخت نشین ہوا لیکن یہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ تمام مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ سیاوخش اپنے باپ کی زندگی میں ترکوں کی لڑائی میں مارا گیا ہے۔

کیخسرو کا افراسیاب پر حملہ:......طبری کہتا ہے کہ ''کیکاؤس بن کیقباد'' نے کخیر وکو اسی وقت اپنے بجائے تخت نشین کر دیا تھا۔ جب وہ اپنی ماں واسفاقدین بنت افراسیاب کے ساتھ ترک سے آیا تھا اور ''کے خسرو'' نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج سپہ سالار ''اجوا کی'' کی ویادت میں اصفہان کی طرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کی نیت سے افراسیاب سے جنگ کرنے کیلئے روانہ کردی افراسیاب نے لشکر کو نہایت ناکامی سے پسپا کر دیا۔ کخیر و یہ سن کر خود بلخ گیا اور وہاں سے لشکر اور نامی گرامی سپہ سالاروں کو جمع کر کے افراسیاب پر حملہ کر دیا اس لڑائی میں افراسیاب کو شکست ہوگئی اور اس کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اس میں وہ شخص بھی مارا گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا۔

افراسیاب کا قتل:......اس کے بعد افراسیاب نے صلح کی درخواست کی مگر کے خسرو نے اسے نامنظور کر کے لڑائی اسے نامنظور کر کے لڑائی جاری رکھی یہاں تک کہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ کے خسرو نے اس کا تعاقب کیا اور آذر بائیجان میں اسے گرفتار کر کے ذبح کر ڈالا اور اسکا تمام مال واسباب لوٹ لیا۔ اس فتح میں اس کے ساتھ ''شاہ فارس'' کے اوجن بن حینوش بن کیکاؤس ابن کے کینہ بن کیقباد بھی تھا۔ اور طبری کے نزدیک کیہر اسف (بہراسف) کا باپ ہے جو کے خسرو کے بعد بادشاہ بنا تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے اور افراسیاب کے بعد ترک میں جوراسف بنشر اسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹھا۔

کیہر اسف:......ان واقعات کے بعد کے ''خسرو'' نے دنیا چھوڑ کر اپنی جگہ کیہر اسف (بہراسف) بن ''کے اوجن'' کو تخت پر بٹھایا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد ''کے خسرو'' بیابان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مر گیا بہر کیف یہ ساٹھ سال حکمرانی کر کے غائب ہو گیا اور اس کی جگہ کیہر اسف (بہراسف) تخت پر بیٹھا اس کے ابتدائی زمانہ حکومت میں ترک کا رعب اتنا زیادہ بڑھا کہ اس نے ان سے لڑنے کے لئے اپنا دارالسلطنت چھوڑ دیا اور نہر جیحون کے کنارے شہر بلخ میں رہائش اختیار کر لی اور اکثر اوقات انہی لڑائیوں میں مصروف رہتا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں ''بختر بسی'' جو بخت نصر'' کے نام سے مشہور ہے عراق، اہواز، اور روم پر اس کا گورنر تھا۔

کیہر اسف کی فتوحات:......کیہر اسف نے بخت نصر کی حکومت کا دروازہ کسی قدر وسیع کر کے سرحدی ممالک فتح کرنے کی اجازت دے دی۔ اور خود ملوک فارس کے بادشاہوں کی طرف اور بخت نصر بادشاہ موصل وسنجاریف کے ساتھ شام کی طرف بڑھا اور بیت المقدس فتح کر لیا۔ یہودیوں کو مغلوب کر کے انہیں ادھر ادھر منتشر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ بخت نصر وہی ہے جو عرب سے بھی لڑا تھا اور ایک مدت تک انہیں پریشان کرتا رہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ''کے بہمن'' کے عہد حکومت میں تھا جو کیتاسب (کیشاشب) بن کیہر اسف (بہراسف) کا پوتا ہے۔

معد بن عدنان:......ہشام ابن محمد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے اللہ جل شانہ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے مطلع کیا تھا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہو گا۔ اس وجہ سے ان عربوں کو ادھر ادھر کر دو جن کے گھروں میں دروازے نہیں ہیں اور انہیں اس کی ظالمانہ حرکات سے خبردار کر دو اور یہ بتلا دو کہ یہ سب تمہارے کفر اور نافرمانیوں کی وجہ سے ہونے والا ہے۔ بنی اسرائیل کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ وحی ارمیا بن خلقیا کی طرف آئی تھی جن کا ذکر اس سے پہلے آ چکا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائیں اور حکم الٰہی پورا ہونے تک ان کی کفالت کریں ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے عرب پر حملہ کیا اور انہیں سامان ورسد دینے پر مجبور کیا۔ چنانچہ عرب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس نے انہیں ''انبار اور حیرہ'' میں ٹھہرایا۔ ہشام کے علاوہ دوسرے مؤرخین لکھتے ہیں کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ ایلہ اور ایلہ کے درمیان جنگ لڑی اور اس میدان کو سوار اور پیدل فوج سے بھر دیا۔ بنی عدنان نے پہلے تو خود اس کا مقابلہ کیا۔ مگر پھر اس نے انہیں ''مقام حضور'' تک نہایت نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

معد بن عدنان اور بنی اسرائیل:......اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارمیا اور یوحنا علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد بن عدنان کو جس کی اولاد میں حضرت

محمد ﷺ وخاتم النبیین پیدا ہونے والے ہیں عرب سے نکال لائیں معد بن عدنان اس وقت بارہ سال کے تھے حضرت یوحنا انہیں اپنے ساتھ براق پر بٹھا کر حران لے آئے اور انہوں نے ابناء بنی اسرائیل کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکہ آئے اور وہیں اپنی قوم میں رہ گئے۔ معانہ بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے نکاح کرلیا جس سے نزار بن معد پیدا ہوئے۔

کیستاسب: ...... کیہر اسف نہایت نیک سیرت بادشاہ تھا مشرق اور مغرب کے بادشاہ اسے تحفے تحائف بھیجا کرتے تھے اس نے اپنی زندگی میں ہی ترک دنیا کرکے اپنی جگہ کیستاسب (کیساشب) اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھا دیا۔ کیستاسب نے بھی اپنی عمر کا زیادہ حصہ ترکوں سے جنگ کرنے میں گزارا اور ان کی بغاوت وسرکشی دور کرنے کی غرض سے اپنے بیٹے اسفندیار کو میدان جنگ میں بھیج دیا۔

ذرتشت یا ذردشت: ...... کیستاسب کی حکومت کے زمانہ میں ژردست (زردتشت) حکیم ظاہر ہوا اس کی نبوت پر مجوسی ایمان رکھتے ہیں۔ بعض اہل کتاب یہ کہتے ہیں کہ یہ اہل فلسطین میں سے ہے۔ یہ حضرت ارمیا نبی کی خدمت میں رہتا تھا اور انہی سے تعلیم حاصل کرتا تھا۔ پھر ان کا مخالف ہو گیا۔ بددعا سے مجذوم ہو گیا اور ان سے علیحدہ ہو کر آزر بائیجان چلا گیا۔ دین مجوسیت کی بنیاد رکھی کیستاسب کو اپنی طرف مائل کرلیا اس نے لوگوں کو مجوسی دین اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اس کے مخالفین کے قتل کا حکم دیا۔ علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ ذردشت شاہ منوشہر کی نسل میں سے ہے اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی نے اس کو کیستاسب کی طرف اس وقت مبعوث کیا تھا جن دنوں وہ بلخ میں تھا۔ ''ذردشت'' اور'' جاماسب'' عالم دونوں منوشہر کی اولاد میں سے ہیں یہ دونوں زبان فارسی میں لکھا کرتے تھے جو کچھ وہ نبی عبرانی میں کہتا تھا۔'' جاماسب'' عالم عبرانی زبان جانتا تھا اور وہ ذرتشت کو ترجمہ کرادیتا تھا یہ واقعہ کیہر اسف کے دور کے سن ۳۰ کا ہے۔

زرتشت اور اس کی کتاب علماء فارس کی نظر میں: ...... علماء فارس کہتے ہیں کہ ذرتشت ایک کتاب لایا تھا اور اس کے وحی ہونے کا دعویدار تھا یہ کتاب بارہ جلدوں میں تھی اور اس کے ساتھ ایک سونے بھی تھا کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو اصطخر کے ہیکل میں رکھا اور اس پر لوگوں کو متعین کر کے عام لوگوں کو اس کی تعلیم کی ممانعت کردی مسعودی کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام ''نسناء'' تھا خود ذرتشت نے اس کی تفسیر کی یہ کتاب بھی ساٹھ حروف پر مبنی تھی اور اس کا نام ''ژند'' رکھا پھر اس تفسیر کی دربارہ تفسیر کی اور اس کو'' زندیہ'' کے نام سے موسوم کیا یہ وہی لفظ ہے جس کو عرب معرب کر کے کہتے ہیں۔

کتاب کی تعلیمات اور مجوسیوں کی رائے: ...... مجوسیوں کے نزدیک یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ میں گذشتہ امتوں کے حالات ہیں اور دوسرے حصے میں آئندہ باتوں کی پیشن گوئیاں ہیں تیسرے حصے میں مذہبی عقائد اور ان کے شرعی احکام ہیں۔ مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور غروب کے وقت پڑھنی چاہئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہئے۔

عید مہرجان اور جشن نوروز کی ابتداء: ...... زرتشت نے از سر نو وہ آتشکدے ہوائے جن کو منوشہر نے ٹھنڈا کرادیا تھا۔ اور ان کے لئے دو عیدیں مقرر کیں۔ ایک عید نوروز اعتدال ربیعی میں اور دوسری عید مہرجان اعتدال خریفی میں اور ان کے علاوہ اور بھی احکام ❶ ہیں۔ غرضیکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو اسکندر نے ان کتابوں کو جلا دیا پھر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اس نے تمام اہل فارس کو ایک سورت کی قرات پر جمع کیا جسے ''اسبا'' کہتے تھے۔ ❷

کیستاسب اور زرتشت: ...... مسعودی کہتا ہے کہ کیستاسب نے زرتشت سے اس کی نبوت کی پینتیسویں برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور کیستاسب نے بجائے زرتشت کے اہل آذربائیجان کے عالم جاماسب کو مقرر کیا یہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے۔ انتہی۔

جنگ کیستاسب وخزراسب: ...... طبری لکھتا ہے کہ دین مجوسی اختیار کر لینے کی وجہ سے کیستاسب ترکی کے بادشاہ خزراسب میں متعدد لڑائیاں ہوئیں۔۔ بہت بڑی خون ریزی ہوئی ذرین بن کیستاسب انہی معرکوں میں کام آیا ترک کو آخری لڑائیوں میں شکست ہوئی شاہ فارس نے کمال بے

---

❶ ...... ان احکام کے علاوہ اس کتاب میں یہ بھی تھا کہ، اں، بہن، شراب حلال ہے۔ آگ کو پوجنا چاہیے ایک نیکی کا خدا ہے جسے ایزد کہتے ہیں اور دوسرا بدی کا خدا ہے جو اہرمن کہلاتا ہے (نعوذ باللہ) مترجم۔ ❷ ...... صحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

رحمی سے پامال کیا اور ترک کے ساحر قید وشق کو مار ڈالا کامیابی کے بعد کیستاسب بلخ کی طرف واپس آیا اس کے لڑکے اسفندیار نے ترکی کے بادشاہ کی سفارش کی جس سے کیستاسب نے برہم ہو کر اسفندیار کو قید کر دیا اور خود کرمان اور سجستان کے پہاڑوں میں تارک الدنیا ہو کر سکونت پزیر ہو گیا۔

کہراسف کا قتل:...... بلخ میں اس کا باپ رہتا تھا اس کو اگرچہ بڑھاپے نے کسی کام کا نہ رکھا تھا لیکن اس کے پاس مال وخزانہ بہت تھا بادشاہ ترک نے موقع پا کر بلخ پر حملہ کر دیا مقدمہ الجیش کا افسر اس کا بھائی جورا تھا اس نے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی میں بلخ پر قبضہ کر لیا اور کہیر اسف کو قتل کر کے اس کے تمام مال واسباب کو لوٹ لیا۔ آتشکدوں کو منہدم کر دیا خمالی بنت گستاسف اور اس کی بہن کو گرفتار کر کے لونڈی بنالیا۔ اس لڑائی میں خزراسف بادشاہ نے فارسیوں سے ان کے بڑے جھنڈے کو چھین لیا جس کو وہ زرکش (درفش) کاویان کہتے تھے یہ وہ جھنڈا تھا جس کو ''کاوی حداد'' نے ضحاک کی مخالفت میں بلند کر کے اس کو قتل کیا تھا اور افریدون کو بجائے اس کے تخت نشین کیا تھا شاہان فارس نے اس کو اسی کے نام سے موسوم کیا اور اس کو جواہر سے مزین کر کے اپنے خزانے میں رکھا۔ لڑائیوں میں اس کو تبرکاً نکالتے تھے اسی جھنڈے کو مسلمانوں نے جنگ قادسیہ میں اہل فارس سے چھین لیا تھا۔

ترک بادشاہ خزراسب کی شکست اور اس کا قتل:...... ترک بادشاہ خزراسب بلخ کی مہم سے فارغ ہو کر سجستان کی طرف بڑھا جہاں کیستاسب تارک الدنیا ہو کر عبادت میں مصروف تھا۔ اس نے بادشاہ ترک کے آنے کی خبر سن کر اسفندیار کو قید سے رہا کر کے ''جاماسب عالم'' کے ساتھ پلٹنوں سے لڑنے کو بھیجا۔ اسفندیار نے خزراسب کو نہایت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا اور تمام چیزیں جن کو ترکوں نے لوٹ لیا تھا پھر واپس لے لیں اور زرکش کاویان کو بھی چھین لیا خزراسب کو شکست کے بعد سنبھلنے کا موقع نہ ملا وہ شکست پے شکست کھاتا ہوا اپنے ملک پہنچا اور اسفندیار اس کا تعاقب کرتا چلا گیا اور اس کے ملک کو بزور تلوار فتح کر لیا سب سے آخری لڑائی میں خزراسب اور اس کا بھائی مارا گیا اس کا مال واسباب لوٹ لیا گیا عورتیں گرفتار کر لی گئیں۔ اس کے بعد وہ افراسیاب نامی شہر میں داخل ہوا اور مختلف علاقوں کو فتح کرتا ہوا موصل کے علاقوں اور تبت تک جا پہنچا اور جہاں جہاں ترکوں کے علاقے تھے ان سب پر قابض ہو گیا۔ ❶ اس کی کامیابی کے بعد اسفندیار ترکوں پر خراج مقرر کر کے واپس ہو کر بلخ کو آیا۔

رستم پر حملہ اور کیستاسب کی وفات:...... ہشام ابن محمد لکھتا ہے کہ اس کے بعد کیستاسب نے اسفندیار کو سجستان کے حکمران رستم سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جس نے اس کے دادا کیقباد کو قید یمن سے چھڑایا تھا۔ اور کیقباد نے اس کو یہ ملک اس کے حسن خدمت کے بدلے میں دیا تھا اسفندیار اور رستم میں بھی لڑائیاں ہوئیں اس دوران کیستاسب ایک سو بیس عمر کا ہو کر مر گیا اور یہ خود بھی انہی لڑائیوں میں مارا گیا۔

بنی اسرائیل کو واپس کون لایا؟:...... بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو ان کے شہروں کی طرف واپس کر دیا تھا اور اس کی ماں بنی طالوت سے تھی۔ اور ایک قول کے مطابق وہ اس کا بیٹا بہمن تھا۔ اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف واپس کیا تھا وہ بہمن کے زمانے میں بابل کا بادشاہ کورش تھا اور اس کے حکم سے اس نے بنی اسرائیل کو واپس کیا تھا پھر اس کے کیستاسب بادشاہ جس کا لڑکا بہمن ہے بعض مؤرخین یہ کہتے ہیں کہ اس کا لڑکا ارشیر بہمن ہے۔

اردشیر بہمن اور اس کی فتوحات:...... کیستاسب اور دوسری روایت کے مطابق اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت حکومت پر بیٹھا یہ بہت بڑے رعب اور دبدبہ والا بادشاہ تھا اسی وجہ سے لوگ اس کو ''طویل الباغ'' کہتے ہیں اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی۔ ہشام ابن محمد کہتے ہیں کہ ''بہمن'' تخت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے سجستان چلا گیا رستم بن دستان اس کے مقابلے کے لئے آیا اور خوب دل جمعی سے لڑا لیکن اس کے عروج کے دن پورے ہو چکے تھے اور اپنے بھائی اور بیٹوں سمیت ان لڑائیوں میں مارا گیا۔ اس کے بعد بہمن نے روم پر حملہ کیا اور ان پر خراج مقرر کیا اسے تمام بادشاہان فارس میں سب سے زیادہ عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے سواد میں ایک شہر آباد کیا تھا اس کی ماں طالوت کی نسل میں سے تھی۔ اس میں اور طالوت میں چار پشتوں کا فرق تھا۔ راسف نامی باندی سے اس کا ایک لڑکا ساسان تھا۔ راسف بنی اسرائیل کی قیدی عورتوں میں سے اور اس زریافیل کی بہن تھی جس کو یہود نے بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔

---

❶ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

بہمن کی اپنی بیٹی سے شادی اور اسے اپنی ملکہ بنانا:......بہمن نے خمانی کی ذہانت اور فراست کی وجہ سے فارس کا بادشاہ بنادیا اہل فارس اس کو شہرزاد کہا کرتے تھے بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ بہمن کی بیٹی تھی اور اس نے اس سے شادی کرلی تھی، مجوسی دین میں ایسا جائز تھا جب خمانی اس سے حاملہ ہوگئی تو اس نے کہا کہ تاج وتخت اس کو دینا جو میرے بطن سے پیدا ہوگا حالانکہ حکومت اور سلطنت کا مستحق ساسان تھا۔ مگر بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا تو ساسان ناراض ہوکر اصطخر چلا گیا۔ اور وہیں زہد وعبادت میں مشغول ہوگیا اور بکریاں چرانے لگا۔

خمانی اور دارا ابن بہمن:......بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا اکبر کم سن تھا خمانی خود حکومت کرنے لگی یہ بڑی مدبر اور ہوشیار تھی اکثر لڑائیوں میں اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرتی تھی۔ جب اس کا لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اس کے حوالے کردیا اور خود فارس سے ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کے لئے چلی گئی پھر وہاں سے کامیاب اور کامران ہوکر واپس آئی۔ دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد بابل گیا اور آس پاس کے بادشاہوں سے لڑا اور ان سے خراج لیا اور بارہ برس حکومت کرکے مرگیا۔

دارا ابن دارا:......اس کی جگہ اس کا بیٹا تخت حکومت پر بیٹھا اس کا نام بھی دارا تھا اس نے اپنے باپ کے وزیروں کو قتل کرڈالا رفتہ رفتہ۔ سارے ارا کین سلطنت اس سے ناراض ہوگئے۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس تک حکومت کی یہ نہایت بدسیرت، کینہ پرور، اور ستمگر تھا اس کے عہد حکومت میں اسکندر بن فیلفوس یونان نے فارس پر چڑھائی کی تھی دونوں میں لڑائیاں ہوئیں۔

دارا ابن دارا کا قتل:......دارا کے بعض سپاہوں نے دارا کو لڑائی کے دوران قتل کرڈالا اور اسکندر کے پاس چلے آئے اور اس کے قتل کے ذریعے سے اسکندر سے تقرب حاصل کرنا چاہا مگر اسکندر نے ان کو قتل کردیا اور یہ کہا کہ اس کا بدلہ ہے جو اپنے بادشاہ کے ساتھ برائی اور نمک حرامی کرے۔

اسکندر کی دارا کی بیٹی سے شادی:......اسکندر نے فتح یابی کے بعد روسنک بنت دارا سے بیاہ کرلیا جیسا کہ اسکندر کے حالات میں بیان کیا کریں گے۔ طبری کہتا ہے کہ بعض مؤرخین کا یہ قول ہے کہ دارا کے قتل کے وقت اس کی چار اولادیں تھیں تین لڑکے (۱) اشک (۲) بنودار (۳) اردشیر۔ اور ایک لڑکی روشنک جس سے اسکندر نے شادی کی تھی۔ دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہ وہی حالات ہیں جو اہل فارس میں زمانہ کیقباد سے آخری بادشاہ دارا تک مشہور ہیں۔

بابل کی تباہی:......ہروشیوش مؤرخ روم فارس کی ابتدائی حکومت میں تحریر کرتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل کے شام میں داخل ہونے کے بعد عشیال بن قناز بن یوقنا کے زمانے میں گزرے ہیں۔ "عشیال" کالب بن یوقنا کا بھائی تھا یوشع علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا عابد اور مصلح گزرا ہے۔ اسی کے زمانہ میں ابوالفرص آسیا کے علاقے سے جس کو عربی میں فارس، یونانی میں شور، فارسی میں پرشیرش کہتے ہیں اور آس پاس کے علاقوں میں جاکر ٹھہرا۔ اور وہاں کے رہنے والوں پر غالب آگیا اسی وجہ سے یہ گروہ اس کی طرف منسوب کردیا گیا۔ اور یہ لوگ برابر ترقی پذیر رہے یہاں تک کہ کیرش کی حکمرانی کا زمانہ آیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کسریٰ اول تھا۔ اس نے قضاعیبوں کو مغلوب کیا پھر شہر بابل پر حملہ کرکے اسے تباہ کردیا۔ سریانیوں سے جنگ لڑی اور انہی لڑائیوں میں مرگیا۔

قنبیشاش بن کیرش:......اس کے بعد اس کا لڑکا قنبیشاش بن کیرش حکمران بنا اس نے مصر پر چڑھائی کی۔ مصریوں کے بتوں کو توڑ ڈالا ان کے شرعی احکام اور ساحروں کو نیست نابود کردیا واقعہ مملکت فارس کی ابتدا سے ہزار سال کے بعد واقع ہوا۔ قنبیشاش کے بعد دارا نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اس نے بھی باقی ماندہ ساحرین مصر کو قتل کرڈالا اور سریانیوں کے عمال کو واپس کردیا اور بنی اسرائیل کو شام کی طرف بھیج دیا اس کے بعد وہ روم کے مغربی علاقوں پر چڑھ آیا اثناء لڑائی میں خود دارا کے سپہ سالاروں میں ایک نے اس کی حکومت کے چھتیسویں برس میں اچانک حملہ کرکے اس کو قتل کرڈالا۔

ارتشخار:......پر اس کا لڑکا ارتشخار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا ابن ارتشخا چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا ابن ارتشخار تیرہ برس تک حکمران رہا پھر ارتشخار بن دارا بادشاہ ہوا اس کی کیرش بن نوطو سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہ اسکے ملک پر قابض ہوگیا اس کے بعد اہل روم نے اہل مصر کی مدد

سے اس سے سرکشی کی ایک مدت تک آپس میں لڑائی ہوتی رہی آخر کار اہل روم اور ارتشخار میں صلح ہوگئی اور ارتشخار چھبیس برس حکومت کر کے مرگیا یہ واقعات اسکندر بادشاہ یونان کی حکومت کے زمانے میں گزرے ہیں یہ اسکندر اعظم کا ماموں تھا۔ یونان کے بادشاہ اسکندر کے مرنے کے بعد اسکندر اعظم کا باپ فیلقوس شہر مقدونیہ میں تخت نشین ہوا اور بجائے ارتشخار اس کا لڑکا شخشار چار برس حکومت کرتا رہا۔

اسکندر بادشاہ روم اور دارا:......اسی کے زمانہ حکومت میں اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور تمام مغربی بلاد روم پر حکمران بنا۔ شخشار کے بعد شخشار دارا بادشاہ بنا اس کے زمانہ میں اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے بیت المقدس چھین لیا اس کے بعد اس کی دارا سے لڑائی چھن گئی جس میں دارا کو ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی کے بعد شام اور مصر کی طرف بڑھا اس پر قبضہ حاصل کر کے اسکندریہ آباد کیا پھر وہاں سے واپس آ کر دارا انطوس سے صف آرا ہو۔ دارا میدان جنگ سے بھاگا سکندر نے اس کا تعاقب کیا راستے میں اس کو زخمی پڑا دیکھ کر گھوڑے سے اتر گیا اور اس کی حالت پر افسوس ظاہر کیا دارا کے مرنے کے بعد اس کو شاہی مدفن میں دفن کرا دیا یہ واقعہ حکومت فارس کے سن میں ایک ہزار اسی برس میں ہوا جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے (ہر دشیوش کی بات ختم ہوئی)۔

دارا کی اسکندر کو وصیت:......علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ اسکندر دارا کو معرکہ جنگ میں زخمی دیکھ کر گھوڑے سے اتر پڑا۔ اس کے سر کو اپنے زانوں پر رکھ کر کہنے لگا ''اے لوگوں کے سردار لڑائی کرنے سے میرا مقصد تمہارا قتل کرنا نہ تھا اور نہ میں اس سے راضی ہوں تمہاری اگر کوئی ضرورت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا کہ میری لڑکی سے نکاح کر لینا اور میرے قاتل سے قصاص لینا اسکندر نے ایسا ہی کیا یہاں تک پہنچ کر بادشاہان فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت ختم ہوتا ہے۔ (والبسقاء للّٰہ وحدہ سبحانہ وتعالیٰ)

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس
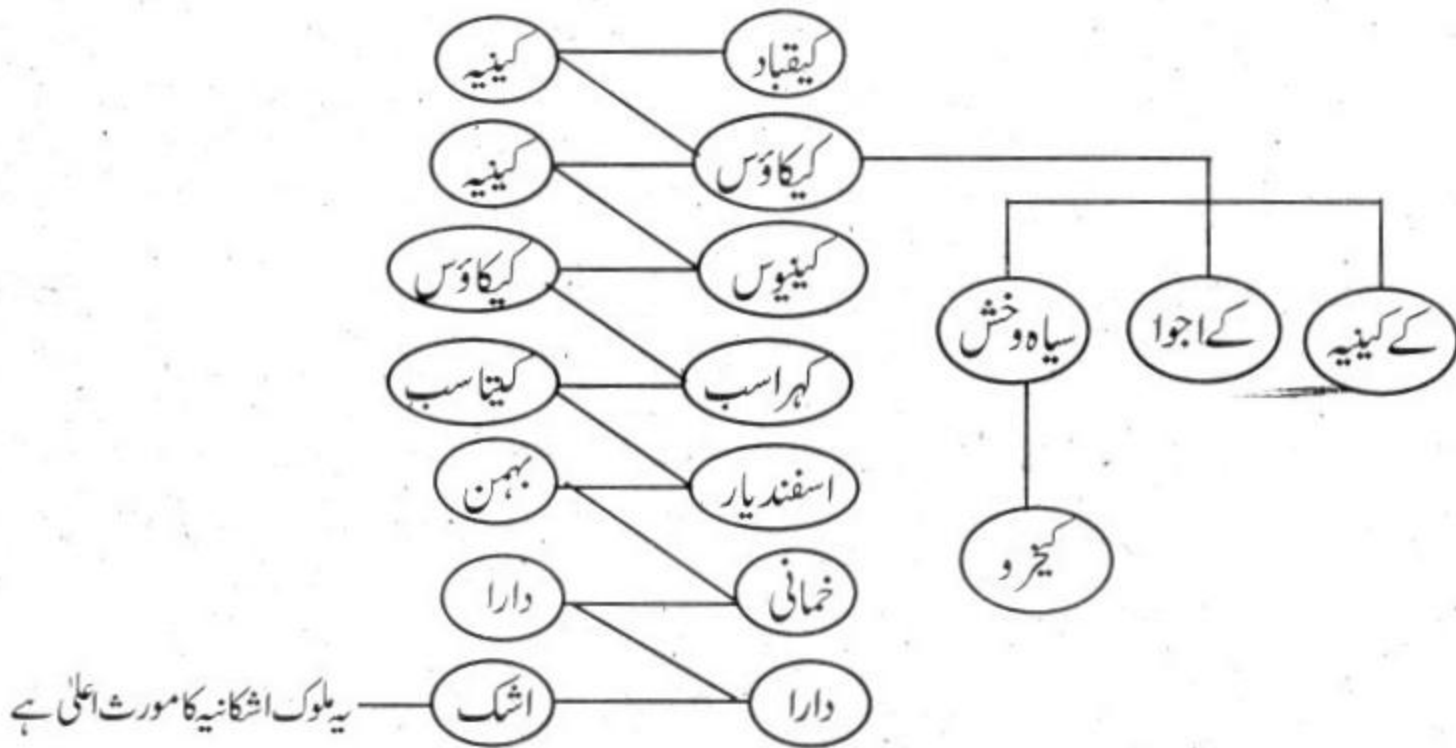
بادشاہان فارس کی ترغیب

ابن الحمید فارس کے بادشاہوں کی ترتیب میں کیرش سے دارا تک اس طرح بیان کی ہے کہ کورش کے بعد اس کا لڑکا قمبوسیوس آٹھ برس اور دوسری روایت کے مطابق نو یا اٹھائیس برس حکمران رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے مصر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا یہ بخت نصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دارایوش بن گستاسب نے چھیس برس تک حکومت کی یہ ان چار بادشاہوں میں حکومت کریں گے۔ چوتھا پہلے والوں سے نہایت

عظیم الشان ہوگا پہلا تو یہ ہے اور دوسرا بادشاہ دارا بن گستاسب ہے جو مجسطی میں مذکور ہے تیسرا دارا ابن الامتہ ہے اور چوتھا جس کو اسکندر نے قتل کیا۔

دارانوش بن گستاسپ:...... بیت المقدس کو ویران ہوئے اہتر برس ہو چکے تھے کہ دارانوش بن گستاسپ نے بابل میں اپنی حکومت کا آغاز کیا اور اس کی حکومت بابل کے تیسرے سال بیت المقدس کی تعمیر تکمیل کو پہنچی اس کے بعد اسمرویوس مجوسی ایک برس تک بادشاہ رہا یہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زرتشت کا مجوسی دین اس کے عہد حکومت میں زیادہ پھیلا اسمرویوس کے بعد اخشویرش بن داریوس بیس برس تک حکومت کرتا رہا اس کا وزیر ہامان عملیقی تھا اس کے بعد ارطحشاشت بن اخشویرش بادشاہ ہوا یہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تھا اس کے زمانے میں یہود نے فارس کے ہاتھ سے نجات پائی اس نے اپنی حکومت کے بیسویں سال بیت المقدس کی شہر پناہ منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت عزیز علیہ السلام کے کہنے سے رک گیا اور از سر نو اس کی شہر پناہ کر درست کرادیا۔

عزیز کون ہیں:...... ابن عمید مجسطی سے روایت کرتا ہے کہ یہ عزیز عزرا کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے بعد چودھویں رہنما تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف کی کتابیں اپنی یاداشت کے بموجب اپنی پہلی جلاوطنی سے لوٹنے کے بعد تحریر کیں۔ کیونکہ بخت نصر نے کل کتابوں کو جلا دیا تھا۔ بعض مؤرخین یہ بیان کرتے ہیں کہ توریت اور دیگر کتب انبیاء کے لکھنے والے یشوع بن ابوصادق میں ارطحاشت کے بعد پانچ برس تک ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانے میں حکیم بقراط اور سقراط "شہراشیاش" میں تھا اس کے بعد صغر تیوش تین برس حکومت کر کے مر گیا۔

دارا ابن الامتہ:...... اس کے بعد دارا ابن الامتہ جس کا لقب ناکیش تھا اور بروایت دیگر داریوش الیادیوش تھا۔ سترہ برس حکمران رہا اسکے زمانے میں سقراط فیثاغورس اقلیمس ثانی حکماء یونان تھے اس کی حکومت کے پانچویں برس اہل مصر یونان سے بغاوت کر کے ایک سو چوبیس برس کے بعد پھر بادشاہ بن بیٹھے۔

ارطحشاشت اور اس کی نسلی بادشاہت:...... دارا ابن الامتہ کے بعد ارطحشاشت جو کہ کورش بنداریوش کا بھتیجا تھا اس نے گیارہ یا بائیں برس تک حکومت کی اس کے زمانے میں الیاقیم کاہن تھے۔ پھر اس کے بعد ارطحشاشت مسمیٰ بہ اخوش یا اوغش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اس پر قبضہ کر لیا اس کا فرعون ساناق بھاگ کر مقدونیہ میں جا چھپا۔ ارطحشاشت نے مصر میں ایک شاندار محل اور اس میں ایک ہی کل بنوایا جس کا عمرو العاص رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کیا تھا اور اس پر قابض ہو گئے تھے۔

چوتھا دارا:...... ابن عمید ابوراہب سے روایت کرتا ہے کہ یہ چوتھا دارا ہے جس کی طرف دانیال علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ یہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اس نے یونان سے اپنا خراج وصول کیا جو اس کے آباؤ اجداد یونان سے لیتے تھے تھوڑے عرصے کے بعد جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اس وقت اس کی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا۔ جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دے کر ملک فارس اور اس کے آس پاس کے علاقوں پر بھی قابض ہو گیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

فارس کے حکمرانوں کے تیسرے طبقے کا ذکر

ملوک الطوائف کا تعارف:...... فارس کے حکمرانوں کا یہ طبقہ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے یہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کی اولاد میں سے ہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بادشاہوں کے گروہوں میں سے اس طبقہ کے بادشاہ عظیم الشان گزرے ہیں جن کا حال تحریر کیا جاتا ہے جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس پر قبضہ کر لیا اور دارا اصغر لڑائی میں مارا گیا تو اس نے ان حکمرانوں کے بارے میں ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے شاہی خاندان میں سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران بنا دیئے جائیں وہ آپس میں لڑائی جھگڑے کریں گے اور یونان محفوظ رہے گا اسی وجہ سے اسکندر نے فارس کے نامور لوگوں کو فارس کا حکمران بنا دیا انہی حکمرانوں کا نام ملوک الطوائف ہے۔

اسکندر کی موت اور ملک کی تقسیم: ..... جب اسکندر مر گیا تو اس کا ملک اس کے چار امرا میں تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اس کی سرحد پر واقع روم کے ملکوں کا حکمران فلیش بن گیا جو اسکندر کا سپہ سالار تھا۔ اسکندریہ، مصر اور مغرب پر فیلادفس حکومت کرنے لگا جس کا لقب بطلیموس تھا۔ شام، بیت المقدس اور اس کے سرحدی ممالک وطوس کے قبضہ میں آ گئے۔ سواد، اہواز اور فارس پر یلاقش سیلقس ملقب بہ انطیخش نے قبضہ کر لیا اس کا لقب انطیخش تھا اور یہ چون برس ❶ تک ان علاقوں کا حکمران رہا۔

اشک بن دارا کے متعلق طبری کی تحقیق: ..... طبری کی تحقیق یہ ہے کہ اشک بن دارا اکبر اپنے باپ کے بعد رے میں رہا اور وہاں سے نشو ونما پائی جب یہ بڑا ہوا اور اسکندر مر گیا تو اس نے لشکر جمع کر کے انطیخش پر حملہ کر دیا۔ موصل میں دونوں سے لڑائی ہوئی۔ انطیخش لڑائی میں مارا گیا اور اشک بن دارا نے سوار پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا۔

اشک بن دارا کی شرافت وعظمت: ..... ملوک الطوائف شرافت ونسب کی وجہ سے اس کی تعظیم کرتے اور اکثر تحفے تحائف بھیجتے رہتے تھے بجائے اس کے کہ اس کو ان کے معزول کرنے اور حکمران بنانے میں کچھ دخل ہوتا وہ لوگ اس کی عزت کرتے اور اپنے خطوط میں اس کا نام تعظیم سے لکھا کرتے تھے لیکن ساتھ ساتھ وہ لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ بعض مؤرخین کی تحریر یہ ہے کہ ایک شخص فارس کے حکمرانوں کی نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا تھا اور اس کے بعد اس کا لڑکا مالک حکمران ہوا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد لشکر جمع کر کے تمام ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹھا۔ چنانچہ اس وجہ سے ان کے علاوہ دوسرے ملوک الطوائف کا ذکر ترک کر دیا گیا۔

اشک بن دارا سے متعلق تیسری روایت: ..... بعضے لکھتے ہیں کہ یہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بعض محققین کے مطابق اسفندیار بن گستاسب کی اولاد میں سے ہے۔ اس میں اور اسفندیار میں چھ پشتوں کا فرق ہے بعض محققین کے مطابق اشک بن اشکان اکبر کینہ بن کیقباد کی نسل سے ہے (اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اشغانیہ کے حکمرانوں میں سے سب سے بڑا بادشاہ تھا ❷۔ اس نے ملوک الطوائف پر حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا بیس برس تک اس کی حکومت رہی۔ اس کے بعد جو ابن ازک بادشاہ بنا اس نے بنی اسرائیل پر یحییٰ بن ذکریا علیہما السلام کے قتل کی وجہ سے حملہ کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس برس حکومت کی اور اس کے بیٹے سابون۔ نے ساٹھ برس تک حکومت کی اس نے بنی اسرائیل پر شام میں حملہ کیا اور ان کے مال واسباب کو لوٹ لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اور روم اور یلادش کی جنگ: ..... اس کی حکومت کے اکتالیسویں سال فلسطین میں جناب عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ پھر اس کے چچا جور نے دس سال تک حکومت کی پھر نیرو بن سابور اکیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت میں طیطش قیصر نے بیت المقدس پر قبضہ کر کے اس کو ویران اور یہود کو جلاوطن کیا تھا۔ جیسا کہ اس سے پہلے لکھا گیا۔ نیرو کے بعد جور بن نیرو انیس سال تک پھر اس کے بعد اردوان بن ہرمز پندرہ برس حکمران رہا۔

خسرو بن اردوان: ..... پھر اس کا بیٹا کسریٰ (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پھر اس کا یلادش بادشاہ بنا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اس کے زمانے میں روم نے قیصر کی مدد سے انطیخش کے خون کا بدلہ لینے کے لئے یونان سے نکل کر یلادش پر حملہ کیا یلادش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چار ہزار فوج سے اس کا مقابلہ کیا اس فوج پر یلادش پر حملہ کیا یلادش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چار ہزار فوج سے اس کا مقابلہ کیا اس فوج پر یلادش کی طرف سے سواد کا بادشاہ حضر نامی افسر تھا اس نے قیصر پر شب خون مارا اس کے لشکر کو منتشر کر دیا انطاکیہ کو لے لیا اور خلیج تک بڑھ گیا۔ اس واقعہ کے یلادش مر گیا اور اس کی جگہ اردوان بن یلادش تیرہ برس تک حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اردشیر بن بابک بن ساسن نے بغاوت کی ملک فارس کو ملک الطوائف سے چھین کر از سر نو دولت حکومت کی بنیاد ڈالی جس کو ساسانیہ کے نام سے کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش: ..... طبری کی تحقیق یہ ہے کہ سملک الطوائف کے زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے جبکہ

---

❶ ..... اصل عربی نسخے میں ۴۵ کی بجائے ۵۴ برس لکھا ہے اس لئے اس کے مطابق تصحیح کر دی گئی ہے۔ (ثناء اللہ محمود) ❷ ..... تصحیح داستدراک۔ (ثناء اللہ محمود)۔

بابل پر تین سوپینسٹھ برس اسکندر کے قبضہ کو ہو چکے تھے۔اور اسکانیہ کو حکومت کرتے ہوئے اکیاون سال گزر گئے تھے نصاریٰ کی تحقیق یہ ہے کہ بابل پر اسکندر کے غلبہ کے تین سو تریسٹھ برس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے واللہ اعلم طبری کہتا ہے کہ ملوک الطوائف کا زمانہ اسکندر کے بعد سے اردشیر بن بابک تک دوساٹھ برس رہا بعض لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ پانچ سوسترہ برس تک رہا۔ کہ اس مدت میں ۹۰۰ سو بادشاہوں نے نوے گروہوں پر حکمرانی کی لیکن ان میں ایک ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے۔

فارس کے حکمرانوں کے تیسرے طبقہ کا شجرۂ نسب
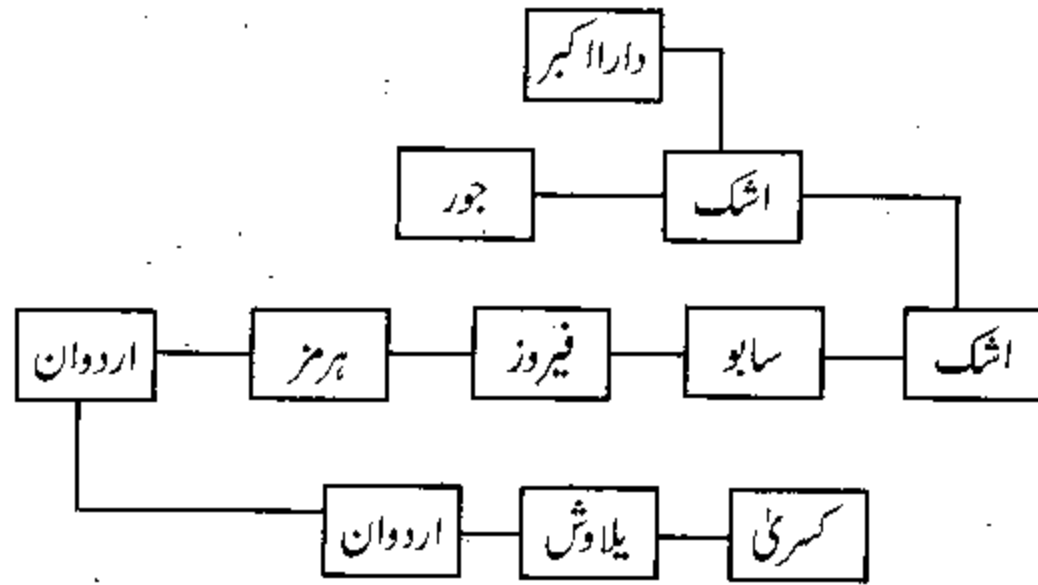
فارس کے بادشاہوں کا چوتھا طبقہ

یہ حکمران خاندان دنیا کی چوتھی عظیم الشان سلطنتوں میں سے ایک ہے اس کو مؤرخین حکومت ساسانیہ یا حکومت اکاسرہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ان دو حکومتوں (یعنی حکومت اردشیر بن بابک ❶ سے شروع ہوتا ہے جو مرو کا بادشاہ اور ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان اکبر ابن کے بہمن کا بیٹا تھا اس سے پہلے ہم بہمن اور اس کے بیٹے ساسان کا حال بیان کر چکے ہیں جس وقت اس کا بھائی دارا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اسی وقت بہمن نے ساسان سے نکال دیا تھا اور یہ جبال اصطخر میں جا کر رہنے لگا وہیں اس کی نسل آگے بڑھی یہاں تک کہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور اصطخر سے آتش کدہ کی دیکھ بھال کا کام اس کے سپرد ہوا یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا۔ اس کی بیوی شاہی خاندان سے تھی اس سے اس کا بیٹا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔

اردشیر کی تربیت:......ان دنوں میں اصطخر میں ملوک الطوائف میں سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا اس کا گورنر داراب جرد (داراب کرد) میں رہتا تھا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اس کے دادا ساسان نے اس کو بادشاہ اصطخر میں پیش کر کے یہ درخواست کی کہ اسے گورنر داراب جرد کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھیج دیا جائے بادشاہ اصطخر نے اسے منظور کر کے اردشیر کو گورنر داراب جرد کے پاس بھیج دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد داراب کا گورنر مر گیا اس کے بعد اردشیر اصطخر کے بادشاہ کے حکم سے اصطخر داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا بعد اس نے اپنے باپ کو ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بھی تلوار کے زور سے قبضہ کر لیا۔

اردشیر کی فتوحات:......مؤرخین نے اردشیر کی لڑائیوں میں اس کے سلسلے فتوحات کو اس طرح تحریر کیا ہے کہ اردشیر نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اس نے سختی سے جواب دیا اور جنگ کرنے پر تیار ہو گیا تو اردشیر نے اصطخر پر حملے کی تیاری مکمل کر لی اور اصطخر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے کو وہاں کا حاکم بنا دیا اردوان نے اس کی پیش قدمی پر اردشیر کو دھمکی دی اہواز کے بادشاہ کو اس کے مقابلے کے لئے بھیجا اہواز کا بادشاہ شکست کھا کے واپس آ گیا اس کے بعد اردشیر نے اصفہان پر حملہ کر دیا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اردوان سے لڑا اور اسے شکست دے کر قتل کر دیا۔

❶......اسکندر کے پانچ سو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول تر سا پانچسو پچاس اور بقول مغان دوسو چھیاسٹھ سال کے بعد ہوا۔

ہمدان، آذر بائیجان، آرمینیہ وغیرہ کی فتح:...... ہمدان، جبل، آذر بائیجان، آرمینیہ اور موصل کو کامیابی کے ساتھ فتح کرلیا پھران سے فارغ ہو کر سوڈان پر قبضہ کیا اور دجلہ کے مشرقی شہروں کے پاس ایک شہر آباد کیا پھر وہاں سے واپس اصطخر واپس آیا۔ پھر بجستان، جرجان، مرو، بلخ اور خوارزم کی حدود خراسان تک فتح کرلیا۔ اس کے بعد فارس کی طرف آیا۔ بادشاہ کوشان اور مکران نے اس کی فرماں برداری قبول کرلی اس کے بعد ایک طویل محاصرہ کے بعد بحرین پر قبضہ کرلیا بحرین کا بادشاہ لڑائی کے دوران دریا میں ڈوب کر مرگیا۔ اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا۔

سابور کی فتوحات اور اردشیر کی موت:...... اس کا بیٹا سابور اٹھا اس نے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں اردگرد کے بادشاہوں کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے بہت سی عمارتیں بنوائیں۔ مختصر یہ کہ اردشیر چودہ برس حکومت کر کے مقام اصطخر میں مرگیا۔

اردشیر کی خواہش:...... ہشام بن کلبی کہتے ہیں کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت میں یہ چاہتا تھا کہ جو ممالک ملوک الطوائف کی طرف سے اس کے باپ دادا کے قبضے میں تھے ان سب پر یہ اکیلا حکمران بن جائے اس وقت اردوانیوں پر اور ارمانیوں پر بابا بادشاہت کررہا تھا۔ اور ان دونوں نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔ اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تھا اسی دوران اردوان مارا گیا اردشیر نے سواد پر قبضہ کرلیا اس کے بعد بابا نے اس کی اطاعت قبول کرلی۔ اور تمام سلاطین مغلوب ہو گئے اس کے بعد اردشیر عرب کی طرف متوجہ ہوا۔

اردشیر کے دور میں عربوں کی حالت اور ان کے گروپ:...... اکثر اہل عرب، عراق اور حیرہ میں رہتے تھے۔ ان کے تین گروپ تھے۔ ایک تنوخ تھا جن میں قضاعہ بھی شامل ہے جو تابعہ کے کسی بادشاہ کے ساتھ مل کر ملوک فارس سے لڑتے تھے۔ یہ لوگ انبار اور حیرہ کے درمیان فرات کے مغرب میں خیموں میں گزر اوقات کرتے تھے ان لوگوں نے اردشیر کی سلطنت اور مملکت میں قیام کرنا پسند کیا غربی فرات سے نکل کر عرب کے خشکی والے علاقوں میں چلے آئے۔ دوسرا گروپ عباد کا تھا۔ جو خاص حیرہ میں سکونت پذیر تھا۔

''احلاف'' کا عرب گروہ اور ان کی حکومت:...... تیسرے احلاف تھے۔ جو ان کے نسب سے نہ تھے مگر ان میں مل جل گئے تھے وہ نہ تو تنوخ میں شامل تھے جو فارس کی اطاعت اور فرماں برداری کے منکر تھے اور نہ عباد میں سے تھے جن میں یہ ملے ہوئے تھے لیکن اتفاق زمانہ یہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک بنے اس کو انہوں نے خراب اور ویران کردیا انہی میں سے عمرو بن عدی اور اس کی قوم تھی جس نے حیرہ اور انبار کو نئے سرے سے آباد کیا۔ ان دونوں کو عرب نے بخت نصر کے زمانے میں بسایا تھا اس کے بعد بنی عمرو بن عدی نے اس کو آباد کیا یہاں تک کہ عرب مسلمانوں نے شہر کو لوٹ لیا اور حیرہ تباہ و برباد ہو گیا۔

اسکانیوں کا قتل اور اسکانی عورت سے سابور کی پیدائش:...... اردشیر نے کامیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے مطابق اسکانیوں کو چن چن کر قتل کیا لیکن ایک عورت شاہ اردون کے محل میں اپنا نام و نسب چھپا کر بچ گئی جس کو اردشیر نے اپنی باندی بنالیا۔ جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اسنے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہ فعل ناگوار گزرا اس عورت کو قتل کرنے کے لئے ایک (مرزبان) کے حوالے کیا اس مرزبان نے اس کو قتل نہیں کیا مگر جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور در پردہ اس کی تعلیم و پرورش کرتا رہا۔

سابور کے راز کا انکشاف:...... اردشیر نے اپنے آخری زمانے میں بے اولاد ہونے اور نسل اور سلسلہ نسب منقطع ہونے کا شکوہ کیا اور اس عورت کے قتل اور حمل ضائع ہونے پر شرمندہ ہوا تو اس مرزبان نے کہا کہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اس کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کا نام سابور رکھا ہے۔ اور اب اس کی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے۔ اردشیر یہ سن کر خوشی سے اچھل پڑا اور اسی وقت سابور کو بلا کر اپنا ولی عہد بنالیا۔

سابور کی بادشاہت:...... اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ اس نے انعام و اکرام کی بارش سے لوگوں کو اپنا فرماں بردار بنالیا اور اچھے اچھے وزیر مقرر کئے خراساں گیا اور وہاں کا انتظام درست کیا۔ پھر لوٹ کر نصیبین پر جا پہنچا اور اس کو لڑ کر چھین لیا اس کے بعد اس نے شام کے اکثر شہروں کو فتح کرلیا۔ انطا کیہ کا محاصرہ کر کے اس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کردیا کچھ عرصہ کے بعد بہت سامال و اسباب لے کر اس کو رہا کیا۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ اس کو قتل کردیا تھا۔

ساطرون:...... تکریت کے پہاڑوں میں دجلہ و فرات کے درمیان ایک شہر حضر نام کا تھا اس میں جرامقہ کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک

الطوائف میں سے وہاں حکومت کر رہا تھا۔ جس کے بارے میں شاعر کہتا ہے کہ:

وارى الموت تدلى من الحضر ☆ على رب اهله الساطرون
والقد كان ربنا الله واهى ☆ ذائرو جوهر مكنون

ترجمہ: میں موت کو دیکھ رہا ہوں حضر نامی شہر کے رہنے والوں کے بادشاہ ساطرون سے قریب ہوتے ہوئے جو مصیبتوں سے محفوظ اور مال و دولت اور موتیوں میں مشغول ہیں۔

مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسطرون سریانی بادشاہوں میں سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اس کو ضیزون کہتے ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہ قضاعہ میں سے تھا اس کا پورا نام ضیزون بن معاویہ بن العمید بن الا جدام بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے۔ سلیم کا نسب ہم قضاعہ میں بیان کریں گے۔ یہ سرزمین جزیرہ میں رہتا تھا قبائلی قضاعہ کے بہت سے لوگ اس کے ساتھ رہتے تھے اس کی حکومت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔

سابور اور اساطرون:...... سابور نے خراسان کی مہم کی وجہ سے اس سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی تھی جب وہ ان شہروں سے فارغ ہوا تو اس کی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اس کا محاصرہ کئے رہا۔

اساطرون کی بیٹی کی غداری اور سابور کا قتل:...... ایک روز ساطرون کی لڑکی نضیرہ سواد شہر میں سیر کے لئے نکلی چونکہ یہ حسین اور خوبصورت تھی اور سابور بھی خوبصورت تھا دونوں کی آنکھیں چار ہوتے ہی دلوں میں محبت نے جگہ بنالی۔ اسی خانہ خراب محبت کی وجہ سے نضیرہ نے سابور کو قلعہ کے پوشیدہ راستے بتلا دیئے جس سے اگلے دن سابور قلعے میں گھس گیا اور ضیزن کو قتل کر کے قلعے پر قابض ہو گیا بنی قضاعہ جو اس کے ساتھ قلعے میں رہتے تھے جنگلات کی طرف چلے گئے اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضر ویران اور تباہ و برباد ہو گیا۔

ساطرون کی بیٹی کی شادی اور قتل:...... سابور نے فتح یابی کے بعد نضیرہ سے شادی کر لی شادی کی رات اس کے ساتھ رہا نضیرہ کے بستر میں آس کے پتے بھرے ہوئے تھے نضیرہ کو اس کی سختی سے تکلیف ہوئی سابور نے اس سے پوچھا تیرا باپ تجھے کیا کھلاتا تھا نضیرہ نے جواب دیا۔ مکھن، گوشت، شہد، کھجور، شراب سابور کو نضیرہ کی اس نزاکت پر بہت غصہ آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں لعنت بھیجتا ہوں تیرے باپ کی اس محبت پر جس کی وجہ سے تو اتنی نازک مزاج ہوگئی ہے یہ کہہ کر سابور اٹھا اور ایک شخص کو حکم دیا کہ تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نضیرہ کے بال اس کی دم میں باندھ کر دوڑائے۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا نضیرہ کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ مر گئی۔

ابن اسحاق کی تحقیق اور علامہ سہیلی کی تردید:...... ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ جس نے قلعہ حضر کو فتح کر کے ویران اور ساطرون کو قتل کیا تھا وہ سابور ذوالاکتاف ہے لیکن علامہ سہیلی نے اسے انکار کیا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف میں سے ہے اور جس نے ان کی حکومت اور سلطنت حاصل کی تھی وہ اردشیر اور اس کا بیٹا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اس کے بہت دنوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔ اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نواں بادشاہ تھا۔ پھر آگے چل کر علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ پہلے جس نے ساسانی بادشاہوں سے حیرہ چھینا تھا وہ سابور بن اردشیر تھا۔ جب کو اپنا مطیع کر لیا تو ان پر اس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جدال منذر) کو وہاں کا حاکم بنایا۔ عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہاں کا انتظام سنبھالا اور مسلسل سالانہ خراج دیتا رہا اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا امرالقیس بن عمرو بنی عدی وہاں کا گورنر بنا اس کے بعد یہ ملک آل منذر کی حکومت میں نسلی طور پر چلا گیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

ہرمز اور مانی زندیق:...... سابور تیس سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمز ❶ تخت حکومت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اس کے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ بنا یہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تھا اس نے اپنے بزرگوں کی پیروی کی مانی مثنوی زندیق" جو نور کا قائل اور اندھیرے کا منکر تھا اور اس کے دادا (سابور) کے عہد حکومت میں ظاہر ہوا تھا جس کی کچھ عرصہ سابور نے بھی اتباع کی تھی اس کے بعد پھر مجوسی بن گیا تھا۔

❶ ...... یہ پہلوان بہادر اعظم القامت شدید القوت تھا اس نے اہواز زمین شہر ہرمز بسایا۔

بہرام اور مانی زندیق:...... جب بہرام بن ہرمز بادشاہ بنا تو اس نے لوگوں کو جمع کر کے مانی زندیق کو سر دربار بلایا اور اس سے اس کے عقائد دریافت کیئے لوگوں نے اس کے عقائد سن کر اسے کافر قرار دیا۔ چنانچہ بہرام بن ہرمز نے اسے قتل کرا دیا۔

زندیق کے معنی:...... مسعودی کہتا ہے کہ زندیق ان کی اصطلاح میں شخص کو کہتے تھے جو زرتشت کی کتاب کے ظاہری معنی سے ہٹ کر اپنے من گھڑت معنی بیان کرے۔ چونکہ اس کتاب کا نام ''زندہ'' تھا اس سے اس کے من گھڑت معنی بیان کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے اس کے بعد عرب نے اس کو عربی زبان میں زندیق کہا اس میں وہ تمام لوگ شامل ہو گئے جو ظاہری معنی کی مخالفت کریں۔ اور حقیقت معنی کے انکار کرنے والے ہوں۔ اس کے بعد وہ شرعی اصطلاح میں زندیق کہا جانے لگا جو بظاہر اسلام کا قائل ہو اور در حقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام:...... بہرام بن ہرمز تین سال تین مہینے حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بادشاہ بنا یہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی اور کھیل کود میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے ہر کام سے عوام کو ظلم و ستم سے پریشان کرنے لگے گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر ویران ہو گئے۔

بہرام کی عبرت ناک توبہ:...... ایک روز یہ شکار سے واپس آ رہا تھا اتفاق سے دو الو ایک درخت پر ویرانہ میں بیٹھے بول رہے تھے۔ بہرام نے کہا کہ کاش میں پرندوں کی زبان سمجھتا دو مغانوں نے جو اس وقت موجود تھے غرض کی کہ ہم ان کی زبان سمجھتے ہیں یہ دونوں الو شادی کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ مادہ کہتی ہے کہ میں بیس ویران شہر مہر میں لے کر تیرے ساتھ نکاح کروں گی۔ نر الو نے اس کو قبول کر لیا اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانہ حکومت کچھ عرصہ مزید باقی رہ گیا تو میں تجھ کو بیس کے بجائے ہزار ویران شہر دوں گا۔ بہرام یہ سن کر خواب غفلت یہ سن کر خواب غفلت سے چونک پڑا اور خود امور سلطنت کو دیکھنے لگا اس کا آخری زمانہ حکومت اس کے ابتدائی زمانہ حکومت سے عدل و انصاف، انتظام و تدبر میں بڑھ گیا تھا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام۔ فرسین ہرمز:...... اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اس کو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا سجستان اس کا دار الحکومت تھا۔ یہ چار برس حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی فرسین بادشاہ بنا لوگ اس کی سخت طبیعت کی وجہ سے اس سے ڈرتے تھے پھر اس نے اپنی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا اور عوام کے ساتھ نیکی اور نرمی کا معاملہ کرنے لگا[1] اس کا زمانہ حکومت سات برس تک رہا یہ بادشاہ مقام جندیسابور (مضافات خراسان) میں رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف کا تعارف:...... ہرمز کے مرنے کے بعد اس کی کوئی اولاد نہیں تھی اراکین حکومت اس وجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے تھے اتفاق سے اس کی ایک بیوی حاملہ پائی گئی اراکین حکومت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا تھا۔ بلکہ بچہ کی پیدائش کا انتظار کرتے رہے۔ جب لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور اسی وقت سے اس کو تخت نشین کر دیا اور خود کو انتظام کو سنبھالنے لگا۔

ترک اور روم کی سابور کی حکومت پر نظر:...... بعض تاریخ دان کہتے ہیں کہ ہرمز نے یہ وصیت کی تھی کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہر حال دودھ پیتا بادشاہ بنا دیا گیا اور ارد گرد میں یہ خبر مشہور ہو گئی تو ترک اور روم نے حکومت پر نظر جمانی شروع کر دی۔

عربوں اور فارس کے علاقوں میں لوٹ مار:...... بلاد عرب ان کے سرحدی ممالک کے بہت ہی قریب تھے وہاں کے رہنے والے قحط اور کم پیداوار کی وجہ سے ہمیشہ فارس کے شہروں کے غلہ کے محتاج رہتے تھے۔ وہ بھی موقع مناسب سمجھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین، بلاد قیس اور وحاظہ کے دیہاتی عرب، جماعتیں ''جوق در جوق'' فارس کے ملکوں میں آنے لگیں۔ لوٹ مار اور فساد کا بازار گرم ہو گیا اسی حالت میں ایک زمانہ گزر گیا لیکن اہل فارس میں سے کسی نے بادشاہ کی کم عمری کی وجہ سے نہ تو ان سے چھیڑ چھاڑ کی اور نہ ان کو بھگانے کی کوشش کی مگر جب بادشاہ سولہ سال کا ہو گیا تب اراکین حکومت نے اس سے ملک کا حال، عرب مارا اور ترک اور روم کے واقعات بیان کیئے۔ سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھ کر لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور خود ان کی نگرانی کرتا ہوا اپنے دار الحکومت سے روانہ ہوا عرب کے لٹیرے اس وقت فارس کے شہروں میں موجود تھے ان کو اس

---

[1]...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

ں خبر نہ تھی۔ اچانک ان کے سروں پر پہنچ گیا اور ان کو مارتا نکالتا بحرین تک بڑھ گیا اور وہاں پہنچ کر قتل و غارت کا حکم دیا۔

ساپور کا عرب قبائل پر حملہ:...... اس کے بعد رؤسائے عرب تمیم۔ بکر اور عبدقیس پر چڑھائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کر دی عبدقیس شہر چھوڑ کر ریگستانوں میں چلے گئے پھر وہ یمامہ آیا وہاں بھی قتل و غارت کی لوگوں کو قید کیا پھر وہاں سے بکر و تغلب کے شہروں کی طرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم کے درمیان شام میں تھے وہاں بھی جس عرب کو پایا اس کو قتل کر دیا ان کے گھروں کو لوٹ لیا اور ان کے پانی کو خراب کر ڈالا۔ اس کے بعد جس شخص نے اس سے پناہ مانگی اس کو اس نے پناہ دی چنانچہ بنی تغلب میں سے (جو بحرین اور خط سے آئے تھے) ان کو دارین میں دائل بن تمیم کے لوگوں کو ''ہجر'' میں بکر بن وائل والوں کو ''کرمان'' میں بنی حنظلہ کو اہواز میں رہنے کی جگہ دی۔ اور شہر انبار اور کرخ اور سوس آباد کئے۔

بنوایاد سے جنگ:...... مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ بنوایاد جزیرے میں پھیلے رہتے تھے۔ گرمیوں میں عراق میں آجاتے تھے لوٹ مار کرتے تھے چونکہ بنوایاد ان دنوں ان شہروں پر چھائے ہوئے تھے اس لئے ان کو طم کہا جاتا تھا❶ ساپور ان دنوں کم سن تھا جب یہ بڑا ہوا تو حکومت سنبھالنے لگا تو وہ ان کو بھگانے کی طرف متوجہ ہوا اس زمانے میں ان کا سردار حرث بن اغریاد بن نزار کی اولاد میں سے تھا ساپور کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے بنی ایاد میں سے ❷ جو دارالسلطنت فارس میں رہتا تھا حرث بن اغریادی کو ساپور کے ارادے سے مطلع کیا اس کو ساپور سے لڑائی کرنے سے ڈرایا۔

بنوایاد کا حال:...... حرث نے اسکے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ ساپور کے لشکر نے پہنچ کر اس کو قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلاوطن ہو کر سرزمین موصل اور جزیرہ کی طرف چلے گئے پھر لوٹ کر عراق نہیں آئے جب مسلمانوں کے بہادر سرداروں نے ان شہروں کو فتح کیا اور ان سے جزیہ (خراج) طلب کیا تو انہوں نے جزیہ دینے سے انکار کر دیا اور روم چلے گئے۔

ساپور کی شکست اور ذوالا کتاف کی وجہ تسمیہ:...... علامہ سہیلی نے ساپور بن ہرمز کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اس نے عرب کی یہ سزا مقرر کی تھی کہ جس کو گرفتار کرتا تھا اس کے ہاتھ کندھوں سے کٹوا ڈالتا تھا❸ اس وجہ سے عرب اس کو ذوالا کتاف (کندھوں) والا کہنے لگے۔ بحرین میں اس نے عرب کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا اس وقت اس کی عمر تین سو برس ہو چکی تھی اس سے ساپور نے کہا کہ میں سب لوگوں کو قتل کر دوں گا تم لوگ حکومت و سلطنت کے دعویدار ہو تمہارا یہ خیال ہے کہ ساری دنیا میں تمہاری حکومت پھیلی ہوئی ہے؟۔

عمرو بن تمیم اور ساپور:...... عمرو بن تمیم نے جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ بات آپ کی شان کے لائق نہیں درحقیقت ان کا کوئی حق ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں تو تمہارا قتل کرنا ان کو روک نہیں سکتا اور اگر کوئی حق اور استحقاق نہیں ہے تو تجھ کو ان پر قبضہ مل گیا ہے ان کو یوں ہی رہنے دے تیری آئندہ اولاد ان سے فائدہ اٹھائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ساپور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آ گیا اس نے ان کے قتل و غارت سے ہاتھ اٹھا لیا۔

روم پر چڑھائی:...... اس کے بعد اس نے روم کے شہروں پر حملہ کیا ان کے اکثر قلعوں کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین تھا جس نے روم کے بادشاہوں میں سے سب سے پہلے عیسائی مذہب اختیار کیا تھا قسطنطین کے مرنے کے بعد اس کے خاندان سے الیانوس نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور عیسائیت چھوڑ دی قوم کے بڑے بڑے لوگوں کو قتل کیا اور گرجوں کو گرا دیا۔

الیانوس کی ساپور سے مقابلہ کی تیاری:...... اس نے ساپور سے لڑنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں فوج جمع کر لی عرب کے قبائل بھی ساپور سے انتقام لینے کے لئے قیصر کی فوج میں شامل تھے اس لشکر ❹ کا سپہ سالار ''یوسانوس'' تھا جس کو الیانوس قیصر روم نے ایران کو ویران کرنے کے لئے بھیجا تھا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے جس وقت یوسانوس رومی فوج کے ساتھ سرزمین فارس میں پہنچا تو ساپور نے بھی لشکر

---

❶ مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ ساپور کا کاتب (...یذی) تھا اس نے ایک خط حرث کے پاس بھیج دیا جس میں ساپور کے ارادے کو ظاہر کیا تھا۔ ❷ مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس نے عرب کے ستر ہزار آدمیوں کے بازو کاٹ ڈالے تھے۔ (ملخص از ابن اثیر)۔ ❸...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) ❹ انگریزی مؤرخ اس بڑی فوج کے حاکم کا نام جو ین بتاتے ہیں شاید عربی مؤرخ نے اس کو یوسانوس لکھا ہو۔

لے کر رومیوں کا مقابلہ کیا۔

سابور کی شکست اور فرار:...... رومیوں نے پہلے ہی حملے میں سابور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے گروہ نے اس کا تعاقب کیا لیکن وہ مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگ نکلا۔ رومیوں نے اس کے خزانے پر قبضہ کر لیا اور شہر طیسفون پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا وہاں کے رہنے والے رومیوں سے متنفر ہو کر جلاوطن ہو گئے اور رومیوں نے وہاں رہائش اختیار کر لی اور نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔

یوسانوس کا اقتدار:...... کچھ عرصہ کے بعد الیانوس ایک لڑائی میں تیر لگنے سے مارا گیا۔ رومیوں نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا۔ یوسانوس نے اس شرط پر کہ رومی پھر سے عیسائی مذہب اختیار کر لیں گے جیسا کہ زمانہ حکومت قسطنطین میں تھا انہوں نے حکومت اپنے ہاتھ میں لی چنانچہ سب رومی پھر عیسائی ہو گئے۔

سابور اور یوسانوس کی مصالحت:...... اس کے بعد سابور نے پھر فوج جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دھمکی دی اور یہ پیغام بھیجا میں اپنی رعایا کا انتقام لینے کے لئے آ رہا ہوں تم ہوشیار ہو جاؤ۔ یوسانوس یہ سن کر گھبرا گیا اور اسی رومی افسروں کو لے کر سابور کے پاس گیا سابور اس سے گلے ملا اور نہایت عزت سے ٹھہرایا اور اس شرط پر صلح کر لی کہ رومی سارا مال غنیمت واپس کر دیں اور خون بہا کے بدلے نصیبین [1] کر دیں جس کو رومیوں نے فارس سے لیا تھا۔ چنانچہ یوسانوس نے "نصیبین" واپس دے دیا پھر سابور اصطخر اصبہان (اصفہان) کے آدمیوں کو وہاں دوبارہ آباد کر کے اپنے دارالسلطنت کی طرف دوبارہ واپس چلا گیا اس واقعہ کے تھوڑے دنوں کے بعد یوسانوس مر گیا۔

سابور کی گرفتاری اور فرار:...... بعض مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ سابور بھیس بدل کر روم گیا اور وہاں وہ گرفتار کر لیا گیا۔ قیصر نے اس کو بیل کی کھال پہنائی اور اس کو اپنے ساتھ لے کر جندیسابور کی طرف بڑھا تا کہ وہ اپنے آنکھوں سے اپنے ملک کی بربادی دیکھے لیکن سابور راستے میں موقع پا کر بھاگ نکلا۔

قیصر پر سابور کا حملہ اور فتح:...... پھر وہ جندیسابور کے لشکر میں شامل ہو کر رومیوں کے مقابلے پر آیا اور ان کو شکست دے کر ان کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا اور اس سے مزدوروں کی طرح عرصہ تک کام لیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد اس کی ناک کاٹ کر ایک گدھے پر سوار کر کے رومیوں کے پاس بھیج دیا لیکن یہ ایسا قصہ ہے کہ جس کے جھوٹ ہونے کی گواہی عادت دے رہی ہے مختصر یہ ہے کہ سابور اپنی حکومت اور عمر کا بہترواں سال پورا کر کے انتقال کر گیا۔ اس نے سواد نیشاپور میں بجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہوں کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طویل سلطنت میں رعایا کو بہت خوش رکھا۔

اردشیر ثانی اور اس کے بعد کے حکمران:...... سابور مرتے وقت اپنے بھتیجے اردشیر بن ہرمز کے حق میں حکومت کی وصیت کر گیا تھا جس کی وجہ سے اراکین حکومت نے اس کو تخت نشین کیا چار برس کے بعد اس سے حکومت چھین لی گئی اور بجائے اس کے سابور بن سابور ذوالاکتاف کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا لوگوں نے اس کی بادشاہت کی خوشی منائی یہ نہایت نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکریوں سے نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اس کی بنی ایاد سے اکثر لڑائیاں ہوئیں جس کی طرف بنی ایاد کا شاعر اس شعر میں اشارہ کرتا ہے۔

علی رغم سابور بن سابور صحبت	☆	سابور بن سابور کی وجہ سے بنو ایاد کی عمارتوں
قباب ایاد حولها الخیل والنعم	☆	کے اطراف گھوڑے اور بکریاں گھومنے پھرنے لگے۔

بعض محققین کہتے ہیں کہ یہ شعر سابور ذوالاکتاف کے بارے میں کہا گیا ہے واللہ اعلم۔

کرمان شاہ کی تخت نشینی اور موت:...... بہرحال سابور پانچ سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی بہرام جس کا لقب کرمان تھا تخت نشین ہوا یہ بہترین منتظم اور نیک سیرت تھا یہ بھی گیارہ سال حکومت کر کے مر گیا اس کے انتقال کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی یا فوج کے فساد

---

[1] اس عہد نامہ میں جس کی رو سے صلح ہوئی تھی وہ پانچ صوبے بھی تھے جو دجلہ کے شرق میں واقع تھے جن کو عہد حکومت میں روم نے ایرانیوں سے چھین لیا تھا۔

دور کرنے میں مصروف تھے کہ [illegible] اس کو ایک تیر آ کر لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا۔

یزدجرد الاثیم کا تعارف، حکومت اور موت:...... اس کے بعد یزدجرد الاثیم (یعنی یزدگرد) بادشاہ بنا اکثر اس کو بہرام کا بیٹا بتاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ اس کا بھائی تھا۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ یہ نہایت غصہ آور، مکار، دغاباز، فریبی، جابر اور من مانی کرنے والا تھا۔ تھوڑی سی لغزش پر بہت بڑی سزا دیتا تھا اور گزر اور معافی کا بالکل عادی نہ تھا۔ اعلیٰ درجے کا بدخصلت، بداخلاق، بدمزاج تھا۔ اس کے ابتدائی حکومت میں نرسی حکیم جو مہر نرسی اور مہر مرسہ کے نام سے مشہور تھا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ اہل حکومت اس وجہ سے اور بادشاہ کے ظلم و ستم سے پریشان تھے اتفاق سے ایک روز اس کے خاص اصطبل کا ایک گھوڑا بھاگ گیا کوئی اس گھوڑے کو پکڑ نہیں سکتا تھا یزدجرد یہ دیکھ کر چلایا اور خود گھوڑا پکڑنے کے لئے گھوڑے کے پاس پہنچ کر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے اس پر لات چلائی یزدجرد زخمی ہو گیا۔ اس زخم کی وجہ سے مر گیا یہ واقعہ اس کی حکومت کے اکیسویں سال واقع ہوا۔

بہرام بن یزدگرد کا تعاقب اور حکومت:...... بہرام بن یزدجرد بادشاہ بنا اس کا لقب ''بہرام جور'' تھا اس نے حیرہ میں عرب کے ساتھ پرورش پائی تھی اس کے باپ نے اس کو نعمان بن امراء القیس کے سپرد کر دیا تھا اس نے اس کو سواری، لڑائی اور علم کی تعلیم دی اس کا باپ مر گیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو جو کہ اردشیر کی نسل میں سے تھا بادشاہ بنا دیا۔ بہرام جور نے یہ سن کر نعمان بن منذر کی ❶ مدد سے فارس پر حملہ کر دیا اور اس سے لڑ کے خود بادشاہ بن گیا۔ جیسا کہ آل منذر کے حالات میں ہم بیان کریں گے اس کے زمانہ حکومت میں ترکی کے بادشاہ خاقان نے صغد شہر پر جن پر اس کا قبضہ تھا فوج کشی کی بہرام نے اس کا مقابلہ کیا اور نہایت بہادری سے اس کو پسپا کر کے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد اس نے ہندوستان پر حملہ کیا اور ہندوستان کے بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ شادی کی۔ روم کے بادشاہ اس سے ڈرتے تھے اور ہمیشہ سالانہ نذرانہ بھیجتے تھے انیس برس ❷ اس نے حکومت کی اس کے بعد یزدجرد بن بہرام جو دحکمران بنایا گیا اس نے مہرنرسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہ نہایت نیک سیرت، عادل اور سخی تھا۔ یہی بادشاہ ہے جس نے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک شہر پناہ کی فصیل بنانے کا آغاز کیا اور الفتح نامی پہاڑ کو اپنے ملک اور عجمی (غیر ملکی) سرحدوں کے درمیان بطور رکاوٹ استعمال کیا ❸ بیس برس حکومت کر کے مر گیا۔

ہرمز بن یزدگرد کی حکومت، گرفتار اور فیروز بن یزدگرد کی حکومت:...... اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا اس کا بھائی فیروز ان دنوں یہاں موجود نہ تھا جب اس کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک بہت بڑا لشکر لیکر چڑھ آیا اور اپنے بھائی کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا اس کی حکومت کے وقت میں رومیوں نے خراج دینا بند کر دیا تھا اس ایک لشکر وزیر مہرنرسی کی سربراہی میں ان کو زیر کرنے کے لئے روانہ کیا وزیر مہرنرسی نے ان کو مار پیٹ کر پھر سے اپنا فرماں بردار بنا لیا۔

قحط کے دوران اس کا اہم کردار:...... سات سالوں کا قحط اس کے عہد حکومت میں پڑا تھا اس نے اس کا نہایت معقول انتظام کیا لوگوں میں بلا امتیاز غلہ تقسیم کرتا تھا ٹیکس بالکل معاف کر دیا تھا اس قحط میں کوئی شخص بھوکوں نہیں مرنے پایا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ یہ قحط کے زمانے میں عوام کے لئے پانی بھرا کرتا تھا اور عوام پیتے تھے بحرحال اس کے اچھے انتظام کی وجہ سے ملک بہت جلد دوبارہ خوش حال ہو گیا۔ چونکہ سیاطلہ نے اس کے بھائی ہرمز کے خلاف اس کی مدد کی چنانچہ اس مدد کے بدلے میں اس نے سیاطلہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور طغارستان اور خراسان کے آس پاس ان کو آباد کیا۔ ❹

---

❶...... بعض ایرانی مؤرخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ بہرام عربوں کو لے کر ایران پر چڑھا لیکن ایرانیوں کی خون ریزی ناپسند کر کے اس امر کو منحصر علیہ قرار دیا کہ تاج دو شیروں کے درمیان رکھ دیا جائے دونوں تاج خواہوں میں سے جو تاج اٹھالائے وہی تاجدار ایران سمجھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی لیکن بہرام دلیرانہ اٹھا اور شیروں کو مار کر تاج اٹھا لیا۔ لوگوں نے خسرو کو تخت سے اتار کر بہرام کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ ❷...... اصل عربی نسخہ میں ۱۹ کے بجائے ۲۹ لکھا ہے۔ (ثناء اللہ محمود) ❸...... تصحیح (ثناء اللہ محمود)۔ ❹...... استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

سیاطلہ کے ساتھ فیروز کی جنگ اور فیروز کی شکست:...... سیاطلہ نے اسی کے زمانہ حکومت میں اس کے ممالک کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ طغارستان اور خراسان کے اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا۔ فیروز نے اس کی روک تھام کے لئے لشکر جمع کر کے حملہ کیا لیکن ناکام رہا سیاطلہ نے ان کو شکست دے دی اس کے چار بیٹوں اور چار بھائیوں کو قتل کر دیا اور خراسان پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد فارس کے رئیسوں میں سے ایک شخص جو شیراز کا رہنے والا تھا اس نے سیاطلہ کو مغلوب کر کے خراسان سے نکال دیا اور وہ سارا مال واسباب چھین کر قیدیوں کو رہائی دی جو انہوں نے فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تھا اور قید کرلیا تھا۔

فیروز کی موت:...... فیروز اپنی حکومت کے ستائیسویں سال مر گیا اس نے رے، آذربائیجان، جرجان میں بہت سے شہر آباد کئے تھے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ سیاطلہ کا بادشاہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تھا اس نے نام خشتوا تھا اور جس شخص نے خراسان کو اس سے چھینا وہ خرسوس تھا اور منوشہر کی نسل میں سے تھا۔ اس کو فیروز نے جنگ پر روانہ ہوتے ہوئے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ اس نے فیروز کی شکست کے بعد جو نمایاں کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد:...... فیروز کے مرنے کے بعد یلادش بن فیروز بادشاہ بنا قباد الملک بن فیروز سے لڑائی ہوئی یلادش اس پر غالب آ گیا وہ بھاگ کر ترکی کے بادشاہ خاقان کے پاس چلا گیا یلادش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنے عوام کو اپنے تباہ شدہ ملک کو دوبارہ تعمیر کرنے کے کام پر دوبارہ لگایا اور مدائن کے قریب ساباط نامی شہر آباد کیا❶ اس کے بعد قباد الملک خاقان کا لشکر لے کر آیا اور بھائی کی جگہ تخت پر بیٹھا جس وقت قباد اپنے بھائی یلادش سے شکست کھا کر خاقان کے پاس بھاگا جا رہا تھا تو نیشا پور سے ہو کر گزرا اور وہاں رات کو ایک عورت کے ساتھ ہمبستری کی اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہو گئی مدت حمل پوری ہونے کے بعد اس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباد چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لے کر یلادش سے لڑنے کے لئے آ رہا تھا اس کا گزر نیشا پور میں ہوا تو اس نے عورت کو بلایا وہ عورت اپنے بیٹے سمیت قباد کے پاس آئی جو اس کے پیٹ اور اس کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ اسی دوران یلادش کے مرنے کی خبر بھی آئی قباد اس لڑکے کو خوش قسمت سمجھ کر اسی وقت روانہ ہو گیا اور دار السلطنت پہنچ کر تخت حکومت پر بیٹھ گیا سرحد کے وزیر (سواخرای) نے اس کو یلادش کی طرح موی پتلا بنانا چاہا اور وہی انداز اس نے اختیار کئے لیکن جب اس کے قدم حکومت کے بیسویں سال اس کو قید کر دیا گیا پھر رہا کر کے خلعت عطا کی گئی اور دوبارہ بادشاہ بنا دیا گیا۔❷ اسی کے زمانے حکومت میں مروک زندیق (مزوق زندیق) ظاہر ہوا یہ ہر چیز کو جائز قرار دیتا تھا اور کہتا تھا کہ مال واسباب اور عورتیں کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں جس کو جی چاہے اس کو بلا جھجک اختیار کرلے کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ کی ہیں اور سب ایک ماں باپ کے ہیں۔

قباد کا اباحیت اختیار کرنا اور اس کی معزولی:...... قباد نے اس کا دین قبول کرلیا جس سے اراکین حکومت نے برہم ہو کر اس کو تخت حکومت سے اتار کر قید کر دیا اور اس کے بدلے جاماسب (جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بٹھایا اس کے بعد زرمہر جو اس کا دوست اور مددگار تھا لوگوں کو مزوکیہ (مزوق زندیق کے مزیدوں) کے قتل پر ابھار کے قباد کو دوبارہ تخت پر بٹھایا لیکن مزوق زندیق کا فتنہ پھر چل گیا اور اراکین حکومت نے قباد اور زرمہر کو مزوق کا معتقد و مرید سمجھ کر پھر تخت سے اتار کر قید کر دیا اور پھر جاماسب کو بادشاہ بنالیا۔ مگر قباد کسی طرح قید خانہ سے بھاگ کر سیاطلہ کے پاس چلا گیا۔

قباد اور سیاطلہ کا گٹھ جوڑ اور جاماسب کی شکست:...... راستے میں بوشہر سے ہو کر گزرا۔ وہاں کے حکمران کی لڑکی سے شادی کرلی جس سے نوشیرواں پیدا ہوا۔ اس کے بعد سیاطلہ کے بادشاہ کی مدد سے چھ برس کے بعد جاماسب پر حملہ کر دیا اور جاماسب کو اس لڑائی میں شکست ہوئی اور قباد حکومت پر قابض ہو گیا اس کے بعد رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلا اور آمد کو فتح کر کے اس کے رہنے والوں کو غلام بنالیا اس نے بہت سے شہر آباد کئے ان میں سے ارجان بھی ہے جو اہواز اور فارس کے درمیان واقع ہے۔ اس کا زمانہ حکومت چونتیس برس❸ تک رہا اس کے بعد نوشیرواں بن قباد بن فیروز یزدجرد بادشاہ بنا۔

انوشیرواں کے بادشاہت اور انتظام حکومت:...... انوشیرواں بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار حصوں پر منقسم کیا پہلے حصے

❶...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) ❷...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) ❸...... اصل عربی نسخہ میں ۴۳ برس ہے ۴۵ نہیں ہے (تصحیح سلمان محمود)

میں خراسان، سیستان اور کرمان تھا اس کا دارالحکومت خرسان تھا۔ دوسرے حصے میں وہ زمینیں تھیں جو کوم اور اصفہان کے درمیان تھیں ان میں آرمینیہ اور آذربائیجان کے صوبے بھی شامل تھے اس کا دارالحکومت آذربائیجان تھا تیسرے میں اہواز۔ فارس اور چوتھے میں عراق تھا جس کی وسعت حکومت سرحد تک قائم کی ان صوبوں سے انتظام اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ایک عہدہ دار کو اس کے عمل درآمد کی ہدایت کی اس کے بعد اس نے ان ممالک کے واپس لینے کے لئے جس پر اردگرد بادشاہ حکمرانی کر رہے تھے جیسے سندھ، بست، رخج زابلستان، طخارستان، دھستان، وغیرہ کے لئے کوششیں کیں اور ان میں کامیاب ہوا ارمینیہ کے باغیوں کو آذربائیجان میں اور یہاں کے ترکوں کو ارمینیہ لے جا کر آباد کیا ظلم و ستم کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

''باب الابواب'' نامی ''شہر پناہ'':...... اس نے باب الابواب نامی شہر پناہ بنوایا جس کے بنانے کی ابتداء اس کے دادا نے کی تھی۔ یہ شہر (یعنی فصیل) دریا کے اندر ایک میل تک لوہے اور شیشے کی تھی اور جو خشکی پر بنایا ''وہ خیل فتح'' پر چالیس فرسخ کا ہے طبرستان سے تین میل دور اس دیوار کا ایک دروازہ بنایا اور ایک گروہ کو اس میں آباد کیا تا کہ کوئی مخالف اس میں نہ آ سکے۔ مسعودی کہتا ہے کہ یہ ہمارے زمانے تک باقی تھا لیکن غالب گمان یہ ہے کہ تاتاریوں نے اس کو برباد کیا ہوگا جب وہ ساتویں صدی میں ممالک اسلام پر غالب آئے تھے۔ (اور آج کل یہ علاقہ بنو ذوشیخان کی مملکت میں واقع ہے)۔ ❶

انوشیروان کی فتوحات:...... مختصر یہ ہے کہ انوشیرواں نے اپنی حکومت کا ابتدائی زمانہ عوام کے حالات کی بہتری اور انتظام ممالک اور قلعوں کی تعمیر و مرمت میں صرف کیا اس کے بعد رومی بادشاہ پر چڑھائی کی۔ حلب، قبرس، حمص، اور انطاکیہ وغیرہ کو فتح کر کے اسکندریہ کو بھی لے لیا۔ قبطی بادشاہ پر خراج قائم کیا۔ رومیوں نیز دیگر بادشاہوں نے تحفے تحائف بھیجے اس کے بعد اس نے خزر نامی شہر پر حملہ کیا اور انہوں نے اس کے ملک میں فتنہ فساد پیدا کیا تھا اس کے بدلے میں انہیں قتل کر کے لوٹا پھر ابن ذی یزن (جو تبابعہ کی اولاد میں سے تھا) اس کے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لے کر گیا۔ انوشیروان نے دیلمی لشکر کو اپنے سپہ سالار کی نگرانی میں اس کے ساتھ کر دیا اس نے یمن میں پہنچ کر مسروق حبشی بادشاہ یمن کو قتل کر کے ابن ذی یزن کو وہاں کا حکمران بنا دیا۔ اسی زمانے میں انوشیروان نے سراندیپ پر فوج کشی کی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس پر قابض ہو گیا۔

فتوحات اور علم دوستی:...... عرب میں شہر حیرہ پر قبضہ کیا پھر وہ سیاطلہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس کے خاندان سلطنت کو بھی تباہ برباد کر دیا اس کی فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماوراء النہر سے بھی آگے نکل گیا۔ اس کا لشکر فرغانہ میں اترا ہوا تھا روم میں اس نے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا اسی کے زمانہ حکومت میں کتاب کلیلہ و دمنہ کا عبرانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ جناب رسول اکرم ﷺ اسی کی حکومت کے بیالیسویں برس عام الفیل میں اور آپ کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اس کی حکومت کے چوبیسویں برس میں پیدا ہوئے تھے۔

ہرمز بن انوشیروان:...... انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ میں آباد کیا مزوقی گروہ کو قتل کر کے قوم ملت مجوسیہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے وہ اڑتالیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ بنا۔ ہشام لکھتا ہے کہ یہ بھی عادل، منصف اور نیک مزاج تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شرفاء رؤسا اور علماء کو قتل کرتا تھا ترکی بادشاہ شابہ نے تین لاکھ فوج لے کر ہرمز پر حملہ کر دیا جب ہرمز اس سے لڑنے کے لئے ہرات اور بادغیس کی طرف گیا تو اس کی غیر موجودگی میں روم کا بادشاہ عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الابواب پر اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہروں پر چڑھ آیا غرض چاروں طرف سے دشمنوں نے فتنہ فساد برپا کر دیا۔

ہرمز کی فتوحات:...... ہرمز نے خراسان پہنچ کر بہرام چوبین کو ترک بادشاہ سے مقابلہ کے لئے بھیجا اور خود وہیں ٹھہرا رہا۔ بہرام نے ترک بادشاہ کو قتل کر کے اس کے لشکر کو پسپا کر دیا۔ مال و اسباب لوٹ لیا اس کے بعد برمومہ ❷ بن شابہ ترک بادشاہ ترکوں کو جمع کر کے پھر لڑنے آیا اور بدقسمتی سے بہرام کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا بہرام نے اس کو ہرمز کے پاس قید کر کے بھیج دیا۔ اور اس کے ساتھ جواہر، برتن اور آلات جنگ جو غنیمت میں اس کو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مال غنیمت دو لاکھ پچاس ہزار اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

---

❶ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❷ ..... اصل عربی نسخہ میں برمومہ ''با'' کے ساتھ مذکور ہے۔ (ثناءاللہ محمود)۔

ہرمز کی معزولی اور اس کے بیٹے کی تاج پوشی: ...... ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے خطرہ پیدا ہوا اس وجہ سے بہرام کی عزت ہرمز کی آنکھوں میں دوگنی ہوگئی تھی اراکین حکومت نے ہرمز کو بہرام کی طرف سے بدظن کر دیا اور ادھر ادھر لگانے بجھانے والوں نے بہرام کے کان بھر دیئے بہرام نے جان کے خوف سے جلادوں کو ملا کر یہ رائے قائم کی کہ ہرمز کو تخت سے اتار کر اس کے لڑکے (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیے۔ اس صلح مشورہ میں ہرمز کے اراکین سلطنت بھی شامل تھے۔ پرویز ان دنوں آذر بائیجان میں تھا وہاں فوجی اور ملکی افسروں نے جمع ہو کر اس کے سر پر شاہی تاج رکھ دیا اور ہرمز کو تخت سے اتار کر اس کو قید کر دیا۔

پرویز: ...... پرویز بادشاہ بن جانے اور ملک پر قبضہ حاصل کر لینے کے بعد بہرام سے ملنے اور اس کو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونوں کی نہر کے کنارے ملاقات ہوئی پرویز نے اطاعت کی چند شرائط پیش کیں جن کو بہرام نے تسلیم نہیں کیا اس وجہ سے دونوں میں لڑائی ہوگئی بہرام نے پرویز کو پسپا کر۔ ا پرویز سنبھل کر پھر دوبارہ لڑائی کے میدان میں آیا لیکن اس کی تازہ کوششوں نے اس کی کچھ مدد نہیں کی اس کے نامی گرامی سردار مارے گئے اور یہ جان بچا کر مدائن کی طرف بھاگا۔ پرویز کا باپ ہرمز طبسون میں قید تھا اس کو یہ خبر دی گئی اور اس بارے میں مشورہ لیا گیا۔ اس نے روم کے بادشاہ مور بق کے پاس جانے اور اس سے امداد طلب کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ پرویز اس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہویں برس لوٹ کر آیا۔

پرویز کے بارے میں دوسری رائے: ...... بعض نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا کہ پرویز کی جب اپنے باپ سے نہ بنی تو وہ جان کے خوف سے آذر بائیجان چلا آیا وہاں امراء اور ملکی افسران اور فوجی جمع ہوئے مگر کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی اسی دوران ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کے لئے بھیجا بہرام نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج سردار سے محروم ہونے کی وجہ سے مدائن کی طرف بھاگی بہرام نے اس کا تعاقب کیا۔ ہرمز یہ واقعہ سن کر پریشان ہوگیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھ کر نکل پڑا اور اس کو گرفتار کر کے بہرام چوبین کے مقابلے پر کود آیا یہ بھی بہرام سے شکست کھا کر بھاگا اس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کا مشورہ دیا لیکن پرویز کے ماموں نے یہ کہا کہ ہم کو ڈر اس بات کا ہے کہ بہرام کہیں مدائن نہ چلا آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹھا دے اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ مدائن میں پہنچ کر ہرمز کو قتل کر کے روم کے بادشاہ سے ملنا چاہیے پرویز نے اس رائے کو پسند کیا اور فرات سے عبور کر کے مدائن کی طرف بڑھا مگر بہرام کے تعاقب کی وجہ سے مجبور ہو کر روم کی طرف بھاگا اسی افراتفری کے عالم میں پرویز کے ماموں نفد ویہ کو بہرام نے گرفتار کر لیا روم کی سرحد تک اس کا تعاقب کر کے واپس آ گیا۔

قیصر اور پرویز کی نگرانی میں: ...... پرویز ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے انطاکیہ پہنچا اور قیصر مور بق سے مدد مانگی قیصر مور بق نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم کی اس سے شادی کر دی ساٹھ ہزار فوج اپنے ماموں ناطوس کی نگرانی میں اس کی کمک کے لئے روانہ کی۔ پرویز جس وقت روم کے لشکر کو لئے ہوئے آذر بائیجان پہنچا اس کا ماموں بھی بہرام کی قید سے بھاگ کر اس سے آملا اور پرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر حملہ کیا بہرام شکست کھا کر ترک چلا گیا اور پرویز مدائن میں داخل ہوا روم کے لشکر کو ہزار ہا روپیوں کا مال واسباب لاکھوں روپے دے کر رخصت کیا۔

پرویز کی موت: ...... اس شکست کے بعد بظاہر بہرام ترک کے بادشاہ کے پاس رہتا تھا مگر اپنے کسی خاص ارادے کو پورا کرنے میں مشغول تھا ممکن تھا کہ اس کا یہ ارادہ پورا ہو جاتا لیکن پرویز کی سازش سے ابتک کے خاقان کی بیگم نے بہرام کو زہر دے کر مار ڈالا۔ خاقان ترک نے اس وجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دے دی اور بہرام کی بہن سے شادی کرنا چاہی مگر بہرام کی بہن نے اس سے انکار کر دیا۔ پرویز نے تاحیات قیصر سے بنا کر رکھی اور اس سلوک کے بدلے میں جو قیصر نے اس کسمپرسی کی حالت میں اس کے ساتھ رکھا تھا ہمیشہ تحائف اور ہدایا بھیجتا رہا لیکن قیصر کو رومیوں نے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور اس کے بدلے لوقا (نوکس) قیصر کے تخت پر بٹھایا۔

قیصر کے خون کا بدلہ: ...... پرویز رومیوں سے قیصر کے خون کا بدلہ لینے کے بہانے بھڑ گیا بظاہر اس کو قیصر کے بیٹے کے مل جانے سے یہ بہانہ مل گیا اس نے تین سپہ سالاروں کو تین اطراف سے رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ایک سپہ سالار کو سرزمین شام کی طرف روانہ کیا اس نے فلسطین، بیت المقدس تک فتح کر لیا اور ان کے روحانی پیشواؤں کو گرفتار کر لیا اصلی صلیب کو جو سونے کے صندوق میں زمین میں دفن تھی زمین سے نکلوایا اور بڑی

دھوم دھام سے کسریٰ فارس (پرویز) کے پاس بھیج دیا دوسرا سپہ سالار مصر کی طرف بھیجا گیا تھا۔اس نے مصر اسکندریہ،نوبیہ، پر قبضہ کیا۔تیسرا سپہ سالار قسطنطنیہ روانہ کیا گیا اس نے خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرنے لگا لیکن رومیوں میں سے کسی نے ابن موریق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ انہوں نے فسق وفجور کی وجہ سے اپنے بنائے ہوئے قیصر توقا کو مار کر ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھایا۔

ہرقل کی بادشاہت اور کسریٰ پر چڑھائی:...... ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی بلاد کسریٰ فارس (پرویز) پر فوج کشی کر دی اور نصیبین تک پہنچ گیا پرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلے پر بھیجا یہ موصل میں پہنچ کر رومیوں کی آمد کی روک تھام کر رہا تھا کہ ہرقل نے دوسری طرف سے کسریٰ کی فوج پر حملہ کر دیا کسریٰ نے لڑائی کا حکم دے دیا اس لڑائی میں کسریٰ شکست کھا کر اپنی فوج کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ نکلا ہرقل تھوڑی دور تک تعاقب کر کے ٹھہر گیا کسریٰ نے ہاری ہوئی فوج کو بہت سخت سزا دی۔

سہراب کی ہرقل کے مقابلے میں روانگی:...... پھر سہراب کو خراسان سے طلب کر کے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا کسریٰ اور ہرقل کے لشکروں کا مقام ازرعات اور بصرہ میں مقابلہ ہوا بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی لشکر فارس نے ہرقل کو شکست فاش دی سہراب روم میں داخل ہو گیا اس کے آباد علاقوں کو ویران اور وہاں کے باشندوں کو قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہنچ کر واپس ہوا پرویز نے اس کو خرسان کی گورنری سے ہٹا کر اس کے بھائی کو وہاں کا گورنر بنا دیا اور روم کی اسی فتح اور شکست کے بارے میں سورۃ روم کی پہلی آیات شریفہ نازل ہوئی ہیں۔طبری کہتا ہے کہ آیۃ کریمہ "ادنـــــی الارض" سے ازرعات اور بصریٰ مراد ہیں جہاں پر فارس اور روم کی آپس میں لڑائیاں ہوئی تھیں پھر روم نے اس واقعہ کے سات برس کے بعد فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانوں نے جناب باری تعالیٰ کے وعدے سے لوگوں کو مطلع کیا کیونکہ قریش بت پرستی کی وجہ سے فارس کی حمایت کرتے تھے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کی وجہ سے روم کی حمایت کرتے تھے۔اسی کی طرف جناب رسول مقبول ﷺ نے دحیہ کلبی کو نامہ مبارک دے کر بھیجا تھا اور اسلام کی طرف دعوت دی تھی جیسا کہ ہم آئندہ ہجرت کے احوال میں بیان کریں گے۔

پرویز کا ظلم وستم:...... پرویز نے اپنے آخری زمانے میں اپنی طویل بادشاہت کے باعث کج خلقی، ظلم وستم کو اپنا شیوہ بنالیا تھا لوگوں کا مال واسباب چھین لیتا تھا کسی کی فریاد نہ سنتا فریادی کو دھکے دے کر نکال دیتا تھا عوام اس وجہ سے اس سے بددل ہوگئی۔ ہشام کہتا ہے کہ جتنا پرویز کا خزانہ تھا اتنا خزانہ فارس کے بادشاہوں میں سے کسی کے پاس نہ تھا۔اس کی سلطنت کی وسعت قسطنطنیہ اور افریقہ تک پہنچ گئی تھی مدائن میں سردیاں گزارتا تھا اور گرمیوں میں ہمدان چلا جاتا تھا۔اس کی بارہ ہزار بیگمات تھیں ہزار جنگی ہاتھی پچاس ہزار سوار ہر روز اسلامی کو آتے تھے سینکڑوں آتش کدے بنوائے اور ان میں ہزار ہا مذہبی رہنما مقرر کئے اس کے اخراجات کے لئے اپنے ملک کا اٹھارہ برس کا خراج وقف کر دیا۔اس کے خزانے کی کوئی حد اور شمار نہ تھا۔

بیٹے کے ہاتھوں ہلاکت:......آخری زمانے میں اتنا مغرور ہو گیا تھا کہ شرفاء روسا کو حقیر سمجھنے لگا چھتیس ہزار قیدیوں کو مار ڈالنے کا حکم دے دیا جس سے اراکین حکومت نے اس کی مخالفت کی نگران قید خانے نے ان سب کو چھوڑ دیا۔اور انہیٰ کے ساتھ اس کے بیٹے شیرویہ کو بھی چھوڑ دیا اس کا نام قباد تھا اس کو بھی پرویز نے دوسرے لڑکوں کے ساتھ قید کر دیا تھا کیونکہ نجومیوں نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ تیرا ہی لڑکا تجھ کو قتل کرے گا۔الغرض شیرویہ کے پاس وہ سب قیدی جن کو مار دینے کا پرویز نے حکم دے دیا تھا جمع ہو گئے تو انہوں نے شاہی محل پر حملہ کر دیا پرویز کو گرفتار کر لیا پرویز نے خط وکتابت کر کے اپنی جان بچانے کی راہ نکالی لیکن اہل حکومت کی مخالفت سے مجبور ہو کر شیرویہ نے اپنے باپ کو اس کی حکومت کے اڑتیس برس کے بعد قتل کر ڈالا جب اس کی خبر اس کی دونوں بہنوں بوران اور ارزمیدخت کو ہوئی تو وہ روتی ہوئی آئیں اور شیرویہ کو سخت لعنت ملامت کرنے لگیں شیرویہ بھی رونے لگا سر سے تاج اٹھا کر پھینک دیا آٹھ مہینے حکومت کر کے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کر گیا اس کا انتقال ہجرت کے ساتویں سال ہوا جیسا کہ علامہ سہیلی نے لکھا ہے۔

اردشیر اور شہر ایران:......شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا۔یہ اس وقت سات برس کا تھا اس کے علاوہ شاہی خاندان میں کوئی مرد موجود نہ تھا کیونکہ پرویز نے چھوٹے بڑے۔لڑکے پوتے سبھی کو قتل کر ڈالا تھا حشنش بہادر (خوالسالار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اس

نے اچھی حکومت کی۔ شہریران (شہریار) نامی ایک شخص انطا کیہ میں رہتا تھا وہ پرویز کی سلطنت کا رکن سمجھا جاتا تھا شام اس کو جاگیر میں دیا گیا تھا چونکہ اس وقت بوقت تخت نشینی اردشیر کی تخت نشینی کے وقت مشورہ نہیں لیا گیا تھا اس وجہ سے یا اردشیر کی کم عمری کی وجہ سے بگڑ گیا لشکر لے کر چڑھ آیا خشنش بہادر کا شہر طبسون میں محاصرہ کر لیا لڑائی میں کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔

اردشیر اور شہریران کا قتل:...... شہریران قلعہ میں داخل ہو گیا۔ خشنش کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اٹھا لیکن اٹھتے ہی مارا گیا ڈیڑھ برس اس کی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت حکومت میں بیٹھا حالانکہ یہ شاہی خاندان سے نہ تھا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کی حرکت اچھی نہیں لگی وہ لوگ چپکے چپکے اس کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ ایک روز یہ ایرانی فوج کا جائزہ لے رہا تھا ایک سوار نے نیزہ مار کر گھوڑے سے نیچے گرا دیا پھر کیا تھا جتنے سوار اس وقت موجود تھے سب نے مارنا شروع کر دیا۔

پرویز کی بیٹی اور بوران کی حکومت:...... جب شہریران کا کام تمام ہو گیا تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان میں کوئی فرد موجود نہیں تھا اس وجہ سے بوران بنت پرویز کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا اس نے انتظام وانصرام ممالک کے لئے ''فرخ بن اجد'' شیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور شہریران کا رشتہ دار تھا اپنا وزیر بنایا اس نے ٹیکس محصولی، خراج معاف کر دیا داد و دہش سے عوام کو خوش رکھا صلیب کو یروشلم میں واپس بھیج دیا❶ یہ ایک برس چار مہینے حکومت کر کے مر گئی۔

ارزمیدخت بنت پرویز کی حکومت اور خراسان کے گورنر کا قتل:...... اس کے بعد خشندہ (اس کا چچازاد بھائی) بیس روز حکمران رہا ارزمیدخت بنت پرویز حکمرانی کے لئے منتخب کی گئی۔ یہ نہایت حسین جمیل عورت تھی۔ فرخ ہرمز خراسان کا گورنر اس پر عاشق ہو گیا شادی کا پیغام بھیجا ارزمیدخت نے جوابی پیغام بھیجا کہ تم نے یہ پہلے سے کیوں نہ کہا اب چونکہ میں ایران کی ملکہ ہو گئی ہوں اور یہ مجھ پر حرام ہے تم رات کے وقت میرے پاس آؤ میں دربان سے کہہ دوں گی۔ فرخ ہرمز یہ سن کر مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا خراسان میں اپنے بیٹے رستم کو چھوڑ کر ارزمیدخت کے پاس پہنچا رات کے وقت شاہی محل میں داخل ہونے کے لئے چلا ارزمیدخت نے شاہی دربان سے پہلے ہی اس کے قتل کا حکم دے رکھا تھا اس نے اس کے پہنچتے ہی قتل کر ڈالا جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی تو بڑی تعداد میں فوج لے کر مدائن پر چڑھ دوڑا ارزمیدخت تاب مقابلہ نہ کر سکی بعض کہتے ہیں کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی بعض محققین کا خیال یہ ہے کہ زہر دے کر ماری گئی۔ بہر حال چھ مہینے تک اس کی حکومت رہی۔

ملکہ ارزمیدخت کے بعد کے حالات:...... اس کے بعد اردشیر بابک کی نسل سے ایک شخص بادشاہ بنایا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد اس کو بھی مار ڈالا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص پرویز کی اولاد میں سے تھا فرخ زاد بن خسرو اس کا نام تھا حکومت کے خیر خواہ نصیبین کے قریب سے حجارہ نامی قلعے سے اس کو ڈھونڈ کر مدائن لائے تخت حکومت پر بٹھایا پھر اس کے مخالف ہو کر اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا بعض کہتے ہیں کہ جب کسریٰ ابن مہر خشنش مارا گیا تو اراکین سلطنت بادشاہ بنانے کے لئے شاہی خاندان میں سے کسی کو تلاش کرنے لگے۔ اتفاق سے میسانی میں ایک شخص مل گیا جس کا نام فیروز بن خشنش تھا اس کو خشنشدہ بھی کہتے ہیں اس کی ماں جہار بخت بنت یزداقرار بن نوشیرواں تھی اس کو لوگوں نے مجبوراً بادشاہ بنایا اور چند دنوں کے بعد اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حجارہ کے قلعے سے لایا گیا تخت حکومت پر بٹھایا گیا پھر چھ مہینے کے بعد اس کو تخت سے اتار کر قتل کر دیا گیا۔

یزدگرد:...... اس کے بعد یزدجرد بن شہریار بن پرویز حکمران بنا جو اپنے دادا کے خوف سے بھاگ گیا تھا اور اصطخر کے آتش کدہ میں رہتا تھا جب اہل اصطخر کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مدائن والوں نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اتار دیا ہے تو اس کو اپنے ساتھ لئے ہوئے مدائن آئے اور فرخ زاد کو اس کی حکومت کے ایک سال کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے مستقل حکومت کی اسی کے زمانے میں فارس کی حکومت کمزور ہوئی چاروں طرف سے دشمن نکل پڑے اسی کی حکومت کے دوسرے برس اور بعض روایت کے مطابق چوتھے برس مسلمانوں نے فارس پر حملہ کیا

---

❶...... انگریزی مؤرخ اس واقعہ کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب ہرقل ایران سے واپس گیا تھا تو وہ اپنے ساتھ صلیب کو لیکر گیا تھا جو اس کی کامیابی کی بہت بڑی یادگار سمجھی جاتی ہے۔

جن کی فتوحات اور کامیابیوں کی تفصیلی واقعات ہم اسلامی فتوحات میں لکھیں گے۔

فارس کے بادشاہوں کا خاتمہ اور مدت:...... یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کر کے ''مرو'' میں مارا گیا یہی اکاسرہ اور ساسانی بادشاہوں کے حالات تھے۔ طبری نے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ جناب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہجرت تک یہود کے خیال میں چار ہزار چھ سو بیالیس برس ہوتے ہیں عیسائیوں کے مطابق جیسا کہ یونانیوں کی توریت میں ہے پانچ ہزار نو سو بیانوے برس اور بقول اہل فارس یزدجرد کے قتل کے زمانے تک چار ہزار ایک سو اسی برس ہوتے ہیں۔ یزدجرد ان کے نزدیک ۳۰ ہجری میں قتل کیا گیا۔ اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان دس صدیاں گزری ہیں۔ ایک صدی سو برس کی ہوتی ہے اور حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان دس صدیاں گزری ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیانی مدت:...... طبری نے اس کو ابن عباس اور محمد بن عمرو بن واقدی اسلامی مؤرخین اور اہل علم کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے طبری سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہتا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول ﷺ کے درمیان کا زمانہ چھ سو برس کا ہے۔''واللّٰہ اعلم بالحق فی ذالك والبقاء للّٰہ الواحد القھار۔

فارس کے بادشاہوں کے چوتھے طبقہ کا شجرۂ نسب۔

یونان روم اور لاطینیوں کا سلسلہ نسب

دنیا کے عظیم الشان گروہوں میں سے حکومت وسلطنت کے لحاظ سے ایک گروہ یہ بھی ہے ان کی دو بڑی حکومتیں تھیں ایک: سکندر کی دوسری قیاصرہ کی جن کا زمانہ اسلام نے پایا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو شام میں حکومت کر رہے تھے۔ باتفاق محققین یہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ ''یونان'' عابر بن فالغ کی نسل سے ہے اور وہ اپنے بھائی قحطان سے ناراض ہو کر اپنے اہل وعیال کے ساتھ یمن سے ہجرت کر کے افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آ کر مقیم ہوا اور ان میں اس کا نسب مل جل گیا لیکن ابوالعباس نے اس کی مخالفت کی ہے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخلط یونان بقحطان ضلة

لعمری لقد باعدت بینها جسدا

تم نے غلطی کرتے ہوئے یونان کو قحطان کے ساتھ ملا دیا

اہل یونان کا نسب اور اسکندر کے نسب کا تعین:...... اس وجہ سے اسکندر کو تبع میں شمار کرتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ یافث کی نسل میں سے ہے اس کے بعد محققین سارے روم کو یونان اغریقی لاطینیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں یونان کا ذکر توریت میں آیا ہے کہ وہ یافث کی صلبی اولاد میں سے ہے اس کا نام یافان تھا عرب نے اس کو عربی میں ڈھال کر یونان کر دیا۔

غریقیوں کے پانچ گروہ:...... مؤرخ ہرود شیوش نے غریقیوں کے پانچ گروہ قائم کئے ہیں جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکوں کیتم، بجیلہ، ترشوش، دوانم اور ایشیائی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ایشیائی کی نسل شاخوں میں بجیلہ۔ اشاس، شمالا، طشال، بجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینیوں کو انہیں کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ان پانچوں میں سے کسی خاص کی طرف ان کو منسوب نہیں کیا ہے اور افرنج کو غطر ما بن عومر بن یافث کی نسل میں لکھا ہے اور صقالبہ کو اس کا نسبی بھائی بتایا ہے، وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ میں سے بنی اشکان بن عومر حکومت کر رہے تھے اور قوط کو ماذائی ❶ بن یافث کی طرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو ان کا نسبی بھائی قرار دیا ہے۔ پھر دوبارہ قوط کو اغوغ بن یافث کی طرف منسوب کر کے لاطینیوں کو ان کا نسبی بھائی قرار دیا ہے اور ان میں سے قلالین کو رفا بن غومار کی طرف اور طوبال بن یافث کی طرف اندلس ایطالیہ اور ارکادسیوں کو اور طیراش بن یافث کی طرف اجناس ترک کو منسوب کیا ہے۔

غریقی اور لاطینی کی تقسیم:...... اس کے نزدیک غریقیوں کا نام یونان کی سب نسلوں کو شامل ہے اس نے روم کو غریقیوں اور لاطینیوں پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان علجان بن یافث کا لڑکا ہے اس وجہ سے ان کو علوج کہتے ہیں۔ اس نسب میں ترک کے سوا سب شمال والے شریک ہیں اور یقینی تین قبیلے یونان کی اولاد سے ہیں۔ افریقی اغریقش بن یونان کے روم رومی بن یونان کی اور لاطینی لطین بن یونان کی نسل میں سے ہیں۔ اور اسکندر رومیوں کی نسل میں سے ہے۔ واللہ اعلم ان میں سے جہاں تک ہمیں علم ہے سر دست ہم ان کی ان حکومتوں کا ذکر کرتے ہیں جو زیادہ مشہور معروف ہیں۔ واللہ الموفق للصواب۔

---

❶ ...... عربی کتاب میں ماذائی کے بجائے ''مادائے'' لکھا ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔

یونان اور روم وغیرہ کا شجرۂ نسب
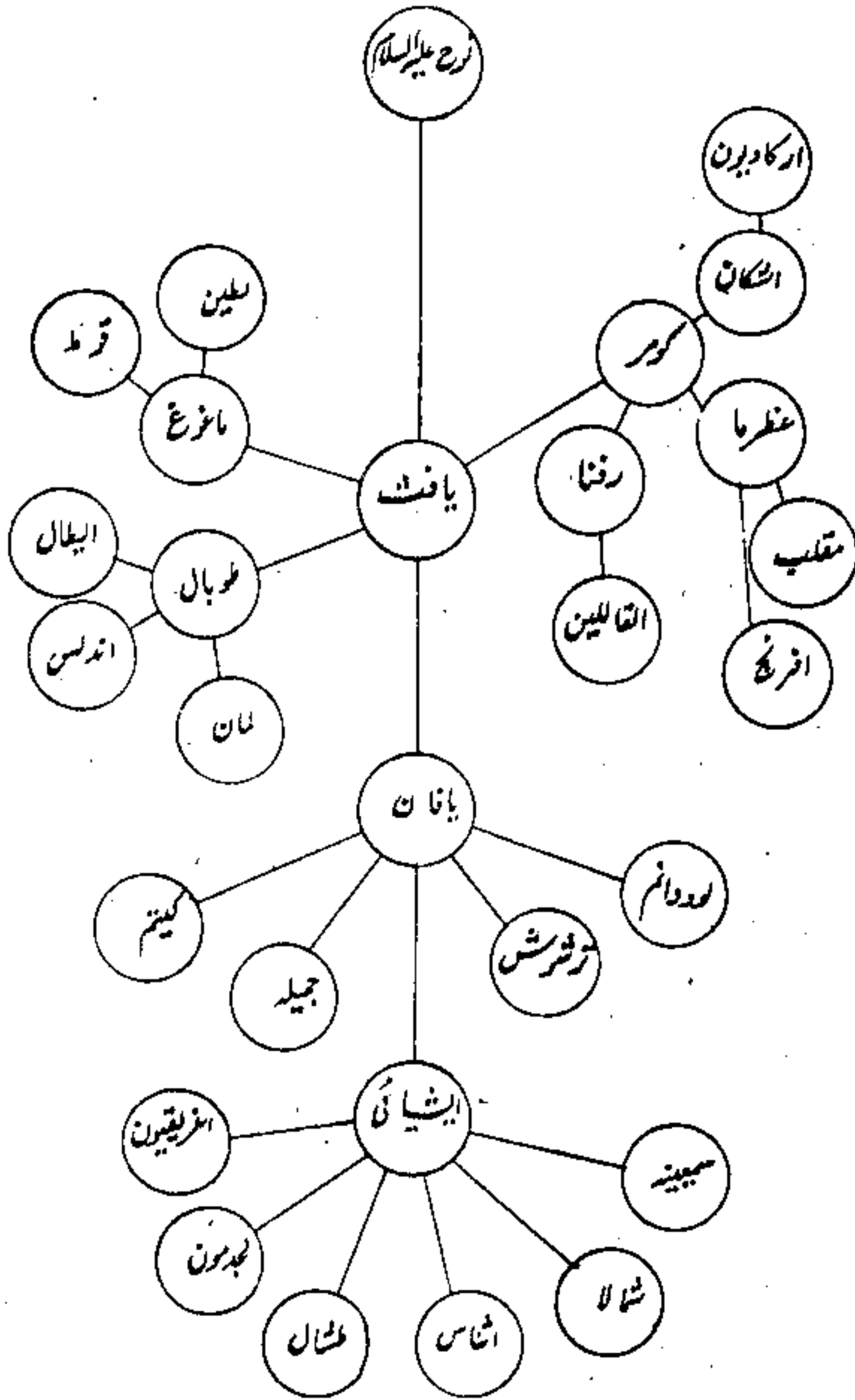
حکومت یونان کی تاریخ

یونان کی تقسیم:...... یونانیوں کے دوشعبے ہیں ایک عزیقی دوسرا لاطینی، ان لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے اپنے سب بھائیوں مثلاً بنی یافث، ستانیہ، ترک اور افرنجہ وغیرہ کے معمور عالم میں شمالی جانب کی اختیار کیا اور اس کے وسط میں جزیرہ اندلس کے درمیان ترک جزیرہ تک مشرق میں لمبائی کے رخ اور بحر اوقیانوس اور بحر رومی کے درمیان چوڑائی کے رخ پر قبضہ کر لیا۔ لاطینیوں نے ان کی مغربی جانب کو اور غریقیوں نے مشرقی جانب کو اپنا

مسکن بنایا۔ ان دونوں کے درمیان خلیج قسطنطنیہ واقع ہے ان دونوں قبیلوں کی دو بڑی مشہور سلطنتیں گزری ہیں۔ غریقیوں نے اپنے کو یونانیوں کے نام سے مخصوص اور موسوم کیا انہی میں سے اسکندر بھی تھا جو دنیا کے نامور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

غریقیوں کا علاقہ: ...... یہ لوگ جیسا کہ بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے مشرقی جانب ترکی اور سرحد شام کے درمیان میں رہتے تھے۔ ❶ اس کے بعد انہوں نے ترکی، عراق، ہند اور آرمینیہ وغیرہ شام اور مقدونیہ مصر اور اسکندریہ پر قبضہ کر لیا ان کے بادشاہ "سلاطین مقدونیہ" کے نام سے معروف ہیں۔ روم کا مؤرخ ہروشیوش غریقیوں میں بنولجدمون اور بنواشناش کو شمار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ حکماء اشناشیون انہیں کی طرف منسوب ہوتے ہیں ❷ اور ان کی نسبت ان کے شہر "آجدہ" کی طرف کی جاتی ہے ❸ انہی کے قبیلوں سے بنولطمان ہیں اور سارے لجدمون بنو شمالا بن الیشیا ہیں لیکن پھر دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ لجدمون شمالا کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اغریقش بن یونان: ...... اس گروہ کا یہ خاندانی تفرقہ فارس وقبط و بنی اسرائیل سے پہلے گزر چکا ہے ان میں اور ان کے نسلی بھائیوں یعنی لاطینیوں میں اکثر لڑائیاں ہوئیں اور فسادات ہوتے رہتے۔ فارس کے تخت پر شاہان کینیہ کے بیٹھنے کا دور آیا انہوں نے ان کو اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا انہوں نے انکار کیا فارس والوں نے ان کے خلاف قبط کو ابھار کر ان سے لڑا دیا۔ یونانیوں کو اس لڑائی میں ناکامی ہوئی اور انہوں نے مجبوراً فارس کو خراج دینا قبول کر لیا فارس والوں نے صرف خراج لینے پر اکتفانہ کر کے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا گورنر مقرر کیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ افریدون نے اپنے بیٹے کو ان کا حاکم بنایا تھا اسکندر کی دادی اس کی نسل سے تھی۔ جب مصر اور مغرب کے علاقوں پر بخت نصر نے قبضہ کیا تو انہوں نے اطاعت گزاری کا اعلان کر کے اسے واپس بھیج دیا۔ یہ اپنا خراج فارس کے بادشاہ تک لے جاتے تھے جو کہ انڈوں کے برابر سونے کی ڈلیاں ہوتی تھیں اور جب یہ لوگ اہل فارس کی اس پابندی سے فارغ ہو گئے اور ان کے بادشاہ کو وہاں سے واپس بھیج دیا تو انہوں نے اپنا رخ لاطینیوں سے جنگ کی طرف موڑ دیا۔ پھر ایشیائیوں اور غریقیوں کا سلسلہ اٹھ کھڑا ہوا اور جرمنی سے ان کی سخت پنجہ آزمائی ہوئی یہ ان پر غالب آ گئے اور اس کے بعد لاطینیوں، فرانسیسیوں اور اتحادیوں پر غالب آئے۔ پھر سارا یورپ ان کے ہاتھ میں آ گیا اور ان کی سلطنت مضبوط ہو گئی۔ ❹ ابن سعید کہتا ہے کہ یونان کے بعد اس کا لڑکا اغریقش مشرقی خلیج قسطنطنیہ کا حکمران بنا اس کے بعد اس کے لڑکے نسل درنسل حکمرانی کرتے رہے انہوں نے لاطینیوں اور روم کو زیر کیا ان کی حکومت کا دائرہ کار آرمینیہ تک بڑھ گیا۔ ان میں سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سلقوس ابن اغریقش گزرا ہے۔ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہوں سے خراج لیا۔

یلاق بن ہرقل: ...... اس کے بعد اس کا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اس کی طرف یلاقیہ منسوب ہوتے ہیں۔ جو اس وقت تک بحر سودان کے کنارے پر موجود ہیں۔ یہ ملک اسی کی اولاد کے قبضے میں رہا تھا یہاں تک کہ اس کے نسبی بھائی روم کا غلبہ ظاہر ہوا ان کا پہلا بادشاہ ہردوس بن منظرون بن رومی بن یونان ہوا اس نے تینوں گروہوں (لاطینی، رومی، یونانی) پر حکومت کی۔ اس کے بعد ہر بادشاہ کو اس کے لقب سے پکارا جاتا رہا (یہودیان شام ہر اس شخص کو جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے پکارا کرتے تھے اس کے لقب سے پکارا جاتا رہا (یہودیان شام ہر اس شخص کو جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے پکارا کرتے تھے اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس سے اور اس کی اہل فارس سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں یہاں تک کہ اہل فارس سے یہ مغلوب ہوا اور انہوں نے اسے اپنا فرمانبردار بنایا اسی کے زمانے سے یونانیوں کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں اغریقیوں نے اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اس طرح سے لاطینیوں نے بھی ایک رئیس مقرر کیا مگر یہ کہ شہنشاہ کا لوب صرف روم کے بادشاہ کے لئے مخصوص رہا۔ ہرمس کے بعد اس کا لڑکا معطریوس تخت حکومت پر بیٹھا یہ بھی بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اس کا پورا زمانہ حکومت لاطینیوں اور اغریقیوں کی لڑائی میں صرف ہوا۔

---

❶ ..... موجودہ یونان اور اس کا دارالحکومت اثینا ہی وہ جگہ ہے جسے غریقوں نے اپنا وطن بنایا اور انسانی تاریخ میں ان کا دور ایک اہم دور شمار ہوتا ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ ..... اصل نسخہ میں یہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے اور کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ (ثناء اللہ محمود) ❸ ..... استدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❹ ..... بریکٹ کے درمیان تمام عبارت ترجمہ میں چھوٹ گئی تھی۔ (ثناء اللہ محمود)۔

فیلقوس ابن مطریوس:...... اس کے بعد فیلقوس ابن مطریوس حکمران بنا اس کی ماں سرم کی نسل سے تھی اور وہ افریدون کی نسل سے تھا افریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ جس وقت یہ تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شہر اغریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونیا اپنے زیر قبضہ ملکوں کے بیچ میں خلیج قسطنطنیہ کی مغربی جانب آباد کیا۔ علم دوست تھا حکماء سے محبت رکھتا تھا اس وجہ سے اس کے زمانہ حکومت میں علم و حکومت کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر بادشاہ بنا اس کا معلم حکیم ارسطو تھا۔

اسکندر:...... ہروشیوش تحریر کرتا ہے کہ اس کا باپ فیلقوس اسکندر بن تردش کے تخت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس لنیا دہ بنت تردش کا داماد تھا جس سے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن ترادشکی حکومت چار ہزار آٹھ سو ۴۸۰۰ میں روم کے چار سو برس بعد ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی حکومت کے ساتویں برس روم کے محاصرہ کے دوران لاطینیوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

فیلقوس بن آمنہ بن ہرکلش:...... اس کے مارے جانے کے بعد اغریقیوں اور روم کا حاکم اس کی بہن کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلش بنا لوگوں نے اس کے ابتدائی زمانہ حکومت میں بہت بغاوتیں کیں لیکن اس کے حسن تدبیر اور کوششوں اور خوفناک لڑائیوں نے ان کو اس کا فرماں بردار بنا دیا اور اس نے لوگوں پر تسلط اور غلبہ حاصل کیا۔ اس نے قسطنطنیہ بنانا چاہا لیکن جرمانیوں نے مزاحمت کی تب اس نے تمام روم اور اغریقیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کر کے المانیہ سے جبال ارمینیہ تک قبضہ کر لیا اسی زمانہ میں اہل فارس، شام اور مصر پر حکمرانی کر رہے تھے اس نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا لیکن راستے میں کسی لاطینی نے بزدلانہ حملہ سے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اسکندر کی تخت نشینی اور دارا سے جنگ:...... اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔ بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے باپ فیلقوس کے زمانے میں خراج جاتا تھا اسکندر نے یہ پیغام بھیجا کہ میں نے اس مرغی کو ذبح کر کے کھا ڈالا جو سونے کا انڈا دیتی تھی اس کے بعد سکندر نے شام پر حملہ کر کے بیت المقدس کی بخت نصر کی فتح کے ڈھائی سو برس کے بعد فتح کیا اور نہایت نیک نیتی سے قربانی کی۔

اہل فارس کی جوابی کاروائی کی کوشش:...... اہل فارس کو اس کی کامیابیاں بہت بری لگیں اس وجہ سے انہوں نے دارا کو اس کی لڑائی پر ابھارا چنانچہ دارا نے ساٹھ ہزار سوار لے کر اسکندر پر حملہ کیا اسکندر نے بھی ❶ چھ سو اپنے ہم قوم کو لے کر موصل میں دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس لڑائی میں شکست ہوئی اور اسکندر اکثر شام کو فتح کر کے طرسوس لوٹ آیا دارا نے اس کا طرسوس میں محاصرہ کیا لیکن پھر بھی ناکام رہا اسکندر نے دارا کی شکست کے بعد اسکندریہ کو آباد کیا اس کے بعد بدقسمتی سے دارا نے پھر اس پر حملہ کر دیا اور لڑائی میں دارا کو دو سپاہیوں نے جو اس کے لشکر کے ساتھ تھے مار ڈالا۔ تب اسکندر نے بغیر کسی رکاوٹ کے فارس پر قبضہ کر لیا شاہی شہر کو تباہ کرا دیا۔

ارسطو کی ترکیب:...... اس کے استاد ❷ ارسطو نے یہ تدبیر بتائی کہ فارس پر چھوٹے چھوٹے بادشاہ انہیں میں سے مقرر کر دیئے جائیں یہ سب

---

❶ عربی نسخہ میں چھ لاکھ فوج کا تذکرہ ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فلسفی ہے۔ یہ ننانوے اولمپیا کے پہلے سنہ میں پیدا ہوا اور ایک سو چودہ اولمپیا کے سنہ میں انتقال کیا تریسٹھ برس کی عمر پائی۔ اس کے باپ کا نام نیقوماقوس تھا یہ مقدونیہ کے بادشاہ کا مصاحب تھا ارسطو شہر استاجیر و مضافات مقدونیہ میں پیدا ہوا اس کے ماں باپ اس کے بچپن میں انتقال کر گئے تھے اس کی ابتدائی عمر فسق و فجور میں گزری، باپ کا سارا سرمایہ عیش و عشرت میں اُڑا دیا۔ جب تنگدستی نے ستایا تو سپاہ گری سیکھنے لگا لیکن مزاج موافق نہ ہونے کی وجہ سے گھبراتا تھا۔ ایک روز تنگ آ کر دلقیس کاہن کے پاس گیا اس نے اس کو شہر اثینیا جانے اور علم و حکمت سیکھنے کی ہدایت کی۔ اس وقت اس کی عمر اٹھارہ برس کی تھی کاہن کی ہدایت کے مطابق اثینیا پہنچ کر مکتبہ افلاطون کے مدرسہ میں بیس برس تک پڑھتا رہا تنگدستی کی وجہ سے بعض خاص خاص دوائیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر مطابق اثینیا پہنچ کر مکتبہ افلاطون کے مدرسہ میں بیس برس تک پڑھتا رہا باریک آنکھیں چھوٹی پنڈلیاں پتلی بات لوجهدی سمجھنے والا تھا۔ اکثر علمی مسائل میں اپنے استاد کا مخالف ہو جاتا تھا۔ جب یہ افلاطون کے مدرسہ سے فارغ ہو گیا تو اثینیا والوں نے اس کو بادشاہ فیلپس (فیلقوس) اسکندر کے باپ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا اس نے سفارت کا حق خوب ادا کیا جب وہاں سے کافی عرصے کے بعد واپس شہر اثینیا میں آیا تو افلاطون کے مدرسہ میں معلم اکسینو قراط کو درس دیتے ہوئے دیکھ کر خود درس و تدریس میں مشغول ہو گیا۔ اور افلاطون کے مذہب کے خلاف ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس میں تمام علوم اور بالخصوص فلسفہ اور سیاست میں اس کی بہت شہرت ہوئی کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ فلپس نے اس کو شہر مقدونیہ میں اپنے لڑکے سکندر کو تعلیم کی غرض سے طلب کیا اسکندر کی عمر اس وقت چودہ برس کی تھی یہ آٹھ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پھر شہر اثینیا میں چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگوں کو تعلیم دیتا رہا۔ سنبلہ کے کسی کاہن نے اس پر کفر الحاد کی تہمت لگائی جان کے خوف سے اثینیا چھوڑ کر بھاگ نکلا جزیرہ اغریوس جاتے ہوئے جان بوجھ کر یا اتفاقاً دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ارسطو پیٹ کے درد کی بیماری میں مرا۔ واللہ اعلم۔ (تاریخ فلسفہ)۔

آپس میں لڑیں گے اور یونان ان کی طرف سے بےفکر رہے گا۔ اسکندر نے یہی تدبیر کی فارس میں بہت چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کر کے چلتا بنا۔ فارس میں اس وقت سے خانہ جنگی کا زمانہ شروع ہوا۔

حکیم ارسطو کا تعارف: ......ارسطو یونانیوں میں سے ہے اس کا مسکن شہر اثینا میں تھا اور بہت بڑے حکماء میں اس کا شمار ہے یہ حکیم افلاطون حکمت میں شاگرد تھا اس کی ڈولی (پالکی) کے ساتھ سینکڑوں شاگرد پڑھتے ہوئے چلتے تھے اسی وجہ سے اس کے شاگرد مشائین کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگرد تھا۔ اس کو خود اس کی قوم نے زہر دے کر مار ڈالا تھا۔ اس وجہ سے اس نے ان کو بت پرستی سے منع کیا تھا اس نے علم وحکمت کی تعلیم فیثاغورس سے حاصل کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس۔ تالیس حکیم ططیہ کا شاگرد تھا اور تالیس شاگرد تھا لقمان حکیم کا ان کے علاوہ حکماء یونان میں سے ومیقراطیس اور انکلیاغورس بھی ہیں۔ یہ لوگ علم وحکمت کے علاوہ علم طب میں بھی مکمل مہارت رکھتے تھے۔ اس کے شاگردوں میں سے جالینوس بھی تھا جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں گزرا ہے اس کی قبر سسلی (صقلیہ) میں ہے۔

ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکھی تھی جس کا ترجمہ مصری زبان میں یونان سے ہوا اس میں اکثر علوم، حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اس کی کتاب الاسطماخیس میں اہل ہفت اقلیم کی عبادات کا حال تھا کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ستاروں اور سیاروں کی عبادت کرتے ہیں وغیرہ اور کتاب الاسطماطیس میں شہروں اور قلعوں کے فتح کرنے کی تدابیر (جادو کے ذریعے سے) کی گئی ہیں۔ اس میں پانی برسانے پانی کھینچنے کے جادو بھی مذکور ہیں۔ اور کتاب شطرطاش میں چاند کی منازل کا بیان ہے علاوہ ان کے ان کی تصانیف میں اور کتابیں بھی ہیں جن میں اس نے الگ الگ حیوانات، پتھروں اور درختوں اور جڑی بوٹیوں کے فائدے اور خواص لکھے ہیں۔

سکندر کا عروج اور موت: ......مختصر یہ ہے کہ فارس پر قبضہ کرنے کے بعد ہند کی طرف بڑھا اکثر حصہ پر قبضہ کیا اس کے بادشاہ فور کو شکست دے کر متعدد لڑائیوں کے بعد گرفتار کر لیا۔ چین اور سندھ کے حکمران اس کے فرمانبردار ہو گئے افریقہ، مغرب، افرنجہ، (فرانس) صقالیہ، سوڈان خراسان اور ترک کے بادشاہ اس کو سالانہ خراج ونذرانہ بھیجتے تھے۔ غالباً پوری دنیا کے بادشاہ اس کے تابعدار بن گئے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ پینتیس برس بادشاہ تھے[1] بابل میں اس کا انتقال ہوا جبکہ اس کی عمر بیالیس سال تھی اور بارہویں سال اس کی حکومت کا تھا یعنی سات برس دارا کے انتقال سے پہلے اور پانچ برس اس کے بعد۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ زہر دینے سے مرا ہے اس کے گورنر نے جو مقدونیہ میں رہتا تھا اس کو زہر دے کر مار ڈالا وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اسکی ماں نے اسکندر سے اس کی کچھ شکایت کی تھی اور اسکندر نے اسے اس کی سزا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

بطلیموس کی حکومت: ......طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اس کے لڑکے اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اس نے حکومت اور بادشاہت ترک کر کے فقیرانہ زندگی اختیار کی اس وجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص لوعوس نامی تخت حکومت پر بٹھایا گیا اس نے بطلیموس کا لقب اختیار کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہر بادشاہ بطلیموس کا لقب اختیار کرتا تھا۔ یہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے۔ لیکن اس نے اپنا دارالحکومت اسکندریہ کو بنا لیا تھا ان میں تین سو برس کے اندر چودہ بادشاہوں نے حکومت کی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکندر کی زندگی ہی میں اس کے چار امراء دور ونزدیک کے ملکوں پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلیموس، فلایاذا، اسکندریہ، مصر اور مغرب پر اس نے اسکندر کو زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سلقوس فارس و مشرق پر حکمرانی کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہی چاروں نے اپنے مقبوضات اور مفتوحہ صوبوں کو اپنا بنا لیا تھا۔

بطلیموس کی فتوحات: ......ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد اس کا سپہ سالار بطلیموس بن لادی حکمران بنا اور اسکندریہ کو اس نے اپنا دارالحکومت مقرر کیا۔ کلش بن اسکندر اپنی ماں روشنک بنت دارا اور اسکندر کی ماں کے ساتھ فمشاز انطاکیہ کے گورنر کے پاس چلا گیا۔ انطاکیہ کے گورنر نے ان سب کو قتل کر ڈالا اور اغریقیوں نے بطلیموس کی حکومت کی مخالفت کی بطلیموس نے سب سے لڑ کر انہیں فرماں بردار بنالیا۔ اس کے بعد فلسطین کی طرف بڑھا یہود کو شکست دے کر ان میں سے بعض کو قتل کیا اور ان کے سرداروں کو فلسطین سے مصر میں جلاوطن کرلایا۔ چالیس برس اس کی حکومت رہی اس کا نام

---

[1] تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)

شنوشن بن لاغوش ہے۔

یہودیوں کی رہائی اور عزت افزائی:...... اس کے بعد اس کا بیٹا فلڈیلفیس) حکمران بنا اس نے یہودی قیدیوں کو مصر سے آزاد کر دیا بیت المقدس کے قیمتی برتن واپس کر دیئے بلکہ سونے کے نئے برتن اپنی طرف سے اور انہیں بیت المقدس میں لٹکانے کا حکم دیا ❶ ستر احبار (علماء) یہود کو جمع کر کے توریت کا عبرانی زبان سے زبان رومی اور لاطینی میں ترجمہ کرایا اس نے اڑتیس سال حکومت کی۔

انطرلیس اور اس کے بھائی کی حکومت اور یہودیوں کا قتل عام:...... اس کے بعد انطرلیس (اور انطیس) حکمران بنا اسے بھی حسب معمول مخصوص لقب بطلیموس سے نوازا گیا۔ یہ نہایت صلح پسند امن دوست شخص تھا۔ اس نے اہل افریقہ سے صلح کر لی اس کے زمانہ میں رومہ کے سپہ سالار نے غریقیوں پر حملہ کیا سا اور وہ فائدہ میں رہے چھتیس برس حکومت کر کے ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کا بھائی فلوز بازی (فیلو بطول بادشاہ بنا اس پر رومہ کے سپہ سالار نے چڑھائی کی۔ اس نے سپہ سالار رومہ کو شکست دی اور نہایت بے رحمی سے اس کی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہنچا دیا اس کے بعد اس نے یہود پر حملہ کیا اور شام کو ان سے چھین کر اپنی طرف سے شام کے ایک شخص کو حاکم مقرر کیا لڑائی کے دوران اس اور اس کے بعد بھی یہودیوں پر نہایت سختی کا برتاؤ جاری رکھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً ساٹھ ہزار یہود کو قتل کیا سترہ برس اس کی حکومت رہی۔

روم اور افریقہ میں جنگ:...... اس کے بعد اس کا لڑکا ایفانش (افیفوس) بادشاہ بنا اسی کی حکومت میں اہل رومہ اور اہل افریقہ میں جھگڑا پیدا ہوا جو تقریباً بیس برس تک جاری رہا اور اہل رومہ نے صقنیہ کو فتح کر لیا جیسا کہ ہم ان کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہ علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تھا کتاب المجسطی اسی کی ہے۔ زاہد اور روزہ دار شخص تھا سرسٹھ برس کی حکومت پائی۔

قلوماظر کی حکومت:...... اس کے بعد اس کا لڑکا قلوماظر تخت پر بیٹھا اس کے زمانہ میں اغریقیون نے رومہ پر چڑھائی کی اغریقیوں کے ساتھ اس حملے میں مقدونیہ کے گورنر، اہل آرمینیہ، عراق والے اور نوبہ کا بادشاہ بھی شریک تھا لیکن رومانیوں نے ان سب کو شکست دے کر مقدونیہ کے گورنر کو گرفتار کر لیا قلوماظر بطلیموس اپنے دور حکومت کے ۳۵ ویں ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد اریاطش تخت نشین ہوا اس زمانہ میں اہل رومہ کی حکومت طاقت ور ہو گئی تو انہوں نے اندلس پر چڑھائی کی پھر دریا کو عبور کر کے افریقہ پر چڑھ گئے اور اس کے بادشاہ اسدربال کو مار ڈالا اس کے شہر کو اس کی تعمیر کے نو سو برس کے بعد ویران کر دیا جیسا کہ ہم ان کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

اہل رومہ کا اغریقیوں پر حملہ:...... پھر اہل رومہ نے اغریقیوں پر حملہ کر کے ان کی حکومت چھین لی ان کے سب سے بڑے شہر قرنطہ پر قبضہ کر لیا اس بطلیموس کی ستائیس برس پھر اس کے بعد اس کا بیٹا دیونشیش ایک سوٹیں برس حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے زمانہ میں رومانیوں نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور قیصر بوٹش نے اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ فوج افرنجہ پر اور اسی کے زمانے میں ترکوں نے خروج کر کے مقدونیہ پر حملہ کیا لیکن رومانیہ کے سپہ سالار مشرقی پامس نے ان کو واپس بھگا دیا۔

دیونشیس کی موت اور قلوپطرہ کی حکومت:...... اس کے بعد دیونشیس مر گیا اس کے بعد اس کی لڑکی قلوپطرہ (فیلوبطورا) دو برس حکمران رہی بروایت ہروشیوش تقریباً پانچ ہزار برس یا اس سے کچھ زیادہ ابتدائے تخلیق سے اور رومہ کے وجود کے سات سو برس کے بعد اس کا زمانہ حکومت آیا تھا اسی کے عہد سلطنت میں قیصر بولش جولس نے رومہ پر قبضہ کر کے رومانیوں کی حکومت کا خاتمہ کیا اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ قیصر جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیا تھا اس کے بعد قیصر نے مشرق کا رخ کیا۔

آرمینیہ کے بادشاہ کا قلوپطرہ کے ہاتھوں قتل:...... بادشاہ ارمینیہ سبانش مقابلہ پر آیا لیکن قیصر سے شکست کھا کر مدد حاصل کرنے کے لئے ملکہ مصر کے پاس گیا۔ مصر کی ملکہ ان دنوں قلوپطرہ تھی اس نے بادشاہ ارمینیہ کو بجائے مدد دینے یا پناہ دینے کے اس کا سر کاٹ کر اپنا اعتماد بڑھانے کے

❶ تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)

لئے قیصر کے پاس بھیج دیا۔ لیکن اس سے ملکہ قلوپطرہ کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا قیصر نے اس پر بھی حملہ کر کے مصر اور اسکندریہ اس سے چھین لیا یہی یونان کی آخری بطلیموسہ تھی اسی وقت سے یونانیوں کی حکومت جاتی رہی اور قیصران کی طرف سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہو گیا۔

بیہقی کے مطابق قلوپطرہ کی موت کی روایت:...... علامہ بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ قلوپطرہ نے لاطینیوں پر حملہ کر کے اسے مغلوب کیا تھا۔ اس کا ارادہ اندلس تک جانے کا تھا۔ لیکن راستے میں پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رک گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد دھوکے سے اندلس گئی اور اس کو بھی فتح کر لیا اس کی ہلاکت اوغشطش بولش ثانی قیصر کے ہاتھ سے واقع ہوئی۔ ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر انطونیش (مطرنیوس) حکومت مقدونیہ اور مصر میں اس کا مددگار تھا۔

اوغشطش کی فتح اور قلوپطرہ کے ساتھ اس کی موت:...... جب اوغشطش قیصر نے اس پر حملہ کیا اور اس کا شوہر انطونیوش لڑائی میں مارا گیا تو قیصر اوغشطش نے فتح کے بعد زبردستی اس سے نکاح کرنا چاہا تھا اس وجہ سے کہ یہ بقیہ حکماء یونان سے تھی لیکن ملکہ قلوپطرہ نے اس کو پسند نہ کیا (اپنے اور اس کے مارنے کی یہ تدبیر ❶ نکالی کہ ایک سجے ہوئے باغ میں ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستے میں رکھ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا۔ تو اس نے خود گلدستہ اٹھا کر سونگھ لیا جس سے اسی وقت مر گئی اور اسی حالت میں بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس عجیب واقعہ سے بے خبر تھا اس نے بھی گلدستے کو جیسے سونگھنا چاہا سانپ نے اسے بھی کاٹ لیا اس طریقے سے ان دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حکومت یونان کا خاتمہ:...... ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا ان کے علوم بھی ختم ہو گئے لیکن کچھ تھوڑی بہت کتابیں کتب خانوں میں باقی رہ گئی تھیں ❷ جن کو خلیفہ مامون رشید نے (Syprys) سائپرس سے منگوا کر عربی میں ترجمہ کر لیا۔

ابن عمید کے بقول شاہان اسکندریہ کی تعداد:...... ابن عمید نے مصر اور اسکندریہ کے بادشاہوں کو اسکندر کے بعد چودہ افراد قرار دیے ہیں جن کی آخری حکمران ملکہ قلوپطرہ ہے یہ سب بطلیموس کہلاتے تھے جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کیا تھا ہاں یونانیوں میں سے بادشاہ انطاکیہ کا کچھ تذکرہ آ گیا ہے۔ جیسے انطوخس اس نے مصر کے حکمرانوں کے نام بھی لکھے ہیں اگر چہ ان کی تعداد میں سخت اختلاف ہے مگر اس بات پر سب نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک ان میں سے بطلیموس کہلاتا تھا۔ بطلیموس اول اسکندر کا بھائی یا غلام تھا۔ اس کا نام فلا فاز افسد یا رندد اس یا لوغس یا فیلس تھا۔ کسی نے اس کا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس برس تک تحریر کیا ہے۔

سیلقوس کے بارے میں ابن عمید کی رائے:...... ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کے زمانے میں سلقیوس (میرا خیال یہ ہے کہ یہ بادشاہ مشرق ہے) نے قمامہ حلب، قنسرین سلوقیہ آباد کیا تھا۔ ان دنوں قدس شریف میں سمنان بن حونیا تھا اس کے بعد اس کا بھائی عاذر کا ہن اعظم ہوا اس کی حکومت کے نویں سال انطوخوس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تھا۔ اور گیارہویں سال حکومت میں روم سے لڑائی ہوئی جس میں اس کا لڑکا اقفعاکش سے ہوا اور لوغش نے بیت المقدس کو اپنے قبضے میں لے لیا اور انیسویں سال میں اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہوں کو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور ان کے بیٹوں کو تخت پر بٹھایا کے بعد لوغش مر گیا۔

بطلیموس ابن اسکندر:...... پھر ابن عمدی کہتا ہے کہ ایک سو اکتیس برس کے بعد بطلیموس بن اسکندر یونان کا بادشاہ بنا اس کا لقب ''غالب اثور'' تھا اس نے مصر و اسکندریہ اور مغربی علاقوں پر اکیس برس حکمرانی کی فیلا دلفوس یعنی بھائی سے محبت کرنے والا کہتے تھے اسی نے ستر علماء یہود کو جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کرایا انہی علماء میں شمعان (جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) اور عازر بھی تھے جس کو انطوخس نے اس وجہ سے قتل کیا کہ انہوں نے بت پرستی سے اس کو منع کیا تھا۔

---

❶..... اس واقعہ کا کچھ حصہ کامل ابن اثیر سے لیا گیا ہے علامہ ابن خلدون نے اسے ذکر نہیں کیا ہے (حکیم احمد حسین)۔

❷..... کاش یہ بقیہ علوم بھی مندرس ہو جاتے تا کہ دین اسلام ان کی آمیزش سے پاک وصاف ہو جاتا۔

طلمائی بطلیموس کون تھا:..... اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلیموس تھا یہ مقدونی حکمرانوں میں سے ہے جس نے مصر پر حکمرانی کی کیونکہ ابن کریون نے لکھا ہے کہ اسی زمانے میں تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تھا۔ مصر پر قبضہ کیا یہ علم دوست تھا اس نے یہود کے ستر علما جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان میں کرایا اس کے زمانے میں صادق کاہن تھے۔ اور اس نے پینتالیس برس حکمرانی کی اس کے بعد بطلیموس ار بنا حاکم بنا یعنی اس کا نام رغادی اور بعضے راکب الاشبر کہتے ہیں اس نے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہ وہی ہے جس نے اسکندریہ میں گھوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تھا۔ زمانہ زینون قیصر میں جلایا گیا۔

بطلیموس محب برادر بطلیموس محبّ مادر:..... اس کے بعد بطلیموس (بھائی سے محبت کرنے والا) حکمران بنا بعض اس کا نام اوغشطش اور بعض فیلا دفس بتاتے ہیں اس کا زمانہ حکومت سولہ برس رہا اس کے زمانہ میں انتیم کاہن تھا پھر بطلیموس الصانع یا اس کا بھائی پانچ برس یا پچیس برس حکمران رہا یہ انتہائی گمراہ اور ظالم تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے بعض خادموں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا۔ ❶ اس کے بعد بطلیموس محب پدر باپ سے محبت کرنے والا حکمران بنا اس کا نام فاظر بتایا جاتا ہے اس نے سترہ برس حکومت کی یہود سے جزیہ لیا اس کے بعد بطلیموس مظفر یا بطلیموس غالب یا ماں سے محبت کرنے والا بیس برس یا چوبیس برس بادشاہت کرتا رہا اس کی حکومت کے انیسویں سال متتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یونا ذاب نسل ہارون علیہ السلام پر خروج کیا۔

ایطخوس اور غائش:..... ایطخوس انطاکیہ کے بادشاہ نے اپنے لڑکے غائش کو فوج کے ساتھ قدس شریف پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس نے اس پر قبضہ کرنے میں تدبیر سے کام لیا غارنے کاہن کو قتل کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر مجبور کیا متتیا بن یوحنا یہودیوں کا ایک گروپ لیکر پہاڑوں میں چلا گیا اور جب یونان کا لشکر نکلا تو وہ قدس شریف میں واپس آیا اور ایک مذبح خانے کے پاس سے گذرتے ہوئے ایک یہودی کو خنزیر ذبح کرتے ہوئے دیکھا ❷ اس واقعہ کو بنی حشمنائی کے حالات میں تحریر کیا ہے۔

بطلیموس محبّ پدر:..... بطلیموس محبّ مادر (ماں سے محبت کرنے والے) کے بعد بطلیموس باپ سے محبت کرنے والا پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ میں قدس میں یہودا ابن متتیا اور اس کے بعد یونا ذاب اس کے بعد اس کا بھائی شمعون اس کے بعد ہرقانوس کر زمانے جس کا نام یہ ہی ہے یہی پہلا وہ شخص ہے جو بنی حشمنائی میں بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے لڑکے یوحنا کو قید دنوس پہ سال انطیخوس نے زمانے سے بھیجا یوحنا نے اس کو شکست دے اور یہود کا جزیہ دینا بند کر دیا جو وہ بادشاہ سوریہ فیلقوس بادشاہ مشرق کے زمانہ سے دیتے پہلے چلے آرہے تھے بطلیموس باپ سے محبت کرنے والے کے بعد بطلیموس ارغادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی۔

انطیخوس اور انطاکیہ:..... اس کے زمانے میں انطیخوس نے نئے سرے سے انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام پر اس شہر کا نام رکھا ہرقانوس اور اس کے تینوں لڑکے قدس میں حکمران ہوئے۔ شہر سامرہ وسبسطیہ ویران کیا گیا۔ انطیخوس نے قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلیموس مخلص یا منقذ وطون حاکم ہوا اس نے اٹھارہ برس یا پچیس برس یا ستائیس برس بادشاہت کی اسی کے زمانے میں اسکندروس تلمائی بن ہرقانوس ساتواں بادشاہ بنی حشمنائی کا قدس شریف میں تھا اس وقت یہود کے تین فرقے تھے (اربانی ۲ قرا جنہیں انجیل میں زندیق کہا گیا ہے ۳ وہ جنہیں انجیل میں کتبہ کہا گیا ہے) ❸۔ یا فیقس یا اسکندر یا ابن مخلص دس برس حکمران رہا اس کے زمانے میں ملکہ اسکندرہ قدس شریف میں تھی اور مملکت شام کا دو سو ستر برس کے بعد اس کے ہاتھوں خاتمہ ہوا اس کے بعد بطلیموس قینا س یا ابزلیس یا منفی آٹھ برس یا تیس برس یا اٹھارہ برس حاکم رہا۔

بطلیموس منفی:..... منفی اس کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ملکہ قلوپطرہ نے اس کو ملک سے نکال دیا تھا بعض مؤرخ اس کو بطلیموس میں شمار نہیں کرتے اس کے بعد بطلیموس یونا ثیش اکیس سال یا اکتیس سال یا تیس سال حکومت کرتا رہا۔ اس کے زمانے میں ارسطبلوس اور اس کا بھائی ہرقانوس قدس شریف میں تھے۔

---

❶..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❷..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) ❸..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

قلوپطرہ بنت دیوناشیش: ...... اس کے بعد ملکہ قلوپطرہ بنت دیوناشیش ملکہ بنی اس کی مدت حکومت تیس یا انتیس برس رہا۔ بڑی حلیمہ اور فلسفہ تھی اس کے تیسرے سال خلیج اسکندریہ کو درست کیا گیا اور اسکندریہ میں ہیکل زحل اور آتھم میں ایک مقیاس اور دومہ اشہر الضناء میں بنایا گیا اور حکومت کے چوتھے سال میں آغانیوس اول روم کے قیصروں کے تخت پر بٹھایا چار برس اس کی حکومت رہی اس کے بعد یولیوش تین برس تک حاکم رہا پھر اوغشطش بن موتو جب حکمران ہوا اس نے اردگرد کے ممالک پر قبضہ کر لیا۔

''حائط العجوز'' نامی دیوار: ...... جب اس کی ملک گیری کی خبر ملکہ قلوپطرہ کو ہوئی تو اس نے اپنے شہروں کو بچانے کی فکر کی دریا نیل کے مشرق جانب غرما سے نوبہ تک ایک دیوار اور دوسری اسکندریہ سے نوبہ تک نیل کے غربی جانب بنائی یہ اس وقت سے حائط العجوز (بڑی دیوار) کے نام سے مشہور ہے۔ اوغشطش قیصر نے اپنے سپہ سالار فطریوس کو مصر پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس کے ساتھ متر داب ارمن کا بادشاہ بھی تھا۔ ملکہ قلوپطرہ نے اس کے ساتھ دغابازی کی چالاکی سے اس کے ساتھ نکاح کر لیا اور اوغشطش قیصر سے باغی ہو گیا اوغشطش قیصر نے اس پر فوج کشی کی اور مصر کو فتح کر لیا ملکہ قلوپطرہ نے اوغشطش کے لئے اپنی مجلس میں زہر رکھ دیا جس سے اوغشطش کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ قلوپطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر اور اسکندریہ و مغرب سے یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہ ممالک اسلامی فتوحات کے زمانہ تک رومیوں کے قبضے میں رہے۔ انتہیٰ کلام ابن العمید (ابن عمید کا کلام ختم ہوا) اس نے جو اختلافات نقل کیے ہیں وہ مؤرخین سعید بن بطریق، یوحنا فم لذہب، نجی، ابن الرہب اور الوفانیوس وغیرہ کی روایات ہیں بظاہر یہ لوگ عیسائی مؤرخین ہیں۔ والبقاء للّٰہ الواحد القهار سبحانه لا اله غيره والا معبود سواه.

بطلیموس بادشاہوں کا شجرہ نسب

لوغش ❶۔ فلد القیس (ب)۔ فلوز بازی (د)۔ قلنش۔ ایفانس۔ قلوماظر۔ اریاطیس (ز)۔ شوطار (ح)۔ دیوتشیش (ط)۔ ملکہ قلوپطرہ ❷۔ (۴) (ی)۔ اَطر لیس (ج)۔

بادشاہ یونان کا شجرہ نسب

رومی۔ منطرون۔ ہردوس (ج) ہرمس (د) مطریوس (ہ) فیلقوس (و) اسکندر (ذ) اسکندروس ❸ یونان۔ اغریقس۔ سلمقوس۔ ملکان۔ ہرقل جبار ❹۔ یلاق

روم

اہل رومہ کا نسب: ...... یہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہوں سے ہے بخیال ہروشیوش غریقیوں کا دوسرا فرقہ ہے اور یہ دونوں نسباً یونان میں مجتمع ہوتے ہیں اور بخیال بیہقی یہ غریقیوں کا تیسرا گروہ ہے اور یہ تینوں نسباً یونان بن علجان بن یافث میں شریک ہیں اور روم کے نام سے یہ تمام فرقے موسوم ہوتے ہیں کیونکہ ان میں رومیوں ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

فنش بن شطرلش: ...... ان لاطینیوں کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افرنجہ تک، بحر محیط اور بحر رومی کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ ہروشیوش کہتا ہے

---

❶ ...... اغریقس یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ بنا اس کے بعد جو بادشاہ یونان ہوئے وہ بترتیب حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں۔ ❷ یہ اپنے باپ اسکندروس کے بعد تخت نشین کیا گیا۔ لیکن اس نے حکومت پسند نہ کی۔ ❸ ...... یونان کے شاہی خاندان سے تھا اس کا لقب بطلیموس تھا۔ پھر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہ اسی لقب سے معروف ہوتا رہا اس کے عہد حکومت کو حکومت بطالسہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکندر کے بعد یہ مصر و اسکندریہ کا بادشاہ ہوا ان پر بھی حسب ترتیب حکومت حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں۔ ❹ ...... یہی آخری حکمران یونان ہے اس کے بعد ممالک یونان رومیوں کے قبضہ میں اسلامی فتوحات کے زمانہ تک رہے۔

کہ فلسطینیوں میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تھا۔ یہ زمانہ بنی اسرائیل میں گزراہے اس کے بعد اس کا لڑکا بریامش اوراس کی آئندہ اولاد حکومت کرتی رہی انہیں میں سے کرمنش بن مرشد بن سمنین بن مرکو ہے جس نے زبان لاطینی کی بنیاد ڈالی اوراس کے حروف کی ترتیب وتالیف کی یہ یوائر بن کلعاد (حکام بنی اسرائیل) کے زمانہ حکومت میں سنہ دنیاوی کے چار ہزار پچاس برس بعد ہوا۔

لاطینی اوراغریقی چشمک:...... لاطینیوں اوراغریقیوں میں ہمیشہ ان بن رہی دونوں ایک دوسرے کی تباہی کی کوشش کرتے رہتے۔

برقاش کی حکومت اورروم کی آبادی

غریقیوں کے ہی ہاتھوں لاطینیوں کا دارالسلطنت چار ہزار ایک سوبیس سال کے بعد عبدون (بادشاہ بنی اسرائیل) کے زمانہ میں ویران ہوا ان دنوں ان کا بادشاہ اناش (بریامش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا لاشکانیش حاکم بنا۔ اس نے شہر البا آباد کیا اس کے بعد ملک اسی کے خاندان میں رہا۔ اسی کی اولاد سے برقاش بھی تھا جس کا دور حکومت وہ زمانہ ہے جب کلدانی بادشاہوں کی حکومت ختم ہو رہی تھی بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے عریاہ بن امصیا حکومت کر رہا تھا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازینوں اورسریانیوں کے آپس میں اختلاف کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا رولس اورامکش یکے بعد دیگرے حاکم بنے یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیا بننے کے ۴۵۰۰ سال کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ حزقیا بن احاذ کے حکومت کے زمانہ میں شہر طروبہ کے ویران ہونے کے چار سو سال کے بعد رومہ کو آباد کیا شہر رومہ دنیا بھر کے شہروں میں بڑا عظیم الشان اورمشہور سمجھا جاتا تھا۔ اس کی لمبائی شمال سے جنوب کی طرف بیس میل اور چوڑائی بارہ میل تھی اور شہر پناہ کی دیواریں اڑتالیس گز اونچی اوردس گز چوڑی تھیں۔ اوراس شہر کی آبادی اس وقت دنیا کے سب شہروں سے زیادہ تھی یہی شہر اسلام کے آنے تک لاطینیوں اورانہی میں سے قیاصرہ کا دارالحکومت رہا۔ اور یہی اس کے حاکم رہے۔

جمہوریت کی ابتداء:...... پھر ان میں رولس اورامکش اوراس کی دو چار نسلوں کے بعد شخصی حکومت کا نام ونشان اڑا دیا گیا۔ اور جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی گئی۔ ہروشیوش لکھتا ہے کہ ستر وزراء سلطنت کا کاروبار دیکھتے تھے۔ اوراس کو وہ فنشلش ❶ (یعنی جلسہ وزراء) کہتے تھے۔ سات سو برس تک اسی طرح حکومت کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ قیصر بولش بن غالیش قیاصرہ کا پہلا بادشاہ ان پر غالب آ گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

جمہوری حکومت کی فتوحات:...... یہ گروہ اپنے زمانہ ترقی میں ہمیشہ پڑوسی ملکوں سے لڑتا بھڑتا رہا چنانچہ پہلے یونانیوں سے لڑا پھر فارس سے جنگ ہوئی اورشام ومصر پر غالب آیا پھر جزیرہ اندلس اس کے بعد صقلیہ پر قبضہ کیا اس کے بعد افریقہ کی طرف بڑھا اوراس پر بھی قابض ہو کر شہر قسر طاجنہ کو ویران کر ڈالا اہل افریقہ نے دوسری طرف سے عبور کر کے رومہ کا محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ وفساد کی آگ جلتی رہی۔

رومیوں کے نسب کے بارے میں دوسری تحقیق:...... بعض مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ سروم، اعیصو بن اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تابوت دفن کرنے کے لئے مقام خلیل کی طرف جارہے تھے عیصو کی اولاد نے ان سے لڑائی کی لیکن جناب موصوف نے ان کو شکست دے کر ان میں سے صفوا بن الیفاذ بن عیصو کو گرفتار کر کے افریقہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ صفوا بن الیفاذ کچھ عرصہ شاہ افریقہ کے پاس رہا۔

اغنیاس (حاکم افریقہ) اورکتیم:...... جب شاہ افریقہ اغنیاس اورکتیم میں مخالفت پیدا ہوئی اوراغنیاس نے اہل افریقہ کو جمع کر کے کتیم پر حملہ کیا تو صفوا بن الیفاذ کو اپنی بہادری دکھانے کا موقع ملا اس نے کتیم کو کئی بار شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اس کے بعد صفوا بن الیفاذ ہم قومیت کی وجہ سے کتیم سے جا ملا۔ اس کے مل جانے سے کتیم کا رعب وادب بڑھ گیا۔ سرحدی بادشاہ اس سے ڈرنے لگے۔ کتیم نے اس کی شادی اپنی قوم میں کر دی

❶ ...... یہ لفظ اصل عربی نسخے میں القنشلش ہے جو انگریزی میں مستقل ہونے کے بعد کونسل ہو گیا ہے۔

اور اپنا حاکم بنالیا۔ یہ پہلا شخص ہے کہ جس نے (ہسپانیہ) اسپانیا (یعنی اسپین) میں سب سے پہلے حکومت کی پچپن برس تک حاکم رہا اس کے بعد ابن کریون نے سولہ بادشاہوں کو اس کی اولاد میں سے شمار کیا ہے۔ جن کا آخری بادشاہ رولس ہے جو رومہ کا بانی ہے یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھا جناب موصوف سے ڈر کر شہر رومہ آباد کیا اور اس میں ہیکل بنوایا۔

شخصی حکومت کا خاتمہ:...... اس کے بعد ابن کریون نے پانچ بادشاہوں کا ذکر کیا ہے پانچواں بادشاہ وہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا تھا جب اس شخص نے دیکھ لیا تو اس کی بیوی نے خودکشی کی اور اس شخص نے اس کو ہیکل میں مار ڈالا اس کے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت کا نظام کر کے جمہوری سلطنت کی بنیاد ڈالی اور ملک کا انتظام تین سو بیس وزیروں کے حوالے کیا۔ یہی لوگ حکومت کی دیکھ بھال کرتے رہے اور خوب خوب ترقیاں کرتے رہے یہاں تک کہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا اس کے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا کلام ختم ہوا)۔

ابن کریون اور ہروشیوش کا اختلاف:...... ابن کریون کا یہ قول ہروشیوش کے خیال کے مخالفت کرتا ہے کیونکہ اس کا یہ بیان ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں روم آباد کیا گیا ہے۔ اور ہروشیوش کہتا ہے کہ حزقیا (چودھواں بادشاہ بنی یہودا) کے زمانہ حکومت میں روم کی بنیاد رکھی گئی۔ ان دونوں مدتوں میں بہت فرق ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر (حقیقت سے تو اللہ ہی واقف ہے)۔

قیاصرہ (کتیم)

کتیم کی فتوحات:...... روم میں تقریباً سات سو برس تک (روم آباد ہونے سے یا اس سے تھوڑے دنوں پہلے سے) جمہوری حکومت قائم رہی ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ میں نکلتا تھا وہی اردگرد کے بادشاہوں پر حملہ کرنے کے لئے جاتا تھا اجنبی ممالک کو فتح کرتا تھا یہ لوگ پہلے یونانی روم کے ماتحت تھے جب اسکندر مر گیا اور انہوں نے قرطاجنہ کو ویران کر کے پھر آباد کیا اندلس شام اور ارض حجاز پر قبضہ کر لیا بیت المقدس کو فتح کر کے اس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنوں یہود کا بادشاہ ارستبلوس شام اور ارض حجاز پر قبضہ کر لیا بیت المقدس کو فتح کر کے اس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنوں یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آٹھواں بادشاہ بنی حشمنائی) بیت المقدس میں حکومت کر رہا تھا اس کو قید کر کے روم لے گئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پھر انعماس نے اس سے لڑائی کی۔

بولس بن غالیش:...... اس دوران بولس بن غالیش ظاہر ہوا اور اپنے چچازاد بھائی لوجیار بن مدکہ کے ساتھ اندلس کی طرف گیا افرنج اور جلالقہ سے اس کی لڑائی ہوئی برطانیہ اور اشبونہ پر قبضہ کر کے روم واپس آیا اور اندلس میں اکتبیان اپنے بھائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا جب یہ روم میں آیا اور وزراء کو اس کی رائے کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اس کے قتل کی فکر کی اکتبیان یہ سن کر اندلس سے ایک بڑی فوج کو لے کر آ پہنچا۔ بولش اس کی مدد سے رومہ قسطنطنیہ، فارس، افریقہ، اندلس پر قابض ہو گیا اور یہ قیصر کے لقب سے مشہور ہوا۔ پھر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلایا۔

قیصر کا لقب اور اس کی وجہ تسمیہ:...... لفظ قیصر عربی میں ڈھالا گیا ہے اصل لفظ جاشر تھا۔ جاشر رومیوں کی لغت میں بال کو کہتے ہیں اور اس کو بھی کہتے ہیں جو پھاڑا گیا ہو۔ اور اس کی قیصر اس لئے کہتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوا تھا تو اس کے بال اس کی آنکھوں تک پہنچ رہے تھے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قیصر کی ماں جس وقت حمل کی حالت میں مر گئی تھی اور یہ اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ یہ فخر کرتا تھا کہ مجھے کسی عورت نے نہیں جنا۔ اس نے پانچ سال حکومت کی اس کے بعد اس کی بہن کا بیٹا اکتبیان قیصر بنا۔ اس نے شمالی حصے پر انفرادی حکومت قائم کی۔ مشرق کے بادشاہوں کے نمائندے وفد کی شکلوں میں اس کے پاس پہنچے اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا اس نے ان کی درخواست قبول کر لی چنانچہ پڑوسی ملکوں سے اس کے اچھے تعلقات قائم ہو گئے دو دروازے کو ملکوں نے جزیہ بھی ادا کیا۔ یہ اسکندریہ کے بادشاہوں اور مقدونیہ کے خزانے رومہ اٹھالایا۔ ملکو

مشرق اور شمال کے بادشاہوں نے اس کی اطاعت قبول کی شام میں اس کا عامل (گورنر) ہیرودس بن الطفتر تھا۔ اور مصر میں غالیش اس کی طرف سے حکومت کر رہا تھا۔ مسیح علیہ السلام اسی کے زمانہ حکومت ۴۲ میں پیدا ہوئے قیصر مذکور چھپن برس ❶ حکومت کر کے روم بننے کے سات سو پچاس برس کے بعد ۵۲۰۰ دنیاوی میں مر گیا۔ انتہیٰ کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔

آغانیوس: ..... ابن عمید عیسائی مؤرخ بیان کرتا ہے کہ ابن قیاصرہ سے پہلے رومہ کا انتظام وزیروں کی کونسل کے حوالے تھا وہی حکومت کی دیکھ بھال کرتے ان لوگوں کی تعداد تین سو بیس تھی سب نے قسمیں کھائی تھیں کہ شخصی حکومت کسی کو نہ دیں گے ان میں سے جس کا نام قرعہ میں نکلتا تھا وہ چیئرمین ہوتا تھا اور اس کی رائے دوراہیوں کے قائم مقام سمجھی جاتی تھی یہ انتظام آغانیوس تک جاری رہا۔ اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس کی ماں اس وقت مری تھی جب یہ حالت حمل میں تھا۔ یہ اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا جب یہ سن شعور کو پہنچا تو وزیروں کی حکومت کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے رومہ میں چار برس تک حکومت کی پھر اس کے بعد بولیوس قیصر تین برس حاکم رہا اس کے بعد اوغشطش قیصر بن نوخش بادشاہ بنا۔

اوغشطش اور اس کی فتوحات: ..... اوغشطش ❷ قیصر روم کی امیر مجلس کا ایک سپہ سالار تھا جو اس کی اجازت سے اس کے لشکر لے کر مغرب اور اندلس فتح کرنے گیا تھا۔ اور وہ جب وہاں سے کامیاب ہو کر رومہ واپس آیا تو اس نے چیئرمین کو معزول کر دیا اور خود حاکم بن گیا۔ لوگوں نے اس تبدیلی میں اس کی حمایت کی روم کی وزراء کونسل کے چیئرمین کا نائب قمقیوس ممالک مشرقیہ میں تھا اس کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ لشکر لے کر روما پر چڑھ آیا اور اوغشطش نے اس کو شکست دے کر قتل کر ڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ایک لشکر جرار اپنے دو سپہ سالاروں انطونیوس اور متر داب بادشاہ ارمن کے ماتحت مصر فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ ان دنوں ملکہ قلوپطرہ جو بطلیموس بادشاہوں کی آخری یادگار تھی مصر اور اسکندریہ میں حکومت کر رہی تھی اس نے اس نقل و حرکت کی اطلاع پا کر اپنے شہروں کو محفوظ رکھنے کی غرض سے نیل کے دونوں کناروں پر نوبہ سے اسکندریہ تک غرباً اور فرما تک شرقاً دیواریں کھنچوا دیں جب انطیونوس مصر کے میدان میں لڑنے کے لئے آیا تو اس نے قلوپطرہ سے دھوکے میں آ کر نکاح کر لیا اس نے اپنے دوست متر داب کو قتل کر ڈالا اور اوغشطش قیصر سے باغی ہو گیا۔ اوغشطش قیصر اس کی حرکت سے ناراض ہو کر خود ایک فوج لے کر مصر پر چڑھ آیا انطیونوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ملکہ قلوپطرہ اور اس کے دونوں لڑکوں شمس و قمر کو بھی مار ڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کی ولادت: ..... یہ واقعہ اس کی حکومت کے بارھویں برس کے بعد واقع ہوا اور اس کی حکومت کے بیالیسویں سال مسیح علیہ السلام کی تین مہینے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے۔ یہ دنیا کا پانچ ہزار پانچواں اور بیت المقدس پر ہیرودس کی حکومت کا بیسواں سال اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی حکومت کا پینتیسواں سال تھا لیکن اس بات پر سب متفق ہیں۔ کہ اوغشطش قیصر کی حکومت کے بیالیسویں سال بعد مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

مختلف انبیاء علیہم السلام کے ادوار سے حضرت مسیح علیہ السلام فاصلہ: ..... تاریخ کے بغور مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی ولادت پانچ ہزار پانچ سو شمسی سال میں ہوئی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک ایک ہزار چھ سو سال ہوتے ہیں۔ اور نوح علیہ السلام سے طوفان تک چھ سو سال اور طوفان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک ایک ہزار بہتر سال اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چار سو پچیس سال اور موسیٰ علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھ سال اور حضرت داؤد علیہ السلام سے اسکندر تک سات سو ساٹھ سال اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو انیس سال ہوتے ہیں ابن عمید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور یہ عیسائیوں کی بیان کردہ تواریخ ہیں۔ ان کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اس کلام سے ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کے زمانہ حکومت ۴۲ میں مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جس وقت بیت المقدس میں ہیرودس حکومت کر رہا تھا۔ اور اس کے انتقال کو دنیا کے پانچ ہزار دو سویں سال میں لکھتا ہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کی حکومت دنیا کے پانچ ہزار پانچ سو پندرھویں میں

❶ ..... عربی نسخے میں پانچ برس اور اردو ترجمے میں چھپن برس لکھا ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ ..... یہ اصل میں اکسٹس ہے جس کے نام پر شمسی کیلنڈر کا مہینہ اگست ہے۔

رہی تھی۔ واللہ اعلم بالحق۔

عیسائیوں کی مخالفت:......بہر حال اس کے بعد طیاریش قیصر حکمران بنا اس کے زمانہ حکومت میں مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوا یہودیوں نے بغاوت شروع کردی اللہ جل جلالہ نے جناب موصوف کو زمین سے اٹھالیا۔ حواریوں نے دین مسیح علیہ السلام پھیلانے کا بارا پنے سر لے لیا۔ یہود ان کی مخالفت کرنے لگے ہدایت اور شاد سے روکتے قید کرتے اور مارتے تھے بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس میں قیصر کی طرف سے مقرر تھا اس نے مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت اور یوحنا معمد سے مخالفت کی تفصیلات ''طیاریش قیصر'' سے بیان کیں اور اس کے بعد حواریوں کی بے چارگی یہود کی زیادتی اور بے جا ظلم کے واقعات بھی سنائے اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ لوگ حق پر ہیں ''طیاریش قیصر'' نے یہ سن کر ان لوگوں کو یہود کے ظلم سے بچنے کا حکم دیا اور خود ان کا دین اختیار کرنے کی طرف مائل ہو گیا لیکن اس کی قوم نے اسے اس کام سے روکا اس کے بعد ہیر دوس گرفتار کر کے روم لایا گیا اور وہاں سے اسے جلاوطن کر کے اندلس بھیج دیا گیا۔ یہ وہیں مر گیا۔ اس کی جگہ پر اغر باس اس کے بھائی کا لڑکا تخت پر بٹھایا گیا۔ اور حواریان مسیح اشاعت دین کے لئے مختلف ممالک چلے گئے لوگوں کو اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طباریش قیصر نے اغر باس کو قتل کر ڈالا روم میں حواریوں کے ماننے والے قتل کئے گئے پھر تباریش تیئس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنی حکومت کے زمانے میں طبریہ نامی شہر ملک شام میں آباد کیا۔ جو ''اس'' کے نام سے موسوم اور اسی نام سے بنایا گیا ہے اس کے بعد غانیس قیصر حاکم بنا ہر وشیوش لکھتا ہے کہ یہ طباریش کا بھائی اور قیاصرہ روم کا چوتھا قیصر تھا یہ نہایت تندمزاج تھا یہود نے بیت المقدس میں اس کا بت بنانا چاہا تھا۔ لیکن اس نے روک دیا۔

یعقوب اور یوحنا کا قتل:......ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں۔ یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا حواری قتل کر دئے گئے پطرس قید کیا گیا پھر قید خانہ سے نکل کر انطا کیہ کی طرف بھاگ گیا اور وہیں رہنے لگا اس کی جگہ دوسرا بطریق مقرر ہوا اس کے بعد انطا کیہ سے غانیس کی حکومت کے دوسرے سال وہ رومہ میں آیا اور عیسائیت کے پھیلانے کی کوشش کرتا رہا اور پچیس سال تک روم کے انتظامات کی دیکھ بھال کرتا اور بہت سے پادری مقرر کئے ❶ کچھ عرصہ کے بعد اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت عیسائی ہوگئی جس سے عیسائیوں کو ایک طرح سے قوت حاصل ہوگئی اسی دوران شام کے اکثر یہودیوں نے بیت المقدس کے عیسائیوں کو تکلیف اور ایذائیں پہنچائیں ان دنوں ان کا پادری یعقوب بن یوسف خطیب تھا۔

غانیس اور فیلقس:......ابن عمید مسیح سے نقل کرتا ہے کہ غانیس کی حکومت کے پہلے سال مصر کے بادشاہ فیلقس نے یہودیوں پر حملہ کیا اور سات سال تک ان کو پریشان کرتا رہا۔ اور پھر اپنی حکومت کے چوتھے سال اپنے گورنر کو یہ پیغام بھیجا کہ سوریہ (یعنی اور شالیم۔ یا بیت المقدس) میں رہتا تھا یہودیوں کی عبادت گاہوں میں بت رکھ دئے جائیں اس کے بعد اس کے کسی سپہ سالار نے اچانک حملہ کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد فلودیش قیصر حکمران ہوا۔

اناجیل اربعہ کی تصنیف:......ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ طہاریش کا بیٹا تھا اس کے زمانہ حکومت میں تین انجیلیں لکھیں گئیں۔ متی حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس میں عبرانی زبان میں لکھی ابن میں عمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا حواریوں کے سردار پطرس نے اپنی انجیل رومی زبان میں لکھ کر اپنے شاگرد مرقش کی طرف منسوب کر دی۔ لوقا حواری نے بھی رومی زبان میں انجیل لکھی اور اس کو روم کے بعض بڑے لوگوں کے پاس بھیجا۔

بیت المقدس کی ویرانی:......اسی زمانے میں یہودیوں میں فتنہ فساد شروع ہو گیا ان کا بادشاہ اغر باس رومہ چلا آیا فلودیش قیصر نے اس کی مدد کے لئے اپنا لشکر اس کے ساتھ کر دیا۔ جنھوں نے بیت المقدس میں پہنچ کر ایک بڑے گروہ کو قتل کر ڈالا اور بے شمار یہودیوں کو گرفتار کر کے انطا کیہ اور رومہ کی طرف بھیج دیا۔ بیت المقدس میں ویران کر دیا گیا۔ اور اس کے رہنے والے جلاوطن کر دیئے گئے۔

---

❶ ..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

یہودیوں کے سات فرقے:...... اسی وجہ سے ایک زمانے تک روم کے بادشاہوں کی طرف سے بیت المقدس میں کوئی گورنر مقرر نہیں کیا گیا اسی زمانے سے یہودیوں سے یہودیوں میں بہت سے فرقے قائم ہوگئے مگر سب سے بڑے ان میں سات ہیں۔ فلودلیش کی حکومت کے ساتویں سال روم کے ایک بطریقہ نے شمعون صفا کے ہاتھ سے اصطباغ (بپتسمہ) حاصل کیا اور بیت المقدس میں صلیب نکالنے کے لئے آئی لیکن ناکام ہوکر روم واپس چلی گئی۔

نیرون کی تخت نشینی اور پطرس کا قتل:...... اسی زمانہ میں چودہ برس حکومت کر کے فلودلیش قیصر مر گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا نیرون تخت نشین ہوا ہر وشیوش کہتا ہے کہ یہ چھٹا قیصر تھا اس کا ظلم اور فسق وفجور حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اکثر رومی عیسائی مذہب اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ تو اس نے غصہ میں آ کر ان کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ اسی زمانہ میں پطرس (حواریوں کا سردار) مارا گیا اور اس کی جگہ اریلیش روم کا بطریق مقرر ہوا۔ پطرس رومہ میں پچیس برس بطریق رہا یہ حواریوں کا سردار اور رومہ کی طرف سے مسیح کا نمائندہ تھا۔ مرقش انجیلی اسکندریہ میں اس کی حکومت کے بارہویں سال مارا گیا۔ اس کے قتل سے سات سال پہلے اسکندریہ مصر اور دیگر مشرقی ملکوں میں عیسائیت خوب پھل پھول رہی تھی اس کی جگہ حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق تھا۔ اس نے اپنا نائب بنانے کے لئے بارہ پادریوں کو منتخب کر رکھا تھا۔ ابن رمید مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ نیرون کی حکومت کے دوسرے سال یہودیوں کا قاضی مجلس جوروم کی طرف سے معزول کیا گیا اور اسی کی جگہ قسطس قاضی بھی مر گیا۔

عیسائیوں کا قتل عام اور بیت المقدس سے بے دخلی:...... یہود نے بیت المقدس کے عیسائیوں پر اچانک حملہ کر کے ان کے پادری یعقوب بن یوسف نجار کو مار ڈالا ان کے عبادت خانے کو گرا دیا۔ صلیب کو چھین کر زمین میں دفن کر دیا۔ یہاں تک کہ ہلانہ قسطنطین کی ماں نے اس کو نکالا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ یعقوب بن یوسف نجار کے قتل کے بعد اس کا چچا زاد بھائی شمعون بن کنانا عیسائیوں کا پادری بنا پھر دسویں سال یہود نے پھر کر عیسائیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا۔ وہ بے چارے جلاوطن ہوکر اردن کے کنارے آ بسے۔

بیت المقدس پر حملہ:...... نیرون نے یہودیوں کی سرکوبی اور بیت المقدس کو ویران کرنے کے لئے اپنے سپہ سالار اسباشیانش کو یروشلم کی طرف روانہ کیا یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی کر لی اور اس کو بچانے کے لئے تین طرف سے جدید قلعے بنائے لیکن ان کو ان کوششوں سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ ان کی قسمت میں اس سے ناکامی اور ذلت لکھی جا چکی تھی۔ اسباشیانش نے یہود کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کے قلعوں کو توڑ کر جلا دیا اور ایک سال تک وہیں ٹھہرا رہا۔ ہروشیوش کے کلام سے نکل گئے اہل ارمینیہ اور شام اور فارس کے مطیع ہوگئے نیرون نے اپنی بہن کے داماد یشبشیان بن لوجیہ کو لشکر دے کر باغیوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا اس نے ان کی بغاوت کو ختم کر کے شام کے یہودیوں پر حملہ کیا کیونکہ یہ بھی قیصری حکومت کے خلاف سر اٹھائے ہوئے تھے۔

نیرون کی موت:...... دوران محاصرہ بیت المقدس میں نیرون اپنے لشکریوں کے ہاتھ مارا گیا اس کی حکومت کا چودھواں سال پورا ہو چکا تھا اس نے اسی بغاوت کے زمانے میں ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کی طرف بھی بھیجا تھا جو برطانیہ کو فتح کر کے نیرون کے قتل کے بعد رومہ میں آیا اور رومیوں نے اس کو اپنا حاکم بنا لیا۔

مسجد اقصیٰ کی تباہی:...... جب ان واقعات کی اطلاع یشبشیان کو ہوئی اور اس کے مشیروں نے اس کو رومہ کی طرف واپس ہونے کی رائے دی اور یہودیوں کے سردار نے اس کی بادشاہت کی خوشخبری دی جو اس کے یہاں کے قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ یوسف بن کریون ہے جسکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے) تب اپنے یشوشیان اپنے لڑکے طیطش کی بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دیا اس کی عمارات کو گرا دیا جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

یہودیوں کی کم بختی:...... ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ میں لاکھوں یہود مارے گئے اور اتنے ہی محاصرہ میں بھوکوں مر گئے نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی رومہ اس غرض سے لا کر باقی رکھے گئے کہ رومی بچے جنگی تعلیم کے دوران ان پر اپنا ہاتھ صاف

کرتے تھے۔ یہودیوں پر یہ سب سے بڑی مصیبت تھی یہ واقع ایک ہزار ایک سو ساٹھ سال کے بعد دنیا بننے کے پانچ ہزار دو سوتیس سال کے بعد اور روم بننے کے آٹھ سو بیس سال بعد واقع ہوا۔

یشبشیان نے رومہ پہنچ کر اس سپہ سالار کو تخت سے اتار کر ذلت سے دوچار کر دیا جو اس کے آنے سے پہلے قتل کے بعد تخت پر بٹھایا گیا تھا۔ اس وقت سے بوٹش خاندان سے ایک سو سولہ برس کے بعد حکومت و سلطنت کا مستقل حکمران یشبشیان بن گیا اور اس نے قیصر کو بطور لقب اختیار کیا۔ انتہی کلام ہروشیوش۔ (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید کی تحقیق: ...... ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسباشیانس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ کئے ہوئے تھا نیرون کے قتل کی خبر پہنچی اور محاصرہ پر چھوڑ کر لشکر ساتھ لے کر روم پر حملہ کا ارادہ کیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اہل رومہ نے غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنالیا تھا۔ غلیان نہایت بداخلاق اور ظالم تھا اس کی حکومت کے نویں مہینے کے بعد اس کو تخت سے اتار کر ابطالس کے سر پر تاج قیصری رکھا یہ آٹھ مہینے تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد اسباشیانش نے (جس کو ہروشیوش (یشبشیان لکھتا ہے)۔ دو سپہ سالاروں کو رومہ کی طرف بھیجا انہوں نے ابطالس کو شکست دے کر مار ڈالا۔ اسباشیانش نے اس واقعہ کے بعد رومہ کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اسی دوران طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے بے شمار مال غنیمت اور لاتعداد یہودی قیدیوں کو رومہ میں اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ یہودی مارے گئے اور تقریباً نوے ہزار یہودی گرفتار کئے گئے۔ رومیوں نے ان قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا بیت المقدس سے روم آتے ہوئے راستے میں یہودیوں کو جیتے جی درندوں کے سامنے ڈال دیتے تھے بعضوں کو بورے میں باندھ کر شکاری کتوں کے سامنے پھینک دیتے تھے وہ ان کو پھاڑ ڈالتے تھے غرضیکہ اسی طرح یہ سب قیدی مارڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیوں کی واپسی: ...... طیطش کی اس کامیابی سے جتنا یہودیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا اتنا ہی عیسائیوں کو فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاوطن ہو کر اردن کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر بیت المقدس میں واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا۔ ان دنوں ان کا پادری شمعان بن کلوپا۔ جو یوسف نجار کا چچازاد بھائی تھا یہ بیت المقدس کا دوسرا پادری ہے۔

طیطش: ...... اسباشیانش (یعنی یشبشیان) اپنی حکومت کے نویں سال مرگیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا تخت نشین ہوا۔ ابن عمید کے مطابق دو یا تین سال حکمران رہا۔ یہ حکومت اسکندر کے چار سو سال کے بعد ہوا تھا۔ علوم حکمیہ سے خوب واقف اور نہایت نیک مزاج اور سخی تھا۔ لاطینی اور غریقی زبانیں بھی جانتا تھا۔ اس کے بعد اس کا بھائی دومریان پندرہ سال حکمران رہا فرانس کی لڑائی میں مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ نیرون کا بھانجا تھا۔ قاتل سفاک اور عیسائیوں کا دشمن تھا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہودا ابن یوسف کو قتل کیا تھا۔ ابن عمید نے اس کو دانسطیانوس کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور اسی کے زمانہ حکومت کو سولہ سال بتاتا ہے۔ یہود کا سخت دشمن تھا حکومت کے ڈر سے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کے بچہ بچہ کو قتل کیا۔

یہودا ابن یوسف حواری کی اولاد کی گرفتاری: ...... چونکہ اس زمانے کے بعض عیسائیوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح کچھ عرصہ کے بعد پھر آئیں گے اور حکومت کریں گے اس وجہ سے اس نے ان کے قتل کا بھی حکم دے دیا تھا یہودا ابن یوسف حواری کی اولاد کو قید کر کے رومہ بھیج دیا ان لوگوں سے بھی دوبارہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ مسیح علیہ السلام دنیا ختم ہونے کے بعد آئیں گے۔ رومیوں نے یہ سن کر ان کو چھوڑ دیا اس کی حکومت کے تیسرے سال اسکندریہ کا بطریق ۷۸ مسیحی میں نکالا گیا۔ اس کی جگہ تیرھویں سال مکمل ہوا اور اس کے مرنے کے بعد کرما ہو مقرر ہوا۔

یوحنا کی آزادی: ...... ابن عمید مسیحی کی روایت سے تحریر کرتا ہے کہ اس کے زمانہ میں جادوگر لیونیس کا واقعہ پیش آیا ذوسطیانوس نے اس کو اور سب فلاسفروں اور نجومیوں کو رومہ سے نکلوا دیا اور یہ حکم دے دیا کہ ان کو کسی قسم کا انعام و اکرام نہ دیا جائے۔ اس کے بعد ذوسطیانوس جسے ہروشیوش دومریان کہتا ہے مرگیا اس کی جگہ طیطش کا بھتیجا برما دو برس حکمران رہا اس نے یوحنا حواری کو قید سے آزاد کر دیا اور مذہبی آزادی دے دی۔

عیسائیوں کی آزادی: ...... اس نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے مرتے وقت طبرانس سپہ سالار کے حق میں بادشاہت کی وصیت کی ابن عمید اس کو

اندریانوس اور مسیحی طرینوس کے نام سے یاد کرتا ہے اس نے باتفاق مؤرخین سترہ برس حکومت کی اس نے شمعون بن کلو یا بیت المقدس کے پادری اور اغناطیوس انطاکیہ کے بطریق کو قتل کر ڈالا عیسائیوں پر اس کے عہد حکومت میں بڑی بڑی سختیاں ہوئیں مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس لونڈی غلام بنا ئے گئے یہ نیرون کے بعد تیسرا قیصر ہے یوحنا نے اس کی حکومت کے چھٹے سال اپنی انجیل رومی زبان میں لکھی۔

یہودیوں کی وعدہ شکنی:...... یہودی پھر بیت المقدس میں واپس آئے اور شامت اعمال سے وعدہ شکنی کرنے لگے اس نے ان کی سرکوبی کے لئے ایک خونخوار لشکر روانہ کیا جس نے ان میں سے بے شمار یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیوں سے بہت لڑائیاں ہوئیں ان لڑائیوں میں عسقلان ۔مصر اسکندریہ ویران ہوئے یہودیوں کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکران کو وفہ تک مارتا بھگاتا چلا گیا اور ان کی عظمت اور شوکت کو مٹا دیا۔ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے نویں سال اسکندریہ کا بطریق کوشانو گیارہ سال نگران رہ کر مر گیا۔ اس کی جگہ امرنو بطریق مقرر ہوا یہ بارہ سال تک بطریق رہا بطلیموس کوشانو گیارہ سال نگران رہ کر مر گیا۔اس کی جگہ امرغو بطریق مقرر ہو یہ بارہ سال تک بطریق ۔بابطلیموس کتاب مجسطی کا مصنف کہتا ہے کہ شیلوش حکیم نے اس کی حکومت کے پہلے سال روم میں رصد گاہ بنائی ❶ ۔یہ واقعہ اسکندر کی موت کے ۴۲۱ سال کے بعد اور بخت نصر ۸۴۵ سال کے بعد ہوا ہے۔ابن عمید کہتا ہے کہ یہ اپنی حکومت کے انیسویں سال بابل کی لڑائی میں مارا گیا اس اس کی جگہ اندریانوس اکیس برس تک حکمران رہا۔

اندریانوس کی فتوحات:......اس نے اپنے ابتداء زمانہ حکومت میں یہودیوں پر سختی کی لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس ظلم وستم کے بدلے شہر مقدس کو پھر آباد کیا اور اس کا نام ایلیا رکھا۔ابن عمید کہتا ہے کہ یہ عیسائیوں کا دشمن تھا ایک بڑے گروہ کو ان میں سے مار ڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اس کی حکومت کے آٹھویں سال پھر بیت المقدس ویران کیا گیا وہاں کی عوام کا قتل عام کیا گیا اور شہر کے دروازے پر مینار بنایا گیا جس پر ایک تختی تھی جس میں شہر ایلیا لکھا ہوا تھا اس کے بعد بابل سے ایک شخص نے اس پر حملہ کیا اس ۔نے اس کو مصر تک پسپا کر دیا پھر اس نے اہل مصر کی خواہش پر دریائے نیل سے دریا قلزم تک ایک نہر کھدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی تھی لیکن جب اسلامی فتوحات مصر تک پہنچیں تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس کو پھر سے کھدوایا۔

یہودیوں کی تباہی:......اسی اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پھر وہاں آ کر رہنے لگے لیکن جب اس کو معلوم ہوا کہ یہودی وعدہ شکنی پر تلے ہوئے ہیں ۔اور ذکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان میں سے اپنا حاکم بنالیا ہے تو اس نے ایک خون خوار لشکران کو سرکوبی کے لئے بھیجا جس نے ان کو بہت بری طرح سے قتل کیا اور اجاڑ ڈالا یہودی جلاوطن کر دیے گئے اور یونانی بیت المقدس میں ٹھہرائے گئے بیت المقدس کی یہ ویرانی طیطش کے ۵۳ سال کے بعد ہوئی جو یہودیوں پر سب سے بڑی مصیبت تھی۔

ہیکل زہرہ کی تعمیر:......عیسائی ان دنوں قبر کی جگہ سے ڈلیب تک پھر رہے تھے یونانیوں نے ان کو وہاں نماز پڑھنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل ❷ بنام زہرہ بنوا دیا۔

اسکندریہ کے بطریق:......ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ حکومت کے چوتھے سال الرہا کا گورنر باغی ہو گیا اس وجہ سے رومیوں کی جانب سے الرہا میں مختلف اوقات میں بہت سے گورنر بھیجے گئے اور شہر اشیوش میں ایک دار الحکومت بنوایا نامی گرامی حکما کو تعلیم کے لئے مقرر کیا پانچویں سال نسطش اسکندریہ کا بطریق مقرر ہوا یہ حکیم خوش مزاج علم دوست تھا گیارہ برس تک اس عہدہ پر کام کرتا رہا اس کے مرنے کے بعد اس کی جگہ امانیق اندریانوس کی حکومت کے سولہویں سال مقرر ہوا اس نے بھی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہ ساتواں بطریق تھا اس کے بعد اندریانوس اپنی حکومت کے اکیسویں برس مر گیا اور اس کی جگہ اس کا لڑکا کا انطونیش حکمران بنا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام قیصر الرحیم ابن عمید کی روایت کے مطابق بائیس برس اور صعیدیوں کی روایت کے مطابق اکیس سال حکومت کی اس کی حکومت کے پانچویں سال مرتیانو اسکندریہ کا بطریق ہوا یہ ان میں سے آٹھواں بطریق تھا اس نے نو سال تک اس عہدہ پر کام انجام دیا۔ یہ بہت نیک سیرت تھا ❸ ۔اس کے بعد کلوتیانو چودہ سال تک بطریق رہا اس کی حکومت کے

❶ ......رصد گاہ۔ ❷ ......عبادت گاہ۔ ❸ ......تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

ساتویں سال الیانوس حکیم مرگیا۔ یہ بہت دلعزیز تھا❶۔ بطلیموس مجسطی کا مصنف کہتا ہے اور الیانوس حکیم نے اعتدال خریفی کی رصدگاہ انطونیش کی حکومت کے تیسرے سال بنوائی۔

انطونیش:...... انطونیش اسکندر کے چار سو تریسٹھ سال کے بعد پیدا اور بائیس سال حکومت کر کے مرگیا اور الیانوس جو انطونیوس کا بھائی تھا اور اس کا نام اور الشں تھا حکمران بنایا گیا اس کو انطونیش اصغر (چھوٹا) کہتے تھے یہ اہل فارس سے اکثر لڑتا رہتا تھا پہلے انہوں نے ارمینیہ اور سوریہ (شام) کو اس کے مقبوضہ ملکوں سے نکال دیا تھا لیکن آخری لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ انطونیش اصغر نے فارس کو مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا اس کی حکومت میں وبا اور قحط کا بہت زور شور ہوا۔ عیسائیوں کی دعاؤں سے پانی برسا دیا قحط دور ہوا اس کے بعد عیسائیوں پر بہت سختیاں ہو چکی تھیں اور ایک بڑی تعداد اس کو ان میں سے مارڈالا گیا تھا۔ نیرون کے بعد یہ چوتھی سختی تھی ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کی حکومت کے ساتویں سال اغریقوس۔ اسکندریہ کا بطریق بنا اور بارہ سال کے بعد اس کی حکومت کے ۱۹ سال میں مرگیا۔

عیسائیوں میں بدعتیں:...... اس کے بعد اس کی حکومت میں عیسائیوں میں طرح طرح کی بدعتیں ظاہر ہوئیں آپس کے اختلافات بہت زیادہ ہو گئے مذہب وملت سے کچھ سروکار نہ رہا من مانی باتیں گھڑنے لگے ابن ویصان ایسے ہی بدعتیوں میں سے تھا جن سے اہل حق پادریوں نے بحث ومباحثہ اور جھگڑے کئے اور ان کی بدعات کو ختم کرنے کی کوشش کیں اور اس کے انیسویں سال انطونیوس مرگیا۔❷

اردشیر بابک اور حکیم جالینوس:...... اور اس کی حکومت کے دسویں سال اردشیر بن بابک ساسانیہ کا ظاہر ہوا اور حکومت فارس پر قبضہ کر لیا۔ اکثر سفر رہتا تھا بہت بڑی جماعت کا مالکبن گیا تھا اس کی اپنی جماعت ہی اس پر غالب آگئی اور اس کو قتل کر دیا اس کا قصہ مشہور معروف ہے❸ جالینوس طبیب بھی اسی کے زمانے حکومت میں تھا بلکہ اسی کے ساتھ اس کی بھی پرورش ہوئی تھی۔ جب اس کو خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش رومہ کا بادشاہ ہے تو وہ یونان سے روم اس کے پاس چلا آیا ویمقراطس نامی حکیم بھی اسی کے زمانے میں تھا اس کے مرنے کے بعد کمودہ قیصں تیرہ برس تک اس کے بعد رمتیلوش مہینے تک تخت قیصری پر بیٹھا رہا ابن رشید کہتا ہے کہ ابن بطریق اس کا نام فرطنوس بتاتا ہے علاوہ اس کے اور لوگوں نے قرطخوس اور صعیدون نے برطالوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق دو مہینے تک بتاتے ہیں رومی مؤرخ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام لبیس بن طےجلس تھا اور وہ کمودہ قیصر کا تھا اور کہا کہ صرف ایک سال حکومت کی تھی اس کے سپہ سالاروں میں سے کسی نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ اس کی جگہ چھ ماہ ہی گزارے تھے❹ اس کے مرنے کے بعد دو مہینے بولیانس اور اس کے بھی اتفاق نہیں کیا بعضوں نے اس کو سوریانوس بادشاہ بنا جس طرح اس کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اسی طرح اس کے زمانے حکومت میں اتفاق نہیں کیا بعضوں نے اس کو سورس اور ہروشیوش نے طباریش بن ارنت بن انطونیش کے نام سے یاد کیا ہے ابن عمید نے اس کے زمانہ حکومت کو ابن بطریق کی روایت کے مطابق اور مسیحی اٹھارہ سال اور ابوقاقنیوش سولہ سال اور ابن الراہب تیرہ سال اور صعیدون صرف دو سال بتاتے ہیں۔

ہیکل الالہ کی تعمیر:...... بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی حکومت کے چوتھے سال عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں اسکندریہ اور مدر میں ایک ہیکل الالہ بنوایا ہروشیوش کہتا ہے کہ نیرون کی سختی کے بعد یہ پانچواں حملہ تھا۔ اس کے بعد اقطونیش ابن بطریق کی روایت کے مطابق چھ سال اور مسیحی کے خیال میں سات سال حکمران رہا اس نے اس کو انطونیش قسطس کے نام سے یاد کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اس کا زمانہ اسکندریہ کے پانچ سو پچیسویں سال کے بعد ہوا ہے۔

نصیبین کا محاصرہ:...... اسی کے زمانے میں اردشیر بادشاہ نے نصیبین کو گھیرے میں لے لیا اور اس کے باہر ایک قلعہ بنوایا اس کے بعد اس کو خراسان کی بغاوت کی خبر پہنچی تب وہ ان سے اس بات پر صلح کر کے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اس کے قلعہ سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں گے لیکن جیسے ہی اس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعے کے باہر سے ایک دیوار کھینچ کر قلعہ کے شہر کو اندر لے لیا اردشیر خراسان سے واپس آکر نصیبین پر دوبارہ

❶ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❷ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❸ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❹ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)

آ پہنچا اور بعض حکماء کے مشورہ سے اہل اللہ کی دعاؤں سے قلعہ پر قبضہ کیا

انطونیوش کی موت: ...... اردشیر کا اس کامیابی سے دل بڑھ گیا اور اس نے شام کے اکثر شہروں کے اردگرد ارمینیہ کو اپنے ماتحت علاقوں میں داخل کرلیا انطونیشا انہی لڑائیوں میں ہلاک ہو گیا اس کے بعد مفریق بن مرکہ حاکم بنا ایک سال کے بعد رومہ کے کسی سپہ سالار نے اس کو مار ڈالا۔

عیسائیوں کی خوشحالی: ...... اس کے اسکندروس، سابور بن اردشیر کے حکومت کے تیئسویں برس حکمران بنا تیرہ برس اس نے حکومت کی اس کی ماں عیسائیوں سے محبت رکھتی تھی ہرشیوش کہتا ہے کہ اس نے بیس سال حکومت کی اس کی ماں عیسائی تھی عیسائیوں کو اس کے زمانے میں بہت آرام اور سہولت رہی ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے ساتویں سال تادکلا اسکندریہ کا بطریق تھا سولہ سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔

اسکندروس اور سابور کی جنگ: ...... ہروشیوش کہتا ہے کہ حکومت کے دس سال کے بعد اس نے سابور بن اردشیر سے جنگ کی اور جب اس پر فتح یابی حاصل کر کے واپس آیا تو اہل رومہ نے اس پر اچانک حملہ کر کے اس کو مار ڈالا اس کے بعد مخشمیان بن لودیہ تین سال حکمرانی کرتا رہا یہ شاہی خاندان میں سے نہ تھا ارا کین حکومت نے افرنجہ (فرانس) سے لڑنے کے لئے اس کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

عیسائیوں پر ظلم وستم اور بطریق کا قتل: ...... اس کے زمانے میں عیسائیوں پر ظلم وتشدد ہوا یہ نیرون کے بعد چھٹی سختی تھی۔ لیکن ابن عمید نے اس کو فقیموس کے نام سے یاد کیا ہے اور باقی ان سب باتوں میں اتفاق کیا ہے کہ اس نے نصرانیوں میں سے سرجوس کو یسلیمہ میں اور واجوس کو دریائے فرات کے کنارے اور اسکندریہ کے بطریق کو قتل کر ڈالا۔ بیت المقدس کا پادری یہ سن کر اپنی کرسی چھوڑ کر جان کے خوف سے بھاگ نکلا اور اس کی حکومت کے تیسرے سال سابور بن اردشیا بادشاہ بنا یہ ہرشیوش کے خیال کے خلاف ہے کیونکہ اس کا خیال یہ ہے کہ اس نے اس کو مار ڈالا تھا۔

ابوفانیوس اور غزویانوس: ...... الغرض فقیموس مخشمیان کے مرنے کے بعد بونیوس تین مہینے تک بادشاہت کر کے مارا گیا ابن عمید نے اس کو ابو فانیوس لوکش قیصر اور ابن بطریق نے بلینایوس کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور ہروشیوش نے اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا اس کے بعد غزویانوس ابن عمید چار سال اور مسیحی اور صعیدین کے مطابق چھ سال تخت حکومت پر رہا اس کو ان مؤرخین نے ابوفانیوس فونیوس کی نام سے یاد کیا ہے اور صعیدین اسے قرطانوس کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ اسکندر کے پانچ سو اکیاون برس کے بعد ہوا ہے۔

عزویار کی فارس سے جنگ: ...... ہروشیوش کہتا ہے عزویار بن بلیسان نے سات سال بادشاہت کی اس نے اور فارس سے بہت لڑائیاں ہوئیں اس نے ان پر فتح یابی حاصل کی۔ ارا کین حکومت فارس کو فرات کے کنارے قتل کیا۔ اس کے بعد قلفش بن اولیاق بن انطونیش سات برس بادشاہ رہا۔ یہ سابقہ بادشاہ اسکندر کا چچازاد بھائی تھا ❶ سب سے پہلے رومی بادشاہوں میں سے اسی نے عیسائی مذہب اختیار کیا ابن عمید صعیدین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے چھ برس حکمرانی کی اس کی حکومت اسکندر کے پانچ سو پچپن برس بعد ہوئی۔ یہ مسیح علیہ السلام پر ایمان لایا اس کے پہلے سال حکومت میں ذنوشیدش اسکندریہ کا بطریق مقرر ہوا اور انیس سال تک اس عہد پر رہا یہ چودھواں بطریق تھا اسی کے زمانے میں مریوش پادری کے بھاگ جانے کے بعد عزویانوس مر گیا اور دس سال تک بیت المقدس کا پادری رہا۔

قلفش کی موت: ...... ابن عمید کہتا ہے کہ قلفش قیصر کو وافیس (وقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا۔ اور خود اس کی جگہ تخت پر بیٹھا اور پانچ سال اس کی حکومت رہی۔ مسیحی اور ابن راہب کی روایت کے مطابق ایک سال اور ابن بطریق کی روایت کے مطابق دس سال تک اس کی حکومت رہی ❷ یہ شاہی خاندان میں سے تھا اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئیں رومہ کے بطریق کو مار ڈالا۔ قرطاجنہ سے افسس تک علاقے کو فتح کرتا چلا گیا تھا ❸ مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر عیسائیوں کو مجبور کیا شہر افسس میں ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا۔

اصحاب کہف: ...... اسی کے زمانے میں سات شریف روم جو مؤمن تھے بھاگ نکلے اور پھر اس کے تادودوسیوس کے زمانے میں ظاہر ہوئے انہی

❶ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❸ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

کو اصحاب کہف (1) کہتے ہیں۔

عیسائیوں پر ظلم وستم: ...... ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام واجیہ بن مخشمان تھا اس نے صرف ایک سال حکمرانی کی اس کے زمانے میں ساتویں بار پھر نصرانیوں پر بہت ظلم وستم ہوئے اس نے رومہ کے بطریق کو مار ڈالا اس کے بعد غالش حکمران ہوا دو برس تک کی حکومت رہی اس نے بھی عیسائیوں پر ظلم وستم کیا اس کے زمانے میں بہت بڑی وبا پھیلی۔ جس سے سینکڑوں شہر ویران ہو گئے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ غالش بولیاش کا لڑکا ہے اور ابن بطریق بیان کرتا ہے کہ بولیاش غالیش کا سلطنت وحکومت میں شریک اور مددگار تھا۔ لیکن یہ غالیش سے پہلے ہی مر گیا اس کی حکومت پندرہ سال تک رہی۔ ابن عمید کی روایت کے مطابق اسکندر کی حکومت کے پانچ سو ستر سال کے بعد اس نے گیارہ سال تک حکومت کی (2) مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اس کا نام واقیوس بتایا ہے اور غالیوش کو اس کا لڑکا کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام اولیش تھا پانچ سال اس کی حکومت رہی۔ ابوفانیوس کی روایت کے مطابق اس کا نام غلیس تھا اور اس نے چودہ سال تک حکومت کی اور صعیدوں کے مطابق چودہ سال حکومت کی مگر اس کا نام اس الیونوس تھا۔ بہرحال ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بت پرست تھا۔ اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بہت سختیاں ہوئی۔

اسکندروس کا قتل: ...... اس کے پہلے سال حکومت میں کم تیموس۔ اسکندریہ کا پندرہواں بطریق مقرر ہوا اور سات سال کے بعد قتل کر ڈالا گیا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کر کے فارس کی طرف بھیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اس کو گرفتار کر کے کسریٰ بہرام کے پاس بھیج دیا۔ کسریٰ بہرام نے اس کو قتل کر ڈالا۔

غالینوش: ...... ہروشیوش کہتا ہے اس کے بعد غالینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ سال اس کی حکومت رہی اس کے زمانہ میں بھی نصرانیوں پر ظلم وستم ہوتا رہا خواہ مخواہ مارے جاتے تھے۔ بیت المقدس کا بطریق مار ڈالا گیا۔

سابور کی گرفتاری: ...... فارس سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں اس نے اس کے بادشاہ سابور کو گرفتار کر لیا تھا اس کے بعد احسان کرتے ہوئے آزاد کر دیا اس کے عہد حکومت میں وبا پھیلی اور عیسائیوں میں دعا سے دور ہوئی۔

قوط کی فتوحات: ...... قوط نے اپنے شہروں سے نکل کر غریقیوں اور مقدونیہ اور نبط پر قبضہ کر لیا یہ قوط سنبین کے نام سے مشہور ومعروف تھے ان کی رہنے کی جگہیں سریانی شہروں کے آس پاس تھیں چنانچہ انہوں نے اس غالینوس سے بغاوت کی اور جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ غریقیوں، مقدونیہ اور مریہ پر قبضہ کر لیا) (3) غلینوش کو رومہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا اس کے بعد اقادیدوش ایک سال حکمران رہا ابن عمید مسیحی کی روایت لکھتا ہے کہ اس نے اسکندر کی حکومت سے ۵۸۰ سال کے بعد ایک سال دو مہینہ حکومت کی اس حکومت کے پہلے سال میں یونس سمیصانی، انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھ سال تک اس عہدہ پر کام کرتا رہا یہ بطریق توحید کا قائل اور کلمہ اور روح خدا کے کسی دوسرے جسم میں حلول کرنے کا انکار کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو

---

(1) ...... اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے یہ لوگ شہر افسوس میں رہتے تھے دقیانوس کے ظلم وستم اور بت پرستی پر مجبور کرنے کی وجہ سے شہر چھوڑ کر ایک وسیع غار میں جا چھپے تھے۔ یہودی کہتے ہیں کہ وہ تین آدمی تھے آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کلام پاک سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہ لوگ ایک لمبے زمانے تک اسی غار میں پڑے سوتے رہے اللہ کے حکم سے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ دیتے تھے اور کتا ان کے روبرو اگلے پیروں پر سر رکھے لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ بروایت طبری تین سو سال کے بعد اللہ جل شانہ نے قدرت کاملہ دکھانے کے لئے ان کو جگا دیا ان میں سے ایک شخص کھانا خریدنے کے لئے بازار میں آیا اس کے بعد وہی دقیانوسی اشرفی تھی اس وجہ سے وہ بجرم قلب سکہ گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ نے اس سے اس کی کہانی پوچھی تب اس کو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آیا جس کا ذکر آسمانی کتاب میں تھا بادشاہ اور اس کے ارکین حکومت اس کے ساتھ غار میں گئے جب ان لوگوں نے مسیحی کے پیدا ہونے اور دقیانوس کے مرجانے کا حال سنا تو اللہ کے حکم سے اچانک زمین پر گر پڑے اور مر گئے بادشاہ نے اسی جگہ پر ایک قبہ بنوا کر ایک پتھر پر ان کے نام لکھوائے۔ ان لوگوں کے نام جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہ ہیں۔ یلیخا، مکشلینا، مشلینا۔ یہ لوگ بادشاہ کے دائیں طرف کے مصاحب تھے۔ مرنوش، دبرنوش، سازنوش، یہ لوگ بادشاہ کے بائیں جانب ہم نشین تھے۔ ساتواں وہ چرواہا جس نے ان کو غار کا راستہ بتایا تھا آٹھواں کتا تھا۔ جس کو قطمیر کہتے ہیں۔ (مترجم)۔

(2) ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ (3) ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

سب پادریوں نے انطاکیہ میں جمع ہو کر اس کی باتوں کی تردید کی اور انہیں جھٹلایا۔

قوط کی شکست:...... ہروشیوش کہتا ہے کہ خلدیوش قیصر کے بعد فلوڈیش ابن بلاریان بن موکلہ حکمران بنا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نامی گرامی سپہ سالاروں میں سے تھا۔ خاندان شاہی سیاس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے قوط کو جو پندرہ سال سے مقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کئے ہوئے تھا نکال باہر کیا لیکن دو سال حکومت کر کے مر گیا ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے بھائی نطلیل نے سترہ دن حکمرانی کی اس کو کسی سپہ سالار نے مار ڈالا۔ ابن عمید نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا اس کے بعد اور یلیانش چھ سال تک بادشاہ رہا ابن بطریق نے اس کو اولیش اور مسیحی نے ارنیوس اور ابوفانیوس نے اولیوش اور ہروشیوش اور ہروشیوش نے اور الیان ابن بلنیسان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اس کے زمانہ حکومت کو صرف پانچ سال تک بتایا ہے۔

عیسائیوں کی آزادی:...... ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے چوتھے سال میں تاون اسکندریہ کا سولہواں بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قومیں مذہبی اور نماز خفیہ طور سے ادا کرتی تھیں لیکن جب یہ بطریق مقرر ہوا تو اس نے تحفے تحائف دے کر ایک کنیسہ (کلیسہ) بنانے کی اجازت لے لی اسی وقت سے اعلانیہ اس میں مذہبی رسوم اور نماز ادا کرنے لگے۔

قسطنطین کی پیدائش:...... حکومت کے چھٹے سال قسطنطین پیدا ہوا ہروشیوش کہتا ہے کہ اسی اورلیان بن بلنیسان نے قوط سے مقابلہ کیا اور ان پر فتح حاصل کی رومہ کو نئے سرے سے آباد کیا۔

عیسائیوں کی تباہی:...... عیسائیوں پر نویں بار اس کے زمانے میں پھر سختی ہوئی۔ اس کے مارے جانے کے بعد طانیش بن الیاس ایک سال تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کا نام طافسوس تھا اور اس نے چھ ماہ حکومت کی جبکہ ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کا نام طفسانس تھا اور اس نے نو ماہ حکومت کی ❶ اس کے بعد فرقش قیصر پانچ سال تک بادشاہت کرتا رہا۔ ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس کا نام فروش تھا۔ ابن بطریق ابن الراہب وصعیدون کی روایت سے کہتا ہے کہ اس کو ش کہتے تھے۔ اس نے چھ دال حکومت کی اور مسیحی کہتا ہے کہ اس کا نام الیوس اور ارضیون تھا اس کا سات سال تک دور حکومت رہا۔ (ہروشیوش نے اس کا نام فاروش بن انطولیش بتایا ہے اور کہا ہے کہ اس نے فارس کے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ❷ ابن عمید کہتا ہے کہ سابور ذوالاکتاف کے سات سال کے بعد اور اسکندر کے ۵۹۲ سال کے بعد گزرا ہے عیسائیوں پر بہت سختیاں کرتا تھا۔ ایک بڑی جماعت کو اس نے ناحق ذبح کر ڈالا کسی لڑائی میں اپنے لڑکے کے ساتھ مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کے مارے جانے کے بعد اس کا لڑکا منارہان بادشاہ بنا اور دو چار روز کے بعد ہی مارا گیا۔ ابن عمید نے اس کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔

بقلادیانوش:...... اس کے بعد بقلادیانوش نے اکیس سال اور مسیحی کی روایت کے مطابق اور اسکندر کے ۵۹۵ سال کے بعد حکمرانی کی۔ (بعض مؤرخین کے نزدیک اس نے اٹھارہ سال تک حکومت کی اور اس کی حکومت کا زمانہ اسکندر سے پانچ سو پچانوے سال بعد ہے)۔ ❸۔ اس کے علاوہ دوسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ اس کا نام عربیطا تھا۔ یہ خدمت گزاری کے ذریعے سے قیصروں کی نظروں میں اتنا عزیز تھا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور خاص ساتھی بنا لیا تھا۔ اور اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھانے لگا)۔ اور اس کو بانسری بجانے میں مہارت حاصل کی تھی۔ (اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب یہ بانسری بجاتا تھا تو گھوڑے جھومنے لگتے تھے) ❹۔ فاریوش کی لڑکی اس پر عاشق ہو گئی تھی جب اس کا باپ فاریوش اور بھائی لڑائی میں مارا گیا تو رومیوں نے اس کے سر پر تاج شاہی رکھا اس نے بقلادیانوش (عربیطا) سے اپنا نکاح کر لیا اور ملک وحکومت کو اس کے حوالے کر دیا یہ تمام روم کے ملکوں پر قابض ہو گیا تھا۔ قسطنطش اس کا بھتیجا تھا۔ اور ان دنوں اسشیا (ایشیاء) و بیزنطیہ میں تھا۔ اور خود انطاکیہ میں رہنے لگا شام۔ مصر اور مغرب کے انتہائی علاقے اس کی حکومت میں شامل تھے۔

مصر اور اسکندریہ کی بغاوت:..... ۱۹ ویں سال عربیطا میں اہل مصر اور اسکندریہ نے بغاوت کی عربیطا نے طاقت سے اس کو ختم کیا اس کے بعد

---

❶ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❸ ..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❹ ..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

وہ بت پرستی کی طرف مائل ہوگیا۔گرجوں کو بند رکھے جانے کا حکم دیا۔عیسائیوں پر بہت سختیاں کیں۔ مارجرس قیس کو (جو کہ بطارقہ کے بڑے بیٹوں میں سے تھا) اور ملقوس کو ختم کیا۔ دسویں سال مار پطرس۔ اسکندریہ کا بطریق بنا دس سال کے بعد مارا گیا۔ اس کی جگہ اس کا شاگرد اسکندروس اسکندریہ کا بطریق ہوا۔ اسی کے بڑے شاگردوں میں سے اریوش ہے جو اس کا سخت مخالف تھا اور اس کے بطریقی کے زمانے میں نکال دیا گیا تھا۔ لیکن مار پطرس کے مرنے کے بعد اریوش نے اپنے خیالات سے توبہ کر لی جس کی وجہ سے اسے پھر گرجا میں داخل کر کے قسیس بنا دیا گیا۔

ہلانہ کا قبول عیسائیت:...... ابن عمید کہتا ہے کہ دیقلا یانوس کے زمانے میں قسطنطش اس کا (چچازاد بھائی) اور اس کا نائب جو بیزنطیہ اور ایشیا میں تھا اس نے بغاوت کی اور ہلانہ جو شاہی خاندان سے تھی اور پادری کے ہاتھ سے اصطباغ حاصل کر چکی تھی) ❶۔اس نے اس سے شادی کر لی جس سے قسطنطین پیدا ہوا نجومیوں نے اس کے پیدا ہوتے پر اس کی حکومت کی پیشن گوئی کی اور یہ کہا کہ تیرے ملک و مال کا مالک بنے گا'' دیقلا دیانوس'' نے یہ سن کر نہایت غصے سے قسطنطین کے قتل کا حکم دے دیا ہلانہ کو یہ حکم معلوم ہوا تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر الرہا کی طرف چلی گئی اور دیقلا دیانوس کے مرنے کے بعد واپس آئی جبکہ اس کا شوہر وقلا دیانوس کی جگہ روم میں حکومت کر رہا تھا۔ قسطنطین نے ملک وحکومت قسطنطین کے حوالے کر دیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ دیقلا دیانوس نے بیس سال حکومت کی اسکندر کے ۶۱۶ سال کے بعد اس کا آخری زمانہ ہوا۔

مقیمانوس:...... اس کے بعد اس کا لڑکا مقیمانوس بادشاہ بنا (ابن بطریق کے مطابق اس نے سات سال حکومت کی اور مسیحی اور ابن راہب کے مطابق ایک سال) ❷ اور مسیحی اور ابن راہب وغیرہ کہتے ہیں کہ مقطوس۔ بقلا دیانوس کا حکومت و ملک میں شریک تھا یہ اس سے کفر وعصیان میں بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا عیسائیوں کو ان دونوں کے ہاتھوں بہت سختیاں اٹھانی پڑیں ایک گروہ کثیر ان کے ظلم کی نذر ہو گیا۔ اس کے پہلے سال مار پطرس کا شاگرد اسکندروس اسکندریہ کا مشہور بطریق بنا اور تیس سال تک اس عہدہ پر رہا۔

مقیمانوس کی شکست:...... مقیمانوس کی حکومت میں یہ خرافات قصے بیان کرتے ہیں کہ فارس کا بادشاہ سابور لباس تبدیل کر کے روم گیا اور مقیمانوس کے دربار میں حاضر ہوا مقیمانوس نے اس کو پہچان کر قید کر لیا اور گائے کی کھال پہنا کر اپنے لشکر کے ساتھ لئے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا راستے میں سابور موقع پا کر قید سے بھاگ کھڑا ہوا اور فارس پہنچ کر اس نے فارس کے لشکر کو جمع کر کے مقیمانوس کو شکست دی اس طرح کی اور ناممکن روایات وحکایات بیان کرتے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ سابور نے رومیوں پر چڑھائی کی مقیمانوس نے اس کا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

دیوقاربان:...... ہروشیوش نے منار بان قیصر بن قاریوس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اسی وقت مارا گیا اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ رومیوں کی حکومت دیوقاربان نے اپنے ہاتھ میں لے لی اس نے قاتل قاریوس سے اس کے خون کا بدلہ لیا پھر اس پر قرینہ بن قاریوس نے خروج کیا دیوقاربان نے اس کو طویل لڑائیوں کے بعد گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

بغاوتیں اوران کا خاتمہ:...... اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) اندلس۔ افرقہ مصر میں بغاوتیں پھوٹ نکلی اور دوسری طرف سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کر دیا دیوقاربان نے اس سب لڑائیوں اور بغاوتوں کو مخشمیاں ہرکولیش کی جان توڑ کوششوں سے رفع دفع کیا۔ اور اس کو افرنجہ ملکوں کا قیصر بنا دیا تو اس نے ❸ اور افرنجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس سے قائم ہوگئی تھی) نہایت تھوڑی مدت میں خاتمہ کر کے برطانیہ کو دوبارہ دیوقاربان کی اطاعت پر مجبور کر دیا اس کے بعد اس۔ کہ بعد مخشمیان نے اپنے داماد قسطنطش اور اس کے بھائی مخشمش پسران

---

❶ اصطباغ، عیسائیت میں کسی اور مذہب سے آ کر داخل ہونے والے کو مخصوص طریقوں سے غسل وغیرہ دیا جاتا ہے اسے ''اصطباغ'' کہتے ہیں۔ (ثناءاللہ محمود)۔

❷ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❸ ...... تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔

مترجم: (صفحہ نمبر ۳۹۸) مسعودی کہتا ہے کہ رومی بادشاہ کل انتالیس ہوئے جنہوں نے چار سو ستاسی برس نو ماہ چھ دن حکومت کی۔ سب سے آخری بادشاہ یہی تھا۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا یہ بت پرست تھا اس کے بعد رومی بادشاہ عیسائی ہوگئے۔ اور قیاصرہ متنصرہ کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔

ولنیوس کو دیوقاربان کا نائب مقرر کیا تخشمش نے افریقہ کی بغاوت ختم کر دی اور اس کو بدستور رومانیوں کی حکومت میں قائم رکھا۔ دیوقاربان قیصر نے مصر و اسکندریہ کے باغیوں کو شکست دے کر ایک ایک کو چن چن کر مار ڈالا اور قسطنطش المانیون کی طرف گیا جو افرنجہ (انگریزوں) کے اطراف میں واقع تھے۔ ❶ اور وہاں کی بغاوت کی مشتعل آگ کو بجھایا۔ پھر مخشمیان سابور فارس کے بادشاہ کے مقابلہ پر گیا اور ایک طویل اور خوفناک لڑائی کے بعد اس پر غالب آیا اور اس کے شہر غورہ اور کوفہ کو ویران کر دیا۔ وہاں کے رہنے والوں کو گرفتار کر کے غلام بنالیا۔ اور انہیں قتل کر کے پھر روم واپس آ گیا۔ ❷ اس کے بعد دیوقاربان نے اس کو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افرنجہ تھے) سرکرنے بھیجا اس نے ان کی عقل ٹھکانے لگا دی ان واقعات نے ختم ہونے پر دیوقاربان نے عیسائیوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ نیرون کے بعد عیسائیوں کی سختیوں کا یہ دسواں سال تھا دس سال تک یہ قوم انہی مصیبتوں میں گرفتار رہی۔

دیوقاربان کا خاتمہ: ...... پھر دیوقاربان اور اس کے نائب مخشمیان کو اس کے اراکین حکومت نے معزول کر کے حکومت نے معزول کر کے حکومت وسلطنت قسطنطش ابن ولتینوس اور اس کے بھائی تخشمش کے حوالے کر دیا ان دونوں میں رومیوں کی سلطنت اس طرح تقسیم کر دی گئی کہ تخشمش (جس کو خلادیش بھی کہتے ہیں) مشرقی ممالک کا بادشاہ بنایا گیا اور قسطنطش مغرب وافریقہ و بلاد اندلس وافرنجہ پر حکومت کرنے لگا دیوقاربان اور مخشمیان معزولی ہی کی حالت میں شام کے کسی شہر میں مر گئے قسطنطش کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا قسطنطین۔ لاطینیوں کا بادشاہ بنا۔ انتہی کلام ہروشیوش۔

دیوقاربان یا ویقلا دیانوس: ...... دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے ویقلا دیانوس ظاہر کیا ہے اس کو ہروشیوش دیوقاربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر واقعات اور روایتیں نہایت متشابہ اور نام بہت مختلف ہیں۔ اس بات کو قارئین اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ایک غیر زبان کے ناموں کو دوسری زبان میں لانا نہایت دشوار ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اسلام آنے تک قسطنطنیہ کے ان قیصروں کی تاریخ جو عیسائی بن گئے تھے

عیسائی قیصر بادشاہ: ...... دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین بادشاہوں میں شمار کیے جاتے ہیں ان کی حکومت ساحل بحر روم پر اندلس سے رومہ، قسطنطنیہ، شام، مصر، اسکندریہ، افریقہ مغرب تک پھیلی ہوئی تھی انہوں نے ترک اور فارس سے مشرق میں سوڈان سے اگرب انوبہ میں جنگ سے پہلے یہ لوگ مجوسی دین کے پابند تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور ان کے دین کے پھیل جانے کے بعد انہوں نے مجوسی دین چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے عیسائی مذہب اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطین بن ولتینوس تھا اور اس کی ماں ہلانہ تھی جو مخشمیان کی بیٹی تھی جو دیوقاربان کا خلیفہ تھا۔ دیوقاربان تینتیسواں قیصر تھا اس کا ذکر ابھی گزر چکا ہے۔ ❸

وجہ تسمیہ نصرانی: ...... مسیحی دین کو نصرانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ناصرہ نامی محلے میں رہتے تھے جہاں وہ مصر سے اپنی والدہ کے ساتھ واپس آئے تھے۔ نصرانی مبالغہ کے صیغوں میں سے ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ دین غیر اہل عصابت کا ہے جس کی تائید ومدد اس کے ماننے والوں نے کی ہے۔

قیصروں کا سلسلہ نسب: ...... یہ قیصر بنو اصفر کے نام سے معروف ہیں۔ بعض مؤرخ ان کو عیصو بن اسحاق کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ محققین نے اس کا انکار اب کیا ہے۔ ابو محمد بن حزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھا ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ایک لڑکا حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ اور بھی تھا جس کا نام عیصاب تھا۔ اس کی اولاد شام کے ایک علاقے سراق کے پہاڑوں میں رہتی تھی۔ جن کا سلسلہ حجاز تک چلا گیا تھا۔ اس کا تقریباً سارا حصہ لاپتا ہو گیا۔

---

❶ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❷ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❸ تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)

روم اور ارموم کا فرق:......لیکن بعض کا خیال یہ ہے کہ روم ان کی اولاد میں سے ہے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے اس غلطی کی وجہ یہ ہے کہ جہاں یہ رہتے تھے اس جگہ کو اروم کہتے ہیں اس سے ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ روم اور ارموم ایک ہی ہیں حالانکہ یہ بات نہیں۔ کیونکہ روم اس کے بانی روملش کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (اور بسا اوقات بطور دلیل یہ روایت بھی پیش کرتے ہیں کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت حرث بن قیس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا کہ "ھل لک فی جلالہ نبی الاصغر؟ یعنی کیا بنو اصغر کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حالانکہ یہ واقعہ دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں احتمال یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ درحقیقت بنوعیصاب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو کیونکہ ان کو ارادہ توسرات نامی علاقے کی طرف جانے کا تھا اور وہاں تو بنوعیصو رہتے تھے)۔ ❶ میرے نزدیک بنوعیصو کی جگہ ایذوم میں تھی عرب اس کو معرب کرتے ہوئے زا کو را سے بدل دیا اور یہیں سے غلطی ہوئی۔ واللہ اعلم (اس جگہ کو یسعون بھی کہتے ہیں توریت میں اس کے دو نام ذکر کئے ہیں۔ ❷

قسطنطین:......ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقیمانوس پر حملہ کیا مقیمانوس شکست کھا کر میدان جنگ سے رومہ کی طرف بھاگا پل پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا مقیسیمانوس اور اس کے لشکر کا اکثر حصہ دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ قسطنطین کامیاب ہو کر رومہ میں داخل ہوا اور اپنی فتح کا جھنڈا اس کے بلند اور شاندار مینار پر لہرا دیا قسطنطین بیزنطیہ میں اپنے باپ کے چھبیس سال کے بعد حکومت کر چکا تھا۔ اس نے عدل وانصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اس کا سپہ سالار جو نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تھا اور رومہ میں اس کی طرف سے گورنر تھا اس نے باوجود تاکید اور منع کرنے کے وعدہ شکنی کرتے ہوئے عیسائیوں کو قتل کیا بت پرستی کی بنیاد ڈالی ماردیادس بطریق کو پھانسی دے دی قسطنطین نے یہ سن کر اس کو گرفتار کرنے کے لئے ایک لشکر رومہ کی جانب بھیجا وہ گرفتار ہو کر قسطنطین کے پاس لیا گیا اور وہیں قتل کیا گیا اس کے بعد قسطنطین شہر نیقہ میں اپنی حکومت بارہویں سال میں عیسائی ہو گیا بت خانے گروا دیئے گئے (گرجے) بنوائے۔ انیسویں سال شہر نیقہ میں پادریوں کا جلسہ مواریوش گرجے سے نکالا گیا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے۔

اسکندروس کا قتل:......اس جلسہ کا صدر اسکندروس تھا جو بطریق اسکندریہ کا بطریق تھا یہ اس جلسہ کے پانچ مہینے کے بعد مذہبی حکومت کے پندرہویں سال مر گیا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ اسکندروس قسطنطین کی حکومت کے پانچویں سال بطریق بنایا گیا اور چھ سال اس عہدہ پر رہا۔ اور دیقلادیانوس کی حکومت کے چھبیسویں سال قتل کیا گیا اس کے زمانے میں قیساریہ کا پادری اوسیانوس تھا۔ مسیحی کہتا ہے کہ ۳۳ سال بطریق رہا پیتل کے بت توڑ دیئے جو اسکندریہ کے زحل نامی ہیکل میں تھے اور ان کی جگہ گرجا بنوایا جسے اس نے اپنی حکومت میں گرا دیا تھا) ❸ ابن راہب کہتا ہے کہ اسکندروس، جلوس قسطنطین کی حکومت کے پہلے سال بنایا بائیس سال تک اسی عہدہ پر رہا۔

صلیب کی دریافت:......اسکے عہد میں ہلانہ قسطنطین کی ماں بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئی کنائس (گرجے) بنوائے صلیب کے بارے میں پوچھا مقلویوس اسقف بیت المقدس کے پادری قلویوس نے اس کا پتہ بتایا کہ یہود نے اس کو دفن کر دیا ہے اور اب اس پر کوڑا اور گندگی پھینکتے ہیں ہلانہ نے یہود کے کاہنوں کو جمع کر کے صلیب کی جگہ کے بارے میں پوچھا اس کی جگہ خس وخاشاک سے صاف کیا اور اس جگہ سے تین لکڑیاں نکالیں۔ ہلانہ نے پوچھا کہ ان تین لکڑیوں میں سے مسیح کی صلیب کون سی ہے۔ پادری نے کہا کہ جس لکڑی کے چھونے سے مردہ زندہ ہو جائے وہی اصلی صلیب ہے۔ ہلانہ نے اس کے کہنے کے مطابق تجربہ کیا عیسائیوں نے اس دن کو صلیب ملنے کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا ہلانہ نے اس مقام پر کلیسا قمامہ تعمیر کرایا پادری مقابوس کو کنائس (گرجے) بنوانے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ ۳۲۸ میلادی مسیحی میں ہوا ۲۱ جلوس قسطنطین کی حکومت کے ۲۱ سال کے بعد اسکندروس کی ہلاکت ہوئی اس کی جگہ اس کا شاگرد (اثناشیوش مقرر ہوا اسکی ماں اسکندروس کے ہاتھوں عیسائی ہوئی تھی اور اس نے اس کی خدمت میں تعلیم وپرورش پائی اور اسی کی جگہ پر بطریق بنا تھا اریوش کے مقلدوں نے اس کی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

یہودیوں کا قتل عام:......قسطنطین نے قدس کے یہود کو عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر عیسائی ہو گئے لیکن یہ راز خنزیر (سورنہ کھانے سے ظاہر ہو گیا۔ قسطنطین نے غصے میں آ کر ان میں سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعض ان میں سے جان کے ڈر سے عیسائی ہو گئے۔ اور یہ سمجھے کہ

---

❶......تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❷......تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❸......تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

یہودی علما نے اپنے آباؤ اجداد کی پیدائش کی تاریخوں میں تقریباً پندرہ سو سال کم کر دیے ہیں تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس ظاہر ہوں گے اور اس کا وقت نہیں آیا اور صحیح توریت وہ ہے جس کی تفسیر یہودی علماء نے لکھی ہے۔ ابن عمید کا خیال یہ ہے کہ قسطنطین نے اس توریت کو منگوایا اور اس کمی کو دیکھا جو توریت میں تھی اور کہتا ہے کہ یہ وہی توریت ہے جو آج کل عیسائیوں کے پاس ہے۔ (1)

قسطنطین کی وجہ تسمیہ: ...... قسطنطین نے بیزنطیہ کو نئے سرے سے آباد کر کے اس کو اپنے نام پر قسطنطنیہ (2) کے نام سے منسوب کیا پھر اس کا ملک اس کے تین بیٹوں میں اس طرح تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور اس کے متعلقات پر حکمران بنا۔ دوسرا قسطنطین شام سے مشرق تک اور قسطوس رومہ اور اس کے مضافات کا بادشاہ بنا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس سال حکومت کی چھبیس برس بنیرنطیہ میں مقسیمانوس کے غلبے سے پہلے چوبیس سال روم کے قبضے کے بعد اپنی حکومت کے بارہویں عیسائی ہوا اور ۶۵۰ اسکندری میں (3) مر گیا۔

قسطنطین کے عیسائی ہونے کی وجہ: ...... ہروشیوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطش مجوسی تھا عیسائیوں پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اس نے رومہ کے بطریق کو نکال دیا جس کی بددعا سے کوڑھی ہو گیا۔ طبیبوں نے اس کو لڑکوں کے خون سے نہانے کے لئے کہا چنانچہ اس علاج کے لئے بہت لڑکے پکڑ لئے گئے اتفاقاً اس کو ان کی بے کسی پر رحم آ گیا اس نے ان سب کو چھوڑ دیا رات کو اس نے خواب میں دیکھا اس کو بطریق رومہ کی پیروی کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ صبح ہوتے ہی اس نے بطریق رومہ کو دوبارہ میں اعزاز و تکریم سے بھیج دیا اور کوڑھ سے بھی نجات پائی اور خود عیسائی بن گیا۔

قوم کی بغاوت: ...... قوم کی مخالفت کے خیال سے اس نے رومہ کو چھوڑ کر قسطنطنیہ میں قیام کیا اور اس کی مضبوط فصلیں اور قلعے بنوائے اور اپنی عیسائیت کا اعلانیہ اظہار کیا اہل رومہ نے اس کے مذہب کے تبدیلی کرنے کی وجہ سے بغاوت شروع کر دی۔ قسطنطین نے اپنی طاقت سے اسے ختم کر کے ان کو مغلوب کر دیا اور عیسائیت کو پھیلانے میں پوری مدد کی پھر فارس پر چڑھائی کی اور ان کے اکثر ممالک کو ان سے چھین لیا حکومت کے بیسویں سال قوط کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اس کے ملک میں گھس آیا اس نے ان کی شورش (4) کو بھی ختم کیا اور اپنے ملک سے ان کو نکال دیا۔

قسطنطین کا خواب: ...... اس کے بعد اس نے خواب میں صلیب کو دیکھا اور کسی کہنے والے نے خواب میں کہا کہ "یہی تیرے لئے کامیابی کی علامت ہے" صبح ہوتے ہی اس نے خواب کو بیان کیا اس کی ماں ہلانہ بیت المقدس میں گئی۔ صلیب کو نکالا عطریات سے اس کو معطر کر کے اطلسی غلاف میں لپیٹ کر اپنے ساتھ لائی۔ کنائس (گرجے) مختلف شہروں میں بنوائے۔ پھر ان واقعات کے بعد قسطنطین اکتیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ ہروشیوش کا کلام ختم ہوا۔

قسطنطین ثانی اور اس کے بعد: ...... قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران بنا ہروشیوش اس کو اسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے ابن عمید لکھتا ہے کہ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی اس کا بھائی قسطوس اپنے باپ کی جانب سے رومہ میں حکومت کرتا رہا ۵ جلوس قسطنطین کی حکومت کے

---

(1) ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ (2) قسطنطنیہ پہلے ایک جزیرہ خالی تکون تھا اہم قدیمہ اس کو مفت کوہ کہتی تھیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی شکار گاہ تھی چھ سو ستر سٹھ برس قبل از مسیح اس کا ظہور ہوا اور پانچ ہزار آٹھ سو برس کے بعد ہبوط آدم اس کی بنا پڑی۔ اس کی دولت اور زرخیزی اس قدر زیادہ ہے اس کے بندرگاہ کا نام گولڈن ہارن (شاخ زریں) ہے سب سے پہلے اس پر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیوں کے اس کو فتح کر لیا ایک مدت تک یہ ایتران کے قبضے میں رہا پھر چار سو تریسٹھ برس قبل از مسیح لونیا کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیوں کو اس کا حاکم بنایا چوبیس بار اس پر حملہ کیا گیا اور چار بار یورش سے فتح کر لیا گیا۔ ہر بار اس کے باشندے قتل اور بازاروں میں فروخت کئے گئے آخر کار قسطنطین اعظم نے اس کو فتح کر کے بجائے رومۃ الکبریٰ کے اس کو اپنا دار الحکومت بنا لیا گیارہ صدی تک یہ خوب ترقی پذیر رہا نئے نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیاں قلعہ بندیوں میں محاطہ بنائی گئیں جس کا اس زمانہ میں بھی بحر ناموراتک نشان ظاہر ہوتا ہے ۳۲۰ء سے ۵۳۰ تک متفرق بادشاہوں نے حکومت کی ملکی لڑائیوں اور بغاوت سے بہت زیادہ اس کی عظمت و شان و شوکت کو نقصان پہنچا اسی عرصہ میں ایرانیوں نے پہلے کئی بار اس پر حملے کئے عربوں نے اس پر چڑھائی کی۔ آخر یہ ہو گیا تھا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ خلفاء عباسیہ کو خراج دینے لگے عیسائی مجاہدین نے ہی جو جنگ صلیبی کا ثواب کمانے آئے تھے نقصان پہنچایا اور اس کے باشندوں کو ایذائیں دیں آخر الامر سلطان محمد ثانی بانی دولت عثمانی نے اس پر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ پر بجائے صلیب کے ہلالی پرچم اوڑھا دیا۔ اس وقت سے آج تک سلاطین اسلامیہ کا یہ پایہ تخت ہے اور اسلام بول کے نام سے موسوم ہے گو ان دنوں میں جدت و قدامت کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔ (3) ...... ۶۵۰ اسکندری یعنی اسکندر اعظم کی موت ۶۵۰ سال کے بعد۔ (4) ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

پانچویں سال ایک لشکر رومہ کی طرف بھیجا اس نے رومہ کو فتح کر لیا اریوش اس وقت یہیں موجود تھا اور ایک طرح سے اس کا مذہب پھیل گیا تھا۔ اس کے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ انطاکیہ مصر اور اسکندریہ میں پوری طرح سے اثر کر گئے تھے ان کے ماننے والوں کا ایک خاص گروہ ہو گیا تھا چنانچہ انہوں نے اسکندریہ کے بطریق پر حملہ کیا❶۔ بطریق اسکندریہ بخوف جان اسکندریہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور اپنی حکومت کے چوبیسویں سال مر گیا۔❷

یولیاش: ...... قسطنطین کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اس کا چچازاد بھائی یولیاش (۱) (لسیانش) بادشاہ بنا۔ (ہروشیوش کہتا ہے کہ قسطنطش کا بیٹا تھا اور اس نے ایک حکومت کی اور ابن عمید کہتا ہے کہ اس نے سابور کی حکومت کے تیسرے سال بالاتفاق دو سال حکومت کی)❸ اس نے عیسائیت چھوڑ کر بت پرستی اختیار کر لی گرجے بند کروا دیئے۔ عیسائیوں پر سختیاں کیں ان کی معافیاں ضبط کر لیں۔ فارس پر صابور کے زمانے میں چڑھائی کی۔ دوران لڑائی اس کو ایک تیر لگا اور وہیں مر گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ فارس جاتے ہوئے راستہ بھول کر ایک بیابان میں پڑ گیا دشمنوں نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اس کے بعد بلیان بن قسطنطی (۲) نے ایک سال بادشاہت کی اس نے فارس کے بادشاہ پر حملہ کیا۔ لیکن بغیر کسی لڑائی کے صلح کر کے جب واپس آ رہا تھا تو راستے میں اتفاقاً مر گیا۔

یوشانوش: ...... ابن عمید نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس کے بعد یوشانوش نے بالاتفاق سابور کی حکومت کے سولھویں سال حکمرانی کی۔ یہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تھا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق ہو کر اس شرط پر اس کی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کر لے، یوشانوش نے اس شرط کو قبول کر لیا اور اپنے لشکر کا صلیبی جھنڈا بنوایا۔ سابور نے اس کو بادشاہ بنانے کا مشورہ دیا اور لشکر میں اس کے لئے صلیب نصب کی۔❹

عیسائیوں کی خوشحالی: ...... نصیبین سے (جو کہ فارس کے قبضے میں تھا) عیسائیوں کو لا کر آمد میں آباد کیا اور اپنے دارالحکومت میں پہنچ کر پادریوں کو گرجوں کی طرف واپس بھیج دیا ان میں سے اشناشیوش بطریق اسکندریہ تھا اس سے اس نے کونسل نیقیہ کے متفقہ عقیدہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی اس نے پادریوں کو جمع کر کے دوبارہ اس عقیدہ کو لکھوایا۔ اور اس کی پابندی کی ہدایت کی۔ ہروشیوش نے اس یوشانوش کا کچھ ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے بلنسیاں بن قسطنطش کو لکھا ہے اور اس کے زمانے میں قوط کے دو فرقے ہو گئے ایک تو مذہب اریوش کا پابند تھا اور دوسرا مجمع نیقیہ کے مقرر شدہ عقیدہ کا۔

یوشانوش کی موت: ...... داماشس رومہ کا بطریق بنا بعد اس کے وہ فالج میں مبتلا ہو کر مر گیا اس کی جگہ والیش چار سال بادشاہ رہا۔

عیسائیوں کی سختی: ...... یہ مذہب اریوش کا ماننے والا تھا اس وجہ سے معاہدۂ نیقیہ کے ماننے والوں کو اس نے ستایا ان پر سختیاں کیں اکثر کو قتل کر ڈالا بعض عیسائی قومیں اہل افریقہ کی مدد سے باغی ہو گئیں اس نے ان پر تلوار کے زور سے فتح حاصل کی اور قرطاجنہ میں ان کو قتل کر کے قسطنطنیہ واپس آیا قوط اور دوسری قوموں میں سے جو اس سے باغی ہو گئی تھیں ان سے لڑا اور انہی لڑائیوں میں مارا گیا وہ والیطنیوس تھا اس نے بارہ برس حکومت کی تھی جیسا کہ ابن بطریق اور ابن الراہب سے روایت کی گئی ہے۔ مسیحی سے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکومت کی اور اس کا بھائی والیاش اس کی حکومت میں شریک تھا ۲۷۶ اسکندری (۱) مطابق سابور کے دور حکومت میں❺ بادشاہ بنا۔

بطارقہ: ...... وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانے میں اہل اسکندریہ نے اشناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کر کے قتل کرنا چاہا لیکن یہ اس بات سے واقف ہو کر بھاگ گیا اہل اسکندریہ نے اس کی جگہ وقیوس کو بطریق بنایا جو کہ اریوش کی رائے کا ماننے والا تھا اور اس کے بعد ایک کونسل کا جلسہ نیقیہ میں پانچ مہینے کے بعد پھر ہوا۔ اشناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال باہر کیا اشناشیوش کے مرنے کے بعد اس کے شاگرد پطرس دو سال تک بطریق رہا لوقیوس کے حمایتیوں نے پھر سر اٹھایا اور لوقیوس کو دوبارہ بطریق بنایا تین سال تک یہ اس عہدہ پر رہا پھر اہل کونسل نیقیہ نے حملہ کر کے لوقیوس کو ہٹا دیا اور اس کی جگہ پطرس کو مذہبی حکومت کی کرسی پر بٹھایا ایک سال کے بعد یہ مر گیا داریانوس قیصر اور اریوش کے ماننے والوں میں بہت لڑائی رہی۔

---

❶ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❸ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❹ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

❺ ...... یعنی اسکندر اعظم کے دو سو چھہتر سال بعد اور سابور کی حکومت کے سترہویں سال۔

والیطینوس اور والیش: ...... مسیحی کہتا ہے کہ والیطینوس اہل کونسل کے طے کیے ہوئے معاہدہ کا ماننے والا تھا۔ اس کا بھائی والیش اریوش کے مذہب کا ماننے والا تھا اس نے مذہب کی تعلیم ثادوکسیس قسطنطنیہ کے پادری سے پائی تھی اس نے اس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا وعدہ لیا تھا چنانچہ جب یہ بادشاہ بنا تو اس نے سب پادریوں کو (جو کہ کونسلی مذہب کی جگہ سمیساط میں سے اریوس کو بطریق بنایا۔ پھر بطرس قید لیس بھاگ کر رومہ میں جا ٹھہرا۔ والیطینوس اور سابور میں بہت لڑائیاں ہوئیں دوران لڑائی والیطینوس مر گیا۔

والیش: ...... اس کی جگہ والیش حاکم بنا ابن عمید ابن راہب کی روایت سے تحریر کرتا ہے کہ اس نے دو سال اور ابو فانیوس کہتا ہے کہ تین سال حکومت کی اس کا نام دانش تھا وہ یہ کہتا ہے کہ یہ ان دو بادشاہوں کا باپ ہے جنہوں نے حکومت چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی یعنی مکسیموس اور دوقادیوش اس کی حکومت کے دوسرے سال طیمانوس پطرس بطریق کا بھائی اسکندریہ کی طرف بھیجا گیا۔ سات سال کے بعد وہیں مر گیا۔

اغرادیانوس: ...... اس کے بعد اغرادیانوس قیصر بنا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ والیش کا بھائی تھا والیطینوس ابن والیش اس کی حکومت میں شریک تھا ایک سال اس کی حکومت رہی ابو فانیوس کہتا ہے کہ دو سال اور ابن بطریق کی روایت ہے کہ اس نے تین سال حکومت کی۔

پادریوں کی واپسی اور اغرادیانوس کی موت: ...... مسیحی اور ابن راہب سے روایت کی جاتی ہے کہ تاوداسیوس کبیر ان دونوں کی حکومت میں شریک تھا اسکندریہ کے چھ سو نوے سال کے بعد یہ لوگ بادشاہ بنے اس نے ان سب پادریوں کو واپس بلا لیا۔ جن کو والیش نے جلاوطن کر دیا تھا ان کو پھر ان کے عہدوں پر مقرر کیا ایک ہی سال میں اغرادیانوس اور اس کا بھتیجا مر گیا۔

تاوداسیوس: ...... ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونوں کے بعد تاوداسیوس ❶ بادشاہ بنا سترہ سال اس کی حکومت رہی بالا تفاق اسکندر کے ۶۹۰ سال کے بعد اور سابور کے اکتیسویں سال یہ بادشاہ بنا اس کے چھٹے سال اثناسیوش اسکندریہ کا بطریق مر گیا اس کی جگہ اس کا کاتب تادفیلا مقرر ہوا قسطنطنیہ کا بطریق یوحنا فم الذہب ❷ اور قبرص ❸ کا پادری ابو قانیوس تھا یہ پہلے یہودی تھا بعد میں عیسائی بن گیا۔ تاوداسیوس کے دولڑکے ارقادیوس اور برہادیوس ❹ تھے۔

اصحاب کہف کا آنا: ...... پندرہویں سال ساتوں جواب ظاہر ہوئے جو اہل کہف کے نام سے مشہور ہیں اور زمانہ دقیانوس میں شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے یہ لوگ تین سو نوے سال تک سوتے رہے جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر آ گیا ہے۔ ان کے پاس تانبے کا ایک صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جس میں ان کا قصہ لکھا ہوا تھا تاوداسیوس قیصر کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ان کو تلاش کرایا چنانچہ کوششوں کے بعد وہ لوگ مردہ حالت میں پائے گئے تاوداسیوس قیصر کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ان کو تلاش کرایا چنانچہ کوششوں کے بعد وہ لوگ مردہ حالت میں پائے گئے تاوداسیوس نے اس جگہ پر ایک کنیسہ (گرجا) بنوا دیا اور اس دن کو ان کے ظاہر ہونے کی خوشی میں عید کا دن مقرر کیا۔

گرجوں پر قبضہ: ...... مسیحی کہتا ہے کہ اریوس کے ماننے والے کنائس (گرجوں) میں چالیس برس سے حکومت کر رہے تھے اس نے ان سب کو گرجوں سے نکلوا دیا جلاوطن کر دیا اور اپنے لشکریوں میں سے ان سب کو نکال دیا جو اس کے مذہب کو ماننے والے تھے۔

کونسل کا دوسرا اجلاس: ...... کونسل نیقیہ کے دو سو پچاس برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطنیہ ❺ میں منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ پہلے جلسے کا مقررہ عقیدہ بہت صحیح اور درست ہے نہ اس سے کچھ کم کیا جائے اور نہ کوئی اضافہ کرے۔ اس کی حکومت کے پندرہویں سال سابور بن سابور شاہ فارس مر گئے

---

❶ ...... پہلا "تاوداسیوس" یا تیودوسیوس (عربی نسخہ کے مطابق) غالباً تھیوڈور ۳۷۸ عیسوی سے ۳۹۵ عیسوی تک حکومت کرتا رہا۔ (تاریخ بزنطینیہ ڈاکٹر نعیم فرح)

❷ ...... سونے کا منہ (ثناء اللہ محمود) ❸ ...... قبرص موجود سائپرس۔ ❹ ...... تاریخ بزنطیہ (قسطنطنیہ) ڈاکٹر نعیم فرح۔

❺ ...... تیودوسیوس نے ۳۸۱ عیسوی میں دینی کونسل کا اجلاس قسطنطنیہ میں بلایا یہ اجلاس مجمع مسکونی ثانی کے نام سے مشہور ہے اور اس میں یہ طے پایا کہ ارثوذکسی "عربی نسخہ کے مطابق" اردو انگلش میں ارتھوڈکس مذہب ختم کر کے اردیوی مذہب پھیلایا جائے (تاریخ بزنطیہ ڈاکٹر نعیم فرح)۔

اوراس کی جگہ بہرام بادشاہ بنااس کے بعد سترہ سال حکومت کر کے تاوداسیوس بھی مر گیا۔

ولیطانش:...... ہروشیوش۔ والیش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس کے بعد ولیطانش بن فلنسیان والیش کا بھائی چھ سال بادشاہ رہا یہ چالیسواں قیصر تھا طودوشیش بن انطیونس بن لوخیان، مشرقی ممالک میں اس کا گورنر تھا اور اپنی حکومت کو فتوحات کے ذریعے سے وسیع کرنے میں مشغول تھا۔ اسی دوران اہل رومہ نے حملہ کر کے اپنے سپہ سالار کو مارڈالا اور ولیطانش کو بادشاہی سے ہٹا کر طودوشیش کو مشرق سے لاکر اپنا بادشاہ بنالیا طودوشیش نے تخت پر بیٹھتے ہی بلوائیوں کو سزائیں دیں اور نہایت استقلال سے چودہ سال حکمرانی کر کے مر گیا۔ بعد میں اس کا لڑکا ارکادیکش حکمران بنا۔ ہروشیوش کے جس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طودوشیش ہی تاوداسیوس ہے جس کا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے کیونکہ یہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا لڑکا ارکادیکش ہے اور اس کے علاوہ یہ دونوں مؤرخ ان کے مدت حکومت میں بھی اتفاق کرتے ہیں ممکن ہے کہ ولیطانش جس کا ذکر ہروشیوش نے کیا ہے اغرادیانوس ہو جس کا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ارکادیش:...... ابن عمید کہتا ہے کہ ارکادیش (ارقادیوس) ابن تاوداسیوں اکبر نے بالاتفاق تیرہ سال حکومت کی یہ تیسرے سال بہرام بن سابور کی حکومت سے تخت نشین ہوا یہ قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور اس کا بھائی نوریش (اورنوریس) رومہ کا حاکم تھا۔ اس کے صرف ایک لڑکا ہوا جس کا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر طودوشیش رکھا جب یہ بڑا ہوا تو اس نے اپنے استاد اریانوس کو طودوشیش کی تعلیم کے لئے بلایا اریانوس بھاگ کر مصر جا پہنچا اور ترک دنیا کر کے راہب ہو گیا ارکادیکش نے مال وزراء کے لالچ سے اس کو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا جبل مقطم کے ایک قریہ طرا❶ میں تین سال کے بعد مر گیا ارکادیکش نے اس کی قبر پر ایک گرجا اس کی یادگار میں بنوادیا جو دیر القصیر کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کو دیر البغل بھی کہتے ہیں)❷۔ اسی کے زمانے حکومت میں ابوفانیوس۔ قبرص❸ سے واپس آتے ہوئے دریا میں ڈوب کر مر گیا اور قسطنطنیہ کے بطریق یوحنا فم الذہب کا انتقال ہو گیا۔

ارکادیش کا خاتمہ:...... اور ارکادیش نے ابوفانیوس کے پیچھے پیچھے اس کو بھی نکلوادیا تھا پھر دونوں کو بلایا لیکن دونوں مر گئے۔❹ اس کے بعد نویں سال بہرام بن سابور مر گیا اس کی جگہ یزدجرد بادشاہ فارس ہوا پھر ارکادیکش بھی ہلاک ہوا اس کی جگہ طودوشیش اصغر بن ارکادیکش تیرہ برس تک بادشاہ رہا۔ اور اس نے اپنے بھائی انوریش کو روم کا گورنر بنایا تھا۔❺

قوط کا روم پر حملہ:...... اس کے زمانے میں لاطینیوں کا ملک تقسیم کر دیا گیا اردگرد کے گورنروں نے مخالفت کی افریقہ میں بہت فتنہ وفساد برپا ہوا۔ قومس اس کے بھائی نے اس کو ختم کیا اس کے بعد افریقہ سے قبرص چلا آیا اور رہبانیت اختیار کر لی پھر قوط نے رومہ پر حملہ کیا انوریش شکست کھا کر رومہ چھوڑ کر بھاگ گیا قوط نے تلوار کے زور سے فتح کر لیا وہاں کے مال واسباب کو لوٹ لیا گرجوں کے مال واسباب اُٹھا کر لے گئے۔ پھر جب ارادیکش قیصر مر گیا تو انوریش نے اس کی جگہ پانچ سال حکمرانی کی اور قوط کو رومہ سے نکال باہر کیا بعض کہتے ہیں کہ جب یہ مر گیا تو طودوشیش بن ارادیکش بادشاہ بنا۔ ابن عمید نے انوریش کا کچھ تذکرہ نہیں کیا بلکہ اس کا بیان یہ ہے کہ ارادیکش کے بعد اس کا لڑکا طودوشیش بادشاہ بنا۔ ابن عمید نے انوریش کا کچھ تذکرہ نہیں کیا بلکہ اس کا بیان یہ ہے کہ ارادیکش کے بعد اس کا لڑکا طودوشیش اصغر بادشاہ بنا بیالیس سال اس کی حکومت رہی۔ یہ بالاتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچویں برس حکمران بنا۔

نسطوریش کی جلاوطنی:...... اس کی اور اہل فارس کی بہت سے لڑائیاں ہوئیں اس کے پہلے سال اسکندریہ کے بطریق تاوفیلا کا انتقال ہوا اس کی

❶...... طراط کی پیش کے ساتھ۔ دریائے نیل کے مشرق کنارے پر فسطاط نامی علاقے کا ایک گاؤں ہے۔ جو الصعید کے آس پاس واقع ہے۔ (معجم البلدان)۔

❷...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❸...... قبرص، سائپرس۔

❹...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

❺...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

جگہ اس کا بھتیجا کیریوش کنیسہ اسکندریہ کے گرجے کا افسر بنا ستر ہویں سال نسطوریش ❶ قسطنطنیہ کا بطریق مقرر ہوا چار سال تک یہ اس عہدہ پر رہا لوگوں میں اس کے عقائد مشہور ہو گئے آہستہ آہستہ اس کی خبر کیریوش اسکندریہ کے بطریق کو پہنچی اس نے دوبارہ عقائد نسطوریش بطریق رومہ، انطاکیہ اور بیت المقدس سے مشورہ کر کے شہر افسیس میں دو سو پادریوں کو ایک کونسل میں جمع کیا۔ سب عہدہ داروں کے اتفاق سے نسطوریس کے کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور گرجا سے نکال باہر کیا۔ نسطوریس قسطنطنیہ سے نکل کر اخمیم (صعید مصر) میں اکر مقیم ہوا سات سال تک یہیں ٹھہرا رہا جزیرہ اور موصل میں فرات تک عراق اور فارس میں مشرقی شہروں تک اس کا مذہب پھیل گیا۔ طودوشیش نے قسطنطنیہ کے گرجا میں نسطوریش کے بعد مقیموس کو مقرر کیا تین سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔

فارس اور ترک کی جنگیں: ...... ❷ چودہویں سال اسکندریہ کا بطریق کیریوش مرگیا اور اس کی جگہ ویسقرس مقرر کیا گیا مرقیان نے اس پر بہت سختیاں کیں ❸ سولہویں سال یزدجرد کسریٰ مرگیا اس جگہ بہرام جوان لڑائیوں سے ایک طرف ہو کر روم پر حملہ آور ہوا۔ طودوشیش نے اس کو شکست دی اس کے بعد اس کا لڑکا یزدجرد بادشاہ بنا۔

قوط کی زرم پر چڑھائی اور صلح: ...... ہروشیوش کہتا ہے کہ طودوشیش کے بعد مرقیان تخت پر بیٹھا اس نے باتفاق مؤرخین چھ سال حکمرانی کی طودوشیش کی بہن سے اس کا نکاح ہوا۔ ہروشیوش اس قیصر کا نام مرکیان ابن ملکیہ بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے زمانے میں کونسل کا چوتھا جلسہ مقدونیہ میں ہوا جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ یہ کونسل ولیقرس اسکندریہ کے بطریق کی وجہ سے منعقد ہوئی تھی اس سے پہلے جلسہ مقررہ عقیدے میں چند بدعات نکالی تھیں جس سے تمام گرجوں کے عہدہ داروں نے متفق ہو کر دلیقرس کو گرجے سے نکال دیا اور اس کی جگہ برطارس کو مقرر کیا۔

عیسائیوں کے فرقے: ...... اسی وقت سے عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے ایک ملکیہ جو کہ مقررہ کونسل کے عقیدے کے پابند ہیں جس کو مرقیان نے گرجا کے سب عہدے داروں کی موجودگی میں یہ حکم دیا تھا کہ خلقدونی کونسل کے مقررہ عقیدہ کی پابندی نہ کی جائے۔ دوسرا یعقوبیہ ❹ جو مذہب ویسقرس کا پابند ہے۔ یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ❺ تیسرا نسطوریہ ہے یہ مذہب مشرق میں زیادہ ہے کیونکہ یہ نسطوریش کی جلاوطنی کے زمانے میں پھیلا تھا۔

پہلا رہبان: ...... اسی مرکیان کے زمانے میں سب سے پہلے عیسائیوں میں سے شمعون انطاکیہ کے صومعہ میں رہبان بنا اور یزدجرد کسریٰ مرگیا اور یہ خود بھی چھ سال کے بعد اور نیرون کی حکومت کے آٹھویں سال ❻ میں اس نے سولہ سال بادشاہت کی ہروشیوش اس مدت سے اتفاق کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ لیون بن شخلیہ بھی اس دوران ہوا۔ ❼۔ یہ مذہب ملکیہ کے ماننے والا تھا جب اہل اسکندریہ نے مرکیان کے مرنے کی خبر سنی تو انہوں نے برطاس بطریق پر حملہ کر کے اس کی نگرانی کے چھٹے سال مار ڈالا اور اس کی جگہ طماناس کو مقرر کیا۔ یہ یعقوبی مذہب رکھتا تھا تین سال کے بعد قسطنطنیہ سے ایک سپہ سالار آیا اور اس نے اس کو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا پابند تھا پھر نو سال کے بعد لاؤن قیصر کے حکم سے سورس کو ہٹا دیا گیا اور طیماناوس بحال ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پھر یہ بائیس سال مسلسل بطریق رہا۔ ❽۔ اس کے ۱۲ ہویں سال بادشاہ فادس نے شہر آمد حملہ کیا اور اس کو

---

❶ ...... نسطوریہ: یہ حکم نسطورا کے ماننے والے تھے جو کہ یہ کہتا تھا کہ اللہ ایک ہے اس کی تین جہتیں ہیں (۱) وجود (۲) علم (۳) حیات اور یہ تینوں اقنوم (غالباً صفات مصحح) اس کی ذات سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی ذات کا حصہ ہیں اور یہ تینوں چیزیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں جمع ہو گئی ہیں۔ (الملل والنحل، شہرستانی جلد اول صفحہ نمبر ۲۶۸۔۲۶۹)۔

❷ ...... مترجم نے چودہویں سال ہی کی نشاندہی کی ہے جبکہ اصلی عربی نسخے میں اڑتیسویں سال کا ذکر ہے۔ مصحح۔ ❸ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❹ ...... یعقوبیہ: اس فرقے کی نسبت یعقوب البرذعانی کی طرف کی جاتی ہے جو قسطنطنیہ میں راہب تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ویسقورس کے مذہب کے ماننے والے تھے۔ یہ بھی تین اقنوم کا عقیدہ رکھتے تھے البتہ انہوں نے کہا کہ کلمہ خون اور گوشت میں بدل گیا ہے چنانچہ خدا بھی مسیح علیہ السلام کی طرح ہو گیا ہے۔ اور انہی کے جسم کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ بلکہ خدا ہی مسیح ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)۔ ❺ ...... دیکھیں الملل والنحل شہرستانی۔ جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۷ اور حاشیہ ویسقورس۔

❻ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❼ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔ ❽ ...... دیکھیں (تاریخ بزنطیہ۔ ڈاکٹر نعیم فرح صفحہ نمبر ۱۳۵ انستاسیوس)۔

ایک مدت تک محاصرہ میں رکھا شمعون رہبان کا اسی کے زمانے میں انتقال ہوا پھر لاؤن قیصر سولہ سال حکومت کر کے مر گیا۔

لاؤن صغیر:...... ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے بعد لاؤن صغیر تخت پر بیٹھا یہ زینوں کا بادشاہ کا باپ ہے ابن طریق کہتا ہے کہ یہ ابن سینون ہے بحر حال یہ یعقوبی تھا ایک سال اس نے حکومت کی ہروشیوش نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا ہاں زینوں کا تذکرہ کیا ہے جو اس کے بعد اس کے بعد بادشاہ بنا اور اس نے سین مہملہ سے تحریر کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی (اس کا زمانہ بادشاہت نیرون کے اٹھارویں اور اسکندریہ کے ۷۸۷ سال کے بعد ہے) ❶۔ یہ یعقوبی مذہب کا پابند تھا۔

بغاوت:...... اس کے خلاف اس کے لڑکے اور ایک رشتہ دار شخص نے بغاوت کر دی بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار وہ دونوں اپنے ساتھیوں سمیت مارے گئے۔

مذہبی کتابوں میں تبدیلی:...... قسطنطنیہ کے بطریق نے اسی دوران مذہبی کتابوں کو ردوبدل کر کے اپنے برے عقائد کو ظاہر کر رہا تھا اس وجہ سے زینون قیصر نے بطریق کو اس کے حال کی اطلاع دے کر تمام گرجوں کے عہدے داروں کو جمع کر کے بطریق اسکندریہ فوت ہوا اس کی جگہ بطرس بطریق مقرر ہوا جو آٹھ سال کے بعد مرا اور اس کی جگہ اشناشیوش ❷ اسکندر کا بطریق بنا سات سال کے بعد یہ بھی مر گیا۔ (مسیحی کہتا ہے کہ بطلیموس الانباء نے اسکندریہ میں گھوڑ دوڑ کے لئے جو جگہ بنائی تھی وہ اسی زینون کے زمانے میں جلائی گئی۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ زینون کے زمانے میں یزون اور ہیاطلہ کے درمیان بہت سے جنگیں ہوئیں اور انہوں نے بعض جنگوں میں شکست بھی دی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیرون کے فوجیوں نے دشمن کے بجائے اس پر حملہ کر دیا تھا۔ بحر حال نیرون مر گیا اور حکومت کے لئے اس کے بیٹوں قیاد اور یلادش میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ زینون کی حکومت کے دسویں سال یلادش اپنے بھائی پر غالب آ گیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اس کا بھائی بھاگ کر ترک چلا گیا اور خاقان سے مل گیا اور پھر چار سال کے بعد یلادش مر گیا۔ قیاد واپس آ گیا اس کا بھائی بھاگ کر ترک چلا گیا اور خاقان سے مل گیا اور پھر چار سال کے بعد یلادش مر گیا۔ قیاد واپس آ گیا اور فارس کی حکومت سنبھال لی۔ یہ واقعہ زینون کی حکومت کے چودھویں سال ہوا اور تیرالیس ۴۳ سال حکومت کرتا رہا ❸ اور زینون بھی اپنی حکومت کے تیسرے سال مقتل دارا میں ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا۔ (اور اس نے اپنی حکومت کے پہلے سال یہ حکم دیا کہ ہر پڑھی لکھی عورت کو قتل کر دیا جائے اور تیسرے سال اس نے یہ حکم دیا کہ نصیبین کے اوپر جہاں دارا قتل ہوا تھا وہاں ایک شہر بنایا جائے ❹۔ اس کے بعد اس سے اور اکاسرہ سے لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ لشکر فارس اسکندریہ آ پہنچا اور اس کے اردگرد کے باغات اور قلعوں کو ویران کر دیا ایک عالم اس لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے ۶ چھٹے سال کے بعد اشناشیوش بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا اس کی جگہ یوحنا یعقوبی کو مقرر کیا گیا۔ یہ نو سال تک اس عہدے پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق بنا جو گیارہ سال کے بعد مرا اس کی جگہ ویسقرس جدید ڈھائی سال بطریق رہ کر فوت ہوا اور اسی کے زمانے حکومت میں ساریوش انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا یہ دونوں ویسقرس کے عقائد کے پابند تھے۔

ایلیا اور نشطاش:...... سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بیت المقدس کے بطریق نے نشاطاش قیصر کو ملکیہ کے مذہب کی طرف بلانا چاہا تھا اور اس پر اس نے مذہب کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے رہبانوں کو روانہ کیا تھا نشطاش قیصران کی باتیں سن کر ان کے مذہب کی طرف مائل ہو چلا تھا اس نے عقیدت کی وجہ سے تحالیف اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ میں ویسقرس کے مذہب کا پابند عالم تھا وہ نشطاش قیصر سے ان واقعات کے بعد ملا اور اس نے اپنے مذہب کی طرف اسے کھینچ لیا نشطاش نے اس مذہب کو اختیار کرنے کا عام حکم دے دیا رومہ کے

❶..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❸..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❹..... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

بطریق کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے نشطاش کو لعنت و ملامت کی قیصر نے قصے ہو کر اس کو نکال دیا اور اس کی جگہ انطا کیہ کا گرجا جاسوس کے حوالے کر دیا۔

سولوس کے کافر ہونے کا فتویٰ:...... بیت المقدس کے بطریق ایلیا نے جب یہ سنا تو اس نے رہبانوں اور ارد گرد کے رؤسا کو جمع کر کے سولوس کی تکفیر کا فتویٰ لکھا گیا اگر چہ نشطاش قیصر نے یہ رنگ دیکھ کر سولوس کو نکال دیا لیکن پھر بھی سارے بطریقوں اور پادریوں نے جمع ہو کر اس کو بھی مجرم ٹھہرایا۔ (یہ واقعہ اس کی حکومت کے تئیسویں سال پیش آیا چنانچہ ملکی فرقے کے سب پادریوں اور بطریقوں نے جمع ہو کر یعقوبیہ اور نسطوریہ کے سامنے نشطاش سویوس اور ویسقوس کو مجرم ٹھہرایا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ سیوس کا ایک شاگرد تھا جس کا نام یعقوب البرادعی تھا جو شہروں شہروں گھومتا پھرتا تھا اور لوگوں کو سویروس یوسقوس کے عقیدوں کی تبلیغ کرتا تھا۔ چنانچہ یعقوبیہ کی نسبت اسی کی طرف کی گئی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ یعقوبیوں نے اپنی نسبت وسقورس ہی کے زمانے میں رکھی تھی۔ جیسے پہلے گزر رہا ہے) ❶ جس سے کچھ فائدہ نہ ملا ستائیس سال حکومت کر کے مر گیا۔

یشطیانش:...... اس کی جگہ یشطیانش ۱۸۳۰ سکندر کے ۸۳ سال کے بعد قیصر بنا نو سال اس کی حکومت رہی اس کی حکومت کے تیسرے سال شاہ فارس نے روم پر حملہ کیا رومیوں اور اہل فارس میں خوب لڑائیاں ہوئیں پھر اس کے آخری زمانے میں یعنی آٹھویں سال شاہ فارس نے روم پر فوج کشی کی۔ اس لڑائی میں عرب کا بادشاہ منذر بھی فارس کے بادشاہ کے ساتھ تھا۔ فارس کا بادشاہ الرہا تک بڑھ گیا رومی مغلوب ہوئے دونوں گروہوں کا ایک گروہ کثیر دریائے فرات میں ڈوب کر مرا۔ (اور اہل فارس نے بہت سے اہل روم کو قیدی بنالیا) ❷ قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم میں صلح ہوگئی۔

بربر کا رومہ پر حملہ:...... اسی قیصر کے نویں سال بربر نے رومہ پر حملہ کر کے اس کو اپنا اطاعت گزار بنایا ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تھا۔ اس نے ان لوگوں کو واپس بلالیا جن کو نسطانش قیصر نے جلاوطن کر دیا تھا۔ (اور طیماناوس کو اسکندریہ کا بطریق بنادیا یہ یعقوبی تھا۔ تین سال اس عہدہ پر رہا اور بعض کہتے ہیں کہ ستر ہ سال)۔ ابن راہب کہتا ہے کہ یہ خلقد ونیہ کے مقررہ مذہب کا پابند تھا۔ اس نے شادیرش بطریق کے مشورہ سے انطاکیہ اور مشرق کے پادریوں کو جمع کیا لوگوں کو خلقد ونیہ کے مذہب کا پابند کرنا چاہا تھا لیکن انہوں نے جب انکار کیا تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کر لیا پھر دو سال کے بعد آزاد کر دیا انطاکیہ کا بطریق قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا (اور پوشیدہ زندگی گزارنے لگا۔

ابولنیاریوس بطریق:...... اسبعد ابولنیاریوس اسکندریہ کا بطریق بنا اس کے پاس کونسل خلقد ونیہ کے مقررہ عقائد کی کتاب تھی لوگوں نے اس سے انہیں عقائد کی تعلیم حاصل کی اور اس کی پیروی کی جب یشطیانش اپنی حکومت کے نویں برس مر گیا تو اس کی جگہ یشطیانش کے چچا کا لڑکا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اس نے چالیس سال حکمرانی کی ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس نے تینتیس سال حکومت کی۔

کسریٰ کا روم پر حملہ:...... اس کے ساتویں سال کسریٰ نے روم پر حملہ کیا اور ایلیا کو جلا دیا صلیب کو جو وہاں تھی اٹھا کر لے گیا اور ۱۱ گیارہویں سال سامریہ نے بغاوت کی اس نے ان کے شہروں کو اجاڑ دیا اور ۱۶ سولہویں سال حارث بن جبلہ امیر غسان عرب نے سرزمین شام میں قیصر کی طرف سے صف آرائی کی اور شاہ فارس کو شکست دے کر قیدیوں کو چھڑا لایا اس کے بعد روم اور فارس میں صلح ہوگئی اس کے زمانہ حکومت میں عید میلاد چھٹے قانون کے بجائے چوبیسویں قانون میں مقرر کی گئی۔ (جب کہ عید غطاس چھٹے میں برقرار رکھی۔ اس سے پہلے دونوں چھٹی میں تھیں)۔ مسیحی کہتا ہے کہ یشطینانش نے لوگوں میں مذہب ملکیہ کے پھیلانے کا ارادہ سے اس کو گرفتار کر لیا لیکن پھر کچھ سوچ کر چھوڑ دیا اسکندریہ کا بطریق رہائی کے بعد مصر چلا گیا نشطیناش نے اس کی جگہ بولس کو مقرر کیا۔ یہ مذہب ملکیہ کا پیروکار تھا اس کو یعقوبی مذہب والوں نے نہیں مانا یہ دو سال تک اس عہد پر رہا۔

---

❶ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

بولیناریوس بطریق سپہ سالار:……سعید ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے بولیناریوس لشکری لباس پہنے ہوئے گرجا میں داخل ہوا پھر اس کو اتار کر مذہبی لباس زیب تن کیا اس نے لوگوں کو بجبر مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے کچھ بھی مخالفت کی اس کو تہ تیغ کیا۔

فلسطین میں سامرہ کی بغاوت:……اسی نشطنیانش کے زمانہ حکومت میں سامرہ نے ارض فلسطین میں بغاوت کی۔ بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا ان کے گرجاؤں کو گروا دیا قیصر نے یہ سن کران کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے سر پر پہنچ کر کافی گوشمالی کی اور گرجاؤں کو نئے سرے سے جیسا کہ اس سے پہلے تھے بنوا دیا تھا بیت اللحم کا گرجا پہلے چھوٹا تھا اسی زمانے میں اسی قیصر کے حکم سے وسیع بنایا گیا جیسا کہ اب موجود ہے عیسائیوں کا پانچواں مذہبی جلسہ ایک سو تریسٹھ جلسہ خلقدونیہ کے ۱۶۳ سال بعد قیصر کے انتیسویں سال کے زمانے میں مرگیا وہی اس جلسہ کا صدر انجمن اور بانی تھا۔ بجائے اس کی جگہ یوحنا مقرر کیا گیا یہ بھی مذہب ملکیہ کا ماننے والا تھا تین سال کے بعد یہ بھی ہلاک ہوگیا اس کے بعد پھر مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ کے گرجا میں دور دورہ ہوا۔

طودوشیوش اور فرقہ ملکیہ:……اسکندریہ میں ان دنوں قبطی رہتے تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے طودوشیوش کو بطریق مقرر کیا ❶ سال تک اسکندریہ کے گرجا میں رہا۔ ملکیہ والوں نے دقیانوس کو بطریق بنا کر چھٹے مہینے طودوشیوش کو گرجا سے نکال دیا۔ نشطنیانش نے طودوشیوش کے بحال کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی لکھا کہ دقیانوس ملکیہ کا بطریق شماسہ میں رہے اسکندریہ والوں نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی پھر قیصر نے طودوشیوش کو لکھا کہ یا تو اجماع جلسہ خلقدونیہ کی مانے یا عہدہ بطریق سے الگ ہوجائے۔ طودوشیوش نے عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ قیصر کے حکم سے اس کی جگہ بولس مقرر کیا گیا۔ اہل اسکندریہ نے نہ اس کو تسلیم کیا اور نہ وہ احکام جو لایا تھا ان کو قبول کیا اس کے بعد یہ مرگیا اور قبط کے گرجے بند کردیئے گئے۔

طودوشیوش اور یشطنیانش کی موت:……ان لوگوں نے اہل مذہب ملکیہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ طودوشیوش کا نشطنیانش قیصر کی حکومت کے سینتیسویں ۳۷ سال انتقال ہوا اس کی جگہ اسکندریہ میں پطرس بطریق مقرر ہوا دو سال کے بعد یہ بھی فوت ہوگیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسریٰ نوشیروان نے اسی کے زمانہ حکومت میں روم پر حملہ کر کے انطاکیہ پر قبضہ کیا تھا۔ (اور اس شہر سے آگے ایک اور شہر بنایا اس کا نام رومہ رکھا اور اہل انطاکیہ کو وہاں آباد کیا) ❷ پھر اس کے بعد نشطنیانش قیصر مرگیا۔

قیصر یوشطونش:……اس کے بعد یوشطونش نوشیروان کے چھتیسویں سال مطابق ۸۰۰ اسکندری میں تخت پر بیٹھا تیرہ سال اس کی حکومت رہی۔ ہروشیوش کے مطابق اس کی حکومت گیارہ سال رہی) ❸ اس کی حکومت کے دوسرے سال پطرس بطریق اسکندریہ مرگیا اس کی جگہ دامیانو مقرر کیا گیا چھتیس سال تک یہ اس عہدہ پر رہا۔ اس کے بارہویں سال دیلم کے لشکر کی سیف بن ذی یزن کے ساتھ روانگی کے بعد کسریٰ نوشیروان مرگیا اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک حبشہ کے بادشاہوں سے لے لیا اسی وقت سے یمن میں سلاطین کاسرہ کے بادشاہوں کی حکمرانی کا پرچم لہرانے لگا۔

قیصر طباریش:……تیرہ سال کے بعد ❹ یوشطونش قیصر بھی مرگیا پھر طباریش قیصر بنا ہرمز بن نوشیروان کی حکومت کا تیسرا سال اور ۸۹۴ ❺ اسکندری تھا اس کی حکومت تین سال رہی (مسیحی کے نزدیک چار سال) ❻۔ اسی کے زمانے میں روم اور فارس کی صلح کا خاتمہ ہوکر لڑائیوں کا دوبارہ

---

❶……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔
❷……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔
❸……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔
❹……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔
❺……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔
❻……تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

آغاز ہوا فارس کا لشکر خابور تک بڑھ آیا موریق (بطریق روم) نے نکل کر لشکر فارس کو پسپا کیا اس کے بعد ہی طباریش قیصر بھی آ پہنچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور فارس کا بہت لشکر مارا گیا چار ہزار کے قریب قید کر لئے گئے جو جنگ ہونے کے بعد جزیرہ قبرص بھیج دیئے گئے۔

ہرمز کسریٰ کی بے دخلی اور دوبارہ تخت نشینی:...... اس کے بعد بہرام مرزبان ہرمز کا مخالف ہو کر اس کو ملک سے نکال دیا ہرمز کسریٰ طباریش کے پاس چلا آیا اس نے اس کی چار ہزار لشکر سے مدد کی ہرمز کسریٰ نے روم کے لشکر کی مدد سے مداین اور واسط کے درمیان بہرام کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست فاش دے کر دوبارہ تخت نشین ہوا۔

دوبارہ معاہدہ:...... طباریش قیصر کی خدمت میں بے شمار مال واسباب اور تحائف بھیجے بلکہ اس سے بھی زیادہ جتنا قیصر نے اس کو دیا تھا روانہ کیا اور سب چیزیں اور شہر جو اس سے پہلے فارس نے رومیوں سے چھین لیا تھا واپس کر دیا۔ (اور دوبارہ تین سال کے لئے معاہدہ کر لیا چنانچہ فارس والے بازنطیہ اور اپنے دیگر شہروں آرمینیہ وغیرہ میں واپس آ گئے) ❶ طباریش قیصر کے کہنے سے مداین اور واسط میں دو ہیکلیں بنوادیں اس کے بعد طباریش قیصر مر گیا۔

موریکش:...... اور موریکش قیصر ہرمز کی حکومت کے چھٹے برس ۸۹۵ اسکندری میں تخت نشین ہوا اس نے باتفاق مؤرخین بیس سال حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تھا اس کے گیارہواں سال کسی یہودی نے انطاکیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ بے ادبی کی جس کی سزا میں بہت سے یہودی قتل کر ڈالے گئے اور باقی جلاوطن کر دیئے گئے اسی کے زمانہ حکومت میں ہرمز کسریٰ کو بہرام نے جو اس سے قریبی تعلق رکھنے والوں میں سے تھا تخت سے اتار دیا تھا اور خود تخت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا تھا۔ ہرمز کے بیٹے پرویز نے موریکش قیصر کے دربار میں استغاثہ پیش کیا موریکش قیصر نے اس کی امداد کی اور بہرام کو قتل کر کے ملک وتخت پرویز کو دے دیا۔ پرویز نے بھی اپنے باپ کی طرح تخت نشینی کے بعد قیصر کی خدمت میں تحایف اور قیمتی مال واسباب روانہ کیا۔ پرویز نے موریکش قیصر کی لڑکی مریم سے خطبہ (منگنی) کی موریکش نے اپنی لڑکی کا نکاح پرویز سے کر دیا۔ طرح طرح کی قیمتی قیمتی چیزیں اور قیمتی مال واسباب جہیز میں دیا کچھ عرصہ کے بعد کسی غلام ❷ نے موریکش کو بطریق قوقا کی سازش سے غفلت کی حالت میں مار ڈالا اور خود تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا یہ واقعہ ۹۱۴ اسکندری میں پرویز کی حکومت کے ۱۵ سال کے بعد ہوا۔ اس غلام نے آٹھ سال حکمرانی کی موریکش کی اولاد کو چن چن کر قتل کیا اتفاق سے ایک لڑکا ان میں سے بچ کر طور سینا کی طرف چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے اپنی عمر کے دن پورے کئے۔

لشکروں کی روانگی:...... اس واقعہ کی اطلاع جب پرویز بادشاہ فارس کو ہوئی تو اس نے اپنے سسر کا بدلہ لینے کے لئے ایک لشکر جمع کیا اپنے لشکر کا ایک حصہ ایک سپہ سالار کے ماتحت قدس شریف کی طرف روانہ کیا اور اس سے یہود کو قتل کرنے اور ان کے شہروں کے ویران کرنے کا وعدہ لیا۔ دوسرا سپہ سالار کے تحت قدس شریف کی طرف روانہ کیا اور اس سے یہود کو قتل کرنے اور ان کے شہروں کے ویران کرنے کا وعدہ لیا۔ دوسرا سپہ سالار مصر اور اسکندریہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا اپنے ساتھ لے کر پرویز خود قسطنطنیہ کی طرف بڑھا۔

شام کی تباہی:...... اس کا پہلا سپہ سالار جو شام کی طرف بھیجا گیا تھا اس نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے شام پہنچ کر جس وقت یہود طبریہ، جلیل وناصرہ اور صور اس کے پاس جمع ہو گئے عیسائیوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ان کے کنایس (گرجے) گرا دیئے ان کا مال واسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اٹھا کر لے گئے عیسائی قیدیوں میں زخرما بطریق بھی تھا اس کو صلیب کے ساتھ مریم بنت موریکش پرویز کی بیوی نے اپنے شوہر سے مانگ لیا۔

یہودیوں کا قتل عام:...... الغرض جس وقت شام رومیوں سے خالی ہو گیا اور اہل فارس قسطنطنیہ پر چڑھے جا رہے تھے۔ قدس، خلیل،

---

❶ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷ ...... غلام کا نام فوقاس تھا تاریخ بزنطیہ۔ ڈاکٹر نعیم فرح) تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

طبریہ، دمشق اور قبرص کے یہودی بیس ہزار کے قریب جمع ہو کر صور پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھے صور میں ان دنوں چار ہزار یہودی موجود تھے جن کو ان کے پہنچنے سے پہلے وہاں کے بطریق نے گرفتار کر لیا تھا محاصرہ یہودیوں نے صور کے باہر کے کنائس (گرجے) منہدم کرنا شروع کر دیئے اور بطریق یہودی قیدیوں کو قتل کر کے ان کے سروں کو محاصرہ کرنے والوں کی طرف پھینکنے لگا۔ یہاں تک کہ مقید قیدی سب مارے گئے۔ کسریٰ پرویز یہ سن کر قسطنطنیہ سے صور آ پہنچا یہودی باغی آتے ہی شکست کھا کر بھاگ گئے۔

گرجوں پر یعقوبیہ کا قبضہ اور قوقاض کی موت:......ابن عمید کہتا ہے کہ قوقاض قیصر کی حکومت کے چوتھے سال یونا الرحوم ❶ ملکیہ کا بطریق اسکندریہ اور مصر میں مقرر ہوا۔ جب اس کو اہل فارس کے حملین کی خبر معلوم ہوئی تو والی اسکندریہ کے ساتھ قبرص کی طرف بھاگ گیا۔ (اور اپنی بطریقی کے بیسویں سال مر گیا) ❷ سات سال تک اسکندریہ میں اس کی جگہ خالی رہی۔ فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ میں قوقاض قیصر کی حکومت کے زمانے میں انسطانیوش کو بطریق بنایا تھا جو بارہ سال تک بطریق رہا فرقہ ملکیہ نے مجبور ہو کر تبرکات کلیسہ فرقہ یعقوبیہ کو دے دیا اور یعقوبیہ وہاں کے گرجاؤں پر مسلط اور نگران ہو گئے اشناشیوش انطاکیہ کا بطریق تحایف اور ہدایا لے کر پادریوں اور راہبوں کے ساتھ انسطانیوش سے ملنے آیا اور اس عہدہ پر پہنچنے کی اس کو مبارک باد دی وہ چالیس دن ٹھہر کر اپنے مقام واپس چلا گیا انسطانیوش اپنی بطریقی کے بارہویں سال دیقلادیانوس کی حکومت کے ۳۲۰ سال کے بعد مر گیا۔

ہرقل:...... پرویز صور کی مہم سے فارغ ہو کر پھر قسطنطنیہ پر جا پہنچا اور نہایت سختی سے حصار کر کے رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی۔ بطریقیوں نے علوقیاس میں جمع ہو کر دریا کے راستے کھانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی میں ہرقل (ایک بطریق تھا) کے ساتھ قسطنطنیہ میں پہنچا دیا رومی محصور اس کشتی کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو ملکی انتظام میں شامل کر لیا اور قوقاض کی طرف سے بدظن ہو کر اس فتنہ و فساد کا اس کو باعث سمجھ کر قتل کر کے ۹۲۲ اسکندری میں ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھا دیا ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی پرویز کو حکمت عملی کے تحت قسطنطنیہ سے ٹال دیا اور اس کے بعد بے فکری کے ساتھ اکتیس سال چھ مہینے حکومت کرتا رہا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ اس نے بتیس سال حکمرانی کی۔ ابن بطریق کے مطابق اس کی حکومت کا زمانہ پہلے سن ہجری سے شروع ہوتا ہے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ واقعہ ۹ ہجری کا ہے اور اس کو ہرقل ❸ بن ہرقل انطونیش کہتے ہیں جب یہ حکمران بنا تو اس نے پرویز کے پاس صلح کا پیغام بھیجا پرویز نے خراج کا مطالبہ کیا ہرقل نے اس سے انکار کیا پرویز نے ہرقل کا محاصرہ کر لیا۔ چھ سال تک محاصرہ کئے رکھا۔

فارس کی تباہی:...... پھر جب ہرقل نے اس کے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکھی تو حکمت عملی کے تحت خراج دینا قبول کر لیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے چھ مہینے کی مہلت مانگی۔ پرویز وعدہ پورا ہونے کے انتظار میں ٹھہرا رہا۔ ہرقل اپنے بھائی قسطنطین کو قسطنطنیہ میں چھوڑ کر پانچ ہزار رومیوں کو لے کر دوسرے راستے فارس کی طرف چلا گیا فارس اپنے مددگاروں اور محافظوں سے خالی ہونے کی وجہ سے ہرقل کے ہاتھوں خوب خوب خراب اور ویران ہوا۔ پرویز کسریٰ کے دونوں لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو مریم بنت مریکش کے پیٹ سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لیا حلوان اور شہرزور سے ہوتے ہوئے مداین کی طرف آیا۔ دجلہ سے عبور کر کے آرمینیہ کی طرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ کے قریب پہنچا تو پرویز یہ سن کر اپنی سلطنت کی طرف واپس ہوا۔ پھر ہرقل نے اپنے ۹ سال مال و اسباب و ملک گیری کے لئے خروج کیا عامل دمشق منصور بن سرحون نے پہلے کسریٰ کو ٹیکس دینے والا اور مطیع ہونے کا عذر کیا لیکن جب ہرقل اس کے سر پر پہنچ گیا تو ایک لاکھ دینار دے کر اپنی جان بچائی۔ ہرقل نے ترس کھاتے ہوئے اس کے عہدے پر بحال رکھا۔

---

❶......الرحوم اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ نہایت رحم دل اور رقیق القلب تھا۔ یہی ہے جس نے اسکندریہ میں بیماروں کے لئے اسپتال بنوایا تھا۔ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷......بیروت کے عربی نسخے میں ۳۲۰ سال تحریر ہے۔ مصحح۔

❸......تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)

یہودیوں کی تباہی:...... اس کے بعد وہ بیت المقدس کی طرف گیا یہودیوں نے تحفے پیش کئے ہرقل نے ان کو اپنے زیر نگرانی کرلیا پادریوں اور راہبوں نے یہودیوں کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی کلیسوں کے کھنڈر اور اپنے مقتولوں کی ہڈیوں کے ڈھیر دکھائے تب ہرقل نے اس وجہ سے غصہ ہوکر یہودیوں کے قتل کا عام حکم دے دیا بے شمار یہودی تھوڑی ہی دیر میں موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے سوائے ان یہودیوں کے جو بھاگ گئے تھے یا چھپ گئے تھے کوئی نہ بچا اس کے بعد ہرقل نے کنائیس (کلیسوں) کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ اس کے ۱۰ دسویں سال اندراسکون فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ میں بطریق مقرر ہوا چھ سال تک اس عہدہ پر رہا آپ کے مرنے کے بنیامین سینتیس سال بطریق رہا۔

مصر پر قبضہ:...... اس وقت تک مصر اور اسکندریہ شاہ فارس کے ماتحت تھا ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہوکر مصر جا پہنچا اور اس نے اس پر تلوار کے زور سے قبضہ حاصل کرلیا اہل فارس کو قتل کیا اسکندریہ میں قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہ بطریق بھی تھا اور کورنر بھی تھا۔ بنیامین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب میں یہ دیکھا کہ کوئی شخص اس کہہ رہا ہے اٹھ اور روپوش ہوجا یہاں تک کہ خداوند کا غضب ختم ہوجائے۔ بیناامین یہ خواب دیکھ کر چھپ گیا اور ہرقل نے اس کے بھائی بینا کو گرفتار کر کے مذہب مقررہ کونسل خلقدونیہ کا متبع کرنا چاہا بینا نے انکار کیا ہرقل نے اس کو زندہ آگ میں ڈال دیا جب وہ جل کر راکھ ہوگیا تو اس راکھ دریا میں بہادی گئی۔ اس کے بعد ہرقل، دمشق حمص، حماۃ اور حلب سے بے شمار مال واسباب جمع کر کے قسطنطنیہ واپس آیا تھا۔ اس نے مصر کی آبادی بڑھائی اور یوماً آبادی صنعت وحرفت میں ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے بادشاہ ویقلادیانوس کے ۳۵۷ سال کے بعد فتح کیا۔ ہرقل نے بنیامین کو بعد چند دن کے بعد امان دی اور وہ تیرہ سال کے بعد اسکندریہ واپس آیا۔

تاریخی معلومات:...... ابن عمید کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے گیارہویں سال ۹۳۳ اسکندری مطابق ۶۱۴ عیسوی میں تاریخ ہجری کی بنیاد پڑی مسعودی کہتا ہے کہ جناب رسول ﷺ کی ولادت غیثطیانش ثانی کی حکومت میں ہوئی تھی جس کو اس نے سطیونس لکھا ہے اسی نے الرہا میں گرجا بنوایا بیس سال اس کی حکومت رہی اس کے بعد ہرقل بن نوسطیونس پندرہ سال حکمران رہا اسی نے سکہ ہرقلیہ کو پھیلا دیا اس کے بعد مورق بن ہرقل تخت پر بیٹھا۔ مسعودی بھی بیان ہے کہ لوگوں میں مشہور یہ ہے کہ واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخین ❶ ہرقل بادشاہ روم کے عہد میں گزرا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ کتب سیر و تاریخ کی کتابوں میں یہ تحریر ہے کہ ہجرت قیصر بن مورق کے زمانے میں ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا قیصر بن قیصر حضرت ابوبکر صدیق ❷ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور ہرقل بن قیصر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا اسی کے زمانے میں اسلامی فتوحات نے اس کو شام سے نکال باہر کیا تھا۔ یہ بھی اسی کا بیان ہے کہ عیسائی قیصروں کا زمانہ حکومت ہجرت تک ایک سو پچھتر سال تک رہا طبری کہتا ہے کہ عیسائیوں کے مطابق بیت المقدس کی تعمیر کے بعد بخت نصر کی تباہی پھیلانے کے زمانے تک کا فاصلہ ایک ہزار سال ہے۔ اور حکومت اسکندر سے ہجرت تک کا زمانہ نوسو بیس برس اور اسکندر سے مولد حضرت عیسیٰ کی پیدائش تک کا زمانہ تین سو تین سال کا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی عمر آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت تینتیس برس تھی ❸۔ اور عیسیٰ سے ہجرت تک کا زمانہ پانچ سو پچاسی سال میں محدود ہے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ کہ ہرقل کی حکومت کے نویں سال ۶۱۱ء میں روم کی بنیاد رکھے جانے سے ایک ہزار سو سال بعد ہوئی ہے۔ اس نے اس کو ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلامی حکومت اور ہرقل کے زمانے سے عیسائی

قیصروں کی حکومت ختم ہونے تک کی تاریخ:..... ابن عمید کہتا ہے کہ ۲ ہجری میں پرویز (بادشاہ فارس نے ایک لشکر شام اور جزیرہ کی طرف روانہ کیا اور ان ملکوں پر قبضہ کرلیا اور روم کو خوب ویران کیا۔ عیسائیوں کے کنائس (گرجے) گرا دیئے اور ان میں جو سامان اور سونے چاندی

❶ ہرقل ورومی زبان میں اوقلیس کہتے تھے۔ سکہ، درہم ودینار اسی کے عہد میں بنایا گیا۔ یہ شاہی افریقہ کے حاکم اکزاخوس قرطاجنہ کا بیٹا تھا اسے بھی لوگ ہرقل ہی کہتے تھے۔ (تاریخ بنظیتیہ صفحہ نمبر ۱۶۲، ڈاکٹر نعیم فرح)۔ ❷ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

❸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے وقت سے۔

کے جو برتن ملے لوٹ کر لے گئے۔ (یہاں تک کہ بنیادوں میں لگا ہوا سنگ مرمر کا پتھر بھی اکھاڑ کر لے گئے) [1] پرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے جو کہ اس کے پاس رہتا تھا اہل الرہا کو یعقوبیہ مذہب ماننے والا بنایا اور اس سے پہلے وہ ملکیہ مذہب رکھتے تھے۔ پھر ۷ ہجری میں شاہ فارس نے روم پر حملہ کیا اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہر یار تھا اس نے روم کو برباد و ویران کیا قسطنطنیہ کا مدتوں کا محاصرہ کئے رہا دوران محاصرہ شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بدظن اور رنجیدہ ہو کر دو بڑے فوجی افسروں کے نام ایک خط جس میں اس کی گرفتاری کا حکم تھا روانہ کیا اتفاق سے یہ خط ہرقل کے ہاتھ لگ گیا۔ ہرقل نے یہ خط مرزبان شہر یار کے پاس بھیج دیا مرزبان شہر یار یہ خط دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اپنے پرانے آقا یعنی فارس کے بادشاہ سے باغی ہو کر ہرقل سے مدد مانگنے لگا ہرقل خود تین لاکھ رومی اور چالیس ہزار تر کمانوں کو لے کر اس کی مدد کے لئے آیا اور اس کے ساتھ شام اور جزیرہ کی طرف روانہ ہوا جن شہروں کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لے لیا تھا اس نے ان کو فتح کر لیا ان میں سے ارمینیہ بھی تھا اس کے بعد موصل کی طرف یا فارس کے لشکر سے مقابلہ ہوا بے شمار فارس کا لشکر مر گیا اور جو بچ گیا وہ جان بچا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا پرویز شاہ فارس چند ساتھیوں کو لے کر مداین سے بھاگ گیا ہرقل نے اس کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ شیرویہ بن کسریٰ (جو ایک مدت سے قید میں تھا شہر یار مرزبان نے قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا ہرقل کے اور اس سے دوستانہ تعلقات قائم کئے گئے اس کے بعد ہرقل مداین سے واپس آکر آمد آیا اس کے بعد اس کا بھائی تد اس جزیرہ اور شام کا حکمران ہو گیا پھر وہ الرہا میں آیا اور ایک سال تک یہیں ٹھہرا رہا اس نے یعقوبی عیسائیوں کو پھر اسی مذہب کا پابند کر دیا جس کو انہوں نے زبردستی چھوڑ دیا تھا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

ابن عمید کے علاوہ دوسروں کی روایت ہے کہ آخر ۶ ہجری [2] جناب رسول مقبول ﷺ نے حضرت دحیہ کلبیؓ کے ہاتھوں ایک خط ہرقل کے پاس بھیجا تھا جس میں آپ ﷺ نے ہرقل کو اسلام کی دعوت دی تھی اس خط کی عبارت (جیسا کہ بخاری میں مذکور ہے یوں ہے)۔

بمس اللّٰہ الرحمن الرحیم

من محمد رسول الله، الى هر قل عظيم الروم سلام علىٰ من اتبع الهدىٰ اما بعد فانى ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يوتك الله اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الا ريسين ويا اهل الكتاب تعالوا الىٰ كلمة سواءٍ بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئاً ولا يتخد بعضنا ارباباًمن دون الله فان تولوا فقولوا اشهدو ابانا مسلمون.

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں ایسے اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔ از محمد رسول اللہ ﷺ برائے ہرقل عظیم روم۔ سلام اس شخص پر جو کہ ہدایت کا تابع ہے اس کے بعد میں بے شک تجھ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لا سلامت رہے گا خدا تجھ کو دگنا اجر دے گا اور اگر تو نے اسلام لانے سے منہ پھیرا تو بے شک تجھ پر تیرے ماننے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمے کی طرف جو کہ ہم میں اور تم میں برابر ہے یہ کہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ کے اور یہ کہ کسی کو اس کا شریک نہ کریں اور یہ کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں پس اگر اب بھی وہ روگردانی کریں تو کہو تم کہ گواہ ہو تم اس بات کے ہم مسلمان ہیں۔

ہرقل کا اہل قریش سے مشورہ:...... ہرقل کے پاس جس وقت یہ خط پہنچا اس نے ان لوگوں کو ایک جلسے میں جمع کیا جو قبیلہ قریش کے اس وقت وہاں موجود تھے اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نسباً رسول اللہ ﷺ علیہ التحیات والصلوات سے قریب تھا ان لوگوں نے ابوسفیان

---

[1] ...... تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔

[2] ...... ابن جبر نے لکھا ہے کہ یہ خط ہرقل کے پاس ۷ ہجری میں پہنچا ان دونوں روایتوں میں اس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ آخر ۶ ہجری میں خط روانہ کیا گیا اور ابتدائے ۷ ہجری میں خط ہرقل کے پاس پہنچا۔ واللہ اعلم۔

بن حرب کی طرف اشارہ کیا ہرقل نے ابوسفیان کو دیکھ کر قریش سے کہا کہ میں اسے (ابوسفیان) اس شخص یعنی رسول ﷺ کا حال دریافت کرنے والا ہوں تم لوگ ذرا سنتے رہنا کہ کیا کہتا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے ابوسفیان سے وہ حالات دریافت کئے جو انبیاء علیہم السلام کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے ان کو منزہ اور پاک ہونا لازمی ہوتا ہے، چنانچہ ابوسفیان نے اس کے سب سوالات کے جوابات صحیح طرح سے دے دیئے ہرقل ان باتوں سے خوب واقف تھا۔ آسمانی کتابوں پر اس کی نظر تھی اس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا دوسرا خط: ...... رسول ﷺ نے ایک خط شجاع بن وہب اسدی کے ہاتھ حرث ❶ ابن ابوشمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقا ملک شام کے پاس) اسلام کی دعوت کے لئے روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں یہ خط لے کر حرث کے پاس پہنچا اس وقت یہ غوطہ (دمشق) میں قیصر کے اتارنے کی تیاری کر رہا تھا چند دن وہ مجھ سے غافل ہو گیا ایک دن اس نے مجھے طلب کیا اور نامہ نامی پڑھ کر کہنے لگا کہ وہ کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لے لے گا میں خود اس کی طرف بڑھتا ہوں اگر چہ وہ یمن میں ہو اس کے بعد تیاری میں مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اسے اس حرکت سے روک دیا تب اس نے مجھے واپس جانے کا حکم دیا (اور سو دینار راستہ میں خرچ کرنے کے لئے دیئے) ❷

شام پر مسلمانوں کا پہلا حملہ: ...... ۸ ہجری میں جناب رسول ﷺ نے لشکر اسلام کو شام کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ ❸ موتہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں تین ہزار مسلمان تھے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو دی گئی تھی روانگی کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر زید بن حارثہ لڑائی میں شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابوطالبؓ پھر عبداللہ بن رواحہؓ ایک کے بعد ایک سردار بنائے جائیں الغرض جس وقت یہ لشکر معان ❹ (سرزمین شام) میں پہنچا ہرقل بھی ایک لاکھ رومی اور چند فوجیں ❺ جذام، غید، بہرام اور بلقین کو لئے ہوئے ماب (سرزمین بلقا) میں ان کے مقابلے کو آ پہنچا بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تھا مسلمانوں کا لشکر دو راتوں تک معان میں ٹھہرا رہا اس کے بعد حملہ کے ارادے سے بلقا کی طرف بڑھا ہرقل نے ماب سے نکل کر مقام موتہ میں اس کا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک تھی پہلے زید پھر عبداللہؓ اور جب خالد بن ولیدؓ سردار بنائے گئے تو انہوں نے لڑائی ختم کر دی اور لشکر اسلام کو لے کر مدینہ واپس آئے ❻۔

دوسرا حملہ: ...... پھر ۹ ہجری میں ملہ، حنین وطائف کی فتح کے بعد جناب رسول ﷺ نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوۂ تبوک کے نام سے مشہور ہے جس وقت جناب موصوف مقام تبوک پہنچے والیا ایلہ وجرباؤ اورح خدمت مبارک میں آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والی ایلہ ان دنوں یوحنا ابن روبہ بن نفاثہ تھا جزام کے قبیلے سے تھا اس نے ایک سفید خچر بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ دومۃ الجندل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ وہاں کا حاکم اکیدر بن عبدالملک تھا اس کو حضرت خالد ابن ولیدؓ نے ایک دن چاندنی رات میں گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو مار ڈالا جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس جس وقت یہ حاضر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کا خون سباح کر دیا لیکن اس نے بھی جزیہ دینا منظور کر لیا جس

---

❶ ...... سیرت ابن ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۰۷ میں تاریخ ابن اثیر میں جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۹۱ میں حرث کے بجائے حارث ہے۔

❷ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❸ ...... اس غزوہ اور نیز دوسرے غزوات کے مفصل حالات آئندہ اسلامی تاریخ میں بیان کئے جائیں گے۔ موتہ مہموزۃ الواؤ ہے اور بغیر ہمزہ کے بھی روایت کیا گیا ہے یہ شام کے علاقے بلقاء کا ایک قریہ یا گاؤں ہے اس غزوہ کو غزوہ جیش الامراء بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی تھی اور کافروں سے بہت شدید جنگ ہوئی تھی۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (روض الانف۔ سیرت ابن ہشام اور معجم البلدان)۔

❹ ...... اس شخص یہاں (صاب) ہے جو غلط ہے اور یہاں جو معان لکھا گیا ہے یہ ابن کثیر کی الکامل جلد اول صفحہ ۶۱۷ سے لیا گیا ہے۔

❺ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عرب مستعربہ لخم وجذام وبلقین کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اور اصل نسخہ میں جذام قین اور بھرا، ہے بے غیر اور بھرام نہیں اس کی تصحیح سیرت ابن ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۵ سے کی گئی ہے۔

❻ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

سے اس کی جان بچ گئی اور اپنے شہر کی طرف واپس چلا گیا تقریباً دس راتوں تک آپ ﷺ تبوک میں مقیم رہے جب کوئی شخص (نہ تو رومیوں میں سے اور نہ عرب متنصرہ سے) مقابلہ پر نہ آیا تو آپ ﷺ مدینے واپس آئے اس کے بعد جب ہرقل کو یوحنا کے حالات معلوم ہوئے تو اس نے تنبیہ کرنے کے لئے اسی کے شہر میں اس کو قتل اور پھانسی دیئے جانے کا حکم دیا۔ انتھیٰ کلام من غیر ابن 1 لعمید (ابن عمید کے سوا دوسروں کا کلام ختم ہوا)۔

اسلام دمشق میں:......ابن عمید کہتا ہے کہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلامیہ عربی لشکر فتح کرنے کے لئے روانہ کیا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فلسطین کی طرف، حضرت یزید بن ابی سفیان حمص کی طرف، حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بلقا کی طرف بھیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ تھے۔ اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو سماوہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا ماہاب پادری رومیوں کا ایک گروہ لئے ہوئے ان کے سامنے آیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو دمشق کی طرف شکست دے کر مرج الصفر اء میں قیام کیا پھر آگئے بڑھ کر اس کا راستہ روک لیا اس پر دوبارہ حملہ کیا ماہاب پادری اسلامی لشکر کی طرف لوٹ آیا اس لڑائی میں اس کا لڑکا مارا گیا اسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عراق سے شام میں مسلمانوں پر افسر اعلیٰ مقرر کر کے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں دمشق کی طرف بڑھا اور اس کو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات اسلامیہ میں بیان کریں گے۔

جنگ یرموق:......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فلسطین کے اردگرد حملہ کیا رومیوں نے نہایت مستعدی سے ان کا جواب دیا لیکن ان کی قسمت میں ناکامی پہلے سے لکھی جا چکی تھی وہ شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ میں پناہ گزین ہو گئے اس کے بعد روم نے ہر طرف سے دولاکھ چالیس ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں پر حملہ کیا مسلمانوں کی تعداد اس وقت تقریباً تیس ہزار تھی دونوں لشکروں کا مقابلہ مقام یرموک میں ہوا رومیوں کو باوجود اس کثرت کے شکست ہوئی اور بے شمار رومی مارے گئے۔ یہ واقعہ ۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیوں کو شکست پر شکست ہوتی گئی۔

فتح قنسرین و بیت المقدس:......پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لے کر اہل حمص سے صلح کر لی اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قنسرین ❶ جا پہنچے۔ منباس ❷ پادری نے رومیوں کو جمع کر کے ان کا مقابلہ کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نہایت تیزی سے اس کو شکست دے کر قنسرین کو فتح کر لیا اس لڑائی میں بھی رومیوں کی ایک بڑی تعداد ماری گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کر کے صلح کر لی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب اہل قدس محاصرہ نہ ختم ہونے اور کثرت قتل و قتال کے بعد بہت زیادہ تنگ آ گئے تو انہوں نے صلح کا پیغام اس شرط پر بھیجا کہ بذات خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ کر انہیں امان دیں۔

صلح نامہ کی تحریر:......چنانچہ جناب موصوف آئے اور ان کو امان نامہ اس طرح لکھ دیا،

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاھل الیا انھم امنون علیٰ دمائھم و اولادھم و نسائھم و جمیع کنائسھم لا تسکن و لاتھدم.

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عمر بن خطاب کا اہل ایلیہ (بیت المقدس) کے لئے اعلان کہ بے شک ان کو ان کی جانوں اور اولادوں اور عورتوں کو امان دی جاتی ہے اور کل کنائیس (گرجے) نہ تو آباد کئے جائیں گے اور نہ گرائے جائیں گے

---

❶......قنسرین شہر میں اور اس کے اور حلب کے درمیان حمص کی طرف سے ایک مرحلے کا فاصلہ ہے۔ جب ۳۵۱ میں روم کا قبضہ حلب پر ہوا تو یہ شہر آباد تھا شہر کے رہنے والے رومیوں کے قبضے سے ڈر گئے اور مختلف شہروں کی طرف چلے گئے۔ (معجم البلدان) اس کے قریب ہی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے عیس کہتے ہیں اس کے مشرق میں قویق نامی نہر بہتی ہے جو اس میں جا گرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر زرعی علاقے ہیں ان میں سے اہم تلبا جر، زمار، الایارۃ اور تلانخ ہیں۔ (المعلق)

❷......ابن الاثیر جلد نمبر صفحہ ۱۲۷ پر منہاس کے بجائے میناس میں لکھا ہے۔

اس کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب بیت المقدس میں داخل ہوئے اور گرجا قمامہ کے صحن میں بیٹھے رہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے پادری سے فرمایا کہ "نماز پڑھنا چاہتا ہوں" بطریق نے کہا کہ اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے، جناب پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر میں کلیسا کے اندر پڑھتا تو میرے بعد مسلمان کلیسا پر قبضہ کر لیتے اس وجہ سے کہ عمر نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر بن الخطاب نے علاوہ اس امان نامہ کے یہ بھی لکھ دیا کہ۔ قیامہ کی سیڑھیوں میں نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ آذان دی جائے اس کے بعد پادری سے مخاطب ہو کر فرمایا "میں کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں ہم مسجد بنائیں بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا جہاں یعقوب علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے کلام کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے صخرہ کو پسند فرمایا اور خود اس کو صاف کرنے لگے۔ آپ کو صاف کرتے ہوئے دیکھ کر اور مسلمانوں نے بھی ہاتھ لگا دیا۔ فوراً ہی صاف ہو گیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی بنیاد ڈالی اور آذان کے بعد حضرت عمرو بن العاصؓ کو محاصرہ کے لئے بھیجا اور ان کی مدد کے حضرت زبیر ابن العوامؓ کو چار ہزار مسلمانوں کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دے کر صلح کر لی اور پھر حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس مہم سے فارغ ہو کر اسکندریہ کا رخ کیا چند دن کے محاصرہ کے بعد اس کو بھی فتح کر لیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات: .....۱۷ ہجری (مطابق ۶۳۸ء میں بادشاہ روم (ہرقل) عیسائی جزیرہ کے عیسائیوں کے مجبور کرنے سے مسیحی لشکر لے کر حمص کی طرف بڑھا حمص میں ان دونوں حضرت ابو عبیدہ بن جرح موجود تھے انہوں نے ہرقل کو شکست دی وہ میدان جنگ سے بھاگ کر انطاکیہ کی طرف آیا۔ اسی دوران مسلمانوں کے نامی گرامی سردار فلسطین، طبریہ اور سارا ساحل فتح کر چکے تھے جس سے عربی عیسائیوں غسان لخم، جذام میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ ہلاب پادری ان کا افسر ہو کر مسلمانان عرب سے لڑنے چلا، منصور بن سرحون اپنے دمشق کے گورنر سے مالی مدد طلب کی منصور بن سرحون چونکہ اس سے پہلے ہی ناراض تھا اس لئے مدد دینے سے انکار کیا ماہاب پادری غصہ ہو کر مسلمانان عرب کے مسلمانوں کے بجائے دمشق کی طرف بڑھا لیکن اس کی روانگی سے پہلے عامل دمشق کا گورنر منصور کچھ سوچ سمجھ کر سامان رسد وغلہ لے کر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ جس وقت یہ مقام جابیہ خولان پہنچا اسی رات روم کا لشکر بھی آ گیا عامل دمشق نے طبل اور بگل بجایا۔ لشکر ماہاب نے یہ سمجھ کر یہ لشکر عرب مسلمانوں کا ہے حملہ کر دیا دونوں میں خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں، ماہاب بطریق مارے شرف کے طور سینا چلا گیا اور وہیں راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر پوری کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے منصور کے ساتھ دمشق میں جا کر دم لیا مسلمانوں نے مناسب موقع سمجھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسری طرف سے رومیوں نے بھی جمع ہو کر اس کو گھیر لیا چھ مہینے کے بعد منصور عامل دمشق نے مجبور ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے امان طلب کی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو امان دی اور شرقی دروازے سے شہر میں داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازے سے نکل کر بھاگ گیا علاوہ حضرت خالد بن ولید کے اور امراء اسلام جو دوسرے دروازوں سے تلوار کے زور سے داخل ہوئے تھے اور ان کو اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے کسی قدر دمشق لوٹا گیا اس کے بعد اہل دمشق کو وہ رعایتیں دی گئیں جو اہل اسکندریہ کو حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے دی تھیں۔

ہرقل کے بعد: ......ان واقعات کے بعد ہرقل ۲۱ ہجری میں (مطابق ۶۴۱ء میں اکتیس سال حکومت کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ قسطنطنیہ میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا کچھ عرصے کے بعد رومیوں نے اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور قسطنطوس بن قسطنطین کو تخت پر بٹھایا یہ چھ ❶ سال حکومت کر کے ۲۷ ❷ ہجری (مطابق ۶۵۷ عیسوی) میں ہلاک ہو گیا۔

قبرص پر حملہ: ......اسی کے زمانے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ❸ نے ۲۴ ہجری میں روم پر چڑھائی کی وہ ان دنوں شام کے امیر تھے

❶ ..... بیروت کے نسخے میں چھ سال کے بجائے سولہ سال تحریر ہے۔ دار احیاء التراث العربی۔

❷ .....اسی طرح بیروت کے نسخے میں ۲۷ کے بجائے ۳۷ سال تحریر ہے۔

❸ .....حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی الاقوئی، ابو عبدالرحمن کنیت ہے۔ آپ اور آپ کے والد ابو سفیانؓ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا تھا۔ بہت پکے مسلمان تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے ایک ہیں۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۶۳ احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو "کسریٰ العرب" کے لقب سے نوازا۔ جب یہ یزید بن ابوسفیان کے لشکر کے ساتھ تھے۔ بقیہ آئندہ صفحہ پر

انہوں نے اکثر شہروں کو فتح کیا اس کے بعد مسلمانوں نے دریا کے راستے قبرص پر حملہ کیا بہت سے قلعوں کو فتح کر کے ۲۷ ہجری میں اہل قبرص پر جزیہ (خراج) قائم کیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے جس وقت اسکندریہ کو فتح کیا تھا بنیامین یعقوبیہ نے بطریق کو امان نامہ لکھ دیا تھا چنانچہ وہ تیرہ سال کے بعد واپس آیا اس کو ہرقل نے پہلی ہجری میں اسکندریہ کا نگران بنایا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا۔ لیکن جب فارس کے بادشاہ نے مصر و اسکندریہ پر قسطنطنیہ کے حصار کے زمانے میں قبضہ کر لیا تھا اور دس سال تک اس کی وہاں حکومت رہی تو اسی زمانے میں بنیامین چھپ گیا تھا دس سال یہ اور تین سال حکومت اسلامیہ میں غالب رہا پھر جب عمرو بن العاص نے اس کو امان دی تو وہ اسکندریہ واپس آیا اور ۳۹ ہجری مطابق ۶۵۹ میں مر گیا اس کی جگہ اغاثو اسکندریہ کے گرجے کا سترہ سال تک عہدہ دار رہا جب قسطنطیوس بن قسطنطین ۳۷ ہجری مطابق ۶۵۷ میں ہلاک ہوا تو اس کی جگہ رومیوں کا بادشاہ اس کا لڑکا بوطیانوس بارہ سال تک رہا۔

قسطنطنیہ پر حملہ:......۵۰ ہجری میں اس کے مرنے کے بعد طیباریوس بادشاہ بنا اس کی حکومت سات سال رہی اس کے زمانے میں حضرت یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکروں کے ساتھ قسطنطنیہ پر چڑھائی کی ایک مدت اس کو محاصرہ میں رکھا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت:......حضرت ابوایوب انصاریؓ اس حصار میں شہید ہوئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے محاصرہ کے چند دنوں کے بعد حضرت یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر سے اس شرط پر صلح ہوئی کہ شام کے سارے کنائیس ختم کر دیئے جائیں اور کوئی شخص حضرت ابوایوب انصاری کی قبر سے بالکل چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔

طیباروس، اغاثو اور اوغسطش کی موت:......اس مصالحت کے ہو جانے سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر ۵۸ ہجری مطابق ۶۷۷ء میں مار ڈالا گیا۔ اس کا جانشین اور غسطش بنا اس کی حکومت کے زمانے میں اغاثو ابطریق یعقوبیہ اسکندریہ کے یعقوبیوں کا بطریق مر گیا اور یوحنا بطریق مقرر کیا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اوغسطش ❶ قیصر کو کسی خادم نے مار ڈالا اس کے بعد اس کا لڑکا اصطفانیوس قیصر بنا یہ ۶۵ ہجری مطابق ۶۸۴ عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانے میں تھا۔

مسجد اقصیٰ کی توسیع:......عبدالملک بن مروان نے اپنی حکومت میں مسجد اقصیٰ کو بڑھایا صخرہ کو حرم میں داخل کر لیا کچھ عرصہ کے بعد اصطفانیوس سے حکومت چھین لی گئی اور لاؤن ❷ بادشاہ بنایا ۷۸ ہجری مطابق ۶۹۷ ہجری مطابق ۷۰۵ میں یہ ہلاک ہوا اور سطیانوس حکمران مقرر کیا گیا۔

سطیانوس:......یہ ولید بن عبدالملک کی حکومت میں تھا یہ وہی شخص ہے جس نے دمشق میں جامع مسجد بنی امیہ بنوائی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر میں چار سو صندوق خرچ کیے ہر صندوق میں چودہ چودہ لاکھ دینار تھے مسجد میں چھ سو زنجیریں طلائی قندیلوں کی لٹکانے کے لئے تھیں۔ زینت و آرائش ایسی تھی کہ جس سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی تھیں۔ اور مسلمان فتنے میں پڑتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے زمانہ حکومت میں ان سب چیزوں کو اتار کر بیت المال میں داخل کر دیا۔

عیسائیوں کے ساتھ برابری:......ولید نے جب مسجد کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اس کے ساتھ بنا ہوا گرجا بھی گرانا چاہا۔ یہ گرجا مار

بقیہ گزشتہ صفحہ......جب حضرت یزید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو دمشق کا گورنر بنا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اسی عہدے پر برقرار رکھا ۶۰ ہجری میں انتقال فرمایا۔ باب جابیہ اور باب صغیر کے درمیان تدفین ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء: جلال الدین السیوطی صفحہ نمبر ۱۷۲۔۱۷۵)۔

❶......بیروت کے نسخے بحوالہ تاریخ بزنطیہ ۶۷ درج ہے ہجری یا عیسوی کی وضاحت نہیں کی۔ عبارت کا سیاق و سباق ہجری سال پر دلالت کرتا ہے۔ اصل کتاب میں یہاں جگہ خالی تھی اور سن ڈاکٹر نعیم فرح تاریخ بزنطیہ سے نقل کیا گیا ہے۔

❷......تاریخ بزنطیہ میں لاؤن کے بجائے لیونیوس تحریر ہے۔

یوحنا کے نام سے مشہور تھا۔ عیسائی گرجا گرانے پر رضامند نہ تھے ولید نے ان کو چالیس ہزار دینار دینے کی پیش کش بھی کی تھی مگر وہ بھی نہ مانے۔ تنگ آ کر ولید نے گرجا پر زبردستی قبضہ کر لیا اور اسے گرا کر مسجد میں شامل کر دیا اور عیسائیوں کو پیسے بھی نہیں دیئے۔ وہ شکایت اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حلف جو گرجوں کو نہ گرانے اور ان میں رہائش اختیار نہ کرنے کے بارے میں تھا لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے۔ پہلے تو انہوں نے بھی عیسائیوں کو چالیس ہزار دینار پر راضی کرنا چاہا۔ لیکن جب وہ نہ مانے تو انہوں نے گرجے کو واپس کرنے کے بارے میں حکم جاری کیا۔ لوگ ان کے اس انصاف پر حیران ہو گئے اس زمانے میں قاضی ابوادریس خولانی تھے۔ انہوں نے ان کو کہا کہ تم اس گرجے کو چھوڑ دو گے ان گرجوں کی طرح جو دور فتوحات میں کھلے رہنے دیئے گئے دوسری وجہ یہ ہے کہ ولید نے ان کو بغیر کسی مشروط حق کے لیا ہے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان پر شرط لگائی تھی کہ وہ اپنے گرجوں کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیں گے۔ جن پر ان کا حق نہیں بنتا کیونکہ دمشق کے فاتحین اور مفتوحین کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ دمشق کی دیواروں سے باہر اور تلوار کے زور سے فتح ہونے والے علاقے اور ان کے گرجے مسلمانوں کے ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں نے اس شرط کو قبول نہیں کیا اور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ یہ طے کر لیا کہ ماریوحنا کا گرجا ان کے لئے چھوڑ دیا جائے گا تو وہ اس بات پر راضی ہو گئے اور ان کے باقی گرجوں کے بارے میں بھی امان لکھ دی گئی۔ سن ۶۷ میں کاتب نے سلیمان بن عبدالملک کے پاس یہ پیغام بھجوایا کہ حلوان کے پیالے خراب ہو گئے ہیں۔ تو اس نے نئے پیالے فسطاط اور جزیرے کے درمیان بنانے کا حکم دیا❶ ۱۰۱ ہجری مطابق ۱۹ے ء میں سطیانوس کے بعد ڈیڑھ سال تک تداوس حکمران رہا۔

قسطنطین بن لاوُن: ۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد لاوُن ثانی چوبیس برس حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد اس کا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۱۳ھ ہجری میں ہشام بن عبدالملک صائفہ یسریٰ (بایاں) اور اس کے بھائی سلیمان صائفہ (دایاں) یمنہ نے رومیوں پر چڑھائی کی قسطنطین نے اس کا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اس کا لشکر بے قابو کر بھاگ نکلا اور یہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد آزاد کر دیا گیا۔

مصر پر حملہ: ۔۔۔۔۔۔ مروان بن محمد کی حکومت کے زمانے میں اور ولایت موسیٰ بن نصیر میں اسکندریہ اور مصر کے عیسائی تباہی اور ذلت میں پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق کا گذارا ہونے لگا۔ جب اس کی خبر بادشاہ نوبہ کو پہنچی تو ایک لاکھ فوج لے کر مصر پر چڑھ آیا لیکن مصر کے گورنر کی تیزی اور ہوشیاری سے بغیر قتل وقتال کے واپس گیا۔ ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں فرقہ ملکیہ کے کنائس (گرجے) یعقوبیہ کے ہاتھوں سے نکال لئے گئے اور ان کا انہی کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا۔ ان واقعات کے ختم ہونے پر قسطنطنیہ میں ایک شخص جو شاہی خاندان میں سے نہ تھا جرجس نامی بادشاہ بنا اور نہایت ابتری اور برے حال سے سفاح اور المنصور کے زمانے تک باقی رہا اور اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاوُن بادشاہ بنا اس نے متعدد شہر آباد کئے اہل آرمینیہ کو ان میں آباد کیا۔

نغفور: ۔۔۔۔۔۔ جب یہ مر گیا تو لاوُن بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ بنا ۱۸۷ ہجری مطابق ۸۰۲ء میں خلیفہ ہارون رشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا نغفور نے خراج دے کر صلح کر لی خلیفہ ہارون رشید واپس رقہ آیا اور سردیوں کے ختم ہونے تک یہیں ٹھہرا رہا۔ نغفور نے یہ سمجھ کر خلیفہ ہارون رشید چلا گیا وعدہ شکنی کی۔ خلیفہ ہارون رشید یہ سن کر لوٹ آیا اور نہایت سختی کے ساتھ اس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا۔ اس کے بعد صائفہ کے لشکر سرحد صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز گھوڑوں سے روند نغفور نے جہاں تو ہو سکا ان سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا مقام صنعاء میں نغفور کو شکست ہوئی۔ چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہو کر میدان جنگ سے جان بچا کر بھاگ نکلا۔

مامون رشید کے حملے: ۔۔۔۔۔۔ پھر ۱۹۰ ہجری مطابق ۸۰۵ میں خلیفہ ہارون رشید نے اس پر چڑھائی کی ایک لاکھ تیس ہزار فوج اس کے ہمراہ

❶ ۔۔۔ تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود)۔

تھی قلعہ ہرقلہ میں سب سے پہلے اسی نے اسلامی جھنڈا گاڑا سولہ ہزار ❶ رومی علاوہ زخمیوں کے قید کر لئے گئے۔ نغفور نے مجبور ہو کر جزیہ (خراج) دینا قبول کر لیا اور اپنی قوت تک اس کی پابندی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ امین کی حکومت میں یہ مر گیا۔ اور اس کی جگہ استبراق قیصر تخت نشین ہوا۔ ۲۱۵ ہجری مطابق ۸۳۰ء میں پھر خلیفہ مامون رشید نے روم پر حملہ کیا کئی قلعے فتح کر کے دمشق واپس آیا۔ پھر یہ سن کر کہ روم کے بادشاہ نے طرسوس اور مصیصہ پر حملہ کر کے تقریباً ایک ہزار چھ سو آدمیوں کو مار ڈالا ہے اٹھ کھڑا ہوا اور انطواغوا کا محاصرہ کر کے اس کو امن و امان کے ساتھ فتح کر لیا۔ اس کے بعد معتصم نے حملہ کر کے تقریباً تیس قلعے رومیوں سے چھین لئے۔ یحییٰ بن اکثم نے رومیوں کے شہروں کو خوب خوب تباہ و برباد کیا اس کے بعد خلیفہ مامون رشید دمشق کی طرف آیا۔

لولوہ کی تسخیر:...... اور کچھ عرصہ کے بعد جہاد کے لئے روم میں داخل ہوا اور اپنے مولیٰ (غلام آزاد) عجیف کو ایک دستہ کا افسر مقرر کر کے شہر لولوہ کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجا قیصر روم کو اس واقعہ کی خبر ملی وہ شہر لولوہ کی مدد کو آپہنچا۔ مامون رشید نے عجیف کی مدد کے لئے ایک دوسری فوج بھیج دی قیصر خود کو ان کے مقابلہ سے عاجز دیکھ کر ناکام ہو کر واپس گیا۔ اور شہر بصلح فتح کر لیا گیا۔ اس کے بعد مامون رشید نے ملعوس اور بردہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو اسلامی لشکروں کے ساتھ رومیوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اس نے بھی رومیوں کے شہروں کو لوٹا اور قتل و غارت کی اور ایک شہر میل مربع میں آباد اس کے شہر پناہ (فصیل) کے چار دروازے بنوائے۔ روم کو ہمیشہ پامال کرتا رہا یہاں تک کہ جہاد کرتے ہوئے ۲۱۰ ہجری میں اس کا انتقال ہو گیا ❷۔ اسی کے زمانے میں قسطنطین نے روم پر قبضہ کر لیا اور نغفور کے بیٹے کو وہاں سے نکال دیا۔ ۲۲۳ ہجری مطابق ۸۳۷ء میں خلیفہ المعتصم نے عموریہ فتح کیا جس کا واقعہ اس کے حالات میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اسکندریہ کے بطریقوں کے حالات:...... یہاں تک تو ابن عمید کا کلام تھا اس کی باتوں میں بطارقہ کے حالات اسکندریہ کے فتح کے زمانے سے نہیں کیونکہ اس کی بالکل ضرورت نہیں تھی ہاں اس سے کچھ دنوں پہلے اسکندریہ کی فتح کے بعد بطریق اعظم جو اسکندریہ میں رہتا تھا اس کی کرسی حکومت رومہ میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ مزہب ملکیہ کا ماننے والا تھا وہ لوگ اس کو البابا (پوپ) کہتے تھے جس کے معنی ابوالاباء (باپوں کا باپ) ہیں اور مصر میں معاہدین عیسائیوں کا امہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے لگا۔ یہی ملوک نوبہ و حبشہ کے بادشاہوں اور کل ان تمام اطراف و جوانب کا مذہبی پیشوا بنایا گیا۔

خلفاء اسلام اور قیصروں کی ترتیب:...... مسعودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے روم کے قیصروں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ابن عمید نے ❸ لکھا ہے لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ لوگوں میں یوں مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ شیخین میں روم کا بادشاہ ہرقل تھا۔ تاریخ کی کتابوں میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ ہجرت قیصر کے زمانے میں مورق میں ہوئی۔ اس کے بعد قیصر بن قیصر زمانہ ابوبکر صدیق میں اور اس کے بعد ہرقل بن قیصر حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا۔ یہی قیصر ابوعبیدہ حضرت خالد بن ولید اور یزید بن ابوسفیان کے زمانے میں شام سے نکالا گیا اور محض قسطنطنیہ کی حکومت اس کے قبضے میں اس وقت باقی رہی۔

مورق اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ:...... اس کے بعد مورق بن ہرقل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور اس کے مورق بن مورق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حکمران ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری زمانے اور یزید اور مروان بن الحکم

---

❶...... ڈاکٹر نعیم فرح نے اپنی کتاب تاریخ بزنطیہ میں لکھا ہے کہ یہ قیدی جزیرہ قبرص کے تھے۔

❷...... مامون کا مقصد یہ تھا کہ حکومت بزنطیہ (قسطنطنیہ کا تصفیہ کر دے۔ لیکن موت نے اس کو مہلت نہیں دی اور وہ یہ بھاری بوجھ اپنے بھائی معتصم پر ڈال کر فوت ہو گیا۔ اور طرسوس میں دفن کیا گیا۔ (دیکھیں العرب والروم)۔

❸...... دیکھیں (سید باز العرینی کی الدولۃ البیز نطیہ صفحہ نمبر ۱۹۔۲۴) اور (عبدالقادر احمد یوسف کی الامیر اطوریۃ البیز نطیہ صفحہ نمبر ۷۔۱۱) اور اسد رستم کی الروم صفحہ نمبر ۲۲۰ اور اس کے بعد) اور (بنیہ عاقل کی الامبر اطوریۃ البیز نطیہ صفحہ نمبر ۱۷۸۔۱۹۹)۔

میں قلقط بن مورق نے بادشاہت کی۔اس قیصر کے باپ مورق کے حضرت معاویہؓ سے مراسم خط وکتابت قائم تھے۔مورق نے حضرت معاویہؓ کی حکمت اورشہادت عثمانؓ کی پیشن گوئی کی تھی جس وقت حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے لڑنے جار ہے تھے۔اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا۔حضرت معاویہؓ نے اوس کو بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔چنانچہ جنگ صفین ختم ہونے کے بعد حضرت معاویہؓ نے یزید کی ماتحتی میں ایک لشکر قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا جس کے زمانہ حصار میں ابوایوب انصاریؓ شہید ہوئے الغرض قلقط بن مورق کے بعد لاأن بن قلیط عبدالملک بن مروان کی حکومت میں اور اس کے بعد جیرون بن لاؤن، ولید سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں حکمران رہا اس کے بعد مسلمانوں نے چاروں طرف سے ان کے شہروں پر بری اور بحری جہاد شروع کر دیا قسطنطنیہ کے دروازے تک کو اپنے نوک دار نیزوں سے نقصان پہنچایا روم کے بادشاہوں کی حالت ہوگئی جرجیس بن مرعش نامی ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت میں سے نہ تھا) نو سال رومیوں پر حکمرانی کرتا رہا۔

نقفور کی وعدہ شکنی اور اطاعت:...... یہاں تک کہ قسطنطین بن الیون تخت پر بیٹھا اس کی صغرسنی کی وجہ سے اس کی ماں حکومت وانتظام میں شریک رہی اس کے بعد نقفور بن استیراق خلیفہ ہارون رشید کے رعب ودبدبے نے نقفور کو جزیہ دینے پر مجبور کر دیا، اور اسی امر پر دونوں گواہوں میں صلح ہوئی۔پھر نقفور نے وعدہ شکنی کی اور رشید اس کے زیر کرنے آمادہ ہوا ۱۹۰ ہجری میں اس نے قلعہ ہرقلہ کو فتح کر لیا تب نقفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور ہمیشہ اپنے وعدے کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استیراق بن نقفور رامین کی حکومت میں حکمران بنا۔کچھ عرصہ کے بعد قسطنطین بن قلقط نے اس کو مغلوب کر دیا اور خود مامون کے زمانے میں حکومت کرتا رہا۔

عموریہ کی فتح:...... اس کے بعد نوفل المعتصم کے زمانے میں گزرا ہے۔المعتصم نے اس سے عموریہ جنگ کر کے فتح کیا اور اس میں جتنے بھی عیسائیوں کو پایا ان کو قتل کر ڈالا اس کے بعد میخائیل بن نوفیل الواثق، المتوکل، المنتصر اور المستعین کے زمانوں میں قیصر رہا پھر رومیوں میں ملک کی حکومت کے بارے میں جھگڑا شروع ہوگیا۔سب نے متفق ہو کر نوفل بن میخائل کو تخت پر بٹھایا کچھ عرصہ کے بعد شبیل صقلی اس پر متولی ہوگیا۔یہ خاندان سلطنت میں سے نہ تھا زمانہ المعتز، المہتدی اور کسی قدر المعتمد میں گزرا۔

بطریق ارمنو:...... اس کے بعد الیون بن شبیل المعتمد کے باقی دنوں میں ابتدائے زمانہ المعتضد میں رہا۔اس کا بیٹا اسکندر روس بادشاہ بنا یہ بدسیرت آدمی تھا تھوڑے دنوں کے بعد ہی معزول کر دیا گیا اس کی جگہ لادی بن الیون اسکا بھائی بادشاہ بنا اس کا ملک المعتضد والمکتفی کے باقی دنوں میں اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا اس کے مرنے کے وقت صرف ایک کم عمر لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اس کی کم سنی کی وجہ سے ارمنوس یاد کیا جانے لگا یہ سب بادشاہ خلفاء اسلام کو خراج دیتے اور مطیع تھے۔

روم کے بادشاہ:...... پھر اس کے بعد مسعودی کہتا ہے کہ روم کے بادشاہ قسطنطین ہلانہ کے زمانے سے اس وقت ۳۳۰ ہجری تک اکتالیس آدمی ہوئے پانچ سوسات سال ان کی حکومت رہی اس حساب سے زمانہ ہجرت میں ان کی حکومت کی عمر ایک سو چھتر سال کی تھی۔واللّٰہ اعلم انتھیٰ کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا۔

دمستق قوقاس:...... تاریخ ابن اثیر میں یہ تحریر ہے کہ ارمانوس (ارمنوس بطریق) کے مرنے کے بعد اس کے کم عمر دولڑکے موجود تھے دمستق ❶ قوقاش نے اسی کے زمانے میں ملطیہ ۳۲۲ ہجری مطابق ۹۳۳ عیسوی میں بامان پر قبضہ لیا تھا ثغور اسلام کا ان دنوں سیف الدولہ بن حمدون

---

❶ ...... دمستق قوقاش کے ساتھ پچاس ہزار رومی لشکر تھا ایک مدت تک اس نے ملطیہ کا محاصرہ کئے رکھا۔طویل محاصرہ کی طوالت سے اکثر اہل ملطیہ بھوکوں مرگئے آخر کار غرہ جمادی الثانی ۳۲۲ ہجری میں ملطیہ پر قبضہ کیا اس نے میدان میں دو خیمے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تھا دوسرے پر بلا نشان تھا باہر کھڑا یہ خود کہہ رہا تھا جو شخص عیسائیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کی طرف آجائے تاکہ اس کے اہل عیال اس سے ملا دیئے جائیں اور جو مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ میں جائے اس کو ذاتی امان حاصل ہے ان کو ان کے اہل وعیال اور مال واسباب نہیں دیئے جائیں گے اس کے علاوہ اس نے اور بھی ناپسندیدہ حرکتیں کیں جن کا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے۔

مالک تھا جب قوقاش نے ملطیہ کے علاوہ مقامات مرعش وعزربیہ اور اس کے قلعقوں کو فتح کر کے واپس آیا ارمانوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پشان ہوکر نغفور ❶ کو دمستق مقرر کیا۔ دمستق کے معنی ہیں مشرقی خلیج کے ملک جس کے حکمران ان دونوں بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہیں۔

دمستق اور سیف الدولہ کی جنگ: ...... پس نغفور دمستق ہونے کے بعد اسلامی شہروں کی طرف چلا گیا اسی زمانے میں ارمانوس دو چھوٹے چھوٹے لڑکے چھوڑ کر گیا۔ جب یہ واپس آیا تو امراء روم نے جمع ہو کر تاج شاہی اس کے سر پر رکھا اور ارمانوس کے لڑکوں کے انتظام و تدبیر کے لئے اس کو آگے کیا ۳۵۱ ہجری مطابق ۹۶۲ء میں اس نے حلب پر حملہ کر دیا۔ سیف الدولہ کو اس معرکہ میں شکست ہوئی۔ شہر پر نغفور دمستق کا قبضہ ہو گیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانوں ہی کا قبضہ رہا۔ قلعہ کے محاصرہ کے دوران اس کا بھانجا مارا گیا جس سے اس نے غصہ ہو کر ان سب مسلمان قیدیوں کو شہید کر ڈالا جو اس کی قید میں تھے۔

دمستق کی فتوحات: ...... اس کے بعد ۳۵۶ ہجری مطابق ۹۶۶ء میں اس نے قیساریہ کے قریب ایک نیا شہر اسلامی شہروں کو نقصان پہنچانے کے لئے آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے اس پر بغیر جنگ صلح کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے مصیصہ کو جنگ کر کے فتح کر لیا اس کے بعد اس نے اپنے بھائی کو دوبارہ ۳۵۹ ہجری میں حلب کی طرف روانہ کیا ابوالمعالی بن سیف الدولہ شکست کھا گیا۔ مرعویہ نے اس کے بعد کہ قلعہ پر اس کا قبضہ نہ ہونے پایا تھا صلح کر لی۔

دمستق کا خاتمہ: ...... جب حلب سے واپس ہوا تو ارمانوس کی بیوی (جس کے دولڑکے نغفور دمستق کی کفالت میں تھے) نغفور سے رنجیدہ ہوگئی ابن الشمشیق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۰ ہجری مطابق ۹۷۰ء میں نغفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شبیل کو تخت نشین کر دیا اور خود دمستق ہو کر انتظام کرنے لگا الرہا میافارقین اور اس کے اردگرد مسلسل حملے کئے۔ ابوتغلب بن ہمدان موصل کے گورنر نے کسی قدر مال دے کر اس کو ٹال دیا۔ پھر اس نے ۳۶۲ ہجری مطابق ۹۷۲ء میں بلاد اسلامیہ کی طرف خروج کیا۔ ابوتغلب نے اپنے چچا ابوعبداللہ بن ہمدان کے لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بھیجا اس نے اس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ پھر عرصہ کے بعد آزاد کر دیا۔

شبیل بن ارمانوس: ...... شبیل کے ماموں۔ نے (جو اس کے وزارت کا کام کرتا تھا) ابن الشمشیق کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس کے بعد شبیل بن ارمانوس سقلاروس کو دمستق مقرر کیا۔ ۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ء میں اس نے بغاوت کی اور حکومت کا دعویدار ہوا۔ شبیل نے اس کو شکست دی پھر اس پر ابوتغلب بن ہمدان کی مدد سے وردبن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شبیل کو مسلسل شکست ہوئی اکثر شہروں پر وردبن منیر نے قبضہ کر لیا۔ شبیل نے بہ مجبوری وردیس لاؤن (یعنی نغفور کے بھتیجے) کو قید سے نکال کر وردبن منیر کے مقابلے کے لئے بھیجا۔

وردیس کی گرفتاری اور رہائی: ...... وردبن منیر کو اس معرکہ میں شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ کر میافارقین میں عضدالدولہ کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ شبیل نے عضدالدولہ سے اس کے بارے میں خط وکتابت کی عضدالدولہ نے وردیس کو چالاکی سے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا پھر اس کے لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ سال کے بعد اس کو اس شرط پر آزاد کر دیا کہ مسلمان قیدیوں کو قید سے رہا کر دے اور روم کے چند قلعوں کو چھوڑ دے اور آئندہ اسلامی شہروں پر کسی قسم کی دست اندازی نہ کرے وردیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر قابض ہوا پھر قسطنطنیہ جا کر محاصرہ کیا۔

منجوتکین اور شبیل کی جنگ: ...... اسی دوران وردیس مارا گیا۔ شبیل اور ورد میں صلح ہوگئی کچھ عرصہ کے بعد ورد مر گیا تو شبیل اس کے مقبوضہ علاقوں پر متولی ہو کر بلغار پر چڑھ گیا اور ان کے ملک پر قبضہ حاصل کر کے چالیس سال تک ان پر حکمرانی کرتا رہا ۳۸۱ ہجری مطابق ۹۹۱ء منجوتکین دمشق کے گورنر نے خلیفہ مصر کی جانب سے اس پر حملہ کیا۔ شبیل شکست پا کر ابوالفضائل بن سیف الدولہ کے پاس جا کر پناہ حاصل کی۔ منجوتکین واپس دمشق آیا پھر وہاں سے حمص اور شیراز پر جا پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دے کر صلح کر لی پھر دوقس

❶ ...... نغفور اصل میں عیسائی نہ تھا بلکہ یہ ایک مسلمان کا لڑکا تھا لیکن عیسائی ہو گیا تھا اہل طرسوس اس کو نقاس کہتے تھے اس نے بعد قتل قیصر روم کے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا اس نے اس کے دولڑکوں کو جو قیصر کی نسل سے تھا مارنا چاہا تو اس کی ماں نے سازش سے اس کو قتل کرا دیا۔

دمستق نے خروج کیا مصر کے گورنر نے ابوعبداللہ بن ناصر الدولہ بن ہمدان کو اس کے مقابلہ پر روانہ کیا دوقس دمستق کو شکست دی اور پکڑ دھکڑ میں مارا گیا۔ ان واقعات کے بعد بسیل ۴۱۰ ہجری مطابق ۱۰۱۹ء میں مرگیا اس کے بعد قسطنطین اس کا بھائی نو سال تک حکمران رہا اس کے مرنے کے بعد تین لڑکیاں اس کے خاندان کی باقی رہیں۔ سب سے بڑی لڑکی کو تخت نشین کیا گیا اس نے اپنے ماموں زاد بھائی ❶ کو اپنے ملک کا منتظم و منصرم مقرر کیا اور اس کے ساتھ شادی کرلی اس وجہ سے حکومت روم پر قابض ہوگیا لیکن خود اس کے ماموں میخائل کو اس کے مزاج میں بہت زیادہ دخل تھا ملکہ اس کی طرف مائل ہوگئی ❷ اور میخائیل اور ملکہ نے چالاکی سے ارمانوس (اپنے ماموں) کو قتل کردیا اور اس کے مقبوضہ علاقوں پر قابض ہوگیا۔

روم پر قبضہ:..... اس سنہ ۴۲۲ ہجری میں ابن مروان کو شکست دے کر الرہا اور سرج پر قبضہ کرلیا وزیری نے خلافت علوی کی طرف سے اس کا مقابلہ کرکے پسپا کردیا اس کے بعد رومیوں نے اسلامی شہروں کی طرف خروج کرنے سے پرہیز کیا۔ میخائیل نے حکومت کے تقریباً سب دعویداروں کو گرفتار کرلیا اور اپنی نیک سیرتی سے ملک والوں کو خوش کرنے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنی بیوی سے جھگڑا کر کے حکمرانی کا دعویٰ کیا۔ اس کی بیوی نے انکار کیا تو میخائیل نے اپنی بیوی کو جسی جزیرے میں جلاوطن کر کے بھیج دیا اور خود رومی حکومت پر ۴۳۳ ہجری میں قابض ہوگیا۔ اس کی اس حرکت سے بعض پادری غصے ہوئے اور ان کو اس کی حرکت بری لگی۔ میخائیل نے در پردہ ان کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اس کی خبر بطریق کو ہوگئی۔ بطریق نے گرجا میں کھڑے ہوکر میخائیل سے حکومت چھین لینے کا حکم دیا اور اس کو قلعے میں گھیر کے اس کی جلاوطن ملکہ کو بلالیا۔ میخائیل اپنی چالاکی سے ان کے محاصرے سے نکل آیا اور ملکہ اپنی بیوی کو دوبارہ جلاوطن کردیا۔

تھیوڈورا کی حکومت:..... اس کے بعد سب پادریوں اور عوام الناس نے متفق ہوکر ملکہ بنت قسطنطین میخائیل کی بیوی کو تخت سے اتار کر اس کی دوسری بہن تودورہ ❸ کو تخت نشین کرکے میخائل کے حوالے کردیا پھر تودورہ کے حمایتیوں اور میخائیل میں جھگڑا پیدا ہوگیا۔ اور یہ فساد ایک عرصہ تک قائم رہا۔ رومیوں نے گھبرا کر اس بات پر اتفاق کرلیا کہ جو شخص اس فساد کو ختم کردے وہی روم کا بادشاہ بنایا جائے۔ چنانچہ سلطنت کے دعویداروں کے نام کا قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ میں نکلا اور یہی حکمران بنایا گیا اور تودورہ سے اس کی شادی کردی گئی۔ یہ واقعہ ۴۳۴ ہجری مطابق ۱۰۴۲ء کا ہے ۴۴۶ ہجری مطابق ۱۰۵۴ء میں۔ قسطنطین کے مرنے کے بعد ارمانوس حکمران بنا۔

الب ارسلان سلجوقی:..... اس کا زمانہ ظہور حکومت سلجوقیہ اور اس زمانے کے مطابق ہے جب طغرل بک بغداد پر قابض ہوا تھا۔ ان دونوں حکمرانوں نے پھر آذربائیجان کی طرف جہاد شروع کردیا۔ اس کا لڑکا الب ارسلان نے کرخ کے اکثر شہروں پر قبضہ کرلیا۔ رومیوں کے آباد شہروں کو ویران کردیا اور رومیوں نے بیچ پر چڑھائی کی۔ ابن مرداس، ابن حسان اور عرب کے لشکر کو شکست ہوئی۔ الب ارسلان یہ سن کر ۴۳۰ ہجری مطابق ۱۰۷۰ء میں رومیوں کی طرف بڑھا۔ ارمانوس دولاکھ فوج رومی، عرب، دوس اور کرخ کی لے کر نواح ارمینیہ سے نکل کر اس کے مقابلے پر آیا اور ایک خون ریز لڑائی لڑا لیکن میدان مسلمانوں ہی کے ہاتھ رہا۔ دوران لڑائی مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد تاوان جنگ اور فدیہ دے کر اپنی رہائی کرائی ❹ اس کی غیر حاضری میں دوبارہ میخائیل روم پر قابض ہوگیا تھا۔ جب یہ قید سے رہا ہوکر قسطنطنیہ پہنچا تو میخائیل نے اس کو داخل ہونے

---

❶ ..... اٹھویں قسطنطین کا کوئی بیٹا نہ تھا پھر رومانوس ارجیر دس نے اسے بلایا اور اپنی بیٹی زوییہ کا اس سے نکاح کردیا اور اس نے مقدونیہ میں اپنے سسرال والوں کا اپنا ٹھکانہ بنایا۔ جو بازنطینیہ کا دارالحکومت تھا۔

❷ ..... ملکہ زوکہ کو میخائیل الپافلاغونی نامی آدمی سے عشق ہوگیا تھا اس وجہ سے وہ بادشاہ مانوس کو قتل کرنے پر تیار ہوئی اور زہر بھی دیا اور پھر تالاب میں اس کا گلا دبا دیا۔ یہ واقعہ ۱۰۳۴ء میں ہوا تفصیل کے لئے دیکھیں (تاریخ بازنطینیہ ڈاکٹر نعیم فرخ صفحہ نمبر ۴۲۳)۔ ❸ ..... بعض جگہوں پر تودورہ کے بجائے تیودورا لکھا ہے جسے غالباً انگریزی میں تھیوڈورا کہتے ہیں۔

❹ ..... ملازگرد کے معرکوں سے جو نتائج پیدا ہوئے تھے وہ یہ نہیں تھے ہر طرف بازنطینی بادشاہت پھیل گئی تھی بلکہ وہ یہ تھے کہ بازنطینیوں کے بجائے ترکوں سے گٹھ جوڑ شروع کردی اسی طرح بازنطینی سپہ سالار ارکان حکومت سلجوقیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتے تھے۔ یہی وہ وجہ ہے جس کی بنا پر ترکوں کے قدم بازنطین (قسطنطنیہ) تک پہنچے۔ اس وجہ سے سلجوقیوں (ترکوں) کی حکومت ایشیائے کوچک تک پھیل گئی تھی جس کی بنیاد سلجوقی نے رکھی تھی۔ سلجوقوں کی حکومت ۱۰۷۴ء سے لے کر ۱۳۰۲ء تک رہی۔ یہی حکومت بازنطینی حکومت کی پشت میں خنجر گھونپنے والی تھی۔ تفصیل کے لئے الدولۃ البیز نطینیہ ص ۴۵۵

دیا اور خود ان شرائط پر صلح کا پابند ہو گیا جو ارمانوس اور الب ارسلان سے طے پائے تھے۔ ارمانوس غریب (جس نے بجبوری سلطنت ترک کی تھی) راہب بن گیا اور اسی حالت میں مرگیا۔ انتہی کلام ابن اثیر۔ (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)۔

روم کے پڑوسی:......ان واقعات کے بعد الافرنج (شاہ فرانس) کے ظاہر ہونے کا زمانہ آیا اور وہ رومۃ وغیرہ کی حکومت پر قابض ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔ روم نے جس وقت عیسائی مذہب اختیار کیا تھا تو انہوں نے اور اقوام جو ان کے ہمسایہ تھیں زبردستی عیسائی بنایا تھا۔ ان میں سے اہل ارمن بھی ہیں (جن کا نسب اس سے پہلے ناحوذ جو جناب ابراہیم علیہ السلام کے بھائی تھے۔ تک ہم تحریر کر چکے ہیں)۔ ان کا ملک آرمینیہ اور دارالسلطنت خلاط ہے اور انہی روم میں سے اہل کرج بھی ہیں (جو روم کی ایک شاخ ہیں) یہ خرز میں مابین آرمینیہ اور قسطنطنیہ کے شمالاً دشوار گزار پہاڑوں میں رہتے تھے اور چرکش بھی ہیں (جو ترک کے قبیلوں میں سے ہیں)۔ یہ لوگ دریائے نیطش کے شرقی کناروں میں آباد ہیں۔ بلغاری (جو دریائے نیطش کے شمالی ساحل پر ہیں) اور جرجان بھی ہیں جو شمال کی طرف آباد ہیں۔ جن کا حال دور ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ سب ترک کی شاخیں ہیں۔

فرانس کے عیسائی:......عیسائی کو سب سے زیادہ ترقی فرانسیسی قوم سے ہوئی ان کا دارالحکومت افرنجہ یا فرنسہ (یعنی پیرس) میں ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جس کے مغرب میں جذیرہ اندلس ہے۔ ان دونوں مقامات کو چند پہاڑ اور دشوار گزار گھاٹیاں ایک دوسرے الگ کرتی ہیں جن کو وہ لوگ البون کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور اس میں جلالقہ آباد ہے جو خود افرنج (فرانس) کی ایک شاخ ہیں شاہ فرانس ان سب بادشاہوں سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریائے رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہیں۔ یہ اکثر جزائر بحریہ مثلاً صقلیہ ❶ قبرص ❷ اقریطش ❸ جنو اور اندلس ❹ برشلونہ پر قابض ہیں پہلے قیاصرہ کی حکومت کے بعد انہی کی حکومت کا سکہ چلاتا تھا۔

بنادقہ:......انہی کے گروہ سے بنادقہ ہیں یہ لوگ اس خلیج میں رہتے ہیں جو بحر روم کے سات سو میل کے فاصلے پر شمال مغرب کی جانب ہیں۔ خلیج قسطنطنیہ کے مقابل جنو سے آٹھ منزل پر واقع ہے۔ اس کے بعد شہر رومہ ہے جو ان کے بادشاہ کا دارالحکومت اور بطریق اکبر کا جس کا یہ البابا ❺ کہتے ہیں ٹھکانہ ہے۔

جلالقہ:......افرنجہ ہی گروہ میں جلالقہ بھی داخل ہیں ان کا ٹھکانہ اندلس ہے یہ سب اور ان کے علاوہ سوڈان وحبشہ ونوبہ اور جو امراء بادشاہ روم کے حکومت کے ماتحت تھے مثلاً برابرہ مغرب میں، نفرادہ ہوارہ افریقہ میں مصامدہ مغرب اقصیٰ میں روم کے عیسائی بادشاہوں کی پیروی میں عیسائی ہو گئے۔ لیکن جب اللہ جل شانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اس کا دین باقی ادیان پر غالب ہوا تو اس نے پہلے جنوبی شام کی سب حدود مصر، افریقہ اور مغرب سے روم کی حکومت چھین لی جن کی سلطنت بحر روم پر پھیلی ہوئی تھی۔

قوط قوم:......پھر خلیج طنجہ سے عبور کر کے اندلس کو قوط (گاتھ) اور جلالقہ کے قبضے سے نکال لیا اس وقت روم کی حکومت اعلیٰ درجے تک پہنچ کر ضعیف ہو گئی۔ اس کے بعد افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزائر میں عرب سے عبدالرحمٰن الداخل اور اس کی اولادوں سے اندلس میں اور عبداللہ اور اس کی اولاد سے افریقہ میں جنگیں کیں اور ان جزئر بحر رومی جن پر وہ حکمرانی کر رہے تھے مثل صقلیہ، اور میورقہ دانیہ وغیرہ کو ان سے چھین لیا۔ اسی زمانہ سے روم کی حکومت کمزور ہو گئی اور افرنجہ کے قدم سلطنت پر جمتے گئے۔ یہاں تک کہ ان سب ملکوں اور جزائر بحر کو جن پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا تھا پھر لے لیا لیکن تقریباً چودہ منزل طویل بحر رومی پر اسلامی جھنڈا لہراتا رہا۔ اس کے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور بیت المقدس کی طرف رخ کیا (جو ان کے دین شروع ہونے کی جگہ اور ان کے انبیاء کی مسجد تھی) چنانچہ انہوں نے پانچویں صدی کے آخر میں اس پر قبضہ کر کے ساحلوں، قلعوں، اور اسلامی شہروں کو بھی دبا لیا۔

---

❶......سسلی (Sisly) ❷......سائپرس (Syprus) ❸......اسپین (Spain) ❹......بارسلونہ (Barsilona)

❺......(صفحہ نمبر ۴۴۳) ☆ روم آج کل بھی پاپائیت کا مرکز ہے۔ اور پاپائے روم کیتھولک عیسائیوں کا ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔

المستنصر عبیدی:.......بیان کیا جاتا ہے کہ المستنصر عبیدی نے ان کو اس بات پر اکسایا تھا اور اس نے ملوک سلجوقیہ کی حکومت وسلطنت کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر رشک وحسد کی وجہ سے ان کو اسلامی شہروں پر حملہ کرنے کیلئے بلایا تھا ان دنوں نے فرانس کا بادشاہ بردوبل تھا اور اس کا داماد زجار صقلیہ کا حکمران تھا اس کا ماتحت وفرماں بردار تھا۔ دونوں نے فوجیں آراستہ کر کے اسلامی شہروں پر حملہ کرنے کیلئے قسطنطنیہ کے راستے ۴۹۱ھ ہجری میں اپنے ملک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے ان کو اپنے ملک سے گزر جانے کی اجازت نہ دی جب انہوں نے اسے ملطیہ دینے کی شرط لگائی تو راستہ دے دیا۔

فرانس اور روم کی مخالفت:.......چنانچہ یہ دونوں راستے طے کر کے ابن قلطمش کے شہروں کے قریب پہنچے ابن قلطمش ان دنوں مرسیہ، ارزن، اقصر اور سیواس وغیرہ قابض تھے۔ اتفاق سے ان دونوں کو اسلامی شہروں تک پہنچنے کی نوبت نہ آئی۔ درمیان میں ہی ان میں اور رومیوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ان میں سے ہر ایک نے اسلام کے بادشاہوں سے سازش پیدا کرنی شروع کر دی۔ یہ فتنہ وفساد تقریباً ایک صدی (ایک سو سال) تک قائم رہا۔ روم کی حکومت کمزور اور اس کے قویٰ ضعیف ہو گئے۔

قسطنطنیہ پر حملہ:.......زجار والی صقلیہ آئے دن قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے تلا رہتا تھا۔ بحر روم میں جو کشتیاں (خواہ وہ تجارتی ہوتیں یا شاہی ہوتیں دیکھتا اور گرفتار کر کے لے جاتا اس کا بحر جنگی سپہ سالار جرجی بن میخائیل نے ۵۴۴ھ ہجری میں قسطنطنیہ کے مینا تک پہنچ کر شاہی محل پر آتش باری کی یہ زمانہ رومیوں کی تباہی کا تھا۔

فرانس کا حملہ:.......اس کے بعد فرانس نے آخری چھٹی صدی ہجری میں قسطنطنیہ پر قبضہ کیا۔ اسی زمانے میں رومی بادشاہ قسطنطنیہ نے اپنی بہن کی شادی فرانسیس سے ایک بیٹا پیدا ہوا ان واقعات کے چند دنوں کے بعد رومی بادشاہ کے بھائی نے سر اٹھایا اور اچانک حملہ کر کے اس کو تخت سے اتار کر خود حکمران بن بیٹھا۔ درمی بادشاہ کالڑ کا شاہ فرانس کے پاس مدد لینے کے لئے گیا۔ اگر چہ اس کے پہنچنے سے پہلے اس نے جنگی کشتیاں دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کے لئے روانہ کر دی تھیں اس معرکہ میں بحری جہازوں والے دوقس اور مرکش سپہ سالار فرانسیس اور ان سب کا افسر اعلیٰ کید فلید شریک تھا۔ لیکن فرانس کے بادشاہ ان کو پہلے قسطنطنیہ کی طرف جانے کا حکم دیا چچا اور بھتیجے میں صلح کرا دینے کی تاکید کی۔ جب یہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہنچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے جنگ کی یہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر میں داخل ہو گئے۔

قسطنطنیہ میں قتل عام:.......موجودہ رومی بادشاہ بھاگ گیا شہر کے محلوں کو انہوں نے جلا دیا اور لڑکے کو تخت پر بٹھا دیا اس ردوبدل کا اثر شہر پر بہت برا پڑا۔ اوباشوں نے لوگوں کے مال واسباب لوٹ لئے اور فرانسیسیوں کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہو کر اس لڑکے کو تخت سے اتار دیا اور دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کر کے تخت پر بٹھا دیا۔ فرانسیسیوں کو جب یہ معلوم ہوا تو اس پھر ان کا محاصرہ کیا۔ محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیج ارسلا نقونیہ روم شرقی خلیج کے گورنر کو اپنی امداد پر ابھارا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ان فرانسیسیوں نے چالاکی سے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا جو اس وقت شہر میں موجود تھے پھر کیا تھا لشکر فرانس نے آٹھ دن تک قتل وغارت کا بازار گرم کئے رکھا۔ رومی سب سے بڑے گرجے میں جس کا نام صوفیا❶ تھا میں جان کے خوف سے جا چھپے ایک گروہ پادریوں اور راہبوں کا انجیل اور صلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتا ہوا نکلا لیکن اہل فرانس نے نہ تو ان کے ہم مذہب ہونے کا خیال کیا اور نہ ان کے وعدے کو دیکھا سب کو ایک دم قتل کر ڈالا۔ کید فلید کا نام قرعہ میں نکلا چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اس کے متعلقات کا بادشاہ ہوا۔ دوقس بنادقہ جزائر بحریہ مثل اقریطش وردوس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار ان ملکوں کا حکمران بنا جو خلیج کے مشرقی خلیج پر غالب آیا۔ اور فرانسیسیوں کو وہاں سے نکال دیا اس کے بعد قسطنطنیہ پر میخائیل نامی ایک شخص قابض ہوا۔ اس نے نئے سرے سے قسطنطنیہ آباد کیا۔ فرانسیسی کشتیوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے اس نے اس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطنیہ پر حکمرانی کر رہا تھا اس نے منصور قلاون حال مصر وشام کے گورنر سے صلح کر لی ۶۸۱ھ ہجری (مطابق ۱۲۸۲ء) میں اس کے مرنے کے بعد اس کالڑکا ماند تخت نشین ہوا اس کا

❶ .....غالباً سینٹ ایا صوفیا۔

لقب دوقس تھالشکری کے نام سے مشہور تھا۔ بنی قلیج ارسلان کی حکومت ختم ہونے کے بعد ان کے سلطنت وممالک کے مالک ہوئے جیسا کہ ہم ان کی تاریخ میں بیان کریں گے اور بنولشکری اسی زمانہ تک قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتے رہے تا تار کی حکومت ختم ہونے کے بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان حق امیر الترکمان حکمران بنااوراس کی اولاد اس وقت تک قسطنطنیہ اوراس کے ہر اطراف پر قابض اور متصرف ہے۔ یونان اور قیصروں کے زمانے سے لے کر آج روم اوران کی حکومت کی تاریخ تھی وہ آپ کے سامنے ہے واللہ وارث الارض ومن علیھاوھو خیر الوارثین.

اندلس میں قوط (گاتھ) قوم کی بادشاہت اوران کی اسلامی دورتک کی تاریخ

قوط:...... یہ گروہ ان امتوں میں سے ہے جن کی عظیم الشان حکومتیں عرب کے دوسرے طبقے کے بادشاہوں کے زمانے میں رہی ہیں۔ ہم نے الطینیوں کے بعدان کا تزکرہ اس وجہ سے کیا ہے کہ ان کوحکومت وسلطنت انہیں سے اوراس کی وجہ یہ تھی فارس اور یونان کے درمیان مشرق میں اس نے اس سرزمین کوآباد کیا تھا سلسلہ نسب کے لحاظ سے اس کا صین (چین) سے تعلق ہے یہ ماغوغ بن یافث کی اولاد میں سے ہیں سریانی بادشاہوں سے ان کی اکثر جنگیں ہوتی رہی تھیں۔ سریان کے بادشاہ مومن مالی نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے میں ان پرحملہ کیا تھا اورانہوں نے ان کوروکا تھا پھر بیت المقدس کی تباہی اورروم کے بننے کے زمانے میں یہ فارس سے بھی لڑے تھے۔

روم پر حملہ:...... پھر جب اسکندر غالب آیا تو یہ فرمانبردار ہوکرروم کے قبیلوں اور یونان میں شامل ہوگئے۔ اسکندر کا زمانہ گزرنے کے بعد رومیوں کی حکومت کمزور ہوگئی تو انہوں نے غریقیوں کے شہروں غالینوس کے زمانے میں مقدونیہ اور نبطہ پر قبضہ کرلیا۔ پھر جب قیصروں کا دارلحکومت قسطنطنیہ میں آ گیااوران کی قوت رومہ میں کمزور ہوگئی تو پھرقوط (گاتھ) نے رومہ پر حملہ کردیااوراس پر قبضہ کرلیا۔

گاتھ اورروم کی صلح:...... طودوشیش بن ارکادش کے زمانے میں بہت سی لڑائیوں کے بعد رومہ سے نکالے گئے اس زمانے میں ان کا سردار انطرک تھا یہ طودوشیش ہی کے زمانے میں مرگیا اس نے اپنے آپ کوروم کے بادشاہوں کے نام سے موسوم کرنا چاہا تھا۔ لیکن اس کے ساتھیوں نے اس کی بات نہیں مانی اس لئے یہ کامیاب نہ ہوا پھر رومانیوں سے اوراس سے اس بات پر صلح ہوگئی کہ اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا مستقل حکمران یہ صلح اس وجہ سے رومانیوں نے کرلی تھی کہ ان کی حکومت اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا مستقل حکمران یہ خودرہے یہ صلح اس وجہ سے رومانیوں نے کرلی تھی کہ ان کی حکومت اندلس میں کمزور ہوگئی تھی۔ غریقیوں کے تین گروہ ابیون، شوانیون، قندلس تھے۔

قندلس:...... قندلس نے پہنچ کر اس کوآپس میں تقسیم کرلیا تھا قندلس ہی کے نام سے اندلس نام رکھا گیا اندلس میں اس سے پہلے اربارنی حکمرانی کررہے تھے جوطوال بن یافث کی اولاد میں سے ہیں نسب کے لحاظ سے انطالیس کے بھائی ہیں۔ طوفان کے بعد یہ اسی مقام پرآباد ہوئے اورایک زمانہ تک رومہ کی حکومت کے فرمانبردار رہے یہاں تک کہ ان غیریقیوں نے اس پر قبضہ حاصل کیا جس زمانے میں قوط (گاتھ) نے شہررومہ پرحملہ کیا اوران امتوں کومغلوب کردیا جوطوال کی اولاد سے تھیں۔ بعض مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ یہ اغریقی طوال بن یافث کی اولاد سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

روم کی تقسیم:...... ان لوگوں نے اس ملک کو یوں تقسیم کیا تھا کہ قندلس نے جلیقیہ کواورشیونہ نے ماردہ، طلیطلہ، اورشوالش نے مرسیہ پر قبضہ کرلیا۔ اشبلیہ۔ قرطبہ۔ جیان۔ طالعہ پرابیق نے قبضہ کرلیاان کا سردارعندریقس برادر لشقیش تھا جس زمانے میں قوط نے حملہ کیا تھااس کی حکومت چالیس سال تک رہی اس کے بعد طشریک بادشاہ بنااس کورومانیوں نے قتل کرکے اس کی جگہ ماستہ کوقائم کیا تین سال تک یہ بادشاہ رہا اس کی بہن کا نکاح طودوشیش یعنی بادشاہ رومہ سے ہوا۔ طودوشیش نے اس سے اس شرط پر صلح کرلی تھی کہ اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اس کا حکمران یہ خودرہے گا۔

لزریق اور طوریق :...... پھر اس کے مرنے کے بعد لزریق تیرہ برس تک حکمران رہا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑھائی کی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے ان سب بادشاہوں کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پہلے وہاں موجود تھے۔ لزریق کے بعد طوریق سترہ سال تک بادشاہت کرتا رہا اس کے بعد لستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی بغاوت کو ختم کرنے کے بعد طوردیق مر گیا اس کے بعد دیک تئیس سال تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانے میں افرنج (فرانس) کے بادشاہ نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں لشکر جمع کیا۔ دیک کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ان کے خروج سے پہلے قوط کو جمع کر کے فرانس پر حملہ کر دیا اور ڈرے بغیر ان کے ملک میں گھستا چلا گیا اہل فرانس نے اس کو اپنے گھر بار سے پا کر گرفتار کر لیا اور اس کو اور اس کے عام ساتھیوں کو قتل کر ڈالا۔

قوط (گاتھ) کے گروہ :...... اس سے پہلے بلنسیان بن قسطنطین (قیاصرہ منتصرہ) کی حکومت کی تاریخ میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ اندلس میں داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تھے ایک گروہ اندلس کی طرف چلا گیا اور دوسرا رومہ کے اردگرد مقیم رہا جب اس گروہ کو اندلس کے گورنر دیک کی حکومت کا علم ہوا تو اس نے اپنے امیر طوردریک کے مشورہ سے فرانس حملہ کر دیا اور اندلس میں اس قوم کے جتنے لوگ آباد تھے انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا۔ اشتریک مر گیا اس کی جگہ بشلیقش چار سال اس کے بعد طوردریق اکسٹھ سال حکمران رہا۔ طوردریق کو خود اس کے کسی ساتھی نے اشبیلیہ میں مار ڈالا۔ اس کے بعد اس کی جگہ ابرلیق پانچ سال اس کے بعد طودس تیرہ سال اور طودشکل دو سال بعد ایلہ پانچ سال ایک کے بعد ایک حکمران رہے۔

قرطبہ کی بغاوت :...... اس کے زمانے میں قرطبہ والے باغی ہو گئے تھے اس سے اور اس ان سے لڑائیاں ہوئیں اس کے بعد طینجاد پندرہ سال یہولہ ایک سال لوبلیدہ اٹھارہ سال بادشاہت کرتے رہے۔ اس کے زمانے میں اردگرد بغاوت پھوٹ نکلی اس نے اس کو بہت خوبی سے ختم کیا اور پھر عیسائیوں سے اور اس سے مسئلہ توحید (تثلیث) پر جھگڑا ہوا اس جھگڑے کے دوران ہی یہ مارا گیا۔

رزریق اور عیسائیت :...... اس کا لڑکا رزریق ❶ سولہ سال بادشاہ رہا یہ نصرانیوں کے عقیدہ توحید تثلیث کا معتقد اور قائل ہو گیا اس نے قرطبہ میں اپنے نام سے ایک دو شہر آباد کئے جب اس کا بھی خاتمہ ہو گیا قوط (گاتھ) پر یہود نے دو سال "تبدیقا عندمار" نے دو سال شیشوط نے اسی سال ایک کے بعد ایک ترتیب کے مطابق حکومت کی اس کے زمانہ میں قسطنطنیہ اور شام کا حکمران ہرقل تھا جس کی حکومت زمانے میں ہجرت کا واقعہ ہوا۔ شیشوط کے مرنے پر رزریق ثانی تین مہینے، شتلہ تین سال شاوس پانچ سال حنشوند سات۔ال حشبسوند تئیس سال اسی ترتیب کے مطابق بادشاہت و حکومت پر قائم رہے۔ اسی کے حکومت کے زمانے سے قوط کے حکمران کمزور ہو گئے۔

مانیہ، لوری، ریقہ اور رزریق ثالث :...... اس کے بعد مانیہ سال، لوری آٹھ سال، ریقہ سولہ سال غطسہ ❷ چودہ سال حکمران ر، ان کے بعد رزریق ثالث نے دو سال باشاہت کی یہ ہی باشاہ ہے جس پر مسلمانوں نے حملہ کیا تھا اور اسی کے زمانے میں اندلس میں قوط مغلوب ہوئے تھے اور اسلامی جھنڈا اندلس کی پہاڑیوں پر لہرایا تھا جیسا کہ ہم اندلس کی فتح میں آئندہ بیان کریں گے انشاء اللہ۔

قوم قوط (گاتھ) کی یہ تاریخ ہم نے ہروشیوش کے کلام سے نقل کی ہے اور وہی ہمارے نزدیک دوسرے تاریخ دانوں کی تحریر سے زیادہ صحیح اور قابل اعتبار ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

---

❶ ...... یہ اصل میں لزریق ہے جس کو مترجم نے کہیں لزریق اور کہیں رزریق لکھا ہے تحقیق کے لئے اصل عربی نسخہ دیکھیں (تاریخ ابن الخلدون جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۰)۔ (تصحیح و استدراک (ثناء اللہ محمود)۔

❷ ...... تاریخ العرب فی اندلس مصنف فارس بوز صفحہ ۲۰ پر یہاں غیطشہ تحریر ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

تاریخ عرب قدیم قبائل عرب، ان کے انساب، ان کے ممالک اور ان کی مختلف حکومتیں اور ریاستیں

عرب بدوؤں کی زندگی:...... دیہات میں رہنے والے عرب جو خیموں میں رہتے ہیں کسی خاص جگہ کے پابند نہیں ہوتے۔ ان صحرا نشینوں کا شمار دنیا کی بڑی بھاری قوموں میں ہوا ہے۔ کبھی ان پر ایسا زمانہ آتا جب وہ تعداد میں دوسری قوموں سے بڑھ جاتے اور اپنی کثرت کی بنا پر عزت اور غلبہ حاصل کر لیتے، حکومت و سلطنت کے مالک بن جاتے اور ملکوں اور شہروں پر غالب آجاتے کچھ مدت کے ناز و نعمت اور عیش و عشرت کی زندگی ان کو تباہ کر دیتی ہے۔ ان میں بعض مغلوب ہو کر مارے جاتے اور بعض اپنے صحراؤں کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ جو لوگ حکومت کے مالک ہوتے ہیں وہ آرام طلبی اور عیش پرستی کی وجہ سے نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔ یہ وہ سنت الٰہیہ یا وہ قانون ہے جو مخلوقات میں اسی طور پر جاری رہتا ہے۔

بدوؤں کا ذریعہ معاش:......عربوں میں جو لوگ دیہاتی تھے وہ ہر زمانے میں اپنی پڑوسی قوموں کے ساتھ لڑتے جھگڑتے رہے۔ کیونکہ انہوں نے محنت کر کے رزق کمانے کے بجائے رہزنی اور لوٹ مار ہی کو اپنا پیشہ اور ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔

عراق میں عربوں کی آمد:......عربوں کے پہلے طبقے یعنی عمالقہ ❶ کے دور حکومت کے بعد جب دوسرے طبقے یعنی تبابعہ ❷ کی حکومت مضبوط ہو گئی جو انہیں کثرت کی بنا پر حاصل ہوئی تھی وہ اس زمانے میں یمن اور حجاز میں آباد تھے اور اس کے بعد عراق اور شام کے ملکوں میں پھیل گئے تھے۔ اس کے بعد جب حکومت ان کے ہاتھ سے نکلی تو ان کے کچھ لوگ عراق میں باقی رہ گئے مگر وہ حکمرانی سے محروم ہو چکے تھے۔

بخت نصر کا حملہ (عربوں کی آمد کی دوسری روایت):......بعض علماء کا خیال ہے کہ عراق میں عربوں کی آمد اس وقت ہوئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے بخت نصر ❸ کو عربوں اور بنی اسرائیل پر ان کی بغاوت اور انبیاء کو قتل کرنے کی وجہ سے مسلط کر دیا تھا۔ خانہ بدوش عربوں نے یمن میں عدن کے قریب اپنے نبی شعیب علیہ السلام بن ذی مہدم کو قتل کر دیا تھا۔ جیسا کہ آیت شریفہ فلما احسوا بأسنا اذاھم منھا یر کضون (الأنبیاء) کی تفسیر ❹ میں آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارمیاء ❺ بن حزقیا کو وحی کی کہ بخت نصر صحرا نشین عربوں کو جا کر قتل کر دے، کسی کو زندہ نہ چھوڑے اور ان سب

---

❶......عمالقہ: عرب مؤرخین نے شام اور فلسطین کے پرانے باشندوں کو عمالیق لکھا ہے۔ ان کی بعض آبادیوں تہامہ یعنی حجاز کے ساحلی علاقے کے علاوہ جزیرۃ العرب کے دوسرے حصوں میں پائی جاتی تھیں۔ عرب مؤرخین لکھتے ہیں کہ عمالقہ شام میں جزیرۃ العرب سے آئے تھے۔ اس لئے ابن خلدون نے ان کو عربوں کے طبقہ اولیٰ یعنی ان کو نہایت قدیم قوموں میں شمار کیا ہے۔ جو دیگر عرب عاربہ کی طرح حوادث زمانہ کی وجہ سے بالکل مٹ گئیں اور اب ان کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہا۔

❷......تبابعہ: اہل سبا کے دور حکومت کے بعد یمن اور اس کے آس پاس قبیلہ حمیر کا زمانہ آیا۔ جنہوں نے وہاں ۵۲۵ء تک حکومت کی۔ حمیر کے بادشاہوں کو تبابعہ کہتے تھے۔ جس کا واحد تبع ہے۔ بعض مؤرخین نے اس لقب کی یہ تشریح کی ہے کہ ان کی رعایا ان کی "متابعت" یعنی پیروی کرتی تھی اس لئے یہ تبابعہ کہلائے۔ تبع کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ اھم خیر ام قوم تبع (سورۃ الدخان)۔

❸......بخت نصر: بابل کا ایک مشہور بادشاہ جس نے ۶۰۴ قبل مسیح سے لے کر ۵۶۱ قبل مسیح تک حکومت کی۔ دیگر ملکوں اور قوموں کے علاوہ اس نے یہودیوں پر بھی چڑھائی کی اور دو سال کے محاصرہ کے بعد ان کا دار الحکومت بیت المقدس ۵۸۶ قبل مسیح میں فتح کر لیا۔ وہ بہت سے یہودیوں کو پکڑ کر بابل لے گیا وہ ایک مدت تک قید رہے۔ آخر عمر میں وہ پاگل ہو گیا تھا۔

❹......(ترجمہ آیت) جب ان ظالموں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو اس بستی سے بھاگنا شروع کر دیا مفسرین نے نقل کیا ہے کہ اس آیت میں یمن کے دیہاتی عربوں کی طرف اشارہ ہے جو عرب تھے۔ خدا نے ان کی طرف ایک نبی بھیجا جس کا نام شعیب علیہ السلام بن مہدم تھا مگر انہوں نے ان کو جھٹلایا اور ان کو قتل کر دیا۔ اس پر بخت نصر نے ان پر چڑھائی کی اور ان کا قتل عام کیا۔ شعیب بن مہدم کی قبر آج بھی یمن کے پہاڑ پر موجود ہے جس کا نام صنین ہے، مفسرین نے تصریح کی ہے کہ یہ شعیب مدین والے حضرت شعیب سے الگ ہیں۔

❺......بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا زمانہ ساتویں قبل مسیح ہے۔ ان کے حالات زندگی ان کی تعلیم اور پیشن گوئیوں کا ذکر ایک خاص کتاب میں آیا ہے جو ان کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہود کی کتاب مقدس میں شامل ہے۔ ارمیا مذہب کے روحانی پہلوؤں پر زور دیتے تھے۔ اور بنی اسرائیل کو اس بات سے آگاہ کرتے تھے کہ محض ہیکل کی پاسبانی ان کو تباہی سے نہیں بچا سکتی، ان کے زمانے میں شاہ بابل بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا۔

کو ایسا تباہ کر دے کہ ان کا کہیں نام ونشان باقی نہ رہے۔ بخت نصر نے کہا کہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ وہ ایلہ اور ایلہ کے درمیان اپنی سوار اور پیدل فوج کو لئے جمع ہو گئے، مگر بخت نصر نے پہلے تو قبیلہ عدنان کو شکست دی۔ پھر باقی قبائل کو تہ تیغ کیا۔

انبار اور حیرہ کی آباد کاری:.......اس کے بعد وہ اپنے دارالحکومت بابل کی طرف لوٹا اور جو قیدی پکڑے تھے ان کو انبار کے مقام پر آباد کیا لیکن بعد ازاں نبطی ❶ لوگ ان کے ساتھ آ کر رہنے لگے۔

انبار کی کاری:......ابن کلبی ❷ کا کہنا ہے کہ جب بخت نصر نے عربوں پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو سب سے پہلے اس نے ان عرب تاجروں کو گرفتار کیا جو اس کے ملک میں کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس نے ان کو حیرہ کے مقام پر اتارا اور خود لشکر لے کر عربوں پر حملہ آوار ہو گیا ان میں سے جن قبائل نے اطاعت کی اور مصالحت کو ترجیح دی ان کو سواد ❸ کے علاقے میں دریائے فرات کے کنارے آباد کیا۔ انہوں نے وہاں ایک شہر بنالیا اور اس کا نام انبار رکھا۔ اس کے بعد بخت نصر نے انہیں حیرہ میں آباد کیا اور اس کے دور حکومت کے باقی دنوں میں وہ وہیں مقیم رہے مگر اس کی وفات کے بعد وہ انبار واپس آ گئے۔

حیرہ کی وجہ تسمیہ میں ایک قول:......امام طبری کا بیان ہے کہ تبع ابو کرب نے جب اردشیر بہمن (شاہ ایران) کے زمانے میں عراق پر چڑھائی کی تو وہ ❹ طی کے پہاڑی راستوں سے ہوتا ہوا انبار پہنچا۔ جب وہ حیرہ کے مقام پر رات کے وقت پہنچا تو وہ حیران ہو کر وہیں ٹھہر گیا اور اس جگہ کو حیرہ کا نام دیا۔ پھر وہاں سے آگے بڑھا مگر قبائل از د لخم ،جذام ،اور عاملہ اور قضاعہ میں سے بعض لوگوں کو وہیں چھوڑ دیا۔ ان لوگوں نے وہیں وطن بنالیا اس کے بعد قبیلہ طی ،کلب ،سکون ،ایاد اور حارث بن کعب کے قبیلے بھی ان کے ساتھ آ ملے اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔

تبع اور حیرہ:......اس روایت سے ملتی جلتی ایک روایت یہ ہے کہ جب تبع عربوں کو لے کر روانہ ہوا تو وہ کوفہ ❺ کے قریب پہنچ کر حیران رہ گیا۔ بعض کمزور لوگ تو وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اس وجہ سے اس مقام کا نام حیرہ پڑ گیا۔ جب تبع واپس آیا تو اس نے ان لوگوں کو وہاں آباد دیکھا چنانچہ اس نے ان کو وہیں چھوڑ دیا۔ ان میں عرب کے اکثر قبیلے مثلاً ہذیل ،لخم ،جعف ،طی ،کلب اور بنولحیان (جرہم) وغیرہ شامل تھے۔

حیرہ سے عربوں کا انخلاء:......ہشام بن محمد کلبی کہتا ہے کہ جب بخت نصر مر گیا تو وہ عرب جن کو اس نے حیرہ میں آباد کیا تھا انبار کی طرف چلے آئے ،ان کے ساتھ بنو اسماعیل اور بنو معد کے وہ لوگ بھی تھے جو ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ پھر یمن کے علاقوں سے قبائل عرب کی آمد رک گئی۔

بحرین میں عربوں کی آمد:......جب معد کی اولاد بڑھی اور جنگ وجدال نے ان کو منتشر کر دیا تو وہ الگ ہو کر سرسبز میدان اور چراگاہوں کی تلاش میں یمن وحدود شام کے قریبی علاقوں کی طرف نکل پڑے۔ چنانچہ ان کے بعض قبیلے بحرین میں آباد ہوئے ان دنوں ازد کے بعض لوگ پہلے سے وہاں موجود تھے جب مزیقیاء نے یمن کو خیر آباد کہا تھا۔ جو عربی خاندان تہامہ سے آئے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مالک اور عمرو جو فہم بن تیم اللہ بن

---

❶ ......نبط کی جمع انباط اور نبیط آتی ہے۔ نبطی عربوں کی ایک تجارت پیشہ قوم تھی جو فلسطین کے مشرق میں رہتی تھی۔ پڑا (الحجر) ان کا صدر مقام تھا جسے رومیوں نے ۱۰۵ء میں فتح کر کے نبطیوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ عربی مؤرخوں نے عراق کے قدیم شہریوں کو بھی نبطی کہا ہے۔

❷ ......ہشام بن محمد الکلبی علم انساب کا بڑا ماہر تھا۔ مؤرخین اسلام کے سلسلہ ہم گزشتہ صفحات میں اس پر ایک مختصر نوٹ لکھ چکے ہیں۔

❸ ......سواد (یا سواد العرق) سے مراد عراق کا وہ میدانی علاقہ ہے جسے دجلہ وفرات کے دریا سیراب کرتے ہیں ،اور جو کاشتکاری کے لئے نہایت موزون ہے۔ یہاں کی مٹی کا رنگ عرب کی سرزمین کے مقابلہ میں سیاہ ہے اس لئے اسے سواد کہتے ہیں۔

❹ ......جبل طی کی بجائے جبل طی سے مراد اجاء اور سلمیٰ کے دو پہاڑ ہیں جو عرب کے درمیانی علاقے میں واقع ہیں۔ اسلام میں یہاں قبیلہ طی آباد تھا۔ مگر آجکل اس علاقے میں شمر کا قبیلہ رہتا ہے جس کا دارالحکومت حائل ان پہاڑوں کی درمیانی وادی میں واقع ہے۔

❺ ......یاد رہے کہ کوفہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ مصنف کی مراد اس علاقے یا مقام سے ہے جہاں بعد میں کوفہ آباد ہوا۔

اسد بن وبرہ بن قضاء کے بیٹے تھے (۲) ان کے بھائی کا بیٹا مالک بن زہیر (۳) ابن عمرو بن فہم (جو اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ آئے (۴) الخفتار بن عمرو بن معد بن عدنان (۵) ان کے ساتھ غطفان بن عمرو الطمثان ابن عوز منات بن یقدم بن دعمیٰ بن ایاد (۶) صبح بن صبیح بن الحارث بن افصیٰ بن دعمیٰ (۷) زہیر بن الحارث بن الیل بن ایاد بھی آخر شامل ہو گئے۔ یہ تمام لوگ بحرین میں جمع ہو گئے اور انہوں نے ایک دوسرے کی امداد باہمی اتفاق واتحاد کا حلف اٹھایا۔

عربوں کا اتحاد اور فارس کی افراتفری:......قبائل عرب کا یہ اتحاد اور آپس میں عہد و پیمان (ایران کے) ملوک الطوائف کے زمانے میں ہوا۔ جس وقت ان کی حکومت کمزور ہو گئی تھی اور ان میں ٹوٹ پھوٹ پیدا ہو چکی تھی وہ ایک دوسرے پر حملہ کر رہے تھے۔ ان حالات کو دیکھ کر بحرین کے عربوں کی نگاہیں عراق کے سرسبز میدانوں کی طرف اُٹھنے لگیں اور ان کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگی کہ وہ یا تو ایرانیوں کو مغلوب کر لیں یا کم از کم عراق کی حکومت میں ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ عربوں نے اس اختلاف کو غنیمت سمجھا جو اس وقت ایران کے مختلف سیاسی لوگوں میں پیدا ہو چکا تھا، چنانچہ ان کے سرداروں نے عراق پر چڑھائی کرنے کا پکا ارادہ کر لیا۔

عربوں کے عراق پر حملے اور بنو ارم بن سام:......عربوں میں سب سے پہلے الخفتار بن الحیق عراق کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھ قنص بن معد اور بعض دیگر ملے جلے قبائل تھے۔ انہوں نے بابل کی سرزمین موصل تک ارم بن سام کی اولاد کو آباد کپایا جو کسی زمانے میں دمشق کے مالک تھے اور جن کی وجہ سے دمشق کو دمشق ارم کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ عربوں کے پہلے طبقے کے باقی ماندہ لوگ تھے عربوں نے دیکھا کہ یہ لوگ ایرانی ملوک الطوائف سے جنگ میں مصروف ہیں۔ چنانچہ انہیں سواد عراق سے نکال دیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح سے قبائل معد انبار اور حیرہ کے عربوں میں شامل ہو گئے جو قبیلہ قفص کے باقی ماندہ لوگ تھے۔ مضر کے ماہرین نسب کے نزدیک عمرو بن عدی بن ربیعہ جو بنو منذر کا جد امجد تھا وہ انہیں کی طرف منسوب ہے۔ حماد الروایہ ❶ کا بھی یہی قول ہے۔

بنو ارم کی شکست:......پھر فہم کے بیٹوں مالک اور عمرو ابن مالک بن زہیر قضاعی غطفان بن عمرو صبح بن صبیح اور زہیر بن الحارث ایادی نے انبار کا رخ کیا ان کے ساتھ ان کے حلیف اور قبیلہ غسان کے بعض لوگ بھی تھے جو سب کے سب قبیلہ تنوخ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے بنو ارم کو شکست دے کر ان کو سواد کے اطراف سے بھی نکال دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے نمارہ بن قیس اور نمارہ بن لخم بھی آ گئے یہ لوگ کندہ کے قبائل میں سے تھے جو حیرہ میں آ کر آباد ہو گئے۔

انبار اور حیرہ میں تبع کے لوگ:...... جو عرب اپنے ملک سے آ کر انبار اور حیرہ میں آباد ہو گئے تھے انہوں نے عجمیوں یعنی ایرانیوں کی فرماں برداری اختیار نہیں کی تھی اور نہ ہی ایرانی عربوں کے تابع بنے تھے۔ حتی کہ تبع کا وہاں سے گزر ہوا، اور جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے اس نے ان کے پاس اپنے لشکر کے کمزور لوگوں کو چھوڑ دیا تھا اور قبائل جعف تمیم اور بنو لحیان (جو قبیلہ جرہم میں سے تھے) کے لوگوں کو وہاں آباد کر دیا تھا۔

عرب الضاحیہ:......قبیلہ تنوخ کے بہت سے لوگ حیرہ اور انبار کے درمیانی صحراء میں رہنے لگے۔ یہ لوگ شہروں سے دور خیموں میں رہتے تھے اور شہار والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتے تھے۔ اس لئے یہ لوگ عرب الضاحیہ یعنی بیرونی عرب کہلائے ان میں سے جو شخص سب سے پہلے (ایران کے) ملوک الطوائف کے زمانے میں ان کا حکمران بنا اس کا نام مالک بن فہم تھا اس کے بعد اس کا بھائی عمرو اور اس کے بعد اس کا بھتیجا جزیمۃ الابرش بادشاہ بنے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔

---

❶ ......حماد الراویہ ایرانی نژاد تھا جو کوفہ میں پیدا ہوا اس نے عربوں کے اخبار لغات اور اشعار کی روایت میں بڑا نام پیدا کیا اسی لئے "الراویہ" کے لقب سے مشہور ہوا جو راوی سے مبالغہ کا صیغہ ہے اموی دور کے آخری خلفاء کے ہاں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ حماد نے عباسی عہد بھی دیکھا تھا اس نے ۱۵۵ ہجری میں انتقال کیا۔ معلقات سبعہ کو اسی نے جمع کیا تھا اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

بنواز دکی یمن سے ہجرت: ..... عمرو بن عامر مزیقیا جب سیلاب عرم کے خطرے کے پیش نظر اپنے قبیلے ازد کے ساتھ یمن سے نکل گیا تو اس کا والا دشام اور عراق میں پھیل گئی مگر خزاعہ کا قبیلہ حجاز ہی میں رک گیا۔ یہ لوگ مرالظہر ان کے مقام پر رکے اور پھر جرہم کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا جو مکہ میں آباد تھے اور آخر کار یہ لوگ جرہم پر غالب آ گئے اسی طرح نصر بن ازد عمان میں اور غسان جبل السراۃ میں آباد ہو گئے اور بنو معد کے ساتھ ان کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حتی کہ حجاز اور شام کے درمیانی علاقوں میں ان کے قدم خوب مضبوط ہو گئے۔

یمن میں باقی عرب قبیلے: ..... یہ صورتحال ان قبائل سبا کی ہے جنہوں نے عراق اور شام کو اپنا وطن بنایا تھا ان میں سے چار قبیلوں نے شام کو اپنا مسکن بنایا اور باقی چھ قبیلے یمن میں ہی رہ گئے جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) مذحج۔ (۲) جندہ۔ (۳) اشعری۔ (۴) انمار۔ (جسے ابوخثعم بھی کہتے ہیں)۔ (۵) اور بجیلہ۔ (۶) حمیر۔ یمن کے ان قبائل کی حکومت حمیر کے ہاتھ آئی اور ان کے بادشاہوں یعنی تبابعہ کی طرف منتقل ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزیقیاء اور ازد کی ہجرت تبابعہ کی حکومت کے ابتدائی دور میں یا اس سے کچھ پہلے عمل میں آئی تھی۔

معد بن عدنان جدامجد رسول اللہ ﷺ

بنو معد بن عدنان کا قصہ یہ ہے کہ جب اس وقت کے نبی ارمیاء اور برخیا پر وحی نازل ہوئی کہ وہ بخت نصر کو عربوں پر چڑھائی کرنے پر تیار کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ معد بن عدنان کو اس خطرے سے باہر نکال لائیں کیونکہ مشیت الٰہی یہ تھی کہ معد ہی کی اولاد سے حضرت محمد ﷺ نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء ہوں گے لہٰذا وہ معد کو براق پر سوار کر کے نکال لائے اور اسے شہر حران میں لے گئے اس وقت اس کی عمر بارہ سال کی تھی اس کے بعد اس نے انہی کے ہاں پرورش پائی بخت نصر نے عربوں پر چڑھائی کر کے ان کو تہس نہس کر دیا۔ عدنان کے قبائل مارے گئے اور عرب کے علاقے ویران ہو گئے پھر بخت نصر کا بھی انتقال ہو گیا معد بن عدنان نے انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ حج کیا قبیلہ دوس کے تحت بنو جرہم کے اکثر لوگ تھے چنانچہ اس نے الحارث بن مضاض جرہمی کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان میں صرف جرشم بن جلہمہ باقی رہ گیا ہے چنانچہ معد نے اس کی بیٹی معانہ سے شادی کر لی اور اس سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

معد کی حجاز آمد: ..... امام سہیلی ❶ نے لکھا ہے کہ معد حجاز کی طرف اس وقت واپس آیا جب اللہ تعالیٰ نے عربوں کو بخت نصر کے حملے سے نجات دلائی اور ان کے جو بچے کھچے قبیلے پہاڑوں میں زندگی گزار رہے تھے وہ دوبارہ ان میدانوں کی طرف واپس آ گئے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب بخت نصر عرب علاقوں پر قبضہ کر کے ان کی آبادی کو برباد کر چکا تھا اور قبیلہ حضور ❷ اور اہل الرس کی بیخ کنی کر چکا تھا یہ وہ لوگ تھے جن کے دم سے عرب کی طاقت اور دبدبہ قائم تھا۔

معدن بن عدنان کی نسل: ..... پھر معد بن عدنان کی نسل پھیلنے لگی اور اس نسل سے ربیعہ، مضر اور ایاد کے قبائل پیدا ہو گئے جو عراق اور شام کی طرف گئے، مگر ان سے پہلے وہاں قبیلہ قنص کے باقی لوگ پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ قبائل معد بھی یمنی قبائل کے ساتھ وہاں آباد ہوئے۔ بعد میں ان کی تبع کے ساتھ لڑائیاں ہوئیں چنانچہ تبع کا قول ہے کہ:

لست بالتبع الیمانی ان لم ☆ ترکض الخیل فی سواد العرق

---

❶ عبدالرحمن بن عبداللہ سہیلی اندلسی جن کا زمانہ حیات ۵۰۸ ہجری تا ۵۸۱ ہجری ہے تفسیر، حدیث اور رجال کے علاوہ تاریخ اور انساب کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ اندلس کے ضلع مالقہ میں وادی سہیل کی ایک بستی میں پیدا ہوئے اسی لئے سہیلی کہلائے ان کی تمام عمر تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزری ان کی سب سے مشہور کتاب "الروض الانف" ہے جس میں آپ نے ابن ہشام کی سیرت نبویہ کی شرح لکھی اور سیرت کے ساتھ ہر قسم کی معلومات بھی جمع کر دی ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں چھپ چکی ہے ان کے حافظہ اور تبحر علمی کا یہ عالم تھا کہ یہ ضخیم شرح چند ماہ کے بعد لکھ دی۔ ان کے علم و فضل کا چرچا سن کر سلطان مراکش نے انہیں اپنے ملک میں طلب کیا مگر تین سال کے قیام کے بعد آپ وہیں مراکش میں ۵۷۱ ہجری میں انتقال کر گئے۔

❷ حضور یمن کا ایک قبیلہ تھا۔ ان کے نام پر وہاں کا ایک پہاڑ بھی جبل حضور کہلاتا ہے۔

اوتودی ربیعۃ الخرج قسرا ☆ لم تعقھا موانع العواق

میرا نام بھی تبع یمانی نہیں اگر میرے سوادِ عراق کی سرزمین میں اپنی پیادری نہ دکھائیں یا قبیلہ ربیع مجبور ہو کر خراج ادا نہ کرے تو ان سواروں کی یلغار کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

ایران کی طوائف الملوکی کے زمانہ میں عراق، شام، اور حجاز میں تابعہ، یمانیہ، اور قبائل عدنانیہ کی حکومتیں اور سلطنتیں قائم ہوئی ان کے دور میں پہلی قومیں تو ختم ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھی لہٰذا حکمرانوں کے اس طبقے کو پہلے طبقات سے الگ سمجھنا چاہئے اور سابقہ قوموں سے ایک الگ قوم تصور کرنا چاہئے چونکہ اس طبقے کے لوگوں کا عرب میں قومی روح کے پیدا کرنے میں عرب عاربہ ❶ کی طرح کوئی کردار نہ تھا اور نہ عرب مستعربہ کی طرح زبان کی تشکیل میں ان کا کوئی حصہ تھا بلکہ تمام باتوں میں وہ پہلے طبقات کے تابع رہے اس لئے وہ اس لئے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں ''العرب التابعہ'' کا نام دے دیا جائے۔ چنانچہ ایک طویل زمانہ تک حکومت و یاست اس یمنی طبقے کے ہاتھ میں رہی۔ کیونکہ ان کے ہاں پہلے ہی سے حکومت کرنے کی روایات موجود تھیں۔

تابعۃ العرب کی حکومتیں:...... چنانچہ مضر اور ربیعہ کے قبیلے ان کے تابع ٹھہرے اور قبیلہ لخم کے خاندان بنو منذر نے حیرہ میں اور قبیلہ غسان نے شام میں بنو جفنہ کی ریاستیں قائم کیں۔ اسی طرح یثرب میں بنو قیلہ یعنی اوس وخزرج کی حکومت قایم ہوئی ان کے علاوہ جو دوسرے عرب قبائل تھے وہ خانہ بدوش تھے اور قبیلوں کی صورت میں چارے اور گھاس کی تلاش میں صحرا میں سفر کرتے رہتے تھے۔ بعض دیہاتی قبیلوں میں بھی ریاست کا وجود پایا جاتا ہے مگر حکومت و ریاست زیادہ تر انہی خاندانوں ہی تک محدود رہی۔

قریش یا بنو مضر کی حکومت:...... یمنی قبائل کے بعد حکومت کی باگ ڈور مضر کے ہاتھ آئی اور قریش مکہ اور حجاز کے علاقوں پر قابض ہو گئے ان کو خوب شہرت ملی، اور دیگر حکومتوں نے بھی ان کی عظمت کو تسلیم کر لیا پھر اسلام کا سورج اس قوم پر طلوع ہوا اور اس کو حکومت و سرداری عطا کی اور دولت و سلطنت مضر کی طرف منتقل ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت سے بھی سرفراز کیا چنانچہ اکثر اسلامی سلطنتیں اسی قوم کی بنیں۔ چند حکومتوں کے علاوہ جن کے بانی عجمی تھے مگر یہ عجمی حکومتیں بھی ملت اسلامیہ کے نمونہ پر قائم ہوئی تھیں اور انہوں نے دعوت اسلامی کے لئے راستہ صاف کیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

قبائل قحطان وقضاعہ:...... اب ہم اس طبقے کے قبائل یعنی بنو قحطان، بنو عدنان اور بنو قضاعہ کی شاخوں کا ذکر کریں گے اور ان کی حکومتوں کی کیفیت لکھیں گے جو دورِ اسلام سے پہلے اور بعد میں قائم ہوئیں۔

جذیمہ بن نہد کے کرتوت:...... ''ابو الفرج اصفہانی'' ❷ نے ''کتاب الاغانی'' میں جذیمہ بن نہد بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ کے حالات میں تحریر کرتا ہے کہ بنو اسماعیل کے تہامہ سے نکلنے اور مختلف ملکوں میں پھیلنے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ قضاعہ قبیلہ نزار کے پڑوس میں رہتا تھا۔ جذیمہ بن نہد فاسق اور بدکار تھا عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس نے فاطمہ بنت یذکر (عامر بن غزہ) کے حسن کی تعریف کی اور اپنے شعر میں اس کا یوں ذکر کیا ہے۔

اذا الجوزا اردفت الثریا ☆ ظننت بال فاطمہ الظنونا

---

❶...... عرب عاربہ سے جزیرۃ العرب کے اصلی اور ٹھیٹھ باشندے مراد ہیں ان میں عاد، ثمود، عمالیق، طسم، جدیس، اور جرہم شامل ہیں چونکہ یہ تمام قومیں ایک مدت دراز سے مٹ چکی ہیں اس لئے ان کو عرب بائدہ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی وہ عرب جو بالکل ناپید ہو چکے ہیں ان کی قدامت کی بنا پر ابن خلدون انہیں طبقہ اولیٰ میں شمار کرتا ہے علماء انساب کی اصطلاح میں عرب مستعربہ سے وہ قوم مراد ہیں جنہوں نے دیار عرب میں داخل ہو کر عربوں کی زبان اور طرز زندگی اختیار کر لی تھی۔ بنو اسماعیل کا شمار اسی طبقے میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اسی کتاب میں اس کے جا بجا اشارے ہیں۔ ❷...... **ابو الفراج الاصفہانی:** یہ علی بن الحسین بن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمٰن بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد ہیں۔ مروان بن محمد بنو امیہ کا آخری خلیفہ تھا۔ **ابو الفراج:** بڑے ادیب، کاتب، شاعر، مؤرخ، ماہر انساب، نجومی، اور ماہر لغت تھے۔ بغداد میں پیدا ہوئے وہیں تربیت حاصل کی اور وہیں ۳۵۶ ہجری میں انتقال ہو گیا۔ ان کی مشہور تصنیف ''الاغانی'' ہے اور ''مقاتل طالبین'' جمہرۃ النسب، نزھۃ الملوک بھی ان کی مشہور تصنیفات ہیں دیکھئے (معجم المؤلفین صفحہ نمبر ۷۸)

وحالت دون ذالك من هموم ☆ هموم تخرج الشجن الدافينا
اری ابنه یذکر ظعنت وحلت ☆ جنوب الحزن یاشحطا مبینا

جب جوزاء کے بعد ثریا ستارا جھرمٹ آسمان میں نمودار ہوا تو میرے دل میں فاطمہ کے متعلق طرح طرح کے خیالات آئے اور درمیان فکریں حائل ہوگئیں جن میں میرا اندرونی درد وغم ظاہر ہوگیا میں دیکھتا ہوں کہ یذکر کی بیٹی کوچ کر گئی ہے اور اس نے حزن کے جنوب میں ڈیرا (رہا کرلیا ہے وائے دریغا! اس کی منزل مجھ سے کتنی دور ہوگئی۔

اسی وجہ سے یذکر (عامر بن غزہ) بہت ناراض ہوا۔ چنانچہ جب جذیمہ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوا تو اس کے یذکر کو دھوکے سے قتل کردا سے یذکر کا نام ونشان تو مٹ گیا مگر جذیمہ کے خلاف جرم ثابت نہ ہوسکا جس سے بن قضاعہ سے قصاص طلب کیا جاسکتا۔ یہاں تک کہ جذیمہ ذیل کے اشعار کہے۔

فتاة کان رضاب العصیر ☆ بفیها یعل به الزمجبیل
قتلت اباها علی حبها ☆ تتبخل ان بخلت او تنیل

وہ ایک ایسی نوجوان لڑکی ہے جس کا لعاب دھن (تھوک) گویا ایک فرحت بخش رس ہے جس میں زنجبیل کا مزہ بھی ملتا ہے اس کی محبت باوجود میں نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے۔ اب چاہے وہ کنجوسی سے کام لے یا مہربان ہو، یہ اس کی مرضی ہے۔

قضا اور نزار کی جنگ اور جذیمہ کا قتل:...... جب قبیلہ نزار نے جذیمہ بن نہد کے یہ اشعار سنے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس نے یذکر غزہ کو قتل کیا ہے اور اس پر وہ قضاعہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے قبائل عرب کا سہارا لیا جو ان کے حلیف یا پڑوسی تھے (مثلاً قبیلہ کندہ نز ساتھ تھا اور اس کا نسب ان دونوں اجاء بن عمرو بن اد بن ادو بن انی عدان کے ساتھ تھے اور قضاعہ معد کی طرف اور معد عدنان کی طرف منسوب تہامہ سے شام تک صحرا میں سفر کیا کرتے تھے۔ ان کے ٹھکانے سفا میں تھے او عسفان قبیلہ ربیعہ کے پاس تھا قبیلہ قضاعہ مکہ اور طائف کے درمیا تھا اور کندہ کا علاقہ غمر سے لے کر ذات عرق تک تھا اور قبائل اجا، اشعر اور معد کے ٹھکانے جدہ اور سمندر کے درمیان تھے جب لڑائی ہوئی تو بنو نز بنو قضاعہ کو شکست دی اور جذیمہ کو قتل کر ڈالا۔ قضاعہ الگ الگ ہو کر نکلے چنانچہ تیم الات جو قضاء میں اور وہاں سے نبطی لوگوں کو نکال کر وہاں کے بن بیٹھے۔

زرقاء بنت زہیر کے اشعار:...... ان میں زرقاء بنت زہیر ایک کاہنہ تھی جس نے ان کے تہامہ سے نکلنے اور اس مقام میں رہائش کے بارے میں یہ شعر کہے تھے۔

ودع تهامة لاوداع مخالف ☆ بذمامه لكن قلبي وملام
لاتنكري هجرا مقام غريبة ☆ لن تعدى من ظاعنين تهام

ترجمہ: تہامہ کو خیر آباد کہا اپنے معاہدہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہیں بلکہ رنج اور غم کے ساتھ ہجر کو ایک اجنبی مقام سمجھ کر ناپسند نہ کر، ا کی سرزمین تو رہنے والوں سے کبھی خالی نہ رہے بلکہ ہمیشہ آباد رہے۔

زرقاء بنت زہیر کی پیشن گوئی:...... پھر اس نے سجع یعنی مقفیٰ عبارت کے ذریعے ان کے بارے میں پیشن گوئی کی کہ ہجر نا میں مقیم رہیں گے یہاں تک کہ ایک سفید اور سیاہ دھبوں والا کوا آکر کائیں کرے گا اس کے پاؤں میں سونے کے پازیب ہوں گے اور درخت پر بیٹھے جس کا حلیہ یہ ہوگا اس کے بعد وہ شہر حیرہ کی طرف جائیں گے اس کاہنہ کے اشعار میں مقام اور تنوخ کے الفاظ آئے تھے، چنانچہ لفظ کی وجہ سے ان قائل کا نام تنوخ پڑ گیا اور قبیلہ ازد کے کچھ لوگ ان کے ساتھ مل گئے اور تنوخ میں شامل ہوگئے قضاعہ کے جو باقی لوگ تھے ان

پھیل گئی۔

نوتزید اور ترک:...... چنانچہ بنوحلوان کا ایک گروپ روانہ ہو کر الجزیرہ کی سرزمین میں عبقرہ کے مقام پر آباد ہو گیا اسی مقام پر ان کی عورتوں نے اون سے برود عبقریہ چادریں تیار کیں اور بدوتزیدہ یہ بھی انہی کی طرف منسوب ہوئیں کیونکہ وہ لوگ تزید کی اولاد تھے۔

پھر بنوتزید پر ترکوں نے حملہ کیا اور ان کا مال و دولت لوٹ کر لے گئے اتنے میں الحارث ابن قراد بہرانی آیا تا کہ بنوحلوان کو فوج میں بھرتی کرے۔ ابان بن سلیح حاکم عین نے اس کی مخالفت کی مگر الحارث کے ہاتھوں مارا گیا قبیلہ بہرا نے ترکوں کا پیچھا کیا اور انہیں شکست دے کر جو کچھ انہوں نے بنی تزید سے لوٹا تھا واپس لے لیا اس موقع پر الحارث نے یہ شعر کہے۔

کان الدھر جمع فی لیال ☆ ثلاث بینھن بشھه زور

صففنا الاعاجم من معد ☆ صفوفا بالجزیرہ کالسعیر

ترجمہ: شبہہ زور کے مقام پر سارا زمانہ گویا تین دنوں میں سمٹ آیا جب ہم نے عجمیوں کے مقابلہ میں قبائل معد کی صفیں آراستہ کیں اور الجزیرہ کو ان کے لئے جہنم بنا دیا۔

پیشن گوئیوں کا پورا ہونا:...... سلیح بن عمرو بن الحاف کا قبیلہ المبہدر جان بن مسلمہ کی قیادت میں روانہ ہوا اور چلتے چلتے فلسطین میں بنواز نیہ بن السمید ع بن عاملہ کے پاس رکا اسی طرح اسلم بن الحاف کا قبیلہ جس میں عذرہ، نہد، جو یکہ اور جہینہ کے خاندان شامل تھے روانہ ہوا اور یہ لوگ الحجر اور وادی القریٰ کے درمیان رکے مگر قبیلہ تنوخ کئی سال تک بحرین میں ہی مقیم رہا پھر دوزرین یا زیب والا کوا نمودار ہوا اور کھجور کے درخت پر بیٹھا اور جیسا کہ زرقاء نے کہا تھا اس نے کائیں کائیں کی اس پر زرقاء کے قبیلے والوں کو اس کی بات یاد آ گئی اور وہ حیرہ کی طرف چل دیئے اور وہاں جا کر رکے اور وہی لوگ سب سے پہلے وہاں آباد ہوئے۔

مالک بن زہیر کی سربراہی اور تنوخ پر مصیبتیں:...... ان کا سردار مالک بن زہیر تھا مختلف شہروں سے بہت سے لوگ آ کر اس کے پاس جمع ہو گئے انہوں نے وہاں مکانات بنا لئے اور ایک عرصہ تک وہاں رہتے رہے۔ پھر شاہ پور اعظم نے [1] ان پر حملہ کر دیا انہوں نے اس کا خوب مقابلہ کیا ان کا شعار تھا یالعباد اللّٰہ، اسی لئے ان کا نام عباد قرار پایا، جب شاہ پور نے ان کو شکست دے دی تو وہ تتر بتر ہو گئے۔ ان میں سے اکثر لوگ ضیزم بن معاویہ تنوخی کے ساتھ روانہ ہو کر الحضر میں مقیم ہو گئے جسے الساطرون الجرمقانی نے آباد کیا تھا۔ پھر قبیلہ حمیر نے قضاعہ پر حملہ کر کے ان کو جلا وطن کر دیا اور وہ شام کی طرف چلے گئے کچھ عرصہ کے بعد قبیلہ کنانہ نے ان پر حملہ کر کے ان کا مال و متاع لوٹ لیا اس پر سوہ سماوہ چلے گئے اور آج تک ان کے ٹھکانے وہیں ہیں (صاحب الاغانی کا بیان ختم ہوا) ابن خلدون کہتے ہیں کہ ان کے قبیلے آج کل غزہ اور فلسطین کے درمیان تک علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔

❁❁❁❁

---

[1] ...... شاہ پور اول جسے عربوں نے ذوالجنود کا لقب دیا ہے ایران کے ساسانی خاندان کا دوسرا فرمانروا تھا جس نے ۲۴۱ء سے لے کر ۲۷۲ء تک حکومت کی۔ اس نے الحضر کے شہر پر چڑھائی کی جو الجزیرہ میں تکریت کے قریب واقع تھا۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے تاریخ طبری جلد دوم صفحہ نمبر ۲۰ (مطبع حسینیہ مصر)

عربوں کے انساب

ان کے علاقے اور ان کی حکومتیں

عرب معاشرہ اپنے نسب کے لحاظ سے تین اقسام میں منقسم ہے، عدنان، قحطان، اور قضاعہ۔

عدنان کا نسب:......علمائے نسب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اس کے علاوہ وہ اجداد جو عدنان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان ہیں ان کے بارے میں کوئی بات یقینی منقول نہیں ہے۔ عدنان کے علاوہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولا جو ہے وہ ختم ہو چکی ہے ان میں سے کوئی شخص روئے زمین پر باقی نہیں رہا۔

قحطان کا نسب:......قحطان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت امام بخاریؒ کے کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ امام صاحبؒ نے ایک باب "نسب الیمن الی اسماعیل" کے عنوان سے باندھا ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشا نقل کیا ہے کہ جو آپ نے قبیلہ اسلم کے چند آدمیوں سے "جو آپس میں تیر اندازی کا مابلہ کر رہے تھے مخاطب ہو کر فرمایا تھا" ارمو یابنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا" یعنی اے بنی اسماعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا جد امجد تیر انداز تھا۔

قحطان کے نسب میں دوسرا قول:......امام بخاری نے پھر آگے چل کر تحریر فرمایا ہے کہ اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر خزاعہ کی نسل میں سے تھا اور خزاعہ سبا کی قوم میں سے تھا اور اوس اور خزرج بھی انہی میں سے ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان کے نزدیک قحطان وہی یقطان ہے کہ جس کا ذکر توریت میں عابر کی اولاد کے زمرے میں آیا ہے اور "حضر موت" قحطان کی شاخوں میں سے ہے۔

قضاعہ کا نسب:......قضاعہ کے متعلق مؤرخ ابن اسحاق، مؤرخ الکلبی اور دوسرے حضرات کا یہ قول ہے کہ یہ حمیر میں سے ہیں اور اس قول کی تائید میں وہ روایت پیش کرتے ہیں جسے ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے نقل کیا ہے۔ قال یا رسول اللہ ﷺ نحن قال انتم من قضاعۃ بن مالک" یعنی عقبہ بن عامر نے کہا کہ "اے رسول اللہ ﷺ ہم کس قبیلے سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ قضاعہ بن مالک کی نسل سے ہو

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

نحن بنو الشیخ الحجاز الازھری قضاعه بن مالك بن حمیر النسب المعروف غیر المنکر ❶

ترجمہ: ہم قضاعہ بن مالک بن حمیر شیخ الحجاز الازہری کی اولاد سے ہیں یہ وہ مشہور نسب ہے جس کو سب لوگ جانتے ہیں۔

زہیر کے قول سے دلیل:......زہیر کے کلام سے یہ کلمات ملتے ہیں کہ قضاعة واختها مضریة چنانچہ اس نے اس قول میں قضاعہ اور مضر کو آپس میں بھائی بھائی سمجھا ہے اور کہا ہے کہ وہ دونوں حمیر بن معد بن عدنان کی اولاد میں سے ہیں علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں کہ اس بات پر ان حضرات کا اتفاق ہے اور حضرت ابن عباس، ابن مصعب زبیری اور ابن ہشام نے یہی بات کی ہے۔

علامہ سہیلی کا قول:......علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ قضاعہ کی ماں یعنی عکبرہ کا شوہر جس کا نام مالک بن حمیر تھا جس وقت وہ مرا اس وقت عکبرہ کے پیٹ میں قضاعہ تھا۔ پھر اس نے معد سے شادی کر لی ❷ اس کے بعد قضاعہ پیدا ہوا اور معد کی طرف منسوب ہو گیا زہیر نے بھی ا

❶ ......سیرت ابن ہشام نے ایک مصرعہ اور بھی نقل کیا ہے "فی الحجر تحت المنبر" ترجمہ جو کہ منبر کے نیچے کھوہ میں نقش۔ یہ اسی طرح سہیلی کی روضۃ الانف میں بھی لکھا ہے۔ ❷ ......اس طرح کی شادی اس وقت میں جائز سمجھی جاتی تھی۔ ایس محمود۔

ی کہا ہے۔

یونانی کتب میں تذکرہ:...... یونان کے قدیم حکماء مثلاً بطلیموس ❶ اور ہردوشیوش ❷ کی کتابوں میں قضاعہ اور ان کی لڑائیوں کا ذکر آیا ہے۔ مگر اس سے اس بات کی وضاحت نہیں ہوئی آیا وہ قضاعہ کی قدیم نسلیں تھیں، یا وہ ان کے اسلاف کے علاوہ کوئی اور لوگ تھے۔ اس قول کی تائید بن قضاعہ عدنان کی اولاد میں سے ہیں بعض اوقات یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے کہ ان کا علاقہ یمن سے ملا ہوا نہیں ہے بلکہ شام اور بنی عدنان کے لاقوں سے ملا ہوا ہے۔ مگر دور کے نصب میں گمان اور ظن غالب ہو سکتا ہے اور کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی ہے۔

قحطان اور ان کی شاخیں: اب ہم قحطان اور ان کی شاخوں کے بیان سے اپنی بات شروع کرتے ہیں کیونکہ عربوں کی قدیم ترین حکومت، بائن یشجب بن یعرب بن قحطان ہی کے خاندان نے کی ہے۔ اور اسی میں سے حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا کی شاخیں پھیلی ہیں۔ اس کے بعد حکومت ن حمیر کے ہاتھوں میں آئی اور انہی میں سے تبابعہ پیدا ہوئے جن کی دولت وحکومت بہت ہی مشہور ہوئی۔

قحطان کے قبائل میں سے سب سے پہلے ہم حمیر کا ذکر کریں گے۔ اس کے بعد قضاعہ کا ذکر کریں گے اس لئے کہ مشہور قول کے مطابق وہ حمیر کی رف منسوب ہیں۔ اس کے بعد کہلان جو حمیر کے ہم نسب ہیں ان کے حالات لکھیں گے اس کے بعد عدنان کا دوبارہ ذکر کریں گے۔

حمیر اور ان کی شاخیں:...... اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ حمیر بن سبا کے نو بیٹے تھے (۱) ہمسیع (۲) مالک (۳) زید (۴) عریب ۵) وائل (۶) مشروح (۷) معد یکرب (۸) اوس (۹) مرۃ۔ مرہ کی اولاد حضرت موت میں رہائش پزیر ہوئی ایمن بن زہیر حمیر ہی میں سے تھے اور نوں وائل بن الغوث کے بیٹے تھے۔ عریب اور ایمن آپس میں بھائی بھائی تھے اور بنو شرعب قبیلہ بنو عبد شمس میں تھے۔ اور اس سے پہلے یہ قول نقل کیا چکا ہے کہ جشم اور عبد شمس آپس میں بھائی بھائی تھے اور دونوں وائل کے بیٹے تھے اور صحیح قول وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ بنو خیرون اور شعبان، رو کے بیٹے ہیں جو شرعب بن قیس کا بھائی تھا۔

زید الجمہور اور اس کی نسل:...... زید الجمہور سہیل کا بیٹا تھا جو خیران اور شعبان کا بھائی تھا۔ ان کا چوتھا بھائی حسان القلیل بن عمرو تھا۔ ذورعین ید الجمہور کی اولاد میں سے تھا۔ اس کا اصل نام یریم بن زید بن سہل تھا اور عبد کلال جس کا ذکر تبابعہ کے بادشاہوں میں آ چکا ہے۔ اسی کی طرف منسوب ہے۔ الحارث اور عریب دونوں عبد کلال کے بیٹے تھے جن کو رسول اکرم ﷺ نے خط تحریر فرمایا تھا۔ کعب بن زید الجمہور بھی انہی میں سے ہے۔ جس کا ب کعب الظلم تھا۔ نیز سبا الاصغر بن کعب کے بیٹے بھی اسی کی نسل میں سے ہیں اور شاہان تبابعہ کا نسب سبا الاصغر تک پہنچتا ہے۔ زید الجمہور کی نسل میں سے بنو حضور بن عدی بھی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

شعیب بن ذی مہدم:...... اہل یمن کہتے ہیں کہ شعیب بن ذی مہدم انہی میں سے تھے۔ شعیب ایک نبی تھے جن کو ان کی قوم نے شہید ر دیا تھا۔ اس کے بعد بخت نصر نے ان پر چڑھائی کر کے ان لوگوں کو قتل کیا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ حضور بن عدی کی اولاد میں سے تھے اور حضور لمان میں سے تھا جس کا نام توریت میں یقطان لکھا ہے اور انہی کی اولاد میں بنو میثم اور بنو حوالہ بھی تھے جو کہ سعد بن عوف بن عدی بن مالک اخی ذور

---

❶ بطلیموس: دوسری صدی مسیح کا شہرۂ آفاق ہیئت دان اور جغرافیہ نویس تھا جو اسکندریہ میں رہتا تھا عباسی عہد میں اس کی متعدد کتابیں یونانی سے عربی زبان میں ترجمہ کی گئیں اس کی بہترین تالیف جو علم ہیئت اور نجوم کی متعلق تھی المجسطی (یعنی کتاب الکبیر) کے نام سے ترجمہ ہوئی اس نے دنیا کا ایک نقشہ بھی تیار کیا تھا اور اس کی تشریح کے لئے "رہنمائے جغرافیہ" کے سے ایک کتاب لکھی جس میں مختلف شہروں کے ضدود بتانے کے علاوہ مختلف ملکوں اور قوموں کے حالات قلمبند کئے اسے اس بات کا علم تھا کہ ملک عرب ایک جزیرہ نما ہے اس نے یہ بھی ما ہے کہ یمن اور اس کے اطراف میں ۱۱۴ بستیاں ہیں۔ اس کی تاریخ دانی کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے ان علاقوں کی نہروں اور چشموں تک کا ذکر کیا ہے۔ ❷ ہردشیوش ابن خلدون کی مراد orosius ہے جو پانچویں صدی عیسوی کا ایک پادری تھا اور اسپین (اندلس) کا رہنے والا تھا۔ اس نے سینٹ آگسٹائن کی فرمائش پر ایک تاریخ عالم لکھی اور میں ۴۱۷ء تک کے حالات لکھے۔ الحکم المنتصر اموی کے عہد میں ایک عیسائی جج دربار کے ایک ترجمان اور قاسم بن اصبغ نے مل کر اسے لاطینی سے عربی میں ترجمہ کیا۔ یہ عربی مہ اب بھی موجود ہے۔

عین کے بیٹے تھے اور یہ عوف حضور بن عدی کا بھائی تھا اور اسی کا بھائی احاظہ تھا۔

میثم حراز:.....میثم حراز بن سعد کی اولاد میں سے تھے اور میثم کی اولاد سے کعب الاحبارؓ تھے جن کا پورا نسب یہ ہے: کعب بن ماتع بن بلسوع بن ہجری بن میثم۔ احاظہ کی نسل میں سے ذوالکلاع الاکبر ہے جو نعمان بن احاظہ کا بیٹا تھا۔

خبائر اور سحول:.....خبائل اور سحول عمرو بن سعد کی نسل سے تھے اور یہ دونوں سوادہ بن عمرو کے بیٹے تھے۔ الغوث بن سعد کی اولاد میں سے یحصب اور ذواصبح ابرھہ بن الصباح تھے ذواصبح ابرھہ ظہور اسلام کے وقت یمن کا بادشاہ تھا۔

امام مالک کا نسبی تعلق:.....امام مالک بن انس جو دارالہجرت یعنی مدینہ منورہ کے امام اور فقہاء سلف کے سردار تھے وہ بھی اسی قبیلے سے ہیں۔ ان کا پورا نسب یوں ہے۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحارث بن عثمان بن عمرو بن الحارث (یعنی ذواصبح)۔ امام موصوف کے دو بیٹے یحییٰ اور محمد ہیں۔ ان کے ماموں کے نام اویس، ابوسہل اور ربیع تھے۔ یہ لوگ قریش کی شاخ بنوتمیم کے حلیف تھے۔

اور زید الجمہور کی اولاد میں سے مرثد بن علس بن ذی جدن بن الحارث بن زید بھی ہے۔ اور یہ وہی مرثد ہے جس سے امرءالقیس نے اپنے باپ کے قاتلوں یعنی بنواسد کے خلاف مدد طلب کی تھی۔

اوزاع کا نسب:.....سباالاصغر کی اولاد میں سے ''اوزاع'' بھی ہیں اور وہ مرثد بن شداد بن ذرعہ بن سباالاصغر کی اولاد ہیں۔ اوزاع کے بھائیوں میں بنویعفر بھی ہیں جو اسلامی عہد میں یمن میں خود مختار بن گئے تھے۔ جیسا کہ خلافت عباسیہ کے ذکر میں آئے گا۔ یعفرہ کا نسب ہے۔ یعفر بن عبدالرحمن بن کریب بن عثمان بن ابراہیم بن مانع بن عوف بن تدرص بن عامر بن ذی مغارالبطین بن ذی مرایش بن مالک بن زید بن غوث بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شداد بن ذرعہ۔

بنویعفر کا آخری حکمران:.....بنویعفر کا سب سے آخری بادشاہ یمن میں ابوحسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد بن یعفر تھا۔ ابوابراہیم نے صنعاء میں حکومت کی اور یمن میں کحلان کا قلعہ اسی نے بنایا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ملک کے وارث بنے یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان کے صلیحی خاندان کے لوگ شیعہ فرقے عبیدیہ کی دعوت لے کر اٹھے اور ان پر غالب آ گئے تھے تفصیل ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

زید الجمہور کی اولاد سے تبابعہ کے حکمران اور حمیر کے بادشاہ صیفی بن سباالاصغر بن کعب بن زید کی نسل ہیں۔

صیفی کی اولاد:.....علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ (اس صیفی کی اولاد میں سے تبع بھی ہے اور وہ اصل میں ''تبان'' ہے جو کہ سعد ابوکرب بن یکرب ہے یہ شخص تبع بن زید ہے جو کہ تبع بن عمرو مشہور ہے۔ عمرو تبع ذوالاذعار بن ابرھہ ہے جو کہ تبع ذولمنار بن رائش بن قیس صیفی ہے اور ❶ تبع اسد ابوکرب کی اولاد میں سے حسان ذومعائر اور تبع زرعہ بھی ہے۔ اور یہ اسد وہی ذونواس ہے جو یہودی ہو گیا تھا جس نے اہل یمن کو بھی یہودی بنا ڈالا تھا۔ اس نے اپنا نام یوسف رکھا اور اہل نجران میں سے جو عیسائی تھے ان کا قتل عام کیا❷ اور عمرو بن سعد موثبان کا نام ہے۔

تبابعہ کے انساب میں الجھاؤ:.....ابن حزم نے لکھا ہے کہ ان تبابعہ میں سے شمر یرعش بن یاسر ینعم بن عمرو ذوالاذعار ہے اور افریقش بن صیفی اور بلقیس بنت ایلی اشرح بن ذی جدن بن ایلی اشرح بن الحارث بن قیس بن صیفی بھی ہیں۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ تبابعہ کے انساب میں

---

❶.....تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❷.....موجودہ زمانے کی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ تبع ابوکرب اسعد کا دور حکومت چوتھی صدی عیسوی کے آخری دنوں میں تھا۔ اس نے یہود مدینہ کے اثر سے پہلے خود یہودی مذہب اختیار کیا اور پھر اسے اہل یمن میں بھی رائج کر دیا۔ ذونواس اس کے جانشینوں میں سے تھا جس نے نجران کے عیسائیوں پر ظلم وستم کیا اور انہیں گڑھے کھود کر آگ میں جلا دیا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ البروج میں ''اصحاب الاخدود'' کے نام سے آیا ہے۔ بیت ارخام کے بشپ شمعون نے اپنے ایک خط میں اس واقع کو تفصیل سے لکھا ہے جو ۵۲۳ء میں پیش آیا تھا۔ اس حادثہ سے مشتعل ہو کر قیصر روم نے اہل حبشہ کو یمن پر حملہ کرنے کی ترغیب دی تھی۔ ذونواس نے اہل حبشہ سے شکست کھائی اور ۵۲۵ء میں بحراحمر میں ڈوب کر مر گیا۔ اس کی موت پر تبابعہ یعنی حکمرانی حمیر کا خاتمہ ہو گیا۔

او بہت ہے اوران کے بارے میں اختلاف رائے بھی ہے اوران کے انساب اور حالات کے متعلق بہت کم باتیں درست ہیں۔

ذویزن کون ہے؟:......ابن حزم کا قول ہے کہ عامر ہی ذویزن ہے اور سیف بن نعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن الحارث بن ان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن اور اس کی اولاد میں سے ہے۔ یہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جس نے حبشہ کے مقابلہ کے لئے کسریٰ مدد طلب کی تھی اور ایرانوں کو یمن بلایا تھا۔

حمیر کے خاندان اور انساب یہی ہیں جو لکھے گئے۔ ان کے علاقے ملک یمن میں صنعاء سے لے کر ظفار اور عدن تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان ں توں کے حالات اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

حضرموت اور جرہم

حمیر بن سبا کے بعد اب ہم حضرموت اور جرہم کے انساب تحریر کریں گے اور ان کی ان شاخوں کو بیان کریں گے جن کا ماہرین نسب نے ذکر کیا ۔انہوں نے ان دونوں کو حمیر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ کیونکہ ''حضرموت'' اور ''جرہم'' سبا کے بھائی تھے جیسا کہ توریت میں آیا ہے اور سبا کے بعد ان ں کے سوا قحطان کی کوئی ایسی اولاد نہیں جس کی نسل معروف ہو۔

حضرموت:......حضرموت اور ان کے بادشاہوں کا تذکرہ ''عرب بائدہ'' کے تذکرے میں ہو چکا ہے اور وہیں ہم نے اس بات کا اشارہ کر ہیں کہ ان کے کچھ لوگ باقی رہ گئے تھے جو دوسرے قبائل میں شامل ہو گئے تھے۔ چنانچہ اسی لئے ہم نے ان کا ذکر طبقہ ثالثہ میں کیا ہے۔

حضرموت کی حکومت:......علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ حضرت موت، قحطان کے بھائی یقطان کا بیٹا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کی حکومت اور ت عہد اسلام تک قائم رہی۔ چنانچہ حضرموت وائل بن حجر ❶ انہی کی اولاد میں سے گزرے ہیں جنھیں رسول اکرم ﷺ کا شرف صحبت نصیب ا۔ ان کا پورا نسب یوں ہے۔ وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن النعمان بن ربیعہ الحارث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک جیل بن الحارث بن مالک بن مرہ بن خیبری بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب بن مالک بن الابی بن قحطان۔ اور حضرت وائل کے اد ے علقمہ تھے۔ علامہ ابن حزم کے نزدیک حجر اور سعید بن مسروق کے درمیان ایک پشت کا ذکر رہ گیا ہے جس کا نام سعد بن سعید ہے۔

بنوخلدون کے نسب کا ذکر:......ابن حزم اشبیلیہ کے بنوخلدون کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ عبدالجبار بن علقمہ بن وائل کی اولاد سے رانہی کی اولاد سے علی منذر بن محمد اور ان کی اولاد ہیں جو شہر قرمونہ اور اشبیلیہ میں رہتے تھے اور جن کو ابراہیم بن احجاج لخمی نے دھوکے سے قتل کر ۔ وہ دونوں عثمان ابوبکر بن خالد بن ھانی بن خالد کی اولاد سے تھے اور خالد خلدون کے نام سے مشہور تھا جو مشرق کے علاقوں سے آیا تھا۔ ❷

خلدون اول کا تعارف:......دوسرے مؤرخین نے خلدون اول کے بارے میں کہا ہے کہ وہ عمرو بن خلدون کا بیٹا تھا۔ مگر علامہ ابن حزم کا ن کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ عثمان بن ھانی بن الخطاب بن کریب بن معدیکرب بن الحارث بن وائل بن حجر کا بیٹا تھا۔ ایک دوسرے قول طابق خلدون کا نسب یہ ہے۔ خلدون بن مسلم بن عمر بن الخطاب بن ھانی بن کریب بن معدیکرب بن الحارث بن وائل۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ صدف حضرموت کی اولاد میں سے ہے اور اس کا نصب یوں ہے: صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن لا کبر۔

جیسا کہ ابن سعد نے اپنے طبقات میں لکھا ہے کہ ۱۰ ہجری میں بنوکندہ کے وفد کے ساتھ حضرت وائل بن حجر حضرمی بھی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور رم ﷺ نے انہیں حضرموت کی حکومت کا فرمان عطا فرمایا تھا۔ ❷......خلدون عربی نام ہے مگر اندلس وغیرہ میں اس قسم کے ناموں کو واؤ اور نون میں تبدیل کر دیئے تھے مثلاً الد یا خلدون ہو تو اسے خلدون کہا گیا جیسے بدران سے بدرون حمدان سے حمدون وغیرہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (ثناء اللہ محمود)

العلاء بن الحضرمی: ...... علامہ ابن حزم کا قول ہے کہ حضرت العلاء بن الحضرمیؓ بھی حضرموت کی اولاد میں سے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمرؓ نے بھی انہیں ان کے عہدے پر برقرار رکھا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ۲۱ھ میں وفات پائی یہ علاء بن عبداللہ بن عبدۃ بن حماد بن مالک، بنوامیہ کے حلیف تھے۔ اور ان کا بھائی میمون بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عریب بن مالک بن الخزرج بن الصف ہے۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ علاء کی بہن کا نام صعبہ بنت الحضرمی تھا وہ طلحہ بن عبداللہ کی والدہ تھیں۔

بنو جرہم: ...... جرہم کے بارے میں ابن سعید کا بیان ہے کہ ان کی دو قومیں تھیں۔ ایک تو قوم عاد کے زمانے میں تھی اور دوسری جرہم بن قحطان کی اولاد تھیں۔

جب یعرب بن قحطان نے یمن میں اپنی بادشاہت قائم کی تو اس کے بھائی جرہم نے حجاز میں اپنی حکومت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عبد یالیل بادشاہ بنا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جرشم اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالمدان، اس کے بعد اس کا بیٹا نفیلہ بن عبدالمدان پھر اس کا بیٹا عبدالمسیح پھر اس کے بعد اس کا بیٹا مضاض پھر اس کا بیٹا عمرو اس کے بعد اس بھائی الحارث بن مضاض پھر اس کا بیٹا عمرو بن الحارث پھر اس کے بعد اس کا بھائی بشیر بن الحارث اور اس کے بعد مضاض بن عمرو ابن مضاض بادشاہ بنا جرہم کی یہ قوم وہ ہے جس کی طرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھیجے گئے تھے انہی کے ہاں آپ نے شادی کی تھی۔

قحطان کا شجرۂ نسب

❶ ...... انہی لوگوں نے ملوک حبشہ کو باعانت شاہ فارس یمن سے نکالا اور دوبارہ تخت حکومت یمن پر جلوہ افروز ہوئے۔ ❷ ...... اس خاندان سے بھی ملوک تبابعہ ہوئے ہیں۔ ❸ ...... یہ ذی صبح بھی کہلاتے ہیں عہد اسلام میں یہی لوگ ملوک یمن رہے۔

قضاعہ

اس سے پہلے ہم اس اختلاف رائے کا ذکر کر چکے ہیں جو قضاعہ کے نسب کے بارے میں منقول ہے کہ آیا وہ حمیر کی نسل سے ہیں یا عدنان کی نسل سے۔ اور ہم ان دونوں فریقوں کے دلائل بھی نقل کر چکے ہیں ❶ ہم نے ان کے انساب کا ذکر ''حمیر'' کے بعد اس قول کو ترجیح کے لحاظ سے کیا ہے کہ وہ انہی کی نسل سے ہیں۔ چنانچہ اس قول کے مطابق قضاعہ مالک بن حمیر کا بیٹا ہے۔ اور ابن کلبی نے اس کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ قضاعہ بن مالک بن عمر و بن مرہ بن زید بن حمیر۔ ابن سعید نے لکھا ہے کہ قضاعہ شحر کے علاقوں پر حکمران تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا الحاف حاکم بنا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا مالک، مگر علامہ ابن حزم نے الحاف کی اولاد میں مالک کا ذکر کہیں بھی نہیں کیا ہے۔

قضاعہ اور معد کا نسب ایک نہیں:..... علامہ ابن سعید نے لکھا ہے کہ ''قضاعہ اور وائل بن حمیر کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ پھر مہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ شحر میں خود مختار بن بیٹھا پھر وہ علاقہ اسی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ بنو قضاعہ نے نجران پر بھی قبضہ کر لیا، مگر بنو الحارث بن کعب از دان پر غالب آ گئے تو بنو قضاعہ حجاز کی طرف روانہ ہو گئے اور قبائل معد میں شامل ہو گئے۔ اسی وجہ سے علماء کو مغالطہ ہو گیا جنہوں نے ان کا نسب معد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

قضاعہ کی شاخیں:..... اب ہم قضاعہ کی مختلف شاخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

علم انساب کے جاننے والے اس بات پر متفق ہیں کہ الحاف کے سوا قضاعہ کی اور کوئی اولاد نہیں تھی اور قضاعہ کی تمام شاخیں اسی سے بنی ہیں۔ الحاف کے تین بیٹے تھے۔ عمر و عمران اور اسلُم (لام کے پیش کے ساتھ) اور یہ علامہ ابن حزم کا قول ہے۔

عمر و بن الحاف کی اولاد میں سے حیدان، بلی اور بہرا کے قبائل پیدا ہوئے اور حیدان کی اولاد میں مہرہ اور بلی کے قبیلہ سے بہت سے مشہور صحابہ پیدا ہوئے۔ منجملہ ان میں کعب بن عجرہ اور خدیج بن سلامہ اور سہیل بن رافع اور بردہ بن نیاز ؓ ہیں۔ بہرا کی نسل میں بھی بہت سے صحابہ پیدا ہوئے ان میں مقدار بن عمر و ہیں جو اسود بن عبد یغوث بن وہب کی طرف منسوب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ماموں تھے۔ اسود نے مقدار کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اسی لئے وہ اسکی طرف منسوب ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ خالد بن برمک (جو خاندان برامکہ کا مورث اعلیٰ تھا) بنو بہرہ کا مولیٰ یعنی آزاد کردہ غلام تھا۔

اسلم بن الحاف کی اولاد:..... اسلم بن الحاف کی اولاد میں سے ''سعد ہزیم'' اور جہینہ اور نہد کے قبائل ہیں جو زید بن لیث بن سود بن اسلم کے بیٹے تھے۔ جہینہ کی نسل اب تک حجاز کی سرزمین میں ینبع اور یثرب کے درمیان آباد ہے اور ان کے شمال میں عقبہ ایلہ تک قبیلہ بلی کا علاقہ ہے۔ جہینہ اور بلی دونوں قبیلے بحر قلزم کے مشرقی کنارے پر آباد ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ بحر قلزم کو عبور کر کے اس کے مغربی کنارے پر پہنچ گئے تھے اور بالائی مصر اور حبشہ کے درمیان پھیل گئے تھے۔ پھر وہاں دیگر قوموں سے تعداد میں بڑھ گئے تھے اور نوبہ کے علاقے پر غالب آ گئے۔ اور نوبہ والوں کو وہاں سے نکال کر ان کی بادشاہت پر قابض ہو گئے۔ انہوں نے حبشہ والوں سے بھی جنگ لڑی اور آج تک ان سے برسر پیکار ہیں۔

بنو عذرہ:..... ''سعد ہزیم'' کی اولاد میں سے بنو عذرہ ہیں جو عربوں میں اپنی (سچی اور گہری) محبت کی وجہ سے مشہور ہیں چنانچہ مشہور و

---

❶..... قضاعہ کے نسب کے بارے میں ماہرین انساب کا اختلاف ہے۔ بعض انہیں معد میں قرار دیتے ہیں۔ اور بعض نے مالک بن حمیر کی طرف منسوب کیا ہے۔ علامہ ابن خلدون نے ابن مہرہ کا قول دوسری رائے کے بارے میں دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ پہلی رائے کی دلیل زہیر کا یہ شعر ہے:

قضاعية واختها مضرية ۔ يحرق في حافاتها الحطب الجزل

ترجمہ:..... وہ قضاعہ کی نسل سے ہے اور اس کی بہن مضر کی نسل سے ہے، جس کے آس پاس بڑا ایندھن جلتا ہے۔

ابن ہشام نے ''اپنی سیرت'' میں اس کا نسب لکھا ہے قضا بن مالک بن حمیر (صفحہ نمبر ۱۰ ج ۱)۔

معروف جمیل بن معمر ❶ اور اس کی معشوقہ بثینہ بنت حبا اسی قبیلہ کے تھے علامہ ابن حزم کا قول ہے کہ بثینہ کے باپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہونے کا شرف حاصل تھا۔ عروہ بن حزام اور اس کی معشوقہ عفرا بھی اسی قبیلہ کے تھے۔ رزاح بن ربیعہ بھی بنوعذرہ قبیلہ میں سے تھا وہ اپنی والدہ کی طرف سے قصی بن کلاب کا بھائی ہے اور یہ وہی شخص ہے جس سے قصی نے بنوسعد بن زید بن مناۃ بن تمیم کے خلاف مدد مانگی تھی۔ حج کے دن بنوسعد لوگوں کو عرفہ سے روانگی کی اجازت دیا کرتے تھے مگر بعد میں قصی نے ان سے یہ حق چھین لیا تھا۔ چنانچہ قریش کے درمیان قصی کی ریاست وامارت کا آغاز اسی واقعہ کے بعد ہوا۔

عمران ابن الحاف کی اولاد:......عمران ابن الحاف کی اولاد میں سے بنوسلیح ہیں اور سلیح اصل میں عمرو بن حلوان بن عمران ہے اور بنوسلیح سے الضجاعم پیدا ہوئے جو ضجعم بن سعد بن سلیح کی اولاد میں سے تھے۔ یہ لوگ شام میں بنوغسان سے پہلے رومیوں کی طرف سے حکمران تھے۔

عمران بن الحاف کی اولاد میں سے بنوجرم بن زیان بن حلوان بن عمران کا بیٹا ہے یہ ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلے میں سے بہت سے صحابی پیدا ہوئے ہیں ان کا وطن شام میں غزہ اور شراۃ کے پہاڑوں کے درمیان ہے اور شراۃ کرک کے پہاڑوں کے سلسلے میں ہے۔

قبیلہ تغلب بن حلوان سے بنونمر اور بنوکلب نکلے ہیں جو سب بڑے قبیلے ہیں اور وبرہ بن تغلب کی اولاد ہیں۔ اور بنونمر کی شاخ ہے۔

قبیلہ تنوخ:......اسد بن وبرہ کی اولاد میں سے تنوخ کے لوگ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

فہم بن تیم اللات بن اسد، مالک بن زہیر بن عمرو بن فہم انہی میں سے ہے۔ قبیلہ تنوخ نے اسی کے زمانے میں سکونت اور اقامت اختیار کی تھی۔ یہ لوگ بنوحزم کے حلیف رہے۔

قبیلہ تنوخ کے تین خاندان ہیں ان میں سے ایک تو فہم کا خاندان ہے یہی وہی لوگ ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا دوسرے خاندان کا نام نزار ہے مگر وہ نزار کی اولاد میں سے نہیں ہیں بلکہ سب کے سب قضاعہ کی اولاد سے ہیں۔ تیسرے کا نام بنوتیم اللات ہے۔

ان کے علاوہ تین خاندان اور ہیں جن کو احلاف کہتے ہیں اور یہ تمام عرب قبائل مثلاً کندہ، لخم، جذام، اور عبدالقیس سے مل کرنے ہیں۔ (یہاں بن حزم کی بات پوری ہوئی۔ اسد بن وبرہ کی اولاد میں سے بنوالقین بھی ہیں، اور القین کا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد ہے۔

بنوکنانہ اور اس کے خاندان:......بنووبرہ بن تغلب بن حلوان کی نسل میں سے بنوکنانہ ہیں۔ ان کا نسب یوں ہے۔ بنوکنانہ بن بکر بن عوف بن زید اللات بن کلب۔ یہ ایک بڑا قبیلہ ہے جس کے تین خاندان ہیں۔ بنوعدی بنوزہیر اور بنوعلیم جو جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ کی اولاد ہیں۔ یہ سب بڑے بڑے قبیلے ہیں۔ ان کا ماموں عبیدہ بن ہبل تھا۔

امرؤالقیس شاعر:...... جس کی اولاد میں سے ایک قدیم شاعر امرؤالقیس بھی تھا۔ بعض لوگوں نے اسے ابن حزام بتایا ہے اور یہ وہی شخص ہے جس کی طرف امرؤالقیس نے اپنے کلام میں اشارہ کیا ہے۔

نبکی الدیار کما بکی ابن حزام

ہم ان مکانات پر ایسے روتے ہیں جیسے کہ ابن حزام روتا تھا۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ بکر بن وائل کی نسل سے تھا۔ ہشام بن السائب الکلبی لکھتا ہے کہ جب قبیلہ کلب کے دیہاتیوں سے پوچھا جائے کہ ابن حزام نے محبوب کے مکانات کے کھنڈر پر کھڑے ہو کر کیوں آہ وزاری کی تو وہ امرؤالقیس کے اس مشہور قصیدے کے پانچ اشعار سنا دیں گے۔ جس کا مطلع یہ ہے۔

---

❶ جمیل بن بثینہ عبداللہ بن معمر العذری القضاعی۔ شاعر تھا۔ اپنی قوم کی ایک لڑکی بثینہ پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ مؤرخین نے اور عام لوگوں نے ان کی بہت باتیں نقل کی ہیں۔ اس کی ایک کتاب ''دیوان شعر'' بھی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے (الاعلام للزرکلی ص ۱۳۴ ملاحظہ فرمائیں)۔

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل❶

ٹھر جاؤ ذرا مل کر رولیں میرے محبوب اور اس کے گھر کی یاد میں

اور کہیں گے باقی اشعار امرؤالقیس بن حجر کے ہیں۔

یہ امرؤالقیس بن حزام ایک قدیم شاعر گزرا ہے جس کا سارا کلام ضائع ہوگیا ہے کیونکہ اہل کتاب کے ہاں ان کے صحرائی سفروں کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا۔ اس کے صرف وہی اشعار باقی رہ گئے جن کا دور اسلام کے راویوں نے ذکر کیا ہے اور لوگوں کے حافظہ سے سن کر ان کو کتابوں کی شکل میں محفوظ کرلیا ہے۔

بنوعدی:......عدی کے قبیلے سے بنوحصین بن عدی ہیں۔ حضرت نائلہ بنت الفرافصہ بن الاحواص حضرت عثمان بن عفان کی زوجہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں۔ ابوالخطار الحسام بن ضرار امیر اندلس اور عنبسہ بن سحیم اور بحدل بن انیف اور اس کا پوتا حسان بن مالک بن بحدل جس نے مرج راہط ❷ کی جنگ میں مروان بن حکم اموی کا ساتھ دیا تھا۔ یہ سب لوگ عدی کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ اور عہد اسلام میں بنوکلب کو حکومت وسیاست میں جو عمل ودخل حاصل ہوا وہ بنو بحدل ہی کی وجہ سے تھا۔ نبومنقذ ووالیان شیزار نہی کی اولاد میں سے ہیں۔

بنو جناب:......بنو ہیر بن جناب کے خاندان میں سے حنظلہ بن صفوان پیدا ہوا جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک اموی کے زمانے میں افریقہ کا گورنر تھا۔

علیم بن جناب کے خاندان میں سے نبومعقل بھی ہیں۔ اس زمانے میں مغرب اقصیٰ میں قبیلہ میں بنومعقل کے جو لوگ آباد ہیں ان کے بارے میں کہاجاتا ہے کہ وہ اسی خاندان کی طرف منسوب ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے صحابی دحیہ بن خلیفہؓ قبیلہ کلب ہی سے تھے۔ یہ وہی دحیہ کلبی ہیں جن کی صورت میں جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ پر وحی لایا کرتے تھے۔❸

بنوکلب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ:......یہ لوگ بھی قبیلہ کلب میں ہیں۔ (۱) منصور بن جہور بن حفر جو (خلیفہ) یزید بن ولید بن عبدالملک (اموی) کا حمایتی اور مددگار تھا اور جسے خلیفہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ (۲) حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے حبیب کے لقب سے مشرف تھے۔ ان کے والد زید زمانہ جاہلیت میں قیدی بن کر آئے تھے❹ اور حضرت خدیجہ کی میں تھے۔ حضرت خدیجہ نے انہیں رسول اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد زید کے والد اور چچا انہیں لینے کے لئے آئے تھے، مگر انہوں نے اپنے والد اور خاندان کو چھوڑ کر رسول اکرم ﷺ کے پاس رہنا پسند فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی کفالت میں رہے۔ اس کے بعد جناب رسالت مآب ﷺ نے انہیں آزاد فرما دیا اور ان کے بیٹے اسامہ نے خانہ نبوت ہی میں پرورش پائی۔ ان کے حالات زندگی مشہور معروف ہیں۔

ابن کلبی کا نام ونسب:......علم الانساب کا مشہور ماہر ابن کلبی بھی قبیلہ کلب میں سے تھا جس کا پورا نام اور نسب یوں ہے۔ ابوالمنذر ہشام بن محمد السائب بن بشر بن عمرو بن الحارث بن عبدالعزیٰ بن امرؤالقیس۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ ابن کلبی نے اپنا نسب ہوں ہی بیان کیا ہے۔

---

❶......امرؤالقیس کے دیوان کی ایک طویل نظم ہے جس کا اگلا مصرعہ یہ ہے:

بسقط اللوى بين الدخول فحو مل　ترجمہ: وہ گھر ''سقط لوی'' اور ''حومل'' نامی جگہوں کے درمیان ہے۔ (ثناء اللہ محمود)

❷......مرج راہط یہ وہ جنگ ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے درمیان لڑی گئی اور اس جنگ میں خلیفہ اسلام حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تھے اس جنگ میں مروان کا سالار حجاج بن یوسف تھا۔ (ثناء اللہ محمود)۔ ❸......دحیہ کلبی کے لئے دیکھئے ''اسد الغابہ'' لابن الاثیر جلد دوم صفحہ ۱۳۰۔ ❹......اس لئے کہ زید کی والدہ کا نام سعدیٰ بنت ثعلبہ ہے جو طئی قبیلہ کی شاخ بنومعن سے تھیں۔ یہ زید کو ننھیال میں ملانے لے جارہی تھیں کہ راستے میں بنوالقین بن جسر نے حملہ کر کے زید کو پکڑ لیا اور خباشہ کے بازار میں بیچ دیا۔ زید اس وقت آٹھ سال کے تھے۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۲۴۷)۔

میری رائے میں یہ ''امرؤالقیس'' وہی ہے جو عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عزرہ کا بیٹا تھا۔ اس کا نسب نامہ پہلے گزر چکا ہے۔

قضاعہ کی حکومت:......قضاعہ کے قبائل کی حکومت شام اور حجاز کے درمیان تھی اور ان کی سرحد ایک طرف عراق تک اور دوسری جانب حدود شام تک پہنچتی تھیں۔ رومیوں نے انہیں وہاں عرب کے صحرا نشینوں کا نگران مقرر کر رکھا تھا۔ پہلے ہوان کی حکومت صرف تنوخ کے قبیلے میں تھی اور علامہ مسعودی کے مطابق ان کے تین بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے حکمرانی کی۔ (۱) نعمان بن عمرو پھر اس کے بعد اس کا بیٹا (۲) عمرو بن نعمان اور اس کے بعد اس کا بیٹا حواری بن عمرو پھر قبیلہ سلیح نے جو قضاعہ کی ایک شاخ تھی ان سے حکومت چھین لی۔

ضجعم بن سعد سلیحی:......یہ حکومت و ریاست ان کے خاندان ضجعم بن سعد میں باقی رہی۔ یہ سو زمانہ تھا جب قیصر طیطش ❶ نے شام پر قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ قیصر نے اپنی طرف سے ان کو عربوں کا حاکم بنا دیا اور یہ بھی اس کی اطاعت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ زیادہ بن ہبولہ ان کا گورنر بنا۔ اسی دوران ''قبیلہ غسان'' نے یمن سے نکل کر ان سے حکومت چھین لی اور شام کے عربوں کی بادشاہت بنو جفنہ کے ہاتھ میں چلی گئی ❷ اور خاندان ضجعم کی حکمرانی کا خاتمہ ہو گیا۔

زیاد بن ہبولہ کا قتل:......مؤرخ ابن سعید مغربی لکھتا ہے کہ غسان کی آمد کے بعد زیاد بن ہبولہ ضجعم کے باقی ماندہ لوگوں کو لے کر حجاز کی طرف چلا گیا۔ مگر حجر آکل المرار کندی نے جو تبابعہ کی طرف سے حجاز کا گورنر تھا اس کو قتل کر ڈالا اور اس کی قوم کے باقی لوگوں کو بھی مار ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے بہت کم لوگ زندہ بچ سکے۔

تنوخ کے بارے میں ایک رائے:......ابن سعید لکھتا ہے کہ بعض لوگ تنوخ سے ان ضجاعمہ اور دوس کو مراد لیتے ہیں جو بحرین میں آباد ہو گئے تھے وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص کی الحضر میں بادشاہی تھی جس کے وہ یکے بعد دیگرے وارث ہوتے چلے آئے تھے۔ الحضر کے آثار اب تک سنجار کے میدان میں ملتے ہیں۔ ان کا آخری بادشاہ قیزن بن معاویہ بن العبید تھا جو جرامقہ کے ہاں ''ساطرون'' کے لقب سے مشہور ہیں اس کا قصہ جو کسریٰ ''شاہ پور ذوالجنوذ'' کے ساتھ پیش آیا۔ مشہور و معروف ہے۔ ❸

کلب بن وبرہ کی حکومت:......قبیلہ قضاعہ کی ایک اور بھی حکومت تھی جس کی باگ ڈور قبیلہ کلب بن وبرہ کے ہاتھ میں تھی، مگر حکومت کبھی کبھی کندہ کی شاخ ''سکون'' کے ہاتھ میں چلی جاتی تھی۔ چنانچہ دومۃ الجندل اور تبوک کے مقامات ''قبیلہ بنو کلب'' کے قبضے میں تھے۔ اور وہ عیسائیت اختیار کر چکے تھے۔ مگر جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس وقت دومۃ الجندل پر اکیدر بن عبدالملک بن سکون حکمران تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قبیلہ کندہ میں سے تھا اور ان بادشاہوں کی اولاد میں سے تھا جن کو تبابعہ نے بنو کلب کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اسے حضرت خالد بن ولید گرفتار کر کے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے تھے اور ان سے جزیہ دینے کے وعدے پر صلح ہو گئی تھی ان کے ابتدائی دور حکومت میں دجانہ بن قنانہ بن عدی بن زہیر بن جناب گزرا ہے۔ ابن سعید مغربی نے لکھا ہے کہ قبیلہ کلب کے بہت سے لوگ آج تک خلیج قسطنطنیہ کے علاقے میں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض عیسائی۔ قضاعہ کے انساب کا بیان ختم ہوا۔

---

❶......طیطش (titus) رومی قیصر، جس نے ۷۹ء سے ۸۱ء تک حکومت کی۔ تخت و تاج سنبھالنے سے پہلے ہی اپنے باپ کے ساتھ امور سلطنت میں شریک رہ چکا تھا چنانچہ اس نے فلسطین کے یہودیوں پر چڑھائی کر کے ۷۰ء میں بیت المقدس کو دوبارہ فتح کیا اور ان کو جلاوطن کر کے مختلف اطراف میں منتشر کر دیا۔ ❷......بنو جفنہ غسان کا دوسرا نام ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر جلد اول میں ہو چکا ہے۔ باقی لوگوں کو بھی مار ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے بہت کم لوگ زندہ بچ سکے۔ ❸......شاہ پور اول جسے عربوں نے ذوالجنود کا لقب دیا ہے۔ ایران کے ساسانی خاندان کا دوسرا فرمانروا تھا۔ جس نے ۲۴۱ء سے لے کر ۲۷۲ء تک حکومت کی۔ اس نے الحضر کے شہر پر چڑھائی کی جو الجزیرہ میں تکریت کے قریب واقع تھا اور ساطرون نامی حاکم تھا۔ عربوں نے اسے ضیزن کہا ہے۔ شاہ پور چار سال کے محاصرہ کے بعد آخر کار ضیزن کی بیٹی کی غداری سے قلعہ پر قابض ہونے میں کامیاب رہا۔ (مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے تاریخ طبری حصہ دوئم صفحہ نمبر ۶۰ (مطبعہ حسینیہ، مصر۔)

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ عربوں کے تمام قبائل کا ایک ہی جدامجد ہے۔ سوائے تین قبیلوں کے جن کے نام یہ ہیں۔ تنوخ، عتقاء۔ اور غسان۔

تنوخ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ قبیلہ عتقاء میں ذیل کے قبیلے بھی شامل ہیں۔ (۱)..... حجر حمیر جو جوذورعین کی اولاد میں سے تھا (۲) ..... حد العشیر ہ (۳)..... کنانہ بن خزیمہ (۴)..... زبید بن الحارث العتقی جو حجر سے تھا اور عبدالرحمن بن قاسم کا مولیٰ تھا۔ اور قبیلہ غسان کے سب لوگوں کا جدامجد ایک ہی شخص ہے۔

قبائل کی وجہ تسمیہ:..... قبیلہ عتقاء کو عتقاء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے مگر رسول اکرم ﷺ نے ان پر فتح حاصل کر لی تھی اور قید کرنے کے بعد ان کو آزاد کر دیا تھا۔ (اسی وجہ سے وہ عتقاء کہلائے) عتقا کی جماعت مختلف قبیلوں سے مل کر بنی تھی۔

تنوخ کا نام تنوخ کیوں؟:..... تنوخ کے لغوی معنیٰ رہائش کرنے کے ہیں اور ان کا نام تنوخ اس لئے پڑا کہ انہوں نے شام میں رہائش اختیار کرنے کا حلف اٹھایا تھا۔ یہ لوگ بھی مختلف قبیلوں سے ہیں۔

غسان کا نا غسان کیوں؟:..... بنوغسان کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ وہ ایک چشمہ کے قریب آباد ہو گئے تھے جس کا نام غسان تھا❶ اور پھر وہ اسی کی طرف منسوب ہو گئے۔ (ابن حزم کا بیان ختم ہوا)۔

اب ہم کہلان بن سبا کے انساب پر گفتگو کریں گے اور ان کی شاخوں کا ذکر کریں گے۔

کہلان اور ان کی شاخیں

بنوکہلان (بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان) بنوحمیر بن سبا کے بھائی تھے، اور ابتدائی دور میں ان کے ساتھ سلطنت اور حکومت میں شامل رہے۔ اور اس کے بعد بن حمیر ملک یمن کے اکیلے حاکم بن گئے اور کہلان کی شاخیں ان کے زیر اثر آ گئیں۔ پھر جب حمیر کی سلطنت پر زوال آ گیا تو اہل دیہات کی حکومت بنوکہلان کے ہاتھ میں آئی۔ چونکہ وہ صحرانشین تھے۔ اسلئے شہری زندگی کی آسائشوں سے دور رہے، اور اس ضعف سے محفوظ رہے جو حمیر کی ہلاکت کا باعث ہوا تھا۔

کہلان بادشاہوں کا قبیلہ:..... کہلان کے قبائل صحرانشین تھے اور عربوں کے اکثر حکمران اسی قبیلے میں سے تھے۔ چنانچہ ان کی ایک شاخ کندہ نے یمن اور حجاز میں اپنی حکومت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد ان کا ایک اور قبیلہ ازدیمن سے قبیلہ مزیقیاء کے ہمراہ یمن سے نکلا اور شام میں پھیل گیا۔ چنانچہ شام کی حکمرانی بنوجفنہ کے حصہ میں آئی۔ اوس اور خزرج یثرب (مدینہ منورہ) پر قابض ہو گئے اور بنوفہم نے عراق کے ملک میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ پھر کہلان کے دوسرے قبیلے مثلاً لخم اور طئی بھی یمن سے نکل گئے اور ان میں سے آل منذر نے حیرہ میں اپنی ریاست کی بنیاد ڈالی۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

---

❶..... یہ چشمہ زبید اور رمع کے درمیان واقع تھا۔ ان کی نسبت کی وجہ تسمیہ کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت کے شعر کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

اما سألت فانا معشر نجب الازد نسبتنا والماء غسان

تو نے جو پوچھا ہے تو سن ہم شریف زاد قوم ہیں۔ ازد ہماری نسبت ہے اور ہمارا پانی غسان ہے (دیکھئے مروج الذہب مسعودی صفحہ نمبر ۱۰۶)۔

قضاعہ کا شجرہ نسب

① ... ملوک حضر از بنی عبید۔ ② ...... قبل عامر کے بنو ضجعم ملوک شام تھے۔ ③ .... بنی عدی سے نائلہ بنت الفرافصہ ہیں۔ ④ بنو دجانہ دومۃ الجندل کے ملوک تھے۔ ⑤ اسی کے اعقاب سے بنو منقذ ہیں جو ملوک شیزر تھے۔

قبیلہ ہمدان کا تعارف

قبیلہ کہلان کی کل نوشاخیں ہیں جو اس کے بیٹے زید سے بنی ہیں اور پھر مالک بن زید اور عریب بن زید کے ذریعہ سے آگے پھیلیں۔ چنانچہ قبیلہ ہمدان کے سب خاندان مالک کی نسل میں سے ہیں۔ وہ ابھی تک یمن کے مشرق میں آباد اور "بنو اوسلہ" کہلاتے ہیں۔ ہمدان کا پورا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے، ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الخیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان اور جشم سے دو قبیلے پیدا ہوئے۔ بکیل اور حاشد کی شاخوں سے بنو یام بن اصفیٰ ہیں۔ اور انہی کی نسل سے طلحہ بن مصرف بھی تھا۔

ظہور اسلام اور ہمدان:...... جب اسلام کا ظہور ہوا تو قبیلہ ہمدان کے بہت سے لوگ مغربی ممالک میں پھیل گئے اور کچھ یمن میں باقی رہ گئے صحابہؓ کے اختلافات کے زمانے میں "قبیلہ بنو ہمدان" نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ دیا تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

فلو کنت بوابا علیٰ باب جنة　　　لقلت لهمدان اد خلوا بسلام

ترجمہ اگر میں جنت کے دروازے پر دربان ہوتا تو ہمدان سے کہتا کہ امن وسلامتی کے ساتھ اندر چلے آؤ۔

ہمدان اور شیعیت:...... اسلام کے تمام ادوار میں ہمدان کا مذہب شیعیت رہا۔ چنانچہ علی بن محمد صلیحی بھی انہی میں سے تھا۔ جو بنو حاشد کی ایک شاخ ہے۔ اس نے حراز کے قلعے پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی جو اس کی اولاد میں ایک کے بعد دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہی۔ جیسا کہ ہم ان کے آئندہ حالات میں بیان کریں گے۔ ❶

اس کے بعد اور اس سے پہلے بنو الرسی نے صعدہ میں اپنی حکومت قائم کی۔ یہ حکومت بھی بنو ہمدان ہی کی مدد سے قائم ہوئی تھی۔ ان کا مذہب آج تک شیعیت ہی ہے۔

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ بنو ہمدان عہد اسلام میں منتشر ہو گئے اور سوائے یمن کے اور کہیں ان کا دیہاتی قبیلہ باقی نہیں رہا۔ قبائل یمن میں سے یہ لوگ سب سے زیادہ اکثریت رکھتے تھے اور یمن میں آئمہ زیدیہ ❷ کی دعوت وتبلیغ انہی کی مدد سے کامیاب ہوئی تھی۔ ملک یمن کے تمام قلعے ان کے قبضے میں ہیں اور بکیل ❸ کی اقلیم بھی انہی کے پاس ہے۔ اور حاشد کی اقلیم بھی جو ہمدان کی شاخوں میں سے ہیں۔

بنو الرزیع اور بنو ازد:...... علامہ ابن سعید لکھتے ہیں کہ بنو الرزیع ہمدان میں سے ہیں۔ انہوں نے عدن اور حیرہ میں دعوت پھیلائی اور حکومت قائم کی۔ اور از روئے مذہب زیدیہ ہیں۔

مالک بن زید کی اولاد میں سے ازد کا قبیلہ بھی ہے۔ ازد کا نسب یوں ہے۔ ازد بن الغوث بن نبت بن مالک اور خثعم اور بجیلہ، انمار بن اراش کے بیٹے ہیں جو ازد بن الغوث کا بھائی تھا۔ ایک قول ہے کہ انمار نزار بن معد کا بیٹا ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔

---

❶...... یمن کے صلیحی خاندان اور ان کی تبلیغی کوششوں کے متعلق ڈاکٹر حسین بن فیض اللہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے الصلیحون والحرکة الفاطمية فی اليمن (قبیلہ صلیحی اور یمن میں فاطمی تحریک) (مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۵ء)۔ ❷...... زیدیہ شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو زید بن علی زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ وہ علی زین العابدین کے بعد ان کے بیٹے زید کو امام مانتے ہیں۔ اور یہ حضرت فاطمہ کی اولاد کے سوا کسی اور میں امامت کو نہیں مانتے۔ مسعودی نے لکھا ہے کہ ان کے آٹھ فرقے بن چکے تھے۔ ان میں سے اکثر کا یہ اعتقاد ہے کہ اگرچہ حضرت علی ؓ سب صحابہؓ سے افضل تھے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطاپر نہ تھی کیونکہ خود حضرت علیؓ نے ان کی امارت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسی طرح ان میں سے اکثر لوگ حضرت عثمان کے بارے میں توقف کرتے ہیں۔ زیدیہ متعہ کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔ (مزید تفصیل کے لئے الملل و النحل لشهر ستانی صفحہ ۱۷۹) ملاحظہ فرمائیں۔ ❸...... بکیل اور حاشد مخالیف یمن کے دو قبیلے ہیں۔ عمارہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بکیل کے علاقوں میں وہ زہر بیچا کرتا تھا جس سے بادشاہوں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ ان دونوں قبیلوں میں بعض قومیں ایسی زمین میں درخت لگانے میں مشہور تھیں جن میں ان کے سوا کوئی اور نہیں رہتا ہوتا۔ (معجم البلدان)۔

قبیلہ ازد کا تعارف:...... ازد ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ انہی میں سے بنی دوس بھی ہیں جو نصر بن ازد کی اولاد میں سے ہیں۔ دوس کا نسب یوں ہے۔ دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب ابن الحارث بن مالک بن نصر بن ازد۔ دوس ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلے میں سے حیرہ کا بادشاہ جزیمۃ الابرش گزرا ہے جسے ملکہ الزباء نے مروادیا تھا۔ دوس کا وطن عمان کے علاقے میں تھا، مگر اس کے بعد عمان کی حکومت اس کے بھائیوں یعنی بنونصر بن زہران کی طرف منتقل ہوگئی۔ چنانچہ ظہور اسلام سے ذرا پہلے ان کا حکمران مستکبر بن مسعود بن جرار تھا۔ مگر ان میں سے جس شخص نے اسلام کا زمانہ پایا وہ جیفر بن کرکر بن مستکبر تھا۔ اس کا بھائی عبداللہ عمان کا حاکم تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ان دونوں کو ایک خط بھیجا تھا جس پر انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور رسول اللہ نے ان کے ملک پر حضرت عمرو بن العاص کو عامل مقرر کیا تھا۔

بنو عمرو مزیقیا:...... ازد کی شاخ میں، بنو مازن میں عمرو مزیقیا نامی شخص گزرا ہے جس کا لقب ماء العماقا تھا۔ یہ عمرو اور اس کے آباؤ اجداد حمیر کے ساتھ مل کر یمن میں قبیلہ کہلان کے دیہاتی قبائل پر حکمرانی کیا کرتے تھے۔ حمیر کے زوال کے بعد بنو عمرو کی حکومت مضبوط ہوگئی۔

سبا اور اس کا بند:...... پرانے زمانے میں یمن کے علاقے میں سبا کی سرزمین بڑی سرسبز و شاداب تھی اور وہاں کے دو پہاڑوں کے درمیان چشموں اور بارش کا جو پانی سیلاب کی صورت میں نیچے کی طرف بہتا تھا اس کو روکنے کے لئے لوگوں نے پتھر اور تارکوں سے ایک بند بنا رکھا تھا اور اس میں دروازے بنائے تھے۔ تاکہ اس بندے سے اپنی ضرورت کے مطابق پانی حاصل کرسکیں۔ بنو حمیر کے زمانے میں یہ بند اسی طرح قائم رہا❶۔ مگر جب ان کی سلطنت ختم ہوگئی اور ان کا نظام حکومت درہم برہم ہوگیا تو کہلان کے دیہاتی قبائل سبا کی سرزمین پر غالب آگئے۔ ملک میں فتنہ وفساد کا بازار گرم ہوگیا تو وہ لوگ بھی ادھر ادھر ہوگئے جو بند کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں کو بند کے ٹوٹنے پھوٹنے کا خطرہ ہوا۔

بند ٹوٹنے کا خطرہ اور عمرو مزیقیا:...... سب سے پہلا شخص جو اس خطرہ سے باخبر ہوا ان کا بادشاہ عمرو مزیقیا تھا کیونکہ اس نے بند کی خستہ حالی اور خرابی کو دیکھ لیا تھا۔ ایک اور قول یہ ہے کہ ان کا بھائی عمران جو کاہن تھا نے اس کو خبردار کردیا تھا۔ دوسری روایت کے مطابق اسے ''طریقہ نامی کاہنہ'' نے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ سہیلی نے لکھا ہے کہ کاہنہ عمرو بن عامر کی بیوی اور الخیر الحمیر کی بیٹی تھی۔

عمرو مزیقیا کا خواب:...... ابن ہشام نے ابوزید انصاری سے روایت کی ہے کہ عمرو مزیقیا نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جنگلی چوہا بند کو کھود رہا ہے۔ اس سے اسے یہ معلوم ہوگیا کہ بند اب باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ اس نے چپ چاپ یمن سے نقل مکانی کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اپنی قوم کو دھوکا دینے کی یہ تدبیر کی کہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو سکھا دیا کہ جب میں تجھ سے سخت کلامی کروں تو تم میرے منہ پر تھپڑ مارنا۔ چنانچہ اس کے بیٹے نے ایسا ہی کیا۔ اس پر عمرو بول اٹھا کہ میں ایسے شہر میں ہرگز نہیں رہوں گا۔ جہاں میرے سب سے چھوٹے بیٹے نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا مال و اسباب فروخت کرنے کے لئے پیش کردیا، یمن کے امیر لوگوں نے کہا کہ عمرو غصہ میں ہے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھو اور اس کا تمام مال و اسباب خرید لو۔ چنانچہ عمرو نے اپنا سامان فروخت کرنے کے بعد اپنے بیوی بچوں سمیت وہاں سے رخصت ہوگیا۔ اس پر قبیلہ ازد کے لوگوں نے کہا کہ عمرو کے بعد ہم بھی یہاں نہیں ٹھہریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بھی سفر کی تیاری کی اور اپنا مال بیچ کر ان کے ساتھ نکل گئے۔ اس سفر میں قبیلہ ازد کی سرداری مزیقیا کی اولاد اور ان کے ہم نسب قبیلے بنو مازن کے ہاتھ میں تھی۔ چنانچہ بنو ازد یمن چھوڑ کر حجاز کی طرف چلے گئے۔ علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ قبیلہ ازد نے حسان بن تبان اسعد کے زمانے میں وطن چھوڑا تھا۔ ''حسان تبابعہ'' میں سے تھا وہ بند اسی کے دور میں ٹوٹا تھا۔

یمن سے ہجرت کے بعد رہائش:...... جب بنو ازد نے یمن چھوڑا تو وہ سب سے پہلے قبیلے عک کے علاقے میں ٹھہرے اور ان کے بادشاہ کو قتل کردیا۔ اور پھر مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ چنانچہ بنونصر بن ازد شراۃ اور عمان میں آباد ہوگئے۔ اور بنو ثعلبہ بن عمرو نے مکہ کے نزدیک مرالظہر ان کے مقام پر رہائش اختیار کی۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہی لوگ خزاعہ کہلائے۔

''غسان'' نام اختیار کرنا:...... وہ لوگ ایک پانی کے چشمے کے پاس سے گزرے جس کا نام غسان تھا اور زبید نامی علاقہ اور رمع کے

---

❶ یہ وہی بند ہے جو تاریخ میں سد مارب کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے شکستہ آثار اب بھی موجود ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔

درمیان واقع تھا۔ مزیقیا کی اولاد میں سے جن لوگوں نے اس کا پانی پیا۔ ان کا نام غسان پڑ گیا۔ جن لوگوں نے اس کا پانی پیا تھا وہ بنو مالک، بنو الحارث، بن جفنہ اور بنو کعب تھے۔ چنانچہ وہ سب غسان کہلائے۔ مگر بن ثعلبہ نے جو قبیلہ عتقاء میں سے تھے۔ اس چشمہ کا پانی نہ پیا اس لئے وہ اس نام سے مشہور نہ ہوئے۔

جفنہ اور ثعلبہ:......جفنہ کے خاندان میں سے شام کے بادشاھان پیدا ہوئے۔ انہوں نے شام کے ملک میں جو ریاست قائم کی اس کا بیان آگے آئے گا۔ ثعلبہ عتقاء کی اولاد میں سے اوس اور خزرج کے قبیلے بھی ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں یثرب کے مالک تھے۔ ان کا ذکر بھی آگے آئے گا۔ عمرو مزیقیا کی نسل میں سے بنو افصیٰ بن حارثہ بن عمرو ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ افصیٰ بن عامر بن قمعہ بلاشک بن الیاس بن مضر ہے۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ اگر اسلم بن افصیٰ ان کی نسل میں سے ہے تو بنو اسلم بلاشک کی نسل میں سے ہوگا۔

بجیلہ:......بجیلہ کا ملک شرات پہاڑ اور حجاز سے لے کر تبالہ تک پھیلا ہوا تھا۔ فتوحات کے دوران وہ مختلف ملکوں کے درمیان پھیل گئے۔ اور اپنے اصل وطن میں بہت کم لوگ باقی رہ گئے۔ ان کے جو لوگ ہر سال حج کے لئے مکہ آتے تھے ان پر تنگی اور بدحالی کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔ مگر اپنی شرافت اور مروت سے پہچانے جاتے تھے۔ اسلام کی ابتدائی فتوحات میں انہوں نے جو نمایاں کارنامے انجام دیئے وہ ان کے حکام کے حالات میں مذکور ہیں۔ بجیلہ کی شاخوں میں سے ایک خاندان قسر یعنی مالک بن عبقر بن انمار کا ہے اور قبیلہ بن احمس بن الغوث بن انمار بھی انہی میں سے ہے۔

بنو عریب:......بن عریب بن زید بن کہلان کی نسل میں سے اشعری، مزحج، اور مرہ کے قبائل پیدا ہوئے۔ یہ چاروں قبیلے اود بن یشجب بن عریب کی نسل میں سے ہیں۔ اشعری قبیلے کے لوگ اشعر کی اولاد ہیں جس کا نام نبت بن اود تھا۔ ان کا وطن زبید کے شمال میں ہے۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں ان کا ظہور ہوا۔ مگر فتوحات اسلامی کے دوران وہ منتشر ہو گئے۔ ان میں سے جو لوگ یمن میں باقی رہ گئے۔ وہ خلیفہ مامون عباسی کے عہد میں امیر ابن زیاد کے ساتھ جنگ میں سامنے آئے۔ مگر آخر کار وہ ان لڑائیوں سے کمزور ہو گئے۔ اور اطاعت گزار رعایا کی طرح رہنے لگے۔

قبیلہ طئی:......بنو طئی بن اود جو یمن میں رہتے تھے ازد کے پیچھے پیچھے حجاز چلے گئے تھے اور قبیلہ بن اسد کے نزدیک سمیرا اور ''فید'' کے مقامات پر آباد ہو گئے۔ پھر انہوں نے بنو اسد سے اجاء اور سلمیٰ نامی پہاڑ چھین لئے۔ آجاء اور سلمیٰ دو پہاڑ ہیں جو ان کے علاقے میں واقع ہیں۔ بنو طئی ان پہاڑوں میں کچھ عرصہ مقیم رہے مگر اسلام کی فتوحات کے بعد وہ ادھر ادھر ہو گئے۔ علام ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ اس وقت قبیلہ طے کے بہت سے قبیلے ہیں جن سے حجاز، شام اور عراق کے پہاڑ بھرے ہوئے ہیں۔ عراق، شام اور مڈر کے عربوں میں وہ اس زمانے میں صاحب سلطنت ہیں۔

بنو طئی کے مشہور خاندان:......مصر میں ان کے دو مشہور خاندان ہیں۔ سنبس اور ثعالب۔ سنبس معاویہ بن شبل کی اولاد میں سے ہیں۔ اور بحتر بن ثعل بھی انہی کے ساتھ ہیں۔

ابن سعید مغربی کے نزدیک مندرجہ ذیل قبائل بن طئی میں سے ہیں۔

(۱) زبید بن معن بن عمرو بن عنیز بن سلامان بن ثعل جو سنجار کے میدان میں آباد ہیں۔ (۲) ثعالب یعنی بنو ثعلبہ بن رومان بن جندب بن خرجہ بن سعد بن قطرہ بن طئی (۳) اور ثعلبہ بن جدعان بن زیل بن رومان۔ (۴) بنو لام بن ثعلبہ کا علاقہ مدینہ منورہ سے لے کر اجاء اور سلمیٰ کے پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مگر وہ اپنے اکثر اوقات یثرب مدینہ کے شہر میں گزارے ہیں۔ وہ ثعلب جو بالائی علاقے میں آباد ہیں ثعلب بن عمرو بن غوث بن طئی کی نسل مین سے ہیں۔

لام اور ذیل بن رومان:......علاقہ ابن حزم کہتے ہیں کہ لام نامی شخص طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعان کا بیٹا ہے اور ثعلب میں سے ایک اور قبیلہ ثعلبہ بن ذہل بن رومان ہے اور شام کے آس پاس بنو صخر رہتے ہیں اور انہی کی شاخوں میں قبیلہ غزیہ کا بھی شمار ہوتا ہے جن کے حملوں سے شام اور عراق کے ملکوں کو خطرہ لاحق رہتا تھا۔ یہ لوگ غزیہ بن افلت بن معبد بن عمرو بن عس بن سلامان بن ثعل کی نسل میں سے ہیں۔

بنوغز یہ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ عراق اور نجد کے درمیان حاجیوں کے آنے جانے کے راستوں میں رہتے ہیں۔

بنو طئی کے سردار:..... دور جاہلیت میں قبیلہ طئی کی سرداری بنوہنی بن عمرو بن الغوث بن طئی کے خاندان میں تھی۔ یہ لوگ ریتیلے میدانوں میں رہتے تھے۔ اور ان کے دوسرے بھائی پہاڑوں میں رہتے تھے۔ ان کی نسل میں سے وہ ایاس بن قبیصہ ❶ بن ابی یعفر ہے جسے کسریٰ نے نعمان المنذر کے قتل کے بعد اس کا جانشین بنا دیا تھا۔ اور حیرہ میں النعمان کی قوم یعنی بنولخم کے بجائے قبیلہ طئی کو ہٹا کر اس ایاس کو عربوں کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کا پورا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے ایاس بن قبیصہ بن ابی یعفر بن نعمان بن ضبیب بن الحارث بن حویرث بن مالک بن سعد بن ثنی۔ ایرانیوں کی سلطنت کے خاتمہ تک حیرہ کی ریاست انہی کے پاس رہی تھی۔

ایاس بن قبیصہ کی نسل:..... ایاس کی نسل میں سے بنو ربیعہ علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع ہیں۔ اور ربیعہ کی نسل میں سے آل علی اور آل مہنا ہیں اس لئے علی اور مہنا فضل کے بیٹے اور فضل اور مراد، ربیعہ اور سمیع کے بیٹے ہوئے جن کی طرف قبیصہ بن ابی یعفر کی نسل منسوب ہے۔ دیہات کے بہت سے جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جو خلیفہ ہارون رشید کی ہمشیرہ عباسہ اور جعفر بن یحییٰ برمکی کا بیٹا تھا۔ لیکن یہ ایک جھوٹی بات ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

قبیلہ طے کی حکومتیں:..... عبیدیہ کی حکومت کے زمانے میں قبیلہ طئی پر مفرج کی حکومت تھی۔ پھر یہ حکومت بنو مرا در بیعہ کی طرف منتقل ہوگئی یہ سب کے سب شام میں غسان کی سرزمین کے وارث بنے۔ اور عربوں کے حاکم بن گئے۔ پھر طئی کی حکومت بنو علی اور بنو مہنا کے ہاتھ میں آئی جو فضل بن ربیعہ کی نسل میں سے تھے۔ ایک مدت تک وہ حکومت میں ایک دوسرے کے شریک رہے۔ مگر اس کے بعد بنو مہنا بلاشرکت غیرے حاکم بن گئے۔ چنانچہ اس زمانے میں وہی لوگ شام اور عراق کے سرحدی علاقوں اور نجد کی سرزمینوں میں عربوں کے حکمران ہیں۔ ان کا ظہور سلطنت ایوبیہ کی تائید اور ان ترک حکمرانوں کی مدد سے ہوا جو بنو ایوب کے بعد مصر اور شام پر قابض ہوگئے تھے۔ ان کا ذکر آگے آئے گا۔

(واللہ وارث الارض ومن علیھا)

قبیلہ مذحج:..... مذحج کا دوسرا نام مالک بن زید بن اود بن زید بن کہلان ہے۔ انہی میں سے "مراد ہے" جس کا نام یحابر بن مذحج ہے اور انہی میں سے سعد العشیرہ بن مذحج ہے۔ یہ ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ بن جعفر بن سعد العشیرہ، بنو زبید بن صعب بن سعد بھی اسی قبیلے میں سے ہیں۔

قبیلہ مزحج کی شاخوں میں سے بنو نخع، رہا، بنو مسیلہ بن عامر بن عمرو بن علہ ہے اور "رہا" منبہ یہ حرب بن علہ کا بیٹا ہے۔ یہ خانہ بدوش مذحج کے باقی لوگ ہیں جو طئی کے دیگر قبائل کے ساتھ صحراء میں سفر کرتے رہے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب بنو مہنا شام کے عربوں پر حکمران تھے۔ اس قبیلہ کے اکثر لوگ زبید کی نسل میں سے ہیں۔

بنو الحارث:..... بنو الحارث کا باپ حارث ہے جو کعب بن علہ کا بیٹا تھا۔ ان کے ٹھکانے نجران کے آس پاس کے علاقے ہیں۔ جہاں وہ بنو ذہل بن مزیقیا اور بنو حارث کے قریب رہتے تھے۔ ان سے پہلے نجران قبیلہ جرہم کی حکومت تھی اور وہاں ان کا بادشاہ "الافعیٰ الکاہن" حکمران تھا جس نے نزار کی اولاد کو اپنا فیصلہ سنا دیا تھا جب وہ نزار کی وفات کے بعد اس کے پاس تصفیہ کے لئے آئے تھے۔ اس کا نام گلس بن عمر ابن ہمدان تھا۔ یہ شخص سلیمان علیہ السلام کا بڑا حامی تھا اس سے پہلے بلقیس نے اسے نجران کا گورنر مقرر کر رکھا تھا۔ اور اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس قاصد بنا کر بھیجا تھا۔ افعیٰ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کر کے ان پر ایمان لے آیا تھا اور ان کی وفات کے بعد ان کے دین پر قائم رہا۔

بنو الحارث اور بنو افعیٰ کی جنگ:..... پھر بنو الحارث نے نجران میں داخل ہو کر افعیٰ کی اولاد کو جنگ میں شکست دی پھر جب قبیلہ ازد کے

---

❶ یہ ایاس بن قبیصہ اہل ایران کا حلیف تھا۔ اسی کے زمانے میں مشہور معرکہ ذی قار پیش آیا تھا۔ جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آج کے دن عرب نے عجم سے اپنا بدلہ لے لیا اور میرے ذریعے ان کی مدد کی گئی۔

لوگ یمن سے نکلے اور اہل نجران کے قریب سے گزرے ان کے ساتھ ان کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور ازد کے بعض خاندان مثلاً بنونصر بن ازد اور بنو زھل بن مز. بقیا وہاں آباد ہوگئے اور نجران کی ریاست وحکومت انہوں نے آپس میں تقسیم کرلی۔ چنانچہ نجران انہی کے قبضے میں رہا۔ بنوزیاد مذحج کی اسی شاخ یعنی بنوالحارث میں سے ہیں۔ قبیلہ مذحج کی حکومت وریاست بنوزیاد کے خاندان میں تھی جو نجران کے حاکم تھے۔ پھر وہاں کی حکومت وریاست عبدالمدان کے خاندان کو ملی اور بعثت نبوی سے کچھ دن پہلے یزید بن عبدالمدان پر ختم ہوگئی۔ ان کے بھائی الحجر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں خالد بن ولیدؓ کی معرفت حاضر ہوا تھا۔ ان کا بھتیجا زیاد بن عبداللہ بن عبدالمدان خلیفہ السفاح عباسی کا ماموں تھا اور سفاح نے اسے نجران اور یمامہ کا گورنر مقرر کردیا تھا۔

نجران کا اقتدار وحکومت:......ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ نجران کا اقتدار وحکومت بنوعبدالمدان کے ہاتھ میں تھا۔ پھر بنوابی الجواد کے ہاتھ میں آیا۔ چنانچہ چھٹی صدی میں عبدالقیس بن ابی جواد اسی خاندان میں تھا۔ باقی مشرقی ملکوں کی طرح آج کل یہاں بھی عجمی لوگ حکمران ہیں۔

حارث بن کعب کی شاخوں میں سے بنومعقل بھی ہی ۸ں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ معقل جو آج کل مغرب اقصیٰ میں موجود ہیں۔ سو اسی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور معقل بن کعب قضاعی کی نسل میں سے نہیں ہیں۔ اس قول کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ یہ معقل سب کے سب ربیعہ کی طرف منسوب ہیں اور ربیعہ معقل ہی کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

قبیلہ مرہ:......بنومرہ بن اود قبائل طے قبیلہ مذحج اور قبیلہ اشعر کے ہم نسب ہیں۔ ان کی بہت سی شاخیں ہیں، مثلاً خولان، معافر، لخم، جذام، عاملہ اور کندہ۔ ان سب کا نسب الحارث بن مرہ تک پہنچتا ہے۔

قبیلہ بنومعافر، یعفر بن مالک بن الحارث بن مرہ کی نسل میں سے ہے۔ یہ لوگ فتوحات کے زمانے میں ادھر ادھر پھیل گئے تھے۔ المنصور بن ابی العامر جو اندلس میں ہشام بن عبدالملک کا حاجب یعنی وزیر تھا وہ بھی اسی قبیلہ سے تھا۔

ان کے ٹھکانے:......خولان کا اصل نام افکل بن عمرو بن مالک تھا اور عمرو یعفر کا بھائی تھا۔ ان کا علاقہ یمن کے مشرقی پہاڑوں میں تھا۔ اسلامی فتوحات کے دوران وہ بھی ادھر ادھر پھیل گئے۔ آج کل یمن میں ان سے صرف خانہ بدوش لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ اس زمانے میں خولان اور ہمدان کا شمار یمن کے سب سے بڑے قبائل میں ہوتا ہے۔ ان کو یمن کے رہنے والوں پر اور وہاں کے اکثر قلعوں پر غلبہ حاصل ہے۔

بنولخم:......بنولخم ایک بڑا اور وسیع قبیلہ ہے جس کی بے شمار شاخیں ہیں۔ الدار بن ہانی بن حبیب اسی قبیلے سے تھا۔ ان کی بڑی شاخوں میں سے ایک بنونصر بھی ہیں جن کو نمارہ بھی کہا جاتا ہے۔ آل منذر (حیرہ کے حکمران) اسی خاندان میں سے تھے اس کا پوتا یعنی عمرو بن نصر جزیمۃ الوضاح کا بھتیجا تھا۔ یہ وہ ہے جس نے ملکہ زباء سے جذیمہ کے قتل کا بدلہ لیا تھا۔ اپنے ماموں جذیمہ کے بعد عمرو بن عدی کسریٰ کی طرف سے عربوں کا حاکم مقرر ہوا اور حیرہ اس کا دارالحکومت قرار پایا تھا جیسا کہ اس خاندان کے حالات میں ہم آئندہ بیان کریں گے۔ بنوعباد جو اشبیلیہ کے حکمران تھے لخم کے قبیلہ سے تھے۔ ان کا ذکر بھی آگے آرہا ہے۔

بنوجذام:......بنوجذام ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً غطفان، افصیٰ، بنوحرام بن جذام، بنوضبیب، بنومخرمہ، بن بجہ اور بنونفاثہ، ان کے ٹھکانے اور آبادی ایلہ سے لے کر جو کہ حجاز کا ایک ضلع ہے ینبع تک پھیلے ہوئے ہیں ینبع یثرب کے اطراف میں واقع ہے۔ ان کی ریاعاسے معان اور اس کے اردگرد کی سرزمین تھی اور اس کا اقتدار بنوناخرہ کے ہاتھ میں تھا۔ پھر فروہ بن عمرو بن ناخرہ کی طرف منتقل ہوگیا۔ فروہ رومیوں کی طرف سے اپنی قوم پر اور معان کے عربوں پر حاکم مقرر تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے قبول اسلام کی اطلاع دی تھی اور آپ کی خدمت میں ایک سفید خچر کا تحفہ بھیجا تھا۔ جب قیصر کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے الحارث بن ابی شمر غسانی کو اس کے خلاف بھڑکایا۔ چنانچہ حارث نے سے پکڑ کر فلسطین مین پھانسی دے دی۔

بنو جذام کے ٹھکانے:.....اس قبیلے کے باقی لوگ آج کل اپنے پرانے علاقے میں آباد ہیں۔اور دو شاخوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ان میں سے ایک تو بنو عائذ کے نام سے مشہور ہے۔یہ بلبیس سے لے کر جو مصر میں شامل ہے عقبہ ایلہ اور کرک تک، جو فلسطین کے نواحی علاقے میں ہے، پھیلے ہوئے ہیں۔دوسری شاخ بنو عقبہ کہلاتی ہے۔یہ لوگ کرک سے لے کر ازلم تک آباد ہیں جو کہ حجاز کی سرزمین میں واقع ہے۔مصر سے مدینہ منورہ کی طرف جو قافلے روانہ ہوتے ہیں وہ غزہ کی حدود تک، جو ملک شام میں ہے۔بنو عقبہ کی ضمانت وحفاظت میں سفر کرتے تھے۔غزہ بنو جرم کے علاقے میں ہے جو کہ قبیلہ قضاعہ کی ایک شاخ ہے۔اس دور میں ان کے بہت سے لوگ افریقہ میں ہیں جو خیموں میں رہتے ہیں اور قبیلہ ذیاب بن سلیم کے ہمراہ طرابلس کے علاقہ میں اپنے ریوڑ چراتے پھرتے ہیں۔

قبیلہ عاملہ:.....قبیلہ عاملہ کے لوگ قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام کے نسلی رشتہ دار ہیں۔قبیلہ عاملہ کے بانی کا نام حارث ہے اور اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس کی ماں قضاعہ کی تھی۔یہ ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس کا علاقہ شام کے میدانی علاقہ میں ہے۔

قبیلہ کندہ:.....کندہ کا اصل نام ثور بن عفیر بن عدی ہے اور یہ عفیر لخم اور جذام کا بھائی تھا۔یہ ''قبیلہ کندۃ الملوک'' کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ حجاز کے دیہات میں بنو عدنان کے حکمران تھے۔جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ان کا اصلی وطن حضر موت سے ملے ہوئے یمن کے پہاڑوں میں تھا۔ان میں سے ایک جگہ دمون بھی ہے جس کا ذکر امرؤالقیس نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔

کندہ کے قبائل: کندہ کے تین بڑے قبائل ہیں۔

(۱) معاویہ بن کندہ: بنی حارث کے بادشاھان اسی نسل میں سے تھے۔(۲) سکون: (۳) سکسک: اور ان کی اولاد اشرس بن کندہ۔

قبیلہ سکون کی ایک شاخ تجیب ہے۔یہ لوگ عدی اور سعد بن اشرس کی نسل میں سے ہیں۔تجیب ان کی والدہ کا نام تھا۔دومۃ الجندل کی حکومت انہی کے ہاتھ میں تھی اور ان کے حکمران کا نام عبدالمغیث بن اکیدر تھا۔غزوۂ تبوک کے دوران رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو اس کی طرف روانہ فرمایا۔حضرت خالدؓ اسے گرفتار کر کے لائے مگر رسول اللہ ﷺ نے اسکی جان بخشی کر دی اور جزیہ دینے کی شرط پر اس سے صلح کا معاہدہ کر لیا اور اسے اس کے علاقے میں واپس بھیج دیا۔

معاویہ بن کندہ:.....معاویہ بن کندہ کے قبیلے میں سے بنو حجر آکل المرار بھی تھا۔یہ وہی حجر ہے جو کندہ کے بادشاہوں کا جد امجد تھا۔الحارث الولا حجر کا وہ بھائی ہے جس کی نسل سے یمن کے خارجی پیدا ہوئے۔طالب الحق جو اباضی مذہب میں تھا❶۔انہی میں سے تھا۔

معاویہ بن کندہ کے مشہور لوگ:.....مندرجہ ذیل مشاہیر اسی خاندان سے تھے (۱) اشعث بن قیس بن معدی کرب (۲) جبلہ بن عدی ربیعہ بن معاویہ بن الحارث بن الاکبر، جس نے دور جاہلیت کے علاوہ اسلامی زمانہ بھی دیکھا تھا۔(۳) اس کا بیٹا محمد بن اشعث (۴) اس کا دوسرا بیٹا عبدالرحمٰن بن اشعث۔جس نے خلیفہ عبدالملک بن مروان اور اس کے گورنر حجاج کے خلاف بغاوت کی تھی اور ان کا چچازاد بھائی حجر بن عدی۔جس کا لقب الادبر بن عدی ہے۔کہا جاتا ہے کہ اسے رسول خدا ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔یہ وہی شخص ہے جسے امیر معاویہ نے اس کے بھائی زیاد سمیت بغاوت کرنے پر سزائے موت دی تھی۔یہ ایک مشہور واقعہ ہے۔

---

❶.....''اباضیہ'' فرقہ خوارج کی ایک شاخ تھی۔جو ایک پرانے خارجی لیڈر عبداللہ بن اباضیہ کے نام پر اباضیہ کہلاتے ہیں۔خوارج کا یہ عقیدہ تھا کہ غاصب اور ظالم حاکم کے خلاف بغاوت کرنا مذہبی فریضہ ہے۔لہٰذا انہوں نے بنو امیہ کے زمانے میں بار بار بغاوت کی یہاں تک کہ وہ مسلسل جنگ وجدال کے باعث دنیا سے مٹ گئے۔عبداللہ ابن اباض اس قدر متشدد نہیں تھا۔اس نے اپنے مسلک میں رواداری برتی اس لئے اس کے پیروکار بچ گئے اور اباضی کہلائے۔یہ لوگ آج کل شمالی افریقہ میں میزاب اور جبل نفوسہ کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔اباضیہ کی ایک شاخ عمان میں آباد ہے اور وہاں سے زنجبار تک پھیل گئی ہے۔مختلف ملکوں اور اباضیہ کے درمیان باہمی روابط قائم ہیں۔ان کا اپنا علیحدہ مذہبی اور تاریخی لٹریچر بھی ہے، جو خاصہ وسیع ہے اور جس میں سے چند کتابیں چھپ چکی ہیں۔اباضیہ کے عقائد اور ادبیات اور ان کی تاریخ پر آج کل پولینڈ کے پروفیسر لیوکی (Levicki) سند مانے جاتے ہیں۔ان کے قلم سے بہت سے مقالات اباضی اکابر ومشاہیر کے بارے میں انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے نئے ایڈیشن شائع ہو رہے ہیں۔

یہ یمن کے وہ قبائل ہیں جن کے انساب اور خاندان کا ہم نے تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا ہے۔ اب ہم ان خاندانوں کے بارے میں لکھیں گے، جنہوں نے شام، حجاز اور عراق کے ملکوں پر حکمرانی کی۔ واللہ تعالیٰ المعین بکرمہ ومنہ ولا رب غیرہ ولا خیر الا خیرہ۔

کہلان کا شجرۂ نسب

حیرہ کے بادشاہوں کا ذکر

آل منذر کی حکومت اور اس کا زوال:...... ہم اس فصل میں اس بات کو بیان کریں گے کہ حیرہ کی حکومت آل منذر کے ہاتھ میں کیسے آئی اور ان کے بعد قبیلہ طے میں کیسے منتقل ہوئی۔

عراق کے عرب عاربہ ❶ کے حالات اور ان کی مکمل تفصیلات ہم تک نہیں پہنچ سکیں۔ ان کے بارے میں ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ قوم عاد اور عمالقہ عراق پر حکمران رہے ہیں۔ بعض مستند روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضحاک بن سنان انہی میں سے تھا۔

اور عرب کے مستعربہ کو عراق میں مستقل حکومت قائم کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان کی حکومت دیہاتی طرز کی تھی اور ان کی حکمرانی دیہاتی بدوؤں کے ہاتھ میں رہی۔ عربوں کی حکمرانی تبابعہ کے قبضے میں تھی جو اہل یمن میں سے تھے۔ ان کے اور ایرانیوں کے درمیان اکثر لڑائیاں رہتی تھیں۔ بعض

---

❶...... عرب عاربہ کے لفظی معنی ٹھیٹھ اور اصلی عرب۔ اس سے جزیرۃ العرب اور اطراف عرب کی قدیم ترین اقوام مراد ہیں۔ جو کافی مدت پہلے ختم ہو چکے ہیں۔ ان کے بعد عرب مستعربہ کا زمانہ آیا جنہوں نے عربوں کی زبان اور طرز زندگی اختیار کر لی تھی

اوقات ان پر عرب غالب آ جاتے اور پورے عراق پر یا اس کے بعض حصوں پر قابض ہو جاتے مگر اہل یمن کو ان علاقوں پر غالب آنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ بخت نصر کے حملہ کرنے اور عربوں کو کچلنے کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

ارم بن سام کی اولاد:......سواد عراق، شام اور الجزیرہ کے اطراف میں آرامی لوگ (Aramaeans) آباد تھے جو ارم بن سام کی اولاد میں سے تھے۔ کچھ لوگ جعف، طے، کلب اور تمیم کے قبائل کے لوگ تھے جو ابن ربیع کے لشکر میں سے وہاں باقی رہ گئے تھے۔ ان کے علاوہ قبیلہ تنوخ، نمارہ بن لخم اور قنص بن معد کے قبیلے تھے۔ اور دیگر لوگ جو ان کے اندر شامل ہو گئے تھے۔ ان کا وطن حیرہ اور فرات کے درمیان انبار کی جانب تھا اور عرب الضاحیہ یعنی بیرونی عرب کہلاتے تھے۔

مالک بن فہم:......ان میں سے جو شخص سب سے پہلے ایرانی ملوک الطوائف کے زمانے میں بادشاہ بنا وہ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن وبرہ بن ثعلبہ بن حلوان بن قضاعہ تھا ❶ اور اس کی رہائش گاہ انبار سے متصل علاقے میں تھی۔ اس کے بعد اس کا بھائی عمرو بن فہم بادشاہ بنا۔

جذیمۃ الابرش:......ان کے بعد جزیمۃ الابرش نے بارہ سال تک حکومت کی ❷ اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے مالک بن زہیر نے اس سے اپنی بہن کی شادی کر دی تھی۔ اس طرح جزیمۃ کی ''قوم ازد'' کی حلیف بن گئی تھی۔ چنانچہ جزیمۃ ازد کی شاخ بنو زہران کی طرف منسوب ہو گئی۔ خصوصاً دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران کے خاندان کی طرف۔ لہٰذا جذیمۃ کا نسب یوں ہوگا۔ جذیمۃ بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس۔ یہ ابن کلبی کا بیان ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ وبار بن لاوذ بن سام کی نسل سے تھا۔

بنو زہران: بنو زہران جو قبیلہ ازد کی ایک شاخ میں سے تھے۔ یمن سے مزیقیا کے نکلنے سے پہلے نکل کر عراق میں آباد ہو چکے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ یمن سے جفنہ میں مزیقیا کی اولاد کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔

جب قبیلہ ازد کے لوگ مختلف ملکوں میں پھیل گئے تو بنو زہران شراۃ کے علاقے اور عمان میں آباد ہو کر ایرانی ملوک الطوائف کی بادشاہت میں شریک ہو گئے اور مذکورہ بالا مالک بن فہم ان کا بادشاہ بنا۔

عمرو بن ظرب:......اس زمانے میں دریائے فرات کے مشرقی علاقے پر عمرو بن ظرب بن حسان حکمران تھا جو عمالقہ کے ''سمیدع بن ہوبز'' کی نسل سے تھا۔ چنانچہ شام اور الجزیرہ کی سرحدیں بھی اسی کے زیر نگین تھیں اور اس کی رہائش خابور اور قرقیسیا کے درمیانی درے میں تھی۔ عمرو بن ظرب اور مالک بن فہم کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ عمرو ایک لڑائی میں مارا گیا اور اس کے بعد اس کی بیٹی زبا حکمران بنی۔ طبری کے قول کے مطابق اس کا نام نائلہ اور ابن درید ❸ کے بقول میسون تھا ❹۔

ملکہ زباء: سہیلی لکھتا ہے کہ ''ملکہ زباء، سمیدع بن ہوبر کی اولاد میں سے تھی۔ سمیدع کمہ کے قبیلے بنو قطورا میں سے تھا۔ اور وہ مرثد ابن لاوی ابن قطور بن کرکی بن عملاق کا بیٹا تھا۔ زباء عمرو بن اذینہ بن ظرب حسان کی بیٹی تھی اور حسان سمیدع کے درمیان بہت سی پشتیں ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں صحیح طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ زباء اور سمیدع کے درمیان ایک لمبا زمانہ گزرا ہے۔

مالک بن فہم اور زباء کی جنگیں:......مالک بن فہم ازدی اور ملکہ زباء کے درمیان جنگوں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ مالک نے اسے

---

❶......مؤرخین کا اجماع اس بات پر ہو سکتا کہ پہلا بادشاہ تنوخ میں سے مالک بن فہم بنا ہے۔ یہ ان کی نظروں میں ازدی ہے۔ اور اس کی حکومت یعقوبی کی روایت کے مطابق بیس سال تھی (الیعقوبی صفحہ نمبر ۲۰۸)۔ ❷ مؤرخین کے ہاں اس کی تاریخ کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مؤرخین نے اس کے بارے کلام بھی کیا ہے اور اس کی نسبت ''عاربہ'' کی طرف کی ہے اور اسے بنو وبار بن لاوذ بن سام بن نوح کی نسل میں سے قرار دیا ہے۔ طبری کہتے ہیں کہ عرب میں رائے کے بارے میں سب سے افضل اور جنگوں میں سب سے ظاہر اور خطرناک ترین بہادر تھا۔ ❸ ......ابن درید جو بصرہ میں پیدا ہوا اور ۳۲۱ھ میں بغداد میں فوت ہوا۔ اپنے زمانے کے علماء لغت و نحو و ادب کا صدر نشین تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے الجمہرۃ (فی اللغۃ) مقصورہ اور کتاب الاشتقاق (فی اسماء النسبیہ) خاص طور پر مشہور ہیں اور طبع ہو چکی ہیں۔ ❹......مسعودی کے نزدیک اس کا نام الزباء بنت عمرو بن حسان اذینۃ بن السمیدع بن ہوبر ہے۔

اس کی مملکت کی سرحدوں کی طرف دھکیل دیا۔ مالک بن فہم ایران کے ملوک الطوائف پر بھی حملہ کیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان کے بہت سے علاقے چھین لئے تھے۔ ابوعبیدہ ❶ لکھتا ہے کہ۔ اسی نے سب سے پہلے منجنیق استعمال کی اور مشعلیں جلائیں۔ اس کی مدت حکومت ساٹھ سال تک رہی۔

جذیمہ الوضاح:...... مالک بن فہم کی وفات کے بعد جذیمہ الوضاح تخت نشین ہوا۔ اسی کا لقب الابرش اور کنیت ابو مالک تھی۔ اسے منادم الفرقدین بھی کہتے ہیں ❷ ابوعبیدہ لکھتا ہے کہ جذیمہ حضرت عیسیٰ کے تیس سال کے بعد پیدا ہوا۔ اس نے ملوک الطوائف کے زمانے میں چھہتر سال حکمرانی کی۔ اردشیر کے عہد میں پندرہ سال اور شاہ پور کے زمانے میں ساٹھ سال۔

جذیمہ کا ملکہ زباء کے ہاتھوں قتل:...... اس کی زباء سے کبھی صلح رہتی اور کبھی جنگ چھڑ جاتی۔ زباء جذیمہ سے اپنے باپ کا انتقال لینے کی کوشش میں مصروف رہی۔ آخر کار اس نے حیلہ وفریب سے کام لے کر کسی کے ذریعے سے جذیمہ کو شادی کا پیغام دینے کی ترغیب دلائی۔ جب زباء نے اس کی درخواست قبول کر لی تو جذیمہ نے سفر کا ارادہ کیا۔ اس کے قزیر قیصر بن سعد نے اس کو روکا مگر جذیمہ نے اس کی بات نہیں مانی اور زباء کے دارالحکومت جا پہنچا۔ زباء نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ قیصر کو زباء کی بدنیتی کا احساس ہو گیا تھا تو اس نے بھاگ کر جان بچالی۔ مگر جب جذیمہ زباء کے محل میں داخل ہو گیا تو اس نے جذیمہ کی رگیں کاٹ دیں اس سے اس کا تنا زیادہ خون بہا کہ آخر کار مر گیا جیسا کہ تمام تاریخی کتابوں میں منقول ہے ❸۔

جذیمہ کی اولوالعزمی:......طبری لکھتا ہے کہ ❹ رائے کی درستگی اور اولوالعزمی اور احتیاط کے لحاظ سے جزیمہ کا شمار عرب کے بہترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ اس نے دور دور تک کے علاقوں پر حملے کئے۔ یہ وہ پہلا حکمران تھا جس نے پورے عراق پر حکومت کی۔ برص کی بیماری کی وجہ سے اس کا جسم سارا سفید ہو گیا تھا۔ مگر تعظیم کی وجہ سے لوگ اسے واضاح کہتے تھے۔ وہ حیرہ، انبار، ہیت اور ان کے اردگرد کے علاقوں میں رہتا تھا اور اس کی حکومت صحرا کی طرف غُمیر، قفقطانہ اور خفتیہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ رعایا اسے خراط ادا کرتی تھی لوگوں کے وفود اس کے پاس آتے تھے۔

جزیمہ کی لشکرکشی:......اس نے قبیلہ طسم اور جدیس کے خلاف بھی لشکر کشی کی جن کا وطن یمامہ تھا۔ جب جذیمہ نے دیکھا کہ حسان بن تبع نے بھی یمامہ پر حملہ کر رکھا ہے تو اس نے اپنے لشکر کے ساتھ پسپائی اختیار کی مگر حسان کی سوار فوج نے جذیمہ کے ایک فوجی دستے پر حملہ کر کے اس فنا کر دیا۔ جذیمہ کی لشکرکشی زیادہ تر عاربہ کے خلاف رہی۔ وہ کاہنوں کی طرح غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا اور اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

ایاد کا قبیلہ اور جذیمہ:......قبیلہ ایاد کے ٹھکانے عین اباغ میں تھے۔ اس جگہ کا نام عمالقہ ایک آدمی کے نام پر رکھا گیا تھا جس نے وہاں رہائش اختیار کر لی تھی۔ جذیمہ قبیلہ ایاد پر اکثر حملے کرتا رہتا تھا قبیلہ ایاد نے آخر تنگ آ کر اس سے صلح کی درخواست کی۔ ان کے ہاں قبیلہ لخم کا ایک لڑکا تھا جوان کی بہن کا بیٹا تھا اور اس لحاظ سے بنولخم اس کے ماموں ہوتے تھے۔ اس لڑکے کا نام عدی بن نصر تھا۔ وہ بڑا خوبصورت تھا اور اس کے مزاج میں ظرافت بھی تھی۔ جزیمہ نے ان سے وہ لڑکا مانگا۔ مگر ایاد نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جذیمہ نے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ قبیلہ ایاد نے تنگ آ کر ایک آدمی کو بھیجا جس نے جذیمہ کے وہ دو بت چرا لئے جن سے وہ مرادیں مانگا کرتا تھا اور بارش طلب کیا کرتا تھا۔ قبیلہ ایاد نے اس کو اطلاع دی کہ اس کو وہ دونوں بت انہیں اس شرط پر کریں گے کہ جذیمہ ان سے لڑائی بند کر دے جذیمہ نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی لیکن اس شرط پر کہ وہ دونوں بت عدی

---

❶......ابوعبیدہ معمر بن مثنی ایک ایران نژاد ادیب تھا جو قدیم عربوں کی لغات، ان کے اشعار اور ان کے ایام یعنی باہمی معرکوں کے بارے میں سند مانا جاتا ہے۔ ابن الندیم نے اس کی تقریباً دوسو تالیفات کی فہرست دی ہے۔ اس کی بہت سی روایات کتاب الاغانی اور ادب کی دوسری کتابوں میں منقول ہیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے اسے بغداد میں بلایا تھا جہاں اصمعی کے ساتھ اکثر اوقات اس کی نوک جھونک رہتی تھی۔ ❷......جذیمہ الوضاح ساسانی خاندان کے بانی اردشیر بابکان کا ہمعصر اور اطاعت گزار تھا۔ اردشیر کا عہد حکومت ۲۲۶ء سے شروع ہوتا ہے جذیمہ کو ''منادم الفرقدین'' اس لئے کہتے ہیں کہ وہ از راہ تکبر کہا کرتا تھا کہ کوئی انسان میرا ندیم بننے کے لائق نہیں۔ صرف فرقدان ستارے اس شرف کے مستحق ہیں۔ چنانچہ شراب نوشی کے وقت وہ دو پیالے دخت رز کے ان ستاروں کے نام پر خالی کیا کرتا تھا۔ اس وجہ سے منادم الفرقدین کے نام سے مشہور ہوا۔ ❸......اس قصہ کی تفصیل مروج الذہب ص ۹۳ سے ۹۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ❹......طبری (صفحہ ۲۱۳)۔

بن نصر سمیت اس کے پاس بھیج دیں پھرایاد نے مجبوراً شرط بھی پوری کردی۔

عدی بن نصر:...... جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آ گیا تو اس نے اسے اپنی خدمت خاص پر مامور کیا اور اپنا ساقی بنالیا۔ جذیمہ کی بہن رقاش عدی کے عشق میں مبتلا ہوگئی اور اسے خط و پیغام بھیجنے لگی۔ عدی بادشاہ کے خوف سے اسے روکتا رہا۔ آخر کار رقاش نے اسے یہ ترکیب بتائی کہ جب جذیمہ نشہ میں چور ہو جائے تو اس وقت تم اسے میرے ساتھ شادی کی درخواست کرنا۔ وہ مان جائے تو حاضرین کو اس پر گواہ بنالینا۔ چنانچہ عدی نے ایسا ہی کیا اور اسی رات اس کے ساتھ شادی رچالی۔ جب صبح ہوئی تو اس کے جسم سے عطر کی خوشبو آرہی تھی۔ جذیمہ کو اس سے شک پیدا ہوا۔ آخر کار عدی نے اسے سارا ماجرا سنادیا۔ جذیمہ افسوس کے مارے اپنے ہاتھ کاٹنے لگا۔ عدی اس کے خوف کی وجہ سے ایسا بھاگا کہ پھر کہیں اس کا نام و نشان نہ ملا۔ جذیمہ کو مشہور اشعار کے ذریعے رقاش نے وہ ساری بات بتادی جو عدی سے سرزد ہوئی تھی۔ جذیمہ نے اس کا عذر قبول کرلیا اور اسے سزا دینے سے باز رہا۔

عمرو بن عدی کا قصہ:...... پھر عدی بن نصر اپنی وفات تک بنوایاد کے ہاں مقیم رہا۔ رقاش کے ہاں اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اس نے عمرو رکھا۔ عمرو نے اپنے ماموں جذیمہ کی آغوش میں پرورش پائی۔ وہ اسے بہت عزیز رکھتا تھا۔ مگر اس پر جنات عاشق ہوگئے اور اسے اس کی نظروں سے غائب کردیا۔ جذیمہ نے ہر جگہ اسے بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آخر کار قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی مالک اور عقیل جو فارج بن العنس کے بیٹے تھے اور جذیمہ کی خدمت میں خوب تحفے تحائف لائے تھے۔ عمرو انہیں راستے میں ملا تھا۔ اس کی حالت بہت خراب تھی۔ معلوم کرنے پر اس نے اپنا نام و نسب بتایا تو انہوں نے اس کی حالت کو درست کیا۔ اور اسے حیرہ میں جذیمہ کے پاس لے آئے۔ جذیمہ اور عمرو کی ماں یعنی رقاش اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جذیمہ نے ان دونوں کو ان کی خواہش کے مطابق اپنا ہمنشین بنالیا۔ چنانچہ وہ دونوں ''ندمانی جذیمہ'' کے نام سے ضرب المثل بن گئے۔ ان کا قصہ مختلف تاریخی کتابوں میں اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔

ملکہ زباء کے حالات:...... حیرہ کی سرزمین اور حدود شام کے درمیان عمرو بن ظرب کی حکومت تھی۔ اس کی جذیمہ کے ساتھ ایک جنگ ہوئی جس میں عمرو بن ظرب مارا گیا اور اس کی فوج کو شکست ہوگئی۔ اس کے بعد اس کی بیٹی جانشین بنی جس کا اصل نام نائلہ تھا[1] اس کی فوجیں عمالقہ کے بقایا اور قبائل نہد اور سلیح پر مشتمل تھیں اور ان کے ساتھ قضاعہ کے کچھ قبیلے شامل تھے۔ ملکہ زباء سردی کا موسم فرات کے کنارے گزارتی تھی۔ جہاں اس نے ایک محل بنا رکھا تھا اس طرح بہار کا موسم ''بطن المجاز'' میں اور گرمی کا موسم تدمر میں گزارا کرتی تھی۔

ملکہ زباء کا ارادہ قصاص:...... جب زباء کی حکومت خوب مضبوط ہوگئی تو اس نے جذیمہ سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کا ارادہ کیا اور اس مقصد سے اس نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اسے شادی کا خیال دلایا اور کہا کہ میں عورت ذات ہوں اور حکمرانی کے قابل نہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی سلطنت کے ساتھ میری مملکت کو بھی شامل کرلیں۔ جذیمہ اس لالچ میں آ گیا اور اس کی قوم نے اس کی رائے کو پسند کیا۔ صرف قیصر بن سعد نے جو ایک محتاط اور مخلص شخص تھا۔ اس تجویز کی بہت مخالفت کی اور جذیمہ کو اس کے انجام سے ڈرایا۔ مگر جذیمہ نے اس کی بات نہیں سنی بلکہ اپنے بھانجے عمرو بن عبدالجن کو اپنی سوار کا امیر مقرر کیا اور خود دریائے فرات کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ ''رحبہ مالک بن طوق'' پہنچ کر وہاں پڑاؤ ڈالا۔

ملکہ زباء کا انتقام:...... وہیں ملکہ زباء کی طرف سے قاصد تحفے تحائف لے کر آئے۔ اس کے بعد سوار فوج نے اس کا استقبال کیا۔ قیصر نے

---

[1] ...... کچھ راویات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ مشہور ملکہ قلوپطرہ کی نسل سے ہے۔ یہ قدیم مصری زبان بڑی فرفر بولتی تھی اور اس نے ایک کتاب تاریخ مصر پر بھی لکھی تھی۔ اس کے علاوہ یہ رومیوں سے قریبی تعلقات کی بھی خواہاں تھی اور دعویٰ کرتی تھی کہ وہ قدیم یونانی نسل سے ہے۔ اور مصریوں سے بھی بہت محبت جتاتی تھی۔ کہ میں مصری نسل سے ہوں۔ اس طرح اس کے ہدف کا رخ متعین کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیا چاہتی تھی۔ اس کا مقصد مصر پر قبضہ کرنا تھا۔ دیکھئے جواد علی کی (المفصل فی تاریخ العرب قبل اسلام صفحہ نمبر ۱۰۳) اکثر مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ یہ عربی نسل سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

اس سے کہا کہ اگر اس کے سوار تمہارے گرد گھیرا ڈال دیں تو یہ غداری کی علامت ہوگی۔ ایسی صورت میں اپنی گھوڑی ''عصا'' پر سوار ہو کر نکل جانا۔ کیونکہ اس کے تیز رفتاری کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ زباء کے سواروں نے اسے گھیر لیا اور اس کے اور گھوڑی عصا کے درمیان رکاوٹ بن گئے۔ مگر قیصر اس پر سوار ہو گیا اور غروب آفتاب تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ تھکاوٹ سے عصا نے دم توڑ دیا۔ جذیمہ جب ملکہ زباء کے محل میں داخل ہوا تو زباء نے اچانک اس کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ خون بہتے بہتے جذیمہ بے ہوش ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

عمرو بن عدی کی حکومت:..... جب قصیر عمر بن عدی کے پاس لوٹ کر آیا تو اس وقت اس کی قوم عمرو بن عدی کی فرماں بردار بن گئی۔ اس کے بعد قصیر نے عمرع بن عدی کو مشورہ دیا کہ وہ زباء سے جذیمہ کے خون کا بدلہ لے۔ اور ادھر کاہنہ نے زباء کو عمرو کی حکومت کے بارے میں مطلع کر دیا تھا اور عمرو بن عدی کی نشانیاں بھی بتادی تھیں جس کے ہاتھوں اس کی موت واقع ہونے والی تھی ❶ چنانچہ زباء نے ایک مصور کو بھیجا تاکہ وہ عمرو کی تصویریں مختلف حالوں میں بنا کر لائے۔ چنانچہ مصور بھیس بدل کر عمرو کے درباریوں میں شامل ہو گیا۔ اور اس کی تصویر بنا لایا۔ اسے دیکھ کر زباء کو یقین ہو گیا کہ اس کی موت اس کے ہاتھوں واقع ہونے والی ہے۔ چنانچہ زباء نے ایک زمین دوز راستہ اپنے دربار سے قلعہ تک تعمیر کرایا جو شہر کے اندر تھا۔

عمرو قصیر کا ملکہ سے انتقام:..... ادھر عمرو نے قصیر کے کہنے پر اس کی رضامندی سے اس کی ناک کاٹ ڈالی ❷ قصیر زباء کے پاس چلا گیا اور عمرو نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی شکایت کی اور کہا کہ عمرو بن عدی نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ جذیمہ کے معاملے میں بھی تمہارے ساتھ سازش میں شریک تھا۔

قصیر کا ملکہ زباء کو بے وقوف بنانا:..... جب ملکہ زباء نے اس کی باتیں سنیں تو اس نے قصیر کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اسے اپنا مقرب بنا لیا۔ جب اسے ملکہ کا اعتماد حاصل ہو گیا تو قصیر نے ملکہ کو مشورہ دیا کہ وہ عراق کی اچھی اور نفیس اشیاء دیں تاکہ ملکہ کی اور خوشنودی حاصل کر سکے۔ چنانچہ قصیر اس مال و اسباب کے ساتھ ملکہ زباء کے پاس لوٹ آیا۔ اس سے ملکہ کا اعتماد اور وثوق اور بڑھ گیا پھر اس نے قصیر کو تجارت کے لئے پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ ساز و سامان دیا۔

سامان کے بجائے بوروں میں سپاہی:..... پھر قصیر تیسری بار پھر زباء کے پاس لوٹا مگر اس مرتبہ اس نے اونٹوں کے بوروں اور تھیلوں میں عمرو کے جانباز سپاہی چھپا رکھے تھے اور عمرو بھی ان میں شامل تھا۔ قصیر نے آگے بڑھ کر ملکہ کو قافلہ کی آمد کی اطلاع دی اور اسے یہ خوشخبری سنائی کہ (اس مرتبہ) میں بہت سے عمدہ تحفے لے کر آیا ہوں۔ ملکہ قافلوں کو دیکھنے کے لئے محل سے باہر نکلی۔ اور اونٹوں کی اتنی ریل پیل کو دیکھ کر اس کے دل میں شک تو پیدا ہوا مگر قافلہ بہر حال شہر میں داخل ہو گیا۔ جب قافلہ شہر کے درمیان پہنچا اور اونٹوں کو بٹھا دیا گیا تو آدمی بوروں سے باہر نکل آئے اور عمرو بھی نکلا اور دوڑ کر سرنگ کے نزدیک کھڑا ہو گیا۔ اس کے سپاہیوں نے شہر والوں پر تلواریں برسانا شروع کر دیں۔ یہ منظر دیکھ کر زباء سرنگ کی طرف بھاگی لیکن عمرو وہاں پہلے سے کھڑا تھا۔ عمرو نے تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کے شہر سے مال غنیمت لے کر عراق کی طرف لوٹ آیا۔

عمرو بن عدی کی اہمیت:..... طبری لکھتا ہے کہ عرب کے بادشاہوں میں عمرو بن عدی وہ پہلا شخص تھا جس نے حیرہ کو اپنا دارالحکومت بنایا اور عراق کے عرب بادشاہوں میں وہ پہلا حکمران ہے جس کا ذکر حیرہ والوں نے اپنی کتاب میں تعظیم و تکریم کے ساتھ کیا ہے ❸ آل نصر کے بادشاہ اسی شہر حیرہ کی طرف منسوب رہے ہیں۔ عمرو بن عدی نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ اور آخری وقت تک بڑے جاہ و جلال اور دبدبے کے ساتھ بلاشرکت غیرے حکومت کرتا رہا۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے خلاف لشکر کشی کرتا رہا اور مال غنیمت حاصل کرتا رہا اور لوگوں کے وفود اس کے پاس آتے رہے۔ اس نے ملوک الطوائف کی کبھی اطاعت نہیں کی اور نہ ملوک الطوائف نے اس کی اطاعت گوارا کی۔ یہاں تک کہ اردشیر بن بابک اہل فارس میں پیدا ہوا۔

---

❶..... مطبوعہ نسخوں میں وکانت الکاھنۃ قد عرفتھا بھلکھا لکا ہے۔ اس کی بجائے کانت الکاھنۃ قد عرفتھا بھلکھا پڑھنا چاہیے (یعنی اس کی ہلاکت کے بارے میں بتادیا تھا)

❷..... تفصیل کے لئے الیعقوبی صفحہ نمبر ۲۰۹ ملاحظہ فرمائیں۔ ❸..... مطبوعہ نسخوں میں اول من تجدہ اھل الحیرہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ اس کے بجائے اول من مجدہ اھل الحیرہ پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ تاریخ طبری میں آیا ہے۔

جذیمہ اور عدی کے تذکرے کی وجہ:...... ہم نے اس موقع پر جذیمہ اور اس کے بھانجے کا ذکر ان وجوہات کی بنا پر کیا ہے:
یمنی حکمرانوں کا ذکر ہم بیان کر چکے ہیں ان کے وہاں کوئی مظبوط حکومت نہیں تھی۔ بلکہ مختلف اضلاع واطراف میں بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس حکمران تھے۔ ان سب کی یہ حالت تھی کہ ایک حکمران دوسرے حکمران کو غافل دیکھتا تو اس پر چڑھائی کر دیتا پھر تعاقب کے خوف سے واپس آ جاتا یہاں تک کہ عمرو بن عدی کا دور آیا۔ اس نے اور اس کے جانشینوں نے ان تمام عربوں پر حکومت کی جو عراق اور حجاز میں آباد تھے۔ اسی وجہ سے فارس کے بادشاہوں نے اسے ان تمام علاقوں کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ آل نصر کی حکمرانی اور ایران کے بادشاہوں کے مقرر کردہ عاملوں کی حکومت ایک مشہور اور ثابت شدہ بات ہے جس کا عربوں کے اشعار اور ان کی کتابوں میں واضح ذکر آیا ہے۔

ہشام ابن کلبی کا قول...... ہشام ابن کلبی لکھتا ہے کہ میں عربوں کے حالات اور ان کے انساب، نصر بن ربیعہ کے خاندان کے نسب ناموں اور ان حکام کی عمروں کے بارے میں جو ایران کے بادشاہوں کی طرف سے مقرر تھے۔ ان کتابوں سے معلومات حاصل کیا کرتا تھا جو حیرہ میں محفوظ تھیں۔

عراق میں آل نصر کی آمد:...... عراق میں آل نصر کی آمد کے بارے میں ابن اسحاق لکھتا ہے کہ اس کا سبب وہ خواب تھا جو ربیعہ بن نصر نے دیکھا تھا اور جس کے شق اور سطیح نامی دو کاہنوں نے یہ تعبیر کی تھی کہ اہل حبشہ یمن میں ان کے ملک پر قابض ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں اور خاندان والوں کو مناسب ساز وسامان دے کر عراق کی طرف روانہ کر دیا ایران کے بادشاہ شاہ پور بن خرداد کو ان کے بارے میں خط لکھا۔ چنانچہ شاہ ایران نے انہیں حیرہ میں ٹھہرایا۔

نعمان بن منذر:...... ابن اسحاق نے علماء کوفہ سے نقل کیا ہے کہ نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی، ربیعہ بن نصر کی اولاد میں سے تھا۔ ایک قول یہ ہے منذر ''ساطرون'' کی نسل میں سے تھا۔ جو تنوخ قضاعہ کے شہری باشندوں کا حاکم تھا۔ ابن اسحاق نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ جب نعمان کی تلوار حضرت عمرؓ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے جبیر بن مطعم کو بلایا جو کہ قریش میں سے تھے اور قریش اور دیگر عربوں کے انساب کے بڑے عالم تھے۔ انہوں نے انساب کا علم حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حاصل کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے وہ تلوار جبیر کے حوالے کی ان سے پوچھا کہ اے جبیر بتاؤ کہ نعمان کا کس نسل سے تعلق تھا؟ جبیر نے کہا کہ وہ قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا۔

قنص بن معد کی اولاد:...... سہیلی لکھتا ہے کہ قنص بن معد کی اولاد حجاز میں پھیلی ہوئی تھی۔ مگر جگہ کی تنگی اور خشک سالی کی وجہ سے ان کے درمیان آپس میں جنگ چھڑ گئی۔ اس کے بعد وہ سواد عراق کی طرف چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عراق میں ''ملوک الطوائف'' کی حکمرانی تھی۔ اردوانیوں اور بعض ملوک الطوائف نے ان کے ساتھ جنگ کی اور ان کو سواد سے نکال دیا اور کچھ کو قتل کر ڈالا جو لوگ بچ گئے وہ دوسرے عرب قبیلوں کے ساتھ جل گئے اور بعد میں انہی کی طرف منسوب ہو گئے۔

طبری اور ابن اسحاق کے اقوال:...... طبری لکھتا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے جبیر نعمان کے نسب کے بارے میں پوچھا تو حضرت جبیر نے جواب دیا کہ عربوں کے قول کے مطابق وہ قنص بن معد کے ان باقی لوگوں میں سے تھا جو عجم بن قنص کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر لوگوں نے غلطی سے عجم کو لخم لکھ دیا ہے۔

ابن اسحاق لکھتا ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ نعمان بن منذر ''قبیلہ لخم'' کا ایک آدمی تھا جس نے ربیعہ بن نصر کی اولاد میں پرورش پائی تھی۔

امراؤالقیس:...... عمرو بن عدی کے بعد اس کا بیٹا ''امراؤالقیس'' عراق، حجاز اور الجزیرہ کے عربوں اور وہاں کے دوسرے باشندوں کا حکمران بنا۔ اسے ''البد'' کہا جاتا ہے اور آل نصر کے حکمرانوں اور ایرانیوں کے مقرر کردہ عاملوں میں سے وہ پہلا شخص ہے جس نے عیسائی مذہب اختیار کیا❶

---

❶ ..... عیسائی مذہب:...... یہ بات دلیل کی محتاج ہے، جواب تک (مترجم ومصحح) مضبوط دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

اور بقول ہشام ابن کلبی اس نے ایک سو چودہ سال کی عمر پائی ❶ چنانچہ اس نے شاپور ❷ کے دور حکومت میں تئیس سال۔ ہرمز کے دور میں ایک سال، بہرام بن ہرمز کے دور میں تین سال، بہرام بن بہرام بن بہرام کے دور میں بارہ سال اور شاہ پور کے دور میں ستر سال کی زندگی گزاردی۔

عمرو بن امراؤالقیس:......امراؤالقیس نے شاہ پور کے دور حکومت میں وفات پائی اور اس کی جگہ اس کا بیٹا عمرو بن امراؤالقیس عربوں کا حاکم بنا۔ جس نے شاہ پور کے باقی ماندہ دور حکومت میں تیس سال گزارے۔ اس کے بعد اوس بن قلام العملقی اس کا جانشین بنا جو عمرو بن عملاق کی اولاد میں سے تھا۔ اس کی حکومت کی مدت پانچ سال ہے۔ صحجبا بن تعیک بن لخم نے اسے قتل کرکے اس کی جگہ لے لی مگر وہ بہرام بن شاہ پور کے عہد میں مرگیا اور اس کے بعد امراؤالقیس بن عمرو پچیس سال تک حکمران رہا، اور بالآخر یزدگرد الاثیم کے دور حکومت میں فوت ہوگیا ❸

نعمان بن امراؤالقیس:......امراؤالقیس کے بعد اس کا بیٹا نعمان حاکم بنا ❹ اس کی والدہ کا نام شقیقہ بنت ربیعہ بن ذہل بن شیبان تھا۔ نعمان خورنق کے محل کا بانی ہے۔ اس محل کی تعمیر کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یزدگرد الاثیم نے اپنے بیٹے بہرام کو تعلیم و تربیت کے لئے نعمان کے حوالے کردیا تھا اور اسے اس کے لئے خورنق کی تعمیر کا حکم دیا تھا تا کہ اس کی رہائش گاہ کا کام دے۔ چنانچہ نعمان نے بہرام گور کو اس محل میں رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس محل کے بنانے والے کا نام سنمار تھا۔ جب وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہوگیا تو نعمان نے اسے محل کی چھت سے گرادیا۔ اس کی موت کا سبب وہ اس کی گفتگو بنی جس کو مؤرخین نے مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے۔ مگر صحیح بات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ عربوں کے ہاں جب بھی برے بدلے کا ذکر کرتے ہیں تو اس واقعہ کو مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ❺ اس کا ذکر ان کے اشعار میں بھی اکثر آیا ہے۔

نعمان ایک طاقت ور حکمران اور ایک زاہد:......اس نعمان کا شمار آل نصر کے طاقتور حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ اس کے پاس دو نیزے ہوتے تھے۔ ایک عربوں کے لئے دوسرا ایرانیوں کے لئے چنانچہ وہ شام کے عربوں کے علاقوں کو بار بار کرتا رہتا تھا۔ اس کی مدت حکومت تیس سال تھی ان میں سے اس نے پندرہ سال یزدگرد کے دور میں گزارے اور پندرہ سال بہرام گور کے زمانے میں۔ اس کے بعد اس نے فقیری زندگی اختیار کرکے تخت و تاج چھوڑ دیا اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے اس کے بعد پھر ایسا گم ہوا کہ پھر کہیں اس کا پتہ نہ چل سکا۔

منذر بن امراؤالقیس اور بہرام گور:......طبری لکھتا ہے کہ تاریخ ایران کے جاننے والے کہتے ہیں کہ وہ شخص جس نے بہرام کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لی تھی وہ منذر بن امراؤالقیس تھا۔ یزدگرد نے بہرام کو نجومیوں کے مشورے سے منذر کی سرپرستی میں دے دیا تھا۔ منذر نے اس کی بہت اچھے طریقے سے تربیت کی اور اس کے لئے ایسے لوگ مقرر کئے جنہوں نے اسے علوم فنون، شہسواری اور درباری آداب سکھائے یہاں تک کہ وہ ان تمام خوبیوں میں اچھی طرح ماہر ہوگیا۔ پھر منذر نے بہرام کو اس کے باپ کے پاس بھیج دیا۔

بہرام کی منذر کے پاس واپسی:......بہرام کچھ عرصے اپنے باپ کے پاس ٹھہرا مگر اسے وہاں کے حالات پسند نہیں آئے۔ اس دوران قیصر روم کا بھائی ثیادورس سفیر بن کر کسریٰ کے دربار میں آیا۔ بہرام اس سے ملا اور اس سے درخواست کی کہ وہ اس کے باپ سے عرب واپس جانے کی اجازت دلوادے۔ چنانچہ اجازت مل گئی اور بہرام واپس چلا گیا۔ اور منذر کے پاس رہنے لگا۔ اس کے بعد یزدگرد کا انتقال ہوگیا اور اہل فارس نے اردشیر کی اولاد میں سے ایک شخص منتخب کرکے اسے اپنا بادشاہ بنالیا۔ انہوں نے بہرام گور کو اس وجہ سے بادشاہ نہیں بنایا کہ اس کی تربیت عربوں کے ہاں

---

❶......منذر کی اولاد وغیرہ بادشاہوں کے طویل دور حکومت بیان کرنا اکثر مؤرخین عرب کے ہاں مشہور و معروف ہے اور ان کے بعد آنے والوں میں ایسا نظر نہیں آتا۔ قارئین کی الجھن دور کرنے کے لئے ہم اتنا بتادیتے ہیں کہ اصل میں ان لوگوں کے زمانے مؤرخین کے امانوں سے بہت دور کے زمانے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مشہور بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جو غالب طور پر تھے اور رعب والے اکادکا بادشاہ غالباً بیچ کے زمانے کے حالات کے حالات اور دوری کی بناء پر تاریخ میں اپنی جگہ نہ بنا سکے۔ ❷......شاہ پور: شاپور اول کا عہد حکومت ۲۴۱ھ تک ہے۔ اور شاہ پور ثانی جس کے عہد میں امراؤالقیس نے وفات پائی ۳۱۰ء سے لے کر ۳۷۹ء تک حکمران رہا۔ ❸......یزدگرد اول: یزدگرد اول کا عہد حکومت ۳۹۹ء سے لے کر ۴۲۰ء تک ہے۔ ❹......یہ نعمان نعمان العور کے نام سے بھی مشہور ہوا اور نعمان سائح بھی۔ (تاریخ سنی الملوک الارض النبیاء) حمزہ اصفہانی۔ ❺......دیکھئے مجمع الامثال للمیدانی صفحہ نمبر ۱۲۴ پر ضرب المثل موجود ہے۔ (معجم البلدان مادہ رونق)۔

ہوئی تھی اور وہ ایرانی آداب سے واقف نہیں تھا۔

بہرام گور کی اقتدار کے لئے کوشش:......اس بات پر منذر نے ایک لشکر تیار کیا تا کہ بہرام گور کو تخت و تاج دلائے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے نعمان کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا جس نے ایران کے دارالحکومت کا محاصرہ کر لیا۔ منذر بھی عربوں کا لشکر لے کر اس کے پیچھے پہنچ گیا بہرام گور اس کے ساتھ تھا۔ ایرانیوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور پھر منذر کی سفارش پر بہرام نے ان کی غلطیوں کو درگذر کر کے انہیں معاف کر دیا۔

بہرام گور کی حکومت اور فتوحات:...... جب بہرام گور کی حکومت مضبوط ہوگئی ❶ تو منذر تو اپنے ملک واپس چلا گیا اور بہرام برے افعال میں مشغول ہوگیا۔ اس لئے آس پاس کے حکمرانوں کے دلوں میں لالچ پیدا ہو گیا۔ اور ترکوں ❷ کے بادشاہ خاقان نے پچاس ہزار فوج کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا۔ بہرام اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور آزربائیجان سے ہوتا ہوا آرمینیہ پہنچا اس کے بعد وہ شکار کے لئے چلا گیا اور اپنے بھائی نرسی کو فوج کا سردار بنا دیا۔

ایرانیوں کی خاقان سے صلح اور بہرام:......ایرانیوں نے بہرام پر بزدلی کا الزام لگا دیا اور کہا کہ اس نے ترکوں کا مقابلہ کرنے سے گریز کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خاقان کے ساتھ خط و کتابت کر کے ایسی شرائط پر صلح کر لی جو خاقان چاہتا تھا۔ خاقان واپس چلا گیا مگر جب یہ خبر بہرام کو ملی تو اس نے خاقان کا تعاقب کیا اور اس پر شب خون مار کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور اس کے لشکر کے ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ خاقان کا تاج اور اس کی تلوار بھی جواہرات سمیت اس کے ہاتھ لگی اور خاقان کے ملک کا ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔

وہاں اپنے مرزبان ❸ کو اس کا گورنر مقرر کر دیا اور اسے اجازت دی کہ چاندی کے تخت پر بیٹھا کرے۔

ماوراء النہر پر حملہ:......بہرام گور نے ماوراء النہر پر بھی لشکر کشی کی اور وہاں کے لوگوں نے خراج دے کر اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد بہرام گور آزربائیجان واپس چلا آیا۔ اس نے خاقان کی تلوار اور اس کے تاج کو آتشکدے میں لٹکوا دیا اور خاقان کی ملکہ کو وہاں کی نوکرانی مقرر کر دیا۔ خدا نے اسے جو فتح و حکمرانی عطا کی تھی اس کے شکریے میں اس نے رعایا کا تین سال کا ٹیکس معاف کر دیا۔ دو کروڑ درہم صدقے میں دیئے اور ہر طرف فتح نامہ جاری کئے۔

طبری اور بہرام کا نسب: بہرام گور نے اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا گورنر بنایا اور مہر نرسی کو اس کا وزیر مقرر کیا۔ طبری نے اس کا نسب چار پشتوں تک بیان کیا ہے اس کی چوتھی پشت میں اشک بن دارا تھا۔ بہرام نے روم پر چالیس ہزار فوج کے ساتھ حملہ کیا۔ چنانچہ وہ بڑھتا ہوا قسطنطنیہ تک جا پہنچا اور پھر وہاں سے واپس لوٹ آیا۔

الحارث کندی کا حملہ:......ہشام ابن کلبی لکھتا ہے کہ حارث بن عمرو حجر الکندی نے جو تبع بن حسان بن تبع کی طرف سے گورنر تھا۔ ایک بڑی بھاری فوج کے ساتھ قبائل معد کے علاقوں اور شہر حیرہ پر چڑھائی کر دی۔ نعمان بن امرؤ القیس بن شقیقہ حارث کی فوج کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ جنگ کرنی شروع کر دی۔ مگر وہ اپنے خاندان کے بہت سے افراد سمیت مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ چنانچہ آل نعمان کی حکومت درہم برہم ہوگئی اور ان کی مملکت پر الحارث بن عمرو کا قبضہ ہو گیا۔

:شام ابن کلبی کے علاوہ دوسرے مؤرخین نے لکھا ہے کہ نعمان جسے الحارث نے قتل کیا تھا منذر بن نعمان کا بیٹا تھا۔ اور اس کی ماں ہند زید مناۃ کی بیٹی تھی۔ اس کی حکومت کی مدت چوالیس سال ہے۔ اس میں سے اس نے سترہ سال فیروز بن یزدگرد کے دور میں گزارے۔

اسود بن منذر:......اس کے بعد اسود بن منذر بادشاہ بنا۔ اس کا ماں نعمان کی بیٹی تھی اور یہ وہی اسود ہے جسے ایرانیوں نے قید کر لیا تھا۔ اس

---

❶......بہرام گور کا عہد حکومت ۴۲۰ء سے لیکر ۴۳۸ء تک ہے۔ ❷...... یہاں ترکوں سے مراد خزر قوم ہے جو کوہ قفقاز کے پار دریائے والگا کے علاقوں میں رہتے تھے۔

❸......رزبان (فارسی) بمعنی امیر سرحد یعنی صوبیدار جو کسی سرحدی علاقے پر مامور ہو۔ ❹...... ❺...... ❻......

نے بیس سال تک حکومت کی۔ ان میں سے اس نے دس سال فیروز بن یزدگرد کے دور میں گزارے، چار سال بلاذش بن یزدگرد کے دور میں اور چھ سال قباز بن فیروز کے زمانے میں گزارے ❶۔

قباز اور الحارث کی ملاقات: ...... ہشام بن محمد الکلبی لکھتا ہے کہ "جب الحارث بن عمرو نے نعمان کی مملکت پر قبضہ کر لیا تو قباز نے جو کہ کمزور ہو چکا تھا۔ اسے ملاقات کے لئے طلب کیا۔ الحارث اس کے پاس گیا اور فریقین میں اس بات پر صلح ہوگئی کہ حارث اپنی عرب قوم کے ساتھ دریائے فرات عبور نہیں کرے گا۔ مگر جب حارث نے قباز کو کمزور دیکھا تو اس نے عربوں کو دریائے فرات کے پار غارتگری کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ اس پر قباز نے حارث سے درخواست کی کہ وہ اس کے بیٹے سے ملاقات کر لے۔ حارث نے یہ عذر پیش کیا کہ حملہ آور کیونکہ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو مال کے سوا اور کوئی چیز لوٹ مار سے باز نہیں رکھ سکتی۔ یہ سن کر شاہ ایران نے سواد عراق کا ایک حصہ اس کو دے دیا۔ اس کے بعد حارث نے یمن کے حکمران تبع کو یہ کہہ کر ایران پر لشکر کشی کے لئے ابھارا کہ ایران کی سلطنت کمزور ہو چکی ہے اس لئے موقع اچھا ہے۔

تبع ایران پر حملہ: ...... اس پر تبع نے اپنی فوجیں جمع کیں اور روانہ ہو کر حیرہ کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر اپنے بھائی شمر ذوالجناح کو قباز کی طرف روانہ کیا، ذوالجناح نے جنگ شروع کر دی اور قباز کا تعاقب کرتے ہوئے شہر تک پہنچا اور اسے قتل کر ڈالا۔ پھر وہ خراسان کی طرف بڑھا۔ تبع نے اپنے بیٹے حسان کو صغد کی طرف بھیجا اور ان دونوں کو حکم دیا کہ ملک چین پر قبضہ کریں۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے بھتیجے یعفر کو رومیوں کی طرف روانہ کیا۔ یعفر نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کئے رکھا یہاں تک کے شہر والوں نے اطاعت قبول کر لی اور خراج ادا کیا۔

رومہ، چین، سمرقند پر قبضہ: ...... اس کے بعد یعفر رومہ کی طرف بڑھا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ پھر عرب فوج میں طاعون پھوٹ پڑا جس سے وہ کمزور اور بے بس ہو گئے، اور رومیوں نے حملہ کر کے ان سب کو قتل کر ڈالا اسی دوران شمر نے سمرقند کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اس نے چین پر چڑھائی کر کے ترکوں کو شکست دی اور دیکھا کہ اس کا بھائی حسان اس سے تین سال پہلے وہاں پہنچ چکا ہے۔ پھر وہ دونوں بھائی چین میں اکیس سال تک رکے رہے۔ ❷

ابن کلبی کی روایت: ...... ابن کلبی لکھتا ہے کہ صحیح روایت جس پر سب کا اتفاق ہے یہ ہے کہ دونوں بھائی مال غنیمت میں مال و اسباب، ذخائر اور انواع و اقسام کے جواہرات اپنے ساتھ لے کر وطن واپس آئے۔ تبع روانہ ہو کہ مکہ پہنچا اور شعب حجاز میں میں رہنے لگا۔ اس نے ایک سو بیس سال حکومت کرنے کے بعد یمن میں وفات پائی۔ اس کے بعد یمن کا کوئی بادشاہ اپنے وطن سے فوج کشی کے لئے نہیں نکلا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ان لوگوں کو تبلیغ و تلقین کی وجہ سے جو اس کے ساتھ یثرب آئے تھے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا۔

آخری تبع اور اس کا نام: ...... ابن اسحاق کہتے ہیں کہ تبابعہ یمن میں سے جس تبع نے مشرق پر چڑھائی کی وہ آخری تبع تھا اور اس کا نام "تبان اسعد ابو کرب" تھا۔ ❸

منذر بن نعمان: ...... ہشام بن محمد نے لکھا ہے کہ الحارث بن عمرو کے بعد نوشروان ❹ یعنی نوشیروان بن النعمان کو عربوں کا گورنر مقرر کیا۔ جو اپنے باپ نعمان اکبر کے قتل کے بعد بچ کر نکل گیا تھا اور بھاگ کر حیرہ میں رہنے لگا تھا۔ جب نوشیروان کی سلطنت مضبوط ہوگئی اور اس کی ہر جگہ

---

❶ ...... فیروز کا دور حکومت ۴۵۷ء سے لے کر ۴۸۴ء تک ہے۔ بلاوش ۴۸۴ء سے ۴۸۸ء تک۔ قباز کا ۴۸۸ء سے ۵۳۱ء تک دور حکومت ہے۔ ❷ ...... بعض عرب راویوں نے تبابعہ مشرق و مغربی فتوحات کے متعلق جو روایات بیان کیں ہیں وہ محض خرافات ہیں۔ ایران، یونان، روم اور اہل چین میں سے کسی ملک و قوم کی تواریخ سے ان روایات کی ذرا بھی تصدیق نہیں ہوتی۔ ان تبابعہ یعنی ملوک حمیرہ کا زمانہ حضرت مسیح کے بعد کا ہے۔ اور یہ زمانہ ہے جو تاریخ کے لحاظ سے تاریکی پردے میں مستور نہیں۔ خود ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ان روایات کی صحت سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ تبابعہ کے لئے، جن کا دارالحکومت یمن میں تھا۔ ایک طرف چین اور تبت اور دوسری طرف بلاد الغرب ایسے وسیع دور دراز ملکوں کا تسخیر کرنا از قسم محالات جبنی ناممکن ہے۔ ❸ ...... تبع اسعد ابو کرب کا دور حکومت چوتھی صدی عیسوی کے اواخر میں تھا۔ آخری تبع ذونواس تھا جس نے ۵۲۵ء میں اہل حبشہ سے شکست کھائی تھی۔ ❹ ...... نوشیروان کا عہد حکومت ۵۳۱ء سے لے کر ۵۷۹ء تک ہے۔ ہرمز ۵۷۹ء سے ۵۹۰ء تک اور خسرو پرویز ۵۹۰ء سے ۶۲۸ء تک حکمران رہا۔

دھاک بیٹھ گئی تو اس نے منذر کو بلوا کر اسے حیرہ کا حکمران مقرر کر دیا اور تمام علاقے اس کے کنٹرول میں دے دیئے جو پہلے حارث بن عمرو آکل المرار کے زیر انتظام تھے۔اس کے وفات تک یہی صورتحال قائم رہی۔

ہشام بن محمد نے لکھا ہے کہ اسود بن منذر کے بعد ایرانیوں کی طرف سے اس کے بھائی منذر بن منذر نے عربوں پر سال سال تک حکمرانی کی۔ اس کی ماں کا نام معاویہ بنت نعمان تھا۔

نعمان بن اسود:......اس کے بعد نعمان بن اسود حکمران بنا۔اس کی ماں کا نام ام الملک تھا، جو حارث بن عمرو کی بہن تھی۔اس کے بعد ابو یعفر بن علقمہ بن مالک اس کا جانشین بنا جس نے تین سال تک حکمرانی کی۔

منذر بن امرؤ القیس:......پھر منذر بن امرؤ القیس بادشاہ بنا۔اس کا لقب ذوالقرنین تھا۔کیونکہ اس کے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں۔اس لئے ذوالقرنین یعنی دو چوٹیوں والا کہلایا۔اس کی ماں کا نام السماء بنت عوف تھا اس نے انچاس سال تک حکمرانی کی ❶۔

اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن منذر بادشاہ بنا۔اس کی ماں کا نام ہند بنت حارث بن عمرو تھا۔اس نے سولہ سال تک حکومت کی۔اس کے عہد حکومت کا آٹھواں سال 'عام الفیل' ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ❷۔

قابوس کی حکومت:......عمرو بن ہند کے بعد اس ک ابھائی قابوس حکمران بنا۔اس کی حکومت کی مدت چار سال ہے۔ان میں سے ایک سال اس نے نوشیروان کے عہد میں گزارا۔اور تین سال اس کے بیٹے ہرمز کے عہد میں گزارے۔

عمرو کے بعد اس کے بھائی منذر بن منذر نے چار سال تک حکمرانی کی۔

ابو قابوس نعمان بن منذر:......اس کی بعد نعمان بن منذر بادشاہ بنا۔اس کی کنیت ابو عباس ہے۔اس نے بائیس سال تک حکمرانی کی آٹھ سال ہرمز کے دور میں اور چودہ سال پرویز کے زمانے میں۔اسی نعمان کے زمانے میں الجزیرہ میں آل نصر کی حکومت کمزور ہوگئی اور اس کی حکومت کے بعد اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا۔یہ وہی نعمان ہے جس کو کسریٰ پرویز نے قتل کرڈالا تھا اور اس کے بجائے شہر حیرہ اور قبائل عرب کا ''ایاس بن قبیصہ طائی'' کو گورنر مقرر کیا تھا پھر کسریٰ نے حیرہ کی ریاست ایران کے مرزبانوں کی تحویل میں دے دی۔یہاں تک کہ اسلام کا ظہور ہوا اور فارس کی سلطنت مٹ گئی۔

نعمان کا قتل اور اس کا سبب:......نعمان کے قتل کا سبب یہ بنا کہ زید بن پرویز کے مترجموں میں سے تھا۔اور بہت خوش شکل شاعر اور خطیب تھا عربوں اور ایرانیوں کی ادبیات سے خوب واقف تھا۔وہ ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو ایران کے بادشاہوں کے زیر سایہ رہتا تھا۔ چونکہ یہ سب لوگ عربوں کے مترجم کی حیثیت سے کام کرتے تھے اس لئے کسریٰ نے انہیں بڑی جاگیر دے رکھی تھیں۔جب منذر بن منذر حیرہ کا بادشاہ بنا تو اس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی کی نگرانی میں دے دیا تھا۔چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی پرورش کی حیرہ کے شریف لوگوں میں (جو قبیلہ لخم کے ساتھ منسوب تھے اور بنو مرینی کہلاتے تھے) اس نے تربیت پائی۔

نعمان کی اولاد:......نعمان کے علاوہ منذر کے دس بیٹے اور بھی تھے جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے اشاہب یعنی گورے چٹے کہلاتے تھے۔مگر نعمان ان میں سے پستہ اقد اور داغدار بدن کا مالک تھا۔اس کی ماں سلمیٰ بنت وائل جو اہل فدک میں سے تھی۔حارث بن حصن بن ضمضم کی لونڈی تھی قابوس بن منذر نے عدی بن زید اور اس کے بھائیوں کو نوشیروان کی خدمت میں بھیج دیا تھا اور وہ اس کے کاتبوں اور مترجموں کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے تھے۔

---

❶ یہ (مضرط الحجارہ) کے لقب سے بھی پہچانا جاتا ہے جو کہ اس کی قوت اور شجاعت کی طرف اشارہ ہے۔دیکھئے (تاریخ العرب قبلک الاسلام القدیم الجاھلی صفحہ نمبر ۱۷۹)۔

❷......عام الفیل ۵۷۰ء۔

ایاس بن قبیصہ بحیثیت نگران:...... جن منذر کی وفات ہوئی تو اس نے ''ایاس بن قبیصہ طائی'' کو اپنے بیٹے کا سرپرست اور نگران مقرر کیا اور حکومت کے تمام اختیارات اس کے سپرد کردیئے۔ ایک ماہ تک یہی صورت رہی۔ اس کے بعد نوشیروان نے اس بات پر غور کیا کہ کس شخص کو عربوں کا حاکم بنایا جائے؟۔ چناچہ اس نے اس بارے میں ''عدی بن زید'' سے مشورہ کیا اور بنی منذر کے حق میں ان کی رائے کو مخلصانہ تصور کیا۔

عدی کا مشورہ اور نعمان کے لئے کوشش:...... عدی نے کہا کہ آل منذر کے حقیقی وارث ''منذر بن منذر'' کے خاندان والے ہیں۔ چناچہ کسریٰ نے ان کو بلوایا اور عدی کے پاس ٹھہرایا۔ مگر ان کا جھکاؤ نعمان کی طرف تھا اور عدی نے نعمان کے بھائیوں کی رعایت وحمایت شروع کردی اور ان کی فضلیت و برتری کو ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چنانچہ اس نے نعمان کے بھائیوں سے کہا کہ اگر کسریٰ تمہیں عربوں کی حکومت سنبھالنے کے لئے کہ تو تم نعمان کے سوا سب کی کفالت کا ذمہ لے لینا۔ ادھر خفیہ طور پر نعمان سے کہا کہ اگر کسریٰ تمھارے بھائیوں کے متعلق بات کرے تو ان کو قابو میں رکھنے کی ذمہ داری لے لینا اور کہنا کہ اگر میں اپنے بھائیوں کو قابو میں نہیں رکھ سکتا تو اوروں کو کیسے قابو رکھ سکتا ہوں۔ نعمان کے بھائی اسود بن منذر کے ساتھ ایک آدمی بنو مرینی کا تھا۔ اس نے اسود کو عدی کے بارے میں سمجھایا اور اسے بتایا کہ عدی اسے دھوکا دے رہا ہے۔ مگر اسود نے اس کی بات نہیں سنی۔

کسریٰ کا نعمان کو بادشاہ بنانا:...... جب کسریٰ نے نعمان اور اس کے بھائیوں کے ساتھ بات چیت کی تو وہ نعمان کی طرف مائل ہوگیا اور اسے عربوں کا حکمران بنادیا۔ چناچہ نعمان عربوں کا حاکم بن کر حیرہ کی طرف واپس گیا تو عدی بن اوس اس کے ساتھ تھا۔ وہ دل سے عدی بن زید کا دشمن تھا مگر بظاہر اس کی تعریف کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں کو بھی اپنا ہمنوا بنا رکھا تھا۔ عدی بن اوس کہتا تھا کہ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ عدی بن زید نعمان کو چھوٹا اور حقیر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ہی نعمان کو بادشاہ بنوایا ہے۔ ایسی باتوں سے انہوں نے نعمان کو ناراض اور مشتعل کردیا۔ چنانچہ نعمان نے اسے ملاقات کیلئے بلایا اور جب وہ آیا تو اسے قید کرلیا۔ پھر نعمان کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی مگر وہ اس بات سے ڈرتا تھا کہ اگر وہ اسے چھوڑ گے گا تو نہ معلوم اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

عدی بن زید کا قتل:...... اس کے بعد نعمان بحرین کی طرف نکل گیا۔ مگر اس کی غیر موجودگی میں غسان کے بادشاہ جفنہ نے حیرہ پر حملہ کیا اور کامیاب رہا۔

عدی بن زید کا قتل:...... اسی دوران عدی بن زید نے اپنے بھائی کو جو کسریٰ کی خدمت میں رہتا تھا لکھا کہ وہ کسریٰ کے ذریعے نعمان کے پاس اس کے حق میں سفارش کرائے۔ چناچہ ایک شخص سفارش کے لئے حیرہ آیا جہاں اس وقت نعمان کا ایک قائم مقام شخص موجود تھا۔ پھر وہ عدی کے پاس آیا۔ عدی نے اس سے کہا کہ مجھے کسریٰ کا خط دے دو میں خود اسے بھیج دوں گا۔ اور تم یہاں میرے پاس ٹھہرو ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مجھے مار ڈالیں۔ مگر اس دشمنوں نے نعمان کو کہلا بھیجا کہ کسریٰ کا ایلچی عدی سے مل گیا ہے۔ اس اطلاع پر نعمان نے ایک آدمی کو بھیج کر عدی کو مروا ڈالا۔

کسریٰ کے ایلچی کے قتل پر ناراضگی:...... جس کسریٰ کا ایلچی سفارش کے لئے آیا تو نعمان نے اس کی بات کو بظاہر منظور کرلیا۔ اور اسے چار ہزار دینار اور ایک لونڈی انعام میں دی۔ نیز اسے اس کی اجازت دے دی کہ وہ عدی کو قید خانے سے نکال لے۔ مگر جب وہ قید خانہ میں پہنچا تو دیکھا عدی چند دن پہلے مر چکا ہے۔ پھر وہ نعمان کے پاس آیا اور اسے اس کی حرکت پر خوب ملامت کی، تو نعمان نے اسے جواب دیا کہ میں تو اسے زندہ چھوڑ آیا تھا۔ پھر اس سے کہا کہ کسریٰ نے تو تجھے میری طرف ایلچی بنا کر بھیجا تھا تو اس کے پاس کیسے پہنچا۔ یہ کہکر اسے دربار سے نکال دیا۔ ایلچی نے واپس جا کر کسریٰ کو عدی کی موت کے بارے میں بتایا مگر اسے یہ نہیں بتایا کہ وہ عدی کے پاس براہ راست پہنچ گیا تھا۔

عدی کے قتل پر نعمان کی ندامت:...... پھر نعمان کو عدی کے قتل پر ندامت ہوئی۔ چنانچہ ایک دن شکار کھیلتے ہوئے اس کے بیٹے زید سے ملا اور اس کے باپ کے بارے میں معذرت کی۔ پھر اسے بہت سا مال اور سامان دے کر کسریٰ کے پاس بھیج دیا تا کہ وہ اپنے باپ کی جگہ عربوں کی

ترجمانی کر سکے۔ کسریٰ اس سے بہت خوش ہوا اور اسے اپنا مقرب بنالیا❶۔

کسریٰ کی نعمان سے ناراضگی:......پھر کسریٰ پرویز نے ارادہ کیا کہ کسی عرب عورت سے شادی بیاہ کرے۔ اس پر زید بن عدی نے اسے مشورہ دیا کہ حیرہ کے حکمران خاندان بنی منذر سے رشتہ مانگے۔ اس پر کسریٰ نے اسے کہا کہ تم خود جا کر اس کے بارے میں اس سے بات چلاؤ۔ زید نے جواب دیا کہ وہ عجمیوں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے اور چونکہ وہ بات کو ٹالیں گے۔ اس لئے آپ میرے پاس کسی اپنے شخص کو بھیج دیجئے جو عربی زبان جانتا ہو۔ اس طرح شاید کہ میں آپ کے کام آ سکوں۔ جب زید نعمان کے پاس آیا تو نعمان نے کہا کہ کیا تمہارے لئے عراق اور ایران کی عین یعنی بڑی آنکھوں والی عورتیں کافی نہیں ہیں جو تمہیں ہماری لڑکیوں سے بے پرواہ کر دیں؟۔ کسریٰ کے ایلچی نے عین کے معنی پوچھے؟ زید نے کہا کہ اس کے معنی گائیں ہیں❷ پھر زید اور کسریٰ کا ایلچی دونوں ناکام واپس آئے۔ زید نے کسریٰ کو خوب بھڑکایا جس سے کسریٰ بڑا غضب ناک ہوا اور اس کے دل میں نعمان کے خلاف کینہ و عداوت پیدا ہوگئی۔

نعمان کا طلبی اور اس کا فرار:......کچھ عرصہ کے بعد کسریٰ نے نعمان کو کسی ضرورت سے بلایا نعمان معاملہ کو تاڑ گیا اور اپنی حفاظت کے لئے طئی اور دوسرے عرب قبائل کے ہاں چلا گیا مگر انہوں نے اسے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ کسریٰ سے ڈرتے تھے۔ اس طرح بنو رواحہ بن سعد بھی اس کے کسی کام نہ آئے۔ نعمان نے ان کو معذور سمجھا اور بنو شیبان کے ہاں چلا گیا یہ لوگ ذوقار کے مقام پر رہتے تھے۔ اور ہانی بن مسعود اور قیس بن خالد ان کے سردار تھے۔

ہانی بن عمرو کی نعمان کو پناہ:......نعمان کو معلوم ہوا کہ ہانی اس کی حمایت کرے گا جسے کسریٰ نے ایلہ کا علاقہ بطور جاگیر عطا کر رکھا تھا۔ چنانچہ نعمان نے اپنا مال و اسباب اور سارے جانور ہانی کے حوالے کر دیئے اور وہ زرہیں بھی جو ایک ہزار سواروں کے لئے کافی تھیں۔

نعمان کی کسریٰ کے ہاں قید اور موت:......پھر وہ کسریٰ کے پاس روانہ ہوا۔ زید بن عدی اسے ساباط کے مقام پر ملا۔ نعمان پر کسریٰ کی غداری جلد ہی آشکار ہوگئی۔ چنانچہ جب وہ کسریٰ کے پاس پہنچا تو کسریٰ نے اسے پکڑ کر قید خانہ میں ڈال دیا جہاں وہ طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اس واقعہ سے جنگ کی بنیاد پڑ گی جو عربوں اور ایرانیوں کے درمیاں ذوقار کے مقام پر لڑی گئی۔

ایاس بن قبیصہ طائی:......نعمان کے قتل کے بعد خسرو پرویز نے اس کے بجائے ایاس بن قبیصہ طائی کو حیرہ کا حاکم مقرر کیا۔ اس احسان کے بدلے میں جو قبیلہ طئی نے کسریٰ پر اس جنگ کے موقع پر کیا تھا جس میں اس نے بہرام گور سے شکست کھائی تھی۔ اس موقع پر کسریٰ پرویز نے نعمان سے اس کی گھوڑی مانگی تھی تاکہ بھاگ کر اپنی جان بچا سکے مگر نعمان نے انکار کر دیا تھا۔ پھر پرویز کی حسان بن جنۃ الطائی سے ملاقات ہوئی جو ایاس بن قبیصہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ چنانچہ حسان نے اسے اپنا گھوڑا دے دیا اور اسے گھوڑے اور اونٹ کے تحفے دیئے۔ پرویز نے ان تمام خدمات کو یاد رکھا اور ایاس کو نعمان کی جگہ مقرر کر دیا۔

ذوقار کی جنگ:......جن نعمان مر گیا تو ایاس نے ہانی بن مسعود سے نعمان کو دیئے ہوئے ہتھیار طلب کئے کہا جاتا ہے کہ وہ چار سو یا بقول بعض آٹھ سو زرہیں تھیں۔ مگر ہانی نے انکار کر دیا جس سے کسریٰ کو بہت غصہ آیا اور اس نے قبیلہ بن بکر بن وائل کے خاتمہ کی ٹھان لی۔ نعمان بن زرعہ تغلبی نے کسریٰ کو مشورہ دیا کہ موسم گرمی تک انتظار کرے کیونکہ بکر بن وائل سخت گرمیوں میں کنوؤں پر آیا کرتے تھے۔ جب گرمی کا موسم آیا اور بکر بن

---

❶......بیروت کے نئے ایڈیشن میں کان اسیر اعندہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ اسے کان اثیرا عندہ پڑھنا چاہیے۔ ❷......عین جمع ہے عیناء کی۔ عیناء کے معنی ہیں بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی عورت یا ہرنی۔ عرب میں ایک قسم کا بڑا ہرن ہوتا ہے جسے بقرۃ الوحش یعنی جنگلی گائے کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی آواز گائے کی مثل ہوتی ہے۔ مگر وہ اصل گائے نہیں بلکہ ہرن کی ایک قسم ہے۔ نعمان نے عین یا مہا کا جو لفظ برتا تھا اس سے مراد آہو چشم عورتیں تھیں۔ مترجم

البتہ بیروت کے ایڈیشن میں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے اس میں عین کے بجائے ''عیر'' لکھا ہے۔ عیر اونٹ وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اس سے بھی بڑی آنکھوں والی عورت مراد لی جا سکتی ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔

وائل نے کنوؤں پر پڑاؤ کیا تو نعمان بن زرعہ ان کے پاس آیا اوران سے کہا کہ یا تو تم کسریٰ کی اطاعت اختیار کرو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تو انہوں نے جنگ کو ترجیح دی۔

حنظلہ بن سنان کا جنگ کا مشورہ:...... یہ فیصلہ انہوں نے حنظلہ بن سنان عجلی کے مشورہ سے کیا تھا کیونکہ انہوں نے اس معاملے کو اس کی رائے پر چھوڑ دیا تھا۔ حنظلہ نے ان سے کہا تھا کہ تمہارے لئے موت دونوں صورتوں میں یقینی ہے۔ اگر تم نے ہتھیار ڈال دیئے تو قتل تو ویسے ہی کر دیئے جاؤ گے اور اگر ریگستان کی طراف بھاگنے لگو تو پیاس سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے مردانہ وار مقابلہ کرنا بہتر ہے۔

کسریٰ کا جنگ لڑنے کا حکم:...... پھر کسریٰ نے ایاس بن قبیصہ کو حکم دیا کہ وہ بکر بن وائل سے جنگ کے لئے روانہ ہو جائے اور اپنے ساتھ قبیلہ تغلب کے علاوہ ایران کے وہ مسلح سپاہی بھی لے جائے جو اس کے پاس قطقطانیہ اور بارق میں مقیم تھے کسریٰ نے قیس بن مسعود کو بھی جو اس وقت طف شقرسن میں مقیم تھا پیغام بھیجا کہ وہ ایاس کے پاس پہنچ جائے۔ ایرانیوں کے پاس سوار فوج کے علاوہ جنگی ہاتھی بھی تھے۔

ہتھیاروں کی تقسیم اور لڑنے کا فیصلہ:...... جب فریقین آمنے سامنے ہوئے تو قیس بن مسعود، ہانی کے پاس آیا اور اسے مشورہ دیا کہ وہ نعمان والے ہتھیار اپنے ساتھیوں میں بانٹ دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بانی بن مسعود اور حنظلہ بن ثعلبہ بن سنان میں اختلاف ہو گیا۔ ہانی کی یہ رائے تھی کہ صحرا کی طرف نکل جائیں مگر حنظلہ نے مردانہ وار مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا اور قسم کھائی کہ وہ میدان جنگ سے ہرگز نہیں بھاگے گا پھر انہوں نے پانی نکالا۔ جو آدھے مہینے کے لئے کافی تھا۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔

ایرانیوں کا فرار اور واپسی:...... ایرانی پیاس کی وجہ سے بھاگ نکلے تو بکر اور عجل کے قبیلوں نے ان کا پیچھا کیا۔ اس پر ایرانیوں نے دوبارہ صف آرائی کی اور بڑے استقلال کے ساتھ لڑے۔ پھر قبیلہ ایاد نے بکر بن وائل کو خفیہ پیغام بھیجا کہ ہم جنگ کے وقت بھاگ نکلیں گے۔ چنانچہ وہ ایرانیوں کے ساتھ ہو گئے۔ خوب گھمسان کا رن پڑا۔ جنگجو سپاہی بڑے بے جگری سے لڑے اور یکے بعد دیگرے زمین پر گرنے لگے۔ اتنے میں یزید بن حماد السکونی جو بنوشیبان کا حلیف تھا گھات سے نکلا اور اپنی قوم کے ساتھ ایاس بن قبیصہ اور اس کے عرب ساتھیوں پر حملہ آور ہوا۔ قبیلہ ایاد نے بھی وعدے کے مطابق راہ فرار اختیار کی۔ ان کے فرار ہوتے ہی ایرانیوں کو شکست ہوئی اور سخت گرمی کے موسم اور دوپہر کی چل چلاتی دھوپ میں سب کے سب مارے گئے یا پیاس سے مر گئے۔

جنگ ذوقار اور آنحضرت ﷺ کا مدینے میں اس کا اطلاع دینا:...... جنگ ذوقار کے وقت رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ نے اس جنگ کے متعلق فرمایا کہ "آج کے دن عربوں نے ایرانیوں سے بدلہ لے لیا ہے اور وہ میرے ہی بدولت کامیاب ہوئے ہیں"۔ صحابہ نے اس دن کو یاد رکھا اور بعد میں یقینی معلوم ہوا کہ یہ جنگ ذوقار ہی کا دن تھا❶۔

ایاس اور زادویہ کی گورنری:...... ایاس بن قبیصہ نو سال تک نعمان کے بجائے حیرہ کا گورنر رہا۔ ایرانی مرزبان ہمرجان اس کے ساتھ حکومت میں شریک تھا۔ اس کی گورنری کے آٹھویں سال رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی۔ ❷ اس کے بعد حیرہ کی حکومت زادویہ بن ماہان ہمدانی کے پاس آئی۔ مگر وہ حیرہ آخری مرزبان ثابت ہوا۔ اس نے کسریٰ کی بیٹی بوران کے عہد حکومت تک سترہ سال تک حکومت کی۔

---

❶ ..... اس جنگ سے پہلے مذاکرات ہوئے۔ کسریٰ نے ان کے سامنے تین باتیں رکھیں (۱) کسریٰ کے سامنے ہتھیار ڈال دیں کہ وہ جو چاہے ان کے ساتھ کرے (۲) یا اس علاقے کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ (۳) یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس پر بنو بکر متفق ہو گئے کہ جنگ کی جائے۔ (تاریخ العرب القدیم ۱۸۶)۔ ❷ ..... بظاہر اس بات میں کچھ تسامح ہے۔ کیونکہ آپ کے جنگ کے وقت مدینے میں خبر دینے کا ذکر اوپر پیراگراف میں ہے اور یہاں اس کے گورنری کے آٹھویں سال بعثت نبوی لکھی ہے جو بظاہر غلط ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔
اس جنگ کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ بعض نے اسکو رسول کریم ﷺ کی پیدائش کے ایام میں قرار دیا ہے (معجم البلدان)۔ مسعودی نے ہجرت کے بعد اس کا وقوع قرار دیا ہے۔ بعض نے بدر کے وقت اور بعض نے بدر کے لوٹنے کے بعد (معجم البلدان)۔ اور بعض نے اس واقعے کو آپ ﷺ کے چالیس سال کی عمر ہونے کو وقت لکھا ہے۔ (طبری صفحہ نمبر ۲۱۳)۔

پھر منذر بن نعمان بن منذر والی ہوا۔عربوں نے اسے الغرور کا نام دیا ہے۔وہ بحرین میں احداث کی جنگ میں مارا گیا۔

فتح اسلامی:...... جب مسلمانوں نے (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں) عراق پر حملہ کیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے حیرہ کے مقام پر پڑاؤ ڈال دیا تو انہوں نے اہل حیرہ کے محلات کا محاصرہ کرلیا۔ جب ان کی جان پر بن آئی تو وہاں کا حاکم ایاس بن قبیصہ بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ باہر نکلا۔انہوں نے مسلمانوں کو جزیہ دینا منظور کرلیا۔جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم (سالانہ) تھی۔حضرت خالدؓ نے ان کو امان دے دی اور اس کا ایک عہد نامہ لکھ دیا یہ پہلا جزیہ تھا جو مسلمان فاتحین کو عراق سے حاصل ہوا۔

حیرہ کے قابل ذکر لوگ:...... حیرہ کے ممتاز لوگوں میں کچھ لوگ قابل ذکر ہیں (۱) ہانی بن قبیصہ جو ایاس بن قبیصہ کا بھائی تھا اور قصر قبیض میں رہتا تھا (۲) عدی بن عدی عبادی ابن عبدالقیس (۳) زید بن عدی جو قصر العدسیین میں رہتے تھے۔ (۴) اہل قصر بنی عدس یعنی بنو عوان بن عبدالمسیح بن وبرہ۔ (۵) اہل قصر بنو بقیلہ۔بقیلہ کا نام بقیلہ پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن جب وہ ہرے رنگ کی دو چادریں پہن کر نکلا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اے حارث! تو تو ہری ترکاری کی طرح نظر آتا ہے۔ یہ عبدالمسیح وہی شخص ہے جسے خسرو پرویز نے سطیح کی طرف بھیجا تھا۔

ایاس کی کسریٰ کی طرف سے معزولی:...... جب ایاس بن قبیصہ طائی نے مسلمانوں کے ساتھ صلح کرلی اور جزیہ دینا منظور کرلیا تو کسریٰ نے ناراض ہوکر اسے معزول کردیا۔اس کی حکومت نو سال رہی۔اہل اسلام کی لشکر کشی اس کی تخت نشینی کے ایک سال آٹھ ماہ بعد شروع ہوئی تھی۔

دور فاروقی اور یزدگرد شاہ ایران:...... جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے خلافت سنبھالی اور سعد بن ابی وقاص کو اسلامی فوج کا امیر بنا کر اہل ایران کے ساتھ کرنے کے لئے بھیجا تو یزدگرد ایران نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ اس نے حیرہ کے مرزبان کو حکم دیا کہ قابوس بن قابوس بن المنذر کو میرے پاس بھیج دو۔چنانچہ اس نے اسے جنگ پر ابھارا۔اسے اس کا آبائی ملک دینے کا لالچ دیا اور اس سے کہا کہ "تم عربوں کو اپنے ساتھ ملاؤ جو لوگ تمہاری دعوت پر تمہارا ساتھ دیں تم ان کے آباؤ اجداد کی طرح حاکم سمجھے جاؤ گے۔

قابوس کا مسلمانوں کے خلاف بکر سے دوستی کا معاہدہ اور اس کا قتل:...... یہ وعدہ لے کر قابوس قادسیہ کی طرف روانہ ہوا اور وہاں جا کر پڑاؤ ڈال دیا۔پھر اس نے قبیلہ بکر بن وائل کی طرف دوستی کا وعدہ کیا جیسا کہ نعمان کے زمانے میں تھا۔مثنیٰ بن حارثہ شیبانی کو یہ خبر اپنے بھائی کی شہادت کے بعد اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی آمد سے پہلے ملی۔چنانچہ اس نے ذوقار سے رات کے وقت روانہ ہوکر قابوس پر قادسیہ میں شب خون مارا اور ان کے لشکر کو منتشر کردیا اور قابوس کو قتل کرڈالا۔

قابوس نصر بن ربیعہ کے حکمران کی آخری یادگار تھا اور فارس کے بادشاہوں کے زوال کے ساتھ ان کے خاندان کا بھی خاتمہ ہوگیا۔(طبری کا بیان ختم ہوا)۔

نعمان کی بیٹیاں:...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے نعمان کی بیٹی ہند کے ساتھ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اس کی بیٹی صدقہ کے ساتھ نکاح کرلیا تھا۔ان دونوں کا قصہ ایک مشہور واقعہ ہے۔جس کو مؤرخ مسعودی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

حیرہ کے حکمرانوں کی حکومت کی مدت اور ترتیب

مؤرخ ہشام ابن کلبی کے نزدیک نصر بن ربیعہ کے خاندان میں گزرے حکمرانوں کی تعداد بیس ہے۔اور ان کی مدت حکومت پانچ سو بیس سال بنتی ہے۔

شہر حیرہ:...... حیرہ کا شہر پانچ سو برس تک آباد رہا۔مگر جب کوفہ کی بنیاد ڈالی گئی تو حیرہ ویران ہوگیا۔اور اس کی آبادی خلیفہ المعتضد عباسی کے

زمانے تک گھٹتی رہی یہاں تک کہ آخر کار یہ شہر بالکل ہی ختم ہو گیا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عبدالمسیح سے کہا کہ "جو کچھ تم نے اپنے زمانے میں دیکھا ہے بیان کرو"۔ اس نے جواب دیا کہ "میں نے ایک زمانے میں دیکھا تھا کہ ایک عورت حیرہ سے ڈلیا (ٹوکری) سر پر رکھ کر چلتی تھی اور ملک شام تک چلی جاتی تھی۔ راستہ میں ملی ہوئی آبادی اور گھنے باغات تھے۔ لیکن اب یہ تمام علاقہ ویران ہو چکا ہے۔ واللہ یرث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین۔

حیرہ کے بادشاہوں کی ترتیب:......نصر بن ربیعہ کے خاندان کے حکمرانوں کی حکومت کی ترتیب وہ ہے جسے طبری نے ہشام ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔ مگر مؤرخین کا اس ترتیب کے بارے میں اختلاف ہے اگر اتفاق ہے تو صرف اتنی بات پر کہ عمرو بن عدی کے بعد اس کا بیٹا عمرو بادشاہ بنا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن القیس اور یہ ان کا تیسرا حکمران تھا۔

علی جرجانی کا قول اور بادشاہوں کی ترتیب:......علی بن ❶ عبدالعزیز جرجانی نے اپنی کتاب "الانساب" میں عمرو کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کی "پھر اوس بن قلام العملیقی نمودار ہوا اور حاکم بن بیٹھا۔ جحجب بن عتیک لخمی اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو قتل کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ پھر اس کے بعد امراؤ القیس البدء ابن عمرو الثالث بادشاہ بنا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نعمان الاکبر بنا مراؤ القیس بن الشقیقہ بادشاہ بنا۔ بعد میں وہ تخت و تاج کو چھوڑ کر سیاحت پر نکل گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا المنذر بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بیٹا اسود بن منذر پھر اس کا بھائی المنذر پھر ابویعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن زمیل بن ثور بن اسنش بن زبی بن نمارہ بن لخم) ❷ پھر اس کے بعد امراؤ القیس بن نعمان اکبر بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بیٹا عمرو القیس۔ پھر الحارث بن عدی کندی کا واقعہ پیش آیا۔ یہاں تک کہ دونوں میں صلح ہوگئی اور منذر نے اس کی بیٹی ہند سے شادی کر لی جس سے عمرو پیدا ہوا۔ پھر منذر کے بعد عمرو بن ہند بادشاہ بنا۔ پھر اس کا بھائی قابوس بن منذر، پھر اس کا بھائی منذر پھر اس کا بیٹا نعمان بن منذر بادشاہ بنے۔

طبری اور جرجانی کے بیان کا فرق:......جرجانی کا بیان کردہ مذکورہ بالا سلسلہ ترتیب طبری کی ترتیب کے مطابق ہے۔ لیکن حارث بن عمرو کندی کو طبری نے نعمان اکبر اور اس کے بیٹے منذر کے بعد بتایا ہے۔ اور جرجانی نے اس منذر بن امرو القیس بن نعمان اکبر کے بعد بتایا ہے۔ اور اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر کے درمیان پانچ اور بادشاہ گزرے ہیں۔ ان میں سے ابویعفر بن الذمیل بھی ہے۔ مگر اس بارے میں صحیح علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

مسعودی کی ترتیب:......مئورخ مسعودی نے اس ترتیب سے اختلاف کیا ہے اور لکھا ہے کہ "نعمان اکبر بن امراؤ القیس" نے جو ایرانیوں کا سردار تھا۔ ۶۵ سال حکومت کی۔ پھر اس کا بیٹا منذر ۲۵ سال تک حکمران رہا۔ یہ ترتیب طبری اور جرجانی کے بیان کے مطابق ہے۔ مگر اس کے بعد مسعودی کا ان سے اختلاف ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "پھر نعمان بن منذر فارس حلیمہ، حیرہ کا بادشاہ بنا۔ اور یہ وہی بادشاہ ہے جس نے خورنق کا محل بنوایا تھا۔ اس کی مدت حکومت پینتیس سال تھی۔ پھر اسود بن نعمان نے بیس سال حکومت کی اور اس کے بیٹے منذر نے چالیس سال تک۔ اس کی ماں کا نام ماء السماء تھا۔ جو نمر بن قاسط بن ربیعہ کے خاندان سے تھی اور منذر اسی کی نسبت سے مشہور ہوا۔ پھر اس کے بیٹے عمرو بن منذر نے چوبیس سال حکومت کی پھر اس کے بعد اس کا بھائی نعمان حکمران بنا۔ اس کی ماں کا نام "مامہ" تھا۔ کسریٰ نے اس نعمان کو مرواڈالا تھا اور وہ آل منذر کا حکمران ثابت ہوا۔

مسعودی نے آل منذر کی ترتیب اور ان کے نسب کو یوں ہی بیان کیا ہے۔ مگر یہ بیان طبری اور جرجانی کے بیان سے مختلف ہے۔

علامہ سہیلی کا قول:......سہیلی لکھتے ہیں کہ منذر بن "ماء السماء" کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے حکمران بنے ان کے نام عمرو اور نعمان تھے۔ عمرو ہند بنت الحارث آکل المرار کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا شمار حیرہ کے مشہور معروف بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ محرق کے لقب سے مشہور ہوا۔

---

❶......ابوالحسن علی بن عبدالعزیز الجرجانی جن کا زمانہ ۳۳۷ھ سے لے کر ۳۹۲ھ تک ہے۔ الصاحب بن عباد کے زمانے میں جرجان کے قاضی تھے۔ اس کے بعد شہر رئے کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے، جہاں انہوں نے ۲۴ ذوالحجہ ۳۹۲ھ میں انتقال کیا۔ قاضی موصوف عربی ادب کے علاوہ شعر و سخن کا اعلیٰ مزاج و مذاق رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "الوساطہ بین المتنبی وخصومہ" میں اپنی ناقدانہ قابلیت اور مہارت کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ (مزید تفصیل "وفیات الاعیان" وغیرہ میں دیکھئے")۔ ❷......تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔

کیونکہ اس نے یمامہ کے شہر ''الملہم'' کو جلا ڈالا تھا۔ کسریٰ نوشیروان نے اسے حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا بھائی نعمان حکمران بنا۔ اس کی ماں '' مامہ'' تھی۔ مگر خسرو پرویز نے اسے مروا ڈالا کیونکہ زید بن عدی نے اس کی چغلی کھا کر کسریٰ کو غصہ میں مشتعل کر دیا تھا۔ اس کے بعد علامہ سہیلی نے جنگ ذوقار کا حال لکھا ہے۔ جس میں عربوں نے ایرانیوں پر فتح پائی تھی۔

حیرہ کے حکمرانوں کی ابتداء: ..... علامہ ابن سعید لکھتے ہیں کہ حیرہ کے حکمرانوں کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ بنو نمارہ اطراف شام اور الجزیرہ میں عمالقہ کی فوج میں شامل تھے اور ملکہ زباء کے ساتھ تھے۔ جب ملکہ زباء نے جذیمہ کو قتل کر ڈالا تو اس جا بھانجا عمرو بن عدی اس کا انتقام لینے کے لئے پیچھے پڑا اور اس کے بدلے میں اس نے ملکہ زباء کو قتل کر دیا۔ اسی عمرو نے عراق کی سرزمین میں دریائے فرات کی ایک شاخ پر شہر حیرہ کی بنیاد ڈالی تھی۔

مؤلف تواریخ الامم کی رائے: ..... تواریخ الامم کے مصنف نے لکھا ہے کہ ''عمرو بن عدی نے ملوک الطوائف کے زمانے میں ایک سو اٹھائیس سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد امراؤالقیس بن عمرو شاہ پور '' ذوالاکتاف'' کے عہد میں ایک سو چودہ برس تک حکمران رہا۔ اس کے بعد عمرو بادشاہ بنا اور جب اس کا انتقال ہو گیا تو اردشیر بن شاپور نے اوس بن کلام کو جو عمالقہ میں سے تھا، حیرہ کا حاکم بنایا۔ پھر حیرہ کی حکومت دوبارہ آل منذر کے ہاتھ میں آ گئی۔ اور امراؤالقیس بن عمرو بن امراؤالقیس جو محرق کے نام سے مشہور ہوا، وہاں کا حاکم بنا۔ یہ وہی محرق ہے جس کا ذکر اسود بن یعفر کے قصیدہ دالیہ میں آیا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نعمان بن شقیقہ حکمران ہوا۔ اس کی ماں شیبان کے قبیلے سے تھی۔ کسریٰ نے نعمان کے ساتھ ایک ایرانی گورنر بھی مقرر کیا۔ اسی نعمان نے دریائے فرات کی نہروں کے قریب خورنق اور سدیر کے محلات بنوائے۔ تیس سال کی بادشاہت کے بعد اس نے ترک دنیا کر کے زہد کی زندگی اختیار کر لی۔ عدی بن زید نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بادشاہ بنا۔ یہ وہی منذر ہے جس نے بہرام گور کے لئے کوشش کی اور اس کو ایران کا تخت واپس دلایا۔ اس کی حکومت چوالیس سال تک رہی تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اسود حکمران بنا۔ اور پھر اسود کا بھائی منذر بن منذر۔ پھر نعمان بن منذر اسود حاکم بنا۔ مگر کسریٰ نے اس سے ناراض ہو کے اس کے بجائے ذمیل بن لخم کو حیرہ کا گورنر بنا دیا۔ جو آل منذر کے حکمران خاندان میں سے تھا مگر اس کے بعد حیرہ کی حکومت دوبارہ منذر کی خاندان میں آ گئی تھی۔ اور امراؤالقیس بن نعمان اکبر وہاں کا گورنر مقرر ہوا۔ یہ شقیقہ کا بیٹا تھا اور اسی نے بکر بن وائل پر حملہ کیا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بادشاہ بنا۔ منذر '' ماؤالسماء'' ❶ کا بیٹا تھا جو قبیلہ وائل کے سردار کلیب کی بہن تھی۔ قباذ نے منذر سے مزدک ❷ کے عقائد اختیار کرنے کے لئے کہا مگر اس نے انکار کر دیا۔

منذر کے بعد حکمرانوں کی ترتیب از تواریخ الامم: ..... منذر کی جگہ کچھ عرصہ کے لئے الحارث بن عمرو الکندی حیرہ کا حکمران رہا۔ مگر نوشیروان نے منذر کو دوبارہ اس کی آبائی ریاست واپس دلوائی۔ لیکن اپنے حریف الحارث الاعرج غسانی کے ہاتھوں ''یوم حلیمہ'' یعنی حلیمہ کی جنگ میں قتل ہو گیا جیسا کہ آئے گا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو بن ہند بادشاہ بنا۔ اس کی والدہ مامہ امراؤالقیس بن حجر کی چچی تھی۔ جو اپنے رعب اور دبدبہ کی وجہ سے ''مضرط الحجارۃ'' کے لقب سے مشہور تھا۔

عمرو کو محرق ثانی کہنے کی وجہ: ..... عمرو بن ہند کو محرق الثانی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے تمیم کی ایک شاخ بنو دارم کو جلا ڈالا تھا۔ کیونکہ انہوں نے عمرو کے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ اس پر عمرو نے قسم کھائی تھی کہ ان کے ایک سو آدمی ضرور جلاؤں گا۔ (اور اس نے اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ان کے سو آدمی جلائے ❸ اس نے نوشیروان کے عہد میں سولہ سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد قبیلہ تغلب کے سردار عمرو ابن کلثوم ❹ نے حیرہ اور فرات کے درمیان اچانک حملہ کر کے اسے اس کے خیمے میں قتل کر دیا اس کے بعد اس کا بھائی قابوس بن ہند بادشاہ ہوا۔ وہ لنگڑا تھا اور بنو یشکر کے کسی آدمی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ پھر نوشیروان نے حیرہ کی حکومت پر ایک ایرانی صوبیدار (مرزبان) کو مقرر کر دیا۔ لیکن وہ عربوں کو قابو نہیں کر سکا۔ اس پر نوشیروان

❶ ..... (صفحہ نمبر ۵۳۶) ☆ ماءالسماء کا اصل نام '' ماریہ '' یا '' مدیہ '' تھا مگر اسے اس کے غیر معمولی حسن کی وجہ سے ماءالسماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ❷ ..... (صفحہ نمبر ۵۳۶) ☆ مزدک کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ اباحیت کے مذہب کا داعی تھا۔ (ثناءاللہ محمود)۔ ❸ ..... تصحیح واستدراک (ثناءاللہ محمود)۔ ❹ ..... عمرو بن کلثوم معروف شاعر ہے عمرو بن ہند کے ساتھ اس کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے۔

نے منذر بن ماء السماء کو گورنر مقرر کر دیا۔ منذر نے شام پر چڑھائی کی تا کہ حارث اعرج غسانی سے اپنے باپ کے خون کا قصاص لے۔ لیکن حارث نے اسے بھی اباغ کی جنگ میں قتل کر دیا۔ پھر منذر کا بیٹا نعمان بادشاہ بنا جو کہ ایک بدصورت شخص تھا❶ اس کی رنگت سرخ اور جلد داغدار تھی۔ وہ ملوک حیرہ میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس کے پاس قبائل عرب کے وفود بہت زیادہ آئے۔ اس نے بھی اپنے مقتول باپ کا انتقام لینا چاہا۔ اور بنو جفنہ کے بہت سے بڑے بڑے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔

عدی کی ترغیب اور نعمان کا عیسائی مذہب اختیار کرنا:......عدی بن زید کی ترغیب سے اس نے اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر نصرانی مذہب کو اختیار کر لیا۔ پھر اس نے عدی کو قید کر لیا اور کسریٰ کی سفارش کے باوجود اس کو قید خانہ میں مروا دیا۔ پھر عدی کا بیٹا زید بڑا ہوا اور کسریٰ کا ترجمان بن گیا۔ اس نے کسریٰ کو نعمان کے خلاف بھڑکایا۔ کیونکہ اس سے پہلے جب ایک مرتبہ ایران اور روم کی جنگ میں نعمان خسرو پرویز کے ساتھ تھا اور ایرانیوں نے شکست کھائی تو کسریٰ نے نعمان سے گھوڑا مانگا تھا۔ تا کہ اس پر سوار ہو کر جان بچا سکے۔ لیکن نعمان نے ٹال مٹول کی۔ اس کے برعکس ایاس بن قبیصہ طائی اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور اسے اپنا گھوڑا دیدیا۔ اور کسریٰ اس پر سوار ہو کر بچ نکلا۔ اس کے بعد جب نعمان کسریٰ کے دربار میں حاضر ہوا تو کسریٰ نے اسے قتل کر دیا۔ ایاس بن قبیصہ کو گورنر مقرر کر دیا۔ مگر عربوں نے اس کی اطاعت قبول نہیں کی اور نعمان کے قتل کی وجہ سے غصہ ہو گئے اور ذوقار کی جنگ میں انہوں نے ایرانیوں کو شکست دیدی۔ یہ جنگ ہجرت نبوی کے تیسرے سال واقع ہوئی تھی۔ جب ایاس مر گیا تو ایرانیوں نے حیرہ پر اپنی قوم میں سے گورنر میں مقرر کرنا شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

بنو نصر میں بت پرستی سے تائب پہلا شخص:......بیہقی نے لکھا ہے کہ بنو نصر سارے بت پرست تھے اور پہلا شخص جو ان میں سے عیسائی بنا وہ نعمان بن شقیقہ تھا۔ اور بعض مؤرخین کے مطابق اس خاندان کا آخری بادشاہ بھی تھا۔ پھر اس کے بعد مسلمان عربوں نے ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فوج نے نعمان کے بیٹے منذر کو قتل کر دیا۔

تواریخ الامم میں لکھا ہے کہ حیرہ کے سارے بادشاہوں کی تعداد جو بنو نصر وغیرہ میں سے تھے پچیس ہے اور ان کی مدت حکومت چھ سو سال کے قریب ہے یہ ترتیب طبری اور جرجانی کی ترتیب کے مطابق ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا۔

❶......اس کا ذکر بھی ابھی ابھی گذرا ہے۔

کندہ کے حکمران

ان کی ابتدا اور دوسرے حالات:.....طبری نے ہشام بن محمد الکلبی سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ حمیر وغیرہ کے معززین حمیر کے بادشاہوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حسان بن تبع کے کارندوں میں سے ایک شخص عمرو بن حجر تھا جو اپنے وقت میں کندہ کا سردار تھا اس کا باپ حجر عربوں میں آکل المرار کے لقب سے مشہور تھا۔ اس کا پورا نسب یوں ہے: حجر بن عمرو بن معاویہ الحارث الاصغر بن معاویہ بن کندہ۔ حجر حساب بن تبع کا والدہ کی طرف سے بھائی تھا۔ جب حسان نے عربوں کے علاقوں پر قبضہ کیا اور حجاز پر چڑھائی کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا۔ تو اس نے اپنے بھائی حجر آکل المرار کو معد بن عدنان کے تمام قبیلوں کا حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ یہ قبیلے اسی کے تابع رہے اور حجر نے ان پر بہت اچھے اور پسندیدہ طریقے سے حکومت کی۔ پھر اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمرو المقصو دحکمران بنا۔

عمرو بن تبع:.....طبری نے ہشام بن محمد کی سند سے لکھا ہے کہ جب حسان نے قبیلہ جدیس پر لشکر کشی کی تو اس نے حمیر کی مملکت کے بعض حالات میں حجر کو اپنا قائم مقام بنایا۔ جب حسان مارا گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی عمرو بن تبع نے حکومت سنبھالی۔ وہ ایک صاحب رائے اور شریف الطبع انسان تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ عمرو بن حجر کی عزت بڑھائے اور حسان نے اپنے بھتیجے کی حقوق کی ادائیگی میں جو کوتاہی کی تھی اس کی تلافی کرے۔ چنانچہ اس نے حسان بن تبع کی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔ حمیر میں اس کے متعلق بہت چہ میگوئیاں ہوئیں۔ کیونکہ ان کے لئے یہ ایک بالکل نئی بات تھی کہ شاہی خاندان میں کوئی باہر کا عرب شادی کرے۔ بہر حال عمرو بن حجر کے ہاں حسان کی بیٹی سے حارث پیدا ہوا۔

عبد کلال:.....اس کے بعد تبع بن حسان اپنے مرض جنون سے شفایاب ہو گیا۔ وہ علم نجوم کا بہت بڑا ماہر اور اپنے زمانے کا بہت بڑا عقلمند شخص ثابت ہوا۔ وہ گزشتہ اور آئندہ زمانے کے متعلق بہت سی باتیں بتا دیا کرتا تھا۔ اس نے حمیر پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی پھر حمیر کے علاوہ دوسرے قبیلے بھی اس سے خوف کھانے لگے۔ اس نے اپنے بھانجے حارث بن عمرو بن حجر کندی کو ایک بڑی فوج دے کر قبائل معد اور شہر حیرہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ وہ امراؤالقیس بن شقیقہ کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ جنگ لڑی نعمان اور اس کے ساتھیوں نے شکست کھائی۔ منذر بن نعمان اور اس کی والدہ ماء السماء (جونمر بن قاسط کے قبیلہ سے تھی) دونوں بچ نکلے۔ آل نعمان کی حکومت ختم ہو گئی اور حارث بن عمرو ان کی مملکت پر قابض ہو گیا۔

صاحب ''الاغانی'' کی رائے:.....کتاب الاغانی میں یوں لکھا ہے کہ جب قباز کا زمانہ آیا جو کہ ایک کمزور حکمران تھا تو عربوں نے منذر اکبر بن ماء السماء پر حملہ کر دیا اور اسے اس کی مملکت سے نکال دیا۔ اس کے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں جن کی وجہ سے اسے ذوالقرنین کہتے تھے۔ وہ اپنی مملکت سے بھاگ نکلا۔ اور آخر کار قبیلہ ایاد والوں کے ہاں جا کر مر گیا۔ اور اس کا بیٹا منذر اصغران کے پاس رہا۔ وہ اس کی اولاد میں سب سے زیادہ بہادر تھا۔ اہل عرب حارث بن عمرو بن حجر آکل المرار کو لے آئے اور اسے قبیلہ بکر کا حاکم بنا دیا۔ وہ اس کی حمایت میں جمع ہو گئے۔ اور جو عرب حارث کے مقابلے میں آئے تھے۔ یہ ان سب پر غالب آ گئے۔ قباز نے منذر کو فوجی امان دینے سے انکار کر دیا۔ جب منذر نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے عمرو بن حارث کو لکھا۔ میں (اس وقت) غیر لوگوں میں ہوں۔ تم مجھے اپنے ساتھ ملانے کے سب سے زیادہ حقدار ہو۔ اس لئے میں اپنی حمایت تمہاری طرف منتقل کرتا ہوں۔ اس پر حارث نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

دیگر مؤرخین کی رائے:.....ہشام بن محمد کے علاوہ دوسرے مؤرخین کا کہنا ہے کہ عمرو بن حجر کے بعد جب اس کا بیٹا حارث بن عمرو عربوں کا بادشاہ بنا تو اس کی حکومت و سلطنت قائم ہو گئی۔ اور اسے خوب غلبہ حاصل ہو گیا۔ چنانچہ اس نے حیرہ کے حکمرانوں کے ساتھ لڑنا شروع کر دیا۔ حیرہ کا ان دنوں منذر بن قیس حکمران تھا اور ایران کے تخت پر قباز تھا۔ جو اپنے باپ فیروز کے بعد وہاں کا شہنشاہ بنا تھا۔

مانی کے قول کے مطابق:......قباز زندیق بن گیا تھا اور اس نے مزدک کے عقائد اختیار کر لئے تھے ❶ چنانچہ اس نے منذر کو بھی مزدک کا مذہب اختیار کرنے کی دعوت دی۔ مگر اس کے برخلاف حارث بن عمرو نے اس کی دعوت قبول کر لی اور کسریٰ سیفی عباس نے اسے عربوں کا حاکم بنا دیا اور حیرہ کو اس کا دورالحکومت قرار دیا۔

نوشیر وان اور حیرہ:......پھر جب قباز مر گیا اور اس کا بیٹا نوشیر وان ایران کا بادشاہ بنا تو اس نے حیرہ کی حکومت منذر کو واپس عطا کر دی اور حارث کندی نے بھی اس کے ساتھ اس بات پر صلح کر لی کہ نہر سواد (یعنی دریائے فرات) سے بھی پیچھے کا علاقہ اسی کے پاس رہے گا۔ اس طرح سے منذر اور حارث نے عرب کا علاقہ آپس میں تقسیم کر لیا۔

معد قبائل کی حکومت کی تقسیم:......حارث نے قبائل معد کی حکومت اپنے بیٹوں میں اس طرح بانٹ دی کہ حجر کو بنو اسد کا حاکم بنا دیا، شرجیل کو بنو سعد کا، رباب اور سلمہ کو بنو بکر اور تغلب کا اور معدی کرب کو قیس اور کنانہ کا حکمران بنا دیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ کو حنظلہ اور تغلب کا اور شرجیل کو سعد رباب اور بکر کا حاکم بنا دیا تھا۔ حارث کا بیٹا قیس ملک میں گھومتا رہتا تھا۔ وہ جس قبیلے کے ہاں ٹھہرتا اسی کا حاکم سمجھا جاتا تھا۔ کتاب الاغانی میں لکھا ہے کہ "حارث کا بیٹا شرجیل بکر بن وائل کا حاکم بنا اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کے بعض خاندانوں کا اور غلفاء یعنی معدی کرب قبیلہ قیس کا اور سلمہ بن حارث بنو تغلب کا اور نمر بن قاسط اور "نمبر بن زید" مناۃ کا حکمران بنا۔

جنگ کلاب:......شرحبیل اور اس کے بھائی سلمہ کے آپس میں تعلقات خراب ہو گئے تو ان کی کلاب کے مقام پر جنگ ہوئی یہ مقام بصرہ اور کوفہ کے درمیان یمامہ سے سات منزل دور واقع تھا۔ ان دنوں قبیلہ تغلب کا سردار "سفاح" یعنی سلمہ بن خالد تھا۔ سفیان بن مجاشع نے جو سلمہ کے حامیوں میں سے تھا۔ قبیلہ تغلب اور اپنے سوتیلے بھائیوں کے ساتھ پیش قدمی کی۔ اس کے بعد سلمہ اور اس کے ساتھی بھی آن پہنچے اور سارا دن جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار بنو حنظلہ عمرو بن تمیم اور رباب بن بکر بن وائل کو شکست ہوئی۔ اور بنو سعد اور ان کے ساتھی "تغلب" کا ساتھ چھوڑ گئے۔ لیکن بنو بکر اور تغلب کے قبیلے رات تک بڑی دلجمعی کے ساتھ لڑتے رہے۔

شرحبیل کا قتل اور معدی کرب کی موت:......اسی دوران سلمہ کی طرف سے ایک شخص نے با آواز بلند کہا جو شخص شرحبیل کو قتل کرے گا اس کو سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ چنانچہ اسی دن عصیم ابن نعمان تغلبی نے شرحبیل کو قتل کر دیا۔ جب یہ خبر اس کے بھائی معدی کرب کو پہنچی تو اسے سخت صدمہ ہوا۔ اسی رنج و غم نے بڑھ کر سوداس کی صورت اختیار کر لی اور اسی حالت میں مر گیا۔ چونکہ وہ حارث سے الگ ہو چکا تھا۔ اس لئے بنو سعد بن زید مناۃ نے شرحبیل کے اہل و عیال کی حفاظت کی اور انہیں اپنی قوم کے پاس بھیج دیا۔ اس کام کو عوف بن شحنہ نے سرانجام دیا۔ اور سلمہ بھی بعد میں فالج میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

حجر بن حارث:......حجر بن حارث بنو اسد کا حکمران رہا۔ اس نے ایک دفعہ اس قبیلے سے خراج وصول کرنے کے لئے آدمی بھیجے۔ مگر انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ حجر ان دنوں تہامہ میں تھا۔ جب اسے یہ خبر ملی تع اس نے قبائل ربیعہ، قیس اور کنانہ کے ساتھ مل کر ان پر چڑھائی کر دی۔ اور انہیں خوب لوٹا اور ان کے اہم اور بڑے لوگوں کو قتل کر دیا۔

حجر بن حارث کا قتل:......دوسرے لوگوں کے ساتھ اس نے عبید بن الابرص کو بھی قید کر لیا تھا۔ مگر عبید نے حجر کو اشعار لکھ کر بھیجے اور رحم کی درخواست کی تو حجر نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیا۔ اور انہیں اپنے دربار میں طلب کر لیا۔ مگر جب یہ لوگ اس کے خیمے میں پہنچے تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، حجر کا قتل علباء بن حارث کاہلی نے کیا کیونکہ حجر نے اس کے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

امراؤالقیس کا انتقام کا حلف:......جب اس کے بیٹے امراؤالقیس کو حجر کے قتل کی خبر ملی تو اس نے قسم کھالی کہ جب تک میں بنو اسد سے

❶......دیکھئے الملل والنحل شہرستانی (صفحہ نمبر ۲۹۰)۔

اپنے باپ کا انتقام نہ لے لوں گا۔ کسی لذت کے قریب نہ جاؤں گا ❶ پھر اس نے بنو بکر اور قبیلہ تغلب کے پاس جا کر فریاد کی اس قبیلوں نے، اس کی امداد کی اور امراؤالقیس انہیں ساتھ لے کر بنو اسد کی طرف بڑھا مگر بنو اسد ڈر کر بھاگ گئے اور منذر بن امراؤالقیس یعنی حیرہ کے حاکم کے پاس چلے گئے پھر امراؤالقیس نے قبیلہ کنعان پر حملہ کیا اور ان کا مال و دولت لوٹا اور لوگوں کا قتل کیا۔ پھر وہ بنو اسد کے تعاقب میں روانہ ہوا لیکن راستہ بھٹک کرنا کام ہو گیا۔ اور بکر اور تغلب بھی اس کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

شاہ حمیرہ سے مدد کی درخواست:..... پھر وہ شاہ حمیرہ موثر الخیر بن زید جدان کے پاس گیا۔ اور اس سے مدد مانگی۔ اس نے پانچ سو حمیری فوجی اور ان کے علاوہ عربوں کا ایک گروپ اس کے ساتھ بھیج دیئے۔ ادھر منذر نے بھی امراؤالقیس سے مقابلہ کے لئے فوج جمع کر لی اور کسریٰ نوشیروان نے اس کی مدد کے لئے سواروں کی ایک فوج کا دستہ روانہ کیا۔

امراؤالقیس کی شکست اور فرار اور قیصر کے ہاتھوں موت:..... جب مقابلہ ہوا تو امراؤالقیس نے شکست کھائی اور حمیری اور دوسرے قبائل فرار ہو گئے۔ امراؤالقیس نے بھاگ کر جان بچائی اور ایک مدت تک مختلف قبائل عرب کے ہاں گھومتا رہا۔ آخر کار امراؤالقیس قیصر روم کے پاس گیا اور مدد مانگی قیصر نے اس کی امداد کی ❷ لیکن طماح نامی شخص نے اس کی چغلی کھائی اور قیصر سے کہا کہ یہ شخص تمہاری لڑکی سے عشق لڑا رہا ہے چنانچہ قیصر نے امراؤالقیس کو ایک زہر آلود جبہ بھیجا جس کے پہننے سے وہ مر گیا اور انقرہ کے مقام پر اسے دفن کیا گیا۔

جرجانی کا قول:..... جرجانی نے لکھا ہے کہ ”ان کے بعد ہمیں کندہ کے کسی ایسے حکمران کا علم نہیں جس کی حکومت کو استحکام نصیب ہوا ہو یا لوگ ان کے اطاعت گزار رہے ہوں۔ البتہ ان میں ریاست، سرداری اور ناموری باقی رہ گئی تھی۔ اس لئے عرب لوگ انہیں کندہ الملوک کہتے تھے۔ یوم جبلہ کی مشہور جنگ میں فوجوں کی کمان انہی کے ہاتھ میں تھی چنانچہ حسان بن عمرو بن جون، قبیلہ تمیم کا امیر تھا اور معاویہ بن شرحبیل بن حصن بنو عامر پر مقرر تھا اور یہ جون یعنی معاویہ بن حجر آکل المرار، الملک المقصور عمرو بن حجر کا بھائی تھا۔ واللہ وارث الارض و من علیھا۔

امراؤالقیس کا واقعہ الاغانی کی روایت:..... کتاب ❸ الاغانی میں لکھا ہے کہ ”امراؤالقیس جب قیصر روم سے مدد مانگنے کے لئے شام کی طرف روانہ ہوا تو سموال بن عادیا کے پاس قلعہ ابلق میں ٹھہرا اس سے پہلے وہ بنو کنانہ پر اس خیال سے حملہ کر چکا تھا کہ وہ بنو اسد ہیں۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی اس حرکت کو ناپسند کیا اور اس سے الگ ہو گئے۔ اس امراؤالقیس بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ منذر بن ماءالسماء شاہ حیرہ اس کی تلاش میں تھا۔ اور اس نے قبائل ایاد، بہرا اور تنوخ کی فوجیں اس کی تلاش میں بھیج رکھیں تھیں۔ نیز ان میں وہ سوار فوج بھی تھی جو اس کی امداد کے لئے کسریٰ نوشیروان نے بھیجی تھی۔

سموال کی مدح میں اشعار:..... امراؤالقیس نے سموال سے درخواست کی کہ وہ حارث بن ابی شمر غسانی کو خط لکھے کہ وہ اسے قیصر روم کے پاس پہنچا دے۔ چنانچہ سموال نے اس کی درخواست کے مطابق ایک خط لکھ دیا اور امراؤالقیس نے ایک رہبر کو اپنے ساتھ لے کر سفر شروع کر دیا۔

سموال کی وفاداری اور عہد کی پاسبانی:..... امراؤالقیس نے اپنی بیٹی اپنا مال و زرہیں بطور امانت سموأل کے حوالے کیں اور اپنے چچازاد بھائی یزید بن حارث کو اپنی بیٹی ہند کے پاس چھوڑا۔

اس کے بعد حارث بن ظالم نے قلعہ ابلق پر حملہ کر دیا (اور بقول بعض یہ حملہ آور حارث بن ابی شمر یا ابن المنذر تھا) تا کہ امراؤالقیس کا مال سموال سے چھین لے مگر سموال قلعے میں محصور ہو گیا اور حارث بن ظالم نے اس کے بیٹے کو گرفتار کر لیا جو کہ شکار کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ حارث نے

---

❶..... جب اسے اپنے باپ کی خبر ملی تو اس نے کہا کہ اس نے مجھے بچپن ہی میں ضائع کر دیا اور اپنا بہت سا خون مجھ پر لاد دیا آج کے بعد میں نہ گوشت کھاؤں گا اور نہ شراب پیوں گا اور نہ ہی تیل لگاؤں گا۔ حتی کے میں اپنے باپ کا انتقام نہ لے لوں۔ ❷..... ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ قیصر کا نام امیر اطور (جستینان) تھا۔ اس کی بیٹی امراؤالقیس کے عشق میں مبتلا ہو گئی یہ دونوں ایک دوسرے سے ملنے آیا کرتے تھے۔ (الشعر والشعراء صفحہ نمبر ۵۶) طماح نے اس لئے چغلی کھائی کیونکہ امراؤالقیس کے ہاتھوں اس کا بھائی قتل ہو چکا تھا۔ (ابن اثیر صفحہ نمبر ۳۳۳)۔ ❸..... کتاب الاغانی مولفہ ابوالفرج الاصفہانی جلد ۱۹، صفحہ نمبر ۹۹ مطبوعہ بولاق قاہرہ ۱۲۸۵ء۔

سموال کواس کے بیٹے کی قتل کی دھمکی بھی دی ۔مگر سموال ۔نے اپنا عہد توڑنے سے انکار کر دیا اور اپنے بیٹے کا قتل ہونا منظور کر لیا۔اس واقعہ سے سموال کی وفاداری ضرب المثل بن گئی ❶۔

سموال کا نسب نامہ:......مؤرخ ابوخلیفہ نے محمد بن سالم سے اور سکری نے طوسی اور ابن حبیب سے روایت کی ہے کہ سموال عریض بن عادیا بن حباء کا بیٹا تھا۔کہا جاتا ہے کہ مؤرخ بن نے عریض کو اس کے نسب نامہ میں غلطی سے شامل کر دیا ہے حالانکہ ''عمرو بن شیبہ'' نے اس کے نسب میں عریض کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

دارم کے بقول اس کا نسب نامہ:......عبداللہ بن سعد نے دارم بن عقال سے، جو کہ سموال کی اولاد میں سے تھا روایت کی ہے کہ عادیا کا نسب نامہ اس طرح ہے:......عادیا بن رفاعہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر مزیقیاء۔مگر میری رائے میں یہ بات ناممکن ہے کیونکہ اعشیٰ نے شریح بن السموال کو دیکھا تھا، اور اس نے اسلام کا زمانہ بھی پایا تھا۔لیکن عمرو مزیقیاء کا زمانہ اتنا پرانا ہے کہ اس کے اور سموال کے درمیان تین تو کیا دس سے بھی زیادہ پشتیں ہونی چاہیں۔کہا گیا ہے کہ اس کی ماں قبیلہ غسان کی تھی۔سارے راوی اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ''ابلق'' کے اس مشہور قلعہ کا مالک تھا جو کہ تیما میں واقع تھا۔اس قلعے کو اس کے دادا عادیا نے بنایا تھا اور اس میں میٹھے پانی کا کنواں بھی کھدوایا تھا۔عرب کے لوگ اس کے ہاں آ کر ٹھہرتے تھے اور وہ ان کی مہانداری کرتا تھا اور اپنے قلعے سے جنگ و سفر کا سامان مہیا کرتا تھا اور وہاں ایک منڈی بھی لگایا کرتا تھا ❷۔

کندہ کا تعارف:......ابن سعید نے لکھا ہے کہ کندہ ''ثور بن عفیر'' کا لقب تھا۔ان کا وطن یمن کے مشرقی حصے میں تھا اور ان کی حکومت و ریاست ''معاویہ بن غنرہ'' کے خاندان میں مسلسل چلی آرہی تھی۔تبابعہ یعنی یمن کے حکمران اس کے ساتھ رشتہ داریاں کرتے تھے۔اور ان کو حجاز کے قبائل معد کا حاکم مقرر کرتے رہے۔چنانچہ ان میں سے پہلا شخص جو گورنر مقرر ہوا، حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ الاکبر تھا۔اس کو تبع بن کرب نے گورنر مقرر کیا تھا۔یہ وہی تبع ہے۔جس نے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔

حجر کے بعد کی تفصیل:......حجر کے بعد اس کا بیٹا حاکم بنا۔پھر اس کا بیٹا حارث المقصود اور یہ وہی حارث ہے جس نے قباذ شاہ ایران کے زندیقی عقائد اختیار کرنے سے انکار کر دیا تھا۔وہ بنوکلب کے ساتھ قتل ہو گیا اور اس کا مال واسباب بھی لٹ گیا۔اس نے اپنے بیٹوں کو معد کے مختلف قبیلوں کا حاکم مقرر کر رکھا تھا۔لیکن اس کے اکثر بیٹے قتل کئے گئے۔مثلاً ان میں سے حضر بن حارث، جو بنواسد پر حکمرانی کیا کرتا تھا۔اپنے ظلم وستم کی وجہ سے ان کے ہاتھوں قتل ہوا۔اس کے بیٹے امراؤالقیس نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کی بہت کوشش کی اور مدد حاصل کرنے کے لئے وہ قیصر روم کے پاس بھی پہنچا۔مگر طماح اسدی نے اس کی چغلی کھائی کہ اسے بادشاہوں کی بیٹیوں کے ساتھ عشق لڑانے کی عادت ہے۔اس پر قیصر نے امراؤالقیس کو ایک زہر آلودہ لباس پہننے کو دیا جس سے اس کا جسم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

کندہ کے بعد بنوجبلہ کی موت:......تواریخ الامم کے مصنف کا بیان ہے کہ کندہ کے بادشاہوں کے بعد بنوجبلہ بن عدی بن ربیعہ کی طرف منتقل ہو گئی۔اسی خاندان میں سے ''قیس بن معدی کرب'' نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی۔اعشیٰ اور اس کی بیٹی عمرو انہی میں سے تھے۔اس سرکش عورت کا ذکر ان جنگوں میں آیا ہے جو مسلمانوں نے مرتد لوگوں کے ساتھ لڑیں۔

عمرو اور اشعث:......اس کا بھائی اشعث مسلمان ہو گیا تھا مگر رسول اکرم ﷺ کے بعد مرتد ہو گیا۔اور حبر کے مقام پر قلعہ بند ہو گیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فوج نے اسے شکست دے کر اسے قید کر کے خلیفہ کے پاس لے آئے۔توبہ کرنے پر خلیفہ نے اس پر احسان کیا اور اسے آزاد کر کے اپنی ہمشیرہ کی شادی اس کے ساتھ کر دی۔بنواشعث جن کا ذکر حکومت امویہ کے زمانے میں آتا ہے وہ اسی کی نسل سے تھے ❸۔

---

❶......اس بارے میں سموال نے اشعار بھی کہے ہیں جو کہ ابن الاثیر صفحہ نمبر ۳۳۴)۔ ❷......اس مقام پر مطبوعہ نسخوں کی عبارت اغلاط سے پر ہے۔ہم نے یہ ترجمہ کتاب الاغانی (مطبوعہ بولاق، جلد ۱۹، صفحہ نمبر ۹۹) کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد کیا ہے۔ ❸......ان کی نسل میں سب سے زیادہ مشہور عبدالرحمن بن الاشعث ہیں۔جنھوں نے ایام بنوامیہ میں بڑا دور گزرا ہے۔ان کا ذکر آئے گا۔

• ''سکون'' اور ''سکاسک'' نامی قبیلے: کندہ کی شاخوں میں سکون اور سکاسک علاقہ مشرقی یمن میں ہے اور جادہ اور علم نجوم میں مشہور ہیں۔ان کی ایک بڑی شاخ تجیب بھی ہے۔ بنوصمادح ،بنوذی النون اور بنوافطس جو اندلس کے ملوک الطوائف میں سے تھے۔وہ بھی اس قبیلے کے تھے۔واللہ تعالیٰ وارث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین لارب غیرہ۔

ملوک کندہ کا شجرہ نسب
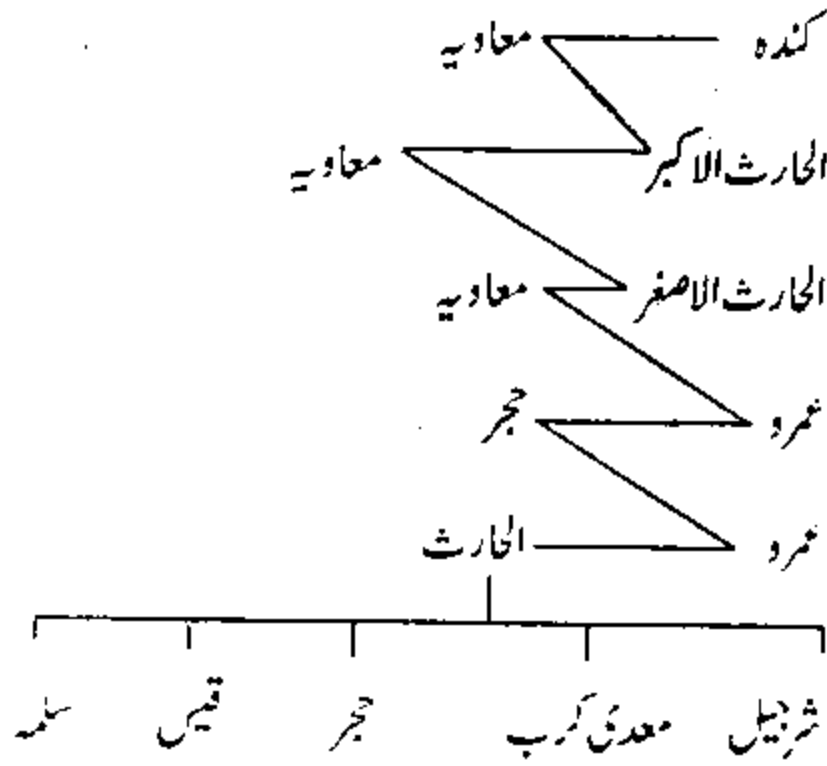
آل جفنہ یعنی غسان کے حکمران (شام میں)

عمالقہ:...... جہاں تک ہماری معلومات ہیں عربوں میں سب سے پہلے جن لوگوں نے ملک شام میں اپنی حکومت قائم کی۔وہ عمالقہ تھے۔ پھر بنوارم بن سام آئے جو ارمانیون ❶ کے نام سے معروف ہوئے۔شام کے عمالقہ کے نسب کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض انہیں عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد قرار دیتے ہیں۔اور بعض مؤرخ عمالیق بن لاوذ کی اولاد میں سے تھے۔ان دنوں بنوارم شام اور عراق کے آس پاس صحراؤں میں رہتے تھے۔ان کا ذکر تورات میں بھی آیا ہے۔ایران کے ملوک الطوائف کے ساتھ ان کی لڑائیاں بھی ہوئیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

عمالقہ کا آخری حکمران:...... عمالقہ کا سب سے آخری بادشاہ سمیدع بن ہوبر تھا۔جس وقت بنواسرائیل نے شام پر قبضہ کیا تو یوشع بن نون نے سمیدع کو قتل کر ڈالا۔اس کے بعد حکومت بنوظرب بن حسان کی طرف منتقل ہوگئی جو عمالقہ کی شاخ بنوعاملہ میں سے تھے۔اس خاندان کی آخری یادگار ملکہ زباء تھی جو عمرو بن سمیدع کی بیٹی تھی قضاعہ الجزیرہ میں ان کے پڑوس میں رہتے تھے اور جب عمالقہ کمزور ہوئے تو قضاعہ ان پر غالب آ گئے۔

قبیلہ تنوخ:...... زباء کی موت کے بعد جب ''ظرب بن حسان'' کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا تو عربوں کی حکومت ''قبیلہ تنوخ'' کے ہاتھ میں آ گئی۔جو قضاعہ کی ایک شاخ تھے۔اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ حیرہ اور انبار میں ارمانیوں کے پڑوس میں ٹھہرے تھے۔بقول مسعودی تنوخ میں تین حکمران ہوئے ہیں۔(۱) نعمان بن عمرہ (۲) اس کا بیٹا نعمان بن عمرو (۳) اس کا بھائی حوار ابن عمرو۔یہ تمام حاکم رومیوں کی طرف سے مقرر

❶ ...... ارمانیوں aramaens۔

کئے گئے تھے۔ پھران کی حکومت کمزور ہوگئی توان پر سلیح غالب آ گئے۔ جوقضاعہ کی ایک شاخ تھے۔ پھرضجاعمہ کا خاندان برسراقتدار آیا یہ بھی سلیح کی نسل سے تھے۔ یہ لوگ عیسائی ہو گئے تھے۔ اوررومیوں نے ان کو عربوں کا حاکم بنا رکھا تھا۔ یہ صورت حال کچھ مدت قائم رہی۔ وہ ''مئواب'' میں آباد تھے جو بلقاء کی سرزمین میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بادشاہ جس نے سلیح کو اطراف شام کا حاکم مقرر کیا قیصر طیطش بن ہامان تھا❶۔

بنوسلیح کے حکمران:......ابن سعید مغربی کہتے ہیں کہ ''بنوسلیح کے دوحکمران خاندان تھے۔ بنوضجعم اور بنوعبید۔ بنوضجعم کا دورحکومت چلتا رہا یہاں تک کہ قبیلہ غسان نے آکران کی سلطنت چھین لی۔ ان کا آخری حکمران زیاد بن ہبولہ تھا۔ جو اپنی باقی ماندہ قوم کے ساتھ حجاز کی طرف نکل گیا۔ مگر وہاں حجر آکل المرار نے اسے قتل کر دیا۔ جو کہ تبابعہ کی طرف سے حجاز کا گورنر تھا۔

''تنوخ'' سے بعض ماہرین کی مراد:......علم انساب کے بعض ماہر تنوخ سے مراد ان بنوضجعم اور دوس کو لیتے ہیں جو بحرین میں آباد ہو گئے تھے۔ پھرضجاعم سرزمین شام کی طرف اور دوس عراق کے میدانوں کی طرف روانہ ہوئے۔ بنوعبید، الحضر کے مقام میں جا کر وہاں کی حکومت کے وارث ہوئے۔ جس کے آثار سنجار کے میدان میں اب تک باقی ہیں۔ ان کا مشہور حکمران ضیزن بن معاویہ گزرا ہے۔ جو قبیلہ جرامقہ کے ہاں ''ساطرون'' کے نام سے مشہور ہے۔ شاہ پور کے ساتھ جو معاملہ ہوا وہ ایک مشہور قصہ ہے۔

بنوکہلان:......پھرعربوں کی حکومت قبیلہ حمیر کے ہاتھ سے نکل کر کہلان کے قبضے میں چلی گئی، جو یمن کے صحرائی علاقے میں آباد تھے۔ اس کے بعد عمرو مزیقیا نے قبیلہ ازد اور کہلان کے دوسرے قبائل کے ساتھ یمن سے نکل کر حجاز کا رخ کیا بنوازد نے یمن سے چل کر قبیلہ عک کے علاقے میں پڑاؤ ڈالا جو زبید اور رمع کے درمیان تھا ازد نے قبیلہ عک کے ساتھ جنگ لڑی اور ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا۔ پھر ہوظہران میں رہنے لگے اور مکہ میں جرہم کے ساتھ ان کی جنگ ہوئی۔ پھر وہ مختلف ملکوں میں آباد ہو گئے۔ چنانچہ بنونصر بن ازد شراۃ اور عمان میں، بنوثعلبہ یثرب میں اور بنوحارثہ مکہ کے نزدیک ''مرالظہران'' میں آباد ہوئے، اور یہ وہی ہیں جن کو اب خزاعہ کہا جاتا ہے۔

غسان کی وجہ تسمیہ:......مسعودی نے لکھا ہے کہ جب عمرو مزیقیاء یمن سے چل کر سراۃ اور مکہ کے درمیان پہنچا تو بنونصر اور عمران نجومی اور عدی بن حارثہ تو وہاں مقیم ہو گئے۔ مگر عمرو بن مزیقیاء اور بنومازن نے اپنا سفر جاری رکھا اور آخر کار قبائل اشعر اور عک کے علاقوں کے درمیان ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا جو غسان کہلاتا تھا اور زبید اور رمع کی وادیوں کے درمیان واقع تھا۔ انہوں نے وہاں کا پانی استعمال کیا اور غسان کہلائے۔ قبائل معد اور ان کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ قبیلہ معد نے ان پر فتح پائی اور انہیں سراۃ کی جانب دھکیل دیا۔ چنانچہ ''سراۃ'' وہی پہاڑ ہے جس میں بنوازد رہتے ہیں اور شام کی سرحدوں میں واقع ہے۔❷

عمرو بن عامر کی اولادیں:......ابن کلبی لکھتا ہے کہ عمرو بن عامر مزیقیاء کی مندرجہ ذیل اولادیں تھیں۔ (۱) جفنہ جس سے حکمرانوں کا سلسلہ چلا (۲) حارث جسے محرق بھی کہتے ہیں یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے لوگوں کو بطور سزا کے جلا دیا تھا (۳) ثعلبہ جسے عنقاء بھی کہتے ہیں (۴) حارثہ اور (۵) ابوحارثہ اور (۶) ابومالک (۷) اور کعب (۸) اور وداعہ (۹) اور عوف (۱۰) اور ذہل وائل جو نجران کی جانب دھکیلے گئے اور (۱۱) عبیدہ (۱۲) اور عمران عمرو۔

ان میں سے ابوحارثہ، عمران اور وائل نے غسان کا نام پایا۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) جفنہ (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) اور عوف ایک قول یہ ہے کہ ثعلبہ اور عوف نے بھی غسان کا پانی نہیں پیا۔

غسان کی آمد شام میں:......جب غسان ملک شام میں آئے تو وہ ''ضجام'' کے پڑوس میں آ کر ٹھہرے جو ''قبیلہ سیح'' کی شاخ تھے۔ ان

---

❶ ......قیصر طیطش (Titus) کا عہد حکومت ۷۹ء سے ۸۱ء تک ہے۔ ❷ ......ان کا ذکر پہلے مختصراً قضاعہ کے ذیل میں آیا ہے وہاں کسی بنا پر ذکر کر دیا گیا ہے اس لئے تکرار کا شبہ نہ کیا جائے (ثناءاللہ محمود)۔

دونوں غسان کا سردار ثعلبہ بن عمرو اور ضجاعم کا سردار "داؤد لثق بن ہبولہ" تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ ضجاعم رومیوں کی طرف سے عربوں کے حاکم مقرر تھے۔ اور جو قوم ان کے علاقے میں تھی یہ اسے قیصر کی جماعت میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ مگر غسان نے عربوں کی ریاست ان سے چھین لی۔ کیونکہ حکومت اور ریاست بنو حمیر کے ہاتھ سے نکل کر کہلان اور اس کی "شاخوں" کی طرف منتقل ہو چکی تھی، اور یمن سے نکلنے سے پہلے ہی ان کی حکمرانی مشہور ہو چکی تھی۔ کیونکہ یہ لوگ بہت کثرت اور قوت والے لوگ تھے اور اصول یہ ہے کہ عزت اور طاقت انہی کے حصے میں آتی ہے جو تعداد میں زیادہ ہوں۔

غسان اور ضجاعمہ کی جنگ:…… جب غسان پہلے پہل شام میں آ کر ٹھہرے تو "ضجاعم" نے ان سے ٹیکس مانگا مگر غسان نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر دونوں میں جنگ ہوئی اور اس جنگ میں غسان نے شکست کھائی اور اطاعت کا اقرار کر لیا اور ٹیکس ادا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان کے قبیلے میں "جزع بن عمرو" جوان ہوا اور دونوں میں دوبارہ لڑائی ہوئی۔ اس مرتبہ غسان کو فتح ہوئی تھی۔ قیصر روم نے اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں غسان ایرانیوں کی امداد نہ کریں، ان کے سردار "ثعلبہ بن عمرو" اور اس کے بھائی جزع بن عمرو" کو بلایا اور ان سے اس بات پر معاہدہ کر لیا کہ اگر کوئی عرب قبیلہ غسان پر حملہ کرے گا تو قیصر چالیس ہزار رومی فوج کے ساتھ ان کی مدد کرے گا اور اگر کوئی دشمن قیصر پر حملہ آور ہو گا تو غسان تیس ہزار فوج کے ساتھ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ چنانچہ اس معاہدے سے گسان کی حکومت مزید مضبوط اور مستحکم ہو گئی اور ایک حکمران سے دوسرے حکمران کو ورثے میں ملتی رہی۔ ان کا پہلا حکمران ثعلبہ بن عمرو بنا۔

ثعلبہ کے بعد کے حکمران:…… جرجانی کہتے ہیں کہ "ثعلبہ بن عمرو" کے بعد اس کا بیٹا حارث بن ثعلبہ حکمران بنا۔ جس کی ماں کا نام ماریہ تھا اس کے بعد اس کا بیٹا منذر بن حارث، پھر اس کا بیٹا نعمان، پھر ابوبشر بن حارث۔ بعض ماہرین نسب نے اس کا نسب اسی طرح ہی بیان کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ عوف بن حارث بن عوف کا بیٹا ہے۔ پھر حارث اعرج حکمران بن پھر عمرو بن الحارث اعرج، پھر منذر بن حارث اعرج۔ پھر ایہم بن جبلہ پھر اس کا بیٹا جبلہ حاکم بنے۔

غسان کا پہلا حکمران:…… مسعودی نے لکھا ہے کہ غسان کا پہلا حکمران حارث بن عمرو مزیقیاء بن تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حارث بن ثعلبہ (جو ماریہ ذات القرطین کا بیٹا تھا) پھر نعمان بن حارث۔ پھر ابوشمر بن حارث۔ پھر اس کا بھائی منذر بن حارث۔ پھر اس کا بھائی جبلہ بن حارث۔ پھر عوف بن ابی شمر۔ پھر حارث بن ابی شمر۔ اسی حارث کے عہد میں بعثت نبوی ہوئی تھی۔ اور جب رسول اکرم ﷺ نے تہامہ، حجاز اور یمن کے حکمرانوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو آپ ﷺ نے حضرت شجاع بن وہب اسدی کو حارث کی طرف بھیجا تا کہ اسلام کی دعوت دے اور دین حق کی رغبت دلائے۔ (محمد بن اسحاق نے اسی طرح بیان کیا ہے)۔

حسان رضی اللہ عنہ کی مدح:…… حیرہ کا حاکم نعمان بن منذر اسی حارث بن ابی شمر کے دور میں تھا۔ ان دونوں میں ہی کشمکش رہتی تھی۔ اور عرب شعراء مثلاً اعشیٰ اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہ ان کے درباروں میں جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حسان نے خاندان جفنہ کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے تھے۔

لله در عصابة نادمتهم
يوماً بجلق في الزمان الاول
اولاد جفنة حول قبر ابيهم
قبر ابن مارية الكريم المفضل
لا يسئالون عن السواد المقبل

کیا ہی خوب تھے وہ لوگ جن کا میں زمانہ گزشتہ میں جلق (یعنی دمشق) میں ہمنشین رہا۔ وہ جفنہ کی اولاد تھے اپنے جد امجد ابن ماریہ کی قبر کے پاس رہتے تھے۔ بڑا کریم اور فیاض تھا۔ ایسے دریا دل مہمان نواز تھے کہ ان کے کتے بھی ان مہمانوں پر کبھی نہیں بھونکتے تھے۔ جو ان کے ہاں جوق در جوق آیا کرتے تھے۔

حارث بن ابی شمر کے بعد: …… حارث بن ابی شمر کے بعد اس کا بیٹا حکمران بنا پھر اس کے بعد جبلہ بن ایہم بن جبلہ، اس کا دادا جبلہ وہی ہے جو اپنے بھائیوں شمر اور منذر کے بعد حکمران بن تھا۔ ابن سعد مغربی لکھتے ہیں کہ غسان میں سے پہلا شخص جس نے شام پر حکمرانی کی اور ضجاعم کی حکومت کا خاتمہ کیا وہ "جفنہ بن یقیاء" ہے۔

حارث بن جبلہ: … تواریخ الامم سے منقول ہے کہ جب "جفنہ" حکمران بنا تو اس نے جلق یعنی دمشق آباد کیا۔ اس کی حکومت پینتالیس سال تک رہی اور سلسلہ حکومت اس کی اولاد میں برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان میں سے حارث بن جبلہ سامنے آیا جو کہ ابو شمر کے نام سے مشہور ہوا اور عربوں کے اشعار میں بھی ان کا ذکر آ رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حارث اعرج حکمران بنا اس کی ماں کا نام ماریہ ذات القرطین تھا۔ جس کا ذکر حضرت حسان کے اشعار میں بھی آیا ہے۔

جنگ حلیمہ: ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حیرہ کے حاکم منذر بن ماء السماء نے ایک لاکھ فوج کے ساتھ حارث غسانی پر چڑھائی کر دی۔ چنانچہ حارث نے اس کے مقابلہ میں قبائل عرب میں سے ایک سو منتخب جانباز بھیجے (جن میں لبید شاعر بھی تھا جو ان دنوں جوان تھا)۔ انہوں نے یوں ظاہر کیا گویا صلح کے بارے میں گفت وشنید کرنے آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے منذر کے خیمے کو گھیر کر اس پر اچانک حملہ کر دیا اور تمام لوگوں کو قتل کر دیا جو خیمے میں منذر کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ بعض بچ کر نکل آئے بعض وہیں مارے گئے۔

دن میں تارے نظر آ گئے: …… پھر غسان نے منذر کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ منذر کی فوج بدحواس ہو چکی تھی۔ اس لئے انہوں نے شکست کھائی۔ اس جنگ میں چونکہ حارث ❶ کی بیٹی حلیمہ بہادروں کا دل بہلا رہی تھی، اس لئے یہ جنگ یوم حلیمہ کے نام سے مشہور ہوئی ❷ کہتے ہیں کہ ایسا گھمسان کا رن پڑا تھا کہ گرد وغبار کی وجہ سے ایسا اندھیرا ہو گیا تھا کہ دن ہی کے وقت ستارے نظر آنے لگے تھے۔

جفنہ بن منذر: …… پھر حارث اعرج کی اولاد میں سلسلہ جاری رہا یہاں تک جفنہ بن منذر حکمران بنا اس نے محرق کا لقب پایا کیونکہ اس نے آل نعمان کے دار الحکومت یعنی حیرہ کو جلا ڈالا تھا اس نے تیس سال حکومت کی اور آس پاس کے ملکوں میں اپنی خوب دھاک بٹھائی۔

نعمان بن عمرو: اس خاندان کا تیسرا حکمران نعمان بن عمرو تھا۔ جس نے قصر سوید بنایا۔ حارث کا "قصر سیدا" کے پاس ہے۔ اور نابغہ اشعار میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اس کا باپ کوئی حکمران نہیں تھا بلکہ محض لشکر کا سپہ سالار تھا۔

جبلہ بن نعمان اور اس کی اولاد کی حکومت: …… پھر جبلہ بن نعمان حکمران بنا جس کا دار الحکومت صفین تھا۔ اس نے عین اباغ کی جنگ میں منذر بن منذر کو شکست دے کر قتل کر ڈالا۔ اس کی نسل میں سے نو آدمی یکے بعد دیگرے حکمران بنے۔ دسواں حکمران ابو کرب بن حارث تھا۔ جس کا مرثیہ نابغہ نے کہا تھا۔ اس کا دار الحکومت جولان تھا جو دمشق کے قریب تھا۔

ایہم بن جبلہ: پھر ایہم بن جبلہ حکمران بنا اسے قبائل عرب کا آپس میں لڑانے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ بعض قبیلوں نے ایک دوسرے کو فنا کر دیا۔ بنو جسر اور عائلہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ اس کا دار الحکومت تدمر تھا۔ اس کے بعد پانچ بادشاہ ہوئے۔ چھٹا اس کا بیٹا جبلہ بن ایہم تھا۔ جو اپنے خاندان کا آخری حکمران ثابت ہوا۔

جبلہ بن ایہم کا اسلام اور ارتداد: … جبلہ بن ایہم کی سلطنت بڑی مستحکم تھی۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو وہ حکومت پر قابض تھا۔ جب مسلمانوں نے شام فتح کیا تو جبلہ مسلمان ہو گیا اور اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ چلا آیا۔ اس کی آمد پر اہل مدینہ اسے دیکھنے کو بے تاب ہوئے۔ حتیٰ کہ مستورات نے بھی اسے دیکھنے کے لئے کوششیں کیں۔ حضرت عمر نے اسے بڑی عزت سے ٹھہرایا اور اعلیٰ رتبے سے سرفراز کیا۔

---

❶ …… حارث (الاعرج) بن جبلہ کا عہد حکومت ۵۲۹ء سے لے کر ۵۶۹ء تک ہے۔ اس کی والدہ کا لقب "ذات القرطین" ہے۔ جس کے معنی بالیوں والی خاتون۔ ❷ ابن الاثیر نے بھی اس بات کو حلیمہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اسی طرح معجم البلدان میں ہے۔ مگر ابن الاثیر نے اس بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے (صفحہ نمبر ۵۴۲)۔

ارتداد کا سبب:.....مگر اس نے بد قسمتی سے قبیلہ فزارہ کے ایک مسلمان کے منہ پر طمانچہ مار دیا جس نے اس کے گھسٹتے ہوئے تہبند پر پاؤں رکھ دیا تھا۔ وہ شخص جبلہ کو بدلہ لینے کے لئے حضرت عمرؓ کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت عمرؓ نے جبلہ سے کہا کہ تم سے بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ جبلہ نے جواب دیا کہ اس صورت میں ایسے دین کو چھوڑ دوں گا جس میں عام لوگوں کے مقابلہ میں بادشاہوں سے بدلہ لیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر تم میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ جبلہ نے جواب دیا کہ مجھے ایک رات کی مہلت دیجئے کہ اپنے بارے میں غور کرلوں۔

جبلہ کا فرار اور قیصر کے پاس پناہ:.....پھر اس نے اپنا مال واسباب اٹھایا اور راتوں رات مدینہ سے چل دیا اور سرحد پار کر کے قیصر کے پاس جا پہنچا اور اپنی وفات (۲۰ھ) تک قسطنطنیہ میں ہی مقیم رہا۔ معتبر راویوں کا بیان ہے کہ جبلہ کو اپنے کئے پر ندامت ہوئی اور وہ عمر بھر اپنے اس فعل پر روتا رہا۔ کہتے ہیں کہ وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو انعام واکرام بھیجا کرتا تھا۔ یہ اس مدح کے صلہ میں تھا جو انہوں نے اس کی اور اس کی قوم کی ایام جاہلیت میں کی تھی۔ ابن ہشام کی رائے یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (اپنا سفیر بنا کر) جبلہ ہی کی طرف بھیجا تھا۔

شام کے غسانی حکمرانوں کی تعداد:.....علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ شام کے غسانی حکمرانوں کی تعداد ''گیارہ تھی'' نعمان اور منذر، جبلہ اور ابوشمر کے بھائی تھے۔ اور یہ سب حارث بن جبلہ کی اولاد ہیں۔ آل جفنہ کے علاوہ شام پر رومیوں نے اور لوگوں کو بھی حاکم مقرر کر رکھا تھا، مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن عوف کو، یہ اس عوف ثعلبہ بن عامر کا دادا تھا جس نے داؤثق کو قتل کیا تھا رومیوں نے ابو جبلہ بن عبداللہ کو بھی شام کا حاکم بنایا تھا اور یہ وہی ابو جبلہ ہے جس سے مالک بن عجلان نے یثرب کے یہودیوں کے خلاف مدد مانگی تھی، جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

غسان کا انجام:.....علامہ بن سعید مغربی نے تواریخ الامم سے نقل کیا ہے کہ جفنہ کے بادشاہوں کی کل تعداد بتیس ہے۔ اور ان کی حکومت چھ سو سال تک رہی۔ اب شام میں غسان کی نسل باقی نہیں۔ اور قبیلہ ''طئی'' کے لوگ ان کی سرزمین کے وارث بن گئے ہیں۔

بقول علامہ ابن سیدان کی امارات وریاست پہلے ''بنومراؤ'' کے پاس تھی مگر اب بنومہنا کے قبضے میں ہے اور وہ دونوں ربیعہ بن علی کی اولاد میں سے ہیں۔ شام چھوڑنے کے بعد بنو غسان قسطنطنیہ کی سرزمین میں آباد ہو گئے تھے اور قیصروں کی حکومت کے خاتمہ تک وہیں رہے۔ اس کے بعد انھوں نے چرکس کے پہاڑوں پر جانے کی تیاری شروع کی جو کہ بحر طبرستان (یعنی بحیرہ خزر) اور بحر بنطس [1] (بحر اسود) کے درمیان واقع ہے۔ باب الابواب بھی اس پہاڑ میں واقع ہے۔

چرکس کا حال:.....یہاں نصرانی ترکوں میں سے کئی قومیں آباد ہیں مثلاً چرکس، ارکس، الان اور کسا اور ان کے ساتھ ایرانی اور یونانی بھی گھل مل گئے ہیں۔ مگر چرکس ان میں سے سب سے زیادہ ہیں۔ جب رومی قیصروں کا خاتمہ ہو گیا تو قبائل غسان اس پہاڑ کی طرف چلے گئے۔ اور چرکس کے حلیف بن کر ان کے ساتھ جل گئے۔ اور ان کے نسب آپس میں خلط ملط ہو گئے۔ چنانچہ اکثر چرکس لوگ کہتے ہیں کہ ہم غسان کی نسل میں سے ہیں۔ وللہ حکمة بالغة في خلقه والله وارث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین لا انقضاء لکلکه ولا رب غیره۔

---

[1]..... بحر بنطس (Sea of Pontus) بحر اسود قدیم نام ہے۔

غسان کا شجرۂ نسب

قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے حالات

قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کو قیلہ کی اولاد بھی کہتے ہیں جن کے ہاتھ میں یثرب کی حکومت رہی ہے۔اس فصل میں ہم یہ بیان کریں گے کہ ان کی ابتدا کیسے ہوئی؟۔انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی کیسے مدد کی اور ان کی حکومت کا کیسے خاتمہ ہوا۔

عمالقہ:......اس سے پہلے ہم یثرب کے بارے میں لکھ چکے ہیں کہ اس کی بنیاد یثرب بن فانہ بن مہلہل بن ارم بن عوص نے ڈالی تھی،اور عبیل عاد کا بھائی تھا۔علامہ سہیلی کے قول کے مطابق یثرب کا نسب اس طرح ہے یثرب بن قائد بن عبیل بن مہلا ئیل بن عوص بن عملیق بن لاوذ بن ارم۔یہ قول زیادہ صحیح اور معقول ہے۔ان کی حکومت ان کے بھائیوں میں یعنی بنو جاسم کی طرف منتقل ہوگئی جو عمالقہ میں سے تھے ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا۔ پھر بنو اسرائیل نے اسے مغلوب کر کے قتل کر دیا اور حجاز کا ملک عمالقہ کے ہاتھ سے چھین لیا۔

حجاز کی عمالقہ کے دور میں شادابی کے دلائل: ..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دور میں حجاز آباد اور شاداب تھا۔ اس کی گواہی اس بات سے بھی ملتی ہے کہ جب بنو اسرائیل نے حضرت داؤدؑ کے خلاف بغاوت کی اور ان کے بیٹے اشبوشت ۔ کے ساتھ مل کر ان پر خروج کیا تو حضرت داؤدؑ یہودا کی اولاد کے ساتھ خیبر کے طرف چلے گئے پھر ان کا بیٹا شام کا حکمران بن گیا حضرت داؤدؑ خیبر میں سات سال تک مقیم رہے یہاں تک کہ ان کا بیٹا قتل ہو گیا اور وہ شام واپس گئے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف یثرب تک ملی ہوئی آبادی نہ تھی بلکہ خیبر تک پھیلی ہوئی تھی ۔ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگ حجاز میں سکونت پزیر ہو گئے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے خیبر کے یہود اور قریظہ اور نضیر کے قبیلے بھی حجاز میں چلے آئے تھے۔

حجاز کی شادابی اور حارثہ بن ثعلب کا قیام: ..... مسعودی لکھتا ہے کہ اس زمانے میں حجاز سب ملکوں سے زیادہ سرسبز اور شاداب تھا اس لئے یہودیوں نے یثرب میں سکونت اختیار کر لی اور ہر جگہ قلعے اور مکانات بنا لئے تھے اور حکومت ان کے ہاتھ میں آ گئی تھی ۔ اس کے بعد دوسرے قبائل عرب بھی آ کر ان میں شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی آباد ہو گئے ۔ اور انہوں نے بھی وہاں قلعے اور گھر بنا لئے ۔ ان کی حکومت بیت المقدس کے حکمرانوں کے ہاتھ میں تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں سے تھے چنانچہ بنی نعیف کے ایک شاعر نے کہا ہے کہ:

ولو نطقت یوما قباء لخبرت ... بانا نزلنا قبل عاد و تبع

و آطامنا عادیة مشمخرة ... تلوح فتنعی من یعادی و یمنع

اگر قبا کو قوت گویائی ملے تو وہ ضرور اس بات کی خبر دے گا کہ ہم وہاں عاد اور تبع سے بھی پہلے آباد تھے اور ہمارے قلعے قدیم اور بلند ہیں جو چمکتے دمکتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی موت کی خبر دیتے ہیں۔

قبیلہ ازد کی آمد: ..... جب مزیقیاء یمن سے نکلا اور قبیلہ غسان نے شام میں اپنی حکومت قائم کر لی تو مزیقیاء کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ثعلبہ عنقاء حکمران ہوا، پھر ثعلبہ کے بعد ثعلبہ عمرو جو اس کے بھائی جفنہ کا بیٹا تھا حاکم بنا تو اس بات پر ثعلبہ عنقاء کا بیٹا حارثہ ناراض ہو کر یثرب کی طرف چلا گیا مگر بنو جفنہ اور ان کے ساتھی شام میں بدستور ٹھہرے رہے ۔ حارثہ فریقین میں آپس میں امن وامان اور ایک دوسرے کے دفاع کا عہد و پیماں ہو گیا ابن سعید لکھتے ہیں کہ ان دنوں یمن کی حکومت شریب بن کعب کے ہاتھ میں تھی اور دیہات والے ان کے زیر نگین تھے۔ آخر کار دوسرے لوگوں کی کثرت اور ان کے غلبے کی وجہ سے اس کی حکومت کا تختہ الٹ گیا۔

یثرب کے یہودی قبائل: ..... ابو الفرج اصفہانی نے کتاب ❶ الاغانی میں لکھا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کوہن بن ہارون کی اولاد میں سے تھے اور حضرت موسیٰؑ کے بعد یثرب کے علاقے میں رہنے لگے تھے ۔ یہ بات بنو ازد کے یمن سے چلے جانے اور اوس اور خزرج کے یثرب میں آباد ہونے سے پہلے کی ہے ۔ یہ روایت علی بن سلیمان اخفش نے عماری کی سند سے نقل کی ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ پرانے زمانے میں عمالیق رہتے تھے جو بہت طاقتور تھے ۔ وہ تمام علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے چنانچہ ان میں سے بنو نعیف بنو سعد بنو ازرق اور بنو مطروق ❷ مدینے میں رہتے تھے ۔ حجاز کا بادشاہ بھی انہی میں سے تھا جس کا نام ارقم تھا وہ تیما اور فدق کے درمیانی علاقے پر حکمران تھا ۔ عمالیق مدینہ کے حاکم تھے اور نخلستان اور کھیتوں کے مالک تھے۔

یہود کی حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی: ..... جب حضرت موسیٰؑ نے شہروں کے ظالم حکام کے خلاف لشکر کشی کی تو انہوں نے بنو اسرائیل کی فوج عمالقہ کی طرف بھیجی اور ان کو حکم دیا کہ ان کے کسی شخص کو زندہ نہ چھوڑیں مگر انہوں نے ارقم کے ایک بیٹے کو جو بہت خوبصورت تھا قتل ہونے سے بچا لیا ۔ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد جب وہ واپس آئے جو انہوں نے بنو اسرائیل کو اس واقعہ کی اطلاع دی ۔ بنو اسرائیل نے کہا کہ یہ تو گناہ کی بات ہے اس لئے ہمارے ہاں شام میں داخل مت ہونا۔

یہود کی مدینے آمد: ..... چنانچہ وہ عمالقہ کے علاقوں کی طرف لوٹ گئے اور مدینے میں جا کر ٹھہر نے یہودیوں کے یثرب میں آباد ہونے کا

❶ کتاب الاغانی جلد ۱۹ صفحہ نمبر ۹۴/۹۷ (مطبوعہ بولاق ۱۲۸۵ھ) ۔ ❷ ..... عربی نسخہ میں نظرون لکھا ہے۔

یہ پہلا واقعہ ہے۔ چنانچہ وہ مدینے کے اردگرد پھیل گئے اور انہوں نے وہاں قلعے اور جاگیریں بنالیں اور ایک عرصے تک یوں ہی آباد رہے۔ حتیٰ کے رومی لوگ بنی اسرائیل پر غالب آگئے کسی کو قتل کردیا اور کسی کو قید کرلیا ن۔ چنانچہ بنونضیر، بنوقریظہ اور بنو بہدل حجاز کی طرف بھاگ گئے۔ رومیوں نے ان کا تعاقب کیا مگر وہ شام اور حجاز کے درمیانی صحراء میں پیاس سے ہلاک ہوئے چنانچہ وہ مقام ''تمرالروم'' کے نام سے مشہور ہوا۔

مدینہ کے یہودی قبائل:...... جب یہ تین قبیلے مدینہ پہنچے تو انہوں نے ایسی جگہ سکونت اختیار کی جہاں گھنے درخت تھے وہ جگہ وباء زدہ تھی اس لئے انہوں نے مناسب جگہ کی تلاش میں لوگوں کو بھیجا آخر کار بنونضیر بطحان کے قریب اور بنوقریظہ اور بنو بہدل مہروز کے مقام میں رہنے لگے چنانچہ جب اوس اور خزرج یثرب (مدینہ) میں آئے تو مندرجہ ذیل یہودی قبیلے وہاں آباد تھے (۱) بنوثعلبہ (۲) بنوزرعہ (۳) بنوقینقاع (۴) بنونضیر (۵) بنوقریظہ (۶) بنو بہدل (۷) بنوعوف (۹) بنوفصیص (۱۰) بنواسرائیل کے ساتھ وہاں چند عرب قبیلے بھی تھے۔ مثلاً (۱) بنومرثد اور (۲) بنونیف جو قبیلہ بلی کی شاخیں تھیں اور د بنوشطبیہ جو غسان کی اولاد میں سے تھے۔ بنوقریظہ اور بنونضیر کاہنان کہلاتے تھے۔ ❶

بنوازد کی آمد:...... عرم کا سیلاب آیا اور قبیلہ ازد کے لوگ یمن سے نکلے تو ازدستوہ شام میں سراۃ کے مقام پر ٹھہرے خزاعہ نے بطن مرّ، غسان نے بصریٰ یعنی سرزمین شام میں، ازدعمان نے عمان میں سکونت اختیار کرلی۔ اور اوس اور خزرج صرار کنویں کے پاس ٹھہرے۔ بعض بیرونی حصے میں اور بعض دیہات میں وہاں کے مکینوں کے ساتھ آباد ہوگئے۔ اس کے پاس نہ اونٹ تھے اور نہ بھیڑیں کیونکہ مدینہ میں چراگاہیں نہ تھیں اور نہ ہی اس کے پاس نخلستان تھے اور نہ ہی کھیت صرف چند جوہڑ اور چھدکھیت تھے جو انہوں نے بنجر زمین کو صاف کر کے تیار کر لئے تھے وہاں نخلستان اور دیگر جائیدادیں یہودیوں کے قبضے میں تھیں۔

اوس اور خزرج کی مڈبھیڑ:...... اوس اور خزرج کے قبیلے ایک مدت تک اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ مالک بن عجلان ابوجبیلہ غسانی کے پاس گیا جوان دونوں غسان کا بادشاہ تھا۔ مالک نے اپنی قوم کی غربت اور تنگ دستی کے بارے میں بتلایا، ابوجبیلہ نے کہا کہ کیا بات ہے ہم نے اپنے ہمسایوں کو کیوں مغلوب کیا حالانکہ ہم اپنے ملک کے باشندوں پر غالب آچکے۔ ہیں پھران نے ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ مالک نے واپس آکر اپنی قوم کو بتایا کہ ابوجبیلہ عنقریب آئے گا چنانچہ انہوں نے مہمانداری کی تیاریاں کیں۔

ابوجبیلہ کی مدینے آمد اور یہودیوں کا قتل:...... ابوجبیلہ نے ذوحرض کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور اوس اور خزرج کو اپنی آمد سے آگاہ کیا اس خیال سے کہیں یہودی اپنے قلعوں میں محفوظ نہ ہوجائیں۔ ابوجبیلہ نے ایک مکان بنوایا اور وہاں یہودیوں کے سرداروں کو بلوایا۔ جب وہ اپنے خادموں کے ساتھ آئے تو اس نے انہیں مکان میں داخل ہونے کی اجازت دے دی اور اس کے ساتھ ہی اسکے سپاہی اس کے حکم کے مطابق ان کو ایک ایک کر کے قتل کرتے گئے یہاں تک کہ ان سب کو ختم کردیا۔ پھر ابوجبیلہ نے اوس اور خزرج والوں سے کہا کہ ان یہودی سرداروں کے قتل کے بعد بھی اگر تم اس ملک پر غالب نہ آسکے تو تم نہایت نکمے لوگ ثابت ہوگے۔ ❷ اس کے بعد ابوجبیلہ تو شام چلا گیا مگر اوس اور خزرج نے دشمنی مول لے لی۔

مالک بن عجلان کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل:.......... مالک بن عجلان نے اس کے بعد یہودیوں کی پھر دعوت کی اور ان کو بلایا مگر انہوں نے ابوجبیلہ کی غداری یاد دلا کر انکار کردیا۔ مالک نے معذرت کی اور کہا کہ وہ ایسا ارادہ نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہودیوں کے سردار آئے مگر مالک نے پھر غداری کر کے ان کے ستاسی رئیسوں کو قتل کروادیا، باقی رئیس معاملہ بھانپ کر واپس چلے گئے۔ یہودیوں نے مالک کی مورتی بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لی اور جب بھی وہ عبادت گاہ میں داخل ہوتے اس پر لعنت بھیجتے تھے۔

یہودیوں کی شرارتوں کا خاتمہ:........ جب مالک نے یہودیوں کے سرداروں کو قتل کرڈالا تو یہودی ڈر گئے اور انہوں نے اپنی پرانی

---

❶ کیونکہ یہ کاہن بن ہارون کی اولاد میں سے ہیں۔ ❷...... اس مقام پر تاریخ ابن خلدون کے مطبوعہ نسخوں میں غلطی سے فـلا حـر فـيـكـم کے الفاظ چھپ گئے ہیں ان کے بجائے فلا خیر فیکم پڑھنا چاہیے (ثناءاللہ محمود)

شرارت اور فتنہ پردازی چھوڑ دی اور یہودیوں کے ہر قبیلہ کو مجبور ہو کر اوس اور خزرج کے کسی نہ کسی خاندان سے دوستی اور مدد کا تعلق قائم کرنا پڑا (صاحب الاغانی کا بیان ختم ہوا)۔

اوس اور خزرج کے خاندان

حارثہ بن ثعلبہ کے دو بیٹے تھے اوس اور خزرج۔ ان کی ماں کا نام قیلہ تھا جو ارقم بن عمرو کی بیٹی تھی اور بعض مورخین کے مطابق عذرہ کی بیٹی تھی۔ کچھ مدت کے بعد ان کے پاس طاقت آ گئی اور ان کی نسل بڑھی اور ان کے کئی خاندان پیدا ہو گئے۔ اوس کے تمام خاندان مالک بن اوس کی نسل سے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) خطمہ بن جشم (۲) ثعلبہ (۳) لوزان (۴) عوف ہیں۔ یہ سب عمرو بن مالک کی اولاد ہیں۔ اور بنی عوف کی نسل سے (۱) خش (۲) مالک (۳) اور کلفہ ہیں اور مالک بن عوف کی نسل میں سے (۱) معاویہ (۲) زید اور پھر زید کی نسل میں سے (۱) عبید (۲) ضبیعہ (۳) امیہ ہیں۔ اور کلفہ بن عوف کی نسل سے جحجبان بن کلفہ کے خاندان پیدا ہوئے۔

مالک بن اوس کی اولاد کے قبائل:..... مالک بن اوس کی نسل میں سے حارث اور کعب بھی ہیں اور کعب کی نسل میں سے بنو ظفر اور حارث سے حارثہ اور جشم۔ پھر جشم سے بنو عبدالاشہل اور بنو زعورا۔ اور بنو عبدالاشہل سے بنو وقش بن زعبہ بن زعرو۔ مالک بن اوس کی نسل میں سے بنو سعد اور بنو عامر ہیں۔ بنو سعد جعادرۃ بھی کہلاتے ہیں اور بنو عامر کی نسل میں سے بنو اسلم اور بنو واقف کے خاندان بھی ہیں جو امرؤالقیس بن مالک کی اولاد میں سے ہیں۔

خزرج کے خاندان:..... خزرج کے پانچ بڑے خاندان ہیں (۱) کعب (۲) عمرو (۳) عوف (۴) جشم (۵) حارث۔

(الف) کعب کی نسل میں سے بنو ساعدہ ہیں۔

(ب) عمرو کی نسل میں سے بنو نجار ہیں جن کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً (۱) بنو مالک (۲) بنو عدی (۳) بنو مازن (۴) بنو دینار پھر مالک بن نجار کی اولاد میں سے (۱) مبذول (جس کا نام عامر ہے) (۲) غانم (۳) عمرو کے خاندان ہیں۔ عمرو کی نسل میں سے بنو عدی اور بنو معاویہ ہیں۔

(ج) عوف کی نسل میں سے بنو سالم اور قواقل ہیں اور وہ دونوں عوف بن عمرو کے بیٹے ہیں۔ اور قواقل کی نسل میں سے بنو ثعلبہ اور بنو مرضخہ ہیں جو قواقل بن عوف کی اولاد ہیں۔ اور سالم کی نسل میں سے بنو عجلان اور بنو سالم کے خاندان ہیں۔

(د) جشم کی نسل میں سے بنو غضب اور تذید اور غضب کی نسل میں سے بنو ضیاضہ اور بنو زریق اور تذید کی نسل میں سے بنو سلمہ پیدا ہوئے۔ (ہ) اور حارث کی نسل میں سے بنو خزرہ اور بنو حرام ہیں جو عوف بن حارث کی اولاد ہیں۔

یہودیوں کی عہد شکنی: ..... جب اوس اور خزرج کے قبیلے یثرب میں پھیل گئے اور ان کی نسل بڑھنے لگی تو یہودیوں نے ان سے خائف ہو کر صلح اور آشتی کا وہ عہد و پیمان توڑ ڈالا جو انہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ ان دنوں یثرب میں عزت و شوکت صرف یہودیوں کو حاصل تھی چنانچہ قیس بن خطیم ❶ کہتا ہے:

كنا اذا ابنا قوم بمظلمة ... شدت لنا الكاهنان الخيل واعتزموا

بنو الراهون وواسونا بانفسهم ... بنو الصريخ فقد عفوا وقد كرموا

جب کوئی قوم ہم پر ظلم کرتی تھی تو کاہنان یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبیلے گھوڑے دوڑا کر ہماری مدد کو پہنچتے تھے۔ اسی طرح بنو رہون کے

❶..... قیس بن خطیم اوس کا ایک شاعر تھا جس کا سن وفات ۶۱۲ء ہے۔ اس کا دیوان یورپ میں چھپ چکا ہے۔ مزید حالات کے لئے دیکھئے: کتاب الاغانی جلد دوم، خزانۃ الادب جلد سوم اور جرجی زیدان کی تاریخ ادب اللغۃ جلد اول، طبعہ جدیدہ۔

پکے ارادے کے مالک اور بنوصریغ اپنی جانوں پر کھیل کر ہمارے ساتھ ہمدردی کرتے تھے یہ سب لوگ بڑے پاکباز اور سخی تھے۔

مالک بن عجلان: ..... کچھ عرصہ کے بعد اوس اور خزرج کے ہاں مالک بن عجلان جوان ہوا۔ جب اس کی شان بڑھی تو دونوں قبیلوں نے اسے اپنا سردار بنالیا جب یہودیوں نے اپنا معاہدہ توڑا تو مالک بن عجلان ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو شکست دی۔ وہ غسان کے بادشاہ ابوجبیلہ سے بھی شام میں ملا اور بقول بعض مؤرخین کے اس نے رمق بن زید کو اس طرف روانہ کیا بحرحال وہ ابوجبیلہ کے پاس گیا اور اسے اشعار سنائے:

اقسمت لااطعم من رزق قطره ۔۔۔ حتیٰ تکثر للنجادة رحیل

حتّٰی الاقی معشر انی لهم ۔۔۔ خل ومالهم لنا مبذول

ارض لنا تدعی قبائل سالم ۔۔۔ ویجیب فیها لؤمالك وسلول

قوم اولو وعزة غیرهم ۔۔۔ ان الغریب ولو یعز ذلیل

ترجمہ: میں نے قسم کھائی تھی کہ میں رزق کا ایک ٹکڑا بھی نہیں کھاؤں گا جب تک کہ نجات کا کوئی راستہ نہ نکل آئے اور میں ان لوگوں سے نہ جاملوں جن کا میں گہرا دوست ہوں۔ اور جن کا مال ہمارے لئے حاضر ہے ہماری سرزمین میں سالم کے قبیلوں کو آواز دی جاتی ہے اور مالک اور سلول جواب دیتے ہیں۔ وہ صاحب عزت ہیں مگر بہرحال بے وطن ہیں اس لئے کمتر اور خوار ہیں۔

ابوجبیلہ اس سے بہت خوش ہوا اور ان کی مدد کے لئے اپنے ملک سے نکلا، ابوجبیلہ عبداللہ بن حبیب بن حبیب عبد حارثہ خزرجی کا بیٹا تھا اس لحاظ سے خزرجی کا ہم نسب تھا۔ بہت پہلے خبیب بن عبد حارثہ اور اس کا بھائی غانم غسان کیساتھ ملک شام کی طرف چلے گئے تھے اور اپنے قبیلے یعنی خزرج سے جدا ہو گئے تھے۔

ابوجبیلہ کی چال بازی اور اوس اور خزرج کا غلبہ: ..... ابوجبیلہ اوس اور خزرج کی مدد کے لئے یثرب کی طرف آیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ یہودیوں کو اس کے ارادے کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ قلعے میں محصور ہو گئے ہیں۔ اس پر ابوجبیلہ نے اپنے اصلی ارادے کو چھپا کر یہ ظاہر کیا کہ میں یمن جانے کے ارادے سے آیا ہوں۔ چنانچہ یہودی اپنے قلعوں سے نکل آئے۔ اس کے بعد ابوجبیلہ نے ان کے سرداروں کی دعوت کی اور ان سب کو دھوکے سے قتل کروادیا۔ اس دن سے اوس اور خزرج طاقتور ہو گئے اور یثرب کے بالائی اور زیریں حصے میں پھیل گئے۔ اور جہاں چاہا سکونت پذیر ہو گئے اور قبیلہ کی اولادیں اوس اور خزرج پر غالب آگئے اور یہودیوں کے لئے اپنے قلعوں کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ باقی نہیں رہی تھی پھر ان کا ہر ایک قبیلہ اوس اور خزرج کے کسی نہ کسی خاندان کی حمایت وحفاظت کا محتاج ہو گیا۔

تبع کے بیٹے کا اہل یثرب کے ہاتھوں قتل: ..... ابن اسحٰق نے یہ بھی لکھا ہے کہ بنوعدی بن نجار کے ایک آدمی نے جس کا نام احمر تھا۔ تبع کے ایک لشکری کو دیکھا جو اس کے کھجور کے درخت سے ایک خوشہ توڑ رہا تھا چنانچہ اس نے اسے اپنی درانتی سے اسے قتل کر ڈالا اور کہا کہ انما التمر لمن ابره یعنی کھجور صرف اس شخص کا حق ہے جو درخت کو قلم کرے۔ اس واقعہ سے تبع اور بھی ناراض ہو گیا اور اہل شہر کے ساتھ اس کی جنگ کی ٹھن گئی۔

تبع کے ساتھ کون لڑا؟: ..... اس قصے کے بارے میں ابن قتیبہ یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص جو تبع کے ساتھ لڑا تھا۔ وہ مالک بن عجلان تھا۔ مگر علامہ سہیلی نے اس قول کو صحیح ہونے سے انکار کر دیا ہے اور دونوں روایتوں میں یوں فرق بیان کیا ہے کہ عمرو بن طلہ تو تبع کے عہد میں تھا اور مالک بن عجلان ابوجبیلہ کے زمانے میں تھا۔ اور ان دونوں زمانوں میں بڑا فاصلہ ہے۔ اوس اور خزرج کے قبیلے یثرب کے یہودیوں پر غالب آئے اور انہیں بڑی عزت وشوکت حاصل ہوئی حتیٰ کہ ان کے پڑوسی مضری قبائل ان کے ساتھ دوسری کا عہد وپیمان کرنے لگے۔ آخرکار ان دونوں قبیلوں کے درمیان فتنہ وفساد برپا ہوا اور لڑائیاں چھڑ گئیں اور عرب کے قبائل اور یہودیوں میں سے جو قبیلہ اس کے ساتھ دوستی کا عہد وپیمان باندھنا تھا یہ اس سے مدد کی درخواست کرتے۔

جنگ بعاث: ابن سعید لکھتے ہیں عمرو بن اطنابہ خزرجی حیرہ کے بادشاہ نعمان بن منذر کے پاس گیا تو اس نے اسے مدینے کا حاکم بنا دیا اس طریقے سے حکومت کا سلسلہ خزرج میں چل پڑا مگر اس کے ساتھ خزرج اور اوس کے درمیان لڑائی کا سلسلہ بھی قائم رہا۔

ان کی آپس کی لڑائیوں میں سب سے مشہور جنگ جنگ بعاث ہے ❶ جو بعثت نبوی سے پہلے واقع ہوئی۔ اس موقع پر خزرج کا سردار عمرو بن نعمان تھا اوس کا سردار حضیر الکتائب بن سماک تھا۔ خزرج کے ساتھ ان کا حلیف اشجع ❷ اور جہینہ کے قبیلے تھے اور اوس کے ساتھ مزنیہ کا قبیلہ تھا جو طلحہ بن ایاس کی ایک شاخ تھا۔ اس کے علاوہ اوس کے ساتھ بنو قریظہ اور نضیر کے یہودی قبیلے تھے۔ دن کے شروع حصے میں خزرج کو غلبہ حاصل رہا۔ پھر حضیر گھوڑے سے اترا اور اس نے قسم کھائی کہ میں گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گا چاہے قتل ہو جاؤں۔ اپنے سردار کے تیور دیکھ کر اوس اور ان کے حلیف پلٹے اور خوب لڑے تو خزرج کو شکست ہوگئی اور ان کا سردار عمرو بن نعمان مارا گیا۔ جنگ بعاث آخری لڑائی تھی جو اوس اور خزرج کے درمیان ہوئی۔

ظہور اسلام: ...... اسلام کا سورج ان پر طلوع ہوا۔ اس وقت وہ جنگوں سے تنگ آ چکے تھے اور فتنہ و فسادات سے نفرت کرنے لگے تھے۔ اسی دوران یثرب کے چند آدمی مکہ میں عقبہ کے مقام پر رسول خدا ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی مدد کرنے کو کہا۔ پھر انہوں نے اپنی قوم کو یہ بات بتادی جیسا کہ ہم آئندہ چل کر بیان کریں گے۔ اہل یثرب نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور ان کی مدد پر کمربستہ ہوگئے۔ اس وقت خزرج کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ کان یوم بعاث قدمہ اللہ لرسولہ یعنی جنگ بعاث یثرب میں رسول اللہ ﷺ کی آمد کی تمہید تھی۔

اہل یثرب میں رسول اکرم ﷺ کا چرچا: ...... الغرض اہل یثرب کو معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک نبی ظاہر ہوئے ہیں جو ایک خاص دین لائے ہیں۔ مگر ان کی قوم نے ان سے اعراض برتا ہے ان کو جھٹلایا ہے اور اذیت پہنچائی ہے۔ یثرب والوں اور قریش کے درمیان پرانی دوستی تھی۔ اس بنا پر ابو قیس بن الاسلت نے جو قبیلہ اوس میں سے تھا قریش مکہ کو ایک قصیدہ لکھ کر بھیجا جس میں اس نے قریش کی حرمت و بزرگی کو تسلیم کیا تھا ان کی فضیلت اور شرافت کا ذکر کیا اور انہیں لڑائی سے روکا اور رسول خدا ﷺ کی مخالفت کے ہاتھ سے روکنے کی فہمائش کی اور ان کو یہ بات یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اصحاب فیل کے حملے سے کیسے نجات دلائی تھی۔

قیس بن الاسلت کا نبی کریم ﷺ کی حمایت میں قصیدہ: ...... اس قصیدہ کا پہلا شعر یہ ہے۔

ایا راکبا اما عرضت فبلغن

مقالة اوسی لوی بن غالب ❸

اے سوار! اگر تو پیش کرے تو ایک اوسی شخص کا یہ پیغام لوی بن غالب کو پہنچا دینا۔

اس قصیدہ میں تقریباً پینتیس اشعار ہیں جن کو ابن اسحٰق نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے۔ یہ قصیدہ اس نیکی اور ایمان کی پہلی علامت ہے۔ جس کا بیج اہل یثرب کے دلوں میں بویا گیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی حاجیوں کو دعوت اسلام: ...... جب رسول خدا ﷺ اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوگئے تو آپ ﷺ کا یہ معمول بن گیا تھا کہ عرب کے علاقوں میں جو حاجی حج کے موسم میں مکہ آتے تھے آپ ﷺ ان سے دین اسلام کی نصرت اور امداد کی درخواست کرتے تھے تاکہ آپ اہل عالم کو وہ پیغام پہنچا سکیں جو آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تھا مگر قریش کے دوسرے عرب قبائل کو آپ سے

---

❶ ان کے درمیان جنگیں ہوئیں ہیں ابن الاثیر نے اس کی تفصیل یوں لکھی ہے (۱) جنگ سمیر (۲) جنگ کعب بن عمرو والمازنی (۳) یوم السرارة (۴) جنگ حصین بن الاسلت (۵) جنگ ربیع ظفری (۶) جنگ فارع (۷) جنگ ربیع (۸) جنگ بقیع (۹) جنگ فجار الاول (۱۰) جنگ مجس ومفرس (۱۱) جنگ فجار الثانی (۱۲) جنگ بعث دیکھئے ابن الاثیر (صفحہ نمبر ۴۴۳) ❷ ...... ابن الاثیر میں اس کا نام اشجع لکھا ہے (جلد ا صفحہ نمبر ۴۴۳)۔ ❸ ...... تصحیح واستدراک (ثناء اللہ محمود) (یہ قصیدہ دیوان الحماسہ میں منقول ہے)۔

ملاقات کرنے سے روکتے تھے اور آپ ﷺ پر دیوانگی اور شعر وشاعری اور جادوگر ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر آیا ہے۔

یثرب میں اسلام کی آمد:......ایک سال حج کے موقعے پر رسول اکرم ﷺ عقبہ کے مقام پر خزرج کے چند لوگوں سے ملے جس میں چھ اشخاص تھے۔ (۱) اسعد بن زرارہ (۲) عوف بن حارثہ (یہ دونوں غانم بن مالک کے خاندان میں سے تھے (۳) رافع بن مالک (۴) عقبہ (۵) قطبہ بن عامر۔ رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم کون سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم قبیلۂ خزرج میں سے ہیں۔ پھر پوچھا کہ تم یہود کے موالی یعنی حلیفوں میں سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم بیٹھ نہیں سکتے کہ تم سے بات کر سکوں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھ گئے آپ نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی اور قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں۔

اہل یثرب کا آپس میں مشورہ:......اہل یثرب ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آپ جو کچھ سکھاتے ہیں سیکھ لو کیونکہ خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر یہود کیا کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ تم سے پہل کر جائیں۔ لہٰذا انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت قبول کر لی اور آپ کی تصدیق کر کے آپ پر ایمان لے آئے۔ مگر آپ کی نصرت اور امداد کے معاملے کو اپنی قوم کی رائے پر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ یثرب چلے آئے اور انہوں نے اپنی قوم سے نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اس سے پورے شہر میں اسلام کا چرچا پھیل گیا اور یثرب کا کوئی گھر باقی نہ رہا جس میں رسول خدا ﷺ کا ذکر خیر نہ ہوتا ہو۔

بیعت عقبہ اولیٰ:......آئندہ سال یثرب کے بارہ افراد حج کے لئے گئے اور رسول اکرم ﷺ سے عقبہ کے مقام پر ملے۔ یہ ملاقات بیعت عقبہ کہلاتی ہے ان بارہ افراد کے نام یہ ہیں۔ (۱) اسعد بن زرارہ (۲) عوف بن حارث ❶ اور اس کا بھائی (۳) معاذ (یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے) (۴) رافع بن مالک بن عجلان (۵) قطبہ بن عامر بن حریرہ بن نمرو بن غانم) (۶) عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب۔ یہ لوگ پہلے چھ اشخاص میں سے ہیں باقی چھ کے نام یہ ہیں (۱) عبادہ بن صامت (۲) ذکوان بن عبدالقیس (۳) عباس بن عبادہ (یہ نو آدمی بنوخزرج سے تھے) (۴) ابوعبدالرحمٰن جو خزرج کے حلیف تھے۔ قبیلہ اور اوس کے دو آدمی تھے (۵) یعنی ابوالہیثم بن تیہان (۶) اور عویم بن ساعدہ۔ رضی اللہ عنہم

بیعت کے الفاظ:......مذکورہ افراد نے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت کے الفاظ وہی تھے جو عورتوں کی بیعت کے تھے۔ کیونکہ ابھی مسلمانوں پر جنگ فرض نہیں ہوئی تھی یعنی ابھی تک اہل اسلام کو جہاد کا حکم نہیں ملا تھا۔ اس لئے بیعت صرف قبول اسلام تک محدود تھی بیعت النساء کے الفاظ یہ ہیں

ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن

(ترجمہ) وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

وعدہ پورا کرنے پر جنت کی بشارت:......اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنا وعدہ پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا تو اور تمہیں اسی دنیا میں اس کی سزا ملے گی تو وہ سزا گناہ کے لئے کفارہ کا کام دے گی اور اگر تمہارا گناہ قیامت تک پوشیدہ رہا تو پھر تمہارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو عذاب دے گا اور اگر چاہے تو بخش دے گا۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یثرب روانگی:......رسول اکرم ﷺ نے حضرت مصعب ❷ بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ حضرت مصعبؓ ان کو قرآن پاک سکھاتے تھے۔ اسلام کی تعلیم دیتے تھے اور دین کی تلقین کیا کرتے تھے نماز کے وقت امامت کرتے تھے۔ آپ حضرت اسعد بن

---

❶......عوف بن حارثہ بدر میں اپنے دو بھائیوں معاذ اور معوذ کے ساتھ حاضر تھے اور معوذ اور عوف شہید ہو گئے تھے (سیرت ابن ہشام) (والاستیعاب)۔ ❷......حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ بڑے جلیل القدر اور بڑے فضیلت والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ بھیج دیا تھا جہاں یہ معلم اور مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ جنگ احد میں ابن قمیئہ لیثی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ جنگ بدر اور احد میں اسلام کا جھنڈا حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ احد میں ان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ جھنڈا اٹھا لیا تھا۔ (دیکھئے الاستیعاب وسیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۴۳۴ ج ۱)۔

زرارہ کے مکان پر ٹھہرے تھے کہ اسلام خزرج میں پھیل گیا اور یثرب میں مسلمانوں کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی اور وہ وہیں نماز جمعہ ادا کرنے لگے۔

حضرت اسید اور قبیلہ عبدالاشہل کا اسلام:..... اس کے بعد قبیلہ اوس سے سعد بن معاذ اور ان کے چچازاد بھائی اسید بن حضیر الکتائب ایمان لے آئے۔ یہ دونوں حضرات بنو عبدالاشہل کے سردار تھے۔ ان کے ایمان لانے سے عبدالاشہل کا تمام خاندان مسلمان ہو گیا۔ اوس کی ہر شاخ میں سے کسی نہ کسی شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ حتی کہ یثرب کا کوئی گھر ایسا باقی نہیں رہا جس میں مسلمان مرد یا عورتیں نہ ہوں۔ صرف بنو امیہ بن زید، خطمہ، وائل اور واقف نے ابو قیس بن الاسلت کے اثر سے قبول اسلام میں توقف کیا حتی کے اسلام کا ابتدائی زمانہ گزر گیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ:..... پھر حضرت مصعبؓ مکہ میں واپس آئے ان کے ساتھ یثرب کے مسلمان بھی تھے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے ایام تشریق ❶ میں عقبہ کے مقام پر ملنے کا وعدہ کیا اور پھر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس جماعت میں تہتر مرد اور عورتیں تھیں۔ ان سب نے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس کے ساتھ ہی اس بات کا عہد کیا کہ اگر کوئی شخص آپ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا تو وہ لوگ آپ کی حفاظت کریں گے چاہے جنگ وقتال کی نوبت ہی کیوں نہ آ جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کے بارہ نقیب مقرر کئے نو قبیلہ خزرج میں سے اور تین قبیلہ اوس میں سے۔ اسی رات عبداللہ بن عمرو بن حرام اسلام لے آئے۔ جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا وہ حضرت براء بن معرور خزرجی ❷ تھے۔

قریش کا تعاقب:..... قریش کو بھی اس بات کی اطلاع مل گئی کہ یثرب کے مسلمان رسول اکرم ﷺ کے پاس جمع ہیں مگر بیعت مکمل ہو چکی تھی۔ قریش ان کے تعاقب میں نکلے چنانچہ انہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر باندھ دیا مگر جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ان کو چھڑا دیا۔ کیونکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکہ میں جبیر رضی اللہ عنہ کی حمایت حاصل تھی۔ جب مسلمان یثرب واپس آئے، تو انہوں نے اسلام کا کھلم کھلا اعلان کر دیا۔

بیعت قتال:..... اس کے بعد بیعت الحرب ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قتال کی اجازت دے دی اور مسلمانان مدینہ نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر ان الفاظ میں بیعت کی۔

علی السمع والطاعة فی عسرنا و یسرنا منشطنا و مکرھنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول بالحق اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ❸

ہم عہد کرتے ہیں رسول اللہ کی فرمانبرداری کا اپنی تنگ دستی اور فراخی کی حالت میں اور اپنی خوشی اور غمی ہر حالت میں اور خواہ دوسروں کو ترجیح اور فضیلت دی جائے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم حکومت اور سرداری کے لئے اہل الامر سے لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے اور اللہ کے حقوق کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے۔

ہجرت کی ابتدا

جب بیعت عقبہ مکمل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو لڑائی کی اجازت دے دی تو رسول اکرم ﷺ نے ان مسلمانوں کو جو مکہ میں اذیت اٹھا رہے تھے، حکم دیا کہ وہ اپنے بھائیوں یعنی یثرب کے مسلمانوں کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ مسلمان مختلف ٹولیوں میں نکلے اور اس طرح سے آٹھ مسلمان

---

❶..... ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ جب حاجی لوگ منیٰ کے مقام پر ٹھہرتے ہیں اور جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ تشریق کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو سکھانا۔ قدیم زمانے میں قربانی کے گوشت کو ٹکڑے کر کے سکھا لیتے تھے غالباً اسی وجہ سے ان دنوں کا نام ایام تشریق ٹھہرا۔ ❷ حضرت براء کی کنیت ابو بشر تھی۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ بکری کا زہریلا گوشت کھایا تھا اس واقعہ میں حضرت براءؓ شہید ہو گئے تھے۔ حضرت براءؓ کی قبر پر آ کر آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۵۷۵ ج ۱)۔ ❸..... بیعت عقبہ کے الفاظ کیلئے دیکھئے سیرت ابن اسحاق اور صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

ہجرت کر گئے جن کے نام محمد بن اسحٰق نے لکھے ہیں ❶ مکہ میں صرف رسول اکرم ﷺ رہ گئے تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر رہے تھے۔

ہجرت کرنے والے خاص افراد:......مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے بھائی زید، طلحہ بن عبید اللہ، حمزہ بن عبدالمطلب، زید بن حارثہ، انیسہ اور ابو کبشہ (یہ دونوں حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے) اور عبدالرحمٰن بن عوف، اور زبیر عوام اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شامل تھے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول خزرج کا سردار:......پھر رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ قباء (مدینہ) میں پہنچ کر کلثوم بن مطعم کے ہاں ٹھہرے۔ ان دنوں خزرج کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ اہل یثرب کے اسلام قبول کرنے سے اس کا کھیل بگڑ گیا۔ وہ بظاہر تو مسلمان ہو گیا مگر کینہ اور نفاق اس کے دل میں مستقل پوشیدہ رہا۔ جیسا کہ بعد میں ذکر آئے گا۔

اوس کا سردار ابو عامر بن عبد عمرو:......ان دنوں قبیلہ اوس کا سردار ابو عامر بن عبد عمرو تھا۔ جب اس کی قوم نبی کریم ﷺ کے گرد جمع ہو گئی ہے تو وہ دین اسلام کی دشمنی کی بناء پر مکہ سے بھاگ گیا اور جب مکہ بھی مسلمانوں نے فتح کر لیا تو وہ طائف فرار ہو گیا اور طائف کی فتح کے بعد وہ شام بھاگ گیا اور وہیں مر گیا۔

رسول اکرم ﷺ کی مدینے آمد:......رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ کر حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں ٹھہرے اور اس وقت تک وہیں رہے جب تک کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد اور اپنے حجرے بنا لئے۔ اس کے بعد اسلام سارے اوس اور خزرج مین پھیل گیا اور یہ لوگ اس دن سے انصار کہلانے لگے کیونکہ انہوں نے دین اسلام کی نصرت یعنی مدد کی تھی۔

میثاق مدینہ ❷:......آنحضرت ﷺ نے ان سے خطاب فرمایا اور وعظ اور نصیحت کی اور ایک فرمان لکھوایا جس میں آپ نے انصار اور مہاجرین کے آپس میں تعلقات کی وضاحت فرمائی اور یہود کے ساتھ مصالحت فرمائی اور قرار دیا کہ ان کے مذہب اور جائدادوں کے ساتھ کسی قسم کا تعارف نہیں کیا جائے گا اور ان کے حقوق و فرائض معین کر دیئے جیسا کہ ابن اسحٰق کی تاریخ میں مذکور ہے۔

انصار کی جاں نثاری:......اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور ان کی قوم یعنی مکہ والوں کے درمیان جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رسول اللہ نے ان پر چڑھائی کی اور انہوں نے آپ پر لشکر کشی کی۔ کبھی ایک فریق غالب رہتا اور کبھی دوسرا۔ آخر کار رسول اللہ کو ان پر فتح حاصل ہو گئی جیسا کہ ہم آپ کی سیرت میں بیان کریں گے۔ ان تمام جنگوں میں انصار نے صبر و استقامت کا ثبوت دیا اور ان کے بہت سے نامور اور ممتاز شخصیات نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں نثار کیں اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

یہود کے معاہدہ شکن کرتوت:......مگر یہود نے اس دوران وہ معاہدہ توڑ ڈالا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مہاجرین اور انصار سے کیا تھا بلکہ انہوں نے دشمنان اسلام کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو حکم دیا اور آپ نے قبائل یہود کا یکے بعد دیگرے محاصرہ فرمایا۔

بنو قینقاع اور بنو نضیر:......بنو قینقاع تو مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور ایک مسلمان کو قتل کر ڈالا۔ بنو نضیر کا واقعہ یوں ہوا کہ جنگ بدر اور بیر معونہ کے واقعہ کے بعد ان کے پاس گئے۔ اور ان سے قبیلہ عامر کے ان دو آدمیوں کا خون بہا ادا کرنے میں مدد چاہی جن کو عمرو بن امیہ ضمری نے قتل کر ڈالا تھا۔ مگر اسے اس بات کا علم نہ تھا کہ بنو عامر کا رسول ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہے۔ بہر کیف بنو نضیر نے پروگرام بنایا کہ جب رسول خدا ان کے پاس اس غرض سے آئیں گے تو وہ دھوکے سے آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ آنحضرت کو یہودیوں کے اس ارادے کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہودیوں نے جلاوطنی منظور کی اس شرط پر کہ اپنے ہتھیاروں کے سوا جتنا مال و اسباب اپنے اونٹوں پر لاد سکیں لے جائیں

---

❶......اس کی تفصیل سیرت ابن ھشام صفحہ نمبر ۴۶۹۔۵۷۵) پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ❷......رسول خدا ﷺ نے مدینہ کی مختلف جماعتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں جو فرمان لکھوایا اسے میثاق مدینہ کہا جاتا ہے اس کی مکمل تفصیل کے لئے سیرت ابن ہشام اور ابن اسحٰق کا مطالعہ کریں (ثناء اللہ محمود)۔

مدینہ سے نکل کر بنونضیر خیبر کے علاقے میں پھیل گئے۔

بنوقریظہ کا واقعہ:......بنوقریظہ نے جنگ خندق کے موقع پر قریش مکہ کی مدد کی تھی۔ جب اللہ نے مسلمانوں کو خطرہ سے نجات دلائی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے تو رسول اکرم ﷺ نے بحکم الٰہی ان کا محاصرہ کرلیا پچیس دن کے بعد یہودیوں نے مجبور ہو کر بغیر کسی شرط کے ہتھیار ڈال دیئے قبیلہ اوس نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفارش کی اور عرض کیا کہ ان کا فیصلہ ہمارے سپرد کیا جائے۔ جیسا کہ بنوقینقاع کا معاملہ آپ نے قبیلہ خزرج کے سپرد کیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت نے قبیلہ اوس کے رئیس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر فرمایا جو اس وقت جنگ خندق میں زخمی ہو کر مسجد نبوی میں موجود تھے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:......آپ نے اوس سے پہلے اس بات کا حلف لیا کہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو بلا چوں و چرا قبول کریں گے اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اسے رسول خدا ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے عورتیں اور بچے لونڈی اور غلام بنا لئے جائیں اور ان کے مال واسباب کو مال غنیمت تصور کیا جائے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے جو سات آسمانوں کے اوپر سے آیا ہے چنانچہ بنوقریظہ کے تمام مرد قتل کر دیئے گئے جن کی تعداد چھ اور نو سو کے درمیان تھی۔

یہود خیبر کی سرکوبی:......حدیبیہ کے بعد رسول خدا ﷺ نے ۶ ہجری میں خیبر کی طرف پیش قدمی فرمائی اور اس کا محاصرہ کر کے اسے بزور شمشیر فتح کرلیا۔ فتح کے بعد یہودیوں کی گردنیں اڑا دی گئیں اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنا کر گرفتار کرلیا گیا۔ گرفتار شدہ عورتوں میں حضرت صفیہ بھی تھیں ان کے باپ کا نام حیی بن اخطب تھا جو بنوقریظہ کے ساتھ مارا گیا تھا پہلے وہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں تھیں جسے محمد بن مسلمہ نے رسول اللہ کے حکم سے پانچ آدمیوں کے ساتھ رات کے وقت قتل کر دیا تھا۔ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے مصلحت کی وجہ سے حضرت صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا اور گندم اور کھجور وغیرہ مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

خیبر کا مال غنیمت:......خیبر کا مال غنیمت جو پیدل فوج اور سواروں میں تقسیم ہوا اس کے حصوں کی کل تعداد ایک ہزار آٹھ سو تھی ان میں سے چودہ سو حصے پیدل فوج کو ملے اور دو سو سواروں کو۔ خیبر کی زمینیں، شق، نطاۃ اور کتیبہ پر مشتمل تھیں ان میں سے کتیبہ کی زمینیں بطور خمس رسول اللہ کے حصے میں آئیں۔ اور آپ نے اپنی ازواج اور قرابت داروں میں تقسیم کر دیں یا چند دوسرے مسلمانوں کو خدمت کے صلہ میں بخش دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ مساقاۃ پر کر دیں یا چند دوسرے مسلمانوں کو خدمت کے صلہ میں بخش دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ مساقاۃ پر معاملہ کیا۔ یعنی نصف پیداوار کی ادائیگی پر ان کی زمینوں پر برقرار رکھا۔ کچھ مدت تک یہی صورت قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو جلاوطن کر دیا۔

جنگ حنین میں انصار کا امتحان:......جب ۸ھ ہجری میں مکہ فتح ہو گیا اور اس کے بعد حنین کا معرکہ پیش آیا اور رسول ﷺ نے مال غنیمت قریش وغیرہ میں تقسیم کر دیا جن کے دلوں میں آپ ﷺ اسلام کی محبت پیدا کرنا چاہتے تھے تو انصار کا تقسیم سے دل ملول ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کا خون ٹپک رہا ہے اور اس کے باوجود وہ مال غنیمت جس پر ہمارا حق تھا ان میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں یہ بھی خیال آیا کہ رسول اللہ جب اپنا شہر فتح کرلیں گے اور ان کی اپنی قوم کے لوگ یعنی قریش دین اسلام پر جمع ہو جائیں گے تو آپ اپنے وطن میں سکونت اختیار کرلیں گے اور ان کی پرواہ نہ کریں گے۔ انہوں نے یہ باتیں بعض منافقین سے سنیں اور یہ تمام گفتگو رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچی اس کے جواب میں انصار نے واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ آپ نے جو سنا صحیح سنا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا انصار سے خطاب:......آنحضرت ﷺ ان کو جمع کیا اور فرمایا کہ اے انصار تم کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟۔ اس کے جواب میں انصار نے واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ آپ نے جو سنا ہے وہ صحیح سنا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ فرمایا کہ کیا یہ سچ نہیں کہ تم کو دولتمند کر دیا

تم منتشر اور پراگندہ حال تھے اللہ نے میرے ذریعے سے تم میں اتفاق پیدا کیا۔ انصار نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کا احسان سب سے بڑھ کر ہے۔

انصار کی کامیابی اور فضیلت کا انعام:...... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو جواب میں کہہ سکتے تھے کہ اے محمد! تجھ کو جب سب لوگوں نے چھوڑ دیا تو ہم نے تجھ کو پناہ دی تجھ کو جب لوگوں نے جھٹلایا تو ہم نے تیری تصدیق کی۔ لیکن میں لوگوں کو اس لئے مال دیتا ہوں کہ تاکہ ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کردوں۔ حالانکہ دوسرے لوگ مجھے ان سے زیادہ عزیز ہیں۔ کیا تم کو پسند نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میرا شمار بھی انصار میں ہوتا۔ لوگ اغیار ہیں مگر تم محرم اسرار ہو یعنی لوگ غیر ہیں مگر تم لوگ میرے اپنے ہو اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی دوسری وادی میں تو میں یقیناً انصار کا ساتھ اختیار کروں گا انصار اس گفتگو سے خوش ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یثرب واپس آئے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ ہی سکونت پزیر رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلالیا۔

سقیفہ میں انصار کا اجتماع:...... جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی انصار سقیفہ میں جمع ہوئے اور خزرج کے قبیلے نے مسلمانوں کو حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کی دعوت دی اور قریش سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے ہو وہ امارت کا حصول یا کم سے کم امارت وحکومت میں اپنے لئے کچھ حصہ چاہتے تھے پھر اس لئے بھی کہ خزرج نے رسول اللہ ﷺ کی نصرت اور امداد کی تھی۔ مگر مہاجرین نے انکار کردیا۔ اور بطور حجت اور دلیل کے وہ وصیت پیش کی جو رسول اللہ ﷺ نے انصار کے حق میں اپنے آخری خطبے میں فرمائی تھی۔

رسول اکرم ﷺ کی نصیحت جو مہاجرین کی خلافت کی دلیل بنی:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں انصار کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں وہ میرے جگر گوشے اور رازوں کے امین ہیں ان کے جو فرائض تھے وہ ان کو ادا کر کے سرخرو ہو چکے مگر ان کے حقوق ابھی باقی ہیں۔ لہذا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ان کی جو خطائیں ہیں ان سے درگزر کرنا۔ مہاجرین نے کہا کہ اگر امارت اور سرداری تمہارا حق ہوتی تو رسول اللہ ﷺ تمہارے بارے میں اس قسم کی وصیت نہیں کرتے۔ بہرحال اس دلیل سے مہاجرین نے انصار کو خاموش کرادیا۔

خزرج کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت:...... چنانچہ حضرت بشیر بن سعد خزرجی ❶ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور دوسرے لوگوں نے بھی ان کی مطابقت کی۔ حبان بن منذر نے کہا کہ اے بشیر تو نے تو اپنے چچازاد بھائی کی امارت پر حسد کیا ہے، (اس لئے قریش کی بیعت کرلی) بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بخدا ہرگز نہیں مگر مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں ایک قوم سے وہ حق چھین لوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ جب قبیلہ اوس نے دیکھا کہ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیعت کرلی ہے تو وہ بھی اٹھے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ:...... اس واقعہ سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بہت ناراض ہوئے اور بیعت نہ کی اور پھر ملک شام کی طرف چلے گئے حتیٰ کہ وہیں فوت ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ جنات نے انہیں قتل کردیا تھا اور لوگ جنوں کا یہ شعر سناتے ہیں۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ

ضربناہ بسہم فلم جخط فؤادہ

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرڈالا اور ان کے دل پر ایسا تیر چلایا جو خطا نہیں گیا۔

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا تعارف:...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بیٹے قیس نے فتوحات اسلام کے دوران بڑے کارنامے انجام دیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے باہمی اختلافات میں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کے تشیع کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے معاویہ! یہ کیا باتیں کررہے ہو بخدا وہ دل جس میں

❶...... ان کا نسب یوں ہے: بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج (ثناء اللہ محمود)

تمہاری دشمنی بھری ہوئی تھی وہ اب تک ہمارے سینوں میں جوش مار رہا ہے اور وہ تلواریں جو ہم نے تم پر چلائیں اب تک ہمارے کندھوں پر لٹکی ہوئی ہیں ان کا شمار عربوں کے نہایت سخی اور فیاض لوگوں میں ہوتا تھا وہ بڑے عظیم الجثہ تھے (لمبے قد اور بھاری بھرکم جسم والے) کہتے ہیں کہ جب وہ سوار ہوتے تھے تو ان کے پاؤں زمین تک پہنچتے تھے ❶۔

یزید کے دور میں انصار کا کردار:..... جب یزید بن معاویہ نے حکومت سنبھالی اور جب اس کا ظلم و ستم ظاہر ہوا اور حق کی جگہ باطل نے لے لی جیسا کہ سب کو معلوم ہے تو انصار کی غیرت دینی جوش میں آئی اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور عبداللہ بن حنظلہؓ کو اپنا سردار بنالیا پھر ابن زبیرؓ نے عبداللہ بن مطیعؓ کو انصار اور مہاجرین کو امیر مقرر کر دیا یزید بن معاویہ نے ان کے مقابلہ میں مسلم بن عقبہ مری کو روانہ کیا دونوں گروہوں کا مقابلہ (مدینہ کے باہر) حرہ بنی زہرہ کے میدان میں ہوا۔ انصار کو شکست ہوگئی اور یزید کی فوجوں نے ان کا بے دریغ قتل کیا۔ کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں مہاجرین اور انصار میں سے ستر بدری صحابی قتل ہوئے تھے اور عبداللہ حنظلہ ❷ بھی شہید ہو گئے حرہ کا قتل عام اور مدینۃ النبی کی تباہی ان سنگین جرائم میں سے ہے جن کا یزید نے ارتکاب کیا۔

اوس اور خزرج کی گمشدگی:..... اس کے بعد مملکت اسلامیہ مضبوط ہوگئی اور عربوں کی سلطنت خوب پھیل گئی تو مہاجرین اور انصار کے قبیلے عراق، شام، افریقہ المغرب اور اندلس کے دور از علاقوں میں محافظ فوج کی حیثیت سے پھیل گئے۔ اس طرح سے خزرج اور اوس کے تمام خاندان بکھر گئے اور یثرب کا شہر ان کے وجود سے خالی ہوگیا اور دوسری قوموں کی طرح وہ بھی مٹ گئے۔

تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم والله وارث الارض ومن عليها و هو خير الوارثين الا خالق سواه ولا معبود الا اياه ولا خيره الا خيره ولا رب غيره وهو نعم المولىٰ ونعمج النصير ولا حول الا قوة الا بالله العلى العظيم وصلى الله علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ اله وصحبه وسلم والحمد لله رب العالمين.
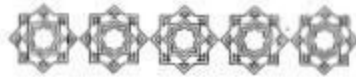
❶ ..... اپنے والد بزرگوار کی طرح حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں شرطہ یعنی پولیس کی خدمات انجام دیتے تھے۔ ان کی تدبیر سیاست کے علاوہ ان کی سخاوت اور فیاضی کے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ مزید حالات کے لئے اسد الغابہ لابن الاثیر جلد چہارم صفحہ نمبر ۲۱۵ دیکھیں۔

❷ ..... تاریخ ابن خلدون کے نسخوں میں اس مقام پر حنظلہ بن عبداللہ لکھا ہے جسے عبداللہ بن حنظلہ پڑھنا چاہیے (ثناء اللہ محمود)۔

خزرج کا شجرۂ نسب   اوس کا شجرۂ نسب

❶ تیم اللہ مورث اعلیٰ بنو النجار کا ہے۔
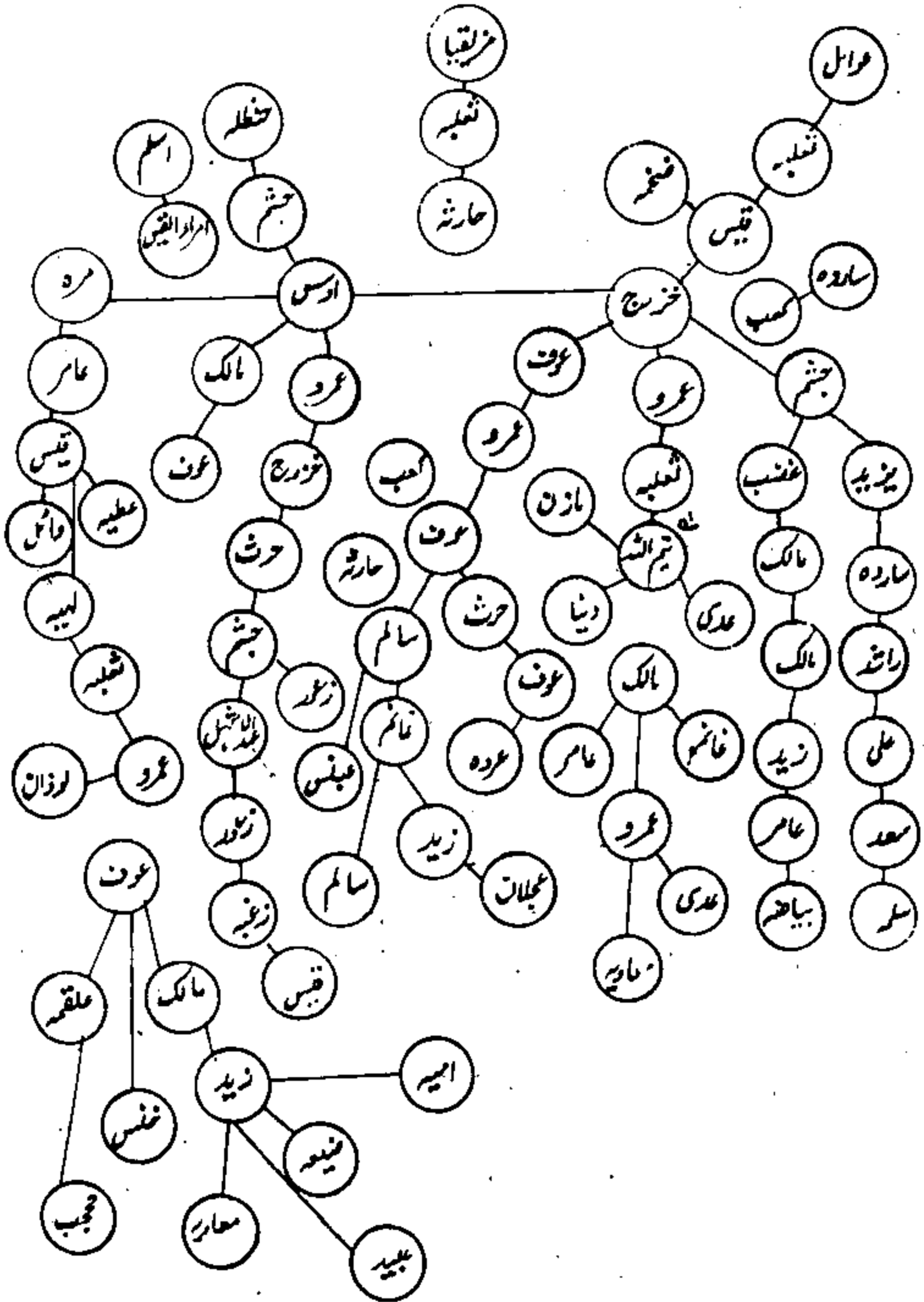
بنو عدنان اور ان کے انساب اور قبائل

ماہرین نسب اس بات پر متفق ہیں کہ عدنان ❶ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں مگر ان کی درمیانی پشتیں معروف نہیں ہیں بلکہ آپس میں خلط ملط ہو گئیں ہیں اور ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ مگر عدنان کی نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف درست ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی نسبت بھی عدنان کی طرف صحیح ہے اور اس پر ماہرین انساب کا اتفاق ہے مگر عدنان اور اسمٰعیل علیہ السلام کی درمیانی پشتوں کے متعلق بہت اختلاف ہے ❷

عدنان کے نسب کے بارے میں اقوال:...... ایک قول کے مطابق وہ نابت بن اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہیں ان کا پورا نسب یوں ہے عدنان بن عدد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشحب بن نابت (یہ بیہقی کا قول ہے)۔

ایک قول یہ ہے کہ عدنان قیدار بن اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہے اس کا پورا نسب یوں ہے عدنان بن آود بن الیسع بن الھمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار (یہ علی بن عبدالعزیز جرجانی نساب کا قول ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے۔ عدنان بن آود بن یشحب بن ایوب بن قیدار۔

عدنان اور قیدار کے درمیان پشتوں کی تعداد:...... علامہ قرطبی نے ہشام بن محمد سے نقل کیا ہے کہ عدنان اور قیدار کے درمیان تقریباً چالیس پشتیں ہیں ❸ میں نے تدمر کے ایک آدمی سے سنا جو یہودیت سے مسلمان ہو چکا تھا اس نے یہودیت کی کتابوں میں پڑھا تھا کہ معد بن عدنان کا نسب اسمٰعیل تک ارمیانی کی کتاب میں مذکور ہے اور وہ نسب اس قول سے تعداد اور ناموں کے لحاظ سے قریب تر ہے۔ اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ زبان کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ نام عبرانی سے ترجمہ ہوئے ہیں۔

قرطبی کا قول:...... علامہ قرطبی نے زبیر بن بکار سے ابن شہاب کی سند سے نقل کیا ہے کہ عدنان اور قیدار کے درمیان تقریباً اتنی ہی پشتیں ہیں۔ ایک ماہر نسب کا بیان ہے کہ اسے معد بن عدنان اور اسمٰعیل کے درمیان چالیس پشتیں یاد تھیں اور اس نے اہل کتاب سے ان کا مقابلہ کیا تو انہیں ایک دوسرے کے مطابق پایا صرف چند ناموں میں اختلاف تھا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ مجھے لکھوا دے چنانچہ اس نے مجھے نسب نامہ لکھوا دیا۔ طبری نے اسے آخر تک نقل کیا ہے، بعض ماہرین نسب عدنان اور اسمٰعیل کے درمیان بیس یا پندرہ پشتیں گناتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ کی تشریح اور اس کا رد:...... الصحیح میں ام سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عدنان کا نسب اس طرح بیان فرمایا ہے معد بن عدنان بن ادد بن زید بن اعراق الثریٰ۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ زید سے مراد ہمیسع ہے اور براہب یا نابت ہے اور عراق الثریٰ سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں۔ مگر علامہ سہیلی نے اس تشریح کو رد کیا ہے کہ حدیث کا مقصود معد اور حضرت اسمٰعیل کے درمیانی آباء کا شمار نہیں بلکہ اس کے معنی دوسری حدیث سے ملتے ہیں۔ انتم بنو آدم و آدم من التراب یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ اس کی تائید ماہرین نسب کے اس متفقہ رائے سے بھی ہوتی ہے کہ عادت کے اعتبار سے یہ بات محال ہے کہ عدنان اور حضرت اسمٰعیل کی درمیانی مدت صرف چار یا پانچ یا دس

---

❶...... نبی کریم ﷺ کے جد امجد ہیں۔ ❷...... ابن اثیر ج ا صفحہ نمبر ۶۸ پر کہتے ہیں کہ معد بن عدنان تک نسب نبوی میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد زبردست اختلافات ہیں۔ ابن ہشام میں لکھا ہے کہ عدنان کے بعد والوں پر ماہرین انساب کا اختلاف ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی جگہ پر متحد ہو نہیں پاتے کہ اس سے اوپر والے پر اختلاف ہو جاتا ہے۔ ❸...... ابن اثیر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ چار پشتیں بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ چالیس تک۔

پشتیں ہوں کیونکہ یہ مدت ان پشتوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ لمبی ہے۔ ❶

---

❶ ...... **معد ابن عدنان کے نسب کے بارے میں مترجم کی تحقیق:** ...... (مترجم) تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ جن مؤرخین نے عدنان سے لے کر حضرت اسمٰعیل تک کی پشتوں کو بیان کیا ہے وہ پانچ ہیں (بیہقی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) نبی ارمیا علیہ السلام کے کاتب وحی پرخیا (۵) الجران میں سے علامہ بیہقی نے عدنان سے اسمٰعیل تک نو پشتیں بیان کہیں ہیں جس کا علامہ ابن خلدون نے ذکر کیا ہے۔

ابن ہشام کا قول: ...... ابن ہشام نے کتاب المغازی والسیر میں آٹھ پشتیں اس طرح بیان کیں ہیں عدنان بن آود ابن ناحور ابن سود ابن یعرب ابن الیشجب ابن نابت بن اسمٰعیل اسی کتاب کے دوسرے نسخے میں دس پشتیں اس طرح لکھی ہیں عدنان بن آود بن سام بن شجب بن یعرب بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیدار بن اسماعیل۔

ابن الاعرابی کا قول: ...... ابن الاعرابی نے آٹھ پشتیں نسب نامہ میں لکھی ہیں عدنان بن آد بن آود بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیذار بن اسماعیل۔ ان پشتوں کے ناموں کو یہ خیال کرنا کہ یہ پورے ہیں اور ان کو حضرت اسماعیل تک پورے سمجھنا سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے جہاں تک ان کے نام یاد تھے وہاں تک لکھ کر ان معروف و مشہور شخص قیذار و اسماعیل کا نام لکھ دیا جیسا کہ عرب، اور شام کے لوگوں کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل متی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں لکھا ہے کتاب نسب نامہ عیسیٰ ابن داؤد ابن ابرہیم حالانکہ حضرت مسیح سے حضرت داؤد علیہ سلام تک بیچ میں بہت سی پشتیں گزریں ہیں لیکن حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے حضرت داؤد علیہ السلام تک بیچ میں بہت سی پشتیں گزریں ہیں لیکن حضرت داؤد اور حضرت ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح کو حضرت داؤد کا اور حضرت داؤد کو حضرت ابراہیم کا بیٹا بنا دیا جن سے نسلی سلسلہ چلا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد رسول اللہ قبیلہ قریش کی اور قریش معد بن عدنان کی اولاد ہیں اس بات کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی روایات عرب کافی ہیں اور جیسا کہ آپ کے زمانے میں اور نہ آپ کے اور کسی شخص کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ آپ قبیلہ قریش کی اولاد سے نہیں ہیں ویسا ہی یقینی اور قومی و ملکی اعتبار سے تسلیم شدہ بات ہونے سے آپ کی موجودگی میں نسب نامہ لکھنے کا خیال پیدا نہیں ہوا اور نہ یہ دقتیں پیش آئیں جو آپ کے بعد نسب نامہ لکھنے والوں کو پیش آئی ہیں آپ دنیا میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نسب نامہ لکھا دیتے برخلاف جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی زندگی ہی میں انسانی عادت کے خلاف بغیر باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں یا نہیں اس وجہ سے ان کے حواری متی نے اپنی انجیل میں سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

ماہرین انساب کے بارے میں واقدی کی روایت کی: ...... میرے نزدیک بہ لحاظ اصول و روایت کوئی اصل نہیں معلوم ہوئی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کی ہے کہ ''کذب النسابون'' یعنی نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہیں۔ علامہ مسعودی نے مروج الذہب میں اس سے ملتی جلتی ایک روایت بیان کی ہے

ولذلك اى لتنازع الناس فى النسب نهى النبى سلعم عن تجاوز معد.لعلم من تباعه الا نساب و كثرة الا راء فى طو ل هذا الا عصار .

اس اختلاف کی وجہ سے جو کہ نسب نامہ میں لوگ کرتے تھے آپ نے معد سے آگے نسب بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اس وجہ سے آنحضرت ﷺ نسب نامہ کے بڑے دور تک ہونے اور اس طویل زمانے میں مختلف آراء ہونے سے بخوبی واقف تھے۔

یہ روایت ایسی ہے کہ جسکے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے کبھی نسب کی نسبت کوئی تذکرہ پیش نہیں آیا سارے عرب کے دل میں یہ بات نقش تھی کہ آنحضرت ﷺ قریش میں سے ہیں اور قریش معد بن عدنان کی نسل سے ہیں بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے سامنے نسب نامہ پر کچھ بحث و گفتگو ہوئی ہو ہاں کئی صدیوں کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام میں شروع ہوا تو مؤرخین کو نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر ہوئی جس کو جہاں تک نام یاد تھے لکھ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد بن عدنان اور حضرت اسمٰعیل کے درمیان بعض دس پشتیں اور بعض بیس پشتیں اور بعض نو ہی پشت لکھ کر قیدار بن اسمٰعیل کا نام لکھ دیتے ہیں۔

قابل اعتبار نسب نامے: ...... پس اب تنقیح کے بعد دو نسب نامہ باقی رہ گئے۔ ایک ارمیاء علیہ السلام کے کاتب پرخیاء اور دوسرا الحبر اء کا۔ الحبر اء کے نسب نامہ کی نسبت ابوالفداء نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار ہے اور اختیار کرنے کے لائق ہے اگرچہ درحقیقت یہ نسب نامہ بھی حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم تک ہے اور اس نے بھی جہاں تک نام یاد تھے لکھ کر عرب و شام کے دستور کے مطابق قیذار بن اسمٰعیل کا نام لکھ دیا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ حمل ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہاں تک پرخیاء کاتب الوحی نے لکھا تھا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ہم پرخیاء کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کریں جو انہوں نے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کا سلسلہ نسب اپنے وقت تک کا لکھا ہے خاص طور پر اس وجہ سے کہ معد بن عدنان حضرت ارمیاء کے زمانے میں تھے اور بخت نصر کے ہنگامہ میں حضرت ارمیاء نے معد بن عدنان کو بچایا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب میں اس کا اعتراف کیا ہے اس پر بعض ناسمجھ انگریزی مؤرخوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ معد بن عدنان اور حضرت ارمیاء کی روایت صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ سے عدنان تک اٹھارہ پشتیں بنتی ہیں اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی پیدائش ۱۳۰ قبل مسیح ہو نہیں سکتی حالانکہ ارمیاء نبی اور بخت نصر کے حملوں کا زمانہ ۵۷۷ قبل مسیح پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مؤرخوں کو اس نسب نامہ میں ناموں کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحیح ہونے کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

عدنان کی اولادیں:...... طبری کی روایت کے مطابق عدنان کی چھ اولادیں تھیں (۱) دیث یعنی عک (۲) عدن جس کے نام پر یمن کا شہر عدن کا نام پڑا (۳) اُدد (۴) ضحاک (۵) عی (۶) ابین

علامہ طبری نے لکھا ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیبؑ بن مہدم کو شہید کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء ارمیاء اور برخیا کو وحی کی کہ وہ بخت نصر کو حکم دیں کہ وہ عربوں پر لشکر کشی کرے اور اسے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عربوں پر مسلط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کو اس بات کی بھی تلقین کی کہ وہ معد بن عدنان کو اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائیں۔ اور اسے ہلاکت سے بچائیں۔ کیونکہ اللہ کی مرضی یوں ہی ہے کہ نبوت محمدیہ معد کی نسل میں ظاہر ہو۔ چنانچہ جب اس کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اسے براق پر اٹھالیا گیا اور حران پہنچا دیا۔ معد انہی کے پاس رہا اور انہوں نے اسے کتاب کا علم سکھایا۔

بخت نصر کی چڑھائی:...... جب بخت نصر نے عرب کے علاقوں پر چڑھائی کی تو قبائل عدنان نے اہل حضور وغیرہ کے ساتھ مل کر ذات عرق نامی مقام پر اس کا مقابلہ کیا۔ مگر بخت نصر نے ان کو شکست فاش دی اور ان سب کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد عدنان کا انتقال ہو گیا اور ایک مدت دراز تک عرب کے علاقے ویران رہے حتیٰ کے بخت نصر مر گیا اور "معد" نے بنی اسرائیل کے انبیاء کے ساتھ مکہ کا رخ کیا۔ ان انبیاء نے حج کیا تو معد نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ پھر معد نے دیکھا کہ اس کے رشتہ دار یمنی قبائل کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں اور ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بھی منتقل ہو گئے ہیں۔ جرہم کی پیدائش کے بعد اہل یمن نے مہربان ہو کر انہیں اس کے وطن واپس بھیج دیا تھا۔ معد نے حارث بن مضاض جرہمی کی اولاد کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ اس کی نسل میں سے جرہم بن جلہمہ ابھی تک باقی ہے تو معد نے اس کی بیٹی معانہ سے شادی کر لی جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

بنو عدنان کے علاقے:...... بنو عدنان کے ٹھکانے اور علاقے نجد کے ساتھ مخصوص ہیں۔ قریش مکہ کے علاوہ کی تمام قبائل دیہات میں رہتے تھے جو ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف سفر کرتے رہتے تھے۔ نجد ایک اونچا علاقہ ہے جو حجاز کے مشرق میں واقع ہے۔ لمبائی ایک مہینہ کا راستہ ہے جس کی ابتدا ان پہاڑی چوٹیوں سے ہوتی ہے جو یمن سے ملی ہوئی ہیں۔ اس کا آخری حصہ وہ ہے جہاں سے ملک شام نظر آتا ہے۔ عراق کی طرف سے نجد کی ابتدا عذیب نامی جگہ سے ہوتی ہے جو کوفہ کے قریب بنو تمیم کے ایک چشمے کا نام ہے۔ اگر آپ حجاز کی سرزمین میں داخل ہوں تو گویا نجد شروع ہو جاتا ہے تہامۃ الحجاز کی طرف سے اس کی ابتدا حضن نامی جگہ سے ہوتی ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انجد من رای حضنا یعنی جو شخص حضن کو دیکھ لے سمجھو کہ نجد میں داخل ہو گیا علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ حضن ایک پہاڑ ہے جو جبل الطائف سے ملا ہوا ہے اور نجد کا سب سے اونچا مقام ہے جہاں

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) کیونکہ عدنان بھی دو ہیں اور معد بھی دو ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ دونوں عدنان کے بیٹوں کے نام معد ہیں لیکن وہ معد جو ہمعصر ارمیاء نبی ہے وہ عک کا بھائی ہے اور اس کا باپ عدنان ۶۰۰ قبل مسیح میں گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام اُدد اول ہے اور یہ معد عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام اُد ہے۔ لہٰذا وہ روایت پہلے معد کے بارے میں ہے نہ کہ دوسرے معد کے بارے میں جیسا کہ بعض انگریزی مؤرخوں نے خیال کر لیا ہے۔

قوم عاد کے قلعہ سے نسب نامہ کی برآمدگی:...... عرب کے ضلع حضر موت میں حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تھا اس میں سے ایک کتبہ نکلا اس میں حضرت ہود علیہ السلام.. راور نیز عک کا بھی نام ہے غالباً یہ عک معد اول کا بھائی ہوگا۔ یہ کتبہ ۱۸۳۹ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز مسمی "پانی نورس" کے افسروں نے نکالا تھا پس جبکہ برخیاء کاتب الوحی کا نسب نامہ کے نیچے الحبر اکا نسب نامہ بطور تتمہ کے ہم لگا دیں تو آنحضرت کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان سے اسمٰعیل تک بلا کسی اختلاف کے ثابت ہو جاتا ہے اور علوم طبعی کے حساب سے بھی (جو کہ عام طور پر اختیار کیا جاتا ہے) صحیح ہو جاتا ہے کیونکہ اسمٰعیل سے آنحضرت تک شتر پشتیں بنتی ہیں۔ ہمیں یہ بات تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں کہ ہم نے یہ نسب نامہ آنحضرت سے لے کر عدنان اول عرب کی ملکی روایتوں سے اور پھر عدنان اول کے اوپر یہود کی روایتوں سے درست کیا ہے اس لئے کہ بنی اسرائیل پڑھے لکھے تھے اور ان کے ہاں تاریخ لکھنے کا اور نسب نامہ محفوظ کرنے کا عمدہ طریقہ موجود تھا اور عرب ان پڑھ امی تھے گو ان کا مثل حافظہ اپنے نسب نامہ اور نسلوں کو یاد رکھنے کا عادی تھا لیکن پشتوں کو ترتیب سے یاد رکھنا نہایت مشکل بات تھی عجب نہیں کہ اسی وجہ سے جس وقت معد ابن عدنان کو ارمیاء علیہ السلام بچا کر لے گئے تھے اس وقت اپنے کاتب الوحی برخیاء سے معد بن عدنان کا نسب نامہ ترتیب سے لکھنے کا حکم دیا ہم اس کے مطابق بنو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول سے اوپر کا سلسلہ نسب برخیاء کاتب الوحی ارمیاء کے لکھے ہوئے نسب نامہ سے اور اس کے نیچے کے سلسلہ نسب میں الحبر اکا نسب نامہ بطور تتمہ لگا دیں گے (انتہیٰ کلام المترجم)

عقاب انڈے دیتے ہیں۔ یہ مقام بنو جشم بن بکر کا ٹھکانہ ہے اور نجد کی سرحد کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے۔

تہامہ:...... تہامہ کا علاقہ حجاز میں نجد کے قریب ہے اور مکہ اور مدینہ تیما اور ایلہ کی سمت میں بحر قلزم کے قریب واقع ہے اس کے مشرق میں عوالی ہیں جو اس سے بلند ہیں اس کے بعد نجد آتا ہے۔ جو اس سے بھی اونچا مقام ہے۔

عوالی اور سروات:...... عوالی اور سروات وہ بلند علاقے ہیں جو تہامہ کو نجد سے الگ کرتے ہیں اور یمن سے شام تک برابر ملے ہوئے چلے گئے ہیں۔ مثلاً سروات ❶ الخیل جو نجد سے نکل کر خانہ بدوشوں کے علاقوں میں داخل ہو گیا ہے۔ اس پہاڑ کے مشرق میں نجد کا صحرا ہے جو یمامہ، عمان، بحرین اور بصرہ تک پھیلا ہوا ہے اور جہاں عرب کے قبائل سردیوں کا موسم گزارتے ہیں۔ یہ قبیلے بے شمار ہیں اور ان کی تعداد صرف ان کے خالق کو معلوم ہے۔

بنو عدنان کا خاص علاقہ نجد:...... علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ نجد کے ساتھ صرف بنو عدنان کے خاص قبیلے مخصوص تھے۔ اور بنو قحطان میں سے صرف قبیلہ طئی، سلمٰی اور جاء کے پہاڑوں کے درمیان آباد تھا۔ عدنان کے قبائل تہامہ اور حجاز کے علاوہ عراق اور الجزیرہ میں بھی پھیلے ہوئے تھے اور اسلام کے ظہور کے بعد وہ دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گئے۔

عدنان کی شاخیں:...... بنو عک اور بنو معد قبیلہ عدنان کی شاخیں ہیں عک کا وطن زبید کے آس پاس تھا۔ قبیلہ عک سے بنو عائق کی شاخ نکلی جو ایک بڑا قبیلہ ہے اسلام کے دور میں اس میں سے بہت سے سردار اور امیر پیدا ہوئے۔

قبیلہ معد:...... معد ایک بڑا قبیلہ ہے جس سے عدنان کی ساری نسلیں چلیں۔ یہ وہی معد ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نبی ارمیا کو وحی کی تھی کہ اسے بخت نصر کی لشکر کشی کے وقت عرب علاقوں سے نکال لے جائیں کیونکہ اللہ اس کی اولاد میں سے آخری نبی پیدا کرنے والا تھا۔

معد کی اولاد میں سے بنو ایاد اور بنو نزار نامی قبیلے پیدا ہوئے اور ایک قول کے مطابق قنص اور انمار بھی اسی کی اولاد میں سے ہیں۔

قنص بن معد کی امارت:...... قنص کو اس کے باپ کے بعد عربوں کی امارت و حکومت ملی۔ اس نے چاہا کہ اپنے بھائی نزار کو حرم سے نکال دے۔ مگر اہل مکہ نے اسی کو نکال دیا اور نزار کو اس پر ترجیح دی جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے اپنا مال اپنی اولاد میں بانٹ دیا چنانچہ اس نے ربیعہ کو گھوڑا دیا اور مضر کو سرخ خیمہ اور انمار کو گدھا اور ایاد کو حکمت اور عصاء دی مگر میراث کے بارے میں انہوں نے بالآخر نجران کے افعی کو اپنا حکم بنایا۔ یہ ایک مشہور قصہ ہے جو اس کتاب کی بحث سے خارج ہے۔ ❷

بنو ایاد کی شاخیں:...... ایاد بہت سی شاخوں میں بٹ گئے۔ اس طرح سے حضرت اسمٰعیل کی اولاد خوب بڑھ گئی حرم کی سرداری مضر بن نزار کے حصہ میں آئی۔ بنو ایاد عراق کی طرف چلے گئے۔ اور بنو انمار سروات کی جانب جا کر وہاں کے میدانوں میں آباد ہو گئے۔ انہوں نے ایرانی مملکت میں بڑے کارنامے انجام دیئے۔ آخر کار ایران کے بادشاہوں نے پے در پے حملے کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ خصوصاً شاہ پور ذوالاکتاف ❸ نے ان سب کو قتل کر کے بالکل فنا کر دیا۔

بنو نزار کے قبائل:...... نزار کے دو بڑے قبیلے ہیں۔ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر۔ قبیلہ ربیع کا وطن یمامہ، الجزیرہ اور عراق کے درمیان ہے۔ ان کی دو شاخیں ہیں بنو صبیعہ اور بنو اسد۔ اور پھر بنو اسد کی نسل سے بنو عنزہ اور بنو جدیلہ نکلے ہیں، بنو عنزہ عین التمر میں رہتے تھے جو عراق کے علاقے انبار سے تین دن کی مسافت پر واقعہ ہے۔ پھر وہ خیبر کے آس پاس چلے گئے اور ابھی تک وہیں رہتے ہیں۔ ان کے علاقے پر غزیہ قابض ہو گئے تھے جو قبیلہ

---

❶..... سراۃ کے معنی بلندی کے ہیں اور یہ نام ہے اس طویل سلسلہ کوہستان کا جو جزیرۃ العرب کے مغربی کنارے کے ساتھ یمن سے لے کر حدود شام تک پھیلا ہوا ہے۔ سروات اسی سراۃ کی جمع ہے۔ اس کے مغرب میں تہامہ ہے یعنی ساحل عرب کا نشیبی علاقہ اور مشرق میں نجد کی سطح مرتفع ہے۔ ❷..... یہ قصہ ابن الاثیر نے مکمل نقل کیا ہے۔ صفحہ نمبر ۴۲۶۔ ❸..... شاہ پور ذوالاکتاف سے مراد شاہ پور ثانی ہے جو ساسانی خاندان کا نواں حکمران تھا اور جس کا عہد حکومت ۳۱۰ء سے ۳۷۹ء تک رہا ہے (ثناء اللہ محمود)

طئی کی ایک شاخ ہے اور جن کو عراق میں بوجہ انکی کثرت کے سرداری حاصل ہے عنزہ کا ایک چھوٹا سا قبیلہ افریقہ میں بنو ریاح کے ساتھ رہتا ہے اور ان کے چند قبیلے طئی کے ساتھ نجد کے میدانوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

عبدالقیس:...... بنوضد یلہ کی شاخوں میں سے بنوعبدالقیس اور ہنب قابل ذکر ہیں۔عبدالقیس ایک بڑا وسیع قبیلہ ہے جن کی بہت سے شاخیں ہیں پہلے ان کا وطن تہامہ تھا۔ پھر وہ بحرین کی طرف نکل گئے۔ جو کہ فارس کے مغرب میں ایک بڑا وسیع علاقہ ہے۔ یہ شمال میں بصرہ کے ساتھ ملتا ہے اور بلاد ہجر کے نام سے مشہور ہے اور باب الیمن کہلاتا ہے اس میں قطیف عسیر جزیرہ اوال اور احسا کے علاقے میں شامل ہیں۔

بلاد ہجر اکاسرہ کے زمانے میں:...... اکاسرہ کے زمانے میں یہ سارا علاقہ ایران کے ماتحت تھا۔ بکر بن وائل کے بہت سے لوگ وہاں آباد تھے اور بنوتمیم صحرا میں رہتے تھے۔ جب بنوعبدالقیس آ کر ان کے پڑوس میں ٹھہرے تو ان کی مزاحمت شروع ہوگئی۔ اور ان کے علاقے کو آپ میں تقسیم کر لیا۔

عبدالقیس کا اسلام:...... عبدالقیس کے لوگ مدینہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں وفد لے کر حاضر ہوئے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے [1]۔

عبدالقیس کے وفد میں ایک شخص، منذر بن عائذ بھی تھا۔لوگوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم کے سرادار اور قبول اسلام کے واقعہ میں بڑا رہنما ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں میں سے تھے اور بارگاہ نبوی میں ان کی بڑی قدر ودولت تھی۔ جارود بن عمرو بھی اسی وفد میں شامل تھا۔ نیز عوف بن جذیمہ کا بھائی ثعلبہ بھی عبدالقیس کے وفد کے ساتھ ۹ ھ میں منذر بن ساوی کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوگئے۔ انہیں بھی رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

عبدالقیس کا ارتداد:...... رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد لوگ اسلام سے مرتد ہوگئے اور انہوں نے منذر بن نعمان کو اپنا امیر بنالیا جس کے باپ کو کسریٰ نے قتل کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے علاء بن حضرمیؓ کو عبدالقیس کی طرف روانہ کیا اور انہیں بحرین کی فتح پر مامور کیا۔ منذر قتل ہوگیا اور پھر عبدالقیس کی سرداری پہلے جارود کے خاندان میں رہی پھر اس کے بیٹے منذر کی طرف منتقل ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے اسے بحرین کا گورنر بنایا۔ پھر اسطخرہ کا گورنر مقرر کیا پھر عبداللہ بن زیاد نے اسے ہند کا گورنر مقرر کیا پھر اس کے بیٹے حکیم بن منذر کو یہی منصب دیا۔ اس کے بعد اسے بحرین کی گورنری پر دوبارہ فائز کر دیا۔

بنونمر:...... ہنب بن افصیٰ کے قبیلہ کی شاخوں میں سے نمر اور وائل قابل ذکر ہیں۔ بنونمر کا وطن راس العین ہے۔ صہیب بن سنانؓ جو رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی تھے اور رومی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا اسی قبیلہ سے تعلق تھا۔ کسریٰ نے باپ سنان کو ابلہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ ردہ کی جنگوں میں نمر نے خاص شہرت حاصل کی تھی۔ اسی قبیلے کا فرد ابن القریہ ہے جو حجاج کے زمانے میں اپنی فصاحت کے سبب مشہور تھا۔ نیز منصور بن نمر شاعر بھی اسی قبیلے سے ہے جو خلیفہ ہارون رشید کا مدح خواں تھا۔

بنووائل:...... وائل ایک بڑا وسیع قبیلہ ہے۔ جس کی شاخوں میں نے بنوتغلب اور بنوبکر بن وائل سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے درمیان مشہور لڑائیاں ہوئیں جن کا سلسلہ چالیس سال تک رہا۔ بنوتغلب نے بڑی شہرت حاصل کی ان کا وطن الجزیرہ میں نجار اور نصیبین کے آس پاس کے علاقے تھے اور وہ علاقے ربیعہ کے نام سے مشہور تھے۔ رومیوں کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے ان پر عیسائیت کا اثر غالب تھا۔

عمرو بن کلثوم تغلبی:...... عمرو بن کلثوم شاعر بھی بنوتغلب میں سے تھا۔ جس کی ماں کا نام ہند بنت مہلہل تھا۔ اس کی اولاد میں سے ایک شخص مالک بن طوق تھا جس کی طرف رحبہ مالک بن طوق منسوب ہے۔ جو دریائے فرات پر واقع ہے عمرو بن کلثوم کے چچا عاصم بن نعمان نے شرحبیل بن

---

[1] ...وفد ابوالقیس کا قصہ احادیث وسوانح کی کتب میں معروف ہے (ثناء اللہ محمود)۔

حارث آکل المرار کو کلاب کی لڑائی میں قتل کیا تھا۔

تغلب کے درمیان چالیس سالہ جنگ:.....بنو تغلب میں سے کلیب اور مہلہل بھی ہیں جو ربیعہ بن حارث کے بیٹے تھے۔ کلیب بنو تغلب کا سردار تھا یہ وہی شخص ہے جس کو جساس بن مرہ نے مار ڈالا تھا حالانکہ وہ اس کا بہنوئی تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ایک بسوس نامی عورت کی اونٹنی کلیب کے کھیت میں چر رہی تھی کہ کلیب نے ایسا تیر مارا جو اس کے آر پار ہوگیا۔ اس پر جساس نے اسے قتل کر ڈالا کیونکہ بسوس کو اس کی حمایت حاصل ہوگئی تھی۔ اس کے بعد کلیب کا بھائی مہلہل تغلب کا سردار بنا اور اس نے بکر بن وائل سے اپنے بھائی کے خون کا انتقال لینا چاہا۔ مہلہل جو بڑا طویل العمر ثابت ہوا بعد میں یمن کی طرف ہجرت کر گیا۔ مگر راستے ہی میں قبیلہ عبدان کے ہاتھوں مارا گیا۔ بنو شعبہ جو آج کل طائف میں رہتے ہیں شعبہ مہلہل کی اولاد میں سے ہیں۔

قبیلہ تغلب میں سے ولید بن طریف خارجی تھا اور یہ وہی شخص ہے جس کا مرثیہ اس کی بہن لیلیٰ نے کہا تھا:

ایا شجر الخابور مالك مورقا ☆ كانك لم تجزع علىٰ ابن طريف

فتىٰ لا يريد العز الا من اتقى ☆ ولا المال الامن قنا وسيوف

خفيف علىٰ ظهر الجواد الىٰ الوغىٰ ☆ وليس علىٰ اعدائه نخفيف

فلو كان هذا لاموت يقبل فدية ☆ فدينا من سادتنا بالوف

ترجمہ اے خابور کے درخت کیا بات ہے کہ تو اس طرح پھول و پتہ لا رہا ہے گویا تجھے ابن طریف کی موت کا غم نہیں اس نوجوان کی پرہیز گاری کے سوا اور کسی عزت کی خواہش نہ تھی اور نہ مال کے سوا اس کی دولت کے جو نیزوں اور تلواروں سے حاصل ہوا۔ وہ جب میدان جنگ کی طرف بڑھتا تو وہ دشمنوں پر بھاری تھا۔ اس کے عوض اگر ہم سے موت کوئی فدیہ قبول کرتی تو ہم اس کے بدلے میں اپنے ہزاروں سردار فدیہ ادا کرنے کے لئے تیار تھے۔

بنو حمدان بھی قبیلہ تغلب میں سے ہیں انہوں نے موصل اور الجزیرۃ پر خلیفہ المتقی کے دور میں حکمرانی کی تھی، سیف الدولہ جیسا حکمران اسی خاندان کا تھا۔

بکر بن وائل:.....بکر بن وائل بھی ایک مشہور اور بڑا قبیلہ ہے۔ جس کی کئی شاخیں ہیں مثلاً (۱) یشکر بن بکر بن وائل (۲) بنو عکابہ (۳) بنو حنیفہ (۴) بنو عجل وغیرہ۔ پھر ان میں سے بہت سے خاندان ہیں، جن میں سے بنو الدول سب سے زیادہ بڑا قبیلہ ہے یہ ریاست وحکومت کے مالک تھے۔ ان کا وطن یمامہ ہے جسے نجد کے علاقوں میں وہی حیثیت حاصل ہے جو شادابی کے لحاظ سے نجران کو یمن میں حاصل تھی۔

یمامہ کا محل وقوع:.....یمامہ کے مشرق میں بحرین، مغرب میں یمن اور حجاز جنوب میں نجران اور شمال میں نجد کا علاقہ واقع ہے۔ یمامہ کا طول بیس مراحل ❶ پر مشتمل ہے اور مکہ سے چار دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یمامہ میں نخلستان بہت ہیں اور کاشتکاری بھی وہاں کوب ہوتی ہے۔ یہاں کا دار الحکومت حجر (حا پر زبر کے ساتھ) ہے، وہاں ایک شہر بھی ہے۔ جس کا نام یمامہ بھی ہے جو کہ بنو حنیفیہ سے پہلے بھی بادشاہوں کا دار الحکومت تھا۔ اس کے بعد بنو حنیفیہ نے حجر کا اپنا دار الحکومت بنایا اور اسلام کے دور میں یہی صورت باقی تھی۔

بنو حنیفہ:.....پرانے زمانے میں شہر یمامہ قبیلہ ہمدان کا وطن تھا جو طسم اور قبیلہ جدیس کے وہاں سے بے دخل کر کے اس پر قابض ہو گئے تھے جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔ ان کا آخری بادشاہ قرط بن یعفر تھا۔ قرط کے مرنے کے بعد قبیلہ طسم اور جدیس نے یمامہ پر قبضہ کر لیا۔ ریاح بن مرہ کی بہن زرقا اسی قبیلہ بنو حنیفہ کی تھی۔ بعد میں بنو حنیفہ طسم اور جدیس پر غالب آ گئے اور یمامہ پر قابض ہو گئے۔ ان کے بادشاہ کا نام ہوذہ بن علی تھا۔

---

❶.....مرحلہ فاصلہ کی ایک پیمائش ہے۔

جسے کسریٰ نے وہاں کا حاکم بنایا تھا اور اس کے چچازاد بھائی عمرو بن عمرو نے منذر بن السماء کو عین اباغ کی جنگ میں قتل کر ڈالا تھا۔ بعثت نبوی کے وقت یمامہ کا حکمران حضرت ثمامہ بن اثال تھے جو ارتداد کے زمانے میں اسلام پر ثابت قدم رہے۔

بنوحنیفہ کی مشہور جنگ:...... مشہور نافع بن ازرق خارجی بنوحنیفہ میں سے تھا فرقہ ازارقہ اسی کی طرف منسوب ہے مسیلمہ کذاب کا ساتھی محکم بن سبیع بھی اسی قبیلہ میں تھا مسیلمہ کے حالات مشہور ہیں اور عنقریب بیان ہوں گے۔

بنوعجل:...... بنوعجل کے ٹھکانے یمامہ سے لے کر بصرہ تک پھیلے ہوئے تھے انہوں نے ایرانیوں کی ذوقار کی جنگ میں شکست دی تھی۔ مگر اب ان کا نام ونشان مٹ چکا ہے اور ان علاقوں میں آج کل ان کی جگہ بنوعامر المنتفق نے لے لی ہے۔ ابودلف عجلی کا خاندان اسی قبیلہ میں سے تھا۔ جنہوں نے عراق عجم میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی جیسا کہ آئندہ ذکر آئے گا۔

بنوشیبان:...... بکر بن وائل کے خاندان عکابہ بن صعب سے تین بڑے قبیلے پیدا ہوئے تیم اللہ، قیس اور شیبان ان میں سب سے بڑا قبیلہ بنو شیبان کا تھا۔ جو اسلام کے ابتدائی زمانے میں دریائے دجلہ کے مشرق میں بڑی تعداد میں آباد تھے۔ خوارج کے اکثر لیڈر اسی قبیلے سے اٹھے۔ دور جاہلیت میں ان کا سردار مرہ بن ذہل تھا۔ اس کے دس بیٹے تھے جس سے دس قبیلے بن گئے۔ ان میں زیادہ مشہور ہمام اور بنوجساس ہیں۔ علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ ہمام سے اٹھائیس خاندان پیدا ہوئے۔

جساس بن مرہ:...... جساس اس نے کلیب کو قتل کر ڈالا تھا جو اس کا بہنوئی اور قبیلہ تغلب کا سردار تھا۔ کیونکہ بنوکلیب نے بسوس ❷ کی اونٹنی کو قتل کر دیا تھا۔ کلیب ❶ کے بیٹے نے بنوشیبان میں پرورش پائی جب وہ بڑا ہوا اور اسے معلوم ہوا کہ اس کے ماموں جساس نے اس کے باپ کو قتل کر دیا تھا تو اس نے جساس کو قتل کر دیا اور اپنے قبیلے تغلب میں واپس آ گیا۔ بنوالشیخ کا خاندان اسی جساس کی اولاد میں سے تھا۔ انہوں نے آمد میں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی مگر خلیفہ معتضد کے ہاتھوں اس ریاست کا خاتمہ ہو گیا۔

بنوشیبان کے مشہور لوگ:...... ہانی بن مسعود بنی شیبان میں سے تھا۔ یہ وہی ہانی ہے جس نے نعمان کے ہتھیاروں کو خسرو پرویز کے حوالے کرنے سے انکار دیا تھا۔ ذوقار کی جنگ اسی وجہ سے ہوئی تھی۔ ضحاک بن قیس خارجی بھی بنوشیبان میں سے تھا۔ یہ وہی ضحاک ہے جس نے مروان بن محمد کے دور میں کوفہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور لوگوں نے اس کے ہاتھ پر مذہب صفریہ کے مطابق بیعت کی تھی بیعت کرنے والوں نے بنوامیہ کے بہت سے لوگ شامل تھے جس میں سلیمان بن ہشام اور عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز شامل تھے۔ بعد میں مروان نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

مثنی بن حارثہ جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سواد عراق فتح کیا اور اس کا بھائی مثنی بن حارثہ دونوں بنوشیبان میں سے تھے نیز مشہور خارجی عمران بن حطان بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ ❸ قبائل ربیعہ پر بن نزار کا بیان ختم ہوا۔

---

❶ ...... ابن الاثیر میں ہے کہ یہ بسوس بنت منقذ التمیمیہ تھی یہ جساب بن مرہ کی خالہ ہے۔ اس کی اونٹنی کا نام سراب تھا (صفحہ نمبر ۳۳۷) ❷ ...... کلیب کے اس بیٹے کا نام ہجرس تھا (ابن الاثیر صفحہ نمبر ۳۴۴)۔ ❸ ...... **حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد:**...... کلام کی مناسبت سے اس جگہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادوں کے نام، اور ان کی جائے سکونت کو مختصر طور پر بیان کر دیں۔ جن کی اولاد سے تمام سرزمین عرب بھری ہوئی ہے۔ اس کے بعد عدنان کے نسب نامہ کو جس طرح ہم نے تحقیق کیا ہے ناظرین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے بنایوث، قیدار، اوبئیل، بسام، بشماع، دوماہ، مسا، عدد، یطور، نافیش، قیدماہ۔

بنایوث کی اولاد کا ٹھکان:...... بنایوث شمالی مغربی حصہ عرب میں آباد ہوا۔ رونڈ فاسٹر کا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم، عرب الحجر کے وسط سے لے کر مشرق کی جانب اور وادی القریٰ کے اندر تک جنوب کی طرف کم از کم خلیج عیلام کے آخر اور حدود حجاز تک پھیلی ہوئی تھی۔

قیدار کی اولاد کا ٹھکانہ:...... قیدار بنو بنت کے جنوب کی طرف تیا اور حجاز میں آباد ہوا۔ اس قوم کی عظمت وجلال زبور داؤد'' کتاب اشعیا، ارمیا اور حزقیل علیہ السلام کی کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسی قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہ بات تسلیم شدہ اور مستند ہے۔ کہ قیدار سے عدنان اور قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اوبئیل، بسام، مشاع:...... اوبئیل اس شخص کا کچھ پتہ اور نشان نہیں ملتا صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ابتدائی مقام سکونت اس کے بھائیوں (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)
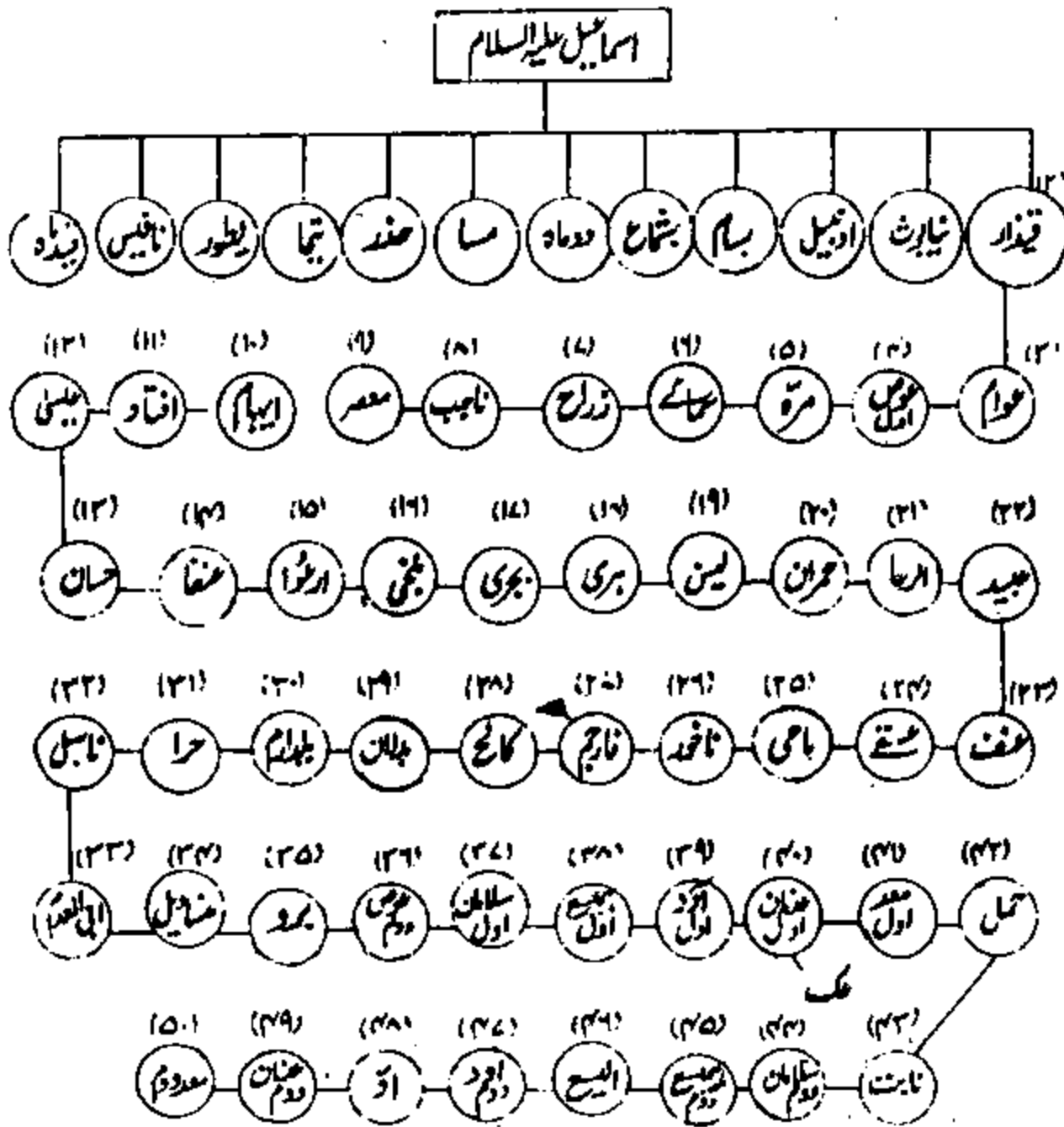
(بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں) کے قریب وجوار میں تھا۔ بسام اور مشماع دونوں معدوم آلا ثیر ہیں۔ ان کا پتہ نہ تو عرب کے قدیم جغرفیہ میں ہے اور نہ جدید جغرافیہ میں۔

دوماہ اور اس کی اولاد: ...... دوماہ پہلے اس کی اولاد تہامہ کے جنوب میں مدینہ کے قرو جوار میں آباد ہوئی۔ پھر جب اس کی اولاد بڑھی تو یہ قوم اس مقام پر آباد ہوئی جہاں اس وقت دومۃ الجندل واقع ہے۔ کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مسا کی اولاد حجاز کے نواح میں سکونت پذیر ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہاں سے

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) منتقل ہو کر یمن میں چلی آئی۔

حدر اور تیماء کی اولاد: ...... حدر کو تواریخ الایام میں حدد لکھا گیا ہے۔ اس نے اپنی سکونت جنوبی سمت اختیار کی۔ اور حجاز میں آباد ہوا تیما، کا ابتدائی مقام صوبہ حجاز میں تھا۔ معلوم نہیں کس زمانہ میں اس کی اولاد تمام وسط نجد میں پھیل گئی۔ اور کچھ لوگ ان میں سے خلیج فارس کے قریب آباد ہو گئے۔

یطور اور نافیش: یطور کی قوم جبل قاسیون۔ کے جنوب اور جبل الشیخ کے مشرق اور شہراہ حجاز کے مغرب میں مقام ضلع جدود میں آباد ہوئی۔ نافیش کا کچھ پتہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کہاں سکونت اختیار کی۔

قیذ ماہ اور اس کی اولاد: ...... غالباً یہ شخص یمن میں آباد ہوا۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ یالمن (اصحاب رس) حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے تھے اور وہ دو قبیلے تھے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامن کہتے ہیں اور بعض مؤرخین انہیں غویل کہتے ہیں حضرت اسمٰعیل کے ان بارہ بیٹوں نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہیں کی سوائے اس کے کہ یہ عرب کے بارہ مختلف قوموں کے مورث اعلیٰ بنے۔ ہاں ایک طویل مدت کے بعد عدنان کی اولاد جو قیذار ابن اسمٰعیل کی نسل سے تھا۔ مختلف شاخوں میں تقسیم ہوگئی۔ سب سے بڑی شہرت اور اہمیت اس کی یہ ہی کہ اس کی اولاد میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے جنکی ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الٰہی پھیل گئی اور رفتہ رفتہ عالم پر اللہ جل جلالہ کی برکات اور اس کی عبادت پھیلتی جا رہی ہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (حکیم احمد حسین)

قبائل ربیعہ کا شجرہ

مضر کے قبائل

حجاز میں بنوعدنان کے جتنے قبیلے آباد تھے ان میں مضر کے قبائل سب سے زیادہ آبادی والے اور سب سے زیادہ طاقتور تھے چنانچہ مکہ میں بھی انہی کی حکومت رہی۔ مضر کے دو بڑے قبیلے تھے (۱) خندف (۲) قیس کیونکہ اس کے دو ہی بیٹے تھے الیاس اور قیس عیلان اور پھر الیاس کے تین بیٹے تھے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ جو قبیلہ قضاعہ کی ایک عورت کے بطن سے تھے جس کا نام خندف تھا۔ الیاس کی تمام اولاد اسی خندف کی طرف منسوب ہوئی اور مضر کی دو شاخیں بن گئیں خندف اور قیس عیلان۔

قبیلہ قیس عیلان:......قیس عیلان تین شاخوں میں بٹ گئے کعب عمرو اور بنوسعد۔

بنوعمرو سے دو شاخیں چلیں (۱) بنوفہم (۲) بنوعدوان یہ دونوں عمرو بن قیس کے بیٹے تھے بنوعدوان ایک بڑا وسیع قبیلہ تھا جن کے علاقے طائف میں تھے پھر ان علاقوں پر بنوثقیف غالب آ گئے اور بنوعدوان تہامہ کی طرف نکل گئے۔ عامر بن ظرب جو زمانہ جاہلیت میں عربوں کا حاکم تھا اسی قبیلہ کا تھا، اسی طرح ابوسیارہ جو ایام حج میں لوگوں کو مزدلفہ سے لے جایا کرتا تھا اور عمیلہ بن اعزل بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ آج کل افریقہ میں ان کے خانہ بدوش خاندان پائے جاتے ہیں جو کبھی تو بنوسلیم کے ساتھ صحراء میں گھومتے رہتے ہیں اور کبھی ریاح بن ہلال کے ساتھ گھومتے ہیں۔

قبیلہ بنوطرود:......بیہقی نے ذکر کیا ہے کہ بنوفہم سے بنوطرود نامی قبیلہ بھی آباد تھا۔ یہ ایک بڑا قبیلہ تھا جو نجد میں رہتا تھا۔ الاعشیٰ (شاعر) انہی میں سے تھا۔ آج کل یہ لوگ نایاب ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک قبیلہ کے جو بنوسلیم اور ریاح کے ساتھ صحراء میں گھومتا رہتا ہے۔

قبیلہ سعد بن قیس:......سعد بن قیس کی مندرجہ ذیل شاخیں ہیں (۱) غنی (۲) باہلہ (۳) غطفان (۴) مرہ (۵) غنی (۵) عمرو بن اعصر بن سعد کی اولاد ہیں

باہلہ کی اولاد میں سے بنومالک تھے قتیبہ بن مسلم جو خراسان کا مشہور گورنر گزرا ہے کا سی قبیلہ کا تھا۔ انہی میں الاصمعی بھی تھا جو عربوں کا ایک مشہور راوی گزرا ہے۔

بنوغطفان:......بنوغطفان بن سعد ایک بڑا قبیلہ تھا۔ جس سے بہت سے خاندان اور بہت سے شاخیں بنی ہیں۔ ان کا وطن نجد میں وادی القریٰ اور طئی کے دو پہاڑوں یعنی آجاء اور سلمیٰ کے قریب تھا۔ پھر فتوحات اسلامیہ کے دور میں یہ لوگ متفرق یعنی ادھر ادھر پھیل گئے اور ان کے وطن پر قبائل طئی قابض ہو گئے۔ چنانچہ غطفان کی نسل میں سے آجکل کوئی خانہ بدوش قبیلہ کسی ملک میں نہیں پایا جاتا سوائے فزان اور راحہ کے جو برقہ کے علاقوں میں قبیلہ ہیت کے پڑوس میں رہتے ہیں۔

غطفان کی شاخیں بنواشجع:......غطفان کی تین شاخیں ہیں، اشجع بن ریث عبس بن بغیض اور ذبیان

اشجع یثرب قریب رہتے ہیں ان کا سردار معقل بن سنان تھا جس کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے تھے جنہوں نے جنگ خندق کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف فوجوں کو منتشر کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ اس قبیلہ کے اور بہت سے مشہور لوگ بھی گزرے ہیں مگر آج کل ان کی نسل باقی نہیں رہی سوائے چند لوگوں کے جو کہ جو مدینہ منورہ کے آس پاس رہتے ہیں مگر مغرب اقصیٰ میں اب بھی ان کا بڑا قبیلہ موجود ہے جو معقل کے ساتھ سجلماسہ اور وادی ملویہ کے اطراف میں گھومتا رہتا ہے ان کی تعداد بہت ہے اور انہیں وہاں خاص شہرت حاصل ہے۔

بنوعبس:......بنوعبس کے مشہور لوگوں میں سے ربیع بن زیاد تھا جو حیرہ کے حاکم نعمان کا وزیر تھا اسی طرح زہیر بن جذیمہ جو نہ صرف اپنے قبیلے کا سردار تھا بلکہ غطفان کی تمام شاخوں پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ جن میں سے قیس اپنے باپ کے بعد بنوعبس کا سردار بنا۔

گھوڑیوں کی جنگ:......قیس کا بیٹا زہیر ہے جس نے داحس اور غبرا کی جنگ میں حصہ لیا۔ داحس اور غبرا دو گھوڑیاں تھیں۔ داحس قیس کی ملکیت تھی اور غبرا حذیفہ بن بدر کی جو قبیلہ فزارہ کا سردار تھا۔ ان دونوں کی آپس میں دوڑ ہوئی جس میں فریقین جھگڑ پڑے اور قیس نے حذیفہ کو قتل کر ڈالا۔ اس سے عبس اور بنوفزارہ میں جنگ چھڑ گئی۔ قیس کے تین بھائی تھے (۱) حارث (۲) شاس (۳) مالک۔ ان میں سے مالک اس جنگ میں قتل ہو گیا تھا۔

بنوعبس کے مشہور لوگ:......اسی قبیلہ میں مشہور صحابی حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان گزرے ہیں۔ اور عنترہ بن معاویہ بھی اسی قبیلے کا مشہور شاعر گزرا ہے۔ جس کا اصلی نام جروال بن اوس تھا۔ اب نجد میں عبس کی نسل کا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ مگر وہاں بنو ہلال میں سے زغبہ کے قبیلہ میں آج کل بعض ایسے خاندان ہیں جو عبس کی طرف منسوب ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ آیا وہ یہی عبس ہیں یا کوئی دوسرے عبس ہیں جو زغبہ کی کوئی شاخ ہے۔

ذبیان:......ذبیان میں بغیض کی تین شاخیں ہیں (۱) مرۃ (۲) ثعلبہ اور (۳) فزارہ
پھر فزارہ کی پانچ شاخیں ہیں (۱) عدی (۲) عد (۳) شمخ (۴) مازن (۵) ظالم، زمانہ جاہلیت میں حکومت و ریاست بدر بن عدی کے خاندان میں تھی اور وہی لوگ پورے غطفان کے رئیس اور سردار تھے۔ قیس اور ان کے بھائی وغیرہ اسی خاندان کے تھے۔ حذیفہ بن بدر جس نے قیس بن زہیر عبسی کے ساتھ داحس اور غبراء کی دوڑ کے بارے میں شرط لگائی تھی وہ اسی قبیلہ کا تھا۔ اسی حذیفہ کی اولاد میں سے عینیہ بھی تھا جس نے غزوۂ احزاب میں بنو فزارہ کی قیادت کی تھی اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت کی ابتدا میں مدینہ پر حملہ کیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے الاحمق المطاع یعنی احمق کا سردار کا خطاب دیا تھا۔ مشہور صحابی سمرہ بن جندب ❶ بھی اسی قبیلے کے تھے۔

ابن فزارہ کے خاندان:......یزید بن عمرو بن ❷ ہبیرہ فزارہ کی شاخ سعد بن فزارہ میں سے تھا۔ یزید بن عبدالملک اور مروان بن محمد اموی کے عہد خلافت میں یزید بن ہبیری اور اس کا باپ عراقین (یعنی عراق عرب اور عراق عجم) کے گورنر ہے۔ یہ وہی یزید ہے جسے خلیفہ المنصور عباسی نے معاہدہ پیمان کر لینے کے بعد قتل کر دیا تھا۔
مازن بن فزارہ کے خاندان میں سے ہرم بن قطبہ ہے۔ جس نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کیا اس کے علاوہ اسی قبیلے کے اور بھی بہت سے مشہور لوگ گزرے ہیں۔ جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔ مگر اب اس قبیلہ کا نجد میں کوئی خاندان باقی نہیں رہا۔

ابن فزارہ کا وطن:......ابن سعید لکھتے ہیں کہ ''ابرق الحنان'' اور ''ابان'' جو وادی القریٰ کے مشہور معروف مقامات ہیں اسی قبیلہ کے وطن میں واقع ہیں۔ مگر آج کل یہ علاقہ قبیلہ طئی کا علاقہ ہے اور ان قبائل رواحہ ہیت اور فزان برقہ سے لے کر طرابلس تک پھیلے ہوئے ہیں۔
افریقہ اور المغرب میں آج کل بہت ایسے عربی قبیلے پائے جاتے ہیں جو مقامی باشندوں کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مغرب اقصیٰ میں بہت سے بڑی آبادیوں والے قبیلے ہیں جن کا ذکر معقل کے ساتھ آتا ہے جن کی مدد و حمایت کے وہ محتاج ہیں۔ اسی طرح ایک اور گروہ قبائل کا ہے جو بنو سلیم کی ایک شاخ یعنی ''اولاد ابی اللیل'' کے ساتھ افریقہ میں رہتے ہیں اور جنگ کے موقع پر ان کی مدد کرتے ہیں اور حکمران وقت اہل دیہات کے معاملات کو ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور وہ حکمران اسی طرح نمائندگی کرتے ہیں جس طرح وزیر حکمران کی کرتے ہیں۔

معن بن معاطن:......ان میں سب سے زیادہ مشہور معن بن معاطن ہے جو کعوب کے امیر حمزہ بن ابی اللیل کا وزیر تھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کرتے ہیں۔ بنو مرین جو آج کل ''زاب'' کے حاکم ہیں اپنے نسب کو مازن بن فزارہ کے ساتھ ملاتے ہیں مگر ان کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ یہ نسب من گھڑت ہے جس کے ذریعے سے فزارہ کے بعض دیہاتی لوگ ان حکمرانوں کے تقرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ورنہ بنو مرین نسب کے اعتبار سے اثابج کی اولاد میں سے ہیں۔

بنو مرہ:......بنو مرہ کا سردار زمانہ جاہلیت میں ہرم بن سنان تھا جس کی زہیر بن ابی سلمٰی نے مدح کی تھی۔ انہی میں سے حارث بن ظالم ہے جس کا لقب فاتک تھا جس نے موقع پا کر خالد بن جعفر بن کلاب کو اچانک مار ڈالا تھا۔ اس کے بعد حارث بن نعمان بن منذر حاکم حیرہ کے ہاتھ آ گیا اور نعمان نے اسے قتل کر دیا۔

بنو ذبیان:......ایام جاہلیت میں ذبیان کا بڑا شاعر ''النابغہ'' زیاد بن عمرو ذبیانی گزرا ہے جس کا شمار چھ بڑے شعراء میں ہوتا ہے۔ مسلم بن عقبہ بھی اسی قبیلہ کا تھا یزید بن معاویہ کا قائد یعنی سپہ سالار تھا اس نے اہل مدینہ کا حرہ کی جنگ میں شکست دی تھی۔ ان کے علاوہ ذبیان کے اور بھی مشہور لوگ ہیں جن کا ذکر باعث طوالت ہوگا۔ ان کا وطن نجد میں وادی القریٰ کے قریب ہے جس کے مشہور مقامات یہ ہیں ''ابان، حاجر، ہباۃ اور ابرق حنان فتوحات اسلامیہ کے دور میں بنو ذبیان اسلامی ملکوں میں پھیل گئے۔ اور ان کے اپنے وطن میں ان کا ذکر تک باقی نہیں رہا۔ اب وہاں قبائل طئی آباد ہیں

❶......ان کا نسب یوں ہے سمرہ بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن خرق بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین بن لای ابن عصیم بن شمخ بن فزارہ۔ تصحیح (ابن خلدون) (ثناء اللہ محمود)۔ ❷......یزید بن عمرو بن ہبیرہ بن معیہ بن سکین بن خدیج بن بغیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فزارہ (ابن خلدون) (ثناء اللہ محمود)

خفصہ بن قیس: ...... خفصہ بن قیس سے دو بڑے قبیلے پیدا ہوئے۔ بنوسلیم اور بنوہوازن اور پھر ہوازن سے بہت سی شاخیں بنیں جیسا کہ آگے چل کر ان کا ذکر آئے گا۔ بنومازن کی بھی انہی دو قبیلوں کے ساتھ الحاق ہے مگر ان کی تعداد کم ہے۔ ان میں سے عقبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان مشہور صحابی تھے۔ جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حکم سے بصرہ آباد کیا اور "عتبیون" جو خراسان کے گورنر رہے وہ بھی اسی طرف منسوب ہیں۔

بنوسلیم: ...... بنوسلیم کی بہت سے شاخیں ہیں۔ بنوذکوان بھی انہی میں سے ہیں اور ان کے بھائی بنوعبس بھی ہیں جن میں سے عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس بن ابی عمار مشہور صحابی تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ حنین کے موقع پر "مولفۃ القلوب" کے ساتھ مال عطا کیا تھا مگر عباس رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کم سمجھا اور ناراض ہوگئے۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور مال عطا فرمایا۔ عباسؓ بن مرداس نے جنگ حنین کے موقع پر جو اشعار کہے تھے وہ کتب سیرت میں منقول ہیں❶ ان کے باپ مرداس نے مشہور صحابیہ خنساء بنت عمروؓ سے شادی کی تھی۔ اور عباس اسی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

بنوثعلبہ: ...... بنوسلیم میں سے بنوثعلبہ ❷ بھی تھے۔ عبید بن عبدالرحمٰن جو افریقہ کا گورنر تھا انہی میں سے تھا جو کا دادا ابوالاعور حضرت معاویہ کے سپہ سالاروں میں سے تھا۔ ورد بن خالد بھی جو فتح مکہ کے دن بنوسلیم کے سراد تھے۔ بنوسلیم ہی کے تھے۔ اسی قبیلہ سے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جو زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ان کا قبول اسلام کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے۔ اس لئے عمرو رضی اللہ عنہ بن عبسہ فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں میں چوتھائی اسلام تھا❸ بنوسلیم میں سے بنوعلی بن مالک اور بنوعصیہ بھی ہیں ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی کیونکہ ان لوگوں نے بیر معونہ کے مقام پر مسلمانوں کے گروپ کو شہید کر دیا تھا۔

الشرید کا خاندان: ...... عصیہ کی شاخوں میں الرشید بھی ہیں جس کا نام عمرو بن یقظہ تھا۔ ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ الخنساء اور اس کے بھائی صخراء اور معاویہ شرید خاندان کے تھے اور شرید زمانہ جاہلیت میں قبیلہ سلیم کا ایک خاندان تھا۔ ابن سعید نے یہ بھی لکھا ہے کہ "عمرو بن الشرید" حج کے موقع پر اپنے دونوں بیٹوں صخرا اور معاویہ کے ہاتھ پکڑ کر کہا کرتا تھا کہ میں قبیلہ مضر کے دو بہترین آدمیوں کا باپ ہوں جس کا انکار ہو سامنے آئے۔ مگر کسی کو انکار کی جراءت نہ ہوتی تھی۔

خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہ بن الشرید: ...... اسکی بیٹی خنساءؓ شاعرہ تھی جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ وہ جنگ قادسیہ میں اپنے بیٹوں کے ساتھ موجود تھی ❹ آج کل بنوشرید افریقہ میں بنوسلیم میں شامل ہیں اور بڑی شان وشوکت کے مالک ہیں۔ ان میں عصیہ بن خفاف کے بھائی بنو یعنی بنوعمیرہ بن خفاف بھی شامل ہیں۔ مرتدین کا سردار الخفاف اسی قبیلہ کا تھا جسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جلا ڈالا تھا۔ اس کا اصل نام ایاس بن عبداللہ تھا۔

بنوبہز: ...... بنوسلیم میں بنوبہز بھی ❺ تھے جن میں مشہور صحابی الحجاج بن علاطؓ تھے اور ان کے بیٹے نصر بن حجاج جس کو حضرت عمرؓ نے مدینہ سے نکال دیا تھا۔ بنوسلیم کے اور بھی مشہور لوگ گزرے ہیں جن کا ذکر طوالت کے باعث ہوگا۔

بنوزغبہ: ...... ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ بنوسلیم کی نسل میں سے بنوزغبہ تھے جو حرمین کے درمیان رہتے تھے پھر وہ المغرب کی طرف چلے گئے اور افریقہ میں اپنے بھائیوں یعنی بنوزباب بن مالک کے پڑوس میں سکونت پذیر ہوگئے۔ پھر وہ بنوکعب کے پڑوس میں چلے گئے۔

بنوسلیم کی مشہور شاخیں: ...... بنوسلیم کی مندرجہ ذیل شاخیں ہیں جو کہ قابل ذکر ہیں (ا) بنوذباب بن مالک جن کے علاقے قابس اور برقہ کے درمیان تھے قبیلہ یعب کے وطن کے قریب ہیں۔ اسی قبیلہ کے بہت سے لوگ مدینہ منورہ کے آس پاس رہتے ہیں جو حاجیوں کے ستاتے ہیں اور

---

❶ ...... (صفحہ نمبر ۶۱۴) ☆ یہ اشعار سیرت ابن ہشام صفحہ ۴۴۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ❷ ...... بنوثعلبہ بن بھثہ بن سلیم۔ تصحیح (ثناءاللہ محمود) ❸ ...... ابن خلدون نے عمرو بن عبسہ کی دوستی کے ذکر میں ابن حزم کی پیروی کی ہے مگر دیگر مشہور حفاظ مثلاً ابن عبدالبر نودی اور ابن حجر نے اس دوستی کی طرف کہیں اشارہ تک نہیں کیا۔ ❹ ...... انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو خود ترغیب دے کر میدان جنگ میں بھیجا اور شہادت حاصل کرنے کی ترغیب دی اور چاروں بیٹوں کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ان کے اشعار اور مرثیہ بہت مشہور ہیں (ثناءاللہ محمود) ❺ ...... بنوبہز بن امرؤالقیس بن بھثہ۔ تصحیح (ثناءاللہ محمود)

رہزنی کرتے ہیں (۲) بنوسلیمان بن زباب فزان اورودان کے قریب رہتے ہیں۔ آج کل زباب کے سردار طرابلس اور قابس کے درمیان صحرا میں سفر کرتے رہتے ہیں اور ان کی حکومت وریاست بنوصابر اور محامد کے خاندان میں ہے۔

بنوعوف:..... قبیلہ بنوسلیم میں سے (۳) بنوعوف بھی ہیں جو افریقہ میں قابس اور بلد العناب کے درمیان مقیم ہیں۔ ان کی دو شاخیں ہیں۔ مرداس اور علاق۔ مرداس کی سرداری آج کل بنوجامع کے پاس ہے اور علاق جب افریقہ میں داخل ہوئے تو ان کا پہلا سردار رافع بن حماد تھا۔ ان کی نسل سے بنوکعب بھی ہیں جو آج کل افریقہ میں بنوسلیم کے سردار ہیں۔

بنویعہب:..... بنوسلیم میں سے (۴) بنو یعہب بھی ہیں جو بنوعوف بن بہشہ کے بھائی بند ہیں، یہ لوگ سدرہ اور برقہ کے درمیانی علاقے میں ساحل سمندر کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں سے بنواحمد کا خاندان تعداد میں اچھے خاصے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور حجاج کرام ان سے چوکنے رہتے ہیں۔ شماخ کے قبیلے بھی کثرت اور عزت والے ہیں اور بنواحمد کے مشرقی علاقے میں رہتے ہیں۔ ان دونوں قبیلوں کی حکومت اور سرداری بنوعزاز اور حبیب کے پاس ہے کیونکہ وہ ایک ایسے لمبے چوڑے علاقے پر قابض ہیں کس کے شہر ویران ہوگئے ہیں اور جہاں اب کوئی مملکت یا سلطنت باقی نہیں رہی وہاں کی حکومت قبائل شیوخ کے ہاتھ میں ہے، بہت سے یہودی اور بربری لوگ جو تاجر یا کاشتکار ہیں ان کے ماتحت ہیں۔

بنوسلیم کا علاقہ:..... رواحہ اور فزوان کے قبیلے جو ہیت کے علاقوں میں رہتے ہیں۔ غطفان کی نسل سے ہیں۔ بنوسلیم کا اصل وطن مغربی نجد میں خیبر کے قریب تھا۔ حرہ بنی سلیم اور حرۃ النار انہی کے علاقے میں تھے بنوسلیم کا اصل وطن ان کے وجود سے آج کل خالی ہوگیا ہے مگر افریقہ میں اس قبیلہ کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں جیسا کہ ان کے حالات میں آئندہ لکھا جائے گا۔

ہوازن: قبیلہ ہوازن کی بہت سے شاخیں ہیں جو تین خاندانوں پر مشتمل ہیں (۱) بنوسعد بن بکر (۲) بنومعاویہ بن بکر (۳) بنومنبہ بن بکر یہ سب بکر بن ہوازن کی نسل میں سے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا پرورش کنندہ قبیلہ:..... رسول اکرم ﷺ نے بنوسعد بن بکر کے ہاں پرورش پائی حلیمہ بنت ابی ذویب جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا اسی قبیلے کی تھیں۔ ان کی اولاد یہ تھیں (۱) عبداللہ (۲) انیسہ (۳) شیماء جنگ حنین میں جب شیماء ہوازن کے قیدیوں کے ساتھ قید ہوکر آئیں تو رسول خدا ﷺ نے ان کی بہت عزت کی اور انہیں ان کی قوم کے پاس بھیج دیا۔ رسول خدا ﷺ نے اسے بچپن میں کاٹ لیا تھا اس کا نشان اس وقت تک اس کے جسم پر باقی تھا۔

بنوثقیف:..... بنوثقیف بنومنبہ کی نسل میں سے ہیں یہ ایک بہت بڑا قبیلہ تھا حنین کی جنگ میں ان کا جھنڈا عثمان بن عبداللہ کے ہاتھ میں تھا جو اس وقت کفر کی حالت میں قتل ہوا۔ حر بن عبدالرحمٰن جو خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اموی کے دور میں اندلس کا امیر تھا اسی کی اولاد میں سے تھا۔ عروہ بن مسعود بھی اس قبیلہ ثقیف کے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ ان کو اسلام کی طرف بلائیں مگر ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ عروہ قریتین (یعنی مکہ اور طائف کے دونوں شہروں) کے نامور لوگوں میں سے تھے۔

حجاج بن یوسف اور یوسف بن عمر:..... حجاج بن یوسف بھی خلیفہ عبدالملک اور اس کے بیٹے ولید کے دور خلافت میں عراقین کا والی تھا قبیلہ ثقیف کا فرد تھا۔ یوسف بن عمرو جو خلیفہ ہشام اور ولید بن یزد کے دور حکومت میں عراقین کا گورنر تھا وہ بھی اسی قبیلہ کا تھا۔ اسی طرح اس قبیلہ کے اور بہت سے لوگ عراق شام اور یمن اور مکہ کے گورنر رہے تھے۔

قبیلہ ثقیف کے مزید مشاہیر:..... مندرجہ ذیل اشخاص بھی قبیلہ ثقیف کے تھے۔ (۱) اخنس بن شریق (۲) حارث بن کلدہ جو عربوں کا ایک مشہور طبیب گزرا ہے (۳) ابوعبید بن مسعود ؓ صحابی جو جنگ جسر میں شہید ہوئے (۴) ان کا بیٹا مختار جو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا مگر بعد میں اس نے ابن زبیر ؓ سے قطع تعلق کر کے لوگوں کو محمد بن حنفیہ کی خلافت کی دعوت دی اور اس کے بعد نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔

ابو محجن بن حبیبؓ ❶ بھی ثقیف سے تھا۔ اسی طرح اور بہت سے لوگ قبیلہ ثقیف کے گزرے ہیں۔

بنو ثقیف کا علاقہ :......ثقیف کا وطن طائف تھا۔ یہ شہر نجد کی سرزمین میں مکہ کے قریب واقع ہے۔ اس کے مشرق اور شمال میں ڈھلان والا علاقہ ہے مگر شہر ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ جسے وج کہتے تھے۔ دور جاہلیت میں طائف عمالقہ کے قبضے میں تھا، پھر وہاں ثمود آباد ہو گئے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ثقیف ثمود کی بقیہ نسل سے تھے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ عمالقہ کے بعد وہاں بنو عدوان آ کر مقیم ہو گئے۔ مگر بعد میں ان پر ثقیف غالب آ گئے اور آج تک وہیں آباد ہیں۔ یہ بیان سہیلی کا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنو ثقیف بنو ہوازن کے حلیف تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ بنو ایاد کی نسل میں سے ہیں۔

عکاظ اور عرج کے مقامات طائف کی ماتحتی میں تھے۔ عکاظ یمن اور حجاز کے درمیان واقع تھا اور اسلام سے پہلے وہاں سال میں ایک بار منڈی لگا کرتی تھی عرب کے چاروں طرف سے لوگ وہاں تجارت کی غرض سے آتے تھے۔

بنو معاویہ اور اس کا خاندان :......ہوازن کی شاخ میں بنو معاویہ کے بہت سے خاندان تھے۔ مالک بن سعد انہی میں سے تھا۔ جس نے حنین کی جنگ میں مشرکین کی قیادت کی تھی مگر بعد میں وہ مشرف باسلام ہو گیا تھا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔

بنو جشم :......بنو جشم اسی قبیلے کی نسل سے ہیں ان سے غزیہ کی نسل کو درید بن صمہ کا خاندان ہے ان کا وطن سروات کا علاقہ تھا جو تہامہ کو نجد سے جدا کرتا ہے اور یمن سے لے کر شام تک پھیلا ہوا ہے سروات جشم سروات ہذیل کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اس خاندان کے اکثر لوگ مغرب کی طرف چلے گئے تھے اور آج تک وہیں مقیم ہیں۔ سروات میں ان کے صرف چند لوگ رہ گئے ہیں جن کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

ہوازن کی دو اور شاخیں :......اسی قبیلہ کے بنو سلول بھی ہیں جو اپنی ماں سلول کے نام سے مشہور ہیں آج کل ان میں سے بہت سے لوگ المغرب میں پائے جاتے ہیں ان میں سے بنو مرہ بن صعصعہ بھی ہیں اور اسی قبیلہ سے بنو یزید بھی ہیں جو شہر بجایا کے مغرب کے علاقوں میں رہتے تھے

بنو عامر اور اس کی شاخیں :......بنو عامر بھی ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی چار شاخیں ہیں (۱) نمیر (۲) ربیہ (۳) ہلال (۴) سواۃ۔

بنو نمیر اور سواۃ بن عامر :......نمیر کا شمار جمعرات العرب میں ہوتا ہے انہیں دور جاہلیت میں اور عہد اسلام دونوں میں بڑی شہرت اور عزت حاصل رہی۔ اور الجزیرہ میں داخل ہو گئے مگر بنو عباس نے خلیفہ المعتز کے دور میں ان کا ایسا قتل عام کیا کہ ان کا کہیں نام و نشان باقی نہیں چھوڑا۔

سواۃ بن عامر میں سے جابر بن سمرہ بن جندبؓ مشہور صحابی گزرے ہیں ان کی شاخ رباب کا ایک خاندان آج کل افریقہ میں ریاح بن ہلال کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔

بنو ہلال اور اس کے قبائل :......بنو ہلال بنو عامر کے بہت سے خاندان ہیں جاہلیت کے زمانے میں وہ نجد میں رہتے تھے پھر قرامطہ کی لڑائیوں کے دوران مصر کے علاقوں میں چلے گئے۔ وہاں سے "المستنصر عبیدی" کے دور حکومت میں اس کے وزیر یازوری نے انہیں المعز بن بادیس کے مقابلے کے لئے افریقہ بھیج دیا چنانچہ بنو ہلال افریقہ کے بیرونی علاقوں می چھا گئے مگر جب بنو سلیم نے انہیں پیچھے ہٹا دیا تو وہ مغرب کی طرف بڑھے اور بونہ اور قسطنطنیہ سے ہوتے ہوئے بحر محیط کے ساحل تک جا پہنچے۔

بنو ہلال کے قبائل :......بنو ہلال کے پانچ قبیلے ہیں (۱) شعبہ (۲) ناشرہ (۳) نہیک (۴) عبد مناف (۵) عبداللہ۔ بنو ہلال کی تمام شاخیں انہی پانچ قبیلوں سے چلی ہیں۔

---

❶ ......ابو محجن بن حبیب ثقفیؓ یہ وہ مجاہد ہیں جنہوں نے قادسیہ کی جنگ کا پانسہ پلٹ دیا تھا۔ یہ شراب پینے کے الزام میں حضرت سعدؓ کے خیمے میں بند تھے اور مجاہدین کے نعروں اور تلواروں کی جھنکار سے بے تاب ہو کر سلمیٰ، بنت عمروؓ زوجہ سعد سے اپیل کر کے حضرت سعدؓ کی اجازت کے بغیر ان کا گھوڑا لے کر میدان جنگ میں آئے اور کافروں پر ٹوٹ پڑے۔ اور جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ حضرت سعدؓ نے ان کے جذبہ سے متاثر ہو کر انہیں معاف کر دیا۔ مزید تفصیل ہماری مترجم کتاب "دور تابعین کی نامور" میں دیکھئے (ثناء اللہ محمود)۔

ام المومنین زینبؓ بنت خذیمہ عبد مناف کے خاندان سے اور ام المومنین میمونہؓ بنت حارث بن حزن بنو عبداللہ کے خاندان سے تھیں ❶۔

بنو ہلال کی مزید شاخیں: ..... علامہ ابن حزم بنو ہلال کی حسب ذیل شاخوں کا نام لیتے ہیں (۱) بنو قرۃ (۲) بنو نوحہ جو مصر اور افریقہ کے درمیان آباد ہیں (۳) بنو حرب جو حجاز میں مقیم ہیں (۴) بنو ریاح جنہوں نے افریقہ کو خراب کر دیا تھا۔

ابن سعید لکھتا ہے کہ بنو ہلال کا علاقہ شام میں مشہور ہے اور وہیں قلعہ صرضد ہے جو کہ معروف ہے عرب میں ان کے قبائل آج کل بنو اثج، ریاح زغبہ اور بنو قارع پر مشتمل ہیں۔

بنو سراح بنو ریاح اور بنو عتبہ کے وطن: ..... اثج ایک شاخ سراح برقہ کے آس پاس رہتی ہے اور دوسری شاخ عیاض جبل القلعہ میں مقیم ہے۔

بنو ریاح کا وطن قسطنطنیہ، میلا اور زاب کے آس پاس ہے ان کی شاخ عتبہ بجایہ کے نواح میں آباد اور ایک کثیر تعداد مغرب اقصیٰ میں سکونت پذیر ہے۔ بلاد زناتہ میں قبیلہ زغبہ کے بہت سے لوگ رہتے ہیں اور بنو فارع المغرب الاقصیٰ میں بنو معقل بنو قرہ اور جشم کے ساتھ آباد ہیں۔

بنو جشم اور بنو قرہ کا سابق وطن: ..... بنو جشم اور بنو قرہ کی آبادی پہلے برقہ میں تھیں اور ان کی حکومت الحاکم عبیدی کے دور میں ماضی بن مقرب کے ہاتھ میں تھی۔ مگر جن انہوں نے "ابو کوہ" کے ہاتھ پر بیعت کی جو کہ بنو امیہ میں سے تھا۔ تو الحاکم نے اسے قتل کر ڈالا اور ان پر عربوں اور دوسرے فوجوں کو مسلط کر دیا۔ اس پر ہلال کے اکثر قبائل "المغرب القصیٰ" کی طرف نقل مکانی کر گئے۔

ربیعہ کے قبائل کا ذکر

ربیعہ کی بہت سے شاخیں ہیں جو زیادہ تر اس کے تین بیٹوں (۱) عامر (۲) کلاب (۳) اور کعب سے چلی ہیں ان کا وطن نجد میں تہامہ اور شام سے قریب تھا۔ اس کے بعد وہ شام کے علاقوں میں چلے گئے اور پھر دوسرے اسلامی ملکوں میں پھیل گئے۔ اب ان میں سے کوئی شخص نجد کے علاقے میں باقی نہیں ہے۔

عامر بن ربیعہ کے قبیلے میں سے بنو السکماء یعنی بن عامر بھی گزرا ہے جس کا بیٹا حندج خالد بن جعفر کے ساتھ زہیر بن جذیمہ عبسی کے قتل میں شریک تھا۔ اسی طرح بنو ذی الصمین، معاویہ بن عامر بن ربیعہ جو کہ ذو الحجر عوف بن عامر بن ربعیہ ہے وہ بھی اسی قبیلہ میں سے تھا۔

بنو کلاب اور اس کا خاندان: ..... بنو کلاب کے بارے میں علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ بنو صالح بن مرداس جو حلب کے حکمرانوں میں سے تھے اسی قبیلہ کے تھے۔ اس کے علاوہ کلاب کے مندرجہ ذیل خاندان قابل ذکر ہیں (۱) بنو رواس (۲) بنو ضباب جن میں سے شمر بن ذو الجوشن حضرت حسینؓ کا قاتل بھی تھا شمر کی اولاد میں سے صمیل بن حاتم گذرا ہے جو اندلس میں عبدالرحمٰن بن یوسف فہری کا وزیر رہا۔ بنو جعفر میں سے عامر بن طفیل اور اس کا چچا ابو عامر بن مالک مشہور لوگ گزرے ہیں۔

بنو کلاب کا علاقہ: ..... بنو کلاب ضریہ اور ربذہ کی چراگاہوں میں رہتے تھے جو مدینہ کے آس پاس تھیں۔ نیز فدک اور عوالی بھی انہی کے رہائشی علاقوں میں سے تھے۔ ضریہ کی چراگاہ جو کلیب وائل کے لئے مخصوص تھی، نہایت سرسبز تھی جس میں گھوڑے اور اونٹ خوب موٹے تازے ہوتے تھے۔ "ربذہ" وہی مقام ہے جہاں حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوذرؓ کو بھیج دیا تھا۔ پھر وہ بنو کلاب شام کے علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ چنانچہ ان میں سے صالح بن مرداس کا خاندان حلب اور شام کے شہروں پر قابض ہو گیا۔ بنو کلاب نے الجزیرہ میں بھی بڑی شہرت اور قوت حاصل کی بعد میں یہ

❶ ..... بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان دونوں ام المومنین کی والدہ محترمہ ایک ہی ہیں جن کا نام ہند بنت عوف بن زہیر تھا۔ یہ دونوں یکے بعد دیگرے آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ زینب بنت خذیمہ کا انتقال بہت جلد ہو گیا تھا۔ الاصابہ میں یہ مدت دو سے تین ماہ اور ابن قدامہ نے آٹھ ماہ لکھی ہے (ثناء اللہ محمود)۔

لوگ کمزور ہو گئے اور آج کل دوسرے عربی قبیلوں کی حمایت کے ساتھ رہتے ہیں۔ ابن سعید کا بیان ہے کہ بنوکلاب نے عہد اسلام میں یمامہ میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔

بنوکعب اور اس کے قبائل: ...... بنوکعب کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً حریث بن کعب نامی قبیلہ۔ حضرت مطرف ؓ بن عبداللہ مشہور صحابی اسی خاندان کے تھے۔ کہتے ہیں کہ لیلیٰ جس کے عشق میں قیس مجنون نے اشعار کہے ❶ وہ بھی اسی قبیلے کی تھی۔ قیس بن عبداللہ ؓ جس کا لقب نابضہ جعدی تھا یہ وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہے تھے اور عبداللہ ؓ بن حشر جو ابن زبیر کے زمانے میں تین سواروں پر غالب آیا تھا۔ اور زیاد بن الشہب جو حضرت علی ؓ کے پاس آیا تھا تا کہ ان کے اور حضرت معاویہ ؓ کے درمیان صلح کروادے۔ اور مالک بن عبداللہ ؓ جس نے قیس بن زہیر عبسی کو پناہ دی تھی۔ اسی طرح مرہ بن ہبیر بھی جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اسے آپ نے اس کی قوم کے صدقات جمع کرنے پر مقرر فرمایا تھا کلثوم بن عیاض افریقہ کے گورنر اور اس کا بھتیجا بلج بن بشران سب لوگوں کا قبیلہ بنوکعب سے تعلق تھا۔

بنوقشیر اور اس کے مشاہیر: ...... بنوقشیر بھی بنوکعب کی شاخ میں سے مشہور اور نامور لوگ خراسان کی سرزمین سے اٹھے۔ ابوالقاسم ''قشیری الرسالہ'' کے مصنف انہی میں سے تھے ❷۔

شہر مرثیہ (اندلس) کے بنورشیق بھی اسی قبیلے سے تھے۔ ان میں سے عبدالرحمٰن بن رشیق مرثیہ میں برسر اقتدار آیا تھا۔

بنوکعب کے کچھ اور مشہور خاندان: ...... مندرجہ ذیل اشخاص اور خاندان بھی کعب کے قبیلے کے تھے۔ (۱) صمہ بن عبداللہ جس کے اشعار ''کتاب الحماسہ'' میں منقول ہیں (۲) بنوعجلان اور ان کا شاعر تمیم بن مقبل (۳) بنوعقیل جن کی کئی شاخیں ہیں (۴) بنومنتفق بھی انہی میں سے تھے۔ منتفق کی نسل سے وہ عرب ہیں جو المغرب میں خلط کے نام سے مشہور ہوئے۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کا قول ہے کہ قبیلہ خلط سے مراد بنوعوف اور بنومعاویہ ہیں اور یہ دونوں خاندان منتفق بن عامر بن طفیل کی نسل میں تھے۔ ابن سعید مغربی کا بیان ہے کہ بنومنتفق ان جنگلوں میں رہتے تھے جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان واقع ہیں اور ان کی حکومت بنومعروف کے ہاتھ میں تھی۔ آج کل المغرب میں خلط کا شمار قبیلہ جشم میں کیا جاتا ہے۔

بنوعبادہ اور بنوعقیل شرف الدولہ: ...... بنوعبادہ بنوعقیل میں سے ہیں۔ الاخیل اسی خاندان کا تھا اور لیلیٰ اخیلیہ اس کی اولاد میں سے تھی۔

امام قتیبہ کے مطابق قیس بن الملوح جو مجنون کے نام سے مشہور تھا وہ بھی اسی قبیلہ کا تھا۔

ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ بنوعبادہ آج کل الجزیرہ میں رہتے ہیں اور زیادہ آبادی اور شہرت کے مالک ہیں۔ ان میں سے قریش بن بدران نے پانچویں صدی کے درمیان موصل اور حلب پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور کے بعد اس کا بیٹا مسلم بن قریش شرف الدولہ کے لقب سے حکمران بنا۔ پھر حکومت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان کا خاتمہ ہو گیا۔

علامہ ابن سعید مغربی لکھتے ہیں کہ آج کل ان کے بچے کچھے لوگ خاز اور زاب کے درمیان آباد ہیں جن کو عرب شرف الدولہ کہتے ہیں۔ موصل کا حکمران ان کے ساتھ احسان و مروت کرتا تھا اور وہ بڑی عزت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بہت کم ہے تقریباً ایک سو سوار ہوں گے۔

خفاجہ بن عمرو: ...... کفاجہ بن عمرو کا خاندان بنوعقیل کی نسل میں سے ہے۔ توبتہ الحمیری اسی قبیلہ سے گزرا ہے۔ کچھ مدت سے پہلے بنوخفاجہ عراق اور الجزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور اب انہوں نے صحراء عراق میں اپنی حکومت قائم کر لی ہے۔

بنوعامر بن عوف: ...... بنوعامر بن عوف بنومنتفق کے بھائی بند ہیں اور آج کل بصرہ کے آس پاس رہتے ہیں۔ انہوں نے بنی ابی الحسن کے

---

❶ ...... لیلیٰ کا عاشق نبی کریم ﷺ کی مدح کرنے والا شاعر یہ ایک ہی شخص ہے۔ ابن خلدون نے جو قول نقل کیا ہے اس میں اسی طرح لکھا ہے۔ اس کا پورا نسب یوں ہے قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ (ثناء اللہ محمود) ❷ ...... ابوالقاسم قشیری (۳۷۶ تا ۴۶۵ھ) عقائد میں الشعری اور تصوف میں سلمٰی اور ابوعلی الدقاق کے پیرو تھے۔ انہوں نے ۴۳۸ھ میں بلاد اسلامیہ کے صوفیہ کے نام رسالہ لکھا اور اس میں اسلامی تصوف کے مسائل کو بہت سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا۔ مزید حالات کے لئے طبقات الشافعیہ از سبکی جلد سوم۔

بعد بحرین پر قبضہ کر لیا اور تغلب کو وہاں سے نکال دیا ہے۔

ابن سعید کا بیان ہے کہ قبیلہ کلاب کے بعض لوگ یمامہ پر قابض ہو گئے تھے چنانچہ ۶۵۰ھ کے قریب ان کا حکمران عصفور تھا۔

قیس بن عجلان کی شاخوں کا بیان یہاں ختم ہوا۔

قیس عیلان کا شجرۂ نسب

خندف کے قبائل

خندف بن الیاس بن مضر کی تین شاخیں ہیں (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ ان کی ماں قبیلہ قضاعہ کی تھی اور اس کا نام خندف تھا۔ چنانچہ الیاس کی تمام اولاد اسی خندف کی طرف منسوب ہوئی۔

قمعہ کی پھر دو شاخیں ہیں۔ بنو اسلم افصیٰ بن عمار بن قمعہ کی اولاد میں سے ہیں اور بنو خزاعہ عمرو بن عامر لحی کی اولاد ہیں۔ عمرو بن لحی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت اسمٰعیلؑ کے دین کو بدل ڈالا تھا۔ اور خود بھی بتوں کی پوجا کی اور دوسرے عربوں کو بھی بت پرستی کی ترغیب دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ رایت عمرو بن لحی یجر قصبہ فی النار یعنی عمرو بن لحی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے۔

بنو خزاعہ:...... بنو خزاعہ مکہ کے قریب مرالظہر ان اور اس کے قریبی علاقہ میں رہتے تھے۔ جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی۔ اسی سال انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش مکہ کے ساتھ صلح فرمائی تھی تو اس صلح میں بنو خزاعہ بھی شریک تھے۔ مگر قریش نے خزاعہ کے بارے میں اپنے معاہدہ کو توڑ دیا تھا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے قریش پر چڑھائی کردی اور ان پر فتح حاصل کرلی اور مکہ بزور تلوار فتح کرلیا اور یہ سال (۸ھ) عام الفتح کہلایا۔

بنی خزاعہ اور قبلہ کا انتظام:..... قریش سے پہلے خزاعہ کا خاندان بنو کعب بن عمرو بن لحی بنت اللہ کا متولی تھا۔ پھر حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی بنا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بیٹی حبی کو قصیٰ بن کلاب کے ساتھ بیاہ دیا تھا اور کعبہ کا انتظام بھی قصیٰ کی تحویل میں دے دیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حلیل کے بیٹے ابوغبشان نے جس کا اصل نام المحترش تھا۔ خانہ کعبہ کی خدمت کے حق کو قصی کو ایک مشکیزہ شراب کے بدلے میں بیچ ڈالا تھا جس سے یہ مشہور مثل چل نکلی۔ اخسر صفقۃ من ابی غبشان یعنی ابوغبشان کے سودے سے بھی زیادہ خسارے والا سودا۔

حلیل حبشیہ کی اولاد میں سے کرز بن علقمہ گزرا ہے جس نے ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا پیچھا کیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ غار ثور تک جا پہنچا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بنا ہوا ہے اور کبوتری نے انڈے دیئے ہوئے ہیں تو واپس چلا آیا۔

خزاعہ کے مشہور خاندان:..... قبیلہ خزاعہ کے بہت سے خاندان گزرے ہیں جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں

(۱) بنو مصطلق بن سعدی بن عمرو بن لحی۔ (۲) بنو کعب بن عمرو۔ اس خاندان کے مشہور لوگ یہ ہیں

(۱) عمران بن حصین صحابی رسول اللہ ﷺ سلیمان بن صرد ❶ توابین کے سردار تھے جو حضرت حسینؓ کی شہادت کا انتقام لینے کے لئے اٹھے تھے۔ (۴) مالک بن ہیثم جو بنو عباس کے نقیبوں میں سے تھے۔ (۵) بنو عدی بن عمرو۔ ام المومنین جویریہ بنت حارث اسی خاندان سے تھیں (۶) بنو ملیح بن عمرو، اس خاندان میں طلحہ الطلحات بھی تھا اور کثیر شاعر جو عزہ کا عاشق تھا وہ بھی اسی خاندان کا تھا۔ (۷) بنو عوف بن عمرو شہر حیرہ کے عباد اسی خاندان سے تھے۔

بنو اسلم:...... بنو اسلم خزاعہ کے نسبی رشتہ دار تھے اسی قبیلے کے مشہور لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت سلمہ بن اکوع (صحابی) اور دعبل اور ابن الشیص یہ دونوں شاعر تھے۔ اور محمد بن اشعث جو کہ بنو عباس کا ایک قائد یعنی کمانڈر تھا اور سلیمان بن کثیر جو بنو عباس کا داعی یعنی گماشتہ تھا اسے ابو مسلم خراسانی نے قتل کردیا تھا۔

---

❶ ..... عنقریب اس کا ذکر آئے گا۔ ہم اس باب میں لائیں گے جہاں حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد بنو امیہ کے خلاف تحریکوں کا ذکر آئے گا۔

بنو تمیم اور اس کے خاندان

قبیلہ طابخہ کی بہت سے شاخیں ہیں۔ جن میں سے زیادہ مشہور شاخیں یہ ہیں: ..... ضبہ، رباب، مزینہ اور تمیم۔ ان کے علاوہ چند چھوٹے قبیلے بھی ہیں، جو تمیم کے نسبی رشتہ دار ہیں مثلاً صوفہ اور محارب۔

بنو تمیم کا علاقہ: ..... تمیم کا اصلی علاقہ نجد میں تھا مگر وہ بصرہ اور یمامہ تک گھوم آتے تھے۔ اور عذیب تک پھیلے ہوئے تھے۔ جو کوفہ کی سرزمین میں ہے۔ آج کل وہ مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نجد میں ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ اور ان کے ٹھکانوں پر آج کل مشرق کے دو بڑے قبیلے غزیہ (جو طئی کی ایک شاخ ہیں) اور خفاجہ قابض ہیں۔

تمیم کے خاندان اور مشاہیر: ..... (۱) الحارث بن تمیم۔ اس سے مسیّب بن شریک فقیہ منسوب ہی۔ (۲) بنو عنبر۔ اس قبیلے میں سے حضرت غاضرہ بن سمرۃ تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے صدقات جمع کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ اور فقیہ امام زفر ❶ جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے۔ اور ناسکل الفاضل عامر بن عبد قیس بھی اسی خاندان کے تھے۔ بنو اسید بن عمیر۔ اس خاندان میں ہند بن ابی ہالہ مشہور صحابی تھے جن کی رسول اللہ ﷺ نے پرورش فرمائی تھی اور حنظلہ بن ربیع کاتب رسول اللہ ﷺ۔ اور اکثم بن صفیی بن ریاح جو اپنے حلم و بردباری کی وجہ سے مشہور تھے۔ اور یحیٰ بن اکثم جو خلیفہ المامون کے عہد میں قاضی تھے، یہ تینوں بھی اسی خاندان کے تھے۔

بنو مالک بن عمرو کے مشاہیر: ..... بنو مالک بن عمرو کے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں (۱) نضر بن شمویل جو نحوی اور محدث تھے (۲) سلم بن احوز جو نصر بن سیار کی جانب سے پولیس کا افسر اعلیٰ تھا (۳) یحیٰ بن زید بن زین العابدین علی بن حسینؓ کو اسی نے شہید کیا تھا اور اس کا بھائی ہلال بن احوز جو آل مہلب کا قاتل ہے۔ اور قطری بن الفجاءۃ خارجی ❷ ازارقہ کا سردار جسے خوارج نے بیس سال تک اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کیا۔

مالک بن ریب اور اس کا مرثیہ: ..... مالک بن ریب بن حوط یہ اس مشہور قصیدہ کا شاعر جس میں اس نے خود اپنا مرثیہ لکھ کر اپنے قبیلہ کے پاس بھیجا تھا۔ ان دنوں خراسان میں وہ اس لشکر کے ساتھ تھا جسے حضرت سعید بن عثمان بن رفان نے ان اطراف میں بھیج رکھا تھا یہ بھی بنو مالک میں سے تھا اس قصیدہ کے ابتدائی اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

دعانی من اهل الهوی و دی ررفقتی بـذی الشیـطیـن فـالـتـفـق ورائیـا

یـقـولـون لا تـبـعـد وهـم یدفـنـوننی وأیـن مـكـان الـبـعـد آلا مـكـانـیـا ❸

میرے دوستوں اور میرے ساتھیوں کی یاد نے مجھے شیطین کے مقام پر ستایا تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ مجھے دفن کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم سے دور نہ ہو۔ حالانکہ میری قبر سے زیادہ دور اور کون سے جگہ ہو سکتی ہے۔

بنو حارث بن عمرو اور بنو امرؤ القیس: ..... بنو حارث بن عمرو، ان میں سے عباد بن حصین قابل ذکر ہے۔ جس کا لقب اس کے بڑے پیٹ کی وجہ سے حبط پڑ گیا تھا۔

بنو امرؤ القیس، زید بن عدی اس ہی خاندان سے تھا۔ اس نے کسریٰ کے پاس نعمان بن منذر حاکم حیرہ کی چغلی کھائی تھی۔ اور کسریٰ نے غصہ

---

❶ ..... امام زفر بن ہذیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ہذیل بن زویب بن جذیمۃ بن عمرو بن جحو بن جندب بن عنبر (تصیح واستدراک) (ثناء اللہ محمود) ❷ ..... یہ قطری بن فجاءۃ ہے فجاءۃ کا اصل نام جعونہ بن یزید بن زیاد بن جند بن کا بیہ بن حرقوص ہے۔ یہ خارجی فرقہ کا سردار تھا اسے بیس سال تک خارجیوں نے اپنا امیر اور خلیفہ بنائے رکھا۔ حجاج بن یوسف اس کے خلاف لڑنے کے لئے مہلب بن ابی صفراء کی قیادت میں لشکر بھیجا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ ۷۸ھ میں قتل کر دیا گیا پھر اس کا سر حجاج کے پاس لایا گیا (البدایۃ والنھایۃ صفحہ نمبر ۳۰ ج ۹) ❸ ..... یہ پورا قصیدہ مالک بن زیب کے دیوان میں ۴۶ھ پر ملاحظہ کریں "لسان العرب" میں مادہ "بعد" میں بھی ہے۔

میں آکر نعمان کو مار ڈالا تھا۔ اس کے علاوہ یہ اشخاص بھی اسی خاندان سے ہیں۔ مقاتل بن حسان جو قصر بنی مقاتل کا بانی تھا۔ اور (۲) لاہز بن قریب جو بھی عباس کے گماشتوں میں سے تھا مگر ابو مسلم خراسانی نے اسے اس وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے اموی نصر بن سیار کو عباسیوں کے منصوبوں سے آگاہ کر دیا تھا۔

(۱) بنو سعد بن زید مناۃ (۲) روبہ بن عجاج اور (۳) شاعر عبدی بن الطیب اسی خاندان سے تھے۔

بنو منقر:...... اس خاندان میں سے حضرت قیس بن عاصم تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا تھا۔ ذوالرومہ شاعر کی محبوبہ میا نبی قیس کی اولاد میں سے تھی۔ حضرت عمرو بن اہتم صحابی بنو منقر کے تھے۔

بنو مرہ بن عبید کے خاندان سے احنف بن قیس گزرے ہیں اور ابوبکر ابہری مالکی جس کا نام محمد بن عبداللہ بن صالح تھا وہ بھی اسی خاندان کے تھے۔

بنو صریم بن مقاعس:...... صریم بن مقاعس کے خاندان میں یہ مشہور اشخاص پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن اباض جو خوارج کے فرقہ اباضیہ کا سردار تھا اور عبداللہ بن صفار جو فرقہ صفریہ کا سردار تھا۔ اور برک بن عبداللہ جس نے حضرت امیر معاویہ کو قتل کرنے ذمہ لیا تھا مگر وہ انہیں صرف زخمی کر سکا تھا۔

بنو بہدلہ اور بنو عطارد:...... بنو بہدلہ بن عوف میں سے قابل ذکر زبرقان ہے جس کا اصل نام حصین بن بدر تھا اور اس کا بھتیجا اوکیس بن حنظلہ تھا جس نے ہوازہ بن علکی حنفی کو گرفتار کیا تھا۔

بنی عطارد بن عوف کے خاندان میں سے کرب بن صفوان گزرا ہے جو ایام جاہلیت میں حاجیوں کی میزبانی کیا کرتا تھا۔

جعفر انف الناقۃ کا قبیلہ:...... بنو قریع بن عوف۔ اس خاندان میں سے وہ گذرا ہے جس کا لقب انف الناقہ (یعنی اونٹنی کی ناک) تھا۔ اس کے بیٹے اس لقب سے بہت ناراض ہوتے تھے یہاں تک کہ شاعر حطیہ نے یہ شعر کہہ کر ان کی مدح کی:

قوم هم الانف الا ذنساب غير هم ☆ ومن يسوى بانف الناقة الذنبا

وہ لوگ قوم کی ناک ہیں اور دوسرے لوگ دم کی حیثیت رکھتے ہیں بھلا کون ہے جو اونٹنی کی ناک کو دم کے برابر سمجھتا ہو؟

بنو حارث الاعرج:...... بنو الحارث الاعرج میں سے وہ زہرہ بن حویہ بھی ہیں جس نے قادسیہ کی جنگ میں بڑی بہادری دکھائی تھی اور ایرانیوں کے ایک سردار جالینوس کو قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد شبیب خارجی کے ساتھیوں نے اسے عتاب بن ورقا کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔

مالک کی اولاد اور خاندان:...... بنو مالک بن سعد کے خاندان میں سے اغلب بن سالم بھی تھا۔ وہ اغلبی خاندان کے ان حکمرانوں کا جدامجد تھا جنہوں نے خلفاء بنی عباس کے دور میں افریقہ پر حکومت کی۔

بنو ربیعہ بن مالک میں سے عروہ بن حریر بھی ہے۔ یہ وہ پہلا خارجی ہے جس نے جنگ صفین میں کہا تھا کہ ان الحکم الا اللہ یعنی حکم کا صرف اللہ کو حق ہے

بنو حنظلہ بن مالک میں سے یہ لوگ قابل ذکر ہیں (۱) ابن عمیر بن ضابی جسے حجاج بن یوسف نے قتل کیا تھا اور متمم بن نویرہ جو اپنے مرثیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

یربوع کے بیٹے اور خاندان:...... بنو حارث بن یربوع میں سے خوارج کا امیر زبیر بن ماحور اور اس کے بھائی عثمان قابل ذکر ہیں۔ وہ سب بشیر بن یزید الماحور کے بیٹے اور فرقہ ازارقہ کے سردار تھے۔

بنو ریاح اور ان کے خاندان:...... بنو ریاح میں سے مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں (۱) شبث بن ربعی (۲) ریاح جس نے قبول اسلام کے بعد خوارج کا ساتھ دیا مگر اس کے بعد توبہ کر لی (۳) معقل بن قیس جسے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خوشخبری دیکر بھیجا تھا (۴) عتاب بن ورقاء امیر اصفہان جسے شبیب خارجی نے قتل کر دیا تھا۔

بنونہشل بن دارم۔نھلہ بن حدثان بن نہشل جو بنوعباس کے زمانے میں پولیس کا افسر اعلیٰ تھا۔

بنومجاشع:......بنومجاشع کے مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں (۱) اقرع بن حابس مشہور شاعر فرزوق بن غالب (۳) اور حتات بن یزید جسے رسول اللہ ﷺ نے معاویہ بن ابی سفیان کا بھائی بنادیا تھا۔

بنوعبداللہ بن دارم کا مشہور شخص المنذر بن ساوی ہے جو ہجر کا حاکم تھا۔ بنوعدس بن زید کے خاندان سے بہت سے رئیس اور امراء پیدا ہوئے ہیں۔

(تمیم کے قبائل کا بیان ختم ہوا)

بنومزینہ

بنومزینہ مر بن اد بن طابخہ بن الیاس کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے ایک بیٹے کا نام عثمان اور دوسرے کا نام اوس تھا اور ان کی ماں کا نام مزینہ تھا اس لئے اس کے سارے بیٹے اسی کی طرف منسوب ہوئے۔ مزینہ کے مندرجہ ذیل لوگ قابل ذکر ہیں (۱) مشہور شاعر زہیر بن ابی سلمٰی اور اس کے بیٹے بجیر اور کعب۔ کعب بن زہیر نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں شعر کہے تھے۔ نعمان بن مقرن ؓ جو جنگ نہاوند میں شہید ہوئے اور مشہور صحابی معقل بن یسار بھی اسی قبیلہ کے تھے۔

رباب:......رباب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بنوضبہ کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت انہوں نے اپنے ہاتھ رب (پھلوں کا رس کا شیرہ) میں ڈبوئے تھے۔ ان کا وطن دہنا میں بنوتمیم کے قریب تھا اور ان کے اشعار میں حزوی اور عالج کے مقامات کا ذکر آیا ہے۔ مگر آج کل وہ منتشر ہو چکے ہیں اور ان کے وطن میں ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا (رباب اصل میں بنوعبدمنات بن اد بن طابخہ ہیں)

بنوتمیم کے قبائل کا ذکر:......اس قبیلہ کے حسب ذیل افراد قابل ذکر ہیں مستورد بن علقمہ خارجی جسے معقل بن قیس ریاحی نے مغیرہ بن شعبہ ؓ کے دور میں قتل کر دیا تھا اور ابن باخمہ بن وردان جو حضرت علی ؓ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ملجم کے ساتھ موجود تھا۔ اور قطام بنت شجنہ جس کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ملجم نے شادی کی تھی۔ اور اس کا مہر حضرت علی ؓ کا قتل قرار پایا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل شعر سے ظاہر ہے۔

ثلاثة الاف وعبد وقينة ☆ وضرب على بالحسام المصمم

تین ہزار درہم ایک غلام اور ایک لونڈی اور حضرت علی ؓ کو ضرب لگانا مضبوط تلوار کے ساتھ۔

قطام ایک خارجی عورت تھی جس کا باپ شجنہ اور چچا الاخضر دونوں نہروان کی جنگ ❶ میں مارے گئے تھے۔

بنوعدی بن عبدمنات:......ذوالرمہ شاعر جس کا اصلی نام غیلان بن عقبہ تھا اسی کے خاندان سے تھا۔

بنوثور بن عبدمناۃ کے خاندان سے سفیان ثوری کا تعلق تھا ❷ اور ان کے بھائی عمرو اور مبارک ماہر فقہ ربیع بن خیثم وغیرہ بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بنوضبہ:......ان کا وطن بنوتمیم کی ہمسائیگی میں شمالی نجد میں تھا۔ پھر عہد اسلام کے دور میں وہ عراق کی طرف منتقل ہو گئے اور وہاں شاعر المتنبی کو مار ڈالا۔

---

❶ ...... نہروان، جنگ نہروان حضرت علی ؓ کی فوجوں اور خارجیوں کے درمیان لڑی گئی جنگ ہے (ثناء اللہ محمود)۔ ❷ ...... یہ ابوعبداللہ سفیان ثوری جو بڑے محدث اور فقیہہ تھے ان کا انتقال ۱۶۱ھ میں بصرہ میں ہوا۔ ان کی مشہور کتب الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، الفرائض اور رسالہ ہے۔ ان کے حالات کی مزید تفصیل۔ تہذیب التہذیب (صفحہ نمبر) تاریخ البخاری الصغیر صفحہ نمبر ۹۲) الثقات (ابن حبان صفحہ نمبر ۴۰۱) وغیرہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضرار بن عمرو بھی قبیلہ ضبہ میں سے تھا زمانہ جاہلیت میں وہ اپنے قبیلے کا سردار تھا اس کے بعد بھی قبیلے کی سیادت اور سرداری اسی کی اولاد میں رہی۔اس کے اٹھارہ بیٹے تھے جس سب کے سب ''القرنتین'' کی جنگ میں اس کے ساتھ شریک تھے۔اس کا بیٹا حصین جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔اس کی اولاد میں سے قاضی ابوشبرمہ عبداللہ تھا جس کا ذکر بنوعباس کے سپہ سالاروں میں آتا ہے۔خلیفہ المتوکل نے اسے مصر کا گورنر مقرر کیا تھا۔

صوفہ خاندان:......صوفہ خاندان غوث بن مر کی نسل سے ہے۔وہ حاجیوں کی میزبانی کیا کرتے تھے،مگر ان کا خاندان زمانہ جاہلیت ہی میں ہی ختم ہو گیا تھا اور ان کی جگہ تمیم کی ایک شاخ آل صفوان بن شحنہ نے لے لی تھی۔

مدرکہ بن الیاس:......مدرکہ کے بہت سے قبیلے ہیں ان میں سے بڑے قبیلے ہزیل،قارۃ،اسد،کنانہ اور قریش ہیں۔

بنو ہذیل:......یہ قبیلہ ہذیل بن مدرکہ کی نسل سے ہے۔ان کا وطن سراۃ میں تھا جو طائف کے قریب جبل غزوان کے قریب تھا اور ان کے رہائشی علاقے اور پانی کے چشمے اس پہاڑ کے نشیب میں مکہ اور مدینہ کے درمیان نجد اور تہامہ دونوں جانب تھے۔ان کے چشموں میں سے الرجیع اور بئر معونہ مشہور ہیں۔

ہذیل کی شاخیں اوران کے مشاہیر:......ہذیل کی دوشاخیں ہیں سعد بن ہذیل اور لحیان بن ہذیل۔قبیلہ بنوسعد میں سے مشہور شاعر ابو کبیر الہذلی گذرا ہے اور حطیہ اور مشہور صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عتبہ اور عمیس ان کے بیٹے عبدالرحمن اور عتبہ تھے۔مشہور مورخ مسعودی عتبہ کی اولاد میں سے تھا۔اس کا پورا نسب یوں ہے۔علی بن حسین بن علی بن عبداللہ بن زید بن عتبہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن مسعود۔عبداللہ بن مسعود کے بھائی عتبہ کی نسل میں سے عبیداللہ بن زید مدینہ کے فقیہ گزرے ہیں۔

ہذیل کے علاقے:......قبیلہ ہذیل کے لوگ دور اسلام میں مختلف ملکوں میں پھیل گئے اب ان کا کوئی خاندان نجد کے آس پاس باقی نہیں رہا مگر ہاں افریقہ میں ان کا قبیلہ ہے جو شہر باجہ کے نواح میں سلطانی لشکر کے ساتھ مل کر لڑتا ہے اور خراج ادا کرتا ہے۔

بنواسد اور اس کے علاقے:......اسد ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سے شاخیں ہیں۔ان کا وطن نجد کی سرزمین قبیلہ طئی کے علاقے کے قریب تھا۔کہا جاتا ہے کہ جس علاقہ میں آج کل قبیلہ طئی کے لوگ آباد ہیں وہ پہلے بنواسد کے قبضے میں تھا۔جب قبیلہ طئی کے لوگ یمن سے نکلے تو بنی اسد اس پر غالب آ گئے اور آجاء اور سلمیٰ کے پہاڑوں پر قابض ہو گئے۔ان کی بعض آبادیوں کا ان کے شعراء کے کلام میں ذکر آیا ہے۔حجاز سے نکل کر بنو اسد مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور اب ان کا کوئی خاندان وہاں باقی نہیں رہا۔

ابن سعید کا قول:......ابن سعید مغربی نے لکھا ہے کہ ان کا علاقہ اب طئی کے پاس یا بنوعقیل کے قبضہ میں چلا گیا ہے جنہوں نے سلجوق بادشاہوں کے زمانے میں عراق اور الجزیرہ میں بڑی اہمیت حاصل کر لی تھی۔اور بنوعقیل کی ایک شاخ بنومزید نے شہر حلہ اور اس کے آس پاس اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔''الہباری'' نے ان کے لئے علم سیاست پر اپنا مشہور ''ارجوزہ'' لکھا تھا۔پھر ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور عراق میں بنوخفاجہ ان کے جانشین بن گئے۔

بنواسد کے خاندان:......قبیلہ اسد کے بہت سے خاندان ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔بنوکاہل بن اسد:اس خاندان میں سے علباء بن حارثہ تھا جس نے امرؤالقیس کے باپ حجر بن عمرو کو قتل کیا تھا

بنوغنم بن دودان:......بنوغنم بن دودان اس خاندان میں سے عبیداللہ بن جحش گزرا ہے جو پہلے مسلمان ہوا پھر عیسائی ہوا اور اسی حالت میں اسے موت آئی نیز اس کی بہن ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش اور مشہور صحابی عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن اسی خاندان کے مشہور افراد ہیں۔

بنوثعلبہ بن دودان:...... بنوثعلبہ بن دودوان ۔ اس خاندان میں سے کمیت شاعر گذرا ہے جو زید بن اخنس کا بیٹا تھا نیز ضرار رضی اللہ عنہ بن ازور صحابی جن کا اصل نام مالک بن اولیس تھا اور جس کے ہاتھ سے خلافت صدیقی میں مالک بن نویرہ تمیمی مارا گیا تھا۔ اور حضرمی بن عامر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا تھا اسی قبیلہ کا تھا۔

بنوعمرو قعین:...... بنوعمرو قعین ان میں سے طماح بن قیس اسدی گذار ہے اسی نے قیصر روم کے پاس امراؤالقیس کی چغلی کھائی تھی اور اس کی ہلاکت کا سبب بنا تھا۔ نیز طلیحہ بن خویلد جو پہلے کاہن تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کا داعی ہوا مگر بعد میں مسلمان ہو گیا۔

قبیلہ اسد کے اور بھی خاندان ہیں مگر ان کا ذکر گفتگو کی طوالت کا باعث ہوگا۔

قارہ اور عکل کے قبیلے بھی مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہیں وہ بنواسد کے نسبی رشتہ دار تھے۔ اور قریش خاندان بنو زہرہ کے حلیف تھے۔

قبیلہ کنانہ

کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بنواسد کے نسبی رشتہ دار تھے۔ ان کا وطن مکہ کے آس پاس کا علاقہ تھا۔ ان کے بہت سے قبیلے تھے جن میں سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز قبیلہ قریش کا تھا جس کا ذکر آئندہ آئے گا۔ ان کے بعد بنوعبد مناۃ اور بنو مالک بن کنانہ مشہور ہیں۔

بنوعبد مناۃ سے بنوبکر، بنومرۃ، بنوحارث اور بنوعامر کے خاندان بنے۔

بنولیث کے خاندان:...... بنوبکر سے بنولیث بن بکر کی شاخ چلی اور اس نے الملوح بن یعمر کا خاندان پیدا ہوا جس کا نام الشداخ بن عوف تھا۔ اسی خاندان کے مشہور صحابی صعب بن جثامہ اور شاعر عروہ بن اذینہ بھی تھے۔ پھر اسی شاخ سے بنوشجع بن عامر بن لیث بن بکر کا خاندان پیدا ہوا جس میں سے ابو واقد لیثی صحابی ہیں جن کا نام الحارث بن عوف تھا۔

بنوسعد اور بنوجندع:...... بنولیث کا ایک اور خاندان بنوسعد بن لیث تھا اس میں ابوطفیل عامر بن واثلہ پیدا ہوئے۔ جن لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا ان میں ابوطفیل سب سے آخری صحابی تھے جن کا انتقال ۱۱۰ھ میں ہوا مشہور صحابی واثلہ بن اسقع بھی اسی خاندان سے تھے۔

بنوجندع بن بکر بن لیث کے خاندان سے خراسان کا امیر نصر بن سیار پیدا ہوا۔ نیز رافع بن لیث بن نصر بھی جس نے خلیفہ ہارون رشید کے دور میں سمرقند میں بنوامیہ کا جھنڈا بلند کیا مگر اس کے بعد خلیفۃ المامون عباسی سے امان اور معافی طلب کی۔

بنوبکر کے مشہور خاندان:...... ان کے علاوہ بنوبکر بن عبدمناۃ کے حسب ذیل خاندان قابل ذکر ہیں۔

(۱) بنودئل:...... اسود بن رزن اسی خاندان سے تھا، جس کا قتل بعد میں فتح مکہ کا سبب بنا نیز ساریہ بن زنیم ❶ جس کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ عراق میں لڑ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے اسے مدینہ سے آواز دی تھی نیز ابوالاسود جس نے عربی کا نحو کا علم وضع کیا۔

بنوضمرہ بن بکر:...... بنوضمرہ بن بکر: اس خاندان میں سے عامرہ بن مخشی گذرا ہے جس نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ نیز عمرو بن امیہ صحابی اور براض بن قیس الفاتک جس نے عروۃ الرحال بن عتبہ بن کلاب کو قتل کیا تھا۔ اس قتل کی وجہ سے فجار کی لڑائی چھڑ گئی تھی۔

بنوغفار:...... ضمرہ کی ایک شاخ غفار بن کلیل تھی۔ جس میں مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام جندب بن جنادہ

---

❶...... یہ ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ جابر بن محلیہ بن عبد بن عدی بن الدئل ہیں۔ انہیں آواز دینے کا واقعہ علامہ بیہقی، ابونعیم نے دلائل نبوت میں لالکائی نے شرح السنۃ میں نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند کا الاصابۃ میں ابن حجر نے حسن کہا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے تاریخ الخلفا، سیوطی صفحہ نمبر ۱۱۳۔

تھا۔ کیثر شاعر کی محبوبہ عذہ بھی اسی قبیلے غفار کی تھی۔ کلثوم بن حسین بھی جن کو رسول خدا ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا غفاری تھے۔

بنو عبد منات کے مشہور قبائل:......بنو عبدنات کے دیگر قابل ذکر قبائل مندرجہ ذیل ہیں

(۱) بنو مدلج بن مرہ بن عبد منات اس خاندان میں وہ سراقہ بن مالک گذرا ہے جس نے ہجرت کے موقع پر قریش کے انعام کی لالچ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا تھا۔ مگر اس کے بارے میں معجزہ ظاہر ہوا اور اللہ نے اسے واپس پھیر دیا۔ مجزز بھی بنو مدلج میں سے تھا۔ جب اس نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں علم قیافہ شناسی کا ثبوت دیا تو رسول اکرم ﷺ بہت خوش ہوئے تھے۔

بنو عامر اور بنو حارث:......(۲) بنو عامر بن عبد منات۔ ان میں سے بنو مساحق بھی ہیں جن کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غمیصا کے مقام پر قتل کیا تھا اور رسول اکرم ﷺ نے ان کی دیت ادا کی تھی۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے فعل پر اظہار ناپسندگی کا اظہار فرمایا تھا۔

(۳) بنو فراس بن مالک ان میں سے فارس العرب (یعنی عربوں کا مشہور شہسوار) ربعیہ بن مکرم گذرا ہے۔

(۵) بنو عامر بن ثعلبہ زمانہ جاہلیت میں نسئی کرنے والے مہینوں کو پیچھے ڈالنے والے اسی خاندان میں سے ہوا کرتے تھے۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچا تھا قلمس کہلاتا تھا۔ جس شخص نے مہیوں کو پیچھے ڈالا وہ شمیر بن ثعلبہ بن حارث تھا۔

(۶) رماحس بن عبدالعزیز بھی اسی خاندان سے تھا۔ جب عبدالرحمٰن اموی اندلس میں داخل ہوا تو اس نے رماحس کو الجزیرہ اور شذونہ کا گورنر مقرر کیا مگر رماحس خود مختار بن بیٹھا اور جب اس پر عبدالرحمٰن نے چڑھائی کی تو وہ افریقہ کے ساحل کی طرف بھاگ گیا اور وہیں مر گیا۔ اندلس میں اس کی نسل کے بہت سے لوگ باقی تھے۔ خلافت امویہ کے زمانے میں انہیں بڑی شہرت حاصل ہوئی اور ان لوگوں کو صوبوں کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ان میں سے بعض بحری جنگی بیڑوں کے افسر متعین کئے گئے۔ انہوں نے بڑی اچھی کارکردگی کا ثبوت دیا۔ چنانچہ وہ افریقہ کے ساحلوں پر ان دنوں عبیدیوں (یعنی فاطمیہ مصر) کے قبضے میں تھے اکثر حملے کیا کرتے تھے اور انہیں بہت پریشان رکھتے تھے۔ وھو وارث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین۔
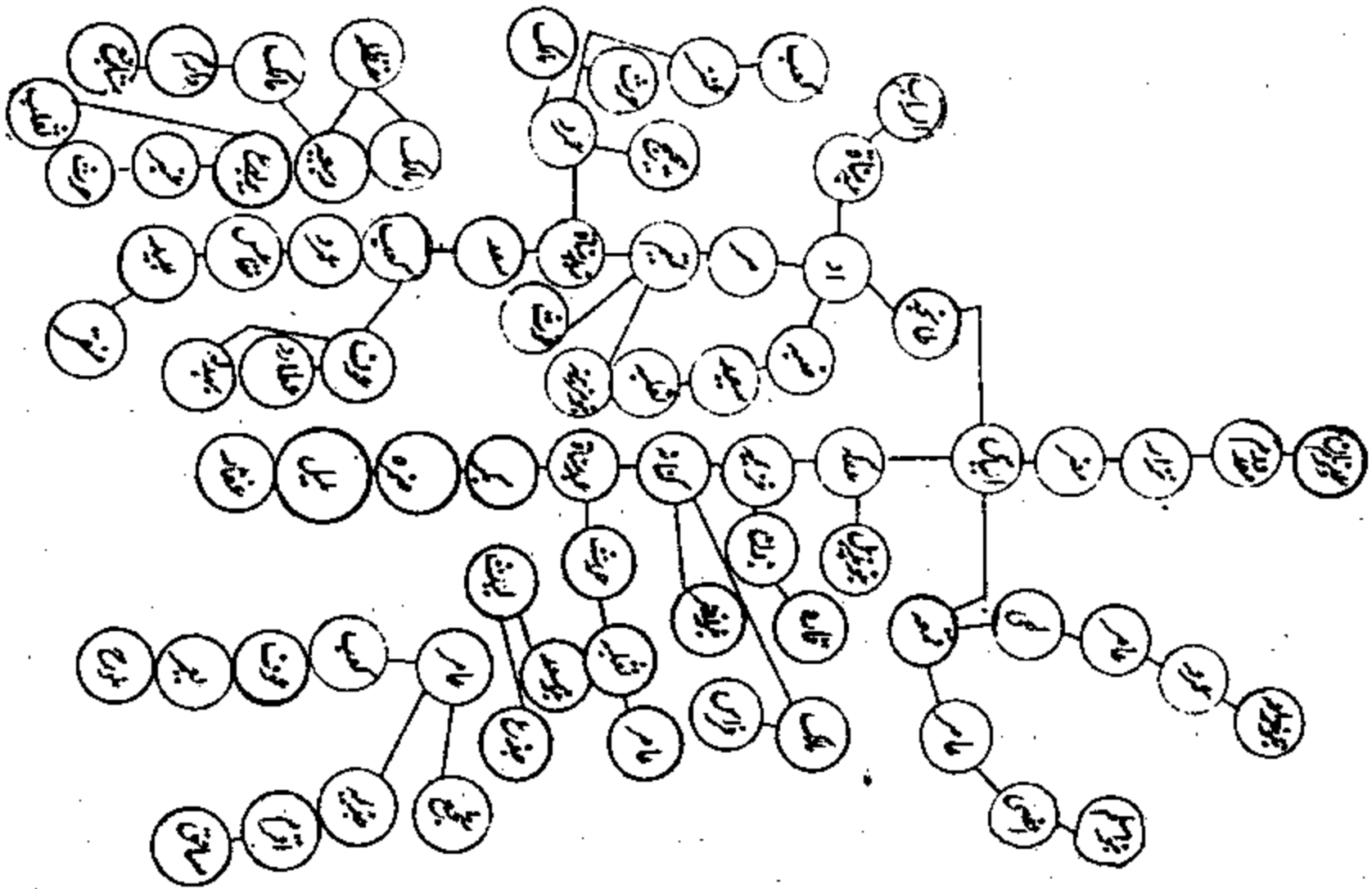
قبیلہ قریش اور اس کا خاندان

قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور نضر ہی قریش کے نام سے مشہور ہیں۔ قریش نام پڑنے کے متعلق ایک قول ہے کہ قریش تقرش کی وجہ سے قریش کہلایا جس کے معنی تجارت ❶ کے ہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ قریش قرش کی تصغیر ہے اور قرش اس بڑی مچھلی کو کہتے ہیں جو سمندر کے دوسرے جانوروں کو کھا جاتی ہے ❷۔

قریش فہر کی طرف سے صرف اس لئے منسوب ہوئے کہ نضر کی نسل فہر کی اولاد میں محدود و منحصر رہی۔ نضر کی نسل کے علاوہ اور کسی سے نہیں چلی۔ اسی وجہ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قریش فہر بن مالک کی اولاد ہیں۔

بنو محارب اور اس کے مشہور لوگ:...... بنو محارب قریش الظواہر ❸ میں سے تھے۔ اس خاندان کے مندرجہ ذیل اشخاص مشہور ہیں۔

(۱) ضحاک بن قیس جو مرج راہط نامی جگہ پر مروان بن حکم سے لڑا اور جاں بحق ہوا۔

(۲) ضرار بن الخطاب صحابی جو ایک مشہور شہسوار تھے۔ اور ان کے والد الخطاب بن مرداس جو دور جاہلیت میں قریش الظواہر کے سردار تھے اور ان سے مرباع یعنی چوتھائی وصول کیا کرتے تھے۔ وہ فجار کی جنگ میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے ضرار کا شمار اسلام کے مشہور شہسواروں اور شاعروں میں ہوتا ہے۔ (۳) عبدالملک بن قطن حرہ ❹ کی جنگ میں شریک تھے اس کے بعد اندلس کے گورنر بنے مگر بلج بن بشر قشیری کے ساتھیوں نے اسے سولی پر چڑھا دیا۔ (۴) کرز بن جابر فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مگر قریش مکہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ابن حارث بن فہر اور اس کے مشاہیر:...... بنو حارث بن فہر نے "ظواہر مکہ" کو چھوڑ دیا تھا اس خاندان کے مشہور اشخاص مندرجہ ذیل ہیں

(۱) ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح جو فتح شام کی فتوحات میں مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔

(۲) عقبہ بن نافع جس نے افریقہ فتح کیا اور شہر قیروان کی بنیاد رکھی۔

(۳) عبدالرحمٰن بن حبیب جو عقبہ بن نافع کی اولاد میں سے تھا اور افریقہ کا گورنر رہا اور اس کا باپ حبیب بن عقبہ وہ تھا جس نے عبدالعزیز بن موسیٰ بن نصیر کو قتل کر دیا تھا

(۴) یوسف بن عبدالرحمٰن بن ابی عبیدہ جو کہ اندلس کا گورنر تھا۔ عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام اسی دور حکومت میں اندلس میں داخل ہوا تھا۔ عبدالرحمٰن نے یوسف کو قتل کر دیا تھا اس کے بعد عبدالرحمٰن داخل اور اس کے جانشین اندلس کے حکمران بنے۔

غالب بن فہر:...... غالب بن فہر نسب نبوی کے ستونوں میں سے ہے یعنی آنحضرت ﷺ کے نسب میں اجداد میں سے ہے۔ تیم الادرم ❺ کے علاوہ اس کے دو اور بیٹے تھے، بیوریم ظواہر قریش میں سے تھے اور خانہ بدوش تھے۔ ابن خطل جس کا خون رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن مباح کر دیا تھا۔ اسی خاندان کا تھا۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اس وقت وہ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑے ہوئے تھا ❻۔

لوی بن غالب بھی آنحضرت ﷺ کے نسب کے ستونوں میں ہے۔ اس کی اولاد میں سے کعب اور عامر ہیں اور چند دوسرے خاندان مثلاً

---

❶ ...... اس بات کو عجاج روبہ کے اشعار میں استعمال شدہ لفظ القروش سے مؤید کیا جا سکتا ہے۔ دیوان روبہ (صفحہ نمبر ۷۷)۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ قریش کو بکھرنے کے بعد جمع ہونے کی بنا پر قریش کہا گیا تقرش جمع ہونے کو بھی کہتے ہیں (السیر ۃ لابن ہشام صفحہ نمبر ۹۴) ❷ ...... چونکہ قریش اس علاقے میں بڑے جنگجو تھے اور لڑتے ہی رہتے تھے اس لئے ان کو قریش کہا گیا (ثناء اللہ محمود)۔ ❸ ...... قریش الظواہر سے قریش کے وہ خاندان مراد ہیں جو مکہ کے باہر رہتے تھے۔ ❹ ...... جزیرۃ العرب کے کئی خطے قدیم زمانہ کی آتش فشانی سے جھلسے ہوئے ہیں اور سیاہ رنگ کے لاوے سے پٹے پڑے ہیں۔ اس قسم کے خطے کو حرہ کہتے ہیں۔ اس قسم کا ایک حرہ مدینہ کے باہر ہے جہاں ۶۲ھ میں اہل مدینہ اور یزیدی فوج کے درمیان خون ریز جنگ ہوئی تھی۔ ❺ ...... ادرم کے معنی ہیں جس شخص کے دونوں ٹخنے گوشت میں چھپے ہوئے ہوں اسی طرح وہ جس کی ٹھوڑی ناقص ہو یا گوشت کی وجہ سے نظر نہ آتی ہو۔ تیم بن غالب کو تیم الادرم اسی لئے کہتے ہیں (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۹۵)۔ ❻ ...... اس کا خون اس جرم میں مباح کیا گیا وہ اپنے ایک مسلمان خادم کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا۔

خزیمہ، سامہ، جشم اور عوف بھی اسی خاندان کی طرف منسوب ہیں۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ لوگ لوئی کی نسل میں سے ہیں کہ یا نہیں۔ یہ لوگ قریش الظواہر میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنو سامان جو ماوراء النہر کے حکمران تھے وہ بھی اسی قبیلے کے تھے۔

عامر بن لوئی کا خاندان:...... بنو عامر بن لوئی سے مراد شقیر حسل بن عامر اور معیص بن عامر ہیں پھر بنو معیص میں سے بسر بن ارطاۃ گزرا ہے۔ جو حضرت معاویہ کا ایک سپہ سالار تھا۔ مکرز بن حفص بھی اسی خاندان کا تھا وہ قریش کا ایک سردار تھا جس نے ابو جندل بن سہیل کو (صلح حدیبیہ کے بعد) پناہ دی تھی۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے ابو جندل کو واپس مکہ بھیج دیا تھا۔ اسی خاندان میں سے عمرو بن قیس بھی تھے۔ جو حضرت خدیجہ کی خالہ کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ کا نام ام کلثوم عاتکہ تھا جو عبداللہ عنکثہ کی بیٹی تھیں۔

بنو حسل بن عامر:...... بنو حسل بن عامر کے حسب ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں۔

(۱) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مصر کے گورنر اور طرابلس کی فتح کے موقع پر اسلامی لشکر کے امیر تھے۔ اس سے پہلے وہ رسول اللہ کے کاتب رہ چکے تھے۔ مگر مکہ لوٹ گئے پھر تائب ہوئے اور ایک اچھے مسلمان ثابت ہوئے ان کا قصہ معروف و مشہور ہے۔

(۲) حویطب بن عبدالعزیٰ جو صحابی تھے۔ (۳) عبد عمرو بن عروہ، قریش کا مشہور شہسوار جو جنگ میں کفر کی حالت مارا گیا۔ (۴) سہیل بن عمرو جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ (۵) سہیل کے بیٹے ابو جندل جن کا پورا نام العاص تھا اور جو صلح حدیبیہ کے دن پابزنجیر رسول خدا کی خدمت میں آئے تھے۔ مگر آپ نے معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے انہیں واپس بھیج دیا تھا۔

(۶) زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور ان کا بیٹا عبد زمعہ اور ان کی صاحبزادی سودہ بنت زمعہ ام المومنین حضرت سودہ پہلے اپنے چچازاد بھائی سکران کی بیوی تھیں اس کے بعد رسول خدا کے عقد میں آئیں۔

کعب بن لوئی:...... کعب بن لوئی نسب نبوی کے ستون ہیں مرہ ھصیص اور عدی ان کے بیٹے تھے وہ قریش البطاح کہلاتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے بطحہ (یعنی وہاں کی سنگریزوں والی سرزمین) میں رہتے تھے [1]۔

ھصیص کعب بن لوئی کا بیٹا تھا اس کی نسل سے عاص بن وائل گذرا ہے اور اس کے دو بیٹے عمرو بن عاص اور ہشام بن عاص تھے۔

کعب بن لوئی کے خاندان کے مشاہیر:...... (۱) عبدالرحمن بن معیص اہل مکہ کے قاری تھے۔ (۲) اسمٰعیل بن جامع جو مکہ کے مفتی تھے۔ (۳) حجاج بن عامر کے بیٹے نبیہ اور منبہ جو بدر کی جنگ میں کفر کی حالت میں قتل ہوئے اور پھر کنویں میں ڈال دیئے گئے۔ اسی لڑائی میں العاص بن منبہ بھی مارا گیا۔ ذوالفقار نامی تلوار اسی کی تھی جو اس کے بعد رسول خدا ﷺ کے قبضے میں آئی۔ (۴) عبداللہ بن زبعری جو اپنے ہجو یہ اشعار سے رسول اللہ ﷺ کو ستایا کرتا تھا بعد میں ایمان لے آیا اور اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ (۵) ابوالاخنس حذافہ بن قیس۔ (۶) خنیس (ام المومنین حضرت حفصہ پہلے اس کے نکاح میں تھیں۔ (۷) عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ جو کہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے اور رسول اللہ کا نامہ گرامی کسریٰ کے پاس لے گئے تھے۔ (۸) بنو جمح بن عمرو بن ھصیص بن کعب کے خاندان میں سے امیہ بن خلف تھا۔ جو بدر کی جنگ میں مارا گیا اور اس کا بھائی ابی بن خلف جسے رسول خدا نے احد کی لڑائی میں خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا۔ (۹) امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ان کا بیٹا عبداللہ بن صفوان حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ شہید ہوتھا۔ (۱۰) عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون بھی اسی خاندان کے تھے اور ان کے بھائی قدامہ اور سائب اور عبداللہ جو کہ سب مہاجر اور بدری تھے۔ ان کی بہن زینب بنت مظعون حضرت حفصہؓ کی والدہ تھیں۔

بنی عدی بن کعب:...... اس خاندان کے مندرجہ ذیل اشخاص مشہور ہوئے۔ (۱) زید بن عمرو جس نے جاہلیت ہی میں بت پرست چھوڑ دی تھی اور حنفیت یعنی ملت ابراہیمی اختیار کرلی تھی۔ آخر کار وہ بلقاء کی ایک بستی میں قبائل لخم اور جذام کے ہاتھوں قتل ہوگئے۔ ان کے بیٹے سعید بن زید

---

[1] ...... بطحاء یا بطحیہ اس سرزمین کو کہتے ہیں جس پر چھوٹے سنگریزے بچھے ہوں۔ مکہ کے جنوب میں جو میدان ہے وہ اسی نوعیت کا ہے (دیکھئے لغات)۔

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کو اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی تھی۔

(۲) عمر بن الخطابؓ اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر۔ (۳) خارجہ بن حذافہ جو مصر میں ایک خارجی کے ہاتھوں شہید ہوئے اس خارجی نے انہیں عمرو بن العاصؓ سمجھا تھا۔ جب اسے اپنی غلطی کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ۔ اردت عمرا وارد اللہ خارجۃ یعنی میں نے تو عمرو کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کو خارجہ کا قتل منظور تھا) چنانچہ اس کے یہ الفاظ ضرب المثل بن گئے۔ (۴) ابوالجہم بن حذیفہ جن کو حنین کے مال غنیمت میں سے حصہ ملا تھا۔ (۵) مطیع بن اسود صحابی تھے۔ ان کے بیٹے عبداللہ حرہ کی جنگ میں مہاجرین کے سردار تھے اور اس کے بعد عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔

مرہ بن کعب اور تیم بن مرہ:..... مرہ نسب نبوی کے ستون ہیں۔ مرہ کے تین بیٹے تھے۔ کلاب، تیم اور یقظہ۔ (تیم بن مرہ کے خاندان کے حسب ذیل اشخاص مشہور ہیں)

(۱) عبداللہ بن جدعان جو دور جاہلیت میں قریش کے سردار تھے۔ (۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کا اصل نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور محمد تھے۔ (۳) حضرت طلحہ بن عبیداللہ جو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ ان کے بیٹے محمد السجاد تھے ان کی اولاد بہت زیادہ ہوئی۔

بنو یقظہ کے خاندان اور مشاہیر:..... بنو یقظہ میں سے بنومخزوم ہیں۔ اور ان کی نسل میں سے صیفی بن ابی رفاعہ گذرا ہے وہ اور اس کا بھائی جنگ بدر میں کفر کی حالت میں مر گئے۔ (بنومخزوم کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں)

۱)..... ارقم بن ارقم جو بدری صحابی تھے، مکہ میں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمان ان کے گھر میں خفیہ طور پر جمع ہوتے تھے۔ یہ بات ان دنوں کی ہے جب ابھی اسلام پوری طرح پھیلا نہیں تھا۔ ۲)..... حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ جو قدیم مہاجرین میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے پہلے ام سلمہ کے شوہر تھے۔ ۳)..... الفاکہ بن المغیرہ جو جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ ۴)..... ابوجہل بن ہشام بھی جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ ۵)..... عکرمہ بن ابی جہل ابوجہل کے صحابی بیٹے فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ ۶)..... حارث بن ہشام جو مسلمان ہو گئے تھے اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے اور ان کی اولاد بہت زیادہ ہے اور مشہور زمانہ ہے۔ ۷)..... ابوامیہ بن ابی حذیفہ جو بدر کی لڑائی میں بحالت کفر مارا گیا۔ ام المومنین ام سلمہؓ ان کی بیٹی تھیں۔ ۸)..... ہشام بن ابی حذیفہؓ (صحابی) جو حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے۔ ۹)..... ہشام بن ابی ربیعہ (صحابی) اصل نام عمرو بن مغیرہ ہے ان کے صاحبزادے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ تھے جو قصی مشہور ہیں۔ ۱۰)..... ولید بن مغیرہ جو مکہ میں حالت کفر میں مارا گیا۔ ۱۱)..... حضرت خالد بن ولید (سیف اللہ) جنہوں نے اسلامی فتوحات میں نمایاں حصہ لیا۔ اسی کے بیٹے تھے۔ ۱۲)..... مسیب بن حزن جو بیعت رضوان میں شریک تھے۔ ۱۳)..... سعید بن مسیّب جو مشہور تابعی تھے۔

کلاب بن مرہ:..... کلاب بن مرہ نسب نبوی کے ستون ہیں۔ اس کے دو بیٹے تھے زہرہ اور قصی۔

بنو زہرہ:..... اس خاندان کے مندرجہ ذیل افراد قابل ذکر ہیں:

(۱) رسول اللہ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف۔ (۲) ان کے بھتیجے عبداللہ بن ارقم۔ (۳) سعد بن ابی وقاص جو فتح عراق کے زمانے میں مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ ان کا بیٹا عمرو بن سعد تھا جسے کوفہ کے گورنر عبداللہ بن زیاد نے حضرت حسین سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو بعد میں مختار بن ابی عبید ثقفی نے قتل کر دیا تھا۔ اس کا بھائی محمد بن سعد ابالاشعث کی بغاوت میں حجاج بن یوسف کے ہاتھوں مارا گیا۔ (۴) مسور بن مخرمہ (صحابی) اور ان کے والد دونوں مولفۃ القلوب میں سے تھے۔

قصی بن کلاب ❶..... قصی نسب نبوی کے ستونوں میں سے ہیں۔ اسی شخص نے قریش کے بکھرے ہوئے خاندانوں کو جمع کیا اور ان کی

---

❶..... قصی کا اصل نام زید ہے۔ اس کے بھائی کا نام زہرہ تھا جس وقت ان کے والد کا انتقال ہوا یہ شیر خوار تھے اور زہرا بڑا تھا اس لئے ان کی والدہ نے ربیعہ بن حزام سے شادی کر لی تھی اور اس کے ساتھ چلی گئیں۔ یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ رہے۔ چونکہ یہ اپنے دادا کے گھر سے بہت دور اپنی والدہ کے ساتھ تھے اس لئے ان کا نام قصی پڑ گیا جس کے معنی دور وا لا کے ہیں۔ (دیکھئے طبری)

عزت اور شوکت کی بنیاد ڈالی۔ عبد مناف عبدالدار اور عبدالعزیٰ اس کے بیٹے تھے۔

عبدالدار کا خاندان:......اس خاندان کے حسب ذیل افراد قابل ذکر ہیں:

نضر بن حارث جو بدر کی لڑائی میں مشرکین مکہ کے ساتھ گرفتار ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے کی طرف واپس ہوئے اور صفرا نامی مقام پر پہنچے تو آپ نے اس کی گردن مارنے کا حکم صادر فرمایا۔

(۲) مصعب بن عمیر بدری صحابی تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اس موقع پر وہ مسلمانوں کے علمبردار تھے۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے عامر بن عہب گذرا ہے جس نے اندلس کے شہر سرقسطہ میں عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور کی حمایت کا جھنڈا بلند کیا مگر اندلس کے امیر یوسف بن عبدالرحمن نے اسے عبدالرحمن اموی کے داخلہ سے پہلے قتل کر دیا۔ (۳) ابوالسنابل بن بعکک جو ایک مشہور صحابی تھے۔

(۴) عثمان بن طلحہ جسے رسول اللہ نے فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کی چابیاں واپس دیدیں تھیں۔ دوسری روایت ہے کہ آپ نے وہ چابی شیبہ بن طلحہ کو دی تھیں۔ چنانچہ اسی دن سے بیت اللہ کی دربانی شیبہ کے خاندان میں چلی آرہی ہے۔

عبدالعزیٰ کا خاندان:......اس خاندان کے مندرجہ ذیل افراد مشہور ہیں۔

(۱) ابوالبختری العاص بن ہاشم جس نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ قیصر روم کی طرف قریش پر حکومت قائم کرے۔ مگر قریش نے اسے روکا اور اس کی مزاحمت کی تو وہ شام چلا گیا اور قریش کا جو بھی شخص اسے وہاں نظر آتا اسے قید خانہ میں ڈال دیتا ان قیدیوں میں سے ابواحیہ سعید بن العاص بھی تھا۔

ہبار بن اسود:......ہبار بن اسود رسول خدا کی ہجو کرتا تھا مگر اس کا بیٹا عوف مسلمان ہو گیا اور مسلمان ہو کر رسول خدا کی مدح کی ہبار کا ایک اور بیٹا اسمٰعیل تھا جسے مصعب بن عبدالرحمن نے دھوکہ سے اچانک قتل کر دیا۔ اس کے دادا منذر بن ربیع نے خلیفہ السفاح عباسی کے دور میں قرقیسیا کے علاقے میں بغاوت کر دی تھی مگر اسے گرفتار کر کے سولی دے دی گئی۔

ہبار کی اولاد:......ہبار کی اولاد میں سے عمر بن عبدالعزیز بن منذر گذرا ہے خلیفے متوکل عباسی کے قتل کے بعد جو فتنہ و فساد برپا ہوا اس زمانہ میں وہ سندھ کا گورنر تھا۔ اس کے بعد سندھ کی حکومت اس کے خاندان میں رہی یہاں تک کہ سبکتگین کے بیٹے سلطان محمود غزنوی نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ ان کا دارالحکومت منصورہ تھا۔

(۳) عبداللہؓ بن زمعہ صحابی جو کہ ام المؤمنین ام سلمہ کی بیٹی زینب کے شوہر تھے جو ابوسلمہ کی صلب سے تھی۔ (۴) ام المومنین خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ (۵) حضرت زبیر بن عوامؓ بن خویلد جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور ان کے بیٹے عبداللہ مصعب (اور عروہ) وغیرہ مشہور ہیں۔ (۶) حکیم بن حزام بن خویلد اسلام کے دور میں ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ انہوں نے دارالندوہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچ دیا۔ (۷) ہشام بن حکیم بن حزام۔

بنو عبد مناف:......عبد مناف ❶ کا قبیلہ قریش میں بڑی عزت و شوکت کی زندگی کا مالک تھا اور نسب نبوی کا ستون تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے، عبد شمس، ہاشم، مطلب اور نوفل۔ ہاشم اور عبد شمس کے خاندان نے عبد مناف کی سرداری آپس میں تقسیم کر لی تھی۔ باقی خاندان ان کے حلیف تھے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔

بنو عبد شمس کی اولاد میں سے عبلات پیدا ہوئے ہیں جن سے مراد امیہ الاصغر بن عبد شمس کی اولاد ہے ان میں سے مندرجہ ذیل لوگ مشہور ہیں

بنو عبد شمس۔ عبلات اور ان کے مشاہیر:......(۱) عبداللہ بن حارث بن امیہ اور اس کی بیٹی ثریا جو عمر بن ابی ربیعہ کی محبوبہ تھی۔

(۲) عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ بن عبد شمس کے بیٹے تھے عتبہ کی اولاد میں سے ہیں اس کا بیٹا ولید تھا یہ تینوں کفر کی حالت میں مارے گئے اور دوسرے

---

❶ ......عبد مناف کا اصلی نام مغیرہ بن قصی تھا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۱۰۶ ج ۱)۔

ابوحذیفہ بن عتبہ صحابی ہیں یعنی مولیٰ سالم جو یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہند عتبہ کی بیٹی تھی۔

(۳) ابوالعاصؓ بن الربیع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب کے شوہر تھے اور مسلمان ہو گئے۔ ان کی بیٹی امامہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی تھی۔

بنوامیہ اور اس کے مشاہیر:..... امیہ الاکبر بن عبد شمس کے خاندان کے مندرجہ ذیل لوگ مشہور ہیں۔

(۱) سعید بن احیحہ العاص بن امیہ جو کفر کی حالت میں مر گیا اور اس کا بیٹا خالد بن سعید یرموک کی جنگ میں شہید ہو گیا۔

(۲) سعید بن العاب بن سعید پرانے مسلمان تھے۔ صنعاء (یمن) کے گورنر بنے اور پھر شام کی فتح میں شہید ہو گئے۔

(۳) سعید بن العاص بن سعید جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے کوفہ کا گورنر مقرر ہوا اور اس کا بیٹا عمرو الشدق تھا جس نے خلیفہ عبدالملک کے خلاف بغاوت کی تھی اور قتل ہوا۔

(۴) امیر المؤمنین عثمان بن عفانؓ۔

(۵) مروان بن حکم اس کی اولاد میں سے اسلام کے خلفاء پیدا ہوئے اور اندلس کے مشہور حکمران بھی اس کی اولاد میں سے تھے جن کا ذکر ان کی سلطنت کے بیان میں آئے گا۔

(۶) ابوسفیان بن حرب اور ان کے بیٹے امیر المؤمنین معاویہ اور یزید اور حنظلہ اور عتبہ اور ام المؤمنین ام حبیبہؓ۔

(۷) عتاب بن اسید فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہاں کے گورنر مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک اسی عہدہ پر متعین رہے۔ جس دن ان کا انتقال ہوا اسی دن خلیفہ اسلام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال کی خبر پہنچی۔

(۸) بنو ابی الشوارب کا خاندان بھی امیہ کی نسل میں سے تھا۔ خلیفہ المتوکل کے دور سے لے کر خلیفہ مقتدر کے زمانہ تک بغداد کے قاضی کا عہدہ اسی خاندان میں رہا۔ یہ لوگ ابوعثمان بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاص کی اولاد میں سے تھے۔

(۹) عقبہ بن ابی معیط جنگ بدر میں گرفتار ہونے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شراب خوری کی وجہ سے حد جاری ہوئی۔ اس کا بیٹا ابو قطیفہ شاعر تھا۔

عقبہ بن ابی معیط کی نسل سے المعیطی گزرا ہے۔ جس کے ہاتھ پر چوتھی صدی کے بعد خلافت امویہ کے آخری دور میں لوگوں نے بیعت کی۔ اس کا نام عبداللہ تھا۔

بنونوفل بن عبد مناف:..... اس خاندان میں سے مشہور صحابی جبیر بن مطعم بن عدی گزرے ہیں۔ ان کے والد مطعم کی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ فتح طائف کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی تھی۔

طعیمہ بن عدی جو جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔ اس کے غلام وحشی نے جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا تھا۔

بنوالمطلب:..... اس خاندان کے یہ لوگ مشہور ہیں (۱) قیس بن مخرمہ بن مطلب جو کہ صحابی تھے۔ اور ان کے بیٹے عبداللہ بن قیس جو محمد بن اسحق (مؤلف مغازی) کے دادا یسار کے مولیٰ تھے۔ نیز حضرت ابوبکر کی خالہ کا بیٹا مسطح یعنی عوف بن اثاثہ جس نے حضرت عائشہؓ کے افک کے موقع پر کچھ باتیں کہی تھیں۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم جو ایک بڑے طاقتور پہلوان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کشتی لڑی اور انہیں پچھاڑ دیا۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار ہوتی ہے۔

سائب بن عبد یزید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صورت میں بہت مشابہت رکھتا تھا۔ بدر کی لڑائی میں گرفتار ہوا۔ امام محمد بن ادریس شافعی اسی سائب کی اولاد میں سے تھے۔

بنو ہاشم بن عبد مناف:......اس خاندان کے سردار عبدالمطلب بن ہاشم تھے ❶ ہاشم کی نسل میں سے صرف عبدالمطلب کی اولاد کا سلسلہ چلتا ہے عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے۔ عبداللہ جو رسول اللہ ﷺ کے والد تھے اور اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ (۱) اور حمزہ (۲) عباس (۳) ابوطالب (۴) زبیر (۴) مقوم (۶) ضرار (۷) حجل (۸) ابولہب (۹) قثم ان سے بڑے تھے۔ ابولہب کی اولاد میں سے اس کے بیٹے صحابی گزرے ہیں۔ مگر قثم اور زبیر کی نسل نہیں چلی۔ اسی طرح بقول علامہ ابن حزم حضرت حمزہ کی نسل ختم ہو چکی ہے۔ لیکن حضرت عباسؓ اور ابوطالب کی نسل اتنی بڑھی کہ شمار سے باہر ہے۔ حضرت عباس کے خاندان میں ریاست و عزت عبداللہ کے حصہ میں آئی اور ابوطالب کے خدان میں امیر المومنین حضرت علیؓ کے حصہ میں اور ان کے بعد ان کے بھائی جعفرؓ کی اولا د محدود رہی۔

مذکورہ بالا خاندانوں میں جو مشہور لوگ گزرے ہیں اور جو حکومتیں قائم ہوئیں ان کا بیان اپنے موقع پر آئے گا۔

قریش کے نسب کے ساتھ ہی یہاں قبائل مضر و عدنان کے نسب کا بیان ختم ہوا۔ اب ہم قریش اور دیگر مضری قبیلوں کے حالات دیکھیں گے اور ان کی حکومتوں اور سلطنتوں کا ذکر کریں گے جو انہوں نے قائم کیں۔

قریش کا نسب نامہ

❶ ....بنو ہاشم میں چار مرد اور پانچ خواتین ہیں۔ (۱) عبدالمطلب (۲) اسد (۳) ابا صیفی (۴) نضلہ (۵) شفاء (۶) خالدہ (۷) ضعیفہ (۸) رقیہ (۹) حیہ (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۱۰۷ ج ۱)

مکہ میں قریش کی حکومت

اس فصل میں قریش کے حالات بیان کئے جائیں گے اور اس بات کا بیان ہوگا کہ مکہ میں ان کی حکومت اور ریاست کیسے قائم ہوئی۔
بہت پہلے حجاز اور آس پاس کے علاقوں میں عمالقہ (جو عملیق بن لاوز کی اولاد میں سے تھے) پھیلے ہوئے تھے۔ اور وہی اس سرزمین کے حاکم اور مالک تھے جرہم بھی جو یقطن بن شالخ کی اولاد میں سے تھے۔

قبیلہ جرہم کی مکہ آمد:...... جب یمن میں قحط پڑا تو قبیلہ جرہم کے لوگ پانی اور چارہ کی تلاش میں تہامہ کی جانب نکل آئے۔ راستہ میں ان کی ملاقات حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ سے ہوئی جو زمزم کنویں کے پاس آباد تھے۔ غرض جرہم عمالقہ کے نسبی رشتہ داروں بنوقطورا کے پاس پڑ گئے اور ان کا رئیس ان دنوں سمیدع بن ہوثر بن لاوی بن قطورا تھا۔

اہل یمن کی مکہ آمد:...... جب اہل یمن کو یہ خبر پہنچی کہ بنو جرہم کو حجاز میں پانی اور چارہ مل گیا ہے تو وہ بھی مضاض بن عمرو کی سربراہی میں ان سے آن ملے اور مکہ میں قعیقعان کے علاقے میں پڑ گئے۔ اس وقت بنی قطورا مکہ کے نچلے حصے میں تھے جو تاجر لوگ مکہ میں اوپر کی جانب داخل ہوتے ان سے مضاض (محصول چنگی کے طور پر) عشر وصول کرتا تھا۔ ابن اسحٰق اور مسعودی نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ بنوقطوراء عمالقہ کی نسل میں سے تھے۔ مگر بعض مؤرخین کا قول ہے کہ بنوقطوراء عمالقہ میں سے نہیں بلکہ جرہم کی ایک شاخ تھے۔

بنوقطوراء اور قبیلہ جرہم میں اختلاف:...... بہر حال کچھ مدت کے بعد قطوراء اور جرہم میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ حکومت کے لئے آپس میں لڑ پڑے۔ اس لڑائی میں مضاض کو فتح ہوئی اور سمیدع مارا گیا اور اس کے ساتھ ہی عرب عاربہ (یعنی عمالقہ) کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کے بارے میں شاعر کہتا ہے۔

مضى آل عملاق فلم يبق منهمو	حقير ولا ذو عزسةمتشاوس
عتوافادال الدهر منهم وحكمه	على الناس هذا و اغذ و مبائس

ترجمہ:...... آل عملاق گذر گئے اب ان میں سے کوئی حقیر یا عزت والا متکبر شخص باقی نہیں رہا۔
انہوں نے سرکشی کی تو زمانہ ان سے بدل گیا یہ زمانہ کا حکم لوگوں میں خوشیاں اور مصیبتیں لاتا رہتا ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام:...... حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قبیلہ جرہم کے درمیان پرورش پائی انہی کی زبان اختیار کر لی اور ان ہی کی ایک خاتون حرا بنت سعد بن عوف سے شادی کر لی۔ یہ وہی خاتون ہے جنھیں طلاق دینے کا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم دیا۔ جب وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی غیر موجودی میں ان کی ملاقات کے لئے آئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان خاتون سے کہا تھا کہ اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ اپنی دہلیز کی چوکھٹ بدل ڈالے۔ یہ اشارہ پا کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی۔ اور ان کے بھائی کی بیٹی امامہ بنت مہلہل بن سعد سے شادی کر لی تھی۔ واقدی نے ان دونوں خواتین کا ذکر اپنی کتاب ''انتقال النور'' میں کیا ہے۔ ان کے بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسیدہ بنت الحارث بن مضاض سے شادی کی۔

بیت اللہ کی تعمیر:...... جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر تیس سال کی ہوئی تو ان کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور کعبہ یعنی بیت الحرام کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس سے پہلے الحجر کا مقام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بھیڑوں کے لئے باڑے کا کام دیتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر کعبہ کی دیواریں اٹھائیں اور اسے عبادت گزاری کے لئے تنہائی کی جگہ قرار دیا اور اللہ کے حکم کے مطابق لوگوں کو حج کر

نے کا حکم دیا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بعثت:......اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو عمالقہ جرہم اور اہل یمن کا رسول بنادیا اوران میں سے بعض توان کی رسالت پر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کردیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وفات کے بعد اپنی والدہ حضرت ہاجرہ کے قریب مدفون ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ وفات کے وقت ان کی عمر ایک سوتیس سال تھی۔

قیدار کی جانشینی:......حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے قیدار کو اپنا جانشین بنایا۔ قیدار کے معنی شتر بان کے ہیں اوران کا یہ نام اسی وجہ سے پڑا کہ وہ اپنے والد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اونٹوں کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ یہ سہیلی کا قول ہے۔ مگر دوسرے مصنفین کہتے ہیں کہ قیدار کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ ایک قول ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے نابت کے لئے وصیت فرمائی تھی چنانچہ نابت نے بیت الحرام کی نگرانی اور انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد:......اہل تورات سے منقول ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے (۱) قیدار (۲) قیاقوت (۳) اوبیل (۴) مبسام (۵) مشمع (۶) دوما (۷) مسا (۸) حدار (۹) دیما (۱۰) بطور یا قیس (۱۱) قدما ❶ علامہ سہیلی کے مطابق ان کی والدہ اسیدہ مضاض تھیں ان کے نام بنی اسرائیل کی کتابوں میں یوں ہی مذکور ہیں۔ مگر تلفظ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ان کے حروف عربی سے قدرے مختلف ہیں۔ لہٰذا ان الفاظ کے لکھنے میں بھی علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن اسحٰق نے تیم طاء اور یاء ساتھ لکھا ہے۔ دار قطنی نے یاء سے پہلے ضاد اور میم کے ساتھ یوں لکھ دیا ہے گویا وہ اضم کا مونث ہے۔ ابن اسحٰق نے دیم لکھا ہے۔ الکبریٰ کا کہنا ہے کہ اسی دیم کے نام پر دومۃ الجندل کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ اس مقام پر آباد ہو گیا تھا۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ الطور طور بن اسمٰعیل کی وجہ سے الطور کہلایا۔

نابت بن اسمٰعیل کی اولاد:......نابت بن اسمٰعیل کی وفات کے بعد ان کے نانا حارب بن مضاض بیت الحرام کے متولی بنے اور بعض مؤرخین کے مطابق مضاض بن عمرو اوران کے بعد ان کا بیٹا حارث ابن عمرو کعبہ کے متولی بنے۔ پھر کعبہ کی خدمت اور مزاحمت کرنے باز رہے تا کہ حرم شریف میں فساد اور جنگ وجدال برپا نہ ہو۔

جرہم کا حرم میں فساد:......اس کے بعد جرم نے حرم کعبہ میں فساد اٹھایا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب اہل سباء ترک وطن کرکے ادھر ادھر پھیل گئے اور بنو حارثہ بن ثعلبہ مکہ کی سرزمین آکر ٹھہرے اور چاہا کہ جرہم کے پہلو میں آباد ہو جائیں۔ مگر جرہم نے ان کو روکا اوران کے ساتھ جنگ لڑی بنو حارثہ اور بعض کے بقول بنو خزاعہ کو فتح ہوئی اور بیت اللہ کے مالک بن بیٹھے اور بنو جرہم کے باقی لوگ تتر بتر ہو گئے۔

بنو حارثہ:......بنو حارثہ کا سردار ان دنوں عمرو بن لحی تھا۔ یہ لحی وہی ربیعہ بن حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو مزیقیا ء ابن عامر ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ثعلبہ بن عامر تھا۔ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ رایت عمرو بن لحی یجر قصبہ فی النار۔ یعنی میں نے دیکھا کہ عمرو بن لحی جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔ اس وجہ سے کہ اسی شخص نے بحیرہ سائبہ اور حام کی عبادت کی رسم ایجاد کی تھی ❷۔ حضرت اسمٰعیل کے دین کو بدل ڈالا اور لوگوں کو بت پرستی کی ترغیب

---

❶...... غالباً نابت کا نام یہاں ذکر کرنے سے رہ گیا ہے۔ (ثناء اللہ محمود)۔ ❷......ظہور اسلام سے پہلے توہم پرست عربوں کا دستور تھا کہ جب کوئی اونٹنی دس بچے جن چکی ہوتی تو اس کا کان چیر کر اسے چھوڑ دیتے نہ کوئی اس پر سواری کرتا اور نہ بوجھ لادتا۔ ایسی اونٹنی کو بحیرہ کہتے تھے۔ اسی طرح کوئی اونٹنی کے بعد دیگرے دس بچے جنتی اور وہ مادہ ہوتے تو اسے آزاد چھوڑ دیتے جہاں وہ چاہتی چرچگتی نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ اس کا دودھ دوہتے۔ ایسی اونٹنی کا سائبہ کہتے تھے۔ حام اس بوڑھے نر اونٹ کو کہتے تھے جس کے پوتے پر بھی سواری شروع ہو چکی ہوا یسے عمر رسیدہ جانور کو آزاد کر دیتے تھے اور اس سے کام نہ لیتے تھے۔ اسلام نے اس قسم کے عقائد کو باطل قرار دیا چنانچہ قرآن پاک نے فرمایا کہ ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا صیلۃ ولا حام ولکن الذین کفرو ایفترون علی اللہ الکذب واکثرھم لا یعقلون (سورۃ المائدہ) ترجمہ اللہ نے نہ کوئی بحیرہ بنایا ہے نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اوران میں سے اکثر لوگ (حقیقت) کو نہیں سمجھتے۔ تفصیل کے لئے معارف القرآن دیکھئے (ثناء اللہ محمود)

دی۔ ایک دوسری حدیث میں رأیت عمرو بن عامر الفاظ ہیں۔ قاضی عیاض ❶ لکھتے ہیں کہ ابوخزاعہ کے نسب کے متعلق مشہور روایت یہی ہے کہ وہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن الیاس ہے۔ علامہ سہیلی نے لکھا ہے کہ حارثہ نے لحی کے باپ قمعہ کی وفات کے بعد لحی کی ماں کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ لحی اسم تصغیر ہے۔ اس کا اصلی نام ربیعہ تھا۔ حارثہ نے اس کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ اسی لئے لحی اس کی طرف منسوب ہو گیا۔ لہٰذا اس کا نسب دونوں صورتوں میں درست سمجھا جائے گا۔ اسلم بن حارثہ خزاعہ کا بھائی تھا۔

ابن اسحٰق لکھتا ہے کہ صرف خزاعہ نے اکیلے ہی جرہم کو مکہ سے نہیں نکالا تھا بلکہ خزاعہ اور کنانہ نے مل کر ان کو مکہ سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ عامر بن حارث نے حجر اسود اور کعبہ کے دیگر سامان کو زم زم کے کنویں میں ڈال دیا اور اپنے قبیلے کے ساتھ یمن کی جانب چل دیا اور مکہ کی حکومت چھوڑنے پر بہت افسوس ہوا۔

اس کے بعد بنو حبشہ اپنے قبیلے خزاعہ کے ساتھ مل کر بیت اللہ پر قابض ہو گئے اور بنو بکر کو حکومت سے الگ کر کے بلاشرکت غیرے مکہ کے حاکم بن گئے۔ ان کا آخری حکمران عمرو بن حارث تھا۔

جرہم کو مکہ سے نکالنے والوں کے بارے میں ایک دوسرا قول:..... الزبیر کا بیان ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے جرہم کو مکہ سے نکالا تھا وہ ایاد بن نزار تھے اور حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے بعد بنو مضر اور ایاد میں لڑائی چھڑ گئی اور ایاد کو وہاں سے نکال دیا۔ جب ایاد وہاں سے نکلے تو انہوں حجر اسود کو اکھاڑ کر کسی جگہ دفن کر دیا مگر قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت نے دیکھ لیا تو اس نے اپنی قوم کو اس بات سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ خزاعہ نے مضر سے یہ شرط طے کی کہ اگر وہ حجر اسود کا پتہ بتائیں تو بیت اللہ کی خدمت ان کے سپرد کی جائے گی۔ چنانچہ مضر نے یہ شرط مان لی اور حرم کی نگرانی خزاعہ کے حوالے کر دی۔ یہ ان کے پاس کافی وقت تک رہی۔ ابوغبشان نے اسے قصی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

کعبہ میں بتوں کی آمد:..... بیان کیا جاتا ہے کہ بنو خزاعہ میں سب سے پہلے جو شخص حرم کا متولی بنا وہ عمرو بن لحی تھا اس نے وہاں بت رکھے چنانچہ جرہم کے ایک آدمی نے اسے یوں خطاب کیا:

یا عمرو لا تظلم بمکة	ترجمہ: اے عمرو مکہ میں ظلم مت کر!
انها بلد حرام	کیوں کہ وہ ایک مقدس شہر ہے!
سائل بعاد این هم	عاد کے بارے میں پوچھ کے وہ کہاں گئے!
وکذالك تحترم الانام	لوگ اسی طرح برباد ہوتے ہیں اور!
این العمالیق الذین	کہاں گئے عمالیق
لهم بها کان السوم	جو اونٹوں کے مالک تھے!

بنو مضر کی کعبہ میں ڈیوٹی:..... خزاعہ بیت اللہ کے متولی تھے مگر تین باتیں مضر کی ذمہ داری میں تھیں (۱) عرفہ کے دن حاجیوں کو روانہ کرنا بنو غوث بن مرہ کی ذمہ داری تھی (۲) یوم نحر میں لوگوں کو منیٰ کی طرف پہنچانا بنو زید بن عدی کی ذمہ داری تھی۔ پھر یہ خدمت ابوسیارہ عمیرہ بن الاعزل کو ملی جو چالیس سال تک مزدلفہ سے حاجیوں کو پہنچاتا رہا ❷ اسی طرح نسئی یعنی مقدس مہینوں کو پیچھے کر دینا یہ کام مالک بن کنانہ کے ہاتھ میں تھا۔ پھر یہ

❶..... قاضی عیاض ابوالفضل بن موسیٰ بن عیاض ۴۹۶ھ میں سبتہ میں پیدا ہوئے اور ۵۴۴ھ میں مراکش میں انتقال کر گئے۔ ان کی سب سے مشہور اور مقبول تالیف الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے فضائل محاسن اخلاق اور معجزات و کرامات کو ایسے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک ایک لفظ سے انتہائی عقیدت اور محبت ٹپکتی ہے۔

❷..... ۹ ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں وقوف کرنے کے بعد جب حاجی لوگ وہاں سے شام کو لوٹتے ہیں تو اس واپسی کو افاضہ کہتے ہیں۔ رات بھر مزدلفہ میں آرام کرنے کے بعد جب منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو اسے دفع کہتے ہیں۔ پھر منیٰ میں ٹھہرنے کے بعد جب حاجی لوگ ۱۳ ذوالحجہ کو اپنے گھروں کو رخصت ہوتے ہیں تو یہ آخری روانگی نفر کہلاتی ہے۔

خدمت ''قلمس''، کو ملی چنانچہ جب لوگ مکہ سے روانگی کا ارادہ کرتے تو ان سے قلمس کہتا تھا۔ میں نے صفر کے دو مہینوں میں سے ایک کو حلال کر دیا ہے اور دوسرے آئندہ سال کے لئے پیچھے کر دیا ہے۔ چنانچہ بنوفارس کے شاعر عمرو بن قیس کا قول ہے کہ:

ونحن الناشئون علیٰ معد شهور الحل نجعلها حراما

ترجمہ: نسئی کے بارے میں ہمارا یہ دستور ہے کہ معد کے برعکس ہم حلال مہینوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔

قریش البطحا اور قریش الظواہر: ...... ابن اسحٰق لکھتا ہے کہ ایک طویل عرصہ تک خزاعہ بلا شرکت غیرے کعبہ کے متولی رہے مگر اس دوران کنانہ کی شاخیں پھیلتی رہیں اور بنی کنانہ یعنی قریش کی تعداد بڑھتی گئی اور ان کے مختلف خاندان پیدا ہو گئے۔ ابتدا میں قریش کے تمام خاندان مکہ سے باہر رہتے تھے۔ مگر اس کے بعد ان کے دو فرقے ہو گئے۔ قریش البطاح اور قریش الظواہر قریش البطاح تو قصی بن کلاب کی اولاد کی اولاد تھے اور قریش الظواہر ان کے علاوہ دیگر دوسرے قبیلے تھے [1]۔

قریش الظواہر اور ضواحی: ...... کنانہ کے برعکس بنوخزاعہ دیہاتوں میں رہتے تھے۔ اس کے بعد قریش کے مقابلہ میں خود بنوکنانہ دیہات میں رہنے والے بن گئے۔ پھر قریش البطاح کے مقابلے میں قریش الظواہر وہ قبیلے تھے جو ایک مرحلہ یعنی ایک دن کی مسافت سے کم فاصلہ کے اندر آباد تھے اور ضواحی اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے تھے۔ قریش اور کنانہ کے علاوہ مکہ کے باہر جتنے قبائل مضر مثلاً اشجع، عبس، فزارہ، مرہ، سلیم، سعد بن بکر، عامر بن صعصعہ، ثقیف، تمیم، رباب، ضبہ، بنواسد، ہذیل اور قارۃ تھے۔ تمام دیہاتی (بدو) تھے۔ جو چارہ اور پانی کی تلاش میں صحرا میں گھومتے رہتے تھے۔

قصی بن کلاب: ...... مصر کے تمام قبیلوں میں کنانہ پیش پیش تھے۔ پھر کنانہ کی مختلف شاخوں میں قریش کو بزرگی اور برتری حاصل ہوئی۔ قریش کے خاندانوں میں سے بنی لوئی بن غالب با فضلیت تھے۔ جس کا سردار قصی بن کلاب تھا۔ قصی ایک نامور اور دولتمند شخص تھا۔ جس کے بہت سے بیٹے تھے۔ قبیلہ قضاعہ کی ایک شاخ بنوعروہ بن سعد کے ساتھ بھی اس کی والدہ کی وجہ سے قرابت داری تھی۔ اور اس وجہ سے اس قبیلہ میں بھی اس کی حمایتی موجود تھے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ کلاب بن مرہ کے انتقال سے پہلے ربیعہ بن عذرہ مکہ آیا تھا۔ اور جب کلاب کا انتقال ہوا۔ تو اس کا بیٹا قصی ابھی اپنی ماں کی گود میں شیر خوار تھا۔ اس کی ماں کا نام فاطمہ تھا جو سعد بن باسل یمنی کی بیٹی تھی۔ کلاب کے بعد ربیعہ بن حرام نے اس سے شادی کر لی۔ قصی ان دونوں کا بچہ تھا۔ لہٰذا اس کی ماں اسے بنی عذرہ کے علاقے میں اپنے ساتھ لے گئی مگر دوسرے بیٹے زہرہ بن کلاب کو چھوڑ گئی کیوں کہ وہ جوان ہو چکا تھا۔ اس کے ہاں ربیعہ بن حرام کی زوجیت میں رزاح بن ربیعہ پیدا ہوا۔

قصی کی اپنے قبیلے میں واپسی: ...... جب قصی جوان ہوا اور اسے اپنے نسب کا علم ہوا تو وہ اپنے قبیلے میں واپس آ گیا اس زمانہ میں خزاعہ کا حلیل بن حبشیہ بن سلول بیت اللہ کا متولی تھا۔ اس نے اپنی بیٹی حی کی شادی قصی کے ساتھ کر دی۔ اس کے ہاں چار بیٹے ہوئے۔ عبدالدار، عبد مناف، عبدالعزیٰ اور عبد قصی۔

قصی کی کعبہ کے متولی بننے کی کوشش: ...... کچھ مدت کے بعد قصی کی اولاد بڑھی اسے دولت اور عزت حاصل ہو گئی اور جب حلیل کی وفات ہو گئی تو اس بلند مرتبہ کی بنا پر جو اسے قریش میں حاصل تھی قصی کی یہ رائے بن گئی کہ وہ بنوخزاعہ کی نسبت کعبہ کے متولی بننے کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ خود حلیل نے اس کے حق میں وصیت کی تھی۔ بہرحال قصی قریش کے ممتاز اور نامور لوگوں کے پاس گیا۔ اور انہوں نے اس کی

---

[1] ...... قریش کی بزرگی کے بانی قصی بن کلاب پر قریش دو طبقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں قریش البطاح۔ قریش الظواہر۔ قریش البطاح یہ بطاح مکہ اور اس کے بطن میں رہتے ہیں اور یہ لوگ ہی قریش کے سردار تھے۔ اور ان کے رہائش ابوقیس اور اس کے سامنے والے پہاڑ کے درمیان تھی۔ قریش الظواہر یہ لوگ مکہ کے مضافات میں رہتے تھے۔ بطحا جیسے علاقے ان کے لئے موزوں نہ تھے۔ اس لئے یہ گھاٹی سے باہر مکہ کے بالائی علاقے میں رہتے تھے اور یہ لوگ قریش بطاح منزلت میں کم تھے یہ قبائل بنو عصیص بن لوئی۔ تیم بن مرہ اور حارث پر مشتمل تھے (دیکھئے تاریخ العرب القدیم والعصر الجاہلی صفحہ نمبر ۲۱۶)۔

رائے پر اتفاق کیا۔ قصی نے اپنے بھائی رزاح سے بھی اس معاملہ پر مدد طلب کی۔ چنانچہ رزاح اپنے بھائیوں اور حلیفوں کے ساتھ قصی کی مدد کے ارادے سے مکہ پہنچا:......

علامہ سہیلی کے مطابق اس کی تفصیل:...... علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ ابن اسحٰق کے علاوہ دوسرے مؤرخین کا بیان ہے کہ جب حلیل بوڑھا ہو کر کمزور ہو گیا تو وہ خانہ کعبہ کی چابیاں اپنی بیٹی حی کو دے دیا کرتا تھا۔ اور اکثر اوقات قصی چابیاں لے کر لوگوں کے لئے خانہ کعبہ کھول دیا کرتا تھا چنانچہ حلیل نے اپنے انتقال کے وقت وصیت کی تھی کہ قصی کو بیت اللہ کا متولی بنایا جائے۔ مگر خزاعہ نے اس بات کو نہیں مانا اور اس کے اور بنو خزاعہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس موقع پر قصی نے اپنے بھائی رزاح کو پیغام بھیجا کہ خزاعہ کے مقابلہ میں آ کر میری مدد کرو۔

طبری کے مطابق واقعہ کی تفصیل:...... طبری لکھتا ہے کہ جب حلیل بوڑھا ہو گیا۔ اور چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا تو اس نے خانہ کعبہ کی چابیاں اپنی بیٹی حی کے حوالے کر دیں۔ اس نے کہا کہ یہ چابیاں ایسے شخص کے حوالے کرو جو تمہارے قائم مقام بن سکے۔ چنانچہ حلیل نے انہیں ابو غبشان کے حوالے کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ابو غبشان حلیل کا بیٹا تھا جس نے خانہ کعبہ کی منتظمی مشکیزہ شراب کے بدلے بیچ ڈالی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے یہ ضرب المثل چل نکلی۔ اخسر من صفقۃ ابی غبشان یعنی ابو غبشان کے سودے سے بھی زیادہ خسارے والا سودا۔

بنو صوفہ:...... بنو صوفہ حاجیوں کو سفر کی اجازت دیا کرتے تھے۔ قصی نے سب سے پہلے اس دستور کو توڑا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ بنو سعد بن زید مناۃ حج کے موقع پر لوگوں کو عرفہ سے آگے چلایا کرتے تھے۔ اور حاجیوں کے ساتھ کوچ کیا کرتے تھے۔ اور پھر ان کے ساتھ جمرات پر کنکریاں پھینکتے تھے۔ انہوں یہ تمام حقوق بنو غوث بن مرہ سے ورثہ میں حاصل کئے تھے۔ غوث کی ماں قبیلہ جرہم کی تھی۔ چونکہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ لہذا اس نے منت مانگی کہ اگر اس کے ہاں لڑکا ہو گا تو اسے صدقہ کے طور پر کعبہ کا خادم بنا دے گی۔ چنانچہ اس کے ہاں غوث پیدا ہوا جو صوفہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ سہیلی نے بعض مؤرخین سے روایت کی ہے کہ بنو غوث بن مرہ کندہ کے حکمرانوں کے جانب سے متولی مقرر ہوئے تھے۔ جب ان کا خاتمہ ہو گیا تو بنو سعد بن زید مناۃ ان کے وارث بنے جب اسلام کا زمانہ آیا تو "اجازۃ الحاج" یعنی حاجیوں کو گزرانے کے حقوق کرب بن صفوان کے پاس تھے۔ جن کا ذکر تمیم کے بیان میں آ چکا ہے۔

قصی کا کعبہ کے انتظام پر قبضہ:...... آخر کار قصی نے بیت اللہ کے انتظام پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی اور جب حج کا موسم آیا تو اس نے قریش، کنانہ اور قضاعہ کے قبیلوں کو کعبہ کے پاس جمع کیا اور بنو سعد سے جو صوفہ کے وارث تھے مزاحمت کی چنانچہ بنو سعد حاجیوں کو گزارنے لگے قصی نے ان سے کہا کہ تم سے زیادہ ہم لوگ اس حق دار ہیں۔ اس بات پر دونوں قبیلوں میں لڑائی چھڑ گئی جس میں قصی کو جیت ہوئی۔

قصی کے حق میں فیصلہ:...... جب خزاعہ اور بنو بکر نے دیکھا کہ قصی انہیں بھی دوسروں کی طرح بیت اللہ کی خدمت کرنے سے روکے گا۔ تو وہ اس سے جنگ لڑنے کے لئے جمع ہو گئے۔ جب بہت کشت وخون ہو چکا تو انہوں نے اس بات پر آپس میں صلح کر لی کہ وہ عرب کے معززین میں سے کسی شخص کو فیصلہ کا اختیار دیں گے۔ چنانچہ وہ اپنا معاملہ یعمر بن عوف کے پاس لے گئے چنانچہ اس نے قصی کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا چنانچہ بیت اللہ کا متولی بن گیا۔ قصی نے مکہ میں سکونت اختیار کی اور قریش کے مختلف خاندانوں کو جمع کیا اور انہیں مکہ مختلف حصوں میں آباد کیا حتیٰ کہ اسلام کا سورج طلوع ہو گیا۔ اس وجہ سے قصی مجمع یعنی جمع کرنے والا کہلایا۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا کہ:

قصی لعمری کان یدعیٰ مجمعا به جمیع اللّٰه القبائل من فھر

قصی مجمع کہلاتا تھا کیونکہ میری عمر کی قسم اللہ نے اس کے ذریعہ سے قبائل فہر کو جمع کیا۔

قصی کا امتیاز:...... لوئی بن غالب کے خاندان میں سے قصی وہ پہلا شخص ہے جو سردار بنا اور اس کی قوم نے اس کی اطاعت کی۔ چنانچہ جنگ کے موقع پر فوج کی علمبرداری اور بیت اللہ کی خدمت برداری یہ دونوں امتیاز قصی کے حصے میں آئے۔ قریش اس کی رائے کو بہت نیک اور درست سمجھتے

تھے۔اور ہر چھوٹی بڑی بات میں اس سے مشورہ کیا جاتا تھا۔انہوں نے دارالندوہ کو جو مسجد حرام کے بالمقابل تھا۔اپنی باہمی مشاورت کے لئے منتخب کیا اور اس کا دروازہ مسجد کی طرف رکھا۔قریش کے سردار اور نامور لوگ یہاں جمع ہوتے۔ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرتے اور اہم معاملات طے کیا کرتے تھے۔پھر قصی نے حاجیوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کا بھی انتظام کیا۔کیونکہ وہ اللہ کے مہمان اور بیت اللہ کے زائرین تھے۔اس مقصد کے لئے اس نے قریش پر ایک خاص ٹیکس لگایا۔ان تمام انتظامات سے اس نے اپنے قبیلے میں بڑی عزت پائی اور کعبہ کی خدمت حاجیوں کی میز بانی اور جنگ کے وقت اپنے قبیلے کی علمبر داری اور قیادت یہ تمام خدمات اس کے سپرد کر دی گئیں۔

قصی کا جانشین عبدالدار:...... جب قصی بوڑھا ہو گیا اور اس نے وہ تمام خدمات مثلاً خدمت کعبہ اور علمبر داری وغیرہ جو اس کے ذمہ تھی۔اپنے بڑے بیٹے عبدالدار کے سپرد کر دیں۔عبدالدار کے مقابلہ میں اس کے بھائی عبد مناف نے اپنے باپ کی ہی زندگی میں شرف و امتیاز حاصل کر لیا تھا،لہٰذا اس کی تلافی قصی نے مذکورہ بالا طریقے سے کر دی۔قصی کا حکم اس کی قوم کے لئے لازمی حکم کی حیثیت رکھتا تھا۔جس کی کوئی شخص نافرمانی نہیں کر سکتا تھا۔

قصی کی وفات کے بعد قبیلہ قریش کی سرداری اس کے بیٹوں کو ملی اور ایک مدت تک مکہ کی حکومت انہی کے ہاتھ میں رہی۔

عبد مناف:...... پھر عبد مناف کی اولاد نے عبدالدار کی اولاد کے ساتھ ان اختیارات کے بارے میں جھگڑا کیا۔اس سے قریش میں اختلاف پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے ان کے دو گروہ بن گئے۔اس زمانے میں قریش کے بارہ خاندان تھے (۱) بنو حارث (۲) بنو محارب (۳) بنو عامر بن لوئی (۴) بنو عدی بن کعب (۵) بنو سہم (۶) بنو جمح (۷) بنو تیم (۸) بنو مخزوم (۹) بنو زہرہ (۱۰) بنو اسد (۱۱) بنو عبدالدار (۱۲) بنو عبد مناف۔

بنو عبد مناف اور بنو عبدالدار کا اختلاف:...... بنو عبد مناف نے اپنے دل میں ٹھان لی کہ جو اختیارات عبدالدار کو قصی نے دیئے تھے ان سے چھین لیں گے چنانچہ عبد شمس نے جو عبد مناف کے بیٹوں میں سب سے بڑا تھا۔اس بات کا بیڑا اٹھایا اور قریش سے بنو اسد، بنو زہرہ بنو تیم اور بنو حارث نے اس کا ساتھ دیا۔بنو عامر اور بنو محارب دونوں گروہوں سے الگ رہے اور قریش کے باقی خاندانوں یعنی بنو سہم بنو جمح اور بنو عدی اور بنو مخزوم نے عبدالداد کی حمایت کی۔پھر فریقین میں سے ہر ایک فریق نے اپنے اپنے حلیفوں کے ساتھ ایک پکا معاہدہ کیا۔چنانچہ بنو عبد مناف اپنے حلیفوں کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس آئے۔اور اپنے معاہدہ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے ہاتھ ایک بڑے پیالے میں ڈبوئے جو خوشبو سے بھرا تھا۔یہ عہد و پیمان ''حلف المطیبین'' کہلایا۔

جنگ کی تیاری اور صلح:...... جب جنگ کی نوبت آئی تو بنو عبدالدار بنو اسد کے مقابلہ میں میدان جنگ میں اترے اسی طرح بنو جمح بنو زہرہ کے سامنے آئے اور بنو مخزوم کی بنو تیم سے مڈبھیڑ ہوئی اور بنو عدی بنو حارث کے سامنے آئے۔مگر بعد میں اس بات پر صلح ہو گئی کہ حاجیوں کی میز بانی اور پانی پلانے کی خدمت عبد مناف کے سپرد کر دی جائے اور کعبہ کی دربانی اور قریش کی علمبرداری بدستور عبدالدار کے ہاتھ میں رہے فریقین اس بات پر راضی ہو گئے اور لڑائی سے رک گئے۔

ہاشم:...... عبد مناف کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہاشم اپنے والد کا جانشین بنا۔اس کا بھائی عبد شمس تو شام کی تجارت میں مشغول رہتا تھا۔اس کے برخلاف ہاشم مکہ میں سکونت پذیر اور آسودہ حال تھا۔لہٰذا اس نے عبد منارف کے خاندان کے تمام معاملات کو سنبھال لیا۔اور حاجیوں کی میز بانی اور میزبانی بہت اچھے طریقے سے انجام دی۔کہتے ہیں کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ میں لوگوں کو ثرید کھلائی۔اور چونکہ انہوں نے روٹی کو ہشم کر کے یعنی توڑ توڑ کر ثرید بنائی۔اس لئے ہاشم کہلائے ان کا اصل نام عمرو تھا۔ثرید وہی قریش والی ثرید تھی جس کا حدیث نبوی میں ذکر آیا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام یعنی عائشہ کو دیگر عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو دیگر کھانوں پر ہے۔

ثرید کیا ہے؟:...... آج کل ثرید توے یا تنور کی پکی ہوئی روٹی سے بناتے ہیں مگر یہ عربوں کا کھانا نہیں ہے۔لیکن ان کے ہاں ایک کھانا ہے

جسے بازین کہتے ہیں اور جس پر لغت کے اعتبار سے ثرید کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے پانی کے ساتھ آٹا گوندھتے ہیں، پھر اس سے روٹی پکاتے ہیں۔ اور جب وہ خوب پکی ہو جاتی ہے تو اسے چمچا یا ڈوئی کے ساتھ کوٹ کر اس کے ٹکڑوں کو آپس میں برابر کر لیتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ آیا پہلے زمانہ میں بھی ثرید کی یہی صورت تھی یا نہیں۔ بہر حال لغت کے اعتبار سے اسکے لئے ثرید کا لفظ استعمال ہو سکتا ہے۔

سال میں دو مرتبہ سفر کرنے کا دستور:...... بقول ابن اسحٰق ہاشم پہلا شخص ہے جس نے قریش کے لئے سال میں دو مرتبہ سفر کرنے کا دستور جاری کیا۔ ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ ہر زمانہ میں عرب کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ چراہ گاہوں کے لئے اپنے مال و مویشی کی بہتری کے لئے سال میں دو مرتبہ سفر کریں۔ کیونکہ ان کی معیشت کا دارو مدار ان کے جانوروں پر تھا۔ اور یہی معنی عرب کے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس قوم کی معیشت اونٹوں کی پرورش پر موقوف تھی اور ان کو چراہ گاہوں میں چراتے۔ چشموں اور کنوؤں کا پانی پلاتے اور جب ان کے بچے دینے کا زمانہ آتا تو انہیں سردی سے بچانے کے لئے صحراؤں میں نکل جاتے۔ اور جب گرمی کا موسم آتا تو غلہ حاصل کرنے کے لئے بلند علاقوں کی طرف نکل جاتے چنانچہ ان کی طبیعت اسی کے مطابق بن گئی خواہ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں وہ اسی طرز معاش کی پابندی کرتے ہیں اور یہی معنی عروبیہ کے ہیں اور یہی طریقہ زندگی ان کی پہچان بن گیا❶۔

عبدالمطلب کی سرداری:...... جب ہاشم نے شام میں غزہ کے مقام پر وفات پائی تو اس وقت اس کا بیٹا عبدالمطلب یثرب میں ابھی چھوٹا سا تھا۔ لہٰذا ہاشم کے بعد اس کے بھائی مطلب نے اس کی پرورش کی۔ مطلب بڑی عزت اور فضیلت کا مالک تھا۔ اور اس کی سخاوت کی وجہ سے قریش اسے الفضل کہا کرتے تھے۔

ہاشم کا یثرب میں نکاح:...... ہاشم نے یثرب میں آ کر سلمٰی بنت عمرو سے شادی کر لی تھی جو بنو عدی کے خاندان کی تھی اور اس سے پہلے احیحہ بن جلاح کے نکاح میں رہ چکی تھی جو اپنے زمانے میں اوس کا سردار تھا چونکہ وہ خاندانی عزت اور دبدبہ کی مالک تھی۔ اس لئے اس نے نکاح کے وقت یہ شرط منوالی تھی کہ وہ اپنے ذاتی معاملات میں خود مختار ہو گی۔ چنانچہ جب اس کے ہاں لڑکا ہوا تو اس نے اس کا نام شیبہ رکھا اور ہاشم نے اسے اس کی ماں ہی کے پاس ہی رہنے دیا حتیٰ کہ وہ بڑا ہو گیا۔

عبدالمطلب کی مکہ آمد:...... جب ہاشم کی غزہ شام میں وفات ہو گئی تو اس کا بھائی مطلب یثرب اسے لینے گیا شیبہ کی ماں نے تھوڑی پس و پیش کے بعد اسے مطلب کے حوالے کر دیا۔ مطلب نے اسے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا اور مکہ واپس آ گیا۔ جب قریش نے اسے دیکھا تو پکار اٹھے یہ تو کوئی غلام ہے جسے مطلب نے خریدا ہے چنانچہ اسی دن سے شیبہ کا نام عبدالمطلب پڑ گیا❷۔

عبدالمطلب:...... جب مطلب کا یمن میں رومان کے مقام پر انتقال ہو گیا تو اس کے بعد عبدالمطلب نے بنو ہاشم کے معاملات کو سنبھالا اور حاجیوں کی خدمت اور پانی پلانے کی خدمت اسی خوبی کے ساتھ انجام دی جس خوبی سے اس کام کو اس سے پہلے سرانجام دیا جاتا تھا۔ وہ یمن اور حبشہ کے بادشاہوں کے درباروں میں اپنی قوم کا نمائندہ بن گیا۔

---

❶ ...... اس موقع پر ابن خلدون نے ابن اسحٰق پر اعتراض کرنے میں سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ ابن اسحٰق کے الفاظ جو سیرت ابن ہشام سے منقول ہیں یہ ہیں ان هاشم بن عبد مناف اول من سن الرحلتين في الشتاء والصيف لقريش یعنی ہاشم بن عبدالمناف پہلا شخص ہے جس نے قریش کے لئے سرما اور گرما میں (بغرض تجارت) سفر کرنے کا دستور جاری کیا اور یہ وہ تجارتی سفر ہیں جس کی طرف قرآن پاک نے ان الفاظ میں اشارہ نقل کیا ہے کہ لايلاف قريش ايلافهم رحلة الشتاء والصيف ابن خلدون نے پہلے تو ابن اسحاق کے الفاظ نقل کرتے وقت لقریش کی بجائے للعرب لکھ دیا اور ابن اسحٰق کے بیان میں جو صرف قریش کے ساتھ مخصوص تھا خوامخواہ تعمیم پیدا کر دی اور اسے عربوں کے عام کردیا دوسرے قریش کے تجارتی سفر کو اہل بادیہ کی نقل و حرکت کے ساتھ خلط ملط کر دیا جو ان کی طرز زندگی کا خاصہ اور لازمہ ہے مگر قریش مکہ تو حضری یعنی شہری لوگ تھے جن کا گذر اونٹوں پر نہیں بلکہ تجارت پر تھا لہٰذا ابن خلدون نے بدوی زندگی کی جو کیفیت بیان کی ہے وہ اپنی جگہ درست ہے مگر وہ قریش مکہ پر صادق نہیں آتی۔ ان حالات کی بناء پر ابن اسحاق پر جو اعتراض کیا ہے وہ برمحل نہیں۔ ❷ ...... عبدالمطلب کا ترجمہ "مطلب کا غلام" ہے۔

عبدالمطلب کا خواب اوران کی منت:...... جب عبدالمطلب نے ایک خواب [1] کی بناپرزم زم کے کنویں کو بھی کھودنے کا حکم دیا تو قریش نے اس کے ارادہ کی مخالفت کی۔اس پر عبدالمطلب نے منت مانی کہ جب میرے ہاں دس بیٹے ہوں گے اور جوان ہوکر میری حفاظت اور حمایت کے قابل ہوجائیں گے تو میں ان سے ایک بیٹے کو کعبہ میں لے جاکر اللہ کی راہ میں قربان کردوں گا۔ چنانچہ جب اس کے ہاں پورے دس بیٹے پیدا ہوگئے تو انہوں نے ہبل بت کے پاس جاکر قرعہ ڈالا [2] وہ بڑا بت تھا جو کعبہ کے اندر اس گڑھے کے اوپر نصب تھا جس گڑھے میں نذرانے جمع کئے جاتے تھے [3] قرعہ ان کے بیٹے عبداللہ کے نام پرنکلا جو رسول اللہ ﷺ کے والد تھے۔عبدالمطلب حیرت میں پڑ گئے۔

منت پورا کرنے کی تدبیر:...... ان کی قوم نے انہیں عبداللہ کی قربانی سے روکا اور مغیرہ بن عبداللہ مخزومی نے اسے مشورہ دیا کہ عرافہ سے اس بارے میں سوال کیا جائے۔ چنانچہ یہ لوگ عرافہ سے خیبر کے مقام پر جاکر ملے۔انہوں نے یہ تدبیر بتائی کہ عبداللہ کو دس اونٹوں کے مقابلہ پر رکھواہ، قرعہ ڈالوا گر قرعہ اونٹوں پر نکلے تو اونٹوں کو ذبح کردو ورنہ اونٹوں کی تعداد زیادہ کرتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے۔تب اونٹوں کو ذبح کر ڈالو۔ یہ عبداللہ کا فدیہ ہوگا تمہارا رب بھی راضی ہوجائیگا جب اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا تو اونٹوں کو ذبح کر ڈالا۔

''ابن الذبیحین'' کا مطلب:...... یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے معجزات میں شمار ہوتا ہے اور ایک حدیث میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ آیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ انا ابن الذبیحین۔

اس حدیث میں ذبیحین سے مراد آپ ﷺ کے والد عبداللہ اور جدامجد محمد اسمٰعیل بن ابراہیمؑ ہیں۔ان دونوں حضرات کو قربان کرنے کی تیاریاں ہوچکیں تھیں مگر اس کے بعد ان کے فدیہ میں جانور ذبح کئے گئے۔

حضرت عبداللہ کی شادی:...... پھر عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کی شادی آمنہ بنت وہب سے کردی اور حضرت آمنہ حاملہ ہوگئیں۔ اس دوران عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو مدینہ کھجوریں لانے کے لئے بھیجا۔حضرت عبداللہ کا اچانک انتقال ہوگیا۔ جب ان کی واپسی میں تاخیر ہوئی تو عبدالمطلب نے ان کی خبر لانے کے لئے ان کے پیچھے آدمی بھیجے۔

عبداللہ کے واقعہ وفات کے بارے میں واقدی کی رائے:...... طبری نے واقدی کی سند سے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں صحیح روایت یہ ہے کہ عبداللہ قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ واپس آرہے تھے کہ وہ مدینہ میں رک گئے اور وہیں بیمار ہوکر انتقال کر گئے۔ پھر عبدالمطلب قریش مکہ کے رئیس بنے۔اور یہ وہ زمانہ تھا جب تمام کائنات شاہ عرب کے انتظار میں تھی اور تمام عالم ظہور قدسی کے لئے تیاریاں کررہا تھا۔آخر کار نور الٰہی عرب کے افق سے ظاہر ہوا اور وحی آسمان کا نزول شروع ہوگیا۔اور نیک فرشتے مسلسل آنے لگے اور خلافت الٰہیہ ان کے حصے میں آئی اور رسول اللہ کی آمد سے نہ صرف مضر بلکہ تمام عربوں کا طرۂ افتخار وامتیاز آسمان تک جاپہنچا۔ وذالك فضل الله يئو تيه من يشاء۔

کعبہ میں سونے کا استعمال:...... عبدالمطلب نے ایک سو چالیس سال عمر پائی انہوں نے زم زم کو دوبارہ کھودا تو اس میں سے سونے کے دو ہرن اور چند تلواریں نکلیں جو ساسان شاہ ایران نے کعبہ کو بطور ہدیہ دیں تھیں۔ جب حارث بن مضاج قبیلہ جرہم کو لے کر مکہ سے نکلا تھا تو اس نے ان چیزوں کو زم زم میں دفن میں کردیا تھا۔عبدالمطلب نے ان کو نکالا۔اور تلواروں سے کعبہ کے لئے لوہے کا دروازہ بنایا اور ہرنوں سے کعبہ کی زیب وزینت کے لئے سونے کا پرسونے کا استعمال کیا۔

---

[1] ...... اس خواب کی تفصیل کے بارے میں سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۱۴۳ املاحظہ فرمائیں۔ [2] ...... ہبل کے بارے میں سیرت ابن ہشام میں ہے کہ کعبہ کے وسط میں سب سے بڑا بت تھا۔یوم احد میں ابوسفیان نے اسی بت کا نعرہ اعل ہبل لگایا تھا۔ [3] ...... میری رائے میں اس مقام پر عربی کتب میں البئر التی کانو اینحرون فیھا ھدایا الکعبۃ کی بجائے البئر التی کانو اید خرون فیھا ھدایا الکعبۃ پڑھنا چاہیے۔یخرون ید خرون کی تصحیف معلوم ہوتی ہے، کیونکہ اس گڑھے کے مصرف کے بارے میں ابن اسحٰق نے یہ کہ کر صاف تصریح کردی ہے کہ کانت تلك البئر ھی التی یجمع فیھا ما یھدی للکعبۃ۔یخرون کا معنی ہے کہ وہ ھدایا کو ذبح کرتے تھے۔یدخرون کا معنی ہے کہ اس میں جمع کرتے تھے اس لئے ابن اسحٰق کی تصریح کے مطابق ابن خلدون کی عبارت یخرون کی بجائے یدخرون ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔

کعبہ کا غلاف کس نے بنایا: ...... کہتے ہیں کہ سب سے پہلے تبع نے کعبہ کو غلاف پہنایا اور اس میں تالا ڈالا حتی کہ عبدالمطلب نے کعبہ کے لئے دروازہ تیار کروایا۔ پھر زم زم کے ساتھ ایک حوض بنوایا تا کہ لوگ اس سے پانی پی سکیں۔ ان کی قوم اس بات سے حسد کیا چنانچہ رات کے وقت اس کو توڑ پھوڑ ڈالتے تھے۔

زم زم کی غیب سے حفاظت: ...... عبدالمطلب کو اس سے بہت غم ہوا آخر کار انہوں نے خواب میں ایک شخص کو کہتے سنا کہ تم اس بات کا اعلان کردو یہ حوض غسل کے لئے نہیں ہے بلکہ پانی پینے والوں کے لئے ہے اس اعلان کے بعد تم ان کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس کے بعد جو شخص کسی غلط بات کا ارادہ کرتا تو اس کے جسم میں غیب سے آ کر تیر لگتا جب قریش کو اس بات کا علم ہوا تو خود بخود عبدالمطلب کی مخالفت سے باز آ گئے۔

کعبہ میں پہلی مرتبہ غلاف: ...... علامہ سہیلی نے لکھا ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے بیت اللہ کو ٹاٹ چٹائی اور چمڑے کے ٹکڑوں سے ڈھانپا وہ تبع حمیری تھا۔ ایک روایت ہے کہ جب اس نے خانہ کعبہ کو چٹائی سے ڈھانپا تو کعبہ کی عمارت پھٹ گئی اور اس کی چیزیں گر پڑیں مگر جب اسے کپڑے کا غلاف پہنایا تو خانہ کعبہ نے اسے قبول کرلیا اور ساکن رہا یہ روایت قاسم بن ثابت نے اپنی کتاب الدلائل میں بیان کیا ہے۔

ریشم کا غلاف: ...... ابن اسحٰق نے کہا کہ پہلا شخص جس نے خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا حجاج تھا۔ مگر زبیر بن بکار یہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر نے سب سے پہلے اس قسم کا غلاف چڑھایا تھا دار قطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالمطلب کے بیٹے عباس گم ہو گئے تو ان کی ماں نتیلہ بنت جناب نے منت مانگی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے تو میں خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی وہ ایک معزز اور حکمران خاندان کی تھی لہذا اس نے اپنی منت پوری کردی۔

قریش کے حالات اور مکہ میں ان کی حکومت دکا بیان ختم ہوا۔

قبیلہ ثقیف: ...... قبیلہ ثقیف کے لوگ جو شہر طائف میں رہتے تھے اور قریش کے پڑوسی اور عربوں کی مخصوص طرز زندگی میں ان کے شریک تھے اور شرافت و فضیلت میں بھی ان کے ہم عصر اور حریف تھے۔ ثقیف کا شجرہ نسب یوں ہے، قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن۔

بنو ثقیف: ...... ثقیف سے پہلے طائف پر بنو عدوان کی حکومت تھی۔ بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد ستر ہزار کے قریب پہنچ گئی تھی پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے اور آپس کے جنگ و جدال میں مارے گئے اور ان کی تعداد کم ہو گئی۔ قسی بن منبہ نے شادی بیاہ کے سلسلے میں بنو عدوان کے ساتھ قرابت داری پیدا کرلی۔ جب بنو عدوان کی تعداد کم ہو گئی تو ثقیف ان پر غالب آ گئے۔ اور انہیں نکال کو خود طائف پر قابض ہو گئے یہاں تک کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین۔

جلد دوم تمام شد